besturdubooks.wordpress.com

تحفۃ الادب

شرح اردو

نفحۃ العرب

مصنفہ
مولانا محمد حنیف گنگوہی
فاضل دیوبند

دار الاشاعت
اردو بازار، کراچی ۱، فون ۲۱۳۷۶۸

besturdubooks.wordpress.com

تحفۃ الادب

شرح اردو

نفحۃ العرب

مصنفہ
مولانا محمد حنیف گنگوہی
فاضل دیوبند

دار الاشاعت
اردو بازار، کراچی ۱، فون ۲۲۱۳۷۶۸

طبع ۱۹۹۷ء ـــــ جملہ حقوق محفوظ بحق ناشر

فہرست کتب جو بوقت شرح زیر مطالعہ رہی ہیں

نام کتاب	جلد	مصنف	نام کتاب	جلد	مصنف
البیان والتبیین	۳	ابو عثمان عمر بن بحر بن محبوب الجاحظ	قاموس	۲	مجد الدین فیروز آبادی
العقد الفرید	۳	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ	مصباح اللغات	۱	ابو الفضل عبد الحفیظ بلیاوی
شذرات الذہب	۱۲	ابو الفلاح عبد الحی بن العماد	جامع ترمذی	۲	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی
الاغانی	۲۰	ابو الفرج اصبہانی	سنن کبریٰ	۱۰	امام احمد بن شعیب نسائی
تاریخ ابن خلکان	۲	قاضی احمد الشہیر بابن خلکان	زاد المعاد	۲	ابن القیم الجوزی
فوات الوفیات	”	محمد بن شاکر بن احمد الکتبی	مشکوٰۃ	۲	ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب
تاریخ ابن عساکر	۹	علی بن ابی محمد معروف بابن عساکر	طبرانی		حافظ طبرانی
تاریخ کامل	۱۲	ابن الاثیر الجزری	الحلیہ	۱	حافظ ابو نعیم اصفہانی
البدایۃ والنہایۃ	۱۵	حافظ عماد الدین ابو الفداء اسمٰعیل بن عمر	ترغیب وترہیب	۴	زکی الدین منذری
تہذیب التہذیب	۱۴	حافظ ابن حجر عسقلانی	زواجر		حافظ ابن حجر مکی
تذکرۃ الحفاظ	۴	حافظ شمس الدین ذہبی	شیخ زادہ	۴	محمد محی الدین المعروف بشیخ زادہ
دائرۃ المعارف	۱۱	معلم بطرس بستانی	قصص القرآن	۴	مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی
الجواہر المضیئۃ	۲	ابو محمد محی الدین عبد القادر قرشی	تاریخ اسلام	۱	مولانا عاشق الٰہی میرٹھی
المستطرف	۱	محمد بن جعفر کتانی	تاریخ امت	۶	محمد اسلم جیراجپوری
معجم الشعراء	۱	ابو عبد اللہ بن عمر مرزبانی متوفی ۳۸۴ھ	تذکرۃ الاولیاء	۱	شیخ فرید الدین عطار
الشعر والشعراء	۱	ابن قتیبہ ابو محمد عبد اللہ	تذکرۃ الاعزاز	۱	مولانا انظر شاہ صاحب کشمیری
ہدیۃ المزجاۃ	۱	مولانا محمد عنایت اللہ لکھنوی رحمہ اللہ	تسہیل الدراسہ	۱	مولانا ذوالفقار علی دیوبندی
شرح ابن عبدون	۱	ابو القاسم عبد الملک معروف بابن عبدون	تسہیل البیان	۱	” ” ”
درۃ الغواص	۱	ابو محمد قاسم بن علی حریری			
رنات المثالث	جز ثالث	ابو لیس معلوف یسوعی			
منجد	۱	فردینان توتل یسوعی			

besturdubooks.wordpress.com

انتساب

نیل الامانی شرح اردو مختصر المعانی کی طرح میں اپنی اس بضاعت مزجاۃ کو بھی مادرِ علمی دار العلوم دیوبند کی طرف منسوب کرتا ہوں جس کے دامنِ تربیت سے ہزارہا فیضیاب افرادِ انسانی اقلیم شہرت وعظمت کے تاجدار بن چکے ہیں اور مجھ حقیر وناچیز کی یہ علمی کاوش بھی اسی کی رہینِ منّت ہے۔ (دام اللہ فیوضہا الی یوم الدین)

محمد حنیف غفرلہ گنگوہی

(۱۶ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ)

besturdubooks.wordpress.com

فہرست مضامین مقدمہ تحفۃ الادب شرح نفحۃ العرب

مضمون	صفحہ
دیباچہ۔	۵
مقدمہ	۶
عربی ادب کا اجمالی تصور۔	″
عربی ادب کی تاریخ۔	″
پہلی صدی ہجری۔	″
دوسری صدی ہجری۔	۷
تیسری صدی ہجری۔	″
چوتھی صدی ہجری۔	۸
پانچویں صدی ہجری۔	″
ادب کی لغوی تحقیق۔	″
ادب کی اصطلاحی تعریف۔	″
علم ادب کا موضوع۔	۹
غایت علم ادب۔	″
تذکرۃ الاعزاز	″
نام ونسب اور آبائی وطن۔	″
تحصیل علوم۔	″
دارالعلوم دیوبند میں۔	″
بھاگلپور میں درس وتدریس۔	۱۰
مدرسہ نعمانیہ سے ترک تعلق اور افضل المدارس میں مدرسی۔	″
بحیثیت مدرس دارالعلوم دیوبند میں	″
ریاست حیدرآباد میں۔	۱۱
درسی خصوصیات۔	″
وقت کی پابندی۔	″
تعلیقات وتالیفات۔	۱۲

مضمون	صفحہ
آپ کے مشہور تلامذہ۔	۱۲
شعر وشاعری۔	″
عادات واخلاق۔	۱۳
استغناء وخودداری۔	″
زہد وورع۔	″
سادگی مزاج۔	″
حلیہ۔	″
وفات حسرت آیات	″
ادبی پہیلیاں۔	۱۵
دنیائے ادب کی مشہور ترین کتاب۔ نفحۃ العرب	۱۷
فہرست مآخذ کتاب نفحۃ العرب۔	۱۸
مسامحات حواشی نفحۃ العرب	۲۱
فہرست اسماء رجال جنکے تراجم شرح میں موقع بموقع درج ہیں	۲۳
بعض اصحاب تاریخ کا مختصر تعارف جنکے بارے میں صاحب کتاب نے سکوت یا لاعلمی کا اظہار کیا ہے	۲۵
(۱) شیخ ابو عثمان حیری۔	″
(۲) احمد بن ابی خالد۔	″
(۳) حافظ ابن تیمیہ۔	″
(۴) شوذب خارجی۔	۲۶
(۵) جعفر طیار رض۔	″
(۶) حرث بن کلدہ۔	″
(۷) حماد بن زید	

مضمون	صفحہ
(۸) حکیم بن حزام رض	۲۶
(۹) خلیل بن احمد۔	″
(۱۰) حضرت رویم۔	″
(۱۱) زیاد (۱۲) ابو النضر سالم۔	۲۷
(۱۳) ابن دارہ (۱۳) طاکشکین	″
(۱۳) طویس مغنی۔	″
(۱۴) علامہ سہیلی۔	۲۸
(۱۵) عبداللہ بن سوا۔	″
(۱۶) عرجی شاعر۔	″
(۱۷) عبید بن شریہ۔	″
(۱۸) عدی بن حاتم۔	۲۹
(۱۹) شیخ ابو حفص عمر حداد۔	″
(۲۰) علی بن حسین بن واقد۔	″
(۲۱) کثیر حضرمی۔	″
(۲۲) محرز مولی ابی ہریرۃ۔	″
(۲۳) ابن الصائغ۔	۳۰
(۲۴) مختار بن ابی عبید۔	″
(۲۵) ابو بلال خارجی۔	″
(۲۶) ابو برزہ رض۔	″
(۲۷) ہشام بن عبدالحکم۔	۳۱
(۲۸) ہیثم بن عدی۔	″
(۲۹) یحییٰ بن مبارک یزیدی	″
(۳۰) شیخ یوسف بن حسین	۳۲
فہرست اصحاب تاریخ جن کے حالات ہم کو بھی معلوم نہ ہو سکے۔	

besturdubooks.wordpress.com

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إن أبلغ ما تفتح به مبارق الكتب ◦ وأطيب ما تورخ به مفارق الخطب ◦ أحسن زينة تحلت بها وجنات الطروس ◦ وأحسن حلية بنفائس النفوس ◦ حمد الله تعالى على نعمه التي لا يداني جودها إنعام ◦ ولا يقارب حسن مواقعها تبسم زهر من ثغر الكمام ◦ وأكمل ما وشاه البنان من حرير البيان ◦ وأجمل ما أنشاه الإنسان من درر اللسان ◦ صلوات الله تعالى على من يعيق لسان القلم عن نشر صفاته ◦ ويحجب أفواه المحابر عن حصر سماته ◦ اما بعد

علوم عربیہ میں علم ادب کا جو مقام ہے وہ علوم دینیہ کے ماسوا کسی علم کو حاصل نہیں اس واسطے کہ فہم کلام الٰہی اور احادیث نبوی پر آگہی کا وسیلہ عربی علم ادب ہے۔ جس قدر آدمی علم ادب میں خام ہوگا اتنا ہی وہ وجوہ اعجاز کے ادراک میں بے بہرہ ہوگا۔

حضرت امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔

عليكم بديوان شعر الجاهلية لا تضلوا فإن فيه تفسير كتابكم ومعاني كلامكم اھ (حاشیہ جمل)

اپنے اوپر جاہلی اشعار لازم کر لو، بھٹکو گے نہیں کیونکہ اس میں تمہاری کتاب کی تفسیر اور تمہارے کلام کے معانی ہیں۔

وقال الشاعر: لكل شيء زينة في الورى ◦ وزينة المرء تمام الأدب ◦

قد يشرف المرء بآدابه ◦ فينا وإن كان وضيع النسب ◦

ادب عربی کے ابتدائی اور متوسط درجے کے لئے "نفحۃ العرب" مؤلفہ ادیب کامل حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحب مرحوم کے حسن انتخاب کا بہترین مجموعہ ہے جس میں ادبی محاسن کے ساتھ ساتھ اخلاقی، اصلاحی اور تاریخی حیثیت کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے۔ سیر نبویہ، سیر صحابہؓ، عشرہ مبشرہ وغیرہ کے مبارک عنوانات ادبی قابلیت پیدا کرنے کے ساتھ پاکیزہ اخلاق بلند معیار خصائل اور اسلامی مذہبی جذبات کے محرک ہیں جس سے اسلامی روایات کی عظمت، مسلمانوں کے کارنامے ابتداء ہی سے پڑھنے والوں کے ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔ آج کے علمی انحطاطی دور میں علوم عربیہ کے ساتھ جو اعتناء ہے اس کا عالم یہ ہے کہ عربی کتاب ہاتھ میں آنے سے پیشتر ہی اُردو حواشی و شروحات کا تصور قائم ہو جاتا ہے اور میزان پڑھنے والا بھی اُردو شرح کا متلاشی رہتا ہے اسلئے ضرورت تھی اس بات کی کہ کتاب مذکور کی اُردو میں ایسی شرح کی جائے جس میں ادبی ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کتاب کا مفید حل ہو۔ میں علمی ماحول کا گو ایک حقیر ذرہ ہوں جس کا مطالعہ نہایت محدود بالخصوص عربی ادب سے بالکل تہی مایہ ہے لیکن مجھے تو نونہالان قوم کی علمی ترقیات سے دلی لگاؤ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے یہ ہونہار عزیز طلباء آسمان علم و فضل پر مہر تاباں بنکر نمودار ہوں۔ نیل الامانی شرح اُردو مختصر المعانی اور پیش نظر علمی کاوش بھی میرے اسی احساس کا نمونہ ہے۔ واللہ الموفق۔

(محمد حنیف گنگوہی)

عہ مخلوق میں ہر چیز کے لئے ایک زینت ہے اور آدمی کی زینت کمال ادب ہے آدمی اپنے آداب کے سبب ہمارے درمیان ذی شرف ہو جاتا ہے اگرچہ معمولی نسب والا ہو۔

مقدمہ

ادب کی تاریخی، لغوی، اصطلاحی ماہیت

عربی ادب کا اجمالی تصور ادب اظہار کا ایک ڈھنگ ہے جو ادیب کے احساس کی نمائندگی بھی کرتا ہے اور حسن، لطافت اور رنگینی کو اثر اندازی کی طاقت بھی دیتا ہے۔ ادب نفس انسانی میں شائستگی، افکار و خیالات میں روشنی، احساسات میں نزاکت، زبان میں سلاست اور رفعت پیدا کرتا ہے۔ ادب کا اطلاق ان تصانیف پر بھی ہوتا ہے جو کسی علمی یا ادبی تحقیق کا نتیجہ ہوں اور ان کتابوں پر بھی جو فکر و فن میں باہمی تاثر اور انشاء و اسلوب نگارش کی بہترین مثال تصور کی جاتی ہیں۔

عربی ادب کی تاریخ ادب کی ابتدائی تاریخ اور آغاز کے بارے میں کوئی نص صریح یا برہان قاطع ایسی نہیں ہے جو اس لفظ کی تاریخی حیثیت سے بحث کرے۔ یہ ایک ایسی بحر ہے جس کی ابتدا کا سراغ نہیں ملتا، سامی زبانوں میں نہ عربوں کی جاہلی شاعری میں۔ البتہ جاہلی کی تاریخوں میں کچھ اقوال ایسے ملتے ہیں، جن کے مطالعے سے اس سلسلہ میں مدد ملتی ہے۔ شاہ حیرہ نعمان بن منذر نے کسریٰ کے نام ایک خط میں تحریر کیا تھا

وَقَدْ اَفَدْتُ اِلَيْكَ اَيُّهَا الْمَلِكُ رَهْطًا مِنَ الْعَرَبِ لَهُمْ فَضْلٌ فِي اَحْسَابِهِمْ وَاَنْسَابِهِمْ وَعُقُوْلِهِمْ وَآدَابِهِمْ

اے بادشاہ! میں عرب کے ایک گروہ کو آپ کے پاس وفد بنا کر بھیج رہا ہوں جو حسب نسب میں فضیلت رکھتے ہیں، یہ لوگ دانشور اور صاحب اخلاق و آداب ہیں۔

اسی طرح علقمہ بن علاثہ نے کسریٰ کے سامنے کہا تھا:

لَيْسَ مَنْ حَضَرَكَ مِنَّا بِاَفْضَلَ مِمَّنْ عَزَبَ عَنْكَ بَلْ لَوْ قِسْتَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ وَعَلِمْتَ مِنْهُمْ مَا عَلِمْنَا لَوَجَدْتَ لَهُ فِيْ آبَائِهِ اَنْدَادًا وَاَكْفَاءً كُلُّهُمْ اِلَى الْفَضْلِ مَنْسُوْبٌ وَبِالشَّرَفِ وَالسُّؤْدُدِ مَوْصُوْفٌ وَبِالرَّاْيِ الْفَاضِلِ وَالْاَدَبِ مَعْرُوْفٌ

ہم جو لوگ آپ کے پاس آئے ان کو ان لوگوں پر فضیلت حاصل نہیں ہے جو نہیں آسکے۔ اگر آپ ان کا باہم موازنہ کریں اور جتنا ہم کو ان کے بارے میں علم ہے، اتنا آپ بھی جان لیں تو آپ ان کو ہمارے ہمسر اور ہم مرتبہ پائیں گے وہ صاحب فضل و شرف ہیں ان میں سیادت ہے اور وہ اصابت رائے سے موصوف اور ادب سے آراستہ ہیں

ان اقوال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لفظ ادب عرب نژاد ہے دخیل نہیں ہے۔

بعض محققین (جرجی زیدان اور دنیات وغیرہما) کا خیال ہے کہ یہ لفظ عربی اور دوسری سامی زبانوں میں سمیریوں کی زبان سے آیا ہے جو قدیم زمانہ میں جنوبی عراق میں آباد تھے۔ ان سے عکادیوں (سامیوں) نے اس لفظ کو اڑا لیا۔ سمیریوں کے یہاں اس لفظ کے معنی انسان تھے۔ سامی زبانوں میں یہ لفظ ادب سے اُدم اور ادم سے آدم ہو گیا۔ لیکن عربوں نے اس لفظ کو اپنی اصل حالت میں محفوظ رکھا، انہوں نے اس لفظ کو آدمیت یا انسانیت کے معنی میں استعمال کیا اور لازم بول کر ملزوم مراد لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اقوال صحابہ سے عربی زبان میں لفظ ادب کے وجود کی تائید ہوتی ہے۔ مشہور حدیث ہے:

اَدَّبَنِيْ رَبِّيْ فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبِيْ — میرے پروردگار نے میری تربیت کی اور خوب سے کی

حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ مَاْدُبَةُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ فَتَعَلَّمُوْا مِنْ مَاْدُبَتِهٖ — بیشک قرآن اس دنیا میں ایک خوان الٰہی ہے پس اس سے تم لوگ استفادہ کرو

ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لفظ عہد رسالت، عہد صحابہ اور خود ایام جاہلیت میں جانا پہچانا تھا۔

پہلی صدی ہجری لفظ ادب کی اصل تاریخ بنی امیہ سے شروع ہوتی ہے۔ انہی کے زمانے میں یہ لفظ رائج اور شائع ہوا۔ اسی زمانہ سے

besturdubooks.wordpress.com

اس لفظ کا استعمال سب سے پہلے تعلیم و تربیت کے معنے میں ہوا۔ عہد بنی امیہ میں اساتذہ کی ایک ایسی جماعت تھی جو امراء کے لڑکوں کو تعلیم و تربیت دینے پر مامور تھی۔ اس جماعت اور اشعار کے راویوں اور تاریخی واقعات بیان کرنے والوں کو "مؤدب" کہا جاتا تھا۔ اس جماعت "مؤدبین" میں سے کچھ کے نام یہ ہیں۔

(۱) ابو معبد الجہنی (۲) عامر الشعبی۔ دونوں خلیفہ عبد الملک بن مروان کے لڑکوں کو تعلیم دیتے تھے۔

(۳) صالح بن کیسان ، خلیفہ عمر بن عبد العزیز کے لڑکوں کا مؤدب تھا۔

(۴) جعد بن درہم ، خلیفہ مروان بن محمد کا مؤدب تھا۔

اس دور کی تحریروں میں جابجا لفظ ادب کا تذکرہ ملتا ہے۔ زیاد بن ابیہ اپنے خطبہ "البتراء" میں کہتا ہے

فادعوا الله بالصلاح لائمتكم فانهم ساستكم المؤدبون لكم اما والله لأؤدبنكم بغير هذا الادب او لتستقيمن۔	تم خدا سے اپنے آئمہ کے لئے راستی اور بہتری کی دعا کرو، کیونکہ وہ تمہارا انتظام کرنے والے اور سکھانے والے ہیں، بخدا تم کو اس طرز ادب کے سوا ادب سکھاؤں گا، ورنہ تم اپنی روش درست کرو۔

کسی فزاری شاعر نے لفظ ادب کو اپنے شعر میں اس طرح استعمال کیا ہے

كذاك أدبت حتى صار من خلقي ٭ إني وجدت ملاك الشيمة الأدبا

میری تہذیب و تربیت اس طرح کی گئی ہے کہ ادب میری سرشت بن گئی ہے اور میں نے اپنی خصلت کا مدار ادب کو بنا لیا ہے۔ بنی امیہ کے زمانہ میں اس لفظ کا اطلاق اس قسم کے علوم پر ہوتا تھا جن کا مذہب اور دینیات سے کوئی تعلق نہ ہو۔ جیسے شاعری، کہانی، انساب، ایام عرب اخبار و احوال، ظرافت اور حسن و اخلاق بھی اس سے مراد لئے جاتے تھے۔ پھر جب لغت مدون ہوا تو وہ بھی ادب میں شامل ہو گیا۔

صاحب لسان العرب نے مادۂ ادب سے بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ادب دو ہی چیزوں کا نام ہے، ایک تہذیب نفس اور دوسرے تعلیم شعر و نثر۔ پہلی صدی ہجری سے اب تک مادۂ ادب انہی دو معنوں پر دلالت کرتا رہا ہے۔

بنی امیہ کے عہد سے ہی ادیب یا مؤدب، شاعر اور نثر نگار کے درمیان فرق قائم ہوا۔ جس شخص پر ادب اور اس کی تعلیم کا غلبہ ہوتا تھا اس کو ادیب کہتے تھے اور جس کا رجحان شاعری کی طرف ہوتا تھا وہ شاعر کہلاتا تھا۔

دوسری صدی ہجری دوسری صدی ہجری کے نصف اول میں جب عربی علوم، لغت، نحو، صرف کا نشوونما ہوا تو ان ناموں نے اصطلاحی شکل اختیار کر لی اور یہ علوم "ادب تعلیمی" میں داخل ہو گئے۔ ادب تعلیمی کا مفہوم وسیع ہو گیا۔ لفظ ادب کا اطلاق نثر، نظم، انساب، اخبار، لغت، نحو، صرف اور فقہ پر ہونے لگا۔ لیکن یہ حالت زیادہ دنوں قائم نہ رہ سکی۔

تیسری صدی ہجری تیسری صدی ہجری میں لفظ ادب پھر اپنے اسی مفہوم کی طرف پلٹا جو پہلی صدی ہجری میں تھا، یعنی ادب فنی اور تہذیب نفس کے معنی دینے لگا، اس تعریف میں شعر و نثر اور ان سے متعلقہ علوم اخبار، انساب، ایام عرب اور احکام نقد داخل ہیں، البتہ اس میں فن نثر اور ادبی تنقید کا اضافہ ہو گیا۔

اس صدی میں علم ادب تصنیف ہوا۔ جاحظ (متوفی ۲۵۵ھ) کی البیان والتبیین، ابن قتیبہ (متوفی ۲۷۶ھ) کی الشعر والشعراء اور الکامل للمبرد (متوفی ۲۸۵ھ) جو عربی ادبیات میں امہات الکتب تسلیم کی جاتی ہیں اسی زمانہ میں لکھی گئیں۔ اس صدی میں لفظ ادب کے تہذیب نفس والے معنی میں وسعت پیدا ہوئی اور اس موضوع پر کچھ کتابیں بھی تصنیف کی گئیں۔ ابو العباس سرخسی (متوفی ۲۸۶ھ) کی ادب النفس

bestUrduBooks.wordpress.com

کشاجم شاعر (متوفی ۳۵۰ھ) کی آداب الندیم، صحیح بخاری (متوفی ۲۵۶ھ) کا باب الادب، حماسہ ابی تمام (متوفی ۲۳۱ھ) کا باب الادب اس سلسلہ کی اہم کتابیں اور اجزاء ہیں۔

چوتھی صدی ہجری

چوتھی صدی میں لغت، نحو اور صرف ادب سے الگ ہو گئے، نقد، بلاغت اور بدیع ادب میں شامل ہو گئے، شعر و ادب میں تنقیدی اور فنی زاویہ نگاہ سے بحثیں ہوئیں۔ بحتری، ابو تمام کے ادبی معرکوں اور بعد میں متنبی کے مخالفین اور موافقین کے مباحث نے فن نقد کو فائدہ پہنچایا۔ آمدی (متوفی ۳۷۰ھ) نے اپنی موازنہ بین الطائیین اور ابو الحسن جرجانی (متوفی ۳۶۶ھ) نے "الوساطۃ بین المتنبی وخصومہ" انہی واقعات سے متاثر ہو کر تصنیف کیں۔ اس طرح تنقید نے مستقل فن کی حیثیت اختیار کرنا شروع کی اور اس کا شمار علیحدہ ایک عام ادبی فن میں ہونے لگا۔

اس صدی میں بھی کتابوں نے فن نقد کو فروغ دیا اور اس کو مستقل ایک فن کا وجود دیا۔ ان میں قدامہ بن جعفر (متوفی ۳۳۷ھ) کی نقد الشعر اور نقد النثر کے نام سر فہرست ہیں۔ قدامہ نے سب سے پہلے عربی نقد کے اصول استخراج کئے، ان کے بعد ابو ہلال العسکری (متوفی ۳۹۵ھ) نے الصناعتین میں انہی کے نقش قدم کی پیروی کی۔ ابو الفرج الاصبہانی (متوفی ۳۵۶ھ) کی الاغانی اور ابن عبد ربہ (متوفی ۳۲۸ھ) کی العقد الفرید کے نام بھی اس سلسلہ میں قابل ذکر ہیں۔

پانچویں صدی ہجری

پانچویں صدی ہجری کے اختتام تک اہم ادبی علوم نے مستقل علوم کی حیثیت اختیار کر لی۔ شاید اسی وجہ سے زیات نے لکھا ہے کہ عہد اخوان الصفا کے بعد لفظ ادب کا اطلاق فنون، صنعت، معرفت اور تمام غیر شرعی علوم پر نہیں رہا۔ لیکن عربی زبان کے علوم جیسے معانی، بیان، صرف، نحو اس کے دائرے میں داخل رہے، ادبی علوم سے مراد کیا ہے؟ وہ کون سے علوم ہیں جو ادب کی تعریف میں شامل ہیں؟ اس بارے میں علماء کا سخت اختلاف ہے۔ انباری نے علم ادب کی آٹھ قسمیں ذکر کی ہیں۔ زمخشری و جرجانی کے نزدیک علم بارہ ہیں۔ آٹھ اصول (لغت، صرف، اشتقاق، نحو، معانی، بیان، عروض، قافیہ) اور چار فروع (رسم الخط، قرض الشعر، انشاء، نثر، محاضرات)۔ سکاکی (متوفی ۶۲۶ھ) نے "مفتاح العلوم" یاقوت حموی (متوفی ۶۲۶ھ) نے معجم الادباء اور شریف جرجانی (متوفی ۸۱۶ھ) نے مقدمہ شرح المفتاح میں ان ادبی علوم سے بحث کی ہے۔

ادب کی لغوی تحقیق

لسان العرب میں ادب کے لغوی معنی دعوت (بلانا) ہے، وہ کھانا جس کی طرف لوگوں کو بلایا جاتا ہے، اس کو "مدعاۃ" اور "مادبۃ" کہتے ہیں وہ لٹریچر جس سے ادیب متادب ہوتا ہے اسکو ادب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کو اچھائیوں کی طرف بلاتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے۔ "المحیط" میں الادب (متحرک الاوسط) کے معنی لطافت طبع اور خوش اطواری کے ہیں۔ ادبہ: علمہ، سکھایا، تادب: تعلم بہ، سیکھا، الاذب (بسکون الثانی) کے معنے تعجب کے ہیں، جیسا کہ الادبۃ (بالضم) کے معنے تعجب اور پسندیدگی کے ہیں اور ادب البحر کے معنے پانی کی زیادتی ہے۔

ادب کی اصطلاحی تعریف

ادب اصطلاحی وہ علم ہے جس کی نگہداشت حدود و اور رعایت کرنے سے کلام کی لفظی و کتابی غلطیوں سے بچ سکیں۔ لفظی یا کتابت کی اغلاط سے جو خرابی زبان میں محاورہ کی حیثیت سے واقع ہوتی ہے اس سے حفظ و نگہداشت اس علم کے ذریعے سے کی جاتی ہے یا وہ لوگوں کو مہذب اور شائستہ بناتا ہے اور ناشائستہ باتوں سے روکتا ہے اس لئے اس علم کا نام ادب رکھا گیا۔

besturdubooks.wordpress.com

علم ادب کا موضوع ہر علم کا ایک موضوع ہوتا ہے، جس میں اس کے عوارض ذاتیہ کے سلب و ثبوت سے بحث کی جاتی ہے، جیسے طب کا موضوع جسم انسانی ہے، اس حیثیت سے کہ امراض جسم انسانی کو لاحق ہوتی ہیں اور علاج کے ذریعہ ان کا تدارک کیا جاتا ہے۔ اسی طرح نحو کا موضوع کلمہ ہے۔ علم نحو کلمے کے ان عوارض و احوال سے بحث کرتا ہے جو اس کے معرب و مبنی ہونے کی حیثیت سے پیش آتے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ موضوع اسی علم کا متعین ہو سکتا ہے، جس کی تمام قسموں کے موضوعات باوجود تباین صنفی یا نوعی کے کسی ایک جنس قریب یا مطلق کے تحت ہی داخل ہوں اور جس علم کی تمام قسموں کے موضوعات کسی ایک جنس قریب یا مطلق کے تحت میں داخل نہ ہوں، اس کے لئے کوئی موضوع متعین نہیں کیا جا سکتا۔ علم ادب بھی ایسا ہی ہے کہ اس کے اقسام کے موضوعات کسی ایک جنس کے تحت میں داخل نہیں اس لئے محققین نے کہا ہے کہ اس علم کا کوئی موضوع نہیں ہے۔ ابن خلدون نے ادب کے موضوع سے انکار کرتے ہوئے لکھا ہے،

ہذا العلم لا موضوع لہ ینظر فی اثبات عوارضہ ونفیہا۔ علم ادب کا کوئی موضوع نہیں جس کے احوال سے اثبات و نفی میں بحث کی جائے، اسی کو صاحب کتاب ادیب کامل حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحب رحمہ نے حق قرار دیا ہے۔

بعض حضرات نے کہا ہے کہ اس کا موضوع طبیعت یا فطرت ہے۔ طبیعت یا فطرت سے مراد واردات (داخلیت) اور تاثرات (خارجیت) ہیں جن سے انسان اس مادی دنیا میں متصادم ہوتا ہے۔ انسان خارجی حقائق کا مظہر ہے اور طبیعت داخلی کیفیات کی، ان پر تنقید تبصرہ فطرت انسانی کا تقاضہ ہے۔ داخلی یا خارجی عوامل کی ترجمانی کا نام طبیعت یا فطرت ہے، یہی ادب کا موضوع ہے۔

غایت علم ادب مافی الضمیر کو پورے طور سے نہایت دلچسپ اور موثر پیرایہ سے دوسرے کے ذہن نشین کر دینا علم ادب کی غایت ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ عربی ادب کا یہ بھی فائدہ ہے کہ قرآن و حدیث کو اس کے اعجاز لفظی و معنوی سے کامل طور متاثر ہو کر ان کے مضامین کو سمجھنا اور سمجھانا۔

تذکرۃ الاعزاز

نام و نسب اور آبائی وطن محمد اعزاز علی نام اور لقب اعزاز العلماء ہے۔ نسب نامہ یہ ہے۔ اعزاز علی بن محمد مزمل علی بن حسن علی بن خیر اللہ الخ۔ آبائی وطن مراد آباد کے مضافات میں ایک مشہور قصبہ امروہہ ہے۔ آپ قبیلہ کمبوہ سے ہیں جو ہندوستان کا ایک مشہور قبیلہ ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد شاہی لشکر میں بلند مناصب اور اونچے عہدوں پر فائز تھے۔ آپ کی پیدائش ہندوستان کے مشہور شہر بدایوں میں ۱۳۰۰ھ میں بغروب شمس کے وقت ہوئی اور نانا جان نے "اعزاز علی" نام تجویز کیا۔

تحصیل علوم ابتداء میں آپ نے قطب الدین نامی شخص کے پاس قرآن شریف کے دو ثلث ناظرہ پڑھے، اس کے بعد حافظ شرف الدین کی نگرانی میں تمام کلام اللہ حفظ کیا اور اردو کی معمولی تعلیم کے بعد فارسی کی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے کی۔ اس کے بعد مقام تلہر کے مشہور مدرسہ "گلشن فیض"[1] میں مولانا مقصود علی خان صاحب صدر مدرس مدرسہ کے پاس عربی درس نظامی کی ابتدائی کتابیں شرح ملا جامی تک پڑھیں، پھر شاہجہان پور کی مشہور دینی درسگاہ "عین العلم" میں داخلہ لیا جو مولانا عبد الحق صاحب کا قائم کیا ہوا تھا۔ یہاں آپ نے حضرت مولانا قاری بشیر احمد صاحب سے درس نظامی کی اکثر کتابوں کے علاوہ ملا جامی اور کنز الدقائق اور حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب سے فارسی کی بعض کتب کے علاوہ فقہ کی مشہور کتاب شرح وقایہ پڑھی۔

دار العلوم دیوبند میں عین العلم میں درس نظامی کی جب متوسط درجہ کی کتابوں سے فارغ ہوئے تو مولانا بشیر احمد اور مفتی کفایت اللہ صاحب

۱۔ معارف جلد ۱۶ از مقالہ مولانا وقار احمد صاحب رضوی (بحذف و زیادہ و تغییر)

کے اصرار پر ہندوستان کی مرکزی درسگاہ دارالعلوم دیوبند پہنچ کر امتحان داخلہ میں کامیابی سے فارغ ہونے کے بعد مولانا حافظ احمد صاحب مہتمم دارالعلوم سے ملا حسن اور دارالعلوم کے مشہور منطقی و فلسفی حضرت مولانا محمد سہول صاحب بھاگلپوری سے میر قطبی اور اس کے علاوہ دوسرے اساتذہ سے بعض کتابیں شروع کیں دارالعلوم میں آئے ہوئے ابھی ایک سال کا عرصہ بھی نہ گزرا تھا کہ مولانا نے اپنی ہمشیرہ سے جو اس وقت میرٹھ میں مقیم تھیں ملاقات کے خیال سے میرٹھ کا سفر کیا۔ یہاں مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی مُصر ہوئے کہ ایک دو سال میرٹھ مدرسہ میں تعلیم حاصل کرو۔ اس کے بعد دورہ حدیث شریف کی شرکت کے لئے دیوبند چلے جانا۔ مولانا میرٹھی صاحب سے خصوصی تعلق اور گہرے مراسم کی وجہ سے آپ نے عارضی طور پر دیوبند کا قیام ترک کیا اور میرٹھ کی مشہور درسگاہ مدرسہ قومی میرٹھ میں داخلہ کرا لیا۔ یہاں آپ نے مولانا عاشق الٰہی صاحب سے اصول و فروع کی بعض کتابیں اور مولانا عبد الرحمن صاحب دیوبندی صدر مدرس مدرسہ سے عقائد، منقولات اور فلسفہ کی اکثر و بیشتر کتابیں پڑھنے کے علاوہ صحاح ستہ میں بخاری شریف کے علاوہ سب کتابیں ختم کیں۔ اس حد تک تکمیل کر چکنے کے بعد مولانا عاشق الٰہی صاحب کی اجازت سے دیوبند میں دوبارہ حاضری ہوئی اور حضرت مولانا شیخ الہند صاحب سے صحیح بخاری، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد کے علاوہ ہدایہ اخیرین، بیضاوی اور توضیح و تلویح پڑھی۔ اس کے علاوہ فنون کی بعض کتابیں دارالعلوم کے معقولی استاد مولانا غلام رسول صاحب ہزاروی سے اور فتویٰ نویسی کا کام حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب سے سیکھا اور ادب کی اکثر کتابوں کی تعلیم مولانا سعود الدین صاحب سے حاصل کی۔

بھاگلپور میں درس و تدریس دارالعلوم سے فراغت کے بعد حضرت شیخ الہند صاحب نے مولانا کی صلاحیتوں کو پاکر مدرسہ نعمانیہ واقع پورینی مضافات بھاگلپور میں تدریس کا حکم فرمایا۔ آپ وہاں پہنچے اور مخلصانہ جد و جہد، مسلسل سعی و کوشش کی وجہ سے اس غیر آباد و نامانوس علاقہ میں قال اللہ و قال الرسول کا غلغلہ کچھ اس طرح بلند ہوا کہ طلباء کی ایک بڑی جماعت بہار اور اس کے قرب و جوار کے دوسرے علاقوں سے جوق در جوق نعمانیہ مدرسہ میں پہنچنے لگی۔ مدرسہ کی تعلیم آپ کی وجہ سے نہایت ٹھوس ہونے لگی اور یہاں سے فارغ طلباء ذی استعداد ہونے کی بناء پر امتیازی نظروں سے دیکھے جانے لگے

مدرسہ نعمانیہ سے ترک تعلق اور افضل المدارس شاہجہانپور میں مدرسی اسی دوران میں مدرسہ مذکورہ کا آخری جلسہ ہوا جس میں علماء دیوبند کے علاوہ پورینی کے بعض شدید و سرداروں کے اصرار پر بعض بریلوی علماء کو بھی شریک کیا گیا۔ جلسہ شروع ہوا تو بریلوی مکتب کے حسب عادت اختلافی مسائل کو چھیڑ کر مناظرہ کی خطرناک صورت پیدا کر دی گئی اور اس قدر ہیجان برپا کیا گیا کہ صورت حال زیادہ سے زیادہ خراب ہوتی چلی گئی حتیٰ کہ اصلاح کی کوشش بھی کامیاب نہ ہو سکی۔ اس لئے آپ مدرسہ نعمانیہ سے مستعفی ہو کر شاہجہانپور واپس آگئے اور یہاں والد صاحب کے اصرار پر مدرسہ افضل المدارس سے اپنا تدریسی سلسلہ قائم کر لیا۔

اس مدرسہ کا نہ کوئی وقف تھا اور نہ عام چندہ صرف ایک باہمت و مخیر انسان کی توجہ سے چل رہا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد ان صاحب کا انتقال ہو گیا اور مدرسہ کی حالت دگرگوں ہو گئی اور اس عرصہ میں کئی ماہ ایسے گزرے کہ مولانا اپنی قلیل تنخواہ بھی نہ لے سکے اور جب تک حالات کی ناسازگاری کے باوجود کام کرتے رہے اور بالآخر سخت مجبور ہو کر مولانا نے مدرسہ سے سبکدوشی اختیار کر لی۔ اس مدرسہ میں مولانا کی مدت تدریس تین سال ہے

بحیثیت مدرس دارالعلوم دیوبند میں افضل المدارس سے علیحدگی کے بعد مشفق استاد حضرت مولانا محمد سہول صاحب بھاگلپوری کی سعی و تعلق سے [illegible]ھ کے اوائل میں دارالعلوم دیوبند کی منتظمہ کمیٹی نے مولانا کا تقرر بیس روپے کے مشاہرہ پر کر دیا۔ ابھی آپ شاہجہانپور ہی میں تھے کہ مہتمم دارالعلوم کی جانب سے تقرر کا اطلاع نامہ مولانا کو پہنچا۔ آپ نے دارالعلوم کی تدریس کو دین کی نہایت اہم خدمت تصور کر کے دیوبند آنے کا اعلان فرما دیا۔ آپ تشریف لائے اور دارالعلوم کے ابتدائی مدرس مقرر کئے گئے۔ اور علم الصیغہ، سفید الطالبین، نور الایضاح وغیرہ کتابیں تدریس کے لئے دی گئیں۔

ریاست حیدرآباد میں آپ دارالعلوم میں بسلسلہ تدریس مشغول رہے، شب و روز کی جد و جہد اور شغف کا یہ اثر ہوا کہ تھوڑے عرصے میں مولانا کا شمار دارالعلوم کے ممتاز اساتذہ میں ہونے لگا۔ علمی استعداد پر اعتماد کرتے ہوئے مجلس علمیہ نے درمیانی درجہ کی کتابیں بھی تدریس کے لئے آپ کے یہاں بھیج دیں۔ اسی دوران میں ریاست حیدرآباد کی جانب سے مولانا حافظ احمد صاحب کو ریاست کا مفتی اعظم بنا کر بلا لیا گیا۔ چونکہ حافظ صاحب اپنی ضعیف العمری کی وجہ سے امور متعلقہ کے انجام دینے سے معذور تھے، اس لئے حافظ صاحب نے آپ کو اپنے ہمراہ جانے کے لئے فرمایا اور تقریباً نو سال دارالعلوم میں تدریس کے بعد ۱۳۳۲ھ میں آپ کو دارالعلوم چھوڑنا پڑا۔

آپ کو حیدرآباد میں خدمات انجام دیتے ہوئے ابھی ایک ہی سال کا عرصہ ہوا تھا کہ سنہ ۱۳۴۷ھ میں مولانا حافظ احمد صاحب کو جب کہ وہ حیدرآباد سے دیوبند کا سفر کر رہے تھے، جان جان آفریں کے سپرد کر دینا پڑی۔ ادھر دارالعلوم کے شعبۂ افتاء میں مفتی عزیز الرحمان صاحب کی علیحدگی کی وجہ سے کسی مناسب آدمی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس پر ۱۳۴۸ھ کی مجلس شوریٰ و انتظامی کمیٹی میں مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی نے اس خدمت کے لئے آپ کا نام پیش کیا اور کمیٹی کے ہر رکن نے اس تجویز سے اتفاق کیا اور حیدرآباد میں مولانا کو اس تقرری کی اطلاع کر دی گئی۔ آپ ۱۳۴۸ھ میں حیدرآباد سے دیوبند تشریف لائے اور تادم آخر دارالعلوم میں خدمات انجام دیتے رہے۔

درسی خصوصیات آج دنیائے علم میں ایسے فاضل اساتذہ موجود ہیں جو ہر فن کی آخری کتاب منتہی طلبا کو پڑھا دیں، لیکن یہ نسبت مشکل ہے کہ وہ مبتدی طلبا کو ابتدائی اسباق پڑھائیں اور ان کی استعداد کے مطابق سبق ادا کر سکیں۔ حضرت مولانا کی یہ نمایاں خصوصیت تھی کہ آپ بیک وقت دیوان متنبی، حماسہ، بیضاوی، ہدایہ آخرین، ابوداؤد شریف وغیرہ کا درس دیتے ہوتے تھے۔ انہی ایام میں آپ کے یہاں میزان، ملا جامی، نفحۃ العرب، مفید الطالبین، [illegible] کا درس بھی ہوتا تھا۔

جس طرح حضرت شاہ انور صاحبؒ نے درس حدیث میں اپنے تبحر علمی، وسعت مطالعہ، خداداد ذہانت، ممتاز قوت حافظہ کی وجہ سے ایک ایسی نمایاں خصوصیت پیدا کی کہ دارالعلوم کی سابقہ تاریخ اس سے قطعاً خالی تھی۔ اسی طرح حضرت مولانا نے ادب کی کتابوں کے پڑھانے میں بیان لغت، ترکیب نحوی، علم صرف، علم معانی و علم بیان کا ایسا کامیاب اضافہ فرمایا جو پہلے کسی کے درس میں نہ تھا۔ اگرچہ آپ کو شیخ الادب سمجھتے ہیں لیکن آپ بنا بر مناسبت جس فن فقہ پر جس حد تک قابو یافتہ تھے، اس کی نظیر مشکل سے ملے گی۔ مسائل فقہ میں ایسی مہارت سے بیان کرتے کہ کامل سیرابی ہو جاتی تھی۔ ہدایہ اخیرین جو علم فقہ میں چوٹی کی کتاب ہے حضرت مولانا اس کا درس تقریباً چالیس سال تک نہایت کامیابی کے ساتھ اس طرح دیتے رہے کہ مسئلہ کی علت سمجھا کر جملہ اشکال کو رفع کرتے ہوئے فن کی گہری پابندی کے ساتھ ساتھ سبق کو چلاتے تھے۔ مشکوٰۃ شریف کے درس میں معاملات کی تشریح، مسائل کی تفصیل، فقہی عبارتوں کی تنقیح آپ کی امتیازی خصوصیت تھی۔ حدیث کی اہم کتاب ابوداؤد شریف کے درس میں بھی روایت کے اعتبار سے حدیث کا کوئی گوشہ تشنہ نہیں رہتا تھا۔ سند کے جگہ جگہ ابوداؤد کی اپنی تحقیق اور دیگر ائمہ کی نقل سے اس طرح حل کرتے تھے کہ عام طلبا ان کو سہل اور عام فہم سمجھنے لگتے تھے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کے زمانے سے آپ کے یہاں شمائل ترمذی ہوتی تھی جس میں حدیثی نکات کے ساتھ ساتھ لغت، ترکیب نحوی، بامحاورہ ترجمہ، تراجم حدیث علی وجہ الاتم ہوتا تھا۔

وقت کی پابندی وقت کی پابندی جو درس کے لئے اور طلبا و علم کے لئے ایک ضروری امر ہے مولانا کا طغرائے امتیاز ہے۔ سردی ہو یا گرمی، جاڑا ہو یا موسم برسات، بیماری ہو یا تندرستی، شادی ہو یا غم، بہرحال مولانا کا یہ اصول تھا کہ سبق ہونا چاہئے۔ گھر میں گھڑی موجود تھی۔ وقت سے کم از کم دس منٹ قبل بغل میں کتاب دبائی، کمرہ کو مقفل کیا اور گھنٹہ بجانے والا ابھی گھنٹہ بجا کر فارغ بھی نہیں ہوا تھا کہ آپ درسگاہ پہنچ گئے اور سبق شروع ہو گیا۔ ادھر گھنٹہ بجا اور مولانا کی کتاب بند ہو گئی۔

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

تعلیقات و تالیفات دنیائے علم پر آپ کا عظیم اور گراں قدر احسان یہ ہے کہ آپ نے درس نظامی کی ادق اور مشکل کتابوں کے بڑی کاوش و تحقیق کے بعد حواشی لکھے اور اپنے طویل تدریسی تجربہ کی بنا پر ہر حیثیت سے ان کو سہل اور عام فہم کر دیا جن کی فہرست درج ذیل ہے۔

حاشیہ نور الایضاح فارسی، حاشیہ نور الایضاح عربی، حاشیہ دیوان حماسہ، حاشیہ کنز الدقائق، حاشیہ دیوان متنبی عربی اردو، ترجمہ دیوان متنبی، حاشیہ شرح نقایہ، حاشیہ مفید الطالبین (مختصر و مطول)، نفحۃ العرب، حاشیہ نفحۃ العرب۔

آپ کے مشہور تلامذہ مولانا کے تلامذہ کی تعداد پانچ ہزار سے کم نہیں ہے، جن کی تفصیل اس مختصر مقدمہ میں ناممکن ہے، چند مخصوص اور ممتاز شاگردوں کے نام یہ ہیں۔

مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی، مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی، مولانا عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی، مولانا محمد میاں صاحب، ڈاکٹر مصطفیٰ حسن صاحب کاکوری، مفتی محمود حسن صاحب نانوتوی، مولانا منظور احمد صاحب نعمانی، مولانا سعید احمد صاحب اکبرآبادی، مولانا نسیم احمد صاحب فریدی، قاضی زین العابدین صاحب سجاد میرٹھی، حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند، مولانا فخر الدین صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند، مولانا معراج الحق صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند، مولانا عبدالاحد صاحب مدرس دارالعلوم، مولوی سید حسن صاحب۔

شعر و شاعری اکابر اساتذہ دارالعلوم دیوبند کے اکثر و بیشتر افراد شاعری کے اچھے خاصے مذاق سے بہرہ ور رہے ہیں۔ اسی جماعت کے ایک ممتاز رکن حضرت مولانا اعزاز علی صاحب بھی تھے جن کی شاعری اردو و عربی دو حصوں میں منقسم ہے۔ مولانا نے فارسی میں کبھی طبع آزمائی نہیں فرمائی۔ حالانکہ فارسی کا ذوق بھی مولانا کو عربی سے کم نہیں تھا۔ عربی میں آپ نے اس وقت سے کہنا شروع کیا تھا جب آپ دیوبند سے فارغ ہو چکے تھے۔ لیکن اردو میں آپ نہایت کم سنی اور خورد سالگی سے کہتے چلے آئے ہیں۔ ہم نے بعض عربی قصائد کتاب کے آخر میں درج کئے ہیں، جن سے قارئین حضرات عربی سخن سنجی کی مہارت کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اردو کلام کا مختصر انتخاب پیش خدمت ہے۔

(۱)

مانا کہ تاکنا مرا فسق و فجور تھا ✽ زلفوں کا دام تم کو بچھانا ضرور تھا ✽ افسوس ہے کہ "تو" کے بھی قابل نہیں رہا ✽ جو آپ کی زبان پہ کل تک حضور تھا ✽ کس نے کہا کہ وادیٔ غربت میں تھے جدا ✽ دل سے بہت قریب تھا گو جسم دور تھا ✽ اس دل میں حسرتوں کے سوا کچھ نہیں رہا ✽ جو دل کہ تم کو دیکھ کے وقف سرور تھا ✽ ہلچل زمیں پہ مچ گئی افلاک ہل گئے ✽ یارب کسی کی آہ تھی یا نفخ صور تھا ✽ عفو اور صلح سے نہ لیا آپ نے بھی کام ✽ مانا کہ عشق آپ سے میرا قصور تھا ✽

تیری نشیلی آنکھ نے بے خود بنا دیا ✽ اعزاز ورنہ صاحب عقل و شعور تھا

(۲)

کچھ ہوش اے ساقی فرزانہ کسی کا ✽ لبریز ہوا جاتا ہے پیمانہ کسی کا ✽ ہم آپ سے جاتے رہے سنتے ہوئے جسکو ✽ افسوس تھا الٰہی کہ وہ افسانہ کسی کا ✽ اعزاز ترا حال سنا دے کوئی اسکو ✽ ہم دیکھتے ہیں حوصلہ ایسا نہ کسی کا۔

(۳)

پہنچا جو میں بولے کہ وہ پھر آگیا ظالم ✽ درباں اسے کس لئے روکا نہیں کرتے
دل چھین لیا جان کا بھی اب ہے ارادہ ✽ بیکس کو تو یوں چور بھی لوٹا نہیں کرتے

besturdubooks.wordpress.com

(۴)

دل ہی نہیں وہ دل کہ تری جس میں جا نہیں ؛ سر ہی نہیں وہ جس میں کہ سودا ترا نہیں ؛ اے غیرت مسیح! تو اپنے مریض کو ؛ جا دیکھ تو کہ اس میں کچھ اب بھی ہے یا نہیں ؛ حُسن بیان میں نہیں اعزاز کا نظیر ؛ آصف سا ملک میں کوئی فرماں روا نہیں

(۵)

ہر ایک رند نماز اُن کے پیچھے پڑھ لیتا ؛ شیوخ وعظ اگر بادہ سے وضو کرتے ؛ خطیب ہونے کا اپنے انھیں مزہ آتا ؛ مشاہدا جو کبھی مجھ سے گفتگو کرتے ؛ دیار غیر میں گمنام ہو کے ہیں جو مردوں ؛ خدا کرے وہ پھر اِس میری جستجو کرتے ؛ یہ دل کی دل میں تمنا رہی کہ وہ مجھ کو ؛ کبھی رقیب کی نظروں میں سرخرو کرتے ؛ حریم کعبہ میں پہنچ چیخ کر رو یا ؛ ملائکہ سے اعلان التستوا کرتے ؛ مقدرات سے مجبور ہو گیا ورنہ ؛ مجال اُن کی تھی وہ مجھے "تم" سے "تو" کرتے۔

(۶)

انقلاب چمن دہر کی دیکھی تکمیل ؛ آج قارون بھی کہہ دیتا ہے حاتم کو بخیل ؛ بو حنیفہ کو کہے طفل دبستاں جاہل ؛ مہر تاباں کو دکھانے لگی مشعل قندیل ؛ شرک اسلام کو کہنے لگے اہل تثلیث ؛ "لوح محفوظ" کو کہتی ہے محرف انجیل ؛ سامری موسیٰ عمراں کو کہے جادو گر ؛ تشنیع کی کرتے ہیں اسکول کے بچے تجہیل ؛ شیر اور بھیڑ کی یکجائی پہ حیرت کیوں ہو۔ ایک ہی کانٹے میں تلنے لگے موزون و کمیل ؛ صاحب طبل و علم نانِ جویں کے محتاج ؛ ٹھوکریں کھاتے جو پھرتے تھے وہ لیتے ہیں خراج

﹏﹏﹏ ؛ ﹏﹏﹏

ہمارے ایک دوست نے مولانا کو لکھ کر بھیجا کہ یہاں فلاں تاریخ میں ایک مشاعرہ ہے۔ اس میں ہم بھی اشعار پڑھنا چاہتے ہیں تم خود یا کسی صاحب سے کچھ اشعار لکھوا کر بھیجو۔ آپ نے چند طلباء سے جو شعر کہتے تھے فرمائش کی لیکن کسی نے تعمیل نہ کی تو آپ نے ارتجالاً یہ چند اشعار کہے۔

(۷)

ترے ہجر میں ہوں میں نوحہ زن، میں اور یہ شب تار ہے
جو انیس ہے تری یاد ہے، جو رفیق ہے دلِ زار ہے

کوئی سیر باغ میں مست ہے، کوئی ہے وطن میں بصد خوشی
مرے دل کو چین ہو کس طرح نہ بہار ہے نہ بہار ہے

مرے پاس ہو وے جو مال و زر تو ہو خوفِ سارق و راہزن
مجھے بیش و کم سے غرض نہیں، نہ شراب ہے نہ خمار ہے

جہاں تھے حسینوں کے قہقہے، جہاں بلبلوں کے تھے چہچہے
نہ مکان ہے نہ مکین ہے، نہ وہاں رسن ہے نہ دار ہے

وہ ہماری وضع میں تھی کشش، جو نماز میں بھی نہیں ہے اب
نہیں کچھ عجیب یہ رنگ ہے، وہ چڑھاؤ تھا یہ اُتار ہے

﹏﹏﹏ ؛ ﹏﹏﹏

عادات واخلاق اک پایہ کے عالم اور فقیہہ ہونے کے باوصف ان کے مزاج میں انکساری، فروتنی اور تواضع حد سے زیادہ تھی جو مولانا کے لئے دلیل کمال ہے ؎

فروتنی است دلیل رسیدگانِ کمال ✺ کہ چوں بمنزل رسد پیادہ سوار

اس انکساری اور تواضع ہی کا نتیجہ ہے کہ آپ شہرت سے صد درجہ نفور رہتے تھے یہاں تک کہ عام مجلسوں میں جب کبھی آپ کی تلاش ہوتی تو آپ سب سے الگ ایک گوشہ میں بیٹھے ہوئے پائے جاتے۔ خمول وگمنامی کو مولانا نے جلوت ومجلس آرائی کی مجلسی ہوئی موقعوں پر ہمیشہ ترجیح دی ہے۔ وہ خود کہتے ہیں ؎

محبی الحیات الخلات بعدی ✺ واعوا ترنی لقد نیم فیہ قاری

استغناء وخودداری اہل علم وفضل کے مزاج کے بالکل برعکس مولانا میں بے نیازی، توکل صد درجہ تھا۔ ہندوستان کی متعدد یونیورسٹیوں نے گرانقدر مشاہروں پر مولانا کو بار بار اپنے یہاں بلایا۔ لیکن مولانا نے دارالعلوم کی قلیل تنخواہ کو چھوڑ کر گرانقدر مشاہرں پر جانا گوارا نہیں فرمایا۔ وہ کسی کے سامنے اپنی ضروریات کا اظہار کریں۔ یہ تو بڑی بات ہے۔ لوگوں کے پیش کردہ تحائف تو ہدایا کے لینے میں بھی مولانا تامل فرماتے تھے۔ غالباً کہنے والے نے مولانا ہی کے بارے میں کہا ہے ؎

آگے کسی کے کیوں کریں دستِ طمع دراز ✺ وہ ہاتھ سوگیا ہے سرہانے دھرے دھرے

زہد وورع علمی اشتغال وانہماک کی وجہ سے گو عبادت وریاضت میں ان کی مشغولیت زیادہ نہیں تھی، لیکن اس کے باوجود روشن ضمیر بھی تھے۔ غالباً حضرت گنگوہی قدس سرہ سے ان کو شرف بیعت حاصل تھا اور حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ سے اجازت وخلافت۔

سادگی مزاج مولانا مزاج کے بھی بہت سادہ واقع ہوئے تھے۔ مزاج کی سادگی ان کے لباس سے نمایاں تھی۔ عام علماء کی طرح عبا وقبا وجبہ ودستار مولانا کا لباس نہ تھا۔ ان کے جسم پر کھادی کا ایک لمبا سا کرتہ۔ معمولی کھدر کا پائجامہ، سر پر دوپلی ٹوپی، پاؤں میں نہایت معمولی قیمت کا جوتہ مولانا کا لباس تھا۔ زرق وبرق پوشاک، قیمتی ملبوس مولانا کے جسم پر کبھی نہیں دیکھا گیا۔ جسم کی آرائش وزیبائش ان کے ہاں پسندیدہ نہیں تھی۔ لیکن اس کے باوجود مزاج میں نہایت نفاست تھی۔

حلیہ قدرت نے حسن سیرت کے ساتھ آپ کو حسن صورت سے بھی نوازا تھا۔ قوی الجثہ، متوسط قد وقامت، دوہرا بدن، صاف رنگ شاداب چہرہ، آنکھوں میں ایک خاص چمک، چہرے سے جلال وعظمت کے آثار نمایاں تھے۔[1]

وفات حسرت آیات آپ نے ۱۳ رجب بروز منگل بوقت صبح صادق ۱۳۷۲ھ میں وفات پائی اور مسجد دارالعلوم کے متصل قطعہ پاکیزگان میں جگہ پائی جہاں دیگر اسلاف امت وسلاطین علوم دین آرام فرما ہیں ؎

سنہ تھا یہ بہتر صدی تھی چودھویں تیرہ رجب
جب ہوئے اوجھل ہماری آنکھوں سے شیخ الادب

---

[1] مصنف علام کے حالات تذکرۃ الاعزاز مصنفہ حضرت مولانا سید انظر شاہ صاحب کشمیری سے ماخوذ ہیں۔ ۱۲

صاحب کتاب حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحب مرحوم کی عادت تھی کہ آپ طلباء سے ایسے الفاظ دریافت فرمایا کرتے تھے جو اُردو زبان کے ہیں یا عام طور سے اُردو میں استعمال ہوتے ہیں اور وہی بعینہٖ عربی کے صیغے بن سکتے ہیں۔ مؤلف کے ذوق اور طلباء کی تفریح خاطر کے لئے چند الفاظ بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں۔

الفاظ	اُردو زبان معنی	عربی زبان معنی
آج	آج کا دن	جیم پر حرکت پڑھنے سے ماضی کا واحد غائب ہے أَجَّ۔ الماء کھاری ہونا۔
آرام	راحت	اِرَم کی جمع ہے۔ میدان میں رہنمائی کے لئے نصب کئے ہوئے پتھر۔
آسیہ	عورت کا نام	ستون۔ اس کی جمع اَواسِی ہے۔
آم	مشہور پھل ہے	أَمِ (ن) أُوَامًا سخت پیاسا ہونا۔
آلو	مشہور ترکاری	آلُو سے ماضی متکلم ہے بمعنی کوتاہی کرنا۔
بادل	بمعنی ابر	ہنسلی اور گردن کے درمیان کا فاصلہ۔
بال	مشہور و معروف ہے	بالٍ صیغہ صفت ہے۔ بلی (س) بلیً پرانا ہونا۔ ایک مچھلی کو بھی کہتے ہیں۔
بتی	بٹی ہوئی روئی جو چراغ میں ڈالتے ہیں	موٹا کپڑا بننے والا یا بیچنے والا۔
بسبس	کسی امر کے پورا ہو جانے پر شکر کیلئے بولتے ہیں	جنگل بیابان
بلی	مشہور جانور ہے	دور کی غیر معلوم جگہ۔
باجہ	گانے بجانے کا آلہ	اختلاط
تخم	بیج	ملک کی سرحد۔
تالی	کنجی۔ چابی	اسم فاعل ہے۔ پیچھے چلنے والا۔
تیار	آمادہ	جوش مارنے والے سمندر کی لہر۔ مبالغہ ہے تَارَ (ن) تَیْرًا تا۔ البحر جوش مارنا۔
تیر	مشہور ہتھیار ہے۔	تکبیر و غرور۔
جال	شکار پھانسنے کا آلہ	قبر یا کنویں کی دیوار۔
جہاز	مشہور سواری ہے	ضروری ساز و سامان جمع اجہزہ
دُر دُر	توبیخ کے ساتھ منع کرنے کے وقت بولتے ہیں	بچے کے دانت نکلنے کی جگہ۔
اَدرک	مشہور ہے	کاف پر حرکت پڑھنے سے باب افعال کی ماضی کا واحد غائب۔ ادرکہ الشئ وقت پر پہنچنا۔
دِلی	دہلی (مشہور شہر ہے)	دَلْو کی جمع ہے بمعنی ڈول۔
دُم	پونچھ	دامَ یدومُ سے امر حاضر کا صیغہ ہے۔

دُور	بعید	دار کی جمع ہے بمعنی گھر۔
دہی	جما ہوا دودھ	عقلمند
راب	ایسا ہوا بھی شیرہ سے جدا نہ کیا گیا ہو	سوتیلا باپ
رسنی	گھڑی وغیرہ باندھنے کا آلہ	پرانے کنوئیں والا۔ یا نسبتی ہے۔
رال	تھوک جو چھوٹے بچے کے منہ سے بہے	بچہ شتر مرغ جمع اِرْوَال، رِئَال۔
رائی	ایک مشہور دانہ ہے۔	رائی برای رویۃ سے اسم فاعل ہے بمعنی دیکھنے والا۔
راز	بعید	معماروں کا سردار (اصل میں رائز تھا)
رُوس	مشہور ملک ہے۔	راس کی جمع ہے بمعنی سر۔
زُدم		کان کی لَو۔
ران	ایک عضو ہے (گھٹنے سے اوپر کا حصہ)	موزہ کی طرح ایک قسم کا جوتہ۔
زردہ	مشہور عمدہ کھانا ہے۔	ایک مرتبہ نگلنے کی مقدار
زیرہ	ایک مصالحہ ہے۔	ملاقات کی ہیئت، کتان کا ٹکڑا۔
سات	۷ کا عدد	چھٹا
سالی	بیوی کی بہن۔	سلا (ن، س) سُلُوًّا، سُلُوًّا، سِلیاً، سلوانا سے اسم فاعل ہے بمعنی غم اور دوستی کو چھوڑ دینے والا
سجایا	خوشنما بنایا۔	جمع سجیہ۔ خصلت، عادت
شاخ	ٹہنی۔	خا پر زبر پڑھنے سے ماضی کا واحد غائب ہے بمعنی بوڑھا ہوا۔
شادی	خوشی	عربی میں شدا (ن) شدواً سے اسم فاعل ہے بمعنی مغنی یعنی گویا۔
شیراز	ملک شیراز	وہ دہی جس سے پانی نکال دیا گیا ہو۔
شرم	حیا۔ غیرت	مصدر ہے بمعنی پھاڑنا، کھاڑی سمندر کے پانی کا گہرا حصہ
شملہ	مشہور پہاڑ ہے	لپیٹنے کی ہیئت۔
صراحی	پانی کی ٹھلیا	واضح۔ ظاہر
قالین	بیش قیمت ریشمی فرش	حالت جری میں جمع کا صیغہ ہے۔ بغض رکھنے والے۔
کالا	سیاہ	کال (ض) کیلاً، مکالاً، مکیلاً سے ماضی کا تثنیہ غائب ہے بمعنی کیل کا اندازہ کرنا دو
کدو	مشہور ترکاری	کاد یکاد سے امر کا جمع حاضر ہے۔ قریب ہونا۔
کلی	پھول جو ابھی کھلا نہ ہو	درد گردہ والا
کودی	چھلانگنا	اسم تفضیل کا مؤنث ہے
کمتر	ادنیٰ۔ کم درجہ	را پر حرکت پڑھنے سے ماضی کا واحد غائب ہے چھوٹے چھوٹے قدم سے چلنا۔
کار	مشہور سواری	علم سے بھرا ہوا جہاز۔ جمع کارات
کانی	ایک چشم عورت	اسم فاعل ہے، کنایہ کرنے والا۔ کنیت رکھنے والا۔

کُرکی	مشہور پرندہ ہے	(ٹی وارہ کوئی) روشن دان بنانا۔
کَیفی	استفہام کے لئے ہے	کیس کی جمع ہے۔ دانا۔ زیرک
مُرغ	مشہور ومعروف جانور ہے	مرغاء مونث امرغ کی جمع ہے۔ افعال رذیلہ میں آلودہ
مُرغی		مبہم گفتگو
ململ	ایک قسم کا کپڑا ہے۔	لام پر حرکت پڑھنے سے ماضی کا واحد غائب ہے۔ تیز دوڑنا۔
مَیدہ	گیہوں کا باریک پسا ہوا آٹا۔	بمعنی من اجل فعلہ مُبَیذا ذلک " اس نے اسکو اسکی وجہ سے کیا دوری بلندی کا دارہ میرا مکان اسکے مکان کے مقابل ہے
نائی	بال بر	نائی نیائی سے اسم فاعل ہے دور ہونا۔
ناقی	نواسا	ہر بلند چیز۔
نرمی	آہستگی۔ دھیما پن	رمی یرمی سے مضارع کا جمع متکلم ہے۔ پھینکنا۔

دنیائے ادب کی مشہور ترین کتاب نفحۃ العرب

حضرت مولانا کی مشہور ومعروف تالیف ہے جس نے جدید تالیفات میں اپنے لئے ایک خاص مقام پیدا کیا ہے اور ارباب ادب میں اس تالیف کو پسندیدگی اور قدر کی نظروں سے دیکھا گیا ہے۔ فن ادب کی یہ ایک جامع کتاب ہے جس میں مؤلف ممدوح نے کوشش کی ہے کہ اس کے ذریعہ سے طلباء میں اسلامی غیرت وحمیت، ادبی دلچسپی، علو ہمت اور علوم عربیہ کی قوت واستعداد پیدا کی جائے۔ نیز مسائل مبہمہ کی تسہیل، اخلاق فاضلہ کی تکمیل کے ساتھ ساتھ مضامین ایسے شگفتہ اور جاذب ہوں کہ ان کو محبت کے ساتھ یاد کرنے میں طلباء کے اذہان کو نہ تعب ہو اور نہ تشویش۔ حضرت مولانا کی یہ تالیف دار العلوم کے علاوہ اکثر مدارس میں داخل نصاب ہے۔ طلباء کی ادبی استعداد کو جس قدر جلا اس کتاب نے پہنچایا ہے آج تک کسی اور کتاب نے نہیں پہنچایا۔ یہی وجہ ہے کہ اکابر علماء نے بھی اس تالیف کو بیحد پسند فرمایا ہے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مکتوب گرامی میں حضرت مولانا اعزاز علی صاحب کو تحریر فرمایا تھا ؎ ز دستِ کوتہ خود زیر بارم ٭ کہ از بالا بلنداں شرمسارم

ایک شرمساری تو کتاب کی رسید عرض ذکر نے کی۔ دوسری شرمساری علمی سرمایہ کی کمی سے اس کی مدح سے قاصر رہنے کی اس میں کسی قدر ضعف ہمت کا بھی دخل ہوا جمالاً اتنا عرض کرنے کی جسارت کرتا ہوں کہ اپنی شانِ خاص میں دوسرے منتخبات سے ممتاز ہے۔ اگر میں درس وتدریس سے قاصر نہ ہوتا تو اپنے متعلقین کو ضرور پڑھاتا۔ باوجود فقدان ہمت کے آنے کے وقت سے ایک معتدبہ وقت تک میری چوکی پر رکھی رہی۔ ذرا وقت ملتا تھا تو اس سے مستفید ہوتا۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی (نور اللہ مرقدہٗ) کی رائے نفحۃ العرب کے متعلق یہ تھی۔

ادب عربی کے ابتدائی اور متوسط درجہ کے لئے آج تک کوئی ایسی کتاب موجود نہ تھی جس میں ادبی محاسن کے ساتھ ساتھ اخلاقی، اصلاحی اور تاریخی حیثیت کا بھی لحاظ رکھا گیا ہو اس کتاب میں ان مواد کے جمع کرنے میں مؤلف نے اپنے جس حسنِ انتخاب کا ثبوت دیا ہے وہ ادبی نصاب کی عام کوتاہیوں کے مقابلہ میں قابل صد تحسین وتہنیت ہے۔

سیرِ نبویہ علیہ التحیۃ والتسلیم سیرِ صحابۂ کرام، عشرۂ مبشرہ وغیرہا کے مبارک عنوانات، ادبی قابلیت پیدا کرنے کے ساتھ پاکیزہ اخلاق، بلند معیار خصائل اور اسلامی مذہبی جذبات کے داعی و محرک ہیں جس کی بنا پر ہندوستان کے کسی اسلامی درسی مدرسہ کا اس کے درس سے خالی رہنا ایک مفید شئ سے محروم رہنا ہے اور اس کے تعلیمی نصاب میں کوتاہی کی دلیل ہے۔

غرضیکہ عربی ادب کا یہ بہترین گلدستہ اور ادیب وقت کے حسنِ انتخاب کا بہترین نمونہ ہے جو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ کتب متقدمین سے منتخب کیا گیا ہے۔ میں نے راتوں کو جاگ جاگ کر بڑی کاوش اور نہایت عرق ریزی کیساتھ مضامین کتاب کے ماخذ کا سراغ لگایا ہے جو درج ذیل ہے۔

فہرست ماخذ مضامین کتاب نفحۃ العرب

نمبر	عنوان اور مضمون	صفحہ	ماخذ مع صفحات و مجلدات	نام مصنف
۱	السیف بالساعد لا الساعد بالسیف	۴۱	العقد الفرید ص۵ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ اندلسی
۲	قال المامون لابی علی المنقری الخ	۴۴	〃 〃 ص۲۲۴ ج ۱	〃 〃 〃
۳	ودخل علی الولید الخ	〃	〃 〃 〃	〃 〃 〃
۴	صحبۃ الاحداث	۵۵	شذرات الذہب ص۱۹۳ ج ۲	ابو الفلاح عبد الحی بن العماد متوفی [illegible]
۵	طول الامل	۵۸	〃 ص۳ ج ۵	〃 〃 〃
۶	نصیحۃ السلطان ولزوم طاعتہ	۵۹	العقد الفرید ص۴ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۷	دلما حج سلیمان تاذی بحر مکۃ الخ	۶۲	〃 ص۲۴۵ ج ۳	〃 〃 〃
۸	روی العتبی عن ابیہ الخ	۶۳	〃 ص۲۶۱ ج ۲	〃 〃 〃
۱۹	استماع الاغتیاب	۶۷	〃 ص۲۸۱ ج ۱	〃 〃 〃
۱۰	التضمین العجیب	۷۵	شذرات الذہب ص۳۲۷ ج ۴	ابو الفلاح عبد الحی بن العماد
۱۱	شوم الدار	۷۹	وفیات الاعیان ص۵۴ ج ۱	قاضی شمس الدین احمد بن محمد معروف بابن خلکان
۱۲	کتب زیاد الی معاویۃ الخ	۸۴	العقد الفرید ص۲۹ ج ۱ و ص۵ ج ۳	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۱۳	عرض الحدیث علی کتاب اللہ	۸۴	〃 ص۱۹ ج ۱	〃 〃 〃
۱۴	وأد البنات	۸۶	الاغانی	ابو الفرج علی بن حسین اصبہانی
۱۵	الفصل بین التانیث للفظی الخ	۸۸	روح البیان ص۲۸۹ ج ۲	شیخ اسماعیل حقی آفندی
۱۶	الکنایۃ تا ان شاء اللہ تعالیٰ	۸۹	العقد الفرید ص۲۳۰ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۱۷	الابرام	۹۴	〃 ص۱۶۹ ج ۱	〃 〃 〃

besturdubooks.wordpress.com

نمبر شمار	عنوان اور مضمون	صفحات	ماخذ مع صفحات ومجلدات	نام مصنف
۱۸	الذکاوۃ	۹۶	〃 ص ج ۱	〃 〃 〃
۱۹	لاتتقی من نباح کلب الابکسرۃ خبز الخ	۱۰۳	فوات الوفیات ص۲۲۵ ج ۱	محمد بن شاکر احمد الکتبی
۲۰	قال ابن الکلبی قدم اوس بن حارثہ الخ		العقد الفرید ص۱۲۶ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۲۱	فضل العلماء علی الملوک	۱۰۴	شرح مقامات	علامہ مسعودی
۲۲	قیل للخلیل بن احمد الخ	۱۰۶	العقد الفرید ص۱۵۲ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۲۳	لا تعقلوا بقول احد من غیر تدبر	۱۰۷	〃 ص۲۵۰ ج ۱	〃 〃 〃
۲۴	ظرافتہ ادبیہ تا "لشام بصلۃ"	۱۰۹	〃 ص۲۰ و ص۲۰۵	〃 〃 〃
۲۵	وسمع اعرابی اباالمکنون النحوی الخ	۱۱۱	〃 ص۲۷۰ ج ۱	〃 〃 〃
۲۶	ذکاوۃ الملوک وحسن الطلب	۱۱۶	وفیات الاعیان ص۲۷۱ ج ۱	قاضی شمس الدین احمد بن محمد معروف بابن خلکان
۲۷	کان ابوجعفر منصور ایام بنی امیہ الخ	۱۱۷	العقد الفرید ص۳۰ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۲۸	ان العصا قرعت لذی الحلم	۱۲۳	شرح قصیدہ ابن عبدون ص۱۹۴	ابوالقاسم عبدالملک معروف بابن بدرون
۲۹	لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق	۱۲۶	العقد الفرید ص۱۸ و ص۱۹	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۳۰	رجل جری علی لسانہ فی جبوتہ الخ	۱۳۰	درۃ الغواص	ابومحمد قاسم بن علی حریری
۳۱	وکتبت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا	۱۲۹	جامع ترمذی	ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی
۳۲	الکریم لا ینسی من احسن الیہ	۱۳۱	شذرات الذہب ص۸ ج ۳	ابوالفلاح عبدالحی بن العماد
۳۳	دخل اعرابی الی داؤد بن المہلب الخ	۱۴۰	العقد الفرید ص۳۰ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۳۴	الارتجال	۱۴۴	〃 ص۱۳۳ ج ۳	〃 〃 〃
۳۵	تحکم السلاطین علی اہل الدین اذا اجترؤا علیہم	۱۴۶	〃 ص۱۸ و ص۱۸	〃 〃 〃
۳۶	وارسل ابوجعفر الی سفیان الثوری الخ	〃	〃 ص۱۵ ج ۱	〃 〃 〃
۳۷	جود الحاتم الطائی تا "وانصرف"	۱۵۲	البدایۃ والنہایۃ ص۲۱۲ ج ۲	عماد الدین ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر
۳۸	صفۃ العدل	۱۵۳	العقد الفرید ص۱۱ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۳۹	کتب عمر بن عبدالعزیز تا آخر اوصاف عدل	۱۵۴	〃 ص۱۱ و ص۱۲ ج ۱	〃 〃 〃
۴۰	لا یضیع اجر من غار للہ	۱۵۷	درۃ الغواص	ابومحمد قاسم بن علی حریری
۴۱	ذکر انہ اتی الیہ تا "فقتلت"	۱۶۰	العقد الفرید ص۱۱۵ ج ۲	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۴۲	عن عبداللہ بن سوار قال قال لی الخ	۱۶۴	〃 ص۱۴۴ ج ۱	〃 〃 〃
۴۳	ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین	۱۶۶	کتاب العقائد	شیخ عبدالرحمن بن سلام المقری
۴۴	بسط المعدلۃ ورد المظالم	۱۶۷	العقد الفرید ص۹ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۴۵	الکرم کرم النفس	۱۷۳	رنات المثانی ج ۳	
۴۶	الشیء عتہ تا "احسن جائزتہ"	۱۷۵	تاریخ ابن عساکر	علی بن ابی محمد معروف بابن عساکر

bestUrdubooks.wordpress.com

نمبر شمار	عنوان اور مضمون	صفحات	ماخذ مع صفحات و مجلدات	نام مصنف
۴۷	منع المستجیر	۱۸۰	العقد الفرید ص۳۹ وص۵۳ ج۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبدربہ
۴۸	صیانۃ الملوک رعایاہم	۱۸۲	الاغانی	ابوالفرج علی بن حسین اصبہانی
۴۹	دعاء اعرابی الی سلیمان تا "الا علیک"	۱۸۵	العقد الفرید ص۲۹ ج۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبدربہ
۵۰	وقال عبداللہ بن عباسؓ تا ولکن بحکم	۱۸۷	〃 ص۲۷ ج۱	〃 〃 〃
۵۱	وکتبت عائشہؓ تا "والسلام"	〃	جامع ترمذی	ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی
۵۲	وخرج الزہری تا "استوص بخیرا"	〃	العقد الفرید ص۱۹ ج۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبدربہ
۵۳	الاعتیاب وتعظیمہ	۲۰۱	〃 ص۱۴۹ ج۱	〃 〃 〃
۵۴	عزۃ دینیۃ تفوق عزۃ دنیویۃ	۲۰۲	تاریخ ابن عساکر	علی بن ابی محمد معروف بابن عساکر
۵۵	مناظرۃ ابن عباسؓ	۲۰۶	سنن کبریٰ	ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی
۵۶	المناظرۃ بین عمر بن عبدالعزیزؒ	۲۱۵	العقد الفرید ص۲۰۱ وص۲۰۳ ج۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبدربہ
۵۷	نبذۃ من ذکاوۃ العرب	۲۲۳	الاغانی	ابوالفرج علی بن حسین اصبہانی
۵۸	العدالۃ الفاروقیۃ	۲۲۷	العقد الفرید ص۱۰۶ ج۱ وص۱۰۱ ج۱ وص۱۰۱ ج۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبدربہ
۵۹	صون اللسان عما یؤول الیہ	۲۶۱	العقد الفرید ص۲۲ ج۱	〃 〃 〃
۶۰	کان الاحنف یقبض المخزومیؒ	۲۶۳	〃 ص۲۹۷ ج۱	〃 〃
۶۱	العفو عن المذنبین	۲۷۳	روح البیان ص۶۴۳ ج۲	شیخ اسماعیل حقی آفندی
۶۲	مدح الجبین الخ	۲۷۶	العقد الفرید ص۴۲ ج۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبدربہ
۶۳	الحذاقۃ فی الرمی الخ	۲۷۷	〃 ص۵۳ ج۱	〃 〃 〃
۶۴	الباحث عن حتفہ بظلفہ الخ	۲۷۹	ص۵۱ ج۱	〃 〃 〃
۶۵	اخلاف الوعد الخ	۲۸۰	ص۶۹ ج۱	〃 〃 〃
۶۶	حسن الجوار الخ	۲۸۱	ص۷۲ ج۱	〃 〃 〃
۶۷	حلم الحجاج الخ	〃	ص۱۳۱ ج۱	〃 〃 〃
۶۸	البادر بامر الخ	۲۸۲	ص۱۵۶ ج۱	〃 〃 〃
۶۹	تعظیم الصحبۃ النبویۃ الخ	۲۸۳	العقد الفرید ص۱۸۵ ج۱	〃 〃 〃
۷۰	ثمرۃ السب الخ	〃	〃 ص۱۶۴ ج۱	〃 〃 〃
۷۱	المحسود لا یرضی الشقی	۲۸۴	〃 ص۱۶۷ ج۱	〃 〃 〃
۷۲	العقوق	۲۸۵	زواجر	حافظ ابن حجر عسقلانی

besturdubooks.wordpress.com

مسامحات حواشی نفحۃ العرب

اس میں کوئی شک نہیں کہ جس طرح کتاب نفحۃ العرب ادبی خوبیوں کے لحاظ سے اپنی نظیر آپ ہے۔ اسی طرح اس کا حاشیہ جو خود مولانا کی طرف منسوب ہے حل مطالب میں نہایت کامیاب اور "تصنیف نیکو کند بیان" کا آئینہ دار ہے مگر اس خوبی کے ساتھ تسامحات سے خالی نہیں اور بعض بعض جگہ تو ناقلین کی دست برد اور ناسخین کی بد احتیاطی نے اس کے معیار ہی کو داغدار بنا دیا حتی کہ بعض مقامات کو دیکھنے سے انتساب الی صاحب الکتاب بھی مشکوک ہو جاتا ہے اگر کسی کتاب پر قلم اٹھانے والے کے لئے یہ کم و کاست جملہ امور پر روشنی ڈالنا ضروری ہے تو خوبیوں کے اظہار کے ساتھ ساتھ خامیوں کی نشاندہی اور حتی الوسع اس کا ازالہ بھی اولین فرض ہے۔ (۱) صفحہ ۱ حاشیہ ۲ صحابہ کرام میں مکثرین فی الحدیث چھ حضرات ہیں۔ عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن عمر، جابر بن عبد اللہ، انس بن مالک، ابو ہریرہ، عائشہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) حاشیہ میں بجائے ابو ہریرہ کے عبد اللہ بن عباس کو مکرر شمار کیا گیا ہے۔ (۲) صفحہ ۲۲ حاشیہ ۱ "عودتہ" تعویذ سے مخاطب کا صیغہ ہے اور حاشیہ میں صیغہ متکلم قرار دیا گیا ہے جو صریح غلطی ہے۔ (۳) صفحہ ۲۲ پر "المعدۃ بیت الادواء" اھ کو بطریق رفع حضور صلعم کی طرف منسوب کیا گیا ہے، حالانکہ یہ حارث بن کلدہ طبیب عرب (یا کسی اور) کا کلام ہے نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا، قال السخاوی نے "المقاصد الحسنۃ" میں "لا یصح رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بل ہو من کلام الحارث بن کلدۃ طبیب العرب او غیرہ" وقال ابن القیم الجوزی فی "زاد المعاد" واما الحدیث الدائر علی السنۃ کثیر من الناس "الحمیۃ راس الدواء والمعدۃ بیت الداء وعودوا کل جسم ما اعتاد" فہذا الحدیث انما ہو من کلام الحارث بن کلدۃ طبیب العرب لا یصح رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالہ غیر واحد من ائمۃ الحدیث انتہی۔ پس صاحب کتاب کے لئے ضروری تھا کہ وہ اس حدیث پر کلام کرتے جیسے صاحب کتاب نے صفحہ ۲۳ پر "قلت الصواب ان ابا سالم بدرک زمان المہدی" اھ سے ایک معمولی سی تاریخی غلطی پر بھی صراحت کیساتھ متن میں تنبیہ کی ہے۔ (۴) صفحہ ۲۵ حاشیہ ۶ "مرت" ترجمہ ماضی کے صیغے سے بظاہر یہ مفہوم ہوتا ہے کہ ترجمہ پہلے گذر چکا حالانکہ ترجمہ صفحہ ۴۹ پر درج ہے (۵) صفحہ ۲۹ حاشیہ ۵ مختار بن ابی عبید اور حاشیہ میں ابن عبیدہ لکھا ہے، دونوں جگہ غلط ہے صحیح مختار بن ابی عبید ہے (۶) صفحہ ۳۱ حاشیہ ۴ "وسماہ قوم السلیم تبدیلاً بالسلیم" اھ علامہ تفتازانی نے مختصر میں کہا ہے کہ تملیح اور چیز ہے اور تلمیح اور، ان دونوں میں مساوات خیال کرنا قطب الدین شیرازی صاحب مفتاح کی غلطی ہے اور یہ غلطی لگاتار ہوتی رہی یہاں تک عدم امتیاز کی بنا پر اس کو مذہب تصور کر لیا گیا (۷) صفحہ ۲ حاشیہ ۳ "النہایۃ" عنوان کے ذیل میں یزیدی (مودب مامون) کا ذکر آیا ہے۔ یہ یزیدی کون ہے؟ حاشیہ میں لکھا ہے "لعلہ ہو ابو عبد اللہ بن العباس بن محمد بن ابی محمد الیزیدی" یزیدی کا ذکر صفحہ ۱۳ پر عنوان "لا یبلغ اجر من غار للہ" کے ذیل میں بھی آیا ہے وہاں حاشیہ میں مرقوم ہے "ہو ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ بن مبارک الیزیدی" متذکرہ بالا عبارت کئی وجوہ سے محل نظر ہے۔ صفحہ ۱: اس میں مامون کے معلم کی کنیت ابو عبد اللہ قرار دی گئی ہے حالانکہ اس کی کنیت ابو محمد ہے نہ کہ ابو عبد اللہ۔ اسی قصہ میں مامون کا قول "انا للہ یا ابا محمد" موجود ہے جس پر بین السطور مرقوم ہے "کنیۃ الیزیدی" صفحہ ۲: مامون کا معلم ابو محمد یزیدی کا پڑپوتا مانا ہے، حالانکہ معلم خود ابو محمد یزیدی ہے نہ کہ پڑپوتا۔ اس واسطے کہ ہارون الرشید کے یہاں دو معلم تھے۔ ایک امام کسائی جو امین کو قرأۃ پڑھاتے تھے اور دوسرے ابو محمد یزیدی جو مامون کو ادب سکھاتے تھے! صاحب منجد نے یحییٰ کے متعلق (جس کی کنیت ابو محمد ہے) لکھا ہے "ناظر الکسائی فی مجلس الرشید وادب المامون" دائرۃ المعارف انسائیکلوپیڈیا، میں بھی یہی بتایا گیا ہے اس کو ذرا وضاحت کے ساتھ یوں سمجھو کہ ابو محمد یزیدی کے پانچ صاحبزادے تھے۔ ابو عبد اللہ محمد بن ابی محمد، ابو اسحاق ابراہیم بن ابی محمد، ابو القاسم عبید اللہ بن ابی محمد، ابو علی اسماعیل بن ابی محمد، ابو عبد الرحمن بن ابی محمد۔

ابو عبد اللہ محمد بھی اپنے والد ابو محمد یزیدی کی طرح ادب و نحو کے امام تھے۔ حاصل یہ کہ مامون کا معلم ابو محمد یحییٰ

بن مبارک بن مغیرہ یزیدی عدوی سے ذکر ابو عبداللہ ابن العباس اھ۔ یہ یزیدی وہ جس کا ص۸۴ پر ذکر ہے۔ گویا باوہ ابو عبداللہ محمد بن ابی محمد یحییٰ بن مبارک ہے۔ ص۸۴ کی عبارت "ذکرہ صاحب الاغانی فی من ذکرہ من ولد ابی محمد الیزیدی" کے موافق بھی یہی ہے

(۸)۔ ص۸۹ حاشیہ ۹: الهواتک کثیرة ولعل ہذہ عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل الخ شہاب الدین احمد نے العقد الفرید ج۳ ص۲۲۵ میں کہا ہے:

"وکان لمعاویۃ بن ابی سفیان بن حرب بن امیہ بنت یقال بہا عاتکہ تزوجہا یزید بن عبدالملک وفیہا یقول الشاعر

یا بیت عاتکۃ التی اتعزل ❊ حذر العدی وبہ الفؤاد موکل

پس ولعل ہذہ عاتکہ بنت زید الخ کے کیا معنی؟ تأمل

(۹)۔ ص۹۵ پر امام شعبی کا ترجمہ لکھا گیا ہے حالانکہ ان کا ذکر اس سے قبل کئی جگہ آچکا ہے (یعنی ص۱۸، ص۲۳، ص۳۵ پر)

(۱۰)۔ ص۱۶۶ عبارت "وکلہم ولدوا قبل علی وہو اکبرہم" میں وہو اکبر سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ ابو طالب کی اولاد میں سب سے بڑے حضرت علی رضؓ ہیں۔ حاشیہ ۵ کی عبارت "ای علی اکبر اولاد ابی طالب" بھی اسی کی تائید کر رہی ہے۔ حالانکہ اس سے قبل تصریح کی گئی ہے کہ طالب حضرت عقیل سے دس سال اور حضرت عقیل حضرت جعفر سے دس سال بڑے تھے اور ان سب کی پیدائش حضرت علی سے پیشتر ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ حضرت علی سے حضرت عقیل بیس سال اور حضرت جعفر دس سال بڑے تھے پھر "وہو اکبرہم" "چہ معنی دارد" اس کی تاویل صرف یہی ہو سکتی ہے کہ "وہو اکبرہم" بلحاظ علم و فضل اور علو مرتبہ ہے نہ کہ بلحاظ عمر۔ ص۱۱۱ عنوان "ان الحکم الا للّٰہ" اور ص۱۶۱ عنوان "من اطاع اللّٰہ ـ اطاعہ کل شیٔ" کے ذیل میں ایک ہی مضمون کو مکرر ذکر کیا گیا ہے جو ادبی اسلوب نگارش کے خلاف ہے۔

(۱۱)۔ ص۱۴۳ حاشیہ ۱۲ کا سیمیٰ کے بجائے کما مر ہونا چاہیے کیونکہ اس غزوہ کا واقعہ ص۱۱۱ پر گذر رہا ہے۔

۱۲۔ ص۱۵۱ پر عبارت "وکانت وفاتہا فی شوال بعد بعثہ بثلاث سنین" میں لفظ ثلث غلط ہے، کیونکہ حضرت خدیجہؓ کا سنہ وفات سنہ ۱۰ نبوی ہے جیسا کہ خود صاحب کتاب نے عنوان "موت ابی طالب وخدیجہ" کے ذیل میں لکھا ہے۔

۱۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد امجاد میں تین صاحبزادے تھے، حضرت قاسم، حضرت ابراہیم اور حضرت عبداللہ صاحب کتاب نے اسی صفحہ پر طیب اور طاہر کو دو فرزند شمار کیا ہے لیکن ارباب سیر کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ طیب اور طاہر حضرت عبداللہ ہی کا لقب تھا۔

۱۵۔ ص۱۵۱ حاشیہ ۲۲ میں عبارت "استخر نفسک عن ہذہ الابل" کا مطلب "یقول اختر لنفسک جملا وناقۃ من الابل" وعلینا یقیناً غلط ہے کما لا یخفی۔

besturdubooks.wordpress.com

فہرست اسماء رجال جنکے تراجم شرح میں موقع بموقع درج ہیں

اسماء	صفحات	اسماء	صفحات	اسماء	صفحات
الف		بکر بن محمد (مازنی)	۱۵۸	خولہ بنت حکیمؓ	۲۸۳
ابراہیم بن ادہمؒ	۱۹۷	بوران	۱۲۲		
				د	
ابن اسد مصری	۱۶۳	بہرام	۱۴۸		
ابن حامد	۲۷۱			داؤد بن یزید	۱۴۱
		ج			
ابن المنازل	۲۶۸				
				ر	
ابودلف	۵۴	جابر بن عبداللہؓ	۱۷۴		
ابوسعید بغدادی	۵۶	جالینوس (حکیم)	۶۵	ربیع بن سلیمان	۱۹۹
		تجدر بن مالک	۱۷۶	ربیع بن یونس (ابوالفضل)	۱۱۷
ابوعمرو بن العلاء	۲۶۶	جرول بن اوس (حطیئہ) جریر	۲۷۱ ۶۹	رقبہ بن مصقلہ	۲۰۲
اثر بن الپ ارسلان		جعفر بن یحییٰ (برمکی)	۱۰۲		
				ز	
احمد بن شعیبؒ (نسائی)	۲۰۷	جندب بن جنادہ (ابوذر غفاریؓ)	۴۸		
ارسطو	۷۴	جنید بغدادیؒ	۴۴	زبیدہ خاتون	۲۷۵
ازہر بن سعد (سمان محدث)	۱۱۸			زر بن حبیش	۷۴
		ح			
اسامہ بن زید	۱۰۵			زند بن جون (ابودلامہ)	۱۴۵
اسحاق (ابوعمرو شیبانی)	۱۶۸	حاتم طائی	۱۲۵	زیاد بن سمیہ	۱۲۷
اسکندر (رومی)	۷۴	حجاج بن یوسف	۱۶۰		
				س	
اسکندر ذوالقرنین	۷۵	حسان بن ثابتؓ	۲۳۰		
اشعب	۴۹	حسن بصریؒ	۵۰	سعد بن محمد (حیص بیص)	۷۵
اصحمہ بن البحر (شاہ حبشہ)	۲۴۴	حسن بن سہل	۱۲۲	سعید (ابن حمید)	۱۶۹
امرأ القیس	۲۲۵	حسن بن علی نظام الملک	۱۶۳	سعید بن مسلم	۱۸۱
انس بن مالکؓ	۱۴۲	حکم بن عمرو بن مجدع	۱۰۷	سفیان ثوریؒ	۸۳
اوس بن حارثہ	۱۰۲	حیوہ بن شریح	۲۸۲	سفیان بن عیینہؒ	〃
ایاس بن معاویہ	۷۰			سلمہ بن دینارؒ (ابوحازم)	۱۸۴
ایوب بن سلیمان بن عبدالملک	۶۳	خ		سلیمان بن عبدالملک	〃
ب					
		خالد بن زید (ابوایوب انصاریؓ)	۱۳۶	سلیمان بن مہران (اعمشؒ)	۱۲۷
بشار بن برد	۵۶	خلیل بن ایبک	۸۲	سالم بن عبداللہ	۵۰

besturdubooks.wordpress.com

اسماء	صفحات
ش	
قاضی شریح	۲۶۱
امام شعبی	۵۹
ص	
صعصعہ	۸۷
ط	
طلحہ بن عبیداللہ	۲۱۰
ع	
عائشہؓ	۱۲۹
عباس بن المامون	۱۶۹
عبدالرحمٰن بن ابی الوقاد (انباری)	۱۳۰
عبدالرحمٰن بن صخر (ابوہریرہؓ)	۱۰۶
عبدالرحمٰن بن عتبہ (مسعودی)	۱۰۵
عبدالرزاقؒ (حافظ)	۳۶۰
عبداللہ بن ابی (منافق)	۲۱۰
عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ	۲۸۶
عبداللہ بن ام مکتومؓ	۲۵۱
عبداللہ بن جبیرؓ	۲۱۰
عبداللہ بن حنظلہؓ	۱۷۰
عبداللہ بن حباب	۲۱۷
عبداللہ بن زبیرؓ	۱۶۱
عبداللہ بن سلمہ (ابن قتیبہ)	۱۳۵
عبداللہ بن عباسؓ	۵۹
عبداللہ بن طاؤس	۱۴۷
عبداللہ بن عمرؓ	۸۴
عبداللہ بن محمد (احوص)	۱۱۷

اسماء	صفحات
عبداللہ بن ہارون رشید (مامون)	۴۷
عبدالملک بن عمیر	۷۹
عبدالملک بن مروان	〃
عبدالملک الاصمعی	۲۶۲
عبیداللہ بن زیاد بن ابیہ	۸۰
عدی بن ارطاۃ	۹۷
عطاء بن ابی رباح	۲۶۳
عقیل بن ابی طالب	۱۳۸
علی بن جعد	۲۷۴
علی بن حسن (ابن عساکر)	۱۳۸
علی بن حسین بن علیؓ	۲۴۰
علی بن حسین (ابوالفرج)	۶۸
علی بن حمزہ (کسائی)	۲۵۸
علی بن سلیمان	۱۴۵
علی بن عبداللہ (ابن المدینی)	۷۰
عمر بن عبدالعزیزؒ	۹۷
عمرو بن بحر (جاحظ)	۱۰۹
عمرو بن سعد (ابوکبشہ)	۱۴۲
عمرو بن العاص	۱۲۴
عمرو بن عتبہ بن ابوسفیان	۶۸
عمرو بن معدیکرب	۴۱
عمرو بن ہبیرہ	۱۲۸
عون بن عبداللہ	۲۱۷
عویمر (ابوالدرداءؓ)	۱۲۹
ف	
فتح بن خاقان	۸۶
فضل بن الربیع	۱۹۶
فضیل بن عیاض	۸۳
ق	
قاسم بن ربیعہ بن جوشن	۹۷
قاسم بن علی (حریری)	۱۵۸
قتادہؒ (حافظ)	۷۰
ل	
لقمان (حکیم)	۱۴۱
م	
مالک بن انسؒ	۱۴۶
مبارک بن محمد (ابن الاثیر)	۱۱۹
متوکل علی اللہ	۷۶
مجالد بن سعید	۲۲۵
محمد بن احمد (حافظ ذہبی)	۱۰۵
محمد بن ادریس (امام شافعیؒ)	۱۹۹
محمد الاشعث	۲۲۱
محمد بن زکریا	۱۶۸
محمد بن زیاد (ابن الاعرابی)	۱۷۵
محمد بن السائب (ابن الکلبی)	۱۰۲
محمد بن سیرینؒ	۹۷
محمد بن عبیداللہ (عتبی)	۴۱
محمد بن مسلم (الخواص)	۲۶۰
محمد بن مسلم (زہریؒ)	۹۵
محمد بن نعمان	۸۹
محمد بن یزید (مبرد نحوی)	۵۷

اسماء	صفحات	اسماء	صفحات	اسماء	صفحات
مروان بن حکم	۱۴۲	نعمان بن بشیر	۲۲۱		
مسلم بن عبدالملک	۱۶۵	نعمان بن ثابت (ابوحنیفہ رح)	۸۸	ی	
مصعب بن الزبیر	۸۰	نوح علیہ السلام	۹۲		
معاویہ	۱۲۹	و		یحییٰ بن اکثم	۱۶۹
معمر بن راشد	۲۶۰	ولید بن عبدالملک	۸۵	یحییٰ بن زیاد (فراء)	۴۵
معن بن زائدہ	۱۴۳	ولید بن مصعب (فرعون)	۵۱	یزدجرد اثیم	۱۴۸
مغیرہ بن شعبہ	۱۸۸	ہ		یزید بن عبدالملک	۱۲۸
مقاتل بن سلیمان	۱۳۵	ہارون الرشید	۵۵	یزید بن محمد (وزیر مہلبی)	۱۳۲
منصور بن عمار (ابو السری)	۲۷۲	ہارون بن معتصم (واثق باللہ)	۱۵۸	یزید بن معاویہ	۱۳۶
مہدی (خلیفہ)	۵۷	ہشام بن عبدالملک	۱۸۸		
ن		ہمام بن غالب (فرزدق)	۸۷		

بعض اصحابِ تاریخ کا مختصر تعارف

(جن کے بارے میں صاحبِ کتاب نے سکوت یا لاعلمی کا اظہار کیا ہے)

(الف) (۱) شیخ ابو عثمان حیری ص۱۳۳

قال الشیخ " یہ شیخ مشہور عالم زاہد بن سکنا حیرۃ " ص۶۲ حاشیہ شہ صاحب تذکرۃ الاولیا ص۵ ان کے حالات میں لکھا ہے کہ آپ قطبِ وقت خراسان میں بڑے باوقعت اور علم طریقت و شریعت کے ماہر تھے۔ آپ کے ہمعصر اہل طریقت کا قول ہے کہ دنیا میں تین مرد ہیں۔ نیشاپور میں عثمان (ابو عثمان) حیری۔ بغداد میں جنید، شام میں ابو عبداللہ جلا۔ عبداللہ ابن رازی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جنید، رویم، یوسف بن حسین، محمد بن فضل، ابو علی جرجانی وغیرہ کو دیکھا، لیکن حضرت عثمان (ابو عثمان) حیری کو سب سے زیادہ خداشناس پایا آپ ہی کی ذات سے خراسان میں تصوف کا چرچا ہوا ہے۔ حضرت یحییٰ بن معاذ، حضرت شجاع کرمانی، ابو حفص عرصداد آپ کے شیوخ طریقت ہیں۔ (تذکرۃ الاولیاء)

(۲) احمد بن ابی خالد ص۱۶۹

یہ ادب و کتابت میں بہت ماہر، نہایت نیک مخلص اور دانشمند شاہی غلام تھا جس قدر خلیفہ مامون کا خیرخواہ تھا اسی قدر دنیا کا بہتر تھا۔ تاریخ اس کا صرف ایک عیب دکھاتی ہے اور وہ یہ کہ یہ کھانے کا سخت حریص تھا۔ ۲۱۱ھ میں اس نے وفات پائی اور مامون خود اس کے جنازہ میں شریک ہوا، دعا کی اور دفن کے بعد اس کی تعریف کی۔ (تاریخ امت)

(۳) حافظ ابن تیمیہ ص۶۴

شیخ تقی الدین ابوالعباس احمد بن شہاب الدین عبدالحلیم بن مجد الدین عبدالسلام ابن عبداللہ بن ابی القاسم مولود ماہ ربیع الاول ۶۶۱ھ مشہور حافظ و ناقد حدیث صاحب تصانیف کثیرہ، عابد و زاہد ہیں۔ دمشق اور مصر میں عرصہ تک درس حدیث میں مشغول رہے۔ بارہا آپ کے

besturdubooks.wordpress.com

امتحان کیا گیا اور طرح طرح کی اذیتیں پہنچائی گئیں، مصر قاہرہ، اسکندریہ دمشق کے قلعوں میں آپ کو قید رکھا گیا۔ آپ نے ۲۰ ذیقعدہ ۷۲۸ھ میں قید خانہ ہی میں وفات پائی اور اب اپنے بھائی شرف الدین عبداللہ کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ صفحہ ۲۴۲/۳)

(ب) (۴) شوذب خارجی ص ۲۱۷

قال الشیخ "لم اطلع علی ترجمۃ" ۲۱۷ حاشیہ ۵ - اس کا نام بسطام ہے اور شوذب لقب ہے۔ نہایت فسادی شخص تھا جب مسلمہ بن عبدالملک کوفہ آیا تو اہل کوفہ نے اس سے شوذب کی شکایت کی مسلمہ نے مشہور شہسوار سعید بن عمرو حرشی کو دس ہزار سپاہیوں کے ساتھ شوذب کے پاس بھیجا۔ اس وقت وہ اپنے مکان میں تھا۔ لشکر کی اس کثیر تعداد کو دیکھ کر شوذب گھبرا گیا اور اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ جو شخص متمنی شہادت ہے سو اس کے لئے شہادت کا موقع آپہنچا اور جو دنیا کا خواہشمند ہے۔ سو یاد رہے کہ دنیا ختم ہو چکی۔ غرض یہ کہ سعید بن عمرو کے لشکر نے شوذب کو اور اس کے اصحاب کو پیس کر رکھ دیا۔ تاریخ کامل صفحہ ۱۹۶/۴

(ج) (۵) جعفر طیار ص ۲۴۳

جعفر طیار بن ابی طالب ہاشمی مشہور جلیل القدر صحابی، حضور اکرمؐ کے محبوب چچا زاد بھائی حضرت علیؓ کے برادر بزرگ صاحب فضائل کثیرہ اور قدیم الاسلام ہیں (دیکھو الھدیۃ المزجاۃ ص ۳۳)

(ح) (۶) حرث بن کلدہ ص ۱۶۱

حرث بن کلدہ بن علاج بن ابی سلمہ بن عبدالعزیز بن غیرہ بن عوف بن ثقیف۔ جاہلی دور کا مشہور طبیب ہے۔ اس کا نظریہ تھا کہ ہر مرض کی دوا بھوکا رہنا ہے۔ حضور صلعم نے حضرت سعد بن وقاص کے علاج کے لئے بلایا تو اس نے شراب تمر و انگور کی دی اشعارہ

وَمَا اِذَا اسْتَغْنَيْتُمْ فَعَدُوُّكُمْ ❊ وَاَدْعِيْ اِذَا مَا رُبِتْ عَلَيْكُمْ نَوَائِبُ
فَاِنْ يَكُ خَيْرٌ فَالْبَعِيْدُ يَنَالُهُ ❊ وَاِنْ يَكُ شَرًّا فَابْنُ عَمِّكَ صَاحِبُهْ (معجم الشعراء ص ۱۱۳ و مجلد صفحہ ۱۵۹/۲)

(۷) حماد بن زید ص ۹۱

حماد بن زید ۱۷۹ھ امام کبیر، محدث شہیر امام اعظم کے شاگرد رشید ہیں۔ ابن مہدی کا قول ہے کہ اپنے زمانہ میں ائمۃ الناس چار تھے، سفیان ثوری کوفہ میں، اوزاعی شام میں اور حماد بن زید بصرہ میں۔ خالد بن خداش کا قول ہے کہ حماد عقلاء اور ذوی الالباب میں سے تھے۔ یزید بن زریع نے موت پر کہا کہ سید المسلمین کی موت ہوئی (تہذیب صفحہ ۹/۳ و جواہر صفحہ ۲۳۱ و صفحہ ۲۲۵/۱)

(۸) حکیم بن حزام ص

حکیم بن حزام بن خویلد قریشی صحابی حضرت خدیجہؓ کے بھتیجے ہیں۔ اصحاب فیل کے واقعہ سے تیرہ سال قبل پیدا ہوئے اور ایک سو بیس برس کی عمر میں ۵۴ھ میں یا اس کے بعد مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ایام جاہلیت اور اسلام میں معززین قریش میں گنے جاتے تھے۔ نہایت عاقل، سخی اور نسب کے بڑے واقف کار تھے (الھدیۃ المزجاۃ ص ۳۲)

(س) (۹) رویم ص ۴۲

ان کی کنیت ابوالحسن ہے اور نام رویم والد کا نام یزید ہے۔ آپ عالم بالقرآن، واقف اسرار و مشائخ کبار میں سے تھے حضرت عبداللہ خفیفؒ آپ سے وصیت کے طالب ہوئے۔ آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جان نثار کر دے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو اقوال صوفیہ پر عمل نہ کر۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک بار دوپہر کو بغداد کے بازار میں مجھے پیاس معلوم ہوئی۔ ایک گھر سے پانی مانگا۔ (وہ) پانی لایا میں نے پی لیا۔ اس نے کہا دیکھو صوفی نے دن میں پانی پی لیا۔ اس روز سے میں نے کبھی دن میں پانی نہیں پیا۔ آپ نے عین شباب میں ۳۰۳ھ میں وفات پائی (تذکرۃ الاولیاء و حاشیہ الکامل ص ۱۵)

besturdubooks.wordpress.com

(ز) (۱۰) زیاد ص۳۶

قال الشیخ "لم اطلع علی ترجمتہ مع بذل المجہود" ص۳۶ حاشیہ ۳ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور نام زیاد، والد کا نام عبدالرحمٰن ہے اور شبطون کے ساتھ مشہور ہیں۔ صاحب نفح الطیب نے کہا ہے کہ اندلس میں سب سے پہلے امام مالک کے مذہب کو انہیں نے داخل کیا ہے۔ اس سے قبل اہل اندلس مذہب اوزاعی کے متبع تھے۔ امیر ہشام نے ان کو قرطبہ کا قاضی بنانا چاہا تو یہ جان بچا کر بھاگ گئے۔ امیر ہشام نے کہا کاش تمام لوگ زیاد کی طرح ہوتے۔ ان کی وفات ۲۰۴ھ یا ۱۹۳ھ یا ۱۹۹ھ میں ہوئی (دائرۃ المعارف [انسائیکلوپیڈیا] ص۲۱۲)

(س) (۱۱) ابو النضر سالم ص۳۶

ابو النضر سالم بن ابی امیہ مولیٰ عمرو بن عبیداللہ تیمی متوفی ۱۲۹ھ ثقات تابعین اور جلیل القدر علماء میں سے ہیں۔ ائمہ ستہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں تمام کتب میں ان سے احادیث مروی ہیں۔ سفیان بن عیینہ ان کے فضل وعقل اور عبادت کی بہت تعریف کرتے تھے (الطبقۃ الخامسۃ م۲۹)

(۱۲) ابن دارہ شاعر ص۱۵۱

قال الشیخ "نام شاعر یست کہ از ولادران عرب بود" ص۱۵۱ حاشیہ ۲ اس کا نام سالم ہے اور باپ کا نام مسافر دارہ اس کی ماں کا نام ہے جو قبیلہ بنی اسد سے تھی۔ دارہ چونکہ انتہائی جمیلہ تھی اس لئے "دارۃ القمر" سے تشبیہ دے کر اس کا نام دارہ رکھ دیا گیا۔ سالم بن مسافر اسی کی طرف منسوب ہے۔ ابن دارہ عدی بن حاتم کا بڑا مداح تھا۔ ایک مرتبہ اس نے عدی کی تعریف کی۔

تَحِنُّ قَلُوصِي فِي مَعَدٍّ وَإِنَّمَا ... تُلَاقِي الرَّبِيعَ فِي دِيَارِ بَنِي ثُعَلْ ❊ وَأَبْقَى اللَّيَالِي مِنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ... حُسَامًا كَلَوْنِ الْمِلْحِ سُلَّ مِنَ الْخِلَلْ

أَبُوكَ جَوَادٌ لَا يُشَقُّ غُبَارُهُ ... وَأَنْتَ جَوَادٌ مَا تُعَذِّرُ بِالْعِلَلْ ❊ فَإِنْ تَتَّقُوا شَرًّا فَمِثْلُكُمُ اتَّقَى ... وَإِنْ تَفْعَلُوا خَيْرًا فَمِثْلُكُمُ فَعَلْ

عدی نے کہا بس بس، میرے پاس صرف ایک ہزار ضائنہ، دو ہزار درہم، تین غلام اور ایک گھوڑا ہے اس سے زیادہ مال نہیں ہے۔

ابن دارہ نے کسی موقعہ پر ثابت بن رافع فزاری کی ہجو میں یہ شعر کہہ دیا ؎

لَا تَأْمَنَنَّ فَزَارِيًّا خَلَوْتَ بِهِ ❊ عَلَى قَلُوصِكَ وَاكْتُبْهَا بِأَسْيَارِ

ثابت بن رافع نے غیظ وغضب میں زمیل بن عبد مناف کے ہاتھوں اسے قتل کرادیا (الشعر والشعراء لابن قتیبہ ص۱۴۳)

(ط) (۱۳) طاشتکین ص۵۵

قال الشیخ "علم امیر من امراء بغداد" ص۵۵ بین السطور۔ طاشتکین عراقی امیر حاج، م ۶۰۲ھ کا لقب مجیر الدین ہے۔ اس نے اپنی زندگی میں ۲۶ حج کئے ہیں نہایت بہادر، سخی، بردبار اور کم گو شخص تھا ایک ایک ہفتہ گذر جاتا تھا کوئی بات نہیں کرتا تھا ایک مرتبہ کسی نے اس سے استغاثہ کیا اس نے بات نہیں کی اس نے کہا۔ خدا نے حضرت موسیٰؑ سے بات کی ہے۔ اس نے کہا تو موسیٰ تم نہیں نے۔ اس نے کہا تو خدا نہیں ہے۔ بس طاشتکین نے اس کی فریاد رسی کی (شذرات الذہب ج۵)

(۱۴) طویس مغنی ص۵۶

یہ ایک مشہور ڈوم اور گویّا تھا جو بقول ئے قول مشہور "برعکس نہند نام زنگی کافور" انتہائی بدصورت ڈیل ڈول کریہہ الاعضاء اور آنکھ سے کانا تھا۔ اس کے نام اور کنیت میں شدید اختلاف ہے۔ حافظ ابن قتیبہ نے کتاب "المعارف" میں حضرت جابر بن عبداللہ صحابی کے مناقب کے ذیل میں اس کا نام عبدالملک اور کنیت ابو عبدالمنعم بتائی ہے۔ ابو الفرج اصبہانی نے کتاب "الاغانی" میں اس کا نام عیسیٰ بن عبداللہ اور لقب طویس بتایا ہے۔ ابو القاسم عبدالملک معروف بابن بدرون نے شرح قصیدۂ ابن عبدون میں اس کی کنیت ابو النعیم

besturdubooks.wordpress.com

مانی ہے۔ علامہ جوہری نے صحاح میں کہا ہے کہ اصل میں اس کا نام طاؤس ہے مگر جب یہ ہیجڑا ہو گیا تو لوگوں نے طویس کر دیا۔ طویس جس طرح گانے میں ضرب المثل ہے اسی طرح نحوست و بدبختی میں بھی ضرب المثل ہے۔ اس کا انتقال بعمر بیاسی سال ۹۲ھ میں "سویدا" مقام میں ہوا ہے۔ یاقوت حموی نے کتاب "المشترک" میں ذکر کیا ہے کہ اس کی قبر "سقیا الجزل" میں ہے۔ لیکن سقیا الجزل کہاں ہے یہ ذکر نہیں کیا۔ وذکر العلامۃ ابا القاسم الصوت الذی غنی بہ دہرہ ہذا ؎

قد براني الشوق حتی ٭ کدت من شوقی اموت

(۱۵) سُہیلی ص ۱۴۲

(ع)

قال الشیخ "لم یتیسر لنا ترجمتہ" ص ۹۸ حاشیہ ۳۔ اس کا نام عبدالرحمن ہے اور والد کا نام عبداللہ ہے۔ پورا نسب یوں ہے :-
عبدالرحمن بن عبداللہ بن احمد بن حسین بن سعدون، ان کی تین کنیتیں ہیں۔ ابوالقاسم۔ ابوزید۔ ابوالحسن۔ سہیل مالقہ کے قریب ایک بستی ہے جو سہیل ستارہ کے نام سے موسوم ہے۔ کیونکہ یہ ستارہ سوائے اس پہاڑی کے جو اس بستی کے قریب ہے۔ بلاد اندلس میں کسی اور جگہ سے دکھائی نہیں دیتا۔ علامہ سہیلی تقریباً ۵۰۸ھ میں سہیل بستی میں پیدا ہوئے اور ابوداؤد سلیمان بن یحیی ابوعبداللہ بن معمر قاضی ابوبکر بن العربی شریح بن محمد وغیرہم سے تحصیل علم کی۔ آپ کی مشہور و معروف کتاب "الروض الانف" شرح سیرت ابن ہشام چار جلدوں میں ہے۔ موصوف نے ذکر کیا ہے کہ میں نے اس   کی تالیف ایک سو بیس کتابوں سے کی ہے۔ اس کے علاوہ تاریخ النفر، کتاب الاعلام بما ابہم فی القرآن من الاسماء الاعلام، کتاب لغز الفقہ، مسئلہ رویۃ اللہ تعالیٰ، مسئلہ رویۃ النبی، مسئلہ السر فی عور الدجال بھی آپ ہی کی تصانیف ہیں اور یہ سب اس وقت ہے جبکہ سترہ سال کی عمر میں آپ کی بینائی ختم ہو چکی تھی۔ ۲۵ شعبان ۵۸۱ھ میں آپ کی وفات ہوئی ہے صاحب نفح الطیب نے بیان کیا ہے کہ میں نے بارہا ان کی قبر کی زیارت کی ہے (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۳۴ والمستطرفہ ص ۹۰)

(۱۶) عبداللہ بن سوار ص ۱۶۴

قال الشیخ "لا ندری من ہو" ص ۱۶۴ حاشیہ ۱۔ یہ عبداللہ بن سوار عبدی ہے جو ثغر سندھ پر معاویہ کا عامل تھا۔ ابن خلدون نے ذکر کیا ہے کہ اس نے اہل قیقان سے جنگ لڑی اور مال غنیمت حاصل کر کے معاویہ کے پاس آیا اور مال غنیمت سے حاصل کردہ گھوڑے اس کو ہدیہ کر کے پھر واپس ہوا اہل قیقان نے ترک کی مدد حاصل کر کے اس کو قتل کر دیا۔ وکان کریما فی الغایۃ لم یکن احد سواہ یوقد النار فی عسکرہ۔ (دائرۃ المعارف ج ۱۱ ص ۵)

(۱۷) العرجی ص ۱۵۹

قال الشیخ "العرجی منزلے ست براہ مکہ معظمہ و ازاں منزل ست عبداللہ بن عمرو بن عثمان العرجی شاعر" ص ۱۵۹ حاشیہ ۱۰۔ یہ بنی امیہ کا بہت بڑا شاعر تھا۔ ابراہیم بن ہشام مخزومی کی ہجو کرتا تھا ایک مرتبہ اس نے پکڑ کر اس کو قید کر دیا۔ نو سال تک قید رہا، بالآخر وہیں اس کا انتقال ہو گیا۔ قال العرجی وہو محبوس ؎

کانی لم اکن فیہم وسیطا ٭ ولم تک نسبتی فی آل عمرو
اضاعونی وای فتی اضاعوا ٭ لیوم کریہۃ وسداد ثغر
(الشعر والشعراء ص ۲۲۳)

(۱۸) عبید بن شریہ ص ۱۳۰

مسکوت عنہ ہے۔ عبید بن شریہ جرہمی وہی ہے جو عربی نثر کا ماہر مؤلف تھا جس نے ۶۷ھ میں معاویہ کے لئے اخبار الیمن واشعارہا وانسابہا تالیف کی تھی جس کے مخطوطے یمن میں موجود ہیں امیر معاویہ نے اس کو صنعاء یمن سے بلوایا اور متقدمین ملوک عرب وعجم کے حالات دریافت کئے جب اس نے امیر معاویہ کے سوالات کا صحیح صحیح جواب دیا تو معاویہ نے

besturdubooks.wordpress.com

اس کو ان کے حالات و اخبار مدون کرنے کا حکم کیا (مسجد ص۳۴۲/۲، حاشیہ حسن سندوبی بر البیان والتبیین ص۱/۲۱)

(۱۹) عدی بن حاتم ص۱۵۱

عدی بن حاتم بن عبداللہ بن سعد بن حشرج بن امرء القیس الطریف صحابی ہیں۔ سنہ ۹ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زمانۂ ردت میں انہوں نے اپنی قوم کو فتنۂ ارتداد سے روکے رکھا اور اپنی قوم کا حال اور زکوٰۃ کا مال لے کر حضرت ابوبکر صدیق کی خدمت میں حاضر ہوئے جس سے صحابہ بہت خوش ہوئے۔ یہ اپنے نامور والد حاتم کی طرح نہایت سخی اور جواد تھے۔ حضور صلعم کے بعد خلفاء کے زمانہ میں برابر جہاد میں مصروف رہے۔ انہوں نے ایک سو بیس برس کی عمر میں سنہ ۶۸ھ میں یا اس کے بعد وفات پائی۔ ان کی سخاوت کے دلچسپ قصوں میں سے جو بروایت معتبر مذکور ہیں ایک یہ ہے کہ ایک مرتبہ کسی غرض سے اشعث بن قیس نے ان سے حاتم کی دیگیں عاریۃً منگوائیں۔ انہوں نے دیگیں کو غلہ یا چاندی سے پُر کرکے بھیجدیا۔ اشعث بن قیس نے کہلایا کہ میں نے تو خالی دیگیں مانگی تھیں۔ عدی نے کہا کہ میں خالی دیگیں نہیں دیا کرتا ہوں۔

(تہذیب التہذیب ص۱۶۷/۷، الہدیۃ المرجاۃ ص۱۱)

(۲۰) شیخ ابوحفص عمر حداد ص۱۳۳

قال الشیخ "انا لفنی اذ ابوحفص عمر النیسابوری اھ" ص۹۶ حاشیہ ۵ صاحب تذکرۃ الاولیاء نے ان کے حالات میں لکھا ہے کہ آپ قطب عالم شیخ اکرم تھے۔ حضرت ابوعثمان حیری آپکے مرید ہیں۔ حضرت شاہ شجاع کرمانی آپ کی ملاقات کو آئے اور آپکے ہمراہ بغداد جا کر مشائخ کاملین کی ملاقات سے بہرہ اندوز ہوئے۔ حضرت جنید بغدادی، حضرت شبلی، حضرت رویم، ابوتراب نخشبی آپ کا بہت اکرام کرتے تھے۔ آپ ایک دینار روز کماتے تھے اور درویشوں کو دے دیا کرتے تھے یا بیوہ عورتوں کے گھر میں پھینک آتے، اس طرح کہ کسی کو معلوم نہ ہو کہ یہ دینار کون پھینک گیا۔ حضرت عبداللہ سلمی نے وصیت کی تھی کہ میرا سر حضرت ابوحفص کے قدموں پر رکھنا۔ آپنے سنہ ۲۶۵ھ میں وفات پائی ہے (تذکرۃ الاولیاء)

(۲۱) علی بن حسین بن واقد ص۶۵

علی بن حسین بن واقد مروزی مولود سنہ ۱۳۰ھ متوفی سنہ ۲۱۱ھ یا ۲۱۲ھ ضعیف محدثین میں سے ہیں۔ ابن حبان نے امام بخاری سے نقل کیا ہے کہ میں صبح و شام ان کے پاس کو گذرتا تھا، اور ان سے کوئی روایت نہیں لکھتا تھا۔ انہوں نے اپنے والد ہشام بن سعد، نوح بن ابی مریم۔ ابن المبارک، خارجہ بن مصعب، ابوحمزہ کسائی سے روایت کی ہے۔ (تہذیب التہذیب ص۳۰۸/۷)

(۲۲) کثیر حضرمی ص۶۷

(ق) ممکن ہے کہ یہ کثیر بن مرہ حضرمی ہوں، جن کی کنیت ابوشجرہ یا ابوالقاسم ہے۔ ابن سعد نے ان کو تابعین شام کے دوسرے طبقہ میں ذکر کیا ہے۔ ابن سعد، عجلی، نسائی وغیرہم نے ان کی توثیق کی ہے۔ حضرت معاذ بن جبل، عمر بن الخطاب، عبادہ بن الصامت ابوالدرداء و تمیم داری، عقبہ بن عامر، ابوہریرہ سے انہوں نے روایت کی ہے (تہذیب التہذیب ص۴۳۲/۸)

(۲۳) محرز مولی ابی ہریرہ ص۱۵۱ (م)

محرز بن جعفر حجازی منصوری شاعر ہے۔ علامہ مرزبانی نے عبدالعزیز بن محمد کے مرثیہ میں اس کے یہ اشعار نقل کیے ہیں:

لانوم تارق قلبی التیابا ٭ ان الرزیۃ ما رزئنا العابا ٭ لو رد ذو شفق حمام منیۃ ٭ لرددت عن عبدالعزیز حمایا ٭
فلا یکنک ما ودعت قبرہ ٭ تدعو علی فنن الغصن حماما

(معجم الشعراء ص۴۰۳)

besturdubooks.wordpress.com

(۲۴) ابن الصائغ صد ۸۶

قال الشیخ "ہو مکلم بعض شعراء العرب" صد ۱۲۳ بین السطور۔ اس کا نام محمد ہے اور کنیت ابوبکر اور ابن باجہ کے ساتھ مشہور ہے۔ سرقسطہ میں پیدا ہوا پھر وہاں سے فارس کی طرف منتقل ہو گیا تھا۔ تدبیر المتوحد، شرح ارسطو وغیرہ اسی کی ہے۔ یہ فلاسفہ کا بڑا حامی تھا اور الحاد کے ساتھ متہم تھا۔ فتح بن خاقان نے اس کی ایسی ہجو کی ہے کہ شاید ہی کسی نے آج تک کسی کی ایسی ہجو کی ہو (دیکھو شرح صد ۱۱۔ اور شذرات الذہب ۸۴ مجلد ۴)

(۲۵) مختار بن ابی عبید صد ۸

صد ۲ حاشیہ ۸ میں ان کو مختار بن ابی عبیدہ کہا ہے۔ صحیح مختار بن ابو عبید ہے۔ یہ سنہ ۱ ہجری میں پیدا ہوا تھا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکا۔ یہ شرار تابعین میں سے ہے یہاں تک کہ اس نے نبوت کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر نے اپنے بھائی مصعب کے لشکر دے کر بھیجا۔ انہوں نے کوفہ کے قریب سنہ ۶۷ھ میں اس کو قتل کر دیا (اکمال ۸۳)

(۲۶) ابو بلال خارجی صد ۲۷

قال الشیخ "لم نقف علی ترجمۃ" صد ۱۳ حاشیہ ۶۔ ابو بلال خارجی حنظلی تمیمی کا نام مرداس ہے اور اس کی ماں کا نام اُدَیَّہ ہے۔ باپ کا نام حُدَیْر یا صدیر ہے۔ یہ خارجیوں میں بڑا عابد زاہد، مجتہد اور عظیم المرتبہ تھا۔ جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ رہا ہے۔

ابن زیاد نے اولاً اس کو قید کیا پھر اس کو اور اس کے بھائی عروہ بن ادیہ کو دیگر خوارج کے ساتھ قتل کرا دیا تھا۔ ایک مرتبہ یہ ایک اونٹ کے پاس کو گذرا جس پر قطران ملا ہوا تھا دیکھتے ہی بیہوش ہو گیا اور جب افاقہ ہوا تو اس نے یہ آیت پڑھی۔ سرابیلہم من قطران وتغشیٰ وجوہہم النار" جب معاویہ نے عبیداللہ بن زیاد کو بصرہ کا والی بنایا تو اس نے اس سے بغاوت کی کیونکہ بلوائے خارجیہ کے ساتھ جو ظلم وستم ہوا تھا اس پر یہ صبر نہ کر سکا چنانچہ اس نے اپنے لوگوں میں عام اعلان کیا کہ بخدا! ہم ان ظالموں کے درمیان ہرگز نہیں رہ سکتے یہ کہہ کر بغاوت شروع کر دی اور یہ شعر پڑھنے لگا۔ ابعد ابن وہب ذی النزاہۃ والتقی، ومن خاض فی تلک الحروب المہالکا، احب بقاء او ارجی سلامۃ، وقد قتلوا زید بن حصن ومالکا، فیا رب سلم نیتی وبصیرتی، وہب لی التقی حتی الاقی اولئکا۔ اس پر ابن زیاد نے اسلم بن زرعہ کی سپہ سالاری میں مقابلہ کے لئے دو ہزار کا لشکر بھیجا جنکو ابو بلال اور اس کے ساتھیوں نے شکست دیدی حالانکہ یہ لوگ صرف چالیس آدمی تھے اس کے بعد ابن زیاد نے عباد بن علقمہ مازنی کی سپہ سالاری میں ایک بہت بڑا لشکر بھیجا اور گھمسان کی لڑائی ہوئی جب نماز کا وقت آیا تو ابو بلال نے نماز پڑھنے کی مہلت چاہی لیکن جب یہ لوگ نماز پڑھنے میں مشغول ہوئے تو عباد اپنے لشکر کے ساتھ ان پر ٹوٹ پڑا اور سب کو قتل کر ڈالا۔ وقد رثاہ عمران بن حطان بقولہ۔ یا عین بکی لمرداس ومصرعہ، یا رب مرداس اجعلنی کمرداس، ترکتنی ہائما ابکی لمرزئتی، فی منزل موحش من بعد ایناس، انکرت بعدک من قد کنت اعرفہ، ما الناس بعدک یا مرداس بالناس، اما شربت بکاس دار اولہا، علی القرون فذاقوا جرعۃ الکاس، فکل من لم یذقہا شارب عجلا، منہا بانفاس ورد بعد انفاس (دائرۃ المعارف صد ۹۸، حاشیہ حسن سندوبی بر "البیان والتبیین صد ۸")

(۲۷) ابو برزہ صد ۲۲

(ن)

ابو برزہ نضلہ بن عبید اسلمی صحابی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متعدد غزوات میں شریک رہے۔ وفات شریف کے بعد یہ بصرہ چلے گئے اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں بھی جہاد میں مصروف رہے یہاں تک کہ خراسان پر جہاد کیا اور مرو یا بصرہ میں سنہ ۶۰ھ یا اس سے قبل وفات پائی (البدایۃ ۱۲ المرقاۃ)

besturdubooks.wordpress.com

(۲۸) ہشام بن عبدالحکم ۱۷۹ھ

(ه) قال الشیخ "لم اقف علی ترجمتہ" ص۳۲ حاشیہ ۱۔ اس کی کنیت ابومحمد ہے اور نام ہشام۔ یہ کبار شیعہ میں سے تھا۔ اس نے کوفہ میں نشوونما پایا اس کے بعد بغداد چلا آیا اور یحییٰ بن خالد برمکی او ہارون الرشید کی قربت حاصل کی۔ اس کی کچھ تالیفات بھی ہیں جو سب مفقود ہیں (منجد ص۵۵۲)

(۲۹) ہشام ابن الکلبی ۲۰۴ھ

یہ محمد بن السائب الکلبی (صاحب کتب کثیرہ اور مشہور اخباری) کا بیٹا ہے، یہ دونوں باپ بیٹے مشہور اخباری اور راوی انساب تھے، امام جاحظ البیان والتبیین ص۲۵۴ پر لکھتے ہیں "ومن نسابی کلب۔ محمد بن السائب، وہشام بن محمد بن السائب اور ص۲۰۴ پر لکھتے ہیں "ومنہم من الرواۃ والنسابین والعلماء۔ شرقی بن القطامی الکلبی، ومحمد بن السائب الکلبی وعبداللہ بن عیاش الہمدانی، وہشام بن السائب الکلبی اھ "کتاب الاصنام اور دیگر کتب جیدہ اسی کی ہیں، امام جاحظ نے ص۱۳۳ پر ابوالعقیب خزیمی سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے تین آدمیوں جیسا کوئی نہیں دیکھا کہ وہ خود تو دوسروں کو کھا جانے والے تھے لیکن تین آدمیوں کو دیکھ کر اس طرح پگھل جاتے تھے جیسے پانی میں نمک یا آگ میں رانگ، ہشام بن الکلبی، ہیثم بن عدی، کو دیکھ کر اور ہیثم بن عدی، موسیٰ ضبی کو دیکھ کر اور ابوالحسن علی بن عبداللہ بن سیف علویہ، ابوالمہنا مخارق مغنی کو دیکھ کر:۔ (البیان والتبیین مع حاشیہ حسن سندوبی)

(۳۰) ہیثم بن عدی ۲۰۹ھ

قال الشیخ "لم اطلع علی ترجمتہ" ص۱۳۳ حاشیہ ۲۔ ابوعبدالرحمٰن ہیثم بن عدی طائی کوفی مولود ۱۳۰ھ متوفی ۲۰۹ھ مشہور مؤرخ اور اخباری شخص ہے اور خارجیوں کا ہمنوا ہے، مجالد، ابن اسحاق وغیرہ سے روایت کرتا ہے مگر حدیث میں ضعیف ہے قال ابوداؤد السجستانی "کذاب"۔ اس نے بنوالحارث بن کعب کی ایک عورت کے ساتھ شادی کرلی تھی، بنوالحارث کے معزز لوگ ہارون الرشید کے پاس آئے اور انھوں نے تفریق کا مطالبہ کیا ہارون الرشید نے کہا کہ یہ وہی شخص تو ہے جس کی بابت شاعر نے کہا ہے سے اذا نسبت عدیا فی بنی ثعل × فقدم الدال قبل العین فی النسب، لوگوں نے کہا: جی حضور! یہ وہی شخص ہے اور شاعر ذہل بن ثعلبہ شیبانی کوئی ہے، اس پر ہارون نے اپنے قائدین میں سے داؤد بن یزید کو حکم کیا کہ ان میں تفریق کرادو، بس لوگوں نے اس کو پکڑ کر خوب پیٹا یہاں تک کہ اس نے بیوی کو طلاق دیدی کا۔ وفی ذلک یقول علی بن جبلۃ العکوک سے للہیثم بن عدی نسبۃ جمعت، آبرہ فی ادا حصنا من العدد اعد دعدیا فلوما البقاعلہ، ما عمرانا سن لم ینتقص ولم یزد، نفسی فداء بنی عبدالمدان وقد، تلوہ للوجہ واستغلوہ بالعمد حتی ازالوہ کرہا عن کریمتہم × وعرفوہ بذل ابن الصل عدی ابا ابن الخبیثۃ من اہجو فاقطعہ، اذا ہجوت وانتمی الی احد رشذرات الذہب ص۱۹۲ وتاریخ کامل ص۳۰۶ وحاشیہ حسن سندوبی بر البیان والتبیین ص۱۳۲ و ص۱۵۱)

(۳۱) ابومحمد یحییٰ بن مبارک یزیدی ۲۰۲ھ

(ی)

یہ یزید بن منصور حمیری کے لڑکے کو پڑھاتے تھے، اس لئے ان کو یزیدی کہتے ہیں۔ یزیدی، نحوی، لغوی، قاری، شاعر ابوعمرو ابن العلاء خلیل بصری

وغیرہ کے شاگرد تھے۔ ایک روز یزیدی خلیل کی ملاقات کو آئے۔ خلیل اپنی گدی پر بیٹھے ہوئے تھے، مگر گدی ایسی نہ تھی جس پر دو آدمی بآسانی بیٹھ سکیں۔ اس پر بھی خلیل فرطِ محبت میں گدی سے سرک گئے۔ یزیدی نے پاس ادب سے عذر کیا کہ آپ کو تکلیف ہوگی۔ خلیل نے مسکرا کر کہا، بیٹھو کہیں دوستوں میں بھی جگہ تنگ ہوئی ہے۔ خلیل ایسے شخص نہ تھے جو ہر کس و ناکس کو اپنی گدی پر بٹھائیں، مگر یزیدی ایسے رتبہ کے شاگرد تھے جن کے لئے خلیل مسند سے سرک گئے۔ ایک روز ایک خوبصورت خوش آواز عورت مامون کے پاس اشعار پڑھ رہی تھی۔ عجب خوبصورتی و خوش آوازی جمع ہوتے ہیں تو سننے والوں کے دل سے اس کی کیفیت پوچھئے ؎

خوبی سرو خوبیِ آواز ہمی بر دہر یکے بہ تنہا دل ✺ چوں شد ہر دو جمع در یکجا کار صاحب دلاں بود مشکل

مامون از خود رفتہ ہو کر چیخ اٹھا پھر سنبھل کر کہنے لگا: کیوں استاد کیا سماں ہے، کیا دنیا کی کوئی چیز اس سے بہتر ہو سکتی ہے؟ یزیدی نے کہا ہاں شکر نعمت میں ایسی لذت حاصل ہوتی ہے جس سے بڑھ کر نعمت میں مزہ نہیں ملتا۔ مامون نے کہا سچ ہے ابھی ایک لاکھ درہم اہل حاجات کو خیرات کئے جائیں۔ یزیدی نے قریب ایک سو سال کی عمر میں سنہ ۲۰۲ھ میں وفات پائی۔ کتاب النوادر، جامع شعر و ادب، کتاب النقط وغیرہ آپ کی تصانیف ہیں۔

(۳۲) شیخ یوسف ص ۱۳۳

قال الشيخ ثم نطلع على ترجمة ص ۱۲ حاشیہ ۱۱ شیخ یوسف بن حسین نہایت حسین اور بڑے باکمال اولیاء میں سے ہیں۔ حضرت ذوالنون سے آپ بیعت ہیں اور ابوتراب، ابوسعید خراز جیسے مشائخ سے فیض صحبت رکھتے ہیں۔ حضرت ابراہیم خواص فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار خواب میں غیبی آواز سنی کہ یوسف بن حسین سے کہدو کہ تو راندۂ درگاہ ہے۔ خواب سے بیدار ہوا تو ان سے بیان کرتے ہوئے شرم آئی۔ تیسری بار خواب میں کہا گیا کہ اگر تو نے ان سے نہ کہا تو تجھ کو ایسی سزا ملے گی کہ زندگی بھر تکلیف میں مبتلا رہے گا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کوئی شعر سنا۔ میں نے شعر پڑھا تو آپ کی آنکھوں سے خون کے آنسو بہنے لگے اور فرمایا کہ لوگ میرے سامنے قرآن پڑھ رہے تھے مگر مجھے رقت نہ ہوئی اور اس شعر نے مجھے بے قرار کر دیا لوگ مجھے زندیق کہتے ہیں، یہ جو درخطاب باری "راندۂ درگاہ ہے" میرے حق میں درست ہے۔ مجھے اس سے بڑا تعجب ہوا، اور اسی پریشانی میں صحرا کی طرف نکل گیا، راستے میں حضرت خضر سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ یوسف بن حسین تیغ عشق الٰہی کے گھائل ہیں اور علیین ان کی جگہ ہے۔ اللہ کی راہ میں ایسا مرتبہ حاصل کرنا چاہئے کہ اگر تنزل بھی ہو تو علیین ہو۔ نزع کے وقت آپ نے فرمایا، اے اللہ میں نے خلق کو قولاً اور نفس کو فعلاً نصیحت کی، میرے نفس کی خیانت کو خلق کی نصیحت کے عوض میں معاف کر دے (تذکرۃ الاولیاء میں ان کے ساتھ ابوعثمان حیری کی فریفتگی کا قصہ بھی مذکور ہے)

فہرست اصحاب تاریخ جن کے حالات شارح کتاب کو بھی معلوم نہ ہو سکے

اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ
ابراہیم بن حبیب	۲۷۴	ابوالعباس کندی	۵۷	الوقیص المخزومی	۲۶۳
ابراہیم بن عبداللہ خراسانی	۵۴	ابوالعاص	۹۸	ایاس بن قبیصہ	۱۰۲
ابن السری	۹۰	ابوالقاسم بن الاسدق	۱۹۹	ر	
ابن عامر	۱۵۴	ابوتوتو	۲۵۶	ربیع الحاجب	۱۶۴
ابوایوب سجستانی	۲۸۳	ابوالکنود نکری	۱۱۱	خ	
ابوایوب مرزبانی	۱۲۰	ابی بن خلف		خلیل بن احمد	۱۰۶
ابوالبختری	۱۵۰	اسلم بن زرعہ	۲۷۶	س	
				سعید...	۱۰۱

besturdubooks.wordpress.com

سعید القعری	۱۰	عمرو بن لبید	۲۸۱	مسعر بن فدیک	
شالعا بن انس نخعی	۲۲	عمرو بن مسیح	۱۹۴	معلی بن جارود عبدی	۲۸۱
صوآ المتقرق	۶۶	عمرو بن جموح رض	۲۸۵	معلی بن زیاد	۹۱
ص		عمرو بن سعد بن ابی وقاص	۲۲	معلی طائی	۹۰
صاحب المدائن	۸۵	عنیزہ بن لبید	۱۳	منذر بن نعمان	۱۷۷
صدقہ بن عبداللہ	۶۱	عوانہ بن الحکم		مہاجر بن عبداللہ	۲۷۷
ع		ف		ن	
عباس المفضل الہاشمی	۱۷۷	فقیہ محدث	۵۸	نعمان بن منذر	۱۰۲
عبدالرحمن بن سلام المقری	۱۶۶	م		ہ	
عبداللہ الغنبی	۱۳۲	مالک بن منذر	۲۸۴	ہلال بن اسعد مازنی	۹۱
		محمد	۷۷		
علی بن یقطین	۱۹۷	محمد بن زبیر	۲۱۵		

فہرست مضامین کتاب نفحۃ العرب

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	
دیباچہ	۳۶	یجب علی السائل ان یتفکر فی سوالہ	۵۶	ضبط النفس عند کلام الاوغاد والارذال	۷۷
الباب الاول فی النثر	۴۱	کلام العرب خال عن الحشو	۵۷	شوم الدار	۷۹
السیف بالساعد لا الساعد بالسیف	؍؍	طول الامل	۵۸	من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب	۸۲
الکف عن الدنیا الجربة	۴۲/۴۳	نصیحة السلطان ولزوم طاعتہ	۵۹	عرض الحدیث علی کتاب اللہ. التسلیم	۸۴/۸۵
مسئلہ	۴۵	البزل. اعاذنا اللہ من کثرة الاکل	۶۰/۶۱	دار البنات	۸۶
النفث فی الماء واست فی السماء	۴۶	ما ترشد الحکماء الیونانیة قلة الطعام	۶۴/۶۵	الفصل بین التانیث اللفظی والمعنوی	۸۸
مسلم	۴۸	عدل علیؓ	۶۶	الکنایة	۸۹
الطمع	۴۹	اتباع الاقتباس. قوة الفصاحة	۶۷/۶۸	جود سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم	۹۱
کف اللسان عن الوقوع فی عرض الانسان	۵۰	قوة الحفظ. ذکاوة ایاس	۶۹/۷۰	قصہ سیدنا زرعؓ	۹۲
نوع غریب من المساءة	۵۱	قضاء علی کرم اللہ وجہہ	۷۲	مراتب الاصدقاء والاعداء	۹۳/۹۴
معنی قولہم فلان اشام من طویس	۵۲	عدم القناعة	۷۲	الشجاعة الدینیة. الذکاوة	۹۵/۹۶
من قال ما لا ینبغی سمع ما لا یشتہی	۵۳	المسلم من ملک لا یغضب بغیرہ	۷۳	الوفاء والموافقة والامانة	۹۸
التضرع الی اللہ تعالیٰ شانہ	۵۴	التفضیل الجیب	۷۵	موعظة السلف	۹۹
صحبة الاحداث	۵۵	اختلاف الفقہاء رحمة	۷۶	الشہیدہ فی الاصل عنوہ	۱۰۰

besturdubooks.wordpress.com

النجابة	١٠١	نبذة من ذكر الحجاج	١٥٩	رحلته الأولى إلى الشام	٢٣٦
لا تمنعن من نباح كلب الأكبرة خبرة	١٠٣	رب أخ لم تلده أمك	١٦٢	رحلته الثانية إلى الشام، التزوج بخديجة	٢٣٧ / ٢٣٨
فضل العلماء على الملوك	١٠٤	إن الأمور أرزاق ذو الهمة الحيين	١٦٦	بناء الكعبة	٢٣٩
لا تعجل بقول أحد من غير تدبر	١٠٧	بسط العدل ورد المظالم	١٦٧	ابتداء الوحي	٢٤٠
اعتراف الصديق على الصديق	١٠٨	نبذة من ذوقه الكرم	١٧٠	الدعوة	٢٤٢
طرائف أدبية	١٠٩	الكريم كريم النفس	١٧٣	الهجرة إلى الحبشة	٢٤٣
الاستقسام بالأزلام	١١٢	الشجاعة	١٧٥	التقاطع فيما بين كفار مكة والمؤمنين	٢٤٤
نصيحة سيدنا نوح ع لابنه اه	١١٤	منع التبختر	١٨٠	موت أبي طالب وخديجة	٢٤٥
ذكاوة الملوك وحسن الطلب	١١٦	صيانة الملوك رعاياهم	١٨٢	الإسراء والبيعة	٢٤٦
محبة العلم	١١٨	المواعظ	١٨٦	الهجرة	٢٤٧
خوف العبد قدر التقرب	١٢٠	قصة سيدنا عيسى بن مريم ع	١٨٩	الغزوات والسرايا	٢٥١
الإبهام	١٢١	قصة سيدنا إبراهيم	١٩٢	غزوة الحديبية وإرسال الرسل	٢٥٢
إن العصا قرعت لذي الحلم	١٢٣	الكيس من تهيأ للموت	١٩٥	وفاته، حليته المباركة	٢٥٤
الإيثار	١٢٥	يؤثرون على أنفسهم ولو كان بهم خصاصة	١٩٨	العشرة المبشرة، السيرة الصديقية	٢٥٦
لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق	١٢٦	الاقتباس وتمثيله	٢٠١	السيرة الفاروقية، السيرة العثمانية	٢٥٧
رجل جرى على لسانه في جيرته أحد	١٣٠	عزة دينية تفوق عزة دنيوية	٢٠٢	السيرة العلوية، طلحة، الزبير	٢٥٨
الكريم لا ينسى من أحسن إليه	١٣١	مناظرة ابن عباس رض مع الخوارج	٢٠٦	سعد، سعيد، عبد الرحمن، أبو عبيدة	"
لا تحزن إذا أساءك الظن اه	١٣٣	يوم أحد	٢٠٩	ثمرة العلم	"
التواضع	١٣٤	قصة سيدنا موسى وأخيه	٢١١	إكرام الشيب	٢٥٩
الجواب المفحم	١٣٧	المناظرة بين عمر بن عبد العزيز اه	٢١٥	اعتذار الأعراب	٢٦٠
الأدب خير الذخائر	١٣٩	رزء الحسين رض	٢١٩	صون اللسان عما لا يليه	٢٦١
الفرج بعد الشدة	١٤٢	نبذة من ذكاوة العرب	٢٢٢	ما الحيلة لمن خلق قبيح الوجه ؟	"
الارتجال	١٤٤	العدالة الفاروقية	٢٢٧	التفكر في القضاء	٢٦٤
تحكم السلاطين على أهل الدين اه	١٤٦	السيرة النبوية المحمدية	٢٣٣	كيف النجاة من الألسنة الطاعنة	٢٦٥
حديث غيلان أو ذئب في زي شاة	١٤٨	نسبه صلى الله عليه وسلم	"	الفرح على العلم	٢٦٦
جود حاتم الطائي	١٥٠	وفاة أبيه، ولادته، رضاعته	٢٣٤	جزاء الطمع	٢٦٧
إن الحكم إلا لله	١٥٢	شق صدره صلى الله عليه وسلم	٢٣٥	ستر العيوب والمجاملة مع من يؤذيه	٢٧٠
… بذل	١٥٣	وفاة أمه صلى الله عليه وسلم	٢٣٦	الدعارة	٢٧١
لا [illegible] خار الله	١٥٧	وفاة عبد المطلب	"	العلم يعطيك بعضه حتى تعطيه كلك	"

عزعن الذبيين	٢٧٣	استنشاد المتوكل له، ابو العتاهية	٣٠١	الجبن لبعضهم	٣٢٥
احسن ال من اساء اليك	٢٧٤	علو الهمة، والقاضي هبة الله	٣٠٢	ذم المذموم، ذم الحسد	〃
مدح الجبن	٢٧٦	حسان بن ثابت، ابو ذويب الهذلي	٣٠٣	تفكروا في احسن بين هذه الابيات	٣٢٦
المذاذة في الرمي	٢٧٧	بشار بن برد، ابو الفرج، ابو الحسن	٣٠٤	عدم الاكتراث بانفرد بالناس	〃
الباحث عن حتفه بظلفه	٢٧٩	الموسوي		كتمان الاسرار	٣٢٧
اخلاف الوعد، حسن الجوار	٢٨٠ / ٢٨١	ابو الفتح، وقال آخر لبعضهم	٣٠٥	الشدائد	〃
علو الحاج، البارباه	٢٨١ / ٢٨٢	عبد المطلب، الشبلي، السعي (ابو نكد)	٣٠٦	حسن المناصحة (ابن جابر)	٣٢٨
تعليم الصحبة القبرية	٢٨٣	ابو محمد القاسم، صفي الدين، ابن رشيق	٣٠٦ / ٣٠٧	قلة المال	٣٢٩
ثرة النسب	〃	سمعت المولى السيد حسين احمد المدني له	٣٠٧	الشكوى الى الاصدقاء	٣٣٠
الحسود لا يرضى بشيء، حب الجاه	٢٨٤ / ٢٨٥	الاغتراب (ابو العرب)	٣٠٨	كتب ابو العتاهية الى ابن عامر له	〃
العقوق	٢٨٥	فخر الدين، النابغة، ابو العتاهية	〃	الناس على دين ملوكهم	٣٣١
نعام مسك	٢٨٦	ليس الغنى من العقل	٣٠٩	لابد للملك من الاعطاء	〃
الباب الثاني في النظم	٢٩٠	المشورة، و لبعضهم	٣١٠	الفراسة (ابن تميم)	〃
الشيخ عمر بن الوردي	〃	العبرة للعمل لا للقول	〃	حسن الاستيذان ولبعضهم	〃
للشيخ تقي الدين ابي بكر علي الحموي	٢٩١	ضياع العمل، المرء ك والطول	٣١١	الشيب (و لآخر)	〃
ولبعضهم لبعض الاكابر	٢٩٢ / ٢٩٣	بغيرك		ذم	٣٣٢
مدح النبي المختار	٢٩٣	رفعة الارذال سبيلا لاكبهم	٣١٢	التفرق العواقب	٣٣٣
نور الدين ابو الحسن علي بن احمد	〃	الغز بالاباد	〃	لابي الطيب المتنبي	٣٣٥
وقال حسان يمدح النبي صلعم	٢٩٥	الحبيب الى لات لموافقة الكتاب	٣١٣	ديوان الحماسة (قال حاتم)	٣٣٧
الاقتداء بالنبي، الرضاء بالقضاء	٢٩٦	المدائح و للمؤلف	٣١٥	نادرة، التوديع	٣٤٠
الشكر، الدنيا	٢٩٦ / ٢٩٧	لمؤلفه غفرله	٣١٨	المرثية (ابن ابي زمنين)	٣٤١
ابو محمد القرطبي	٢٩٧	البحار	٣٢٠	انشاد للمؤلف	٣٤٢
الاخطل، زياد بن زيد، الاطلال الشافعي	٢٩٨	التهنئة بالعيد السعيد	٣٢١	وللشريف الرضي	٣٤٥
ولبعض الزهاد، النهامي	٢٩٩	مدح المذموم، حسن الجبل	٣٢٢	المناجاة	٣٤٦
انقلاب الزمان	٢٩٩	مدح الشيب (مسلم بن الوليد)	〃		
معن بن اوس، ابو سعيد	٣٠٠	ابو الفتح كشاجم، ابو عبد الله	٣٢٤		

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمدًا للقادر جعل علم الادب شمسًا منيرةً آمنةً من الافول والكسوف وقمرًا مضيئًا لايدركه المحاق ولا الخسوف وفلكًا بريئًا من الخرق والالتئام وارضًا تربي اهلها وتصونهم من قطوب الانام وخطوب الايام

حل لغات حمدًا مفعول مطلق ہے جس کا عامل محذوف ہے کیونکہ جب مصدر فاعل یا مفعول کی طرف بواسطہ جار یا بلا واسطہ جار مضاف ہوتا ہے تو اس کا عامل وجوبًا محذوف ہوتا ہے۔ یہاں حمدًا اپنے مفعول کی طرف بواسطہ لام مضاف ہے لہٰذا عامل حذف کر دیا گیا اے حمد حمدًا (س) محمدًا، محمدۃً فضیلت کی بنا پر تعریف کرنا ص حامد، محمد بہت عمدہ خصلتوں والا۔ قادر صیغہ صفت ہے، قدر (ن ض س) قدرًا، قدرۃً، مقدرۃً قوی ہونا (ض) قدرًا — الشئ اندازہ کرنا، لامر تدبیر کرنا جعل سے خطوب الایام تک پورا کلام قادر کی صفت ہے اور جعل بمعنی صیّر ہے۔ علم الادب اس کا مفعول اول ہے اور شمسًا مفعول ثانی اور اگر جعل بمعنی خلق ہو تو پھر شمسًا حال ہو کر منصوب ہوگا، شمس آفتاب ج شموس۔ شمس (ن) شموسًا باز رہنا۔ انکار کرنا (ن، ض) شمسًا (س) شمسًا — الیوم دھوپ والا ہونا۔ منیرۃ من انار الشئ انارۃ روشن ہونا۔ روشن کرنا لازم و متعدی آمنۃ امن سے صیغہ صفت مؤنث ہے (س) امنًا، امانًا مطمئن ہونا۔ محفوظ ہونا۔ الافول افل (ض ن س) افولًا — القمر غائب ہونا۔ الکسوف (ض) کسفت الشمس آفتاب میں گہن لگنا۔ قمرًا تین رات کے بعد آخر ماہ تک چاند کو قمر کہتے ہیں اور اس سے پہلے ہلال اور چودھویں کے چاند کو بدر ج اقمار۔ مضیئًا چمکدار، اضاء اضاءۃ۔ البیت وضاء یضوء ضوءًا، ضیاءً۔ القمر روشن ہونا۔ المحاق محق (ف) محقًا — الشئ باطل کرنا، محاق مہینہ کی آخری رات آخری تین ایام۔ الخسوف (ض) القمر گہن لگنا۔ المکان دھنس جانا۔ فلکًا آسمان ج افلاک والفلک من کل شئ گول اور بڑا ہونا۔ الخرق (ن ض) الثوب پھاڑنا۔ بے سوچے سمجھے کسی چیز کو توڑ کر خراب کر دینا۔ الالتئام التئم الشئ ملنا۔ ارضًا زمین ج آرض، ارضون، ارض (ن ک) ارضًا، اراضۃ۔ المکان سرسبز خوش منظر ہونا (ف) ارضًا (س) ارضًا دیمک خوردہ ہونا۔ تربی تربیۃً غذا دینا، پرورش کرنا۔ تصونھم (ن) صونًا، صیانۃً حفاظت کرنا۔ قطوب ترش روئی (ن ض) انام، انیم مخلوق (انیم کا استعمال صرف اشعار میں ہوتا ہے) خطوب۔ جمع خطب حالت معاملہ عمومًا بڑے اور ناپسندیدہ معاملہ میں مستعمل ہوتا ہے۔

تشریح ہم اس قادر مطلق کی تعریف کرتے ہیں جس نے علم ادب کو روشن آفتاب بنا دیا ہے جو غروب و کسوف سے محفوظ ہے اور چمکتا چاند بنا دیا جس کو تاریکی و بے نوری نہیں پاتی اور ایسا آسمان بنا دیا جو شگاف و پیوند سے پاک ہے اور ایسی زمین جو اہل زمین کو غذا بخشتی ہے اور مخلوق کی ترش روئی اور گردش ایام سے حفاظت کرتی ہے۔

فائدہ مصنفؒ نے اپنی کتاب کو تسمیہ و تحمید ہر دو کے ساتھ شروع کیا ہے جس میں کلام الٰہی کی اقتداء ہے کہ اس کا آغاز ہر دو کے ساتھ ہے، نیز اس میں حدیث کی بھی اتباع ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "کل امر ذی بال لم یبدأ ببسم اللہ وفی روایۃ بحمد اللہ ام" جو مہتم بالشان کام اللہ کے نام سے شروع نہ کیا جائے وہ بے برکت ہوتا ہے۔

ع اخرجہ عبد المدنی وابن مسعود والرہاوی وعند النسائی وابی داؤد والخطیب البغدادی۔

besturdubooks.wordpress.com

وَصَلٰوۃٌ عَلٰی فَصِیْحٍ بَلِیْغٍ اَدِیْبٍ كَاَنَّهٗ فَحْوٰی قَوْلِ اَبِی الطَّیِّبِ فِیْ مَمْدُوْحِهٖ ؎

بِاَبِیْ وَاُمِّیْ نَاطِقٌ فِیْ لَفْظِهٖ ٭ ثَمَنٌ تُبَاعُ بِهِ الْقُلُوْبُ وَتُشْتَرٰی

جَاءَ بِالْبَیِّنَاتِ الْوَاضِحَةِ الْبَادِیَةِ، حِیْنَ دَهَمَتِ الدُّنْیَا مَصَائِبُ الْكُفْرِ السُّوْدِ الدَّاهِیَةُ، وَاَتٰی بِالْبَرَاهِیْنِ الْقَاطِعَةِ وَالْحُجَجِ الرَّاجِحَةِ، وَحَمٰی حِمَی الدِّیْنِ وَمَحَا اٰثَارَ جُمُوْعٍ لِاَنْیَابِهَا غَیْظًا عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ حَارِجَةٍ، وَبِمَكَائِدِهَا الَّتِیْ تُزِیْلُ الْجِبَالَ الرَّاسِیَاتِ لِاَفْئِدَتِهِمْ جَارِحَةٍ،

حلِ لغات

وصلوٰۃٌ حمداً پر معطوف ہے اور عامل محذوف ای نصلی صلوٰۃ درود بھیجنا ص فصیح خوش بیان ج فصحاء فصح (ک) فصاحۃ فصیح ہونا۔ الاعجمی عربی میں لفت گو کرنا۔ بلیغ ص ج بلغاء بلغ (ک) بلاغۃ بلیغ ہونا۔ فحوی مضمون کلام، فحا (ن) فحوا اپنے کلام سے کسی مضمون کی طرف اشارہ کرنا۔ بابی میں باء تفدیہ کی ہے اور جار مجرور محذوف یعنی "مفدی" کے متعلق ہے جو ناطق کی خبر مقدم ہے۔ لفظہ مصدر بمعنی ملفوظ خبر مقدم ہے۔ ثمن، مبتدا مؤخر موصوف ہے۔ تباع جملہ صفت ہے۔ البینات جمع بینۃ دلیل، مراد معجزہ بان (ض) بیاناً، تبیاناً ظاہر ہونا ص بین ج ابیناء، ابیان۔ الواضحۃ (ض) وضوحاً وضوحاً۔ الامر ظاہر ہونا ص واضح البادیۃ ظاہر، بدا (ن) بدواً بداءً ظاہر ہونا ص باد ج بادون، بدی دھمت (س، ف) دھماً۔ الامر اچانک آپڑنا۔ الداھیۃ، سخت مصیبت بڑا معاملہ ج دواہی، دواہی الدہر حوادث زمانہ البراھین جمع برہان دلیل۔ الحجج جمع حجۃ بمعنی دلیل حج (ن) حجاً۔ دلیل میں غالب آنا۔ الاماکن زیارت کرنا ص حاج ج حجیج، حجاج احج دعوی کرنا، دلیل پیش کرنا، حجۃ سال ج حجج۔ الراجحۃ رجح (ف ن ض) رجحاناً، رجوحاً۔ الرائی غالب ہونا۔ حمی (ض) حمیاً حمایۃ۔ الشئ روکنا، بچانا ص حامی ج حماۃ حِمیٰ چراگاہ، ہر وہ چیز جس کی حفاظت کی جائے۔ محا (ن) محواً۔ الشئ مٹانا۔ آثار جمع اثر نشان۔ جموع جمع جمع بمعنی جماعت۔ انیاب جمع ناب بمعنی دانت۔ حارجۃ اسم فاعل ہے حرج (ن) حرجاً۔ انیابہ غصہ سے دانت پیسنا۔ جموع موصوف ہے اور حارجۃ صفت لانیابہا حارجۃ کا مفعول بہ ہے اور لام برائے تقویت عامل ہے۔ مکاید، جمع مکیدۃ بمعنی مکر، دھوکہ، خباثت۔ راسیات جمع راسیۃ ثابت در اسخ رسا (ن) رسواً، رسواً، رسوا ثابت ہونا۔ لافئدتہم جمع فواد بمعنی دل، فادہ (ف)، فاداً دل پر مارنا (س)، فاداً دل کی بیماری والا ہونا۔ جارحۃ جموع کی صفت ہونے کی وجہ سے مجرور ہے جرح (ف) جرحاً۔ زخمی کرنا۔ بلسانہ عیب لگانا (س)، جرحاً زخمی ہونا جرح زخم ج جروح۔

تشریح

اور درود بھیجے ایسی فصیح و بلیغ پاک ذات پر جو ابو الطیب کے شعر ؎

بِاَبِیْ وَاُمِّیْ نَاطِقٌ فِیْ لَفْظِهٖ ٭ ثَمَنٌ تُبَاعُ بِهِ الْقُلُوْبُ وَتُشْتَرٰی

میرے ماں باپ اس پر قربان جس کی گفتگو ایک قیمت ہے کہ اس سے دلوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے ——— کا صحیح مصداق ہے جس نے اس وقت میں روشن و نمایاں معجزات پیش کئے جبکہ تمام عالم پر انواع کفر کی تاریکیاں چھائی ہوئی تھیں۔ آپ نے دین کی حفاظت کی اور ایسی جماعتوں کے نشانات کو مٹا دیا جو مسلمانوں پر غصہ کی وجہ سے دانت پیسنے والی اور ان کے دلوں کو زخمی کرنے والی تھیں۔ اپنی ایسی تدبیروں کے ذریعہ سے جو مضبوط پہاڑوں کو بھی اپنی جگہ سے ہلا دیتی تھیں "

ے ابو الطیب کے حالات کے لئے ہماری کتاب "ظفر المحصلین باحوال المصنفین" دیکھئے

besturdubooks.wordpress.com

اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مَنْبَعِ الْعُلُوْمِ لَاسِيَّمَا الْعُلُوْمُ الْعَرَبِيَّةُ الْاَدَبِيَّةُ وَعَلٰى مَنْ حَذَا حَذْوَهٗ مِنْ ذُرِّيَّاتِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ، وَصَحَابَتِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

اَمَّا بَعْدُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ طِبَاعَ الْمُسْتَفِيْدِيْنَ مَائِلَةً اِلٰى رِسَالَةٍ تُهَذِّبُ الْاَخْلَاقَ كَاَنَّ قُلُوْبَهُمْ قُلُوْبُ اُولِي الْاِمْلَاقِ وَاَلْسِنَةَ الطَّاعِنِيْنَ فِيْ عِلْمِ الْاَدَبِ مُتَفَوِّهَةٌ بِاَنَّ عِلْمَ الْاَدَبِ عِلْمٌ يُفْسِدُ الْعُقُوْلَ وَيَفْتِكُ بِالْاَلْبَابِ مُسْتَدِلِّيْنَ بِقَوْلِ الْمَلِكِ الضِّلِّيْلِ ؎ فَمِثْلِكِ حُبْلٰى قَدْ طَرَقْتُ وَمُرْضِعٍ الخ وَبِقَوْلِ الْمُتَنَبِّيْ ؎ مَا اَنْصَفَ الْقَوْمُ ضَبَّةَ الخ وَغَيْرَ ذٰلِكَ۔

حلِ لغات

اللّٰھم بصریوں کے نزدیک اس کی اصل یا اللہ ہے حرفِ ندا کو حذف کرکے میم مشدد دے آئے، اور یہ لفظ اللہ ہی کے ساتھ خاص ہے فلا یقال زیدم، عمرم، وقال الکوفیون اصلہ یا اللہ اُمّنا بخیرٍ اے اقصدنا بخیر۔ مَنبع چشمہ ج منابع نبع (ن ض ک) نَبْعًا، نُبوعًا۔ الماءُ چشمہ سے نکلنا۔ لاسیّما۔ سِیّ اور ما زائدہ یا موصولہ یا موصوفہ سے مرکب ہے سِیّ بمعنی برابر یقال ہما سیان وہ دونوں ایک جیسے ہیں لاسیما کی یا میں تشدید وتخفیف دونوں لغتیں ہیں، کبھی لا کو حذف بھی کرتے ہیں۔ مگر یہ لغت ضعیف ہے۔ لاسیما نحاۃ کے یہاں کلمۂ استثناء شمار ہوتا ہے اور اس کا استعمال اکثر واؤ کے ساتھ ہوتا ہے، نیز عام طور سے خصوصاً کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اس کے مابعد میں رفع، نصب، جر تینوں جائز ہیں رفع مبتدا یا مبتدا محذوف کی خبر ہونے کی وجہ سے اور نصب استثناء کی وجہ سے اور جر اضافت کی وجہ سے۔ ملا جلال نے امرؤ القیس کے قول "ولاسیما یوم بدارۃ جلجل" کو تینوں طریقوں سے روایت کیا ہے۔ علامہ رضی کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ رفع قلیل ہے وصرح صاحب الایضاح ان نصب الاسم بعد لاسیما لیس بقیاس۔ حذا (ن) حذوًا ــــ پیروی کرنا۔ صحابتہ۔ صحب (س) صُحبۃً ساتھی ہونا، صاحب ساتھی۔ مالک ج صَحْب، اَصحاب، صحابہ، صحبان، جج اصاحیب، صحابہ وہ حضرات جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے بحالت ایمان مشرف ہوئے ہوں اور ایمان ہی پر خاتمہ ہوا ہو۔ طباع جمع طبع بمعنی طبیعت۔ الاخلاق جمع خلق طبعی خصلت۔ الاملاق۔ املق الرجلُ محتاج ہونا، ملق (س) مَلَقًا ـ مَلَقًا چاپلوسی اور خوشامد کرنا۔ الالسنۃ جمع لسان، زبان، لسن (ن) لَسْنًا تیز زبان والا ہونا (س) لَسَنًا فصیح وبلیغ ہونا۔ الطاعنین۔ طعن (ن ف) طَعْنًا۔ فی الرجل عیب لگانا۔ متفوّھۃ فاہ (ن) فوھًا وتفوّہ۔ بکلمۃ بولنا۔ یفتک (ن ض) فَتْکًا فتوکًا۔ بفلان اچانک پکڑنا۔ قتل کرنا الرجلُ دلیر ہونا۔

تشریح

اے خدا! تو روز جزا رحمت کاملہ نازل فرما جملہ علوم بالخصوص علوم عربیہ ادبیہ کے سرچشمہ پر (یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر) اور ان لوگوں پر جو آپ کے پیرو ہیں، آپ کی اولاد، ازواجؓ، اصحابؓ اور آپ کے جملہ متبعین میں سے۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد پس بیشک میں نے مستفیدین کی طبیعتیں ایسے رسالہ کی طرف مائل دیکھیں جو اخلاق کو پاکیزہ بنائے گویا ان کے دل حاجتمندوں کے سے دل ہیں، اور ملک الضلیل (امرؤ القیس) کے قول

؎ فمثلکِ حبلٰی قد طرقتُ ومرضعٍ ۔ فالھیتُھا عن ذی تمائمَ مُحْوِلِ ۔ میں تجھ جیسی بہت سی حاملہ اور دودھ پلانے والیوں کے پاس آیا پس میں نے ان کو اپنی طرف مشغول کرلیا تعویذ والے سے۔ اور متنبی کے قول

؎ ما انصف القومُ ضبّۃ ۔ وامُّہ الطُّرطُبّۃ ۔ (قوم نے ضبہ کا انصاف نہ کیا اور نہ اس کی ماں دراز اور ڈھیلی پستان کا) سے دلیل لاکر علم وادب میں طعن کرنے والوں کی زبانوں کو بولتے ہوئے پایا کہ علم ادب عقلوں کو خراب اور دانائی کو ختم کردینے والا علم ہے۔ ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

وهؤلاء الشرذمة القليلة ضفادع حياض لم يرد الا الماء الواصل الى الكعب فلوم الخفاش لا يضر الشمس وعواء الكلب لا يظلم البدر ولما كان سهر الليالى مما جبل عليه عطشى العلوم وحيارى ميادين الكمال سهرت ليالى لا نوم فيها لاحذ وحذ وهم واحشر معهم يوم لا ظل فيه الا ظل قادر جبار واقتبست من كتب المتقدمين نوادر اردت ان اعرضها على اخوانى من طلبة العلوم وما قصدت بهذه الاوراق الا تطهير الاخلاق ولم اورد بهذه الحكايات والامثال الا تحصيل الفضائل فان الصبيان الواح قلوبهم اشد قبولا لما نقش عليها وانى مع اعترافى بقصور العلوم وضيق الباع اجتهدت كل الاجتهاد فى تحلية البيان وتجلية التبيان فهاهى فرائد حقرت اليواقيت واللآلى ولن تجد مثلها على مر الايام والليالى

حل لغات الشرذمة لوگوں کی قلیل جماعت ج شراذم شراذیم۔ ضفادع جمع ضفدع مینڈک۔ حیاض جمع حوض۔ لم یرد (ض) ورود الماء پانی پر آنا ص وارد۔ لوم (ن) لوماً، ملاماً، ملامۃً کو ملامت کرنا ص لائم ج لوام۔ الخفاش چمگادڑ ج خفافیش۔ خفش (س) خفشاً پیدائشی کمزور نظر والا ہونا، تنگ آنکھ والا ہونا ص خفش، اخفش۔ عوی (ض) عواءً، عوۃً۔ الکلب بھونکنا۔ الکلب کتا ج کلاب اکالب۔ کلب (س) کلباً پیاسا ہونا۔ الکلب دیوانہ ہونا۔ الرجل حریص ہونا۔ سھر (س) سھراً ساری رات بیدار رہنا ساہر خوفناک جنگل۔ لا نوم نام (س) نوماً اونگھنا یا سونا ص نائم ج نیام نوم نُوَّم۔ عطشی جمع عطشان پیاسا۔ عطش (س) عطشاً پیاسا ہونا ص عطشان ج عطاش۔ حیاری جمع حیران۔ میادین جمع میدان۔ احشر مضارع متکلم ہے حشر (ن ض) حشراً الناس جمع کرنا۔ اقتبست العلم استفادہ کرنا۔ نارا کسی سے آگ لینا قبس چنگاری۔ اخوان جمع اخ۔ قصدت (ض) قصداً ارادہ کرنا۔ الشاعر قصائد بنانا۔ الیہ متوجہ ہونا۔ کسی کے پاس جانا، قصیدہ لاکھی: سات یا دس اشعار سے زائد نظم ج قصائد قصید۔ الصبیان جمع صبی بچہ صبا (ن) صبواً، صباءً جھکنے کی طرف مائل ہونا ج اصبیہ، صبیۃ۔ الواح جمع لوح تختی۔ قصور (ن) ناقص ہونا، عاجز ہونا۔ الباع دونوں ہاتھوں کی پھیلانے کی مقدار۔ فرائد جمع فریدۃ یکتا موتی۔ الیواقیت جمع یاقوت۔ اللآلی جمع لؤلؤ موتی۔

تشریح حالانکہ اہل ادب کی یہ مختصر سی جماعت حوض کے مینڈکوں کی طرح ہے جو ٹخنوں پانی سے آگے نہ بڑھے پس چمگادڑ کا آفتاب کو ملامت کرنا نقصان نہیں پہنچاتا اور کتے کا بھونکنا ماہتاب کو تاریک نہیں بناتا ہے مہ نور می فشاند وسگ بانگ می کند۔ سگ کیا بر سر خشم تو با ماہتاب چیست، اور جب راتوں میں جاگنا تشنگان علوم اور میدان کمال کے حیران وسرگرداں پھرنے والوں کی جبلت و فطرت ہے تو میں بھی بہتیری راتوں جاگتا رہا جن میں نیند کا نام تک نہ تھا تا کہ میں بھی انکے نقش قدم پر گامزن ہو سکوں اور اس دن انکے ساتھ جمع ہو سکوں جس دن خدائے قادر (جبار کی رحمت) کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا میں نے پہلے بزرگوں کی کتابوں سے کچھ نوادرات حاصل کیے ہیں جنکو میں اپنے اہل علم بھائیوں کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں اور ان اوراق سے میرا مقصد صرف پاکیزگی اخلاق ہے اور ان حکایتوں اور کہاوتوں کے پیش کرنے سے مقصد صرف تحصیل فضائل ہے، کیونکہ بچوں کے دلوں کی تختیوں پر جو نقش کر دیا جائے وہ اسکو بہت جلد قبول کر لیتی ہیں، اور میں نے اپنی علمی کم مائیگی اور تنگی اسباب کے اعتراف کے باوجود خوش بیانی اور فصاحت کلام کے مزین اور روشن کرنے میں پوری پوری کوشش کی ہے، سو آگاہ رہو کہ یہ علمی جواہر پارے ہیں جنکے سامنے موتی اور یاقوت بھی ہیچ ہیں اور ان کا مثل زمانہ دراز کے گزر جانے پر بھی تو نہ پا سکیگا

وسُمِّيَت "نفحة العرب" وجعلتها على بابين الاول المنثور والثانى المنظوم فان هبت عليها قبول القَبول واقبلت اليها قلوبُ الفحول فهو بمحاسن اخلاقهم خليقٌ وان عصفت عليها صَراصِر الرد والنكير فهو بمن جاءبها جدير ٭ والله اسأل سؤال متضرعٍ خاضعٍ خاشعٍ ان ينفعهم فى الاولى والآخرة اللّٰهم آمين

وانا عــــــــبــــــــده

المستكفى بكفاية الله محمد اعزاز على غفر له من سكناء امروهه من مضافات لمراد آباد (بلدة شهيرة فى الهند)

حل لغات سُمِّيَت ماضی مجہول ہے، چونکہ اس کتاب کا نام سیدی وسندی شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی نور اللہ مرقدہ نے تجویز فرمایا تھا اس لئے مصنف علامہ نے فعل مجہول سے تعبیر کیا ہے؎ هبت (ن) ہبوبًا۔ الریح ہوا کا چلنا۔ قبول القَبول پہلا قبول بمعنی پُروا ہوا اقبلت (ن) قبُولاً۔ ریح القبول پروا ہوا کا چلنا ثانی قبول بمعنی قبول کرنا (س) قبولاً۔ الشیئ قبول کرنا۔ الفحول صاحب فضیلت عصفت (ض) عصفًا، عصوفًا۔ الریح ہوا کا تیز چلنا۔ صراصر جمع صرصر سخت ٹھنڈی ہوا، آندھی۔ متضرع تضرع الی اللہ عاجزی کے ساتھ دعا کرنا۔ ضرع (ف، ک) ضراعۃً (س) ضرعًا کمزور ہونا۔ ایسے فروتنی کرنا ص ضارع وضرع ج ضروع وضَرَعَۃ خاضع (ف) خضعًا خضوعًا عاجزی کرنا ص خاضع جمع خضع۔

تشریح اور اس کتاب کو "نفحة العرب" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جس کو میں نے دو بابوں پر منقسم کیا ہے پہلا باب منثور ہے، دوسرا باب منظوم، کیونکہ ؎

سخنہا را بدستور خردمند ٭ زنظم ونثر باید داد پیوند ٭ کہ گاہے طبع زیں آرام یابد ٭ زمانے زاں دگر ہم کام یابد

پس اگر اس کتاب پر قبولیت کی ہوائیں چل جائیں اور باکمال حضرات کے قلوب اس کی طرف متوجہ ہو جائیں تو یہ چیز ان کے حسن واخلاق کے لائق تر ہے اور اگر اس پر رد اور انکار کی آندھیاں چل پڑیں تو یہ اس شخص کی نسبت جو اس کو لایا ہے مناسب ہے، اور میں عاجزی وانکساری اور خشوع وخضوع کے ساتھ اللہ ہی سے سوال کرتا ہوں اس بات کا کہ وہ اس کتاب سے لوگوں کو بھی اور مجھ کو بھی دنیا وآخرت میں نفع پہنچائے (آمین) ۱۲

محمد حنیف غفر لہ گنگوہی

؎ خود مصنف نے اس کا نام "خبز الشعیر" (جو کی روٹی) رکھا تھا۔ اللہ اللہ سادگی کی حد ہوگی ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِي النَّثْرِ

اَلسَّيْفُ بِالسَّاعِدِ لَا السَّاعِدُ بِالسَّيْفِ

تلوار (کی خوبی) بازو سے ہے نہ کہ بازو (کی قوت) تلوار سے

مطلب یہ ہے کہ اگر قوت بازو ہے تو تلوار کا جوہر نمایاں ہوگا ورنہ تنہا شمشیر براں کس کام کی ع دست نادر باید نہ شمشیر آبدار۔
گر انگشت سلیمانی نباشد بہ چہ خاصیت دہد نقش نگینہ

قال العتبي بعث عمر بن الخطاب الى عمرو بن معد يكرب ان يبعث اليه بسيفه المعروف بالصمصامة فبعث به اليه فلما ضربه وجده دون ما كان يبلغه عنه فكتب اليه في ذلك فردّ عليه انما بعثت الى امير المؤمنين بالسيف ولم ابعث بالساعد الذي يضرب به

حل لغات سیف تلوار ج اسیاف سیوف، ساف (ض) سیفاً تلوار سے مارا۔ ساعد بازو، کہا جاتا ہے "شد اللہ عضد ساعدک" اللہ تعالیٰ تمہارے بازو کو مضبوط کریں ج سواعد۔ قال (ن) قولاً، قالۃ، قیلاً، کہنا، بیان کرنا ص قائل ج قوّل (ض) قیلولۃ دوپہر کو آرام کرنا ومنہ المثل "اذا قال الرجل تحت الشجرۃ انقض وضوئہ" العتبی ابو عبد الرحمٰن محمد بن عبید اللہ متوفی ۲۲۸ھ مشہور ادیب اور فصیح و بلیغ شاعر تھے، کتاب الخیل، کتاب اشعار الاعاریب، کتاب الاخلاق وغیرہ آپ کی یادگار ہیں۔ بعث (ف) بعثاً بھیجنا، بعث فوج ج بعوث، البعث المیت دوبارہ زندہ کرنا، یوم البعث روز قیامت۔ عمر بن الخطاب خلفاء اربعہ میں سے مشہور جلیل القدر صحابی ہیں آپ نے تریسٹھ سال کی عمر میں ابو لؤلؤ مجوسی کے ہاتھ سے شہادت پائی۔ عمرو بن معدیکرب ابو ثور بن عبد اللہ زبیدی، سادات اہل یمن سے ایک صحابی ہیں مشہور شاعر بھی تھے اور جانباز بھی۔ صمصامہ وہ تلوار جس کی دھار نہ مڑے۔ دون گھٹیا، کم رتبہ، ردّ علیہ جواب دیا۔

تشریح فاضل عتبی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت عمرو بن معدیکرب کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ اس کے پاس (یعنی میرے پاس) اپنی وہ تلوار بھیج دے جو صمصامہ کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت عمروؓ نے وہ تلوار حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دی، جب آپ نے تلوار چلائی تو اس کو اس مرتبہ سے کم پایا جسکی خبر آپ کو اس تلوار کے بارے میں پہنچی تھی پس آپ نے اس سلسلہ میں حضرت عمروؓ کے پاس خط لکھا (کہ میں نے تمہاری تلوار کو جیسا سنا تھا ویسا نہیں پایا) حضرت عمروؓ نے جواب دیا کہ میں نے امیر المؤمنین کے پاس صرف تلوار بھیجی ہے وہ بازو نہیں بھیجا جس سے یہ تلوار چلائی جاتی ہے ۱۲

(فائدہ اولیٰ) منقول ہے کہ جنگ قادسیہ میں شاہ فارس یزدجرد نے مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے رستم

besturdubooks.wordpress.com

کو آگے بڑھایا تھا۔ اس کے مقابلہ کے لئے حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نکلے، رستم ایک بہت بڑے ہاتھی پر سوار تھا حضرت عمرو نے ایک ہی وار میں ہاتھی کی چاروں ٹانگیں صاف کر دیں، رستم ہاتھی کی پشت سے نیچے گرا اور ہاتھی رستم کے اوپر گر پڑا یہاں تک کہ رستم کو قتل کر دیا گیا اور فارسیوں کو شکست ہو گئی علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری صاحب کتاب حیوۃ الحیوان اس قصہ کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں وہذہ الضربۃ لم یسمع بمثلہا فی الجاہلیۃ ولا فی الاسلام

(فائدہ ثانیہ) علامہ سہیلی نے ذکر کیا ہے کہ کعبہ کے قریب جرہم وغیرہ کے دفینہ سے ایک لوہے کا ٹکڑا برآمد ہوا تھا حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کی تلوار صمصامہ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار ذوالفقار اسی لوہے کی بنی ہوئی تھی، یہ تلوار دراصل شاہ یمن عمرو بن ذی قیعان کی تھی دفیہ یقول عمرو ے وسیف لابن ذی قیعان عندی تخیر نصلہ من عہد عاد، آپ کو حضرت خالد بن سعید بن العاص بن امیہ نے عطا کی تھی جو آپ کی اولاد کے پاس رہی یہاں تک کہ ان سے خلیفہ مہدی نے اسّی ہزار درہم کے عوض میں خرید لیا، اس کے بعد بطریق وراثت منتقل ہوتی رہی یہاں تک کہ آخر میں واثق باللہ کے پاس پہنچی اس نے اس کو صیقل کرانا چاہا تو خراب ہو گئی، کہتے ہیں کہ شاہ روم کی طرف سے ہارون الرشید کے یہاں بطور ہدیہ کچھ تلواریں آئیں، ہارون الرشید نے صمصامہ تلوار منگوائی اور رومی قاصد کے سامنے ان کی ایک ایک تلوار کو صمصامہ پر مارا پھر قاصد کو صمصامہ تلوار دکھائی اس نے دیکھا کہ صمصامہ کی دھار میں ایک بھی نشان نہیں تھا، ؎ تیغے کہ آسمانش از فیض خود دہد آب ☓ تنہا جہاں بگیرد بے منت سپاہی (حافظ)

الکفُّ عن الدّنیا

دنیا سے اعراض

کان ببغداد رجلٌ متعبّدٌ اسمہٗ رُوَیمٌ فعُرِضَ علیہ القضاءُ فتولّاہ فلقیہ الجنیدُ یومًا فقال من اراد ان یستودع سِرّہٗ من لا یُفشیہ فعلیہ برُویمٍ فانّہٗ کتم حبّ الدنیا اربعین سنۃً حتی قدر علیہ

حل لغات الکف (ن) کفّا عن الامر باز رہنا — ؤ عن الامر باز رکھنا۔ کفٌ ہتھیلی ج اکُفٌ، کُفَّ بصرہٗ اندھا ہونا مکفوف اندھا ج مکافیف۔ الدنیا ج دُنٰی، دنی (س) دناءۃً کمینہ ہونا ص دنیٌّ ج ادنیاء، دنا (ن) دُنُوًّا قریب ہونا بغداد ایک مشہور شہر ہے جس کا نام مدینۃ السلام ہے۔ متعبد عبد (ن) عبادۃً، عبودیۃً عاجزی اور پرستش کرنا تعبُّد عبادت کے لئے علیحدہ ہونا، متعبد اسی سے اسم فاعل ہے۔ رُوَیم دیکھو مقدمہ۔ فعرض (ض) عرضاً پیش کرنا۔ فتولّاہ تولیا ذمہ دار لینا، کسی کام کے لئے تیار ہونا۔ التولیۃ والی بنانا۔ فلقیہ (س) لقاء ملاقات کرنا۔ الجنید شیخ وقت، عارف طریقت ابوالقاسم جنید بن محمد قواریری متوفی ۲۹۷ھ مشہور عابد و زاہد ہیں۔ سب سے پہلے لوگوں کو علم اشارہ سے آپ ہی نے واقف کیا، آپ حضرت سری سقطی کے بھانجے اور مرید ہیں، کسی نے حضرت سری سقطی سے پوچھا: کیا مرید کا مرتبہ پیر سے زائد بھی ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں آگاہ ہو کہ جنید گو میرا مرید ہے مگر مرتبہ میں مجھ سے زائد ہے۔ ان یستودع — مال کسی کو بطور امانت مال دینا۔ سِرّہٗ ج اسرار یقال صدور الاحرار قبور الاسرار۔ ○۔ کے سینے بھید کے لئے قبریں ہیں۔ لا یفشیہ افشاءً بھید ظاہر کرنا۔ کتم (ن) کتماً، کتماناً پوشیدہ رکھنا، چھپانا

besturdubooks.wordpress.com

تشریح بغداد کے شہر میں ایک شخص عبادت گزار تھا جس کا نام رُویم تھا، اس پر عہدہ قضا پیش کیا گیا تو اس نے اس عہدہ کو قبول کر لیا ایک روز حضرت جنید بغدادیؒ نے اس سے ملاقات کی اور کہا: جو شخص اپنا راز کسی ایسے شخص کے پاس رکھنا چاہے جو اس کو کسی پر ظاہر نہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ وہ رویم کو لازم قرار دے کیونکہ وہ دنیا کی محبت چالیس سال تک چھپاتا رہا یہاں تک کہ اس پر قابو پا لیا۔

(تنبیہ) حضرت رویم نے آخر عمر میں دنیا داروں کا لباس اختیار کیا اور منصب قضا اپنے ذمہ لیا اس پر حضرت جنیدؒ نے عارفانہ طنز کیا ہے مگر حضرت رویمؒ کا مقصد طلب دُنیا نہ تھا بلکہ اس سے آپ کی غرض یہ تھی کہ خود لوگوں کے لئے سپر بن جائیں، خود حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں کہ "ہم لوگ فارغ مشغول ہیں اور رویمؒ مشغول فارغ"۔

دردے کہ من از عشق تو دارم حال ÷ دل داند و من دانم و من دانم و دل

الاعجوبۃ

تعجب خیز بات

قرأ بعض المغفلين فى بيوتٌ بالرفع فقال له شخص يا أخي انما القراءة فى بيوتٍ بالجر فقال يا مغفل اذا كان الله سبحانه وتعالى قال فى بيوتٍ أذن الله أن ترفع تجرها انت لماذا؟

حل لغات اُعجوبۃ تعجب خیز بات ج اعاجیب قرأ (ف) قراءۃً پڑھنا المغفلین جمع مغفل ناسمجھ۔

تشریح ایک ناسمجھ نے آیت "فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ الخ" میں لفظ بیوت کو رفع کے ساتھ پڑھا، ایک شخص نے اس سے کہا جناب لفظ بیوت میں قراءت جر کے ساتھ ہے، تو وہ ناسمجھ بولا، او بیوقوف جب خدا نے فی بیوت اذن اللہ ان ترفع فرمایا ہے تو تو جر کیوں دیتا ہے؟

(توضیح) رفع کے دو معنی ہیں ایک رفع الکلمۃ (ف) بمعنی کلمہ کو پیش دینا دوسرے رفع (ف) رفعاً بمعنی بلند کرنا، آیت میں ان ترفع کے معنی پیش دینا نہیں بلکہ بلند کرنا ہے۔ نیز بیوت سے مُراد لفظ بیوت نہیں بلکہ اس سے مراد مساجد ہیں وہ یہ سمجھا کہ یہاں رفع کے معنی پیش دینا اور بیوت سے مراد لفظ بیوت ہے جس میں رفع کی اجازت دی جارہی ہے، آیت کا ترجمہ یہ ہے "وہ ایسے گھروں میں جا کر عبادت کرتے ہیں جن کی نسبت اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کا ادب کیا جائے اور ان میں اللہ کا نام لیا جائے"۔ ۱۲

وَحَكَى الْعَسْكَرِيُّ فِي كِتَابِ التَّصْحِيفِ أَنَّهُ قِيلَ لِبَعْضِهِمْ، مَا فَعَلَ أَبُوكَ بِحِمَارِهِ؟ فَقَالَ بَاعِهِ (مَكَانَ بَاعَهُ) فَقِيلَ لَهُ، لِمَ قُلْتَ بَاعِهِ؟ قَالَ، فَلِمَ قُلْتَ أَنْتَ بِحِمَارِهِ؟ فَقَالَ، أَنَا جَرَرْتُهُ بِالْبَاءِ، فَقَالَ فَلِمَ تَجُرُّ بَاؤُكَ؟ وَبَائِي لَا تَجُرُّ، وَمِثْلُهُ مِنَ الْقِيَاسِ الْفَاسِدِ مَا حَكَاهُ أَبُو بَكْرٍ التَّارِيخِيُّ فِي كِتَابِ أَخْبَارِ النَّحْوِيِّينَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِسَمَّاكٍ بِالْبَصْرَةِ، بِكَمْ هٰذِهِ السَّمَكَةُ؟ فَقَالَ بِدِرْهَمَانِ (مَكَانَ بِدِرْهَمَيْنِ) فَضَحِكَ الرَّجُلُ، فَقَالَ السَّمَّاكُ، أَنْتَ أَحْمَقُ سَمِعْتُ سِيبَوَيْهِ يَقُولُ ثَمَنُهَا دِرْهَمَانِ، وَقُلْتُ يَوْمًا، تَرِدُ الْجُمْلَةُ الْاِسْمِيَّةُ الْحَالِيَّةُ بِغَيْرِ وَاوٍ فِي فَصِيحِ الْكَلَامِ

خِلَافًا لِلزَّمَخْشَرِيِّ كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ فَقَالَ بَعْضُ مَنْ حَضَرَ، هٰذِهِ الْوَاوُ فِي أَوَّلِهَا، وَقُلْتُ يَوْمًا، اَلْفُقَهَاءُ يَلْحَنُوْنَ فِي قَوْلِهِمْ اَلْبَائِعُ بِغَيْرِ هَمْزَةٍ، فَقَالَ قَائِلٌ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فَبَايِعْهُنَّ وَقَالَ الْمَأْمُوْنُ لِأَبِي عَلِيٍّ الْمَعْرُوْفِ بِأَبِي يَعْلَى الْمِنْقَرِيِّ بَلَغَنِي أَنَّكَ أُمِّيٌّ، وَأَنَّكَ لَا تُقِيْمُ الشِّعْرَ، وَأَنَّكَ تَلْحَنُ فِي كَلَامِكَ، فَقَالَ، يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَمَّا اللَّحْنُ فَرُبَّمَا سَبَقَنِي لِسَانِي بِالشَّيْءِ مِنْهُ، وَأَمَّا الْأُمِّيَّةُ وَكَسْرُ الشِّعْرِ فَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِّيًّا وَكَانَ لَا يُنْشِدُ الشِّعْرَ، فَقَالَ الْمَأْمُوْنُ، سَأَلْتُكَ عَنْ ثَلَاثِ عُيُوْبٍ فِيْكَ، فَزِدْتَنِي عَيْبًا رَابِعًا، وَهُوَ الْجَهْلُ، يَا جَاهِلُ إِنَّ ذٰلِكَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضِيْلَةٌ، وَفِيْكَ وَفِي أَمْثَالِكَ نَقِيْصَةٌ وَإِنَّمَا مُنِعَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْيِ الظِّنَّةِ عَنْهُ لَا لِعَيْبٍ فِي الشِّعْرِ وَالْكِتَابِ وَقَدْ قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْ مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِيْنِكَ إِذًا لَارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۔

وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ جَالِسًا عِنْدَ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، وَكَانَ الْوَلِيْدُ لَحَّانًا، فَقَالَ: أَدْعُ لِي صَالِحٌ، فَقَالَ الْغُلَامُ، يَا صَالِحًا؟ قَالَ لَهُ الْوَلِيْدُ أَنْقِصْ أَلِفًا، فَقَالَ عُمَرُ، وَأَنْتَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَزِدْ أَلِفًا وَدَخَلَ عَلَى الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ قُرَيْشٍ، فَقَالَ لَهُ الْوَلِيْدُ، مَنْ خَتَنَكَ؟ قَالَ لَهُ، فُلَانٌ الْيَهُوْدِيُّ، فَقَالَ، مَا تَقُوْلُ؟ وَيْحَكَ، قَالَ لَعَلَّكَ أَنْ تَسْأَلَ عَنْ خَتَنِيْ، يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! هُوَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ۔

تشریح: امام عسکری نے کتاب التصحیف میں ذکر کیا ہے کہ ایک آدمی سے کہا گیا "ما فعل ابوک بحمارہ" (تیرے باپ نے اپنے گدھے کا کیا کیا؟) اس نے کہا: باعِہ (اس کو فروخت کر دیا) حالانکہ اس کو "باعَہ" کہنا چاہیئے تھا، اس سے پوچھا گیا کہ تو نے باعِہ کیوں کہا؟ اس نے کہا، تو نے "بحمارہ" کیوں کہا؟ اس نے کہا: میں نے تو باء حرف جار کی وجہ سے حمار کو مجرور بولا ہے، اس نے کہا: جب میری باء جر نہیں دیتی تو تیری باء کیوں جر دیتی ہے؟ گویا اس بیوقوف نے باعہ میں باء حرف اصلی کو بھی حرف جر سمجھا۔

اسی کے مثل الخطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت متوفی ۴۶۳ھ نے اخبار النحویین میں حکایت بیان کی ہے کہ ایک شخص نے بصرہ مقام میں ایک ماہی فروش سے کہا: "بکم ہٰذہ السمکۃ" (یہ مچھلی کتنے کی ہے) ماہی فروش نے کہا: بدرہمان (دو درہم کی)، اس کو "بدرہمین" کہنا چاہیئے تھا کیونکہ باء حرف جار ہے، ماہی فروش کے اس جواب پر سائل ہنس پڑا۔ ماہی فروش نے غصہ ہو کر کہا تو بیوقوف ہے (جو اس جملے پر ہنستا ہے) میں نے تو خود سیبویہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے "ثمنہا درہمان"۔

ایک روز میں نے (کسی مسئلہ کی تقریر کرتے ہوئے) کہا کہ جملہ اسمیہ حالیہ واو کے بغیر بھی فصیح کلام میں آتا ہے۔ علامہ زمخشری کا اس میں اختلاف ہے، جیسے خداوند تعالیٰ کا ارشاد "وَیَوْمَ الْقِیَامَۃِ تَرَی الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلَی اللّٰہِ وُجُوْہُہُمْ مُسْوَدَّۃٌ" (اور قیامت کے دن تو دیکھے گا ان کو جو جھوٹ بولتے ہیں اللہ پر کہ ان کے منہ ہوں گے سیاہ) اس پر حاضرین میں سے کسی نے کہا "ہٰذہ الواو فی اولہا" (اس کے شروع میں تو واو موجود ہے)

besturdubooks.wordpress.com

ایک مرتبہ میں نے کہا: "تمہارا ابائع" کو بغیر ہمزہ پڑھتے ہیں اس میں یہ لوگ غلطی کرتے ہیں کیونکہ بائع ہمزہ کے ساتھ ہے اس پر ایک صاحب بولے، خداوند تعالیٰ نے بھی تو "فبایعہن" بغیر ہمزہ کہا ہے۔

خلیفہ مامون نے ابو علی سے جو ابو یعلیٰ منقری کے نام سے مشہور ہے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو ان پڑھ ہے شعر نہیں کہہ سکتا اور گفتگو میں بھی غلطی کرتا ہے، ابو علی نے کہا اے امیر المؤمنین! گفتگو کے اندر تو کبھی کبھی سبقت لسانی کی وجہ سے غلطی ہو جاتی ہے، رہا ان پڑھ ہونا اور شعر نہ کہہ سکنا سو (یہ کوئی عیب کی بات نہیں کیونکہ) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اُمّی تھے اور شعر نہیں کہتے تھے مامون نے کہا میں نے تو تجھ سے تیرے تین عیب دریافت کئے تھے تو نے چوتھا عیب (یعنی جہالت و نادانی) اور اضافہ کر دیا، اے نادان حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمّی ہونا اور شعر نہ کہنا فضیلت ہے اور تجھ جیسے کے اندر یہ چیز نقص اور عیب، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو شعر گوئی سے منع فرمایا گیا ہے وہ تو صرف آپ سے تہمت دُور کرنے کی وجہ سے ہے نہ اس وجہ سے کہ لکھنے پڑھنے اور شعر کہنے میں کوئی عیب ہے، اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے "وما کنت تتلو الخ" (اور تو پڑھتا نہ تھا اس سے پہلے کوئی کتاب اور نہ لکھتا تھا اپنے داہنے ہاتھ سے تب تو البتہ شبہ میں پڑتے یہ جھوٹے، حضرت عمر بن عبدالعزیز ولید بن عبدالملک کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ولید دوران گفتگو میں غلطی بہت کرتا تھا چنانچہ اس نے کہا، "ادع لی صالحا" (حالانکہ اس کو "ادع لی صالحٗ" کہنا چاہیئے تھا) ایک لڑکے نے کہا "یا صالحا" ولید نے کہا اس کا الف گرا دے (کیونکہ یا صالح منادی مفرد معرفہ ہے جو مبنی برضم ہوتا ہے)، عمر نے کہا اے امیر المؤمنین آپ اپنے کلام میں الف زائد کیجئے، کیونکہ ادع لی صالحا میں صالح منقول ہے۔

ایک مرتبہ ولید بن عبدالملک کے پاس اشراف قریش میں سے ایک شخص آیا ولید نے اس سے کہا "من ختنک" (تیری ختنہ کس نے کی ہے حالانکہ اس کا مقصد یہ تھا کہ تیرا داماد کون ہے) اس نے کہا فلاں یہودی نے۔ ولید نے کہا! تیرا بُرا ہو کیا کہہ رہا ہے؟ اس نے کہا شاید آپ میرے داماد کو دریافت کر رہے ہیں! اے امیر المؤمنین میرا داماد فلاں بن فلاں ہے۔

مسئلة

تقول: أكلتُ السمكةَ حتى رأسِها (برفع السين ونصبها وجرّها) اما الرفعُ: فبان تكونَ حتى للابتداء ويكونَ الخبر محذوفا بقرينة أكلتُ هو مأكولٌ واما النصبُ: فبان تكونَ حتى للعطف وهو ظاهرٌ والثالث أظهرُ وكان الفرّاء يقول: اموتُ وفي قلبي من حتى لانها ترفعُ وتنصبُ وتجرُّ۔

حل لغات اکلت (ن)، اکلا، ماکلا کھانا۔ السمکۃ: مچھلی ج سماک سمک (ن) سمکا (ک) سماکۃ: بلند ہونا۔ راس: سر ج ارؤس، رؤوس۔ فراء: مشہور نحوی کا لقب ہے جس کا نام یحییٰ اور باپ کا نام زیاد ہے اور کنیت ابوزکریا، یہ تعجب خیز وحیرت انگیز گفتگو کرتا تھا اس لئے اس کا لقب فراء ہو گیا، اہل لغت کے ہاں یہ معلم اول شمار ہوتا ہے، اس نے فن ادب میں ایک کتاب "کتاب المعانی" لکھی ہے جس کے املاء کے وقت حاضرین اس کثرت سے تھے کہ صرف قاضیوں کی گنتی تو اسی تھے۔

تشریح کہے گا تو "اکلتُ السمکۃ حتی راسِہا" کھا لیا میں نے مچھلی کو یہاں تک کہ اس کے سر کو بھی (سین کے رفع، نصب، جر تینوں کے ساتھ) رفع کی صورت میں حتی ابتدائیہ ہوگا اور اس کی خبر ماکول (بقرینہ اکلت) محذوف ہوگی اے حتی راسُہا ماکولٌ بصورت نصب عاطفہ ہوگا جو ظاہر ہے، جر کی صورت میں حتی جارہ ہوگا اور یہ اظہر من الشمس ہے۔ فراء کہا کرتا تھا کہ عمر گزر گئی مگر حتی کے بارے میں کوئی قطعی بات نہ پا سکا یہاں تک کہ مجھے یقین ہو گیا کہ میں مر جاؤں گا اور میرے قلب میں حتی کے متعلق تردد ہی رہیگا کیونکہ یہ رفع بھی دیتا ہے اور نصب بھی اور جر بھی۔

فائدہ: لفظ حتی بقول فراء عجب چوں چوں کا مربہ ہے، عمل کی تین ہی صورتیں ہیں، رفع، نصب، جر، حتی کا مابعد مرفوع، منصوب

مجرور تینوں طرح آتا ہے گویا حتیٰ رافع بھی ہے ناصب بھی ہے، جار بھی ہے بصورت رفع حتیٰ ابتدائیہ ہوتا ہے جس کے بعد از سر نو جملہ کا آغاز ہوتا ہے، حتیٰ ابتدائیہ جملہ اسمیہ، فعلیہ مضارعیہ، ماضویہ تینوں پر داخل ہوتا ہے جیسے گذشتہ مثال میں حتیٰ راسہا ای ماکول ثانی جیسے قول باری تعالیٰ حتیٰ یقول الرسول برفع یقول علی قراءة نافع، ثالث جیسے آیت "حتیٰ عفوا" ابن مالک نے دعویٰ کیا ہے کہ ان آیات میں حتیٰ حرف جر ہے اور إذا اور أن بجان میں مضمر ہے وہ مجرور ہے، مگر اکثر علماء نے اس سے اختلاف کیا ہے، دوسری صورت عطف کی ہے، حتیٰ عاطفہ بھی ہوتا ہے. جلال الدین سیوطیؒ نے کہا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ کہیں قرآن میں بھی استعمال ہوا ہے کیونکہ حتیٰ کے ساتھ عطف بہت کم ہوتا ہے اسی وجہ سے نحویان کوفہ نے اس کا انکار کر دیا، حتیٰ عاطفہ بمنزلہ واؤ عاطفہ کے ہوتا ہے لیکن تین اعتبار سے فرق ہے، پہلا فرق یہ ہے کہ حتیٰ کے معطوف کے لئے تین شرطیں ہیں اول یہ کہ وہ اسم ظاہر ہو مضمر نہ ہو دوم یہ کہ اس کا ماقبل جمع ہو اور معطوف اس کا بعض ہو، یا حتیٰ کا معطوف کل کا جزء ہو یا مثل جزء ہو، والاول کقولک قدم الحجاج حتی المشاۃ والثانی کقولک اکلت السمکۃ حتی راسہا والثالث کقولک اعجبتنی الجاریۃ حتی حدیثہا ان تینوں شرطوں کو یوں تعبیر کرو کہ حتیٰ وہیں داخل ہو سکتا ہے جہاں استثناء کرنا صحیح ہو جہاں استثناء صحیح نہ ہوگا وہاں حتیٰ کا آنا بھی صحیح نہ ہوگا،

سوم یہ کہ حتیٰ کا معطوف اپنے ماقبل کے لئے غایت ہوتا ہے، ای فی زیادۃ او نقص فالاول نحو مات الناس حتی الانبیاء والثانی نحو زارک الناس حتی الحجامون وقد اجتمعا فی قول شاعر ؎

قہرناکم حتی الکماۃ فانتم ۔ تہابوننا حتی بنینا الاصاغرا

دوسرا فرق یہ ہے کہ حتیٰ کے ذریعے جملے کا عطف نہیں ہوتا کیونکہ حتیٰ کے معطوف کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنے ماقبل کا جزء ہو یا مثل جزء ہو (کما قدمنا) ولا یتاتی ذلک الا فی المفردات، تیسرا فرق یہ ہے کہ جب حتیٰ کے ذریعے سے کسی مجرور پر عطف کیا جائے گا تو جار کا اعادہ ضروری ہوگا فتقول مررت بالقوم حتی بزید، تیسری حالت جر کی ہے، حتیٰ جارہ تین معنی کے لئے آتا ہے ۱ مرادف الیٰ جیسے آیت لن نبرح علیہ عاکفین حتی یرجع الینا موسیٰ "یعنی موسیٰ کے واپس آنے تک" ۲ مرادف کی جیسے آیت "ولا یزالون یقاتلونکم حتی یردوکم" ۳ مرادف الا جیسے آیت "وما یعلمان من احد حتی یقولا" ۱۲

انفٌ فی الماء واستٌ فی السماء

ناک پانی میں اور سرین آسمان میں۔

یہ ایک کہاوت ہے جو ایسے شخص کے لئے بولی جاتی ہے جو ذی وقار نہ ہو اور اپنے آپ کو صاحب عزت خیال کرتا ہو جیسے ہمارے یہاں کہا جاتا ہے "رہیں جھونپڑوں میں اور خواب دیکھیں محلوں کے" ؎

کیوں ہنسی آئے نہ مجھ کو ایسے خیالِ خام پر
دیکھتے ہیں جھونپڑی میں بیٹھ کے محلوں کے خواب

سمع المامون یوما بعض الکنانیین وهو یقول ان کان ما اری فی موکب لقد سقط هذا من عینی من حین عزل اخیه فقال المامون هل لی من یشفع لی عند الرئیس لارجع الی عینه بعد سقوطی

حل لغات انف: ناک ج انوف، ہر چیز کی ابتداء یقال مات حتف انفہ وہ اپنی طبعی موت مرا. الماء: پانی (اس کی اصل موہ ہے) ج میاہ، امواہ، (مادۃ) موّہ پانی پلانا۔ استٌ: سرین۔ السماء: آسمان ج سماوات، سماء (ن) سموّا: بلند ہونا، المامون:

ابو العباس عبد اللہ بن ہارون الرشید، اس کی ولادت ۱۷۰ھ میں اسی دن ہوئی جس دن ہارون خلیفہ ہوا، جب اس کا سن تیرہ سال کا ہوا تو ہارون نے امین کے بعد اسکی ولی عہدی کا فرمان لکھا اور اس کو خراسان کا مستقل امیر بنا دیا۔ مامون تمام خلفاء عباسیہ میں علم وعفو میں بے نظیر تھا۔ فضل بن ربیع جو ان تمام لڑائیوں کا بانی تھا جو امین کے ساتھ ہوئی تھیں، اس نے اس کو بھی بخش دیا تھا۔ علم سے بہت دلچسپی تھی اس لئے ہمیشہ اہل علم کی ایک جماعت اپنے ساتھ رکھتا تھا اور ان سے علمی بحثیں کرتا تھا ۴۸ سال کی عمر میں ۲۱۸ھ میں وفات پائی اور طرطوس میں مدفون ہوا۔ مدت خلافت بیس سال پانچ ماہ تیس دن رہی۔ الکنافین ہ لے اصحاب الکنائف، بھنگی، کنف (ن) کنفاً۔ الشیٔ حفاظت کرنا۔ الدار گھر میں پاخانہ بنانا، کنیف پاخانہ ج کُنُفٌ وہو یقول ہو کا مرجع بعض ہے، وکان جملہ حالیہ ہے اور کان کی ضمیر مامون کی طرف راجع ہے۔ مارًا صیغہ صفت ہے۔ مرّ (ن) مروراً گزرنا۔ فی مرکبہ سواری ج مراکب، رکب (س) رکوباً سوار ہونا مس راکب ج رکبان۔ سقط وہو یقول کا مقولہ ہے (ن) سقوطاً گرنا۔ من عینی میری نظروں سے گر گیا یعنی حقیر ہو گیا، ساقط فرومایہ ج سُقاط۔ حین، وقت ج احیان، احان (ض) وقت آنا۔ غدر (ض ن س) غدراً خیانت کرنا مس غادر، ج غدرۃ۔ یتشفع (ف) شفاعۃ سفارش کرنا مس شفیع ج شفعاء، شفعاً جوڑا کرنا۔ الرئیس، سردار ج رُؤساء، روّس (ک) ریاستہ رئیس ہونا (ض) سردار ہونا۔ لا رفع (ف) رفعاً بلند کرنا (ک) رفعۃ، رفاعۃ عالی مرتبہ ہونا۔

تشریح ایک روز مامون الرشید نے سواری پر جاتے ہوئے ایک بھنگی کو کہتے ہوئے سنا: یہ شخص (یعنی مامون) میری نظروں سے اسی وقت گر گیا یعنی حقیر ہو گیا، جس وقت سے کہ اس نے اپنے بھائی (محمد امین مقتول ۱۹۸ھ) کے ساتھ غداری کی ہے۔ مامون نے کہا، کیا کوئی ہے جو میری اس رئیس کے پاس سفارش کرے کہ میں اس کی نظروں میں اونچا ہو جاؤں نظروں سے گر جانے کے بعد۔

فائدہ: ہارون الرشید نے اپنے تینوں بیٹوں محمد امین، عبد اللہ مامون، قاسم موتمن کو یکے بعد دیگرے ولی عہد بنا کر ولی عہدی کا پیمان کر خانہ کعبہ میں رکھ دیا تھا۔ امین نے مامون کے انکار کے باوجود اپنے بیٹے موسیٰ کو ولی عہد بنا دیا اور حج کے موسم میں ایک امیر کو مکہ بھیج کر اہل حرم سے موسیٰ کی ولیعہدی کی بیعت لے لی اور مامون و موتمن کی ولیعہدی کے عہدنامے جو ہارون نے لکھوا کے خانہ کعبہ میں رکھے تھے منگا کر چاک کر دیئے امین کی طرف سے حجاز کا عامل داؤد بن عیسیٰ تھا، اس نے ۲۷ رجب ۱۹۶ھ میں اہل قریش علماء، فقہاء اور حجاب کعبہ کو جمع کر کے کہا کہ ہارون نے عہد ولایت کو اس مقدس گھر میں بطور امانت رکھ کر ہم لوگوں کو گواہ بنایا تھا اور عہد لیا تھا کہ اگر اسکی خلاف ورزی ہو تو تم مظلوم کا ساتھ دینا، لہٰذا امین نے چونکہ ظلم کیا ہے اور عہد شکنی کی ہے اس لئے ہم کو مامون کا ساتھ دینا چاہیئے۔ حاضرین نے اس سے اتفاق کیا اور امین کو خلافت سے معزول کر کے مامون کی خلافت پر بیعت کی، اہل مدینہ نے بھی یہی کیا، قصہ کوتاہ، مامون کی فوج نے اس کے غلام طاہر بن حسین اور ہرثمہ کی قیادت میں دونوں سمت سے آکر بغداد کا محاصرہ کر لیا۔ ہر سمت سے منجنیق اور قلعہ شکن آلات نصب کر کے شہر پر پتھر برسانے شروع کئے جس سے بیشتر عمارتیں خراب ہو گئیں اور اہل شہر شدت محاصرہ سے تنگ آ گئے۔ امین نے مجبور ہو کر ہرثمہ سے اپنی جان کی امان طلب کی اس نے منظور کر لیا لیکن طاہر نے امان مسترد کر دی، امین نے اپنے درباریوں کے مشورہ سے یہ کوشش شروع کی کہ مخفی طور پر ہرثمہ کے پاس پہنچ کر اسکی حمایت میں آ جائے، ہرثمہ بھی اس پر راضی تھا چنانچہ وہ اس کو لینے کے لئے قصر خلافت کے قریب کشتی میں بیٹھ کر رات کو گیا۔ طاہر اس سازش سے غافل نہیں تھا اس نے بھی اپنے آدمی وہاں بھیج دیئے، امین جس وقت قصر سے نکل کر کشتی میں سوار ہوا تو ان لوگوں نے اس پر تیر برسائے اور پتھر پھینکے یہاں تک کہ کشتی ڈوب گئی، ہرثمہ کو اس کے ساتھیوں نے نکالا، امین پانی میں تیرنے لگا اس کو طاہر کے سپاہیوں نے پکڑ لیا اور اسکے حکم سے قتل کر دیا۔ یہ واقعہ ۲۵ محرم ۱۹۸ھ میں ہوا ہے۔ عبارت "حین غدر باخیہ" سے اسی کی طرف اشارہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

الحلم

بردباری!

بُردباری خزانۂ خرد ست ٭ ہر کرا حلم نیست دیو و دد ست

شتم رجلٌ اباذر الغفاری رضی اللہ عنہ فقال لہ ابوذر یا ھذا ان بینی وبین الجنۃ عقبۃً فان انا جزتُھا فواللہ ما ابالی بقولک وان شو صَدَّنی دونھا فانی اھل لاشدّ مما قلتَ لی

حل لغات: الحلم، دک، حلما بردبار ہونا س حلیم ج حلماء، حلم بردباری، مثل ج احلام، حُلم خواب ج احلام۔ شتم (ض) شتمًا گالی دینا، شتیمہ گالی ج شتائم۔ ابا ذر، جندب بن جنادہ متوفی ۳۲ھ جلیل القدر صحابی ہیں۔ آپ کا وصف زہد صحابہ کے مابین ممتاز ہے آپ ضرورت سے زاید مال جمع کرنا جائز ہی نہیں سمجھتے تھے۔ الغفاری: قبیلہ بنو غفار کی طرف منسوب ہے، غفار کتاب بدر قبیلہ حیث از کنانہ۔ عقبۃ: دشوار گذار گھاٹی ج عقاب۔ جز تجاوز (ن) جوزًا، جوازًا گزر جانا۔ ما ابالی: مبالاۃ۔ پرواہ کرنا۔ صَدَّنی: (ن) صدًّا روکنا۔

تشریح: ایک شخص نے حضرت ابوذر غفاریؓ کو گالی دی، آپ نے فرمایا میرے اور جنت کے درمیان ایک سخت ترین گھاٹی حائل ہے اگر میں اس سے پار ہو گیا تو بخدا مجھے تیری اس بات کی کوئی پرواہ نہیں، اور اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے ورے ہی روک دیا تو میں اس سے زیادہ کا مستحق ہوں جو تو نے مجھے کہا

گر مدی گفت نزا دشمن دوں یا بے تست ٭ مس نزا آفت کہ اور تبہ زد شکستہ

روی الطبرانی وابن حبان والبیہقی عن اجلّ احبار الیھود الذین اسلموا انہ قال لم یبق من علامات النبوۃ شیئٌ الا وقد عرفتہ فی وجہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم حین نظرت الیہ الا اثنتین لم اخبرھما منہ، یسبق حلمہ جھلہ ولا یزید شدۃ الجھل علیہ الا حلمًا، فکنت اتلطف لہ لان اخالطہ فاعرف حلمہ وجھلہ، فابتعت منہ تمرًا الی اجل فاعطیتہ الثمن فلما کان قبیل محلّ الاجل بیومین او ثلاثۃ اتیتہ فاخذت بمجامع قمیصہ وردائہ ونظرت الیہ بوجہ غلیظ، ثم قلت الا تقضینی یا محمد! حقی؟ فواللہ انکم یا بنی عبد المطلب ذوو مطل، فقال عمر: ای عدو اللہ! اتقول لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسمع؟ فواللہ لولا ما احاذر فوتہ لضربت بسیفی راسک، ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر عمر فی سکون وتؤدۃ وتبسم، ثم قال، انا وھو کنا احوج الی غیر ھذا منک یا عمر! ان تامرنی بحسن الاداء وتامرہ بحسن التقاضی، اذھب بہ فاقضہ وزدہ عشرین صاعًا مکان ما رعتہ، فقلت: یا عمر! کل علامات قد عرفتھا فی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ حِيْنَ نَظَرْتُ اِلَيْهِ اِلَّا اثْنَتَيْنِ، لَمْ اُخْبِرْهُمَا يَسْبِقُ حِلْمُهُ جَهْلَهُ وَلَا يَزِيْدُهُ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ اِلَّا حِلْمًا فَقَدْ اَخْبَرْتُهُمَا، اُشْهِدُكَ اَنِّيْ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا

تشریح حافظ طبرانی، ابن حبان، بیہقی نے اسلام قبول کرنے والے یہودیوں کے ایک بہت بڑے عالم سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا، علاماتِ نبوت میں کوئی شے باقی نہ رہی جس کو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور کو دیکھ کر معلوم نہ کر لیا ہو، مگر (صرف دو علامتیں ایسی رہ گئی تھیں) جن پر میں مطلع نہ ہو سکا۔ اول یہ کہ نبی آخر الزمانؐ کی بردباری جہل پر سابق ہوگی، دوم یہ کہ آپ پر جہل کی زیادتی بردباری ہی کو زیادہ کرے گی پس میں آپ کے ساتھ نرم برتاؤ کرتا رہا تاکہ آپ کے ساتھ مخالطت کا موقع مل سکے اور میں آپ کی بردباری کو معلوم کر سکوں چنانچہ ایک بار میں نے آپ سے (بطریق بیع سلم) کچھ کھجوریں مدت مقرر کر کے خرید لیں اور پیشگی قیمت ادا کر دی، اس کے بعد مدت متعینہ سے ایک یا دو روز قبل ہی آپ کے پاس آ کر مجمع عام میں چادر اور گریبان پکڑ لیا اور ترش روئی کے ساتھ آپ کی طرف گھورتے ہوئے میں نے کہا اے محمدؐ کیا آپ میرا حق ادا نہیں کریں گے؟ اے بنو عبد المطلب بخدا تم لوگ بہت ہی ٹال مٹول کرنے والے ہو، حسن اتفاق، حضرت عمرؓ بھی سن رہے تھے آپ نے فرمایا: او دشمن خدا! کیا تو حضورؐ کے بارے میں ایسی باتیں کرتا ہے جن کو میں اپنے کانوں سے سن رہا ہوں بخدا اگر اس چیز کا خوف نہ ہوتا جس کے فوت کا مجھے اندیشہ ہے تو ابھی تیری گردن مار دیتا، حضورؐ حضرت عمرؓ کی طرف خاموشی، سنجیدگی اور مسکراہٹ کے ساتھ دیکھتے رہے پھر ارشاد فرمایا: اے عمرؓ! میں اور یہ تجھ سے کسی اور چیز کے محتاج تھے یعنی اس بات کے کہ تو مجھ کو حسن ادائیگی کا حکم کرتا اور اس کو نرمی کے ساتھ وصول کرنے کا، اچھا ان کو لے جاؤ اور ان کا حق ادا کر دو نیز اس منازعت کے صلہ میں بیس صاع مزید دیدو (یہودی عالم کہتا ہے کہ) میں نے کہا اے عمرؓ! مجھ کو نبوت کی کل علامتیں آپ کا چہرہ اقدس دیکھتے ہی معلوم ہو گئی تھیں صرف دو باقی تھیں سو آج وہ بھی معلوم ہو گئیں، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اللہ سے راضی ہوں رب ہونے کر اور اسلام سے راضی ہوں دین ہونے کر اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے راضی ہوں نبی ہونے کر!

اَلطَّمَعُ

يُقَالُ اِنَّ اَشْعَبَ مَرَّ يَوْمًا فَجَعَلَ الصِّبْيَانُ يَعْبَثُوْنَ بِهِ فَقَالَ لَهُمْ وَيْلَكُمْ سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُفَرِّقُ تَمْرًا مِّنْ صَدَقَةِ عُمَرَ فَمَرَّ الصِّبْيَانُ يَعْدُوْنَ اِلٰى دَارِ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَدَا اَشْعَبُ مَعَهُمْ وَقَالَ مَا يُدْرِيْنِيْ لَعَلَّهُ يَكُوْنُ حَقًّا۔

حل لغات الطمع (س)، لالچ کرنا۔ طامع ج اطماع، طمعاء۔ اشعب، ابو العلاء، ابن زبیر مولود ۹ھ حضرت عثمانؓ کے غلام تھے اور حسن قرات اور عمدگی آواز میں اپنا مثل نہیں رکھتے تھے مگر حرص و لالچ میں ضرب المثل تھے اور نکتہ آفرینی و حاضر جوابی میں یگانۂ روزگار۔ ایک مرتبہ انھوں نے ہلکی پھلکی نماز پڑھی اور چلنے لگے، اہل مسجد نے اعتراض کیا کہ بہت ہلکی نماز پڑھی ہے، انھوں نے جواب دیا اس لئے کہ اس میں ریاکاری نہیں تھی۔ ایک مرتبہ کسی نے ان سے کہا تم نے کبھی میرے احسان کا شکریہ ادا نہیں کیا؟ انھوں نے جواب دیا کہ تیرا احسان تو اچھی نیت نہ رکھنے والے کی طرف سے تھا اس لئے

ے

besturdubooks.wordpress.com

لئے ناشکرے کے پاس پہنچا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے ۱۰۵ سال کی عمر پائی ہے

الصبیان ج صبی بچہ (دیکھو صفحہ) یلعبون (س) لعبًا کھیلنا، مذاق کرنا، عبث بیکار۔ ویحکم لفظ ویل دراصل کلمہ تحسر ہے جو بوقت مصیبت بولا جاتا ہے جیسے ویلی یا ویلتا، لیکن جب متکلم دوسرے کے لئے استعمال کرے تو بددعا کے لئے ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ نکرہ ہونے کی صورت میں بھی مبتدا ہو سکتا ہے کیونکہ کلمات دعائیہ میں اس کی گنجائش ہے خواہ دعائے خیر ہو جیسے سلام علیک، یا بددعا ہو کقولہ تعالیٰ "فویل للذین یکتبون الکتاب" ہر امر عجیب کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے آیت "یا ویلتا أألد وانا عجوز" اور شیخ ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث ابو سعید مرفوعًا روایت کیا ہے کہ ویل جہنم کی ایک وادی ہے، یہ عدم اضافت کی صورت میں اضمار فعل کی بنا پر منصوب اور ابتدا کی وجہ سے مرفوع ہوتا ہے اور بصورت اضافت صرف منصوب ہوتا ہے، پھر یہ ان الفاظ میں سے ہے جن سے اکثر اوقات ان کے حقیقی معنی مراد نہیں ہوتے جیسے تربت یداک، قاتلہ اللہ، لاام لہ، لااب لک، ثکلتک امہ وغیرہ سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ابو عمرو القرشی المتوفی سنہ ۱۰۶ھ احد فقہاء المدینۃ تمرا کھجور واحد تمرۃ ج تمور، تمر (ن) تمرًا۔ کو کھجور کھلانا۔ یعدون (ن) عدوًا دوڑنا۔ دار گھر ج دور، دیار، ادؤر، دار (ن) دورًا، دورانًا چکر لگانا۔ ما یدریک: ما استفہامیہ ہے۔ دری (ض) دریًا۔ درایۃ جاننا۔ حقا (ن، ض) ثابت ہونا

تشریح بیان کیا جاتا ہے کہ ایک روز حضرت اشعب (کسی راستہ سے) گزرے تو بچوں نے ان کے ساتھ مذاق کرنا شروع کردیا حضرت اشعب نے ان سے (پیچھا چھڑانے کے لئے) کہا: کم بختو حضرت سالم بن عبداللہ حضرت عمرؓ کے صدقہ سے کھجوریں تقسیم کر رہے ہیں (اور تم یہاں کھیل رہے ہو، یہ سنتے ہی) بچے حضرت سالم کے مکان کی طرف دوڑ پڑے۔ ان کے ساتھ حضرت اشعب بھی یہ کہتے ہوئے دوڑنے لگے۔ کیا معلوم، ہو سکتا ہے سچ ہی ہو۔ ؎

کاسہ چشم حریصاں پر نشد ✽ تا صدف قانع نشد پر در نشد

كَفُّ اللِّسَانِ عَنِ الْوُقُوعِ فِي عِرْضِ الْإِنْسَانِ

انسان کی آبروریزی سے زبان کی روک تھام !

؎ مریز آبروئے برادر بگوئی ✽ کہ دہرت بریزد بشہر آبروئی ✽ بعد گفتن خلق چوں دم زدی ✽ اگر راست گوئی سخن ہم بدی

لما دخل الحسن البصري على الحجاج، فقال له: ما تقول في علي وعثمان؟ قال: أقول فيهما كما قال من هو خير مني بين يدي من هو شر منك، قال: ومن ذلك؟ قال موسى فرعون حيث قال له فرعون: فما بال القرون الأولى؛ قال علمها عند ربي في كتاب۔

حل لغات کف (دیکھو صفحہ) اللسان (دیکھو صفحہ) الوقوع فی فلان وقیعۃ گالی دینا، عیب لگانا، وقوعًا گرنا۔ عرض آبرو ج اعراض، عَرَض سامان ج عروض رات کا ایک حصہ ج ہراض، عُرض کنارہ، عرض (ض) عرضًا پیش کرنا اس، ظاہر ہونا اور ہمیشہ نہ رہنا (ک) عرضًا، عراضۃ چوڑا ہونا۔ دخل (ن) دخولًا داخل ہونا۔ علیہ زیارت کرنا۔ الحسن البصری؛

besturdubooks.wordpress.com

ابوسعید بن ابی الحسن یسار۔ آپ ۲۱ھ میں پیدا ہوئے اور وادی القریٰ میں نشوونما پایا اور ۱۱۰ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔ ابن سعد نے ان کے تمام اوصاف ایک سطر میں جمع کئے ہیں فرماتے ہیں: کان عالماً رفیعاً ثقۃً حجۃً مامونا عابداً ناسکاً کثیر العلم فصیحاً جمیلاً وسیماً۔ آپ عالم، بلند مرتبہ، معتمد، برہان، نیک خصلت، عبادت گزار، وافر العلم، فصیح، خوبصورت اور خوش فرو تھے۔ آپ علوم ظاہریہ کے علاوہ علم باطن کے زیور سے بھی آراستہ تھے، چنانچہ بڑے بڑے ارباب تصوف نے آپ کا نام جلی عنوان سے لکھا ہے۔ حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں کہ آپ نے (۱۲۰) صحابہؓ سے ملاقات کی ہے۔

الحجاج: ابو محمد ابن یوسف بن الحکم الثقفی سیاتی ذکرہ ان شاء اللہ تعالیٰ، فرعون عمالقہ شاہان مصر کا لقب ہے جیسے کسریٰ ملوک فارس کا، قیصر ملوک روم کا، خاقان ملوک چین کا، تبع ملوک یمن کا، قیل ملوک عرب کا، نجاشی ملوک حبشہ کا، خلیفہ ملوک بغداد کا اور سلطان آل سلجوق کا لقب ہے، یہاں فرعون سے مراد ولید بن مصعب بن ریان ہے جو قبطی النسل ہے تھا اس کی عمر چار سو سال سے زیادہ ہوئی ہے، حضرت سعید بن جبیر ناقل ہیں کہ تین سو سال تک اس کے سر میں درد تک نہیں ہوا، بال: حال۔ قرون جمع قرن ایک گروہ کے بعد ایک گروہ، سینگ، آفتاب کی پہلی شعاع، بارش کا پہلا، سو سال کا زمانہ، قرن (س) قرناً ملی ہوئی بھوں والا ہونا۔ من اقرن، قرن۔

تشریح: جب حضرت حسن بصریؒ نے حجاج سے ملاقات کی تو حجاج نے آپ سے دریافت کیا: آپ حضرت علیؓ و حضرت عثمانؓ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں ان کے بارے میں وہی کہتا ہوں جو تجھ سے زیادہ شریر کے سامنے مجھ سے زیادہ بہتر شخص نے کہا تھا۔ حجاج نے کہا وہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون مردود، جب فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: فما بال القرون الاولیٰ؟ (اچھا تو پہلے لوگوں کا کیا حال ہوا؟) تو حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: علمہا عند ربی فی کتاب۔ (ان لوگوں کا علم میرے پروردگار کے پاس دفتر اعمال میں محفوظ ہے) ۱۲

محمد حنیف غفرلہ گنگوہی

نوعٌ غریبٌ مِنَ المسابّۃ

بدکلامی کا انوکھا انداز

قال بعضہم وجدتُ علیٰ قبرٍ مکتوباً انا ابنُ مَن کانت الریحُ طوعَ امرہٖ یحبسہا اذا شاءَ ویُطلقہا اذا شاءَ قال فعظُمَ فی عینی مصرعُہٗ ثم التفتُّ الیٰ قبرٍ اٰخرَ قبالتَہٗ فاذا علیہ مکتوبٌ لا یغترّ احدٌ بقولہٖ فما کان ابوہ الا بعضَ الحدّادین یحبس الریحَ فی کیرہٖ ویتصرف فیہا قال فعجبتُ منہما یتسابّان میتین ۔

حل لغات: نوع: قسم ج انواع۔ غریب، عجیب، غیر مانوس، مسافر، اجنبی ج غرباء۔ غرب (ن) غَرْباً۔ الرجلُ دور ہونا۔ النجمُ ڈوبنا، غربۃ پردیسی ہونا۔ (س) غَرَباً تو سے چہرہ کا کالا ہونا (ک) غرابۃً مخفی و پوشیدہ ہونا۔ مسابّۃ مفاعلت سے باہمی گالی گلوج۔ سبّ (ن) سبًّا گالی دینا۔ وجدتُ (ض) وُجْداً، وجوداً پانا۔ وُجْداً، جِدۃ مستغنی ہونا۔ مَوجِدۃً غضبناک ہونا۔ قبر: انسان کے دفن کرنے کی جگہ ج قبور۔ قبر (ن) قبراً، مقبراً میت کو دفن کرنا۔ مکتوباً: کتب (ن) کتاباً، کتابۃً لکھنا۔ علیہ واجب کرنا۔ ابن: بیٹا ج ابناء، بنون۔ الریح: ہوا ج ریاح، جمع اَرْواح، بو، غلبہ۔ راح (ن) رَوْحاً۔ الیومُ تیز ہوا والا ہونا۔ رواحاً شام

besturdubooks.wordpress.com

کے وقت آنا یا جانا یا کام کرنا (ض، بریکا)۔ البیت ہوا دار ہونا، راحتہ۔ للمعروف بھلائی خوشی سے کرنے کے لئے جلدی کرنا۔ مُطوّع۔ طاعٍ، مُطیع فرمانبردار، طاع (ن) طوعاً فرماں بردار ہونا (ض) طائع ج طُوّع امرۃ، حکم ج اوامر، کام، واقعہ، شی ج امور، امران، اُمِرَ آمراً حکم کرنا (س، ک) اُمِّرَ، امارۃ امیر و حاکم ہونا۔ یحبسہا (ض) حبساً قید کرنا۔ من شی روکنا، حَبْس ج حُبُوس، محبس ج محابس قیدخانہ۔ یطلقہا اطلق۔ الاسیر قیدی کو چھوڑنا، طلق (ض) طلقاً۔ الشیٔ دینا، طلقت (ن) طلاقاً۔ المرأۃ عورت کا شوہر سے جدا ہونا، ص طالق ج طُلُق (ک) طلاقۃ خوش بیان ہونا۔ طلاقۃ ہنس مکھ ہونا۔ عظم (ک) عِظماً، عظامۃ بڑا ہونا ص عظیم ج عُظماء، عظام، عُظم ہڈی ج عِظام، اعظم۔ عینی آنکھ ج اعین، چشمہ ج عیون، ذات شی ج اعیان، عوین بیل گائے، عانَ (ض) عیناً، عَینۃ آنکھ کی بڑی چوڑی تیلی والا ہونا۔ عیناً نظر لگانا، منصرعۃ صرع (ف) صرعاً مصرعاً پچھاڑ دینا، لا یغتر اغترار دھوکا کھانا، غر (ن) غراً، غروراً دھوکا دینا، اغرک بفلان تو نے اس پر دلیری کیوں کی (س) غرارۃً شریف ہونا، ناتجربہ کار ہونا، غُر، اَغر جغرارۃ خوبصورت سفید رنگ والا ہونا۔ الحدادین جمع حداد لوہار۔ کیر لوہاروں کی وہ مشک جس سے وہ بھٹی دھونکتے ہیں ج اکیار، کیرہ۔

تشریح ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک قبر پر عبارت لکھی ہوئی دیکھی "انا ابن مکن الی قولہ ویطلقہا اذا شاءۃ" یعنی اس شخص کا ڈھول جس کے حکم کی ہوا بھی فرمانبردار تھی جب چاہتا تھا اسکو قید کر لیتا تھا اور جب چاہتا تھا رہا کر دیتا تھا، راوی کہتا ہے کہ مجھے اس کا یہ کہنا بہت بڑا معلوم ہوا۔ اس کے بعد میں ایک دوسری قبر کی طرف جو اسکے سامنے تھی متوجہ ہوا اس پر یہ لکھا ہوا تھا "لا یغتر احدالی قولہ ویتصرف فیہا" کوئی شخص اسکی بات سے دھوکا نہ کھائے کیونکہ اسکا باپ تو ایک معمولی آدمی یعنی لوہار تھا جو ہوا کو اپنی مشک میں روک لیتا تھا اور اس میں تصرف کرتا تھا۔ ناقل کہتا ہے کہ میں نے ان دونوں سے بہت تعجب کیا کہ وہ مرنے کے بعد بھی گالی گلوچ کر رہے ہیں

معنے قولہم فلانٌ اشأمُ مِن طُوَیس

محاورۂ عرب "فلانٌ اشأمُ مِن طُوَیس" کی مراد

ھو طُوَیسُ المغنّی لانہ قال: وُلِدتُ یومَ تُوُفّی رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وفُطِمتُ یومَ تُوُفّی ابوبکر رضی اللّٰہ عنہ وبلغتُ الحُلُمَ یومَ قُتِلَ عمر رضی اللّٰہ عنہ وتزوّجتُ یومَ قُتِلَ عثمان رضی اللّٰہ عنہ وجاءنی وَلَدٌ یومَ قُتِلَ علیؓ واخرُ یومَ ماتَ الحسنُ مسموماً قال، ومادمتُ بینَ اظہرِکم لاتامنوا من ظہورِ الدجال +

حل لغات اَشأم، اسم تفضیل ہے، شُؤم (ک) شآمۃ نامبارک ہونا، طُوَیس طاؤس کی تصغیر ہے (قالہ الجوہری) بمعنی مور ج اطواس، طواویس، طاس (ن) طوساً۔ الوجہ خوبصورت ہونا۔ یہاں طویس سے مراد ایک گویا ہے دیکھو مقدمہ صـ۲ وُلِدت، ولدت (ض) لِدَۃً، ولادۃً جننا، وُلِد، وَلَد بچہ (مذکر و مؤنث) تُوُفّی توفّاہ ۔ اللہ موت دینا، وفات موت ج وفیات فُطِمت (ض) فطماً۔ الولد بچہ سے دودھ چھڑانا، افطم الرضیع دودھ پیتا بچہ دودھ چھڑانے کے وقت پر پہنچ گیا، فطیم دودھ چھڑایا ہوا ج فُطُم، الحُلم (ن) حُلماً۔ الصبی بالغ ہونا، دیکھو صـ۶۲ مسموماً، سُمّ زہر، سوئی کا ناکا ج سِمام، سُموم، سَمَّ (ن) سَمّاً زہر دینا، سُموماً الریح جھلسنا، مادمت (ن، س) دوماً، دَوَاماً، ہمیشہ رہنا۔ اظہرکم جمع ظہر پیٹھ، لا تامنوا: دیکھو صـ۳۶

تشریح اہل عرب کے قول "فلان أشأم من طویس" میں طویس سے مراد طویس مخنث ہے، اس نے (اپنی بدبختی کی وجہ بیان کرتے ہوئے) کہا ہے کہ میں اس دن پیدا ہوا جس دن حضور اکرم صلعم کی وفات (حسرت آیات) ہوئی اور دودھ چھڑایا گیا، جس دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور بالغ ہوا جس دن حضرت عمر رض کو شہید کیا گیا اور شادی کی جس دن حضرت عثمان کو شہید کیا گیا۔ اور میرے یہاں بچہ پیدا ہوا جس دن حضرت علی کو شہید کیا گیا اور دوسرا بچہ ہوا جس دن حضرت حسن رض (کو جعدہ نے زہر دیا اور آپ) نے بحالت زہر انتقال کیا، اس کے بعد کہتا ہے کہ جب تک کہ میں تم میں رہوں گا اس وقت تک تم ظہور دجال سے مامون نہ ہو سکو گے

مَنْ قَالَ مَا لَا يَنْبَغِيْ سَمِعَ مَا لَا يَشْتَهِيْ

جو شخص نامناسب بات کہیگا ناگوار خاطر سنے گا

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے ❋ ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

يُرْوىٰ اَنَّ اَبَا دُلَفٍ قَصَدَهٗ شَاعِرٌ تَمِيْمِيٌّ، فَقَالَ لَهٗ: مَنْ اَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ تَمِيْمٍ فَقَالَ اَبُوْ دُلَفٍ: ؎

تَمِيْمٌ بِطُرُقِ اللُّؤْمِ اَهْدٰى مِنَ الْقَطَا	وَلَوْ سَلَكَتْ سُبُلَ الْهِدَايَةِ ضَلَّتْ

فَقَالَ لَهُ التَّمِيْمِيُّ: نَعَمْ بِتِلْكَ الْهِدَايَةِ جِئْتُ اِلَيْكَ، فَاَفْحَمَهٗ ـــــ

حل لغات یروی (ض) روایۃ بیان کرنا ص راوٍ ج رُواۃ، راوُون (س) رَیّا سیراب ہونا ص ریّان ج رِوَاء، رُوِی خوشگوار پانی، رُواء رونق۔ ابادلف، ابو القاسم بن عیسیٰ بن ادریس عجلی متوفی ۲۲۶ھ عرب کا امیر، مامون الرشید کا مشہور سپہ سالار اور بہت سی خوبیوں کا مالک تھا، کتاب البزاۃ، کتاب الصید، کتاب سیاست ملوک وغیرہ آپ کی یادگار ہیں۔ ایک بار معتصم کے سپہ سالار اعظم افشین نے ابو دلف پر از راہِ عداوت خون کا الزام قائم کر کے چاہا اس کو قصاص میں قتل کردے، احمد بن ابو داؤد ایادی جس کا رتبہ معتصم کے دربار میں وہی تھا جو مامون کے یہاں قاضی یحییٰ بن اکثم کا تھا، اس کو یہ خبر معلوم ہوئی فوراً سوار ہو کر افشین کے یہاں پہنچا، دیکھا تو جلاد تلوار لئے ہوئے ابو دلف کو قتل کرنے کے واسطے تیار ہے جلدی سے آگے بڑھ کر افشین سے کہا: مجھ کو امیر المؤمنین نے یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ تم ابو دلف کو قتل نہ کرو بلکہ میرے سپرد کردو، اور حاضرین کو اس پر گواہ بنالیا کہ میں نے امیر المؤمنین کا پیغام پہنچادیا، اس کے بعد معتصم کے پاس گیا اور سارا ماجرا سنا کر کہا کہ تنگیٔ وقت کے باعث میں نے دریافت کئے بغیر یہ جرأت اس لئے کی کہ مجھے آپکی حسن نیت پر کامل اعتماد تھا، معتصم نے آدمی بھیج کر ابو دلف کو بلایا اور اس کو رہا کر کے انعام بخشا۔ قصدہ دیکھو ص ۲۳ طرق جمع طریق راستہ طرق (ن) طَرْقًا طروقًا رات کے وقت آنا ص طارق ج طُرّاق۔ الباب کھٹکھٹانا۔ اطرق (افعال) سر جھکایا یعنی خاموش رہا اور سوچا رہا۔ اللؤم دیکھو ص ۲۴ اہدیٰ: زیادہ راہ یاب، ہدیٰ، ہُدی (ض) ہدایۃ، ہُدی رہنمائی کرنا ص ہادٍ ج ہُداۃ ۔ ہدانہ ۔ العروس دلہن کو شوہر کے پاس بھیجنا، اہتدیٰ راہ پانا، ہدیۃ تحفہ ج ہدایا۔ قطا: ایک پرندہ ہے جس کو کونج کہتے ہیں۔ سلکت (ن) سُلُوکًا راستہ چلنا، مسلک راستہ ج مسالک، سلک لڑی ج سُلُوک۔ سُبُل، سبیل راستہ ج سُبُل۔ ضلت (ض، س) ضلالۃ، ضلالۃ گمراہ ہونا ص ضال ج

besturdubooks.wordpress.com

ضُلّال، ضُلّ، ضلال، ضلالۃ گمراہی، فافحم، فحم (ف، فحماً جواب سے ساکت ہونا، کی، فوشہ کالا ہونا، فحم، فحیم کوئلہ، افحم خاموش کرنا الجواب المفحم خاموش کن جواب۔

تشریح بیان کیا گیا ہے کہ ابودلف کے پاس ایک تمیمی شاعر آیا، ابودلف نے اس سے دریافت کیا تو کس قبیلہ کا ہے؟ اس نے کہا تمیمی ہوں، ابودلف نے اس کی ہجو میں یہ شعر پڑھا سے تمیم اہ قبیلہ تمیم کیتنگی کے طریقو پر قطا سے زیادہ راہ یاب ہے اور اگر وہ ہدایت کا راستہ اختیار کرے تو گمراہ ہو جاتا ہے۔ تمیمی نے کہا جی ہاں اسی ہدایت کو لے کر آپ تک پہنچا ہوں، یہ کہہ کر خاموش کر دیا۔

تنبیہ :- امام بخاریؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے جب سے میں نے تین باتیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہیں اس وقت سے میرے دل میں بنو تمیم کی محبت اور بڑھ گئی ہے ۱۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دجال کے لیے میری اُمت میں سب سے زیادہ سخت بنو تمیم ہوں گے ۲۔ حضرت عائشہؓ کے پاس بنو تمیم کی ایک لونڈی تھی آپ نے فرمایا، اے عائشہؓ! اس کو آزاد کر دو کیونکہ یہ اولادِ اسمٰعیل سے ہے ۳۔ آپ کے پاس بنو تمیم کے صدقات آئے، آپ نے فرمایا: یہ میری قوم کے صدقات ہیں۔

علامہ ابن الاثیر فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے بنو تمیم کی وہ مذمت دُور ہو جاتی ہے جو ان اشعار میں کی گئی ہے ؎

تیمم بطرق اللوم اھ ٭ ولوان برغوثا علی ظہر قملۃ ٭ رأتہ تمیم من بعید لولت ٭

نے عمرو بن اہتم سے زبرقان حصین بن بدر تمیمی کے متعلق دریافت کیا اس نے ان کی شان میں ناشائستہ الفاظ استعمال کئے زبرقان نے انکار کیا اور اپنی شرافت ظاہر کی اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ان من البیان لسحرا" اسی طرح ایک مرتبہ احنف بن قیس حضرت معاویہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے گدے پر بیٹھنے کے لئے اشارہ کیا مگر یہ زمین پر بیٹھ گئے، حضرت معاویہ نے دریافت کیا کہ گدے پر کیوں نہیں بیٹھے؟ انھوں نے کہا: کہ قیس بن عاصم منقری نے اپنے صاحبزادے کو جو وصیت کی تھی اس میں یہ بھی تھا کہ شاہ وقت کے پاس اتنی دیر مت بیٹھنا جس سے وہ تنگ دل ہو جائے، اور اس سے اتنا قطع تعلق بھی نہ کرنا کہ وہ تجھے بھلا دے، اور اس کے گاؤ تکیہ اور گدے پر مت بیٹھنا، نیز اس کے اور اپنے درمیان ایک دو آدمیوں کی جگہ چھوڑ کر بیٹھنا کیونکہ ممکن ہے اثنار مجلس میں کوئی ایسا شخص آجائے جو اس جگہ کے لائق نہ ہو، اور اس کی وجہ سے تمہیں اس جگہ سے اٹھنا پڑے" اس پر حضرت معاویہ نے فرمایا "لقد اُوتیت بنیہ الحکمۃ مع رقۃ حواشي الکلام" اور یہ اشعار پڑھے ؎

یا ایہا السائل عما مضی ٭ وعلم ہذا الزمن العائب ٭ ان کنت تبغی العلم او اہلہ ٭ او شاہدا یخبر عن غائب
فاعتبر الارض باسمائہا ٭ واعتبر الصاحب بالصاحب

النصرع الی اللہ تعالیٰ شانہ

جناب باری میں عاجزانہ دعا

فقیر وخستہ بدرگاہت آمدم ٭ کہ جز دعائے توام نیست ہیچ دست آویز

حکی ابراھیم بن عبداللہ الخراسانی قال حججت مع ابی سنۃ حج الرشید فاذا نحن بالرشید واقف حاسر حافٍ علی الحصباء

؎ مسلم عن زہیر رضہ...

وقد رفع یدیہ وھو یرتعد ویبکی ویقول یارب انت انت وانا انا العواد بالذنب وانت العواد بالمغفرۃ اغفرلی فقال لی ابی انظر الی جبار الارض کیف یتضرع الی جبار السماء۔

حل لغات: التضرع، دیکھو صفحہ گذشتہ۔ حکی، (ض) حکایۃ۔ الکلام نقل کرنا۔ الخبر بیان کرنا، علیہ چغلخوری کرنا، حُکی چغلخور، حجت، دیکھو صفحہ سنۃ، سال ج سنون، سنوات، سنۃ (س) سنھا بہت برسوں والا ہونا۔ الرشید، ہارون ابو محمد ابن مہدی خیزران کے بطن سے ۱۴۸ھ میں مقام رَے میں پیدا ہوا اور ہادی کے انتقال کے بعد ۱۴ ربیع الاول ۱۷۰ھ میں جبکہ اس کا سن ۲۵ سال کا تھا تخت خلافت پر بیٹھا اور ۲۳ سال دو ماہ اٹھارہ روز تک خلافت کے امور کو انجام دیا اور ۱۳ جمادی الثانی ۱۹۳ھ میں وفات پائی اور طوس میں دفن ہوئے انہوں نے اپنے عہد خلافت میں ۹ حج کئے ہیں اور ہر مرتبہ اپنے ساتھ ایک سو علماء اور فقہاء کو مع ان کے اہل وعیال کے لے گیا جس سال حج کے لئے نہیں جا سکتا تھا اس سال اپنے عوض میں تین سو آدمیوں کو بھیجتا تھا۔ واقف، (ض) وقفاً، و وقوفاً ٹھہرنا — علی الامر مطلع ہونا موقف جو وُقُف، مَوقف ٹھہرنے کی جگہ جو مَواقف، حاسر (ن، ض) حسوراً ننگے سر ہونا، حَشر میدان جنگ کے پیادے۔ — البصر تھک جانا (س) تحسرۃ افسوس کرنا، حاف (س) حفاً ننگے پاؤں ہونا س حاف جو حفاۃ، الحصباء، سنگریزہ، حصب (ن، ض) حَصباً کنکری سے مارنا۔ یدیہ، "ید" کا تثنیہ ہے ہاتھ (اس کی اصل یدی ہے) جو اَیدی، ایادی جو ایادی (اس کا استعمال اکثر نعمت میں ہوتا ہے) یرتعد، کا نپنا، اِرتعد لرزہ گرفت ادرا، رَعَد (ن) رعداً — السحاب بادل کا گرجنا۔ بکی (ض) بکاءً بکیً زور و مس بانگ جو بکاۃ۔ العواد، عاد (ن) عوداً بار بار کرنا — عیادۃً بیمار پرسی کرنا، عود لکڑی، سارنگی جو عیدان اعواد المغفرۃ (ض) غفراً، غفراناً، مغفرۃ چھپانا، معاف کرنا س غافر جو غفرۃ، غفار، غفور بہت بخشنے والا، مغفر خود (جس کو فوجی ٹوپی کے نیچے پہنتا ہے) جبار، اسماء حسنیٰ میں سے ہے، تسلط والا۔

تشریح: ابراہیم بن عبداللہ خراسانی نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے والد کے ساتھ اسی سال حج کیا جس سال ہارون الرشید نے حج کیا تھا ہم نے دیکھا کہ ہارون الرشید ننگے سر ننگے پاؤں کنکریوں پر کھڑا دونوں ہاتھ اٹھائے لرزہ براندام ہے اور آہ و زاری کے ساتھ یہ کہہ رہا ہے ' بار الہا آپ آپ ہیں اور میں میں ہوں، میں گناہ کا عادی ہوں اور آپ بخشش کے، سو خدایا! میرے گناہوں کو معاف فرما حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ کو کہا جبار ارض (رشید) کو دیکھ کس طرح جبار سماء (اللہ تعالیٰ) سے عاجزی کے ساتھ دعا کر رہا ہے

تواضع زگردن فرازاں نکوست ٭ گدا اگر تواضع کند خوئے اوست

صحبۃ الاحداث

نوعمروں کی ہمنشینی!

چو خواہی کہ قدرت بماند بلند ٭ دل اے خواجہ در سادہ رویاں مبند (سعدیؒ)

عن ابی سعید الخراز قال: رأیت ابلیس فی النوم، وھو یمر عنی ناحیۃ، فقلت: تعال، فقال ای شیء اعمل بکم انتم

besturdubooks.wordpress.com

طرحتموہ عن نفوسکم ما اُخادع بہ الناس، قلتُ: ماھو؟ قال الدنیا، فلمّا ولّی التفت الیّ، فقال: بغیران لی فیکم لطیفۃ، قلتُ: ماھی؟ قال صحبۃ الاحداث۔

حل لغات صحبۃ دیکھو ص۲۳، احداث: جمع حَدَث جوان، حدث (ن) حدوثاً ـــــ الامرُ واقع ہونا، نو پید ہونا، حدّث عن فلان روایت کرنا، احدثہ ایجاد کرنا، مُحدَث پاخانہ ج اَحداث، حادثہ مصیبت ج حوادث، ابوسعید بغدادی مدرس مدرسہ نظامیہ جن کو لسان التصوف کہا جاتا ہے کیونکہ آپ نے تصوف میں چار سو کتابیں لکھی ہیں۔ آپ نے ذوالنون مصریؒ کو دیکھا ہے اور بشر حافیؒ کی صحبت میں رہے ہیں۔ توفی فی اواخر قرن الخامس من الہجرۃ۔ الخز: ریشم، فروش، خز ریشم ج خزوز۔ النوم: دیکھو ص۱۵، نحو: دیکھو ص۵ ناحیۃ: جانب، کنارہ ج نواحی۔ تعال: بفتح لام بمعنی آؤ اگر اس کے ساتھ ضمیریں ہوں تب بھی لام مفتوح ہی رہتا ہے، فیقال تعالَ یا رجلُ، تعالیا یا رجلان الخ ور بما ضمت اللام مع جمع المذکر وکسرت مع المؤنث۔ طرحتم (ف) طرحاً ـــــ الشیٔ پھینک دینا، مطرح ڈالنے کی جگہ ج مطارح، نفوسکم: جمع نفس روح، نفس (ک) نفاسۃ مرغوب ہونا، نفساً ـــــ بعین نظر بد لگانا، نفست (س) نفساً، نفاساً ـــــ المرأۃ زچہ ہونا، نَفَس سانس ج انفاس، اخادع: خدعاً وخدعاً (ف) خدعاً دھوکا دینا ص خادع۔ الدنیا: دیکھو ص۱۲ ولّی: پیٹھ پھیرنا، لطیفۃ: نکتہ ج لطائف، لطف (ک) لطافۃ باریک ہونا ص لطیف (ن) لطفاً مہربان ہونا۔

تشریح ابوسعید خرازؒ سے مروی ہے آپ نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ ابلیس کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجھ سے کتراتا ہوا گزر رہا ہے، میں نے کہا: آ ـــــ اس نے کہا میں تمہارے پاس آکر کیا کروں جب تم اس چیز کو پس پشت ڈال چکے ہو جس سے میں لوگوں کو دھوکا دیتا ہوں، میں نے کہا وہ کیا؟ اس نے کہا دنیا۔ پھر اس نے چلتے ہوئے میری طرف متوجہ ہو کر کہا: بجز فائدہ کے، لئے تم میں ایک لطیفہ ہے، میں نے کہا وہ کیا؟ اس نے کہا نوعمروں کے ساتھ رہنا۔

؎ دام سخت است مگر لطف خدا یار شود ✽ ورنہ آدم نبرد صرفہ ز شیطان رجیم (حافظ)

یجب علی السائل ان یتفکر فی سؤالہ

سائل کو اپنے سوال میں غور کرنا ضروری ہے!

؎ سخن داں باندیشہ راند کلام ✽ کہ بے فکر باشد سخن ناتمام

دخل بشارٌ علی المھدی، وعندہ خالہ یزید بن منصور الحمیری، فانشدہ قصیدۃً یمدحہ بھا، فلمّا اتمّھا قال لہ یزید: ماصناعتک؟ ایھا الشیخ! فقال لہ: اثقب اللؤلؤ، فقال المھدی: اتھزأ بخالی؟ فقال یا امیر المؤمنین: مایکون جوابی لہ؟ وھو یرانی شیخاً اعمٰی، ینشد شعراً، فضحک المھدیُّ واجازہ۔

حل لغات یجب (ض) وجوباً لازم ہونا، السائل (ف) سؤالاً دریافت کرنا ص سائل ج سائلون، سُؤل، مسئلہ حاجت مطلب ج مسائل، سوال ج اسئلہ۔ یتفکر، (ض) فکراً، فکرۃً، افکر، تفکر ـــــ فی الامر سوچنا، فکر ج افکار، دخل (ن) دخولاً داخل ہونا۔ بشار: ابومعاذ بن برد مولود ۹۵ھ متوفی ۱۶۷ھ دولت عباسیہ وامویہ کا مشہور مخضرمی شاعر ہے۔ مادرزاد نابینا تھا اس

کی آنکھوں کی پتلیاں اُبھری ہوئی تھیں اور ان پر سُرخ گوشت چڑھا ہوا تھا، وکان اقبح الناس عمیً، کلام منثور، مزدوج، مسجع، اور اشعار میں تفنن، توسیع، تصرف، ابداع، ہر صنف میں ملکہ تامہ رکھتا تھا۔ المہدی: ابو عبد اللہ محمد بن ابی جعفر منصور مولود ۱۲۶ھ متوفی ۱۶۹ھ مو سیاقی ذکرہ ان شاء اللہ تعالیٰ: ماموں — فانشدہ — الشعر، شعر پڑھنا۔ نشید، ج نشائد، اُنشودہ ج اَناشید وہ شعر جس کو ایک دوسرے کے سامنے پڑھا جائے، نشد (ن، ض) نشداً گم شدہ کو ڈھونڈھنا، ناشدہ قسم کھلانا۔ یمدح (ف) مدحاً تعریف کرنا، مدیح تعریف ج مدائح۔ صناعتک صنعۃ پیشہ ج صنائع، صنع (ف) صُنعاً بنانا — الیہ احسان کرنا۔ انقب (ن) نقباً الشئ سوراخ کرنا، چھیدنا۔ انار روشن ہونا۔ النجم چلنا، نجم ثاقب روشن ستارہ، نقب سوراخ ج اَنقاب، نقوب۔ اللؤلؤ موتی ج لآلی۔ الشیخ بوڑھا ج شیوخ اشیاخ جج مشائخ، شیخ کا اطلاق ہر اس شخص پر بھی ہوتا ہے جو لوگوں میں علم و فضل اور مرتبہ کے لحاظ سے بڑا ہو، شاخ (ض) شیخاً، شیوخۃ بوڑھا ہونا، اتھزأ (س) ہزأً ٹھٹھا کرنا۔ جوابی ج اجوبہ جواب (ن) جوباً۔ البلاد قطع کرنا۔ الثوب بیچ سے کاٹنا، اعمیٰ: نابینا ج اَعمار، عُماۃ، عمی (س) عمًی اندھا ہونا۔ ضحک (س) ضحکاً ہنسنا ص ضاحک، اضحکہ جس پر ہنسی آئے ج اضاحیک۔ اجازہ: انعام دینا، الشئ جائز کرنا، جائزہ عطیہ ج جوائز، جاز (ن) جوازاً گزر جانا۔

تشریح ایک مرتبہ بشار خلیفہ مہدی کے ہاں آیا جبکہ وہاں اس کا ماموں یزید بن منصور حمیری بھی موجود تھا، بشار نے مہدی کی تعریف میں ایک قصیدہ سنایا، ختم ہونے پر یزید نے کہا: بڑے میاں آپ کیا کام کرتے ہیں؟ بشار نے کہا: جی میں موتی چھیدتا ہوں: اس پر مہدی نے کہا: تو میرے ماموں کے ساتھ ٹھٹھا کرتا ہے؟ بشار نے کہا: اے امیر المؤمنین اس کے علاوہ اور کیا جواب ہو سکتا ہے جبکہ وہ مجھ کو دیکھ رہا ہے کہ بوڑھا ہوں نابینا ہوں شعر کہہ رہا ہوں، اس جواب پر مہدی ہنس دیا اور بشار کو عطیہ سے نوازا۔

كلام العرب خالٍ عن الحشو

کلام عرب غیر ضروری الفاظ سے پاک ہے

رُوِیَ اَنَّ ابا العباس الکندیَّ المتفلسفَ رکب الی المبردِ وقال انی اجد حشواً فی کلام العرب، اجد العرب تقول عبد اللہ قائمٌ ثم تقول اَنَّ عبد اللہ قائمٌ ثم تقول اِنَّ عبد اللہ لقائمٌ والمعنی فی الجمیع واحد فقال المبرد بل المعانی مختلفۃ لاختلاف الالفاظ فقولہم عبد اللہ قائمٌ اخبار عن قیامہ وقولہم اِنَّ عبد اللہ قائمٌ جوابٌ عن سوال سائل متردد وقولہم اِنَّ عبد اللہ لقائمٌ جوابٌ عن انکار منکرٍ لقیامہ

حل لغات کلام: اس کا مادہ کلم ہے، کلمہ (ن، ض) کلماً زخمی کرنا، کلام کو کلام اسی لئے کہتے ہیں کہ اس سے بسا اوقات دل زخمی ہو جاتا ہے جیسے چھری کا تیر کا تلوار کا گھاؤ بھرا۔ ؎ لگا جو زخم زباں کا سدا ہمیشہ ہرا۔ عرب، عرب باشندگان ملک عرب، اعراب، (ک) عربا، عروبۃ فصیح عربی بولنا (س) عربا بگڑے ہوئے معدے والا ہونا، اعرب — الشئ ظاہر کرنا۔ الکلمۃ اعراب لگانا، خالٍ: اسم فاعل ہے۔ خلا (ن) خلوّاً خالی ہونا۔ خلوۃ تنہائی اختیار کرنا۔ الخلاء خالی مکان، پاخانہ۔ الحشو: کلام کے اندر ایسی زیادتی جس کی ضرورت نہ ہو۔ روی، دیکھو ص۴۸ رکب دیکھو ص۵۵ المبرد: ابو العباس محمد بن یزید ازدی مولود ۲۱۰ھ

متوفی ۲۹۱ھ جو آپ نے ابو عمرو جرمی، ابو عثمان مازنی، ابو حاتم سجستانی وغیرہم سے شرف تلمذ حاصل کیا، لیکن اساتذہ میں مازنی کو زیادہ مانتے تھے، موصوف نے کتاب سیبویہ جرمی سے شروع کی اور مازنی سے فاتحہ فراغ پڑھا۔ ثعلب ہمیشہ مناظرہ کی تاک میں رہتے تھے مگر ملاقات کا اتفاق نہ ہوتا تھا۔ کسی کا شعر ہے ؂

فَأَبْدَانُنَا فِي بَلْدَةٍ وَالْتِقَاؤُنَا ٭ عَسِيرٌ كَأَنَّا ثَعْلَبٌ وَالْمُبَرِّدُ

اہل علم کے نزدیک مبرد کو ثعلب پر بدرجہا ترجیح تھی، مبرد فصیح و بلیغ لطیف و ظریف بھی تھے یہ اوصاف ثعلب میں کہاں پھر مبرد کے مقابلہ میں ثعلب کب ٹھہر سکتے تھے، کتاب الکامل، الروضہ، القوافی وغیرہ آپ کی یادگار ہیں۔

تشریح: بیان کیا گیا ہے کہ ابو العباس کندی متفلسف نے مبرد کے پاس آکر کہا: میں کلام عرب میں حشو پاتا ہوں کیونکہ وہ عبد اللہ قائم بھی کہتے ہیں اور ان عبد اللہ قائم بھی اور ان عبد اللہ لقائم بھی حالانکہ ان سب کے معنی ایک ہیں، مبرد نے کہا (ایسا نہیں ہے) بلکہ (ہر ایک کے) معنی بسبب اختلاف جدا جدا ہیں چنانچہ ۱ میں صرف قیام کی خبر دینا ہے اور ۲ میں متردد قیام اور طالب حکم کا جواب ہے اور ۳ میں منکر قیام کا جواب ہے

فائدہ: حشو ایک اصطلاحی لفظ ہے جس کا تعلق علم معانی سے ہے اہل معانی کی اصطلاح میں حشو اس زائد لفظ کو کہتے ہیں جس کا زائد ہونا متعین ہو جیسے شعر ؂

وَأَعْلَمُ عِلْمَ الْيَوْمِ وَالْأَمْسِ قَبْلَهُ ٭ وَلٰكِنَّنِي عَنْ عِلْمِ مَا فِي غَدٍ عَمِي

(میں آج اور کل کا جو اس سے پیشتر ہے علم رکھتا ہوں لیکن آنے والے واقعات سے قطعاً نابلد ہوں) اس شعر میں لفظ قبلہ زائد ہے اور اس کا زائد ہونا متعین ہے

طُولُ الْأَمَلِ

درازی امید

؂ ہر کرا خوابگہ آخر بدو مشت خاک است ٭ گو چہ حاجت کہ بر افلاک کشد ایوان را

كَانَ طَاشْتَكِينُ قَدْ جَاوَزَ تِسْعِينَ سَنَةً فَاسْتَأْجَرَ أَرْضًا وَقْفًا مُدَّةَ ثَلٰثِمِائَةِ سَنَةٍ عَلٰى جَانِبِ دِجْلَةَ لِيَعْمُرَهَا دَارًا، وَكَانَ فِي بَغْدَادَ رَجُلٌ مُحَدِّثٌ يُحَدِّثُ فِي الْخَلْقِ يُسَمّٰى فُتَيْحَةَ فَقَالَ: يَا أَصْحَابَنَا! نُهَنِّئُكُمْ، مَاتَ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَقَالُوا: وَكَيْفَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: طَاشْتَكِينُ عُمْرُهُ تِسْعُونَ سَنَةً وَقَدِ اسْتَأْجَرَ أَرْضًا ثَلٰثَمِائَةِ سَنَةٍ، فَلَوْ لَمْ يَعْلَمْ أَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ قَدْ مَاتَ مَا فَعَلَ هٰذَا فَتَضَاحَكَ أَصْحَابُهُ ۔

حل لغات: طول: (ن) لمبا ہونا، ص طویل ج طِوال، طَول: طاقت قدرت، غنا۔ الأمل: امید ج آمال، امل (ن) ملا امید کرنا۔ طاشتکین: دیکھو مقدمہ ص۲۲ فاستاجر: کرایہ پر لینا، اجر (ن، ض)، اجراً بدلہ دینا اَجْر بدلہ ج اُجور، اَجیر مزدور ج اُجراء، ارضا: دیکھو ص۳۲ دجلہ: عراق کا مشہور دریا جس پر شہر بغداد واقع ہے۔ لیعمر: عمر (ن) عَمْراً، عُمْرًا، اَعْمَرَ المنزل آباد کرنا (ن، ض) عُمُرًا (س) عُمُراً لمبی عمر پانا۔ خلق: مخلوق ج خلائق، خلق (ن) خَلْقًا پیدا کرنا (ک) خلقاً پرانا ہونا۔ نہنئکم، مضارع کا جمع متکلم ہے۔ مبارک باد دینا۔

تشریح عالشکین کی عمر تین سو سال سے بھی متجاوز ہو چکی تھی (اس پر بھی) اس نے دریائے دجلہ کے کنارے ایک موقوفہ زمین کو تین سو سال کی مدت تک مکان بنانے کے لئے کرایہ پر لے لیا۔ بغداد میں ایک لطیفہ نامی محدث خلق خدا کو حدیث سنایا کرتے تھے انہوں نے کہا دوستو! مبارک باد ملک الموت مر گیا۔ دوستوں نے کہا: یہ کیسے (ہو سکتا ہے؟) انہوں نے کہا: عالشکین کی عمر تین سو سال کی ہو چکی پھر بھی اس نے تین سو سال کے لئے زمین اُجرت پر لی ہے، اگر وہ یہ نہ سمجھتا کہ ملک الموت مر گیا تو ایسا نہ کرتا (شیخ کا یہ جواب سن کر سب ساتھی ہنس دیئے)

نصيحةُ السلطان ولزومُ طاعته

بادشاہ کی خیر خواہی اور اس کی اطاعت شعاری

روى الشعبي عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال لي ابي اَرٰى هذا الرجلَ (يعني عمرَ ابن الخطاب) يَستفهمك ويُقدمك على الاكابر من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم واني مُوصيك بخلال اربع لا تُفشين له سرًّا ولا يُجرّبن عليك كذبًا ولا تطوِ عنه نصيحةً ولا تغتابن عنده احدًا قال الشعبي فقلتُ لابن عباس كل واحدة خير من الفٍ قال اي والله ومن عشرة آلاف۔

حل لغات | **نصیحۃ**: بمعنی ہدایت خیر و صلاح کی طرف بلانا اور شر و فساد سے روکنا ج نصائح، نصح (ف) نُصحًا نصیحت کرنا مص تنصیح: نصیحت کرنا ج نُصَحاء۔ نصوح: خالص توبہ۔ پکی توبہ کرنا۔ **السلطان**: بادشاہ ج سلاطین، **لزوم**: مص لزوما، لازما۔ الشیٔ لازم ہونا، و المال واجب ہونا۔ الامر علیہ واجب ہونا۔ **طاعۃ**: فرماں برداری۔ دیکھو صفحہ ۵۲، **الشعبی**: ابو عمرو بن شراحیل جلیل القدر تابعی اور مشہور محدث ہیں ان کو پانچ سو صحابہ کی زیارت کا شرف حاصل ہے، عاصم کہتے ہیں کہ کوفہ بصرہ و حجاز میں شعبیؒ سے زیادہ کوئی عالم نہ تھا خود فرمایا کرتے تھے کہ بیس سال سے آج تک کوئی روایت کسی محدث سے ایسی نہیں سنی جس کا مجھے علم نہ ہو صحابہؓ کے سامنے درس دیتے تھے اور صحابہؓ بھی شریک درس ہوتے تھے، آپ ہی نے سب سے پہلے امام اعظمؒ کی غیر معمولی صلاحیتیں کا اندازہ کرکے انکو علم حاصل کرنے کا شوق دلایا تھا اور امام صاحبؒ برسوں آپ کے حلقہ درس میں شریک رہے، آپ ۲۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۰۳ھ میں وفات پائی وقیل وُلد فی خلافۃ عمرؓ سنہ ۲۰ھ وفات ۱۰۵ھ۔ **ابن عباس**: عبد اللہ بن عباسؓ بن عبد المطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں، ہجرت سے تین سال پیشتر پیدا ہوئے اور صغر سنی ہی میں علم و فضل کے اعتبار سے ائمہ میں شمار ہونے لگے وفور علم اور کثرت فہم کی وجہ سے آپکو حبر الامۃ سمجھا جاتا تھا، جو احادیث آپ سے مروی ہیں انکی تعداد تقریباً ایک ہزار ہے، توفی ۶۸ھ۔ **یستفہمک**۔ الامر دریافت کرنا فہم (س) فہمًا سمجھنا فہم سمجھ ج افہام، فہیم سمجھدار ج فُہَمَاء۔ **الاکابر**: اکبر (اسم تفضیل) کی جمع ہے، کبر (ک) کِبَرًا مرتبہ میں بڑا ہونا مص کبیر ج کبراء کبُر علیہ الامر دشوار ہونا (س) کِبَرًا عمر رسیدہ ہونا، کِبر غرور، کُبر شیٔ کا بڑا حصہ۔ **موصیک** ایصاء وصیت کرنا وصیۃ ج وصایا، وَصِی وصیت کرنے والا ج اوصیاء۔ **بخلال**: جمع خَلّۃ دوستی، عادت خُلّ دوست ج اخلال، خلیل خالص دوست ج اخلاء، خُلّان۔ **لا یجربن**: تجربۃ آزمانا۔ کذبًا (ض) جھوٹ بولنا مص کاذب ج کذبۃ، الکذبۃ جھوٹ بات ج اکاذیب، کذوب بڑا جھوٹا ج کُذُب، کذّاب۔ **لا تطو** (ض) اخفا الحدیث بات چھپانا۔ **لا تغتابن**: اغتیاب پیٹھ پیچھے بدگوئی کرنا **ای**: بکسر ہمزہ و سکون یا حرف جواب ہے بمعنی نعم، علماء نحو کا قول ہے کہ یہ جواب کے

کہ قسم سے پہلے آئے اور کسی موقعہ پر نہیں آتا، مگر ابن حاجبؒ نے کہا ہے کہ استفہام کے بعد بھی آتا ہے جیسے آیت وَیَسْتَنْبِئُوْنَکَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ۔ **تشریح** امام شعبیؒ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ مجھ سے میرے والد نے فرمایا: میں اس شخص کو (یعنی حضرت عمرؓ کو) دیکھتا ہوں کہ تجھ سے اکثر امور میں رائے لیتے ہیں اور اکابر صحابہ پر ترجیح دیتے ہیں۔ سو میں تجھ کو چار باتوں کی وصیت کرتا ہوں (۱) ان کا راز کبھی ظاہر نہ کرنا (۲) اپنے اوپر جھوٹ آزمانے کا موقع نہ دینا (۳) ان سے نصیحت کی بات نہ چھپانا (۴) ان کے پاس کسی کی غیبت نہ کرنا۔ امام شعبیؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے کہا: ہر بات ہزار روپے سے بہتر ہے آپ نے فرمایا: ہاں! بلکہ دس ہزار روپے سے بھی بہتر ہے۔

الهزل
خوش طبعی!

بیتِ من بیت نیست اقلیست ٭ ہزلِ من ہزل نیست تعلیمست (رومی)

حُکِیَ عن اَشعبَ انّہٗ حضر ولیمۃً لبعض وُلاۃِ المدینۃ، وکان رجلاً بخیلاً، فدعا الناسَ ثلاثۃَ ایامٍ، وھو یجمعھم علی مائدۃٍ فیھا جَدْیٌ مشویٌّ، فیحوم الناسُ حولَہٗ، ولا یَمَسُّہٗ احدٌ منھم لعلمِھم ببخلہٖ، واشعبُ کان یحضر مع الناس ویری الجدیَ فقال، فی الیوم الثالث: زوجتُہٗ طالقٌ ان لم یکن عُمُرُ ھذا الجَدْیِ بعد ان ذُبِحَ وشُوِیَ اَطْوَلَ مِن عُمُرِہٖ قبل ذٰلک ۔

حل لغات ہزل: (ض) ٹھٹھا کرنا، ہزالۃ خوش طبعی (ن، س) ہُزِلَ لاغر و کمزور ہونا، ہَزِیْل دبلا ج ہَزْلیٰ۔ حُکی: دیکھو ۵۵ اشعب: دیکھو ۳۹ حضر: (ن) حُضوراً۔ المجلس حاضر ہونا۔ حَضارۃ شہر میں مقیم ہونا۔ اُحْتُضِرَ قریب مرگ ہونا۔ ولیمۃ: ہر وہ کھانا جو کسی خوشی کے وقت کھلایا جائے ج ولائم۔ والمشہور انہ اسم لطعام العرس خاصۃ۔ ولاۃ: جمع والی حاکم۔ مدینۃ: شہر، قصبہ ج مُدُن یہاں مدینہ منورہ مراد ہے جس کا نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے یثرب تھا۔ مَدَنَ (ن) مُدُوْناً۔ بالمکان اقامت کرنا (فعل غیر مستعمل ہے) بخیلاً: کنجوس ج بُخَلاء۔ بَخِلَ (س) بَخَلاً (ک) بُخْلاً کنجوس ہونا۔ فدعا: (ن) دَعْوۃً کھلانے کے لئے بلانا، دعاءً پکارنا اس داعی ج دُعاۃ۔ لہ دعا ئے خیر کرنا۔ علیہ بددعا کرنا۔ مائدۃ: دسترخوان ج موائد، جدی: یکسالہ بکری کا بچہ ج جداء۔ مشوی: بھونا ہوا گوشت، شوی (ض) شَیّاً گوشت کو آگ پر بھوننا۔ شِواء، شِوی بھونا ہوا گوشت۔ فیحوم: (ن) حوماً چکر لگانا اس حائم ج حوم۔ یمسہ: (ن، س) مَسّاً، مَسِیساً چھونا اس ماس۔ ذبح: (ن) ذبحاً ذبح کرنا، ذبیحہ جو عنقریب ذبح کیا جائے ج ذبائح، مَذْبَح ذبح کرنے کی جگہ ج مذابح۔

ترجمہ: اشعب سے حکایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ مدینہ کے کسی حاکم کے ولیمہ میں شریک ہوا جو بڑا ہی کنجوس تھا چنانچہ وہ لوگوں کو تین روز تک برابر بلاتا رہا اور ایک دسترخوان پر جس میں بکری کا یکسالہ بھونا ہوا بچہ تھا۔ جمع کرتا رہا (بٹھلاتا رہا) لوگ اس کے آس پاس چکر لگاتے رہتے لیکن کوئی چھوتا نہ تھا کیونکہ حاکم کی کنجوسی سے سب واقف تھے، اشعب بھی لوگوں کے ساتھ آتا اور بکری کے بچہ کو دیکھتا تھا جب تیسرا دن ہو گیا تو اشعب نے کہا، حاکم کی بیوی پر طلاق اگر اسکی عمر ذبح کے بعد اس سے زیادہ نہ ہو جو ذبح سے پیشتر تھی

besturdubooks.wordpress.com

اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْ كَثْرَةِ الْأَكْلِ

بسیارخوری سے خدا کی پناہ،

ے باندازہ خور زاد اگر مردمی ٭ چنیں پرشکم آدمی یا خمی ٭ ندارند تن پروراں آگہی ٭ کہ پرمعدہ باشد حکمت تہی

قال صدقۃ بن عبداللہ المازنی، اولمَ علیّ ابی لمّا تزوّجتُ، فعملنا عشر جفان ثریدًا من جزورٍ فاوّلُ من جاءنا ھلال (وھو ھلال بن اسعد المازنی من شعراء الدولۃ الاُمویۃ) نقدّمتُ الیہ جفنۃً فاکلھا، ثم اُخری حتی اَتی علی عشر جفان، ثم استسقٰی فاُتی بقربۃٍ من نبیذٍ، فوضع طرفھا فی شدقہٖ فافرغھا فی جوفہٖ ثم خرج فاستأنفنا عمل الطعام۔

حلِ لغات اعاذنا: پناہ دینا، عاذ (ن) عَوْذًا پناہ لینا اس عائذ ج عُوّذ۔ اَوْلَم: شادی بیاہ کا کھانا تیار کرنا۔ جفان: جمع جفنۃ عربوں کا سب سے بڑا پیالہ، اس کے بعد قصعہ ہے جس میں دس آدمی سیر ہو سکتے ہیں پھر صحفہ جو پانچ کے لئے کافی ہے پھر مِسکلۃ جو دو تین کے لئے کافی ہے پھر صحیفہ جو صرف ایک کے لئے ہے (قالہ الکسائی) ثرید: ثرائد، ثرد (ن) ثَرْدًا۔ الخبز روٹی توڑ کر شوربے میں تر کرنا۔ جزور: ذبح کے لئے اونٹنی یا بکری ج جُزُر، جزرات (ض) جَزْرًا، جِزارًا۔ الشاۃ ذبح کرنا، جزّار قصاب۔ اَتی (ض) علیہ پورا کرنا۔ بہ لانا۔ اتیانا آنا۔ استسقی: پانی طلب کرنا، سقی (ض) سَقْیًا پلانا اس ساقی ج سُقاۃ، سقاء مشک ج اسقیۃ۔ قربۃ: مشک ج قِرَب، قربۃ اور سقاء پانی کی مشک کو کہتے ہیں اور زق، سرکہ اور شراب کی مشک کو اور ذکرہ شہد کی مشک کو کہتے ہیں (قالہ فی الفرائد) نبیذ: شراب جو نشہ آور نہ ہو، انگور، کھجور، کشمش، شہد، جو، گیہوں سب سے بنائی جاتی ہے۔ وضع: وضعا رکھنا، نفسہ اپنے آپ کو ذلیل کرنا، وضیع خسیس۔ المرأۃ جننا۔ شِدق: جبڑا ج اشداق۔ افرغھا: برتن خالی کرنا۔ جوف: پیٹ، اندرونی حصہ ج اجواف، جوف (س) جوفًا کھوکھلا ہونا، اجوف کھوکھلا، فاستانفنا: از سر نو کرنا۔

تشریح صدقہ بن عبداللہ مازنی نے بیان کیا ہے کہ میرے والد نے میری شادی کے موقعہ پر ولیمہ کیا تو ہم نے اونٹ کے گوشت سے ثرید کے دس پیالے تیار کئے (پس بلا عربی ہی سے) سب سے پہلے دولت امویہ کا مشہور شاعر ہلال بن اسعد مازنی آیا، میں نے ایک پیالہ اس کے سامنے کر دیا اس نے اس کو کھا لیا پھر دوسرا پھر تیسرا یہاں تک کہ دس کے دس چٹ کر گیا اس کے بعد اس نے پانی طلب کیا تو نبیذ کی ایک مشکیزہ دی گئی اس نے اس کا کنارہ جبڑوں میں رکھا اور تمام نبیذ پیٹ میں انڈیل لی، جب وہ چلا گیا تو ہمیں از سر نو کھانا تیار کرنا پڑا۔

وَكَانَ سَبَبُ مَوْتِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ اَنَّ نَصْرَانِيًّا اَتَاهُ، وَهُوَ بِدَابِقٍ بِزَنْبِيلٍ مَمْلُوْءٍ بَيْضًا وَآخَرَ مَمْلُوْءٍ تِيْنًا قَالَ قَشِّرُوْا فَجَعَلَ يَاْكُلُ بَيْضَةً وَتِيْنَةً، حَتّٰى عَلَى الزَّنْبِيْلَيْنِ، ثُمَّ اَتَوْهُ بِقَصْعَةٍ مَمْلُوْءَةٍ مُخًّا بِسُكَّرٍ فَاَكَلَهٗ فَاتَّخَمَ، فَمَرِضَ، فَمَاتَ۔

besturdubooks.wordpress.com

حل لغات دابق: حلب کے قریب ایک بستی ہے۔ زبیل: ٹوکرا۔ تین: انجیر۔ مخ: مغز استخوان۔ التخم: بدہضمی ہونا۔

تشریح: سلیمان بن عبد الملک کی موت کا سبب یہ ہوا کہ مقام دابق میں ایک نصرانی ایک ٹوکرا انڈوں کا اور ایک انجیروں کا بھرا ہوا لے کر آیا سلیمان نے انجیروں کو چھیلنے کا حکم دیا خدام نے چھیل دیئے تو اس نے ایک ایک انڈا اور ایک ایک انجیر کھانا شروع کیا اور دونوں ٹوکرے ختم کر گیا پھر بوٹ سے بھرا ہوا ایک پیالہ شکر کیسا تھ لایا گیا اس کو بھی کھا گیا اور بدہضمی میں مبتلا ہو کر مرگیا۔

وَلَمَّا حَجَّ سُلَيْمَانُ تَأَذَّى بِحَرِّ مَكَّةَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَوْ أَتَيْتَ الطَّائِفَ فَأَتَاهَا، فَلَمَّا كَانَ بِسُحُقٍ لَقِيَهُ ابْنُ أَبِي الزُّبَيْرِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! اجْعَلْ مَنْزِلَكَ عَلَيَّ، قَالَ: كُلُّ مَنْزِلِي، فَرَمَى بِنَفْسِهِ عَلَى الرَّمْلِ، فَقِيلَ لَهُ: يُسَاقُ إِلَيْكَ الْوِطَاءُ؟ فَقَالَ: الرَّمْلُ أَحَبُّ إِلَيَّ، وَأَعْجَبَهُ بَرْدُهُ، فَأَلْزَقَ بِالرَّمْلِ بَطْنَهُ، قَالَ: فَأُتِيَ إِلَيْهِ بِخَمْسِ رُمَّانَاتٍ فَأَكَلَهَا، فَقَالَ: أَعِنْدَكُمْ غَيْرُ هٰذِهِ؟ فَجَعَلُوا يَأْتُونَهُ بِخَمْسٍ بَعْدَ خَمْسٍ، حَتَّى أَكَلَ سَبْعِينَ رُمَّانَةً، ثُمَّ أَتَوْهُ بِجَدْيٍ وَسِتِّ دَجَاجَاتٍ، فَأَكَلَهُنَّ وَأَتَوْهُ بِزَبِيبٍ مِنْ زَبِيبِ الطَّائِفِ فَنَثَرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَكَلَ عَامَّتَهُ وَنَعَسَ، فَلَمَّا انْتَبَهَ أَتَوْهُ بِالْغَدَاءِ، فَأَكَلَ كَمَا أَكَلَ النَّاسُ فَأَقَامَ يَوْمَهُ وَمِنْ غَدٍ، قَالَ لِعُمَرَ: أَرَانَا قَدْ أَضْرَرْنَا بِالْقَوْمِ، وَقَالَ لِابْنِ أَبِي الزُّبَيْرِ: اتْبَعْنِي إِلَى مَكَّةَ، فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَالُوا لَهُ: لَوْ أَتَيْتَهُ فَقَالَ: أَقُولُ مَاذَا؟ أَعْطِنِي ثَمَنَ قِرَايَ الَّذِي قَرَيْتُكَهُ۔

حل لغات تأذی: تکلیف اٹھانا، اذی (س) اذی، اذاۃ تکلیف پانا (ص) اذ۔ حرۃ: سیاہ سنگلاخ زمین، حراس ان (ض) حرّا، حرۃ، حرارۃ گرم ہونا۔ مکہ: مشہور جگہ ہے زادہا اللہ شرفا۔ طائف: مکہ کے قریب ایک نہایت خوشگوار شہر ہے جس کو حسین ابن سلام نے تقریباً ستنسہ میں آباد کیا تھا۔ سحوق: جمع سُحُوق، سحق (ک) سُحُوقۃ۔ النخلۃ: درخت خرما کا طویل ہونا (ف) سحقا۔ ؤ باریک کوٹنا۔ الثوب کپڑے کا بوسیدہ ہونا، سُحقا دوری۔ الوطاء: فرش۔ الرمل: ریت۔ برد: خنکی۔ فالزق: چپٹا لیا۔ رمان: انار۔ جدی: یکسالہ بکری کا بچہ۔ دجاجۃ: مرغی۔ زبیب: کشمش۔ نعس: اونگھنا۔ غداء: ناشتہ۔ قرای: مہمان نوازی۔

تشریح: جب سلیمان حج کے لئے گیا تو مکہ کی سنگلاخ تپتی ہوئی زمین سے غیر معمولی تکلیف اٹھائی، حضرت عمر بن عبد العزیز نے کہا اگر آپ طائف تشریف لیجائیں تو بہت اچھا ہو، سلیمان طائف آگیا جب اونچی اونچی کھجوروں کے باغ میں پہنچا تو ابن ابی الزبیر سے ملاقات ہوئی اس نے کہا: آپ میرے یہاں آجائیے اقامت کر لیجئے۔ سلیمان نے کہا میرے لئے تو ہر جگہ منزل ہی ہے، یہ کہہ کر ریت پر لیٹ گیا لوگوں نے کہا: فرش بچھا یا جائے؟ اس نے کہا مجھے ریت ہی مرغوب ہے، کیونکہ ریت کی خنکی اچھی معلوم ہو رہی تھی۔ راوی کہتا ہے کہ اس کے پاس پانچ انار لائے گئے اس نے پانچوں کو کھا کر کہا: اور ہیں؟ لوگوں نے یکے بعد دیگرے پانچ پانچ انار لانے شروع کئے اور اس طرح وہ ستر انار کھا گیا پھر ایک بھنی ہوئی بکری اور چھ مرغیاں لائی گئیں وہ ان کو بھی چٹ کر گیا اس کے بعد طائف کی عمدہ کشمشیں اس کے سامنے پھیلا دی گئیں اس میں سے بھی اکثر کو کھا گیا، اس کے بعد سو گیا کچھ دیر بعد بیدار ہوا تو ناشتہ لایا گیا اور ناشتہ بھی اتنا ہی کھایا جتنا اوروں نے کھایا، الغرض اس روز اور دوسرے روز وہیں رہا اگلے روز عمر سے کہنے لگا کہ شاید ہم نے قوم کو نقصان میں ڈال دیا۔ ابن ابی الزبیر سے کہا کہ تو مکہ تک میرے ساتھ چل، وہ نہ مانا لوگوں نے کہا: اگر چلے چلو تو بہتر ہے، اس نے کہا: کیا عرض کروں؟ اب تک جو مہمان نوازی کی ہے اس کی قیمت مل جائے تو غنیمت ہے

besturdubooks.wordpress.com

رَوَى الْعُتْبِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ الشَّمَرْدَلِ وَكِيْلِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الطَّائِفَ دَخَلَ هُوَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَأَيُّوْبُ ابْنُهٗ بُسْتَانًا لِعَمْرٍو، قَالَ: فَجَالَ فِي الْبُسْتَانِ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: نَاهِيْكَ بِمَالِكُمْ هٰذَا مَالًا، ثُمَّ أَلْقٰى صَدْرَهٗ عَلٰى غُصْنٍ، وَقَالَ: وَيْلَكَ يَا شَمَرْدَلُ، مَا عِنْدَكَ شَيْءٌ تُطْعِمُنِيْ؟ قُلْتُ: بَلٰى، وَاللّٰهِ عِنْدِيْ جَدْيٌ كَانَتْ تَغْدُوْ عَلَيْهِ بَقَرَةٌ وَتَرُوْحُ أُخْرٰى، قَالَ: عَجِّلْ بِهٖ وَيْحَكَ، فَأَتَيْتُهٗ بِهٖ كَأَنَّهٗ عُكَّةُ سَمْنٍ، فَأَكَلَهٗ وَمَا دَعَا عُمَرَ وَلَا ابْنَهٗ حَتّٰى إِذَا بَقِيَ الْفَخِذُ، قَالَ: هَلُمَّ أَبَا حَفْصٍ، قَالَ: أَنَا صَائِمٌ، فَأَتٰى عَلَيْهِ۔

حل لغات: العتبی: دیکھو صفحہ ۱؎ شمردل بن شریک بن عبد ربہ عربی شعراء دولت امویہ میں سے ہے اور جریر و فرزدق کا ہمعصر توفی نحو ۸۰؁ھ۔ عمرو بن العاص مشہور صحابی ہیں رضی اللہ عنہ۔ ایوب بن سلیمان بن عبد الملک متوفی ۹۸؁ھ۔ جال: چکر لگانا۔ ناہیک: کلمہ تعجب ہے۔ غصن: شاخ۔ عکۃ سمن: گھی کا ڈبہ۔ الفخذ: ران۔ ہلم: بمعنی تعال۔

تشریح: فاضل عتبی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص کے وکیل شمردل نے بیان کیا ہے کہ جب سلیمان طائف آیا تو وہ اور حضرت عمر بن عبد العزیز اور سلیمان کا لڑکا ایوب تینوں حضرت عمرو کے باغ میں آئے سلیمان تھوڑی دیر تو باغ میں ٹہلتا رہا اس کے بعد تعجب کرتا ہوا کہنے لگا: مال تو بہت خوب ہے، پھر ایک شاخ سے لگ کر بولا: اے شمردل کیا تیرے پاس میرے کھلانے کیلئے کچھ نہیں؟ میں نے کہا: بخدا میرے پاس بکری کا ایک بچہ ہے جس کو ایک گائے صبح کو دودھ پلاتی تھی اور ایک شام کو۔ سلیمان نے کہا جلدی لے آ، میں اس کو لے آیا گویا وہ گھی کا کپّہ ہے پس سلیمان پورا کھا گیا نہ حضرت عمر کو پوچھا اور نہ اپنے لڑکے کو بلایا، اور جب صرف ایک ران رہ گئی تو حضرت عمر سے کہنے لگا: تشریف لایئے، آپ نے فرمایا: میں تو روزہ دار ہوں، وہ اس کو بھی صاف کر گیا۔

ثُمَّ قَالَ: وَيْلَكَ يَا شَمَرْدَلُ! مَا عِنْدَكَ شَيْءٌ تُطْعِمُنِيْ؟ قُلْتُ: بَلٰى وَاللّٰهِ، دَجَاجَتَانِ هِنْدِيَّتَانِ كَأَنَّهُمَا رَأْلَا النَّعَامِ، فَأَتَيْتُهٗ بِهِمَا، فَكَانَ يَأْخُذُ بِرِجْلِ دَجَاجَةٍ، فَيُلْقِيْ عِظَامَهَا نَقِيَّةً حَتّٰى أَتٰى عَلَيْهِمَا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ: وَيْلَكَ يَا شَمَرْدَلُ! مَا عِنْدَكَ شَيْءٌ تُطْعِمُنِيْ؟ قُلْتُ: بَلٰى عِنْدِيْ حَرِيْرَةٌ كَأَنَّهَا قُرَاضَةُ ذَهَبٍ، قَالَ: عَجِّلْ بِهَا وَيْلَكَ، فَأَتَيْتُ بِعُسٍّ يَغِيْبُ فِيْهِ الرَّأْسُ، فَجَعَلَ يَتَلَقَّمُهَا بِيَدِهٖ وَيَشْرَبُ، فَلَمَّا فَرَغَ تَجَشَّأَ، فَكَأَنَّمَا صَاحَ فِيْ جُبٍّ، ثُمَّ قَالَ: يَا غُلَامُ! أَفَرَغْتَ مِنْ غَدَائِيْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: ثَمَانُوْنَ قِدْرًا، قَالَ: اِئْتِنِيْ بِهَا قِدْرًا قِدْرًا، قَالَ: فَأَكْثَرُ مَا أَكَلَ مِنْ كُلِّ قِدْرٍ ثَلَاثُ لُقَمٍ، وَأَقَلُّ مَا أَكَلَ لُقْمَةٌ، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ، وَاسْتَلْقٰى عَلٰى فِرَاشِهٖ ثُمَّ أَذِنَ لِلنَّاسِ، وَوُضِعَتِ الْخِوَانَاتُ، وَقَعَدَ وَأَذِنَ لِلنَّاسِ فَمَا أَنْكَرْتُ شَيْئًا مِنْ أَكْلِهٖ۔

حل لغات: رالا النعام: رأل کا تثنیہ ہے بچہ شتر مرغ ج ارؤل، رئلان، رئال، رئال۔ رِجل: پاؤں۔ عظام: جمع عظم ہڈی۔ نقیہ: صاف۔ حریرہ: ایک قسم کا کھانا جو دودھ اور روغن ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔ قراضہ: سونے چاندی کا برادہ۔ عُس: بڑا پیالہ ج عساس، عساس۔ تجشأ: ڈکار لی۔ جب: کنواں۔ قدر: ہانڈی ج قدور۔ خوانات: جمع خوان، دسترخوان۔

besturdubooks.wordpress.com

تشریح: پھر کہا: ما عندک شئ تطعمنی؟ میں نے کہا: دو ہنڈی مرغیاں ہیں گویا شتر مرغ کے بچے ہیں، بس وہ بھی لے آیا، بس سلیمان ایک ایک ٹانگ اٹھاتا تھا اور صاف کرکے ہڈی ڈالتا جاتا تھا اسی طرح سب چٹ کر گیا اور پھر کہنے لگا: یا ثمر دل اہ میں نے کہا: حریرہ ہے گویا سونے کا برادہ ہے، ایسا ہی بھی اتنا بڑا پیالہ بھر کے لایا جس میں آدمی کا سر چھپ جائے سلیمان اس کو بھی اطمینان سے چٹ کر گیا۔ اس کے بعد اتنی زور سے ڈکار لی گویا کنویں میں دھڑ دھڑ کر رہا ہے اس کے بعد خادم سے بولا: باشتہ تیار کر چکا؟ اس نے کہا: ہاں! سلیمان نے پوچھا کتنا ہے؟ خادم نے کہا: اسی ہانڈیاں! سلیمان نے کہا ایک ایک لا تا رہ، چنانچہ ہر ایک ہانڈی سے زیادہ سے زیادہ تین اور کم از کم لقمہ کرتا تھا، یہاں تک کہ اسی کی اسی ہانڈیاں صفا کر گیا، پھر ہاتھ صاف کرکے بستر پر چت لیٹ گیا، اس کے بعد عام لوگوں کو کھانے کے لئے بلایا گیا اور دسترخوان چنے گئے تو پھر لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا اور جتنا دیتے گئے اتنا ہی کھاتا گیا کسی چیز سے انکار نہیں کیا۔ ؎ شکم دمبدم تا فغان × مصیبت بود در زنا یا فغان:۔

ماثورة الحكمة اليونانية

یونانی فلسفہ کیسے خرابی لاتا ہے؟

یحکی ان المامون لما هادن بعض ملوك الروم طلب منه خزانة كتب اليونان كانت عنده مجموعة فى بيت لا يظهر عليه احد فجمع الملك خاصته من ذوى الرأى واستشارهم فى ذلك فكلهم اشار بعدم تجهيزها الا مطرانا واحدا فانه قال جهزها اليهم فما دخلت هذه العلوم على دولة شرعية الا افسدتها واوقعت بين علمائها وكان الشيخ تقى الدين ابن تيميه يقول ما اظن ان الله يغفل عن المامون ولا بد ان يقابله على ما اعتمده مع هذه الامة من ادخال هذه العلوم الفلسفية بين اهلها۔

حل لغات | هادن: مہادنۃ صلح کرنا، ہدن (ض) ہدونا آرام پانا۔ ہدنۃ مصالحت، سکون ج ہدن۔ خزانۃ: خزینہ، گنجینہ خزائن۔ بیت: گھر ج بیوت، ابیات، ج ابابیت، بات (ض) بیتا، بیتوتۃ شب باشی کرنا، بیت خواب گاہ، بیات شبخون ڈالنا۔ مطران: پادریوں کا بہت بڑا بزرگ ج مطارنۃ، مطارین (دیوودون البطرک وفوق الاسقف)، دولۃ: حکومت ریاست غلبہ ج دول، دال (ن) دولۃ۔ الزمان ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پلٹنا۔ تقی الدین ابن تیمیہ (دیکھو مقدمہ ص ۱۹) اظن: (ن) جاننا، گمان کرنا، یقین کرنا۔ ظ بکذا تہمت لگانا، ظنین متہم ج اظناء، ظن گمان ج ظنون۔ یغفل (ن) غفلۃ غافل ہونا، چھوڑ دینا، بد: چارہ کار۔ تشریح: بیان کیا گیا ہے کہ جب مامون الرشید نے روم کے بادشاہ سے مصالحت کی تو اس نے شاہ روم سے یونانی کتابوں کا ذخیرہ طلب کیا جو اس کے پاس ایسی جگہ محفوظ تھا جہاں کسی کی رسائی نہ تھی بادشاہ نے اپنے مخصوص اہل الرائے کو جمع کرکے اس سلسلہ میں مشورہ لیا تو ایک بزرگ پادری کے علاوہ سب نے نہ دینے کا مشورہ دیا بزرگ پادری نے کہا، آپ یہ ذخیرہ ضرور بھیج دیجئے کیونکہ یہ علوم کسی شرعی ریاست وحکومت میں نہیں پہنچے مگر یہ کہ اس کو خراب کر دیتے ہیں اور ان کے علماء میں اختلاف پیدا کر دیتے ہیں

؎ علم بے دیناں رہا کن جہل را حکمت مخواں × از خیالات وظنون اہل یوناں دم مزن

شیخ تقی الدین ابن تیمیہؒ فرمایا کرتے تھے کہ میرا خیال نہیں ہے کہ خداوند تعالیٰ مامون کو یونہی چھوڑ دیں گے بلکہ اس کو امت مسلمہ کے درمیان ان علوم فلسفیہ کے داخل کرنے کا ضرور بدلہ دیں گے۔

فائدہ: دَورِ اسلامیہ میں علم فلسفہ، علم نجوم کا چرچا سب سے پہلے خلیفہ ابوجعفر منصور کے زمانہ میں ہوا، ابوجعفر علم فقہ اور دیگر علوم کے ساتھ ساتھ علم فلسفہ اور علوم نجوم کا بھی بڑا دلدادہ تھا، جب ہارون الرشید کے بڑے بیٹے مامون کے ہاتھ میں خلافت کی باگ آئی تو وہ بھی اپنے دادا ابوجعفر کے قدم بقدم چلا اور بیش بہا تحائف دہدایا کے ذریعہ شاہان روم سے کتب فلاسفہ کا مطالبہ کیا، شاہان روم کے ہاں افلاطون، ارسطاطالیس، بقراط، جالینوس، اقلیدس، بطلیموس وغیرہم کی جو کتابیں موجود تھیں وہ سب انہوں نے مامون کے ہاں بھیج دیں، مامون نے ماہر مترجمین سے ان کتابوں کے ترجمے کرائے اور لوگوں کو انکے پڑھنے پڑھانے کی دعوت دی، لوگوں نے منازل رفیعہ و مراتب سنیہ اور مامونی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کی غرض سے علم فلسفہ سے غیر معمولی دلچسپی لی لان الناس علی دین ملوکہم، یہاں تک کہ مامون کے دور میں علم فلسفہ کا بازار گرم ہوگیا اور اس فن کی اس درجہ خدمت کی گئی کہ دولت عباسیہ دولت رومیہ کے ہم پلہ ہوگئی

قِلّۃُ الطَّعام

کم کھانا

سہ آں حکیمے کہ درحکمت سفت ❁ کُلْ قلیلاً تعش کثیراً گفت

حکی ان الرشید کان لہ طبیبٌ نصرانیٌّ فقال لعلی بن الحسین بن واقد لیس فی کتابکم من علم الطب شیءٌ، والعلم علمان، علم الابدان وعلم الادیان فقال لہ علی بن الحسین قد جمع اللہ تعالیٰ الطب کلہ فی کلمۃٍ واحدۃٍ من کتابہ قال: وما ھی؟ قال: ولا تسرفوا فقال النصرانی: ولا یؤثر عن نبیکم فی الطب شیءٌ، فقال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطب فی خبرٍ واحدٍ، قال: وما ھو؟ قال المعدۃ بیت الادواء واعط کل بدنٍ ما عودتہ فقال النصرانی، ما ترک کتابکم ولا نبیکم لجالینوس طبًّا۔

حل لغات: طعام، کھانا، خوراک ج اَطْعِمَۃ، طعم (س) طُعْماً۔ الشیَّ چکھنا۔ علیہ قادر ہونا۔ الطعام کھانا (ف) طُعْماً آسودہ ہونا، طَعْم مزہ ج طُعُوم۔ طبیب، فن طب کا جاننے والا ج اطباء۔ طب (ن، ض) طَبّاً علاج کرنا، نرمی کرنا، یقال مَنْ اَحَبَّ طبَّ جو دوست رکھتا ہے نرمی کرتا ہے۔ علی بن حسین بن واقد دیکھو مقدمہ ص؟۔ الابدان جمع بدن جسم بدن (ن) بَدْناً، بُدُوناً (ک) بدانۃ موٹے بدن والا ہونا س بادن ج بُدَّن، بَدَنَۃ وہ گائے یا اونٹ جس کی قربانی مکہ میں حج کے موقعہ پر کیجائے ج بُدْن۔ ادیان جمع دین مذہب حساب دو منزلیوم الدین، عادت، بدلہ، فرماں برداری، دان (ض) دیناً، دیانۃ مذہب اختیار کرنا، بدلہ دینا، دَیْناً قرض دینا س دائن، دَیْن قرض ج دُیُون۔ دان الرجل فرمانبردار ہونا و تسرفوا، اسرافاً فضول خرچی، سَرَف (س) سَرَفاً۔ القوم تجاوز کرنا۔ الامر بیکار چھوڑنا۔ لا یؤثر (ن ض)، اثراً، اثارۃً۔ الحدیث نقل کرنا، اثر نشان ج آثار۔ ادواء جمع داء بیماری، دوی (س) دَوًی بیمار ہونا، (ض) دَوِیّاً گنگناہٹ سنائی دینا۔ عودتہ، خوگر و عادی بنانا، جالینوس، حکیم مشہور یونانی فلسفی ہے جو حضرت عیسیٰؑ کے دوسو سال بعد اور حکیم بقراط کے چھ سو سال

besturdubooks.wordpress.com

بعد اور اسکندر کے پانچ سو سال بعد ہوا ہے (طبقات الامم) بمقام برغامس پیدا ہوا اور یہیں نشو و نما پایا۔ اس کے والد نے اولاً اس کو علم ہندسہ، علم حساب، علم ریاضی کی تعلیم دی اس وقت اس کی عمر پندرہ سال کی تھی، بعدہٗ علم منطق، علم فلسفہ پڑھایا اس کے بعد اس کے والد نے ایک خواب دیکھا جس میں تعلیم طب کی طرف اشارہ تھا اس لئے سترہ سال کی عمر میں جالینوس کو ایک معلم کے پاس چھوڑ دیا گیا جس نے کامل التفات کے ساتھ علم طب کی تعلیم دی۔ جالینوس نے پوری جد و جہد کے ساتھ علم طب کو حاصل کیا، اس کی گہرائیوں کو پہنچا اور اتنی مہارت حاصل کی کہ سرآمد روزگار ہوگیا۔ ابن ابی اصیبعہ کہتے ہیں کہ علم طب جالینوس پر ختم ہوگیا، علامہ صاعد نے ابوالحسن علی بن حسین مسعودی کا قول نقل کیا ہے کہ ارسطاطالیس کے بعد بقراط اور جالینوس سے زیادہ علم طب کا جاننے والا کوئی نہیں ہوا۔ جالینوس نے اپنی تصنیفات میں حکماء سوفسطائین، ثماؤلیس، ارسطراطیس، لوقس، بولیس وغیرہم کی غلطیوں پر جا بجا تنبیہ اور حجج صحیحہ کے ساتھ رد کیا ہے۔ جالینوس نے مسیح کے زمانہ میں وفات پائی ہے۔

تشریح: بیان کیا گیا ہے کہ رشید کے ہاں ایک نصرانی طبیب تھا (ایک بار) اس نے علی بن حسین بن واقد سے کہا، تمہاری کتاب (قرآن) میں طب کے بارے میں کچھ بھی نہیں حالانکہ علم درحقیقت دو ہی ہیں علم الابدان، علم الادیان علی بن حسین نے فرمایا: خداوند تعالیٰ نے کل کا کل علم طب اپنی کتاب کے صرف ایک ہی کلمہ میں جمع کر دیا ہے۔ نصرانی نے کہا وہ کونسا کلمہ ہے؟ آپ نے فرمایا: "وَلَا تُسْرِفُوا" فضول خرچی مت کرو۔ نصرانی نے کہا تمہارے نبی سے کو علم طب کے بارے میں کچھ بھی منقول نہیں۔ آپ نے فرمایا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا علم طب صرف ایک ہی حدیث میں جمع کر دیا ہے۔ نصرانی نے کہا وہ کونسی حدیث ہے؟ آپ نے فرمایا: المعدۃ بیت الادواء ا ھ[1] معدہ تمام بیماریوں کا گھر ہے۔ اور ہر بدن کو وہی دے جتنا کہ تو نے اس کو خوگر بنایا ہے، نصرانی نے کہا، تمہاری کتاب اور تمہارے نبی نے جالینوس کے لئے طب نہیں چھوڑا۔

عدل علی رضی اللہ عنہ وتوقیہ عن التجاوز عن حدود اللہ تعالیٰ

حضرت علیؓ کا انصاف اور حدود اللہ کی پابندی

ؔ اعدل تکن من صروف الدہر ممتنعا × فالشرف ممتنع لا عدل فی عمرہ

قال کثیر الحضرمی دخلت مسجد الکوفۃ من قبل ابواب کندۃ فاذا نفر خمسۃ یشتمون علیا رضی اللہ عنہ وفیھم رجل علیہ برنس یقول اعاھد اللہ لاقتلنہ فتعلقت بہ وتفرقت اصحابہ عنہ فاتیت بہ علیا رضی اللہ عنہ فقلت انی سمعت ھذا یعاھد اللہ لیقتلنک فقال ادن ویحک من انت فقال انا سوار المنقری فقال علی رض خل عنہ فقلت اخلی عنہ وقد عاھد اللہ لیقتلنک قال افاقتلہ ولم یقتلنی قلت فانہ قد شتمک قال فاشتمہ ان شئت اودعہ ۔

[1] قال السخاوی فی المقاصد الحسنۃ "لا یصح رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بل ھو من کلام الحارث ابن کلدۃ طبیب العرب او غیرہ (شیخ زادہ بیضاوی)"

حل لغات عدل (ض) عَدلاً، مَعدِلَةً انصاف کرنا، س عادل ج عُدول (ک) عدالۃً عادل ہونا (س) عَدَاً ظلم کرنا۔ توقیا بچنا، تقیّ پرہیزگار ج اتقیاء، وقی (ض) وقایۃً حفاظت کرنا۔ حدود ج حد، احکامِ شرعیہ۔ کثیر حضرمی (دیکھو مقدمہ) نفر تین سے دس تک مردوں کی جماعت ج انفار، نفر (ض) نفراً نفرت کرنا نفیراً چل پڑنا نفیر کوچ کرنے والی جماعت۔ بُرنس، لمبی ٹوپی جو عرب میں پہنی جاتی تھی، ہر وہ لباس جو ٹوپی کی جگہ کام دے سکے۔ اُدنُ، خلّ، ذَرہُ تینوں امر حاضر کے صیغے ہیں دَنُوّ قریب ہونا تخلیت عنہ راستہ چھوڑ دینا ودع چھوڑ دینا۔

تشریح کثیر حضرمی نے ذکر کیا ہے کہ میں کوفہ کی مسجد میں ابواب کندہ کی جانب سے داخل ہوا، دیکھا تو پانچ آدمی حضرت علیؓ کو گالی دے رہے ہیں اور ایک صاحب کلاہ دراز کہہ رہا ہے: بخدا میں (حضرت) علیؓ کو قتل کروں گا، اس کے ساتھی تو سب متفرق ہوگئے میں اس سے الجھ گیا اور پکڑ کر حضرت علیؓ کے پاس لے آیا اور کہا کہ میں نے اس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: بخدا میں علی کو قتل کروں گا۔ آپ نے اس سے فرمایا: تو کون ہے؟ قریب کو آ، اس نے کہا میں سوار منقری ہوں، آپ نے فرمایا: چھوڑ دو جانے دو۔ میں نے کہا: کیسے چھوڑ دوں یہ تو قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں علی کو قتل کروں گا۔ آپ نے فرمایا: تو کیا (تم چاہتے ہو کہ) میں اس کو قتل کر ڈالوں حالانکہ اس نے مجھے قتل نہیں کیا۔ میں نے کہا: گالی تو دی ہے۔ آپ نے فرمایا: چاہے تو تو بھی گالی دے لے ورنہ چھوڑ دے

وَرُوِيَ فِي هٰذَا عَنْهُ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ قَالَ "كَيْفَ أَقْتُلُ قَاتِلِي" مَعْنَاهُ أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ لِي أَنْ أَقْضِيَ عَلَيْهِ بِالْقِصَاصِ فَإِنَّهُ إِنْ أُرِيْدَ بِالْقَتْلِ إِرَادَةُ الْقَتْلِ مَجَازًا فَهُوَ مُرِيْدُ الْقَتْلِ لَا الْقَاتِلُ، وَلَا يُقْتَصُّ مِمَّنْ أَرَادَ قَتْلَ أَحَدٍ وَإِنْ أُرِيْدَ بِالْقَتْلِ الْقَتْلُ حَقِيْقَةً فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِي فَالْأَمْرُ مُفَوَّضٌ إِلَى أَوْلِيَائِي لَا إِلَيَّ، فَلَا يُمْكِنُ لِي قَتْلُهُ۔

عدل ہی کے سلسلہ میں آپ کا یہ قول ہے "میں اپنے قاتل کو کیسے قتل کروں" یعنی میرے لئے اپنے قاتل پر قصاص کا فیصلہ ممکن نہیں، اس لئے کہ اگر قتل سے مُراد ارادہ قتل ہو تب تو وہ حقیقۃً قاتل نہیں بلکہ مرید قتل ہے اور مرید قتل سے قصاص نہیں لیا جاتا اور اگر قتل سے مُراد قتل حقیقی ہو تو جب وہ میرے قتل سے فارغ ہو چکا تو قصاص کا حق اولیا کی طرف منتقل ہو گیا پس میرے لئے اپنے قاتل کو قتل کرنا ناممکن ہے

اِسْتِمَاعُ الْاِغْتِيَاب
غیبت کی سماعت

قَالَ الْعُتْبِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيْدٍ الْقَصْرِيِّ، قَالَ: نَظَرَ إِلَيَّ عَمْرُو بْنُ عُتْبَةَ وَرَجُلٌ يَشْتِمُ بَيْنَ يَدَيَّ رَجُلًا، فَقَالَ لِي: وَيْلَكَ، وَمَا قَالَ لِي وَيْلَكَ قَبْلَهَا، نَزِّهْ سَمْعَكَ عَنِ اسْتِمَاعِ الْخَنَا كَمَا تُنَزِّهُ لِسَانَكَ عَنِ الْكَلَامِ بِهِ، فَإِنَّ السَّامِعَ شَرِيْكُ الْقَائِلِ، وَإِنَّهُ عَمَدَ إِلَى شَرِّ مَا فِي وِعَائِهِ فَأَفْرَغَهُ فِي وِعَائِكَ، وَلَوْ رُدَّتْ كَلِمَةُ جَاهِلٍ فِي فِيْهِ لَسَعِدَ رَادُّهَا كَمَا شَقِيَ قَائِلُهَا، وَقَدْ جَعَلَهُ اللهُ تَعَالَى شَرِيْكَ الْقَائِلِ فَقَالَ: سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ أَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ۔

حل لغات اغتیاب: پیٹھ پیچھے بدگوئی کرنا۔ العتبی: دیکھو صلہ عمرو بن عتبہ بن ابو سفیان بن حرب المتوفی فی حدود ۲۱۹ھ بنو امیہ میں نہایت نیک وصالح، شیریں بیان، فصیح اللسان، عدل پسند اور ظلم کو ناپسند کرنے والے تھے، حجاج کے جور وستم کی وجہ سے عبدالرحمن بن محمد بن اشعث مقابلہ کے لیے اٹھے تو انکے ساتھ حضرت عمرو بھی نکلے اور مقابلہ میں قتال کیا یہاں تک کہ جاں بحق ہو گئے،

یشتم، دیکھو ص۔ ویلک: دیکھو ص۔ نزہ: تنزیہ سے امر حاضر ہے اپنے آپ کو گناہ سے پاک رکھنا نزہ (س، ک) نزاہۃ برائی سے دور رہنا۔ الخنا: بری بات، خنا (ن) خنواً خنی (س) خنی بدزبانی کرنا، وعاء: برتن (وبطلق علی الصدر تشبیہاً) جمع اوعیہ جمع اوعیۃ وعیٰ یعنی وعیاً جمع کرنا۔ فیہ: فی بمعنی مثلہ، ہ، ضمیر حالت جری میں ہے۔ سعید (ف) سعادۃ نیک بخت ہونا ص سعید جمع سعداء شقی (س) شقاوۃ، شقوۃ بدبخت ہونا ص شقی جمع اشقیاء۔ سحت: حرام، ہر وہ کمائی جو خبیث وقبیح ہو اور اس سے عار لازم آئے جیسے رشوت سود وغیرہ۔ سحت (ف) سحتاً حرام مال کھانا۔ ہلاک کرنا۔ تشریح فاضل عتبی نے بواسطہ والد سعید قصری سے نقل کیا ہے آپنے فرمایا، کمبخت (اس سے پہلے کبھی آپنے مجھ سے یہ نہیں کہا) اپنے کانوں کو بھی بری بات سننے سے اسی طرح بچا جس طرح بری بات کہنے سے اپنی زبان کو بچاتا ہے کیونکہ سامع (گناہ میں) کہنے والے کا شریک ہوتا ہے کہنے والا اپنے ظرف کی خباثت تمہارے ظرف میں اونڈیلنا چاہتا ہے اگر جاہل کی بات اسی کے منہ پر مار دی جائے تو لوٹانے والا یقیناً نیک بخت ہوگا جیسا کہ اسکا کہنے والا بدبخت ہے، بیشک خداوند تعالیٰ نے سننے والے کو کہنے والے کا شریک قرار دیا ہے فقال سماعون اھ غلط باتیں سننے والے ہیں حرام کھانے والے ہیں ؎ گندر گاہ قرآن دہن بند ست گوش ❊ بہ بہتان وباطل شنیدن مکوش

قوۃ الفصاحۃ

زور بیان!

؎ نازک کلامیاں مری توڑیں عدو دل ❊ میں وہ بلا ہوں کہ شیشے سے پتھر کو توڑ دوں (ذوق)

قال صاحب الاغانی ان رجلاً قال لجریر من اشعر الناس قال قم حتی اعرفک الجواب فاخذ بیدہ وجاء الی ابیہ عطیۃ وقد اخذ عنزاً فاعتقلھا وجعل یمص ضرعھا فصاح بہ اخرج یا ابت فخرج شیخ دمیم رث الھیئۃ وقد سال لبن العنز علی لحیتہ فقال تری ھذا قال نعم قال او تعرفہ قال لا قال ھذا ابی اتدری لم کان یشرب من ضرع العنز قال لا قال مخافۃ ان یسمع صوت الحلب فیطلب منہ ثم قال اشعر الناس من فاخر بھذا الاب ثمانین شاعراً وقارعھم فغلبھم جمیعاً،

حل لغات فصاحۃ: دیکھو ص۔ صاحب الاغانی: ابوالفرج علی بن حسین اصبہانی ماہر انساب، صاحب تاریخ اور مشہور ادیب ہے کتاب التعدیل والانتصاف، کتاب الدیارات، آداب الغرباء، کتاب ایام العرب وغیرہ سب آپ ہی کی تصانیف

ہیں اور اغانی جیسی مایہ ناز کتاب بھی آپ ہی کی ہے جس کے بارے میں اہل علم کا اتفاق ہے کہ لم یعمل فی بابہ مثلہ، اس کتاب کی تالیف میں آپ نے پچاس سال صرف کئے ہیں یہی وہ کتاب ہے جس کے صلہ میں آپ نے سیف الدولہ سے ایک ہزار اشرفیوں کا انعام پایا تھا، صاحب ابن عباد کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے ساتھ سفر میں بھی برائے مطالعہ کتب ادبیہ کا اتنا عظیم ذخیرہ ہوتا تھا کہ تیس اونٹوں پر لادا جاتا تھا لیکن جب ان کے پاس الاغانی پہنچی تو سفر میں صرف یہی کتاب ہوتی تھی۔ جریر: ابو حزرہ بن عطیہ تمیمی مولود ۳۳ھ متوفی ۱۱۰ھ مشہور اسلامی شاعر ہے، فرزدق اور اخطل کا ہم عصر ہے، جریر اور فرزدق کی باہمی نوک جھونک مشہور ہے لیکن اہل ادب کے نزدیک جریر، فرزدق سے اشعر ہے۔ ایک اعرابی سے دریافت کیا گیا ان میں زیادہ شاعر کون ہے؟ اس نے کہا: قصر شعر تین چیزوں پر مبنی ہے، فخر، مدیح، ہجا اور جریر تینوں میں غالب ہے۔ عنزاً: بکری ج عنوز، عنز (ن) عنزاً۔ نیزہ مارنا۔ فاعتقلہا: بکری کی ٹانگ کو اپنی ران اور پنڈلی کے درمیان دبا کر دوہنا یمص: (س، ن) چوسنا۔ ضرعہا: تھن۔ صاح: (ض) صیحۃ، صیاحاً چیخنا۔ پکارنا۔ علیہ: ڈانٹنا۔ یا ابت: اصل میں یا ابی تھا یا متکلم کو تا سے بدل دیا گیا۔ ذمیم: برا، ذمہ (ن) ذماً، مذمۃ برا کہنا، ذمام حق، حرمت ج اذمۃ ذمۃ امان، عہد ج ذمم۔ رث: کہنہ رث (ض) رثاثۃ۔ الثوب بوسیدہ ہونا ص رث ج رثاث، کلام رث "غث" گھٹیا درجہ کا کلام۔ ہیئۃ: حالت، شکل ج ہیئات۔ سال: (ض) سیلاً، سیلاناً بہنا، سیل: سیلاب ج سیول۔ لبن: دودھ ج البان لبن (ض، ن) لبناً دودھ پلانا، لبون دودھ والی ج لبان، لبین، لبن حاجت ج لبان۔ لحیۃ: داڑھی ج لحی لم: ما استفہامیہ ہے جس پر حرف جار داخل ہے اس صورت میں الف کو حذف کرنا اور میم پر فتحہ دینا ضروری ہے جیسے فیم، الام، علام، بم، شعر کی وجہ سے میم کو ساکن بھی کر دیتے ہیں جیسے مصرعہ یا ابا الاسود لم خلفتنی۔ واما قول حسان مصرعہ: علی ما قام یشتمنی لئیم۔ فضرورۃ، حلب (ن، ض) حلباً، حلاباً دوہنا ص حالب ج حلبۃ، حلب دوہا ہوا دودھ، حلاب دودھ دوہنے کا برتن۔ الدہر اشطرہ زمانہ کے امور خیر وشر کو آزمایا ہے۔

تشریح صاحب اغانی نے ذکر کیا ہے کہ ایک شخص نے جریر سے پوچھا: سب سے زیادہ شاعر کون ہے؟ جریر نے کہا: اٹھو، تا کہ اس کا جواب سمجھ دوں، جریر اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے باپ عطیہ کے پاس لے گیا، وہ ایک بکری پکڑے ہوئے تھا، اس نے بکری کی ٹانگ اپنی رانوں اور پنڈلیوں میں دبا کر اس کا تھن چوسنا شروع کر دیا، جریر نے اس کو آواز دی: ابا جان آیئے! تو ایک بدشکل خستہ حال بوڑھا باہر آیا جس کی داڑھی پر بکری کا دودھ بہ رہا تھا، جریر نے کہا: دیکھ لیا، اس نے کہا ہاں دیکھ لیا۔ جریر نے کہا: جانتا ہے یہ کون ہے؟ اس نے کہا: نہیں، جریر نے کہا یہ میرا باپ ہے، (اچھا) یہ بھی معلوم ہے کہ بکری کے تھن سے منہ لگا کر کیوں پی رہا تھا؟ اس نے کہا: نہیں، جریر نے کہا: اس خوف سے کہ کہیں دوہنے کی آواز سن کر دودھ نہ طلب کر لیا جائے، اس کے بعد جریر نے کہا: لوگوں میں سب زیادہ شاعر وہ شخص ہے جس نے اس (خسیس) باپ پر اسی شاعروں کے مقابلہ میں فخر کیا ہے اور سب پر غالب آ گیا ہے۔

قوۃ الحفظ
قوت حافظہ

یُروی عن ابن المدینی انہ سأل اعرابیٌ علی باب قتادۃ (ھو تابعی جلیل) یقال: وُلِدَ اَکمہ قد اتفقوا علی انہ احفظ اصحاب الحسن البصری) وانصرف، ففقدُ واقدِ حاجّ قتادۃ بعد عشر سنین فوقف اعرابی فسألھم فسمع قتادۃ کلامہ فقال: صاحب القدح ھذا، فسألوہ فاقربہ

حل لغات ابن المدینی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن جعفر المدینی البصری المتوفی ۲۳۴ھ سرتاج ائمہ حدیث ہیں آپ نے علم حدیث میں دوسو کے لگ بھگ کتابیں تصنیف کی ہیں۔ آپکے حلقہ درس میں بڑے بڑے علما شریک ہوتے جن کو آپ حدیث کا املا کراتے تھے، قال البخاری "ما استصغرت نفسی عند احد قط الا عند علی بن المدینی" اکمہ: مادر زاد نابینا۔ الحسن البصری: دیکھو ف۳ فقدوا: فقد گم کرنا۔ قدح: پیالہ۔

تشریح: حافظ ابن المدینی سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے جلیل القدر تابعی حضرت قتادہ (ابن دعامہ ابوالخطاب سدوسی متوفی ۱۱۸ھ) جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ آپ مادر زاد نابینا تھے (قال فی الکشاف "لم یکن فی ہذہ الامۃ اکمہ ممسوح غیرہ") اور اہل علم کا اتفاق ہے کہ آپ حضرت حسن بصری کے اصحاب میں سب سے زیادہ حافظ ہیں، انکے دروازہ پر سوال کیا اور واپس ہوگیا اہل خانہ نے ایک پیالہ گم پایا، حضرت قتادہ دس سال بعد حج کیلئے تشریف لے گئے (اور اس سائل کو ملاقات ہوئی، تو وہ خاموش رہا لوگوں نے اس بابت کی حضرت قتادہ اسکی گفتگو کی آواز سن کر بولے، پیالے (کا چرانے) والا یہی ہے لوگوں نے اس سے دریافت کیا تو اس نے اس کا اقرار کیا۔

ع اللہ رے ترا حافظ کیا یاد غضب ہے

ذکاوۃ ایاس

ایاس کی ذہانت

هُوَ اَبُو وَاثِلَةَ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ بْنِ اِيَاسِ بْنِ هِلَالِ بْنِ رَبَابِ الْمُزَنِيُّ قَاضِي الْبَصْرَةِ وَمِنْ ذَكَاوَتِهٖ اَنَّهُ اخْتَصَمَ اِلَيْهِ رَجُلَانِ فِيْ قَطِيْفَتَيْنِ، حَمْرَاءَ وَخَضْرَاءَ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا دَخَلْتُ الْحَوْضَ لِاَغْتَسِلَ وَوَضَعْتُ قَطِيْفَتِيْ، ثُمَّ جَاءَ هٰذَا وَوَضَعَ قَطِيْفَتَهٗ بِجَنْبِ قَطِيْفَتِيْ، ثُمَّ دَخَلَ، وَاغْتَسَلَ، فَخَرَجَ قَبْلِيْ وَاَخَذَ قَطِيْفَتِيْ، فَتَبِعْتُهٗ فَزَعَمَ اَنَّهَا قَطِيْفَتُهٗ، فَقَالَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ؛ قَالَ لَا، قَالَ ائْتُوْنِيْ بِمُشْطٍ، فَاُتِيَ بِهٖ، فَسَرَّحَ رَاْسَ هٰذَا. ثُمَّ هٰذَا فَخَرَجَ مِنْ رَاْسِ اَحَدِهِمَا صُوْفٌ اَحْمَرُ وَمِنْ رَاْسِ الْاٰخَرِ اَخْضَرُ، فَقَضٰى بِالْاَخْضَرِ لِصَاحِبِ الْاَخْضَرِ وَبِالْاَحْمَرِ لِصَاحِبِ الْاَحْمَرِ۔

حل لغات ذکاوۃ (س ف ک) ذکاء تیز خاطر ہونا اس ذکی ج اذکیاء (ن) ذکاۃ ذبح کرنا، ذکاء آفتاب کا اسم علم غیر منصرف ابن ذکاء صبح۔ ایاس: آپ کی کنیت ابو واثلہ ہے اور باپ کا نام معاویہ ہے عمر بن عبد العزیز کی جانب سے بصرہ کے قاضی تھے، آپ تیز فہمی میں ضرب المثل ہیں، قال حبیب فی العباس بن المامون ۔ اقدام عمرو فی سماحۃ حاتم ⁂ فی حلم احنف فی ذکاء ایاس ⁂ متوفی ۱۲۲ھ دہر ابن ستۃ وسبعین اختصم۔ القوم وخصم (ض) خصماً جھگڑا کرنا خصم مد مقابل ج خصوم خصیم جھگڑالو ج خصماء قطیفۃ جھوردار چادر ج قطف۔ قطائف، قطف الثمر پھل چننا قطف توڑا ہوا پھل۔ انگوروں کا خوشہ ج قطوف جنب پہلو۔ کفارہ۔ جنب (ن) جنبا ۔ دفع کرنا (ن ۔ س ۔ ک) جنابۃ ناپاک ہونا۔ فتبعتہ (س) تبعاً پیچھے چلنا س تابع ج تبعۃ۔ توابع۔ تبع یمن کے بادشاہوں کا لقب ج تبابعہ۔ فزعم (ن ف) زعما سچ یا جھوٹ کہنا اس کا استعمال اکثر مشکوک یا ایسی چیزوں میں ہوتا ہے جس کے جھوٹ ہونیکا یقین ہو مشط کنگھی

جو بشاط، امشاط۔ سَرَّحَ ۔ الشعر کنگھا کرنا۔ مِسْرَحٌ کنگھی ج مَسَارِحُ۔ المواشی جانوروں کو چرنے کیلئے چھوڑنا مَسْرَحٌ چراگاہ ج مسارح الزوجۃ۔ طلاق دینا۔ عنہ کشادگی کرنا۔ صُوف اون ج اَصْواف بھاف (ن) صَوَفاً صَوْفاً (س) صَوَفاً۔ الکبش۔ مینڈھے کا بہت اون والا ہونا۔ صوفان بہت اُون والا۔

تشریح :-

حضرت ایاس کی زیرکی کا ایک قصہ یہ ہے کہ آپ کے پاس دو شخص سُرخ اور سبز دو چادروں کے سلسلے میں ایک جھگڑا لے کر آئے ان میں ایک نے کہا: میں غسل کرنے کے لئے حوض میں داخل ہوا اور میں نے اپنی چادر حوض کے کنارے رکھدی۔ اس کے بعد یہ شخص آیا اور اپنی چادر میری چادر کے پاس رکھ کر حوض میں داخل ہوا اور غسل کر کے مجھ سے پہلے باہر نکل آیا اور میری چادر اُٹھا کے چلنے لگا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا تو یہ کہتا ہے کہ چادر میری ہے۔ حضرت ایاس نے کہا: تیرے پاس بینہ ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے کہا ایک کنگھی لاؤ۔ کنگھی لائی گئی تو آپ نے دونوں کے سروں میں کنگھی کی پس ایک کے سر میں سے سُرخ اور دوسرے کے سر میں سے سبز اون برآمد ہوئی آپ نے سُرخ چادر کا فیصلہ سُرخ اُون والے کے حق میں اور سبز چادر کا فیصلہ سبز اون والے کے حق میں کر دیا۔

قَضَاءُ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ

حضرت علیؓ کا فیصلہ !

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ، جَلَسَ رَجُلَانِ يَتَغَدَّيَانِ مَعَ أَحَدِهِمَا خَمْسَةُ أَرْغِفَةٍ وَمَعَ الْآخَرِ ثَلٰثَةُ أَرْغِفَةٍ فَلَمَّا وَضَعَا الْغَدَاءَ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا مَرَّ بِهِمَا رَجُلٌ فَسَلَّمَ، فَقَالَا، اِجْلِسْ لِلْغَدَاءِ، فَجَلَسَ، وَأَكَلَ مَعَهُمَا وَاسْتَوَوْا فِي أَكْلِهِمُ الْأَرْغِفَةَ الثَّمَانِيَةَ فَقَامَ الرَّجُلُ، وَطَرَحَ إِلَيْهِمَا ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ وَقَالَ: خُذَا هٰذَا عِوَضًا مِمَّا أَكَلْتُ لَكُمَا وَنِلْتُهُ مِنْ طَعَامِكُمَا فَتَنَازَعَا وَقَالَ صَاحِبُ الْخَمْسَةِ الْأَرْغِفَةِ لِي خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَلَكَ ثَلَاثَةٌ، فَقَالَ صَاحِبُ الثَّلَاثَةِ: لَا أَرْضَى إِلَّا أَنْ تَكُونَ الدَّرَاهِمُ بَيْنَنَا نِصْفَيْنِ، وَارْتَفَعَا إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَصَّا عَلَيْهِ قِصَّتَهُمَا، فَقَالَ لِصَاحِبِ الثَّلَاثَةِ الْأَرْغِفَةِ: قَدْ عَرَضَ عَلَيْكَ صَاحِبُكَ مَا عَرَضَ وَخُبْزُهُ أَكْثَرُ مِنْ خُبْزِكَ، فَارْضَ بِثَلَاثَةٍ، فَقَالَ، لَا وَاللّٰهِ، لَا رَضِيتُ إِلَّا بِمُرِّ الْحَقِّ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَيْسَ لَكَ فِي مُرِّ الْحَقِّ إِلَّا دِرْهَمٌ وَاحِدٌ، وَلَهُ سَبْعَةٌ، فَقَالَ الرَّجُلُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! هُوَ يَعْرِضُ عَلَيَّ ثَلَاثَةً، فَلَمْ أَرْضَ، وَأَشَرْتَ عَلَيَّ بِأَخْذِهَا، فَلَمْ أَرْضَ، وَتَقُولُ لِيَ الْآنَ، أَنَّهُ لَا يَجِبُ فِي مُرِّ الْحَقِّ إِلَّا دِرْهَمٌ وَاحِدٌ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عَرَضَ عَلَيْكَ الثَّلَاثَةَ صُلْحًا، فَقُلْتَ، لَمْ أَرْضَ إِلَّا بِمُرِّ الْحَقِّ وَلَا يَجِبُ لَكَ بِمُرِّ الْحَقِّ إِلَّا وَاحِدٌ فَقَالَ الرَّجُلُ فَعَرِّفْنِي بِالْوَجْهِ فِي مُرِّ الْحَقِّ حَتّٰى أَقْبَلَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَلَيْسَ الثَّمَانِيَةُ الْأَرْغِفَةُ أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ ثُلُثًا أَكَلْتُمُوهَا وَأَنْتُمْ ثَلَاثَةُ أَنْفُسٍ، وَلَا يُعْلَمُ الْأَكْثَرُ مِنْكُمْ أَكْلًا، وَلَا الْأَقَلُّ فَتُحْمَلُونَ فِي أَكْلِكُمْ عَلَى السَّوَاءِ، قَالَ بَلٰى، قَالَ، فَأَكَلْتَ أَنْتَ ثَمَانِيَةَ أَثْلَاثٍ وَإِنَّمَا لَكَ

besturdubooks.wordpress.com

تِسْعَةُ أَثْلَاثٍ، وَأَكَلَ صَاحِبُكَ ثَمَانِيَةَ أَثْلَاثٍ، وَلَهُ خَمْسَةَ عَشَرَ ثُلُثًا، أَكَلَ مِنْهَا ثَمَانِيَةً وَيَبْقَى لَهُ سَبْعَةٌ وَأَكَلَ لَكَ وَاحِدَةً مِنْ تِسْعَةٍ، فَلَكَ وَاحِدٌ بِوَاحِدِكَ وَلَهُ سَبْعَةٌ بِسَبْعَةٍ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ، رَضِيتُ الْآنَ ۔

حل لغات زر بن حبیش ابو مریم اسدی کوفی، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اصحاب میں سے عراق کے مشہور قاری ہیں۔ آپ کی ساٹھ سال زندگی جاہلیت میں گذری اور ساٹھ ہی سال آپ نے اسلام کے دور میں گذارے۔ ارغفۃ جمع رغیف روٹی طرح رف، طرفہ الشیٔ پھینک دینا۔ نَالَ یَنِیْلُ نَیْلاً پانا۔ حاصل کرنا۔ خبز روٹی تر کی۔

تشریح حضرت زر بن حبیش سے مروی ہے آپ نے فرمایا: دو آدمی ناشتہ کرنے کیلئے بیٹھے۔ ان میں سے ایک کے پاس پانچ اور دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں جب انہوں نے ناشتہ سامنے رکھا تو ایک شخص نے ان کے پاس آکر سلام کیا انہوں نے کہا، تشریف لائیے ناشتہ کیجئے وہ بیٹھ گیا اور ان سب نے مل کر آٹھوں روٹیاں کھالیں ناشتہ سے فراغت کے بعد، وہ شخص جو بعد میں آیا تھا اٹھا اور ان کو آٹھ درہم دیکر بولا، یہ جو تمہارے ناشتہ سے فائدہ اٹھایا ہے اس کے عوض میں اپنے اپنے حق کے مطابق یہ آٹھ درہم لے لو۔ ان دونوں میں جھگڑا ہو گیا۔ پانچ روٹیوں والے نے کہا، پانچ درہم میرے ہیں اور تین تمہارے۔ تین روٹیوں والا بولا کہ میں اس وقت تک راضی نہیں ہو سکتا جب تک آٹھوں درہم ہمارے درمیان برابر نہ ہوں (جب آپس میں فیصلہ نہ ہوا تو حضرت علیؓ کے پاس آئے اور پورا قصہ کہہ سنایا۔ آپ نے تین روٹیوں والے سے کہا تیرے ساتھی نے تجھ پر (جو کچھ) پیش کیا وہ (تیرے علم میں ہے) جو اس نے پیش کیا حالانکہ اس کی روٹیاں زیادہ تھیں پس تو تین درہم پر راضی ہو جا۔ اس نے کہا: بخدا میں از روئے حق زیادہ لئے بغیر راضی نہ ہونگا۔ آپ نے فرمایا حق کی رو سے تو تیرا صرف ایک درہم ہے اور اس کے سات اس نے کہا، بہت خوب وہ تو مجھے تین دے رہا تھا اور آپ نے بھی لینے کیطرف اشارہ کیا تب بھی میں راضی نہ ہوا اور آپ فرماتے ہیں کہ حق کی رو سے تیرا صرف ایک درہم ہے۔ آپ نے فرمایا، وہ جو تجھ کو تین دے رہا تھا وہ تو از روئے صلح دے رہا تھا تو نے کہا کہ میں از روئے حق زیادہ لونگا۔ سو از روئے حق تو تیرا ایک ہی درہم ہے۔ اس نے کہا ذرا مجھے سمجھا دیجئے تاکہ میں قبول کر سکوں۔ آپ نے فرمایا: آٹھ روٹیاں تین تہائی کرنے سے ۲۴ ہوتی ہیں جن کو تم تین آدمیوں نے کھایا ہے اور تم میں کم و بیش کھانے والے کا علم نہیں لہذا تم کو کھانے میں برابر ہی شمار کیا جائیگا۔ اس نے کہا، جی ہاں بالکل صحیح ہے۔ آپ نے فرمایا، تیرے کل نو ثلث تھے جن میں سے آٹھ تو خود کھا گیا اور پندرہ ثلث تیرے ساتھی کے تھے جن میں سے اس نے آٹھ ثلث کھائے ہیں اور سات باقی ہیں میرے ساتھی نے تمہارے نو ثلث میں صرف ایک ثلث کھایا لہذا تیرے ایک ثلث کے عوض میں ایک درہم البتہ تیرے ساتھی کے لئے سات کے عوض میں سات درہم ہیں اس نے کہا اب راضی ہوں۔

عدم القناعة

بے صبری

قناعت کن اے نفس بر اندکے ✺ کہ سلطان و درویش بینی یکے۔

اگر انسان قانع ہو غنی ہوئے وہ عالم سے ✺ ہوا و حرص لیکن اس کی مٹی خوار کرتی ہے

حُكِيَ اَنّ بعضَ الارقّاءِ كان عند مالكٍ، يأكلُ الخاصَّ، ويُطعِمُه الخشكارَ، فانِفَ الرقيقُ من ذلك، فطلبَ البيعَ فباعه وشَراه مَن يأكلُ الخشكارَ، ويُطعِمه النخالةَ فطلبَ البيعَ، فباعه وشراه من يأكلُ النخالةَ ولايُطعِمُه شيئاً، فطلبَ البيعَ فباعه وشراه من لايأكلُ شيئاً، وحلقَ راسَه، وكانَ فى الليلِ يُجلِسُه، ويَضعُ السراجَ على راسِه بدلاً من المنارةِ، فاقامَ عنده ولم يطلبِ البيعَ، فقال له النخاسُ: لاىِّ شئٍ رضيتَ بهذه الحالة عند هذا المالكِ فى هذه المرة؟ فقال اخاف ان يشترينى فى هذه المرة من يضع الفتيلة فى عينى عوضاً عن السراج ـــــــــــ

حل لغات: قانع تھوڑی چیز پر راضی ہونا س قانع ج قنع. ارقاء جمع رقیق غلام. رق (ض) رقاً غلام بننا. رِقّۃ پتلا ہونا. درہم کرنا خشکار بے چھنا آٹا. انف (س) اَنَفاً ناپسند کرنا. استنکف ننگ و عار کی وجہ سے باز رہنا. نخالۃ بھوسی. نخل (ن) نخلاً آٹا چھاننا. النصیحۃ خیرخواہی کرنا. نخیلۃ خالص خیرخواہی طبیعت ج نخائل حلق (ض) حلقاً مونڈنا. حلاق نائی. سراج چراغ ج سُرج المنارۃ روشنی کی جگہ. ڈیوٹ ج مناور. نار (ن) نوراً روشن ہونا. نخاس. غلاموں جانوروں کی تجارت کرنیوالا. نخس (ف. ن) نخساً چونکا لگانا. الفتیلۃ بتی ج فتائل. فتل (ض) فتلاً رسی بٹنا۔ **تشریح**۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک غلام ایسے آقا کے ہاں تھا جو خود میدہ کی روٹی کھاتا تھا اور غلام کو بے چھنا آٹا کھلاتا تھا۔ غلام کو یہ چیز ناگوار معلوم ہوئی اس لئے اس نے (آقا سے) فروخت کر دینے کا مطالبہ کیا۔ آقا نے فروخت کر دیا۔ اب اس کو ایسے شخص نے خرید اجو خود بے چھنا آٹا کھاتا تھا اور اس کو بھوسہ کھلاتا تھا۔ غلام نے یہاں بھی بیع کا مطالبہ کیا۔ اس نے بھی بیچ دیا اور اب ایسے شخص نے خرید اجو خود بھوسہ کھاتا تھا اور اسے کچھ بھی نہیں کھلاتا تھا غلام نے پھر وہی مطالبہ کیا۔ اس نے بھی فروخت کر دیا اور اس مرتبہ ایسے شخص نے خرید اجو خود (بھی) کچھ نہیں کھاتا تھا اور اس کو بھی نہیں کھلاتا تھا اور اس کا سر مونڈ کر رات بھر بٹھلاتا اور ڈیوٹ کے بجائے اس کے سر پر چراغ رکھتا تھا۔ غلام اس کے ہاں ٹھہر گیا اور بیع کا مطالبہ نہ کیا۔ بردہ فروش نے غلام کو کہا: اس شخص کے ہاں اس حالت میں اتنی مدت تک کس وجہ سے خوش رہا؟ غلام نے کہا: اس ڈر سے کہ کہیں اس مرتبہ کوئی ایسا شخص نہ خریدے جو چراغ کے بجائے میری آنکھ میں بتی رکھا کرے۔

؎ کاسۂ چشم حریصاں پر نشد ۔ تا صدف قانع نشد پر دُر نشد

المُسمّٰى بالملكِ لايخضعُ لغيرِه

بادشاہ نامی کسی کے سامنے نہیں جھکتا

لما استولى الاسكندرُ على مُلكِ فارس كتبَ الى معلّمِه ارسطو ليأخذ رايه فى ذلك فكتبَ اليه الرأىُ ان تُوزِّعَ ملكهم بينهم وكلُّ مَن ولّيتَه ناحيةً سمِّه بالملكِ وافرِدْه بمُلكِ ناحيتِه واعقِدِ التاجَ على راسِه وان صغرَ ملكُه فان المسمّى بالملكِ لايخضعُ لغيرِه فلابدّ ان يقعَ بينهم تغالُبٌ على الملك فيعود حربُهم لك حرباً بينهم فان دَنوتَ منهم دانوا لك وان نأيتَ عنهم تعزّزوا بك وفى ذلك شاغلٌ لهم عنك وامانٌ لاحداثِهم بعدك شيئاً فجعلوا انّ الصوابَ وفرّق القومَ فى

الممالک فسمّوا ملوک الطوائف فیقال انّھم مازالوا مختلفین اربعمائۃ سنۃ۔

حل لغات لا یخضع دیکھو ص ۴۲ استولی غالب ہونا۔ الاسکندر ابن فیلبس المقدونی الرومی یونانی حکمرانوں میں ایک مشہور شہنشاہ تھا جو بلاد کثیرہ و ممالک بعیدہ کو فتح کرتا ہوا اقصی ہندوستان اوائل حدود چین و ترک تک پہنچ گیا تھا اسکی مملکت شرق وغرب دونوں جانبوں کو محیط تھی اس لئے اسکو ذوالقرنین کہا جاتا ہے۔ اس نے داریوش (دارا بن دارا بن بہمن بن اسفندیار بن بشتاسپ بن لہراسپ) کو قتل کرنے سے چھ سال قبل اور قتل کے چھ سال بعد بارہ سال تک حکومت کی ہے اور ۳۰ بادشاہوں کو قتل کیا ہے بارہ شہر تعمیر کئے ہیں۔ ہراۃ۔ مرو (بلاد خراسان میں) سمرقند (بلاد صغد میں) اسکندریہ (بلاد قبط میں) اسی کے آباد کئے ہوئے ہیں جب یہ ہندوستان سے بابل کی طرف واپس ہوا تو راستہ میں کسی نے زہر دیکر ختم کردیا (وقیل ان بعض خدامہ اصابہ بسھم) اس کے انتقال کے بعد بطلیموس بن لاغوس، اریدآوس، انطیوخوس، سلوقوس چاروں نے اس کے ملک کو چوتھائی چوتھائی تقسیم کرلیا۔ فارس فارس بن کیومرث کیطرف منسوب ہے۔ ارسطو ارسطاطالیس کا مخفف ہے۔ ارسطاطالیس نیقوماخوس نیثاغورثی کا لڑکا ہے۔ نیقوماخوس کا ترجمہ قاہر الخصوم اور ارسطاطالیس کا ترجمہ تام الفضیلۃ ہے۔ ارسطو افلاطون کا شاگرد ہے۔ اور وہ فیثاغورس کا اور وہ اصحاب سلیمان بن داؤد علیہما السلام کا۔ ارسطو کو سترہ سال کی عمر میں اس کے باپ نے افلاطون کے پاس چھوڑ دیا تھا۔ چنانچہ یہ تقریباً بیس سال تک افلاطون کے پاس رہا اور اس سے علم حاصل کرتا رہا حتی صار حکیماً مبرزاً یشتغل علیہ۔ افلاطون کی توجہ اپنے تلامذہ میں سب سے زیادہ ارسطو ہی کیطرف رہتی تھی اور وہ اس کو عاقل کے لقب سے پکارتا تھا۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ ارسطو اپنے سب ساتھیوں پر فائق رہا۔ کہا جاتا ہے کہ فلسفہ یونان ارسطو ہی پر ختم ہوگیا۔ ارسطو سے مختلف لوگوں نے علم حاصل کیا مگر اس کے تلامذہ میں سب سے زیادہ فلسفہ حاصل کرنیوالا شاہ اسکندر ہے جسنے ارسطو کے ہاں پانچ سال تک تعلیم پائی ہے۔ ارسطو نے ایک سو سے زائد کتابیں لکھی ہیں۔ کتاب المناظر۔ کتاب المنطق کتاب الحیل۔ سمع الکیان۔ کتاب السماء والعالم۔ کتاب الآثار العلویہ۔ کتاب الحیوان، کتاب النبات، کتاب النفس، کتاب الحس والمحسوس۔ کتاب الشباب والہرم وغیرہ سب اسی کی ہیں۔ کتاب النفس کا ایک نسخہ کسی کے ہاتھ لگا جس کا حکیم ابونصر فارابی نے سو مرتبہ مطالعہ کیا تھا اس پر حکیم موصوف کی یہ عبارت تحریر تھی "انی قرأت ھذا الکتاب مائۃ مرۃ"۔ توزّع۔ بکھیر پراگندہ کرنا۔ علیہم تقسیم کرنا۔ وزع یزع وزعاً۔ فلاں کو روکنا وزوغا بھڑکانا۔ اعقد دیکھو کرنا۔ اعتقد (ض) عقداً باندھنا۔ گرہ لگانا۔ تاج شاہی ٹوپی ج تیجان۔ تاج (ن) توجا تاج پہنانا حرب لڑائی ج حروب۔ حرب (ن) حرباً سب کچھ چھین لینا۔ حاربہ لڑائی کرنا۔ حربہ چھوٹا نیزہ ج حراب۔ دلوت دیکھو ص ۴۲ دانی جمع غائب ہے۔ مطیع ہونا۔ دیکھو ص ۶۵ نائیت نائی بینائی نأیاً دور ہونا مس نأی ۔

تشریح

جب اسکندر نے ملک فارس پر غلبہ حاصل کرلیا تو اس نے اس سلسلے میں اپنے استاد ارسطو کی رائے حاصل کرنیکی غرض سے اسکے پاس ایک خط لکھا ارسطو نے رائے ظاہر کرتے ہوئے لکھا کہ ملک فارس کو اہل فارس کے درمیان تقسیم کردے اور جس کو جس خطہ کا والی بنائے اس کو ملک کیساتھ موسوم کردے اگرچہ اس کا ملک چھوٹا ہی ہو اس واسطے کہ جو شخص ملک کے ساتھ موسوم ہوتا ہے وہ کبھی دوسرے کے لئے فروتنی نہیں کرتا۔ پس لامحالہ ان میں ایک دوسرے پر زبردستی تسلط جمالینے کا داعیہ پیدا ہوگا اور انکی وہ لڑائی جس میں وہ تیرے ساتھ قتال کا ارادہ رکھتے ہیں خود ان کی آپس کی لڑائی ہو کر رہ جائیگی۔ اب اگر تو ان سے قریب ہوگا تو وہ تیرے مطیع ہونگے اور اگر تو ان سے دور رہیگا تو وہ تیرے ذریعہ فخر کریں گے اس صورت میں وہ تیرے مقابلہ سے غافل ہوجائیں گے اور تیرے بعد والے نوجوانوں کے لئے بھی کچھ امن ہوگا۔ اسکندر کو یقین ہوگیا کہ ارسطو کی رائے ٹھیک ہے۔ چنانچہ اس نے قوم کو مختلف ممالک میں متفرق کردیا اور ہر ایک کو ملک کا خطاب دیدیا۔ کہا جاتا ہے کہ ارسطو کی مذکورہ بالا رائے کے نتیجہ میں، وہ لوگ چار سو سال آپسی اختلاف کے شکار بنے رہے۔

تنبیہ: بعض حضرات کو یہ سخت مغالطہ ہو گیا ہے کہ سکندر مقدونی ہی وہ ذوالقرنین ہے جس کا ذکر قرآن کی سورۂ کہف میں کیا گیا ہے۔ یہ قول باتفاق جمہور علماء سلف قطعاً باطل ہے کیونکہ قرآن کی تصریحات کے مطابق ذوالقرنین صاحب ایمان اور مرد صالح بادشاہ تھا اور اسکندر مقدونی مشرک و جابر جس کے شرک و ظلم کی صحیح تاریخ خود اس کے بعض امراء و درباری نے بھی مرتب کی ہے حافظ ابن حجر شارح بخاری فرماتے ہیں کہ سکندر یونانی کسی طرح بھی قرآن میں مذکور ذوالقرنین نہیں ہو سکتا۔ حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ اسحٰق بن بشر نے بروایت سعید بن بشیر قتادہ سے نقل کیا ہے کہ ذوالقرنین کا نام سکندر تھا اور یہ سام بن نوح علیہ السلام کی نسل سے تھا۔ یہی اسکندر بن فیلیس (مقدونی) کو ذوالقرنین کہنے لگے ہیں جو رومی اور بانی اسکندریہ ہے۔ مگر واضح رہے کہ یہ دوسرا ذوالقرنین پہلے سے بہت زمانہ بعد پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ سکندر مقدونی حضرت مسیح علیہ السلام سے تقریباً تین سو سال قبل ہوا ہے جس کا وزیر مشہور فلسفی ارسطاطالیس تھا اور اوّل ذوالقرنین مسلمان اور عادل بادشاہ تھا اور اس کے وزیر حضرت خضر علیہ السلام تھے اور ان دونوں کے درمیان تقریباً دو ہزار سال سے بھی زیادہ کا فصل ہے۔ پس کہاں یہ (مقدونی) اور کہاں وہ (عربی سامی) قصص القرآن بالتغیر

اَلتَّضْمِینُ الْعَجِیْبُ

از کمی بن دمشق

یُحْکٰی اَنَّ الْحَیْصَ بَیْصَ الشَّاعِرَ قَتَلَ جَرْوَ کَلْبَۃٍ فَاَخَذَ بَعْضُ الشُّعَرَاءِ کَلْبَۃً وَعَلَّقَ فِیْ رَقَبَتِہَا رُقْعَۃً وَاَطْلَقَہَا عِنْدَ بَابِ الْوَزِیْرِ، فَاَخَذَتِ الرُّقْعَۃَ فَاِذَا مَکْتُوْبٌ فِیْہَا ؎

یَا اَہْلَ بَغْدَادَ اِنَّ الْحَیْصَ بَیْصَ اَتٰی	بِجُرْأَۃٍ اَلْبَسَتْہُ الْعَارَ فِی الْبَلَدِ
اَبْدٰی شُجَاعَتَہٗ بِاللَّیْلِ مُجْتَرِئًا	عَلٰی جُرَیٍّ ضَعِیْفِ الْبَطْشِ وَالْجَلَدِ
فَاَنْشَدَتْ اُمُّہٗ مِنْ بَعْدِ مَا احْتَسَبَتْ	دَمَ الْاُبَیْلِقِ عِنْدَ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ
اَقُوْلُ لِلنَّفْسِ تَاْسَاءً وَّتَعْزِیَۃً	اِحْدٰی یَدَیَّ اَصَابَتْنِیْ وَلَمْ تُرِدِ
کِلَاہُمَا خَلَفٌ مِّنْ بَعْدِ صَاحِبِہٖ	ہٰذَا اَخِیْ حِیْنَ اَدْعُوْہُ وَذَا وَلَدِیْ"

حل لغات: اَلتَّضْمِیْن شاعر کا دوسرے کے شعر کو اپنے کلام میں شامل کر لینا۔ حَیْصَ بَیْص ابو الفوارس شہاب الدین سعد بن محمد بن سعد بن صیفی تمیمی متوفی ۵۷۴ھ فصیح و بلیغ شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھا شافعی فقیہ بھی تھا اس نے مقام رے میں قاضی محمد بن عبد الکریم الوزان کے پاس فقہ حاصل کیا تھا مگر طبیعت پر شعر و شاعری غالب تھی۔ حَیْص بَیْص کے معنی شدت و اختلال کے ہیں۔ یقول العرب وقع فی حَیْصَ بَیْصَ، وہ ایسی گڑبڑی میں پڑ گیا جس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں اس نے ایک بار لوگوں کو سخت پریشانی میں مبتلا پایا تو کہنے لگا: مالی اراکم فی حیص بیص؟ اسی وقت سے اس کا عرف حیص بیص ہو گیا۔ جَرْو درندہ کا بچہ جیسے کتا۔ بھیڑیا۔ شیر وغیرہ ج اجریہ کلبۃ کتیا۔ جُرْأَۃ دلیری۔ جَرُؤَ (ک) جُرْأَۃً۔ جُرَاءَۃً۔ علیہ دلیری کرنا س جَرِیٌّ ج اَجْرِیَاء۔ عَار شرم و ننگ۔ جُرَیٌّ جَرو کی تصغیر ہے۔ اَلْبَطْش (ن۔ ض) بَطْشًا۔ بہ سختی کے ساتھ پکڑنا۔ اَلْجَلَد (ک) جَلَادَۃً۔ جُلُوْدَۃً چالاک ہونا۔ اِحْتَسَبَت ثواب کی امید رکھنا دَم خون ج دِمَاء۔ اُبَیْلِق اَبْلَق کی تصغیر ہے چتکبرا۔ اَلصَّمَد بے نیاز۔ ازل سے ابد تک باقی رہنے والی ذات وہ ذات جس کے سب محتاج ہوں اور وہ کسی کی محتاج نہ ہو۔ صَمَدَ (ن) صَمْدًا۔ لہ۔ الیہ

besturdubooks.wordpress.com

قصد کرنا۔ تاساز۔ تعزیۃً تعلیل یا حالیت یا مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔" تشریح: بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بار حیص بیص شاعر نے ایک کتیا کے بچے کو مار ڈالا۔ ایک شاعر نے کتیا کی گردن میں ایک رقعہ لٹکا کر وزیر کے دروازہ کی طرف چلتی کر دی (کتیا کی گردن سے) رقعہ کا لیا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا "یا اہل بغداد! بغداد والو حیص بیص نے ایسی دلیری کی ہے جس نے اس کو شہر بھر میں شرم و عار کا جامہ پہنا دیا۔ اس نے رات کے وقت ایک کمزور و ناتواں پلے پر حملہ کرتے ہوئے بہادری ظاہر کی ہے پلے کی ماں نے اپنے بچے کے خون کو باعث ثواب سمجھتے ہوئے کہا کہ میں اپنے جی کو صبر کرنے کیلئے کہتی ہوں کیونکہ میرے ایک ہاتھ کا صدمہ مجھ کو بے ارادہ پہنچا ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کا خلیفہ ہے۔ یہ میرا بھائی ہے جبکہ اسکو کسی مصیبت میں بلاؤں اور یہ میرا بیٹا ہے یعنی اگر ایک گیا تو مشکلات کیلئے دوسرا باقی ہے۔ اور اگر قصاص لوں تو کوئی بھی نہ رہے گا لہٰذا درگذر ہی بہتر ہے۔" (فائدہ) تضمین فن بدیع کی ایک عمدہ ترین صنعت ہے جس کو کلام میں لطافت آجاتی ہے۔ تضمین کا مطلب یہ ہے کہ ایک شاعر دوسرے شاعر کے کلام کو زائد ہو یا کم اپنے کلام کے ساتھ اس طرح پیوند کرے کہ سامع یقیناً ذکر سکے کہ یہ کلام کس اور کا ہے۔ مذکورہ بالا اشعار میں آخری دو شعر ایک عربیہ عورت کے ہیں جس کے بھائی نے اس کے لڑکے کو قتل کر دیا تھا شاعر ثانی نے ان دو شعروں کی تضمین کر کے حیص بیص کی مذمت کی ہے کیونکہ تضمین کے بعد کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ کتیا اس کی بہن ہے اور جس پلے کو اس نے قتل کیا ہے وہ اس کا بھانجا ہے۔"

اِخْتِلَافُ الْعُلَمَاءِ رَحْمَةٌ

علماء کا اختلاف بھی رحمت ہے

قَالَ الْمُتَوَكِّلُ يَوْمًا لِجُلَسَائِهِ أَتَعْلَمُونَ أَوَّلَ مَا عَتَبَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ أَحَدُهُمْ نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ دُونَ مَقَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِرْقَاةٍ، ثُمَّ قَامَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دُونَ مَقَامِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمِرْقَاةٍ ثُمَّ لَمَّا وَلِيَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَعِدَ ذِرْوَةَ الْمِنْبَرِ، فَأَنْكَرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ ذٰلِكَ وَأَرَادُوا أَنْ يَنْزِلَ دُونَ مَقَامِ عُمَرَ بِمِرْقَاةٍ فَقَالَ عُبَادَةُ لِلْمُتَوَكِّلِ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَا أَحَدٌ أَعْظَمَ مِنَّةً عَلَيْكَ مِنْ عُثْمَانَ فَقَالَ وَكَيْفَ ذٰلِكَ؟ وَيْلَكَ قَالَ: لِأَنَّهُ صَعِدَ ذِرْوَةَ الْمِنْبَرِ فَلَوْ أَنَّهُ كُلَّمَا قَامَ خَلِيفَةٌ، نَزَلَ عَنْ مَقَامِ مَنْ تَقَدَّمَهُ بِمِرْقَاةٍ، كُنْتَ أَنْتَ تَخْطُبُ عَلَيْنَا فِي بِئْرٍ،

حل لغات المتوکل ابوالفضل متوکل باللہ بن معتصم باللہ مولود ۲۰۶ھ مشہور عباسی خلیفہ ہے۔ جُلَسَاء جمع جلیس ہمنشین۔ عَتَبَ (ن۔ ض) عَتْبًا۔ مَعْتَبَۃً۔ خفگی ظاہر کرنا۔ قُبِضَ قریب المرگ ہونا۔ مر جانا (ض) قَبْضًا۔ بیدہ پکڑنا۔ قَبْضَۃً مٹھی بھر لینا۔ منبر ج منابر مِرْقَاۃ سیڑھی کا پایہ ج مَرَاقٍ۔ رقی (س) رُقِیًّا چڑھنا (ض) رُقْیًا منتر کرنا ص راقی ج رُقَاۃ۔ صعد (س) صُعُودًا چڑھنا ص صاعد صَعِید مٹی۔ زمین کا بلند حصہ۔ ذِرْوَۃ بلندی ج ذُرًی (ن) ذَرْوًا ہوا میں اڑ جانا۔ تَخَطَّبَ (ن) خُطْبَۃً خطبہ دینا۔ تقریر کرنا (ک) خطابۃ لیکچرار ہونا ص خطیب ج خُطَبَاء (ن) خَطْبًا خِطْبَۃً منگنی کرنا ص خاطب۔ بِئر کنواں ج آبار۔ تشریح:۔ ایک روز خلیفہ متوکل نے اپنے ہمنشینوں سے کہا: جانتے ہو حضرت عثمانؓ پر مسلمانوں کو سب سے پہلے کس چیز نے غضبناک کیا؟ انہیں سے ایک شخص نے کہا: ہاں اے امیر المؤمنین میں جانتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ حضور صلعم کی جگہ سے ایک سیڑھی

نیچے کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی جگہ سے ایک سیڑھی نیچے کھڑے ہوئے۔ اور جب عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو آپ سب سے اوپر والی سیڑھی پر چڑھ گئے۔ مسلمانوں نے اس پر نکیر کی اور کہا کہ آپ حضرت عمرؓ کی جگہ سے ایک سیڑھی نیچے کھڑے ہوں حضرت عبادہ نے متوکل سے کہا: اے امیر المؤمنین آپ پر حضرت عثمانؓ سے زیادہ احسان کرنیوالا کوئی نہیں۔ خلیفہ نے کہا: یہ کیسے؟ اس نے کہا: اس لئے کہ حضرت عثمانؓ منبر کے اوپر چڑھ گئے۔ اگر ہر خلیفہ سابق خلیفہ کی جگہ سے ایک سیڑھی نیچے ہی کھڑا ہوا کرتا تو آج، آپ ہم کو کنویں میں کھڑے ہوئے، خطبہ دیتے ہوتے۔

؎ گلہائے رنگ رنگ سے ہے رونقِ چمن ❁ اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

فائدہ:- اختلاف کی دو قسمیں ہیں مذموم اور مستحسن مذموم وہ ہے جو عقائد اور اصول دین کی بابت ہو جیسے یہود و نصاریٰ کا اختلاف اور مستحسن وہ ہے جو اعمال اور فروع دین میں ہو کما قال علیہ السلام "اختلاف الامۃ رحمۃ" ایک مرتبہ ایک یہودی نے ازراہ طعن حضرت علیؓ سے کہا کہ تم لوگ اپنے نبی کو ابھی دفن بھی نہ کر پائے تھے کہ اختلاف میں پڑ گئے، آپ نے فرمایا کہ ہم نے اپنے نبی کے کسی اصول میں اختلاف نہیں کیا بلکہ آپ کی ہدایات کے بقا کے لئے اختلاف کیا ہے، تم اپنی کہو کہ دریا کے پانی سے تمہارے پاؤں سوکھنے بھی نہ پائے تھے کہ اپنے نبی سے کہنے لگے، "اجعل لنا الٰہا کما لہم الہۃ" وہذا من الاجوبۃ المسکتۃ۔

ضَبْطُ النَّفْسِ عِنْدَ كَلَامِ الْأَوْغَادِ الْأَرْذَالِ

رذیل اور کمینہ لوگوں سے گفتگو کے وقت نفس کو قابو میں رکھنا

؎ دنا کنیم و ملامت کشیم و خوش باشیم ❁ کہ در طریقت ما کافریست رنجیدن

قال محمد بلغنا عن علیّ رضی اللہ عنہ انہ بینما ھو یخطب یوم الجمعۃ اذ حکمت الخوارج من ناحیۃ المسجد فقال علی رضی اللہ عنہ کلمۃ حق اُرید بھا الباطل لن نمنعکم مساجد اللہ ان تذکروا فیھا اسم اللہ ولن نمنعکم الفیٔ ما دامت ایدیکم مع ایدینا ولن نقاتلکم حتی تقاتلونا ثم اخذ فی خطبتہ ومعنی قولہ حکمت الخوارج ای نادوا بقولھم ان الحکم الا للہ وکانوا یتکلمون بذلک اذا اخذ علیؓ فی الخطبۃ لیشوشوا خاطرہ فانھم کانوا یقصدون بذلک نسبتہ الی الکفر لرضاہ بالتحکیم فی صفین ولھذا قال علی رضی اللہ عنہ کلمۃ حق اُرید بھا الباطل یعنی تکفیرہ +

حل لغات ضبط (ن۔ض) ضبطاً غالب آنا۔ قوی ہونا۔ اَوغاد جمع وغد۔ کمینہ۔ وغد (ک)، وغادۃً ضعیف العقل ہونا۔ ارذال جمع رذیل حقیر۔ رذل (ک۔س)، رذالۃً قابل حقارت ہونا ص رُذل ج رُذال حکمت ان الحکم الا للہ کہنا۔ خوارج جمع خارجی۔ ایک فرقہ ہے جو حضرت علیؓ کو حق پر نہیں مانتا۔ رافضی بھی ایک فرقہ ہے جو حضرت علیؓ کے علاوہ دیگر خلفاء کو حق پر نہیں مانتا یہ دونوں فرقے گمراہ ہیں کسی نے خوب کہا ہے؎

ایک ہی بس لغزش سے دونوں فرقوں کا خروج ؛ خارجی از خارجی وارائے رافضی

besturdubooks.wordpress.com

اَلْفَیُٔ مالِ غنیمت۔ سایہ۔ خراج۔ فاء (ض) فَیْئاً لوٹنا سایہ کا ہٹ جانا۔ اَلْغَنِیْمَۃُ غنیمت حاصل کرنا۔ یتشوشوا۔ الامر مخلوط کرنا اَلتَّحْکِیْمُ حَکَمْ بنانا۔ صِفِّیْن۔ نہر فرات کے کنارے جانب غرب میں مقام رقہ کے قریب ایک جگہ ہے جہاں حضرت علیؓ اور معاویہؓ کے درمیان جنگ ہوئی تھی۔

تشریح:۔ محمد کہتے ہیں کہ ہم کو حضرت علیؓ سے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک مسجد کے ایک کنارے سے خارجیوں نے اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ کا نعرہ بلند کیا۔ آپ نے فرمایا اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ تو حق بات ہے جس میں کوئی شک نہیں مگر اس سے باطل کا ارادہ کیا جارہا ہے۔ ہم تم کو خانہائے خدا میں اللہ کو یاد کرنے سے روکیں گے نہ تم سے مال غنیمت روکیں گے جبتک کہ ہمارا تمہارا ساتھ ہے۔ نیز جبتک تم ہم سے قتال نہ کروگے ہم بھی تم سے قتال نہیں کریں گے۔ اس کے بعد پھر آپ خطبہ میں مشغول ہوگئے۔ محمد کے قول اذ حکمت الخوارج کا مطلب خارجیوں کا اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ (حکم خدا ہی کا ہے) پکارنا ہے۔ خارجیوں کا یہ عام شیوہ تھا کہ جب حضرت علیؓ خطبہ شروع کرتے تو یہ لوگ برائے تشویش خاطر ان الحکم الا للہ کہنا شروع کر دیتے تھے اس سے وہ لوگ حضرت علیؓ کو کفر کی طرف منسوب کرتے تھے۔ کیونکہ آپ جنگ صفین میں ثالث بنانے پر راضی ہوگئے تھے۔ اس لئے آپ نے فرمایا کلمۃ حق ارید بہا الباطل باطل سے مراد حضرت علیؓ کو کفر کی طرف منسوب کرنا ہے۔

فائدہ) جنگ صفین کا وقوع حضرت عثمانؓ کے قصاص کے داعیہ میں ہوا ہے۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت سودان بن حمران کی تلوار سے ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ کو ہوئی ہے۔ اسی تاریخ سے امت میں فتنہ کا آغاز ہوا ہے۔ صورت یہ ہوئی کہ اہل شام جن پر ایک مدت سے امیر معاویہؓ حکومت کرتے چلے آرہے تھے ان کے ذہنوں میں بات اتار دی گئی کہ حضرت عثمانؓ کے قاتلین اصحاب علیؓ ہیں۔ چنانچہ شام کے رؤساء، سردار اور سپاہیوں نے یہ قسم کھائی تھی کہ جب تک خلیفہ مقتول کا قصاص نہ لیں گے اسوقت تک فرش پر سوئیں گے اور نہ اپنی بیویوں سے ملیں گے حضرت علیؓ نے بصرہ سے کوفہ میں آکر جریر بن عبداللہ بجلی کو امیر معاویہؓ کے پاس بیعت کیلئے بھیجا۔ امیر معاویہ نے کچھ جواب نہیں دیا اور اہل شام نے ترشافتو سے حضرت علیؓ کی بیعت سے انکار کیا بلکہ یہ الزام بھی لگایا کہ وہ خود خلیفہ مظلوم کے قتل میں شریک یا ان کے قاتلین کے حامی ہیں جریر نے واپس آکر حضرت علیؓ کو شام کی کیفیت سنائی تو آپ کیلئے اب بجز اس کے کوئی چارہ کار نہ تھا کہ لشکر کشی کریں چنانچہ آپ فوج لیکر نکلے اور مقام نخیلہ میں قیام کیا جب امیر معاویہ کو معلوم ہوا تو وہ بھی شامی فوجوں کو لیکر روانہ ہوئے حضرت علیؓ جزیرہ کے راستے رقہ پہنچے اور وہاں سے فرات کو عبور کیا۔ جب آگے بڑھے تو شامی فوجیں سامنے آگئیں دونوں لشکروں کے طلایوں میں ایک خفیف سی جنگ ہوگئی۔ اس کے بعد فریقین ایک دوسرے کے بالمقابل خیمہ زن ہوگئے اور دونوں طرف سے نمائندے برابر آتے جاتے رہے۔ لیکن ہر بار گفتگو بے نتیجہ رہی، یہاں تک کہ ۸ صفر ۳۷ھ کو حضرت علیؓ نے عام حملہ کردیا۔ فریقین پوری قوت کیساتھ میدان جنگ میں آگئے اور ہولناک جنگ شروع ہوئی شامیوں کے پیاپے حملوں سے عراقیوں کے میمنہ نے شکست کھائی۔ حضرت علیؓ نے میسرہ کو اپنا قرارگاہ بنایا، وہاں بھی اہل مصر تاب نہ لاکر بھاگے حضرت علیؓ نے اشتر سے کہا ان لوگوں سے کہو کہ موت سے بھاگ کر کہاں جاتے ہو؟ اشتر کے جوش دلانے سے مصری پھر پلٹے اور ایسا سخت حملہ کیا کہ شامیوں کی صفیں الٹ دیں۔ خونریز جنگ ہو ہی رہی تھی کہ یکایک نیزوں پر قرآن اٹھا کر اہل شام پکارنے لگے: کہ ہمارے اور تمہارے درمیان میں کتاب اللہ ہے۔ عراقیوں نے قرآن دیکھ کر ہاتھ روک لیا اور کہا ہم کو کتاب اللہ کا فیصلہ منظور ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا: اللہ کے بندو! تم حق پر ہو اپنا ہاتھ نہ روکو فتح میں اب دیر نہیں ہے۔ انہوں نے قرآن اس نیت سے نہیں اٹھایا کہ اس پر عمل کرنے کیلئے تیار ہیں بلکہ یہ ان کی ایک چال ہے جس سے تم کو فریب دینا چاہتے ہیں۔ اہل عراق بولے کہ ہم سے یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی کتاب اللہ کی طرف بلائے اور ہم انکار کردیں مسعر اور اس کے ہمراہیوں نے کہا کہ آپ کتاب اللہ کے فیصلے کو منظور کیجئے ورنہ ہم ساتھ چھوڑ دیں گے۔ بمجبوراً لڑائی بند کردی گئی۔ اور حضرت علیؓ نے اشعث بن قیس کو بھیجا کہ معاویہؓ کا مقصد دریافت کریں۔ امیر معاویہؓ نے کہا: ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایک پنچ تمہاری طرف سے اور ایک پنچ ہماری طرف سے مقرر ہو وہ دونوں کتاب اللہ کی رو سے ہماری اور تمہاری نزاع کا فیصلہ کردیں اور ہر فریق ان کے فیصلہ پر رضامند

ہو جائے۔ اشعث بن قیس نے واپس آکر حضرت علیؓ کو اطلاع کی کہ عراقیوں نے یک زبان ہو کر کہا یہ مشورہ نہایت مناسب ہے چنانچہ دو ماہ تک نے اپنی طرف سے ابو موسیٰ اشعریؓ امیر کوفہ کو پنچ منتخب کیا اور اہل شام کیطرف سے عمروؓ بن عاص مقرر ہوئے اور دونوں پنچوں نے فریقین سے عہد لکھوا لیا۔ اس طرح اس تباہ کن جنگ کا خاتمہ ہوا۔ جس میں نوے ہزار جانباز مسلمان مقتول ہو چکے تھے۔ عہدنامہ ثالثی کے لکھے جانے کے بعد امیر معاویہ اپنی فوج کو لے کر دمشق روانہ ہو گئے۔ ادھر عراقیوں میں جس وقت اشعث بن قیس اس عہدنامہ کو سنانے کیلئے نکلے تو بنی تمیم کے ایک سردار عروہ بن ادیہ نے کہا: قرآن کے فیصلہ میں تم نے آدمیوں کو کیوں ثالث مانا؟ ہم سوائے اللہ کے کسی کا حکم نہیں مانیں گے۔ جب کوفہ کے قریب آئے تو بارہ ہزار آدمی فوج سے الگ ہو کر مقام حروراء میں خیمہ زن ہو گئے اور اعلان کر دیا کہ ہمارا امیر شبیث بن ربعی ہے۔ عبداللہ بن عباسؓ انکی فہمائش کیلئے بھیجے گئے ان لوگوں نے انکے ساتھ بحث شروع کر دی پھر حضرت علیؓ بھی پہنچ گئے اور پوچھا کہ: تم لوگ کیوں ہماری جماعت سے علیٰحدہ ہو گئے؟ خوارج: اس لئے کہ آپنے اللہ کے حکم میں انسانوں کو ثالث بنا لیا۔ حضرت علیؓ: کیا میں نے تم کو پہلے اس ثالثی کو قبول کرنے سے منع نہیں کیا تھا تم لوگوں نے تو خود اصرار کر کے مجھے اس پر مجبور کیا ہے۔ خوارج: مسلمانوں کے خون کے معاملہ میں اشخاص کو ثالث بنانا کہاں سے روا ہے؟ حضرت علیؓ: ہم نے اشخاص کو کب حَکَم مانا ہے۔ ہمارا فیصلہ تو قرآن پر ہے۔ اشخاص اس کی رُو سے حکم دیں گے؛

خوارج: پھر اس فیصلہ کیلئے مدت مقرر کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ حضرت علیؓ: تاکہ اتنے عرصہ میں امت اس سے واقف ہو جائے۔ لوگوں کو غور و فکر کرنے کا موقع مل سکے اور صحیح راستہ پر آجائیں۔ خوارج: ہم اقرار کرتے ہیں کہ اس معاملہ میں ہمارا ثالثی قبول کرنا کفر تھا ہم اس کفر سے توبہ کرتے ہیں آپ بھی اگر تائب ہو جائیں تو ہم ساتھ چلنے کیلئے تیار ہیں۔ حضرت علیؓ: شہر چلو اس درمیان میں خراج کی وصولی بھی ہو جائیگی اور سواریاں بھی توانا ہو جائیں گی اس کے بعد دشمن کے مقابلہ کیلئے نکلیں گے۔ الغرض بڑی مشکلوں سے انکو کوفہ میں لائے۔ (تاریخ امت مختصراً)۔

شُؤْمُ الدَّارِ

گھر کی نحوست

قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ الْكُوْفِيُّ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ بِقَصْرِ الْكُوْفَةِ الْمَعْرُوْفِ بِدَارِ الْإِمَارَةِ حِيْنَ جِيْءَ بِرَأْسِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَرَآنِيْ قَدِ ارْتَعَتْ فَقَالَ: مَالَكَ؟ فَقُلْتُ: أُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، كُنْتُ بِهٰذَا الْقَصْرِ بِهٰذَا الْمَوْضِعِ مَعَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَرَأَيْتُ رَأْسَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ، ثُمَّ كُنْتُ فِيْهِ مَعَ الْمُخْتَارِ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ الثَّقَفِيِّ فَرَأَيْتُ رَأْسَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ كُنْتُ فِيْهِ مَعَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَرَأَيْتُ رَأْسَ الْمُخْتَارِ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ هٰذَا رَأْسُ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ: فَقَامَ عَبْدُ الْمَلِكِ مِنْ مَوْضِعِهٖ وَأَمَرَ بِهَدْمِ الطَّاقِ الَّذِيْ كُنَّا فِيْهِ۔

حل لغات شوم دیکھو صفحہ ۵۲ الدار دیکھو صفحہ ۵ عبدالملک بن عمیر بن سوید لخمی کوفی حلیف بن عدی متوفی ۱۳۶ھ عبدالملک بن مروان متوفی ۸۶ھ ایک خلیفہ کا نام ہے جس کے ہاتھ پر لوگوں نے بیعت کی تھی۔ قصر

محل ج قصور مصعب بن الزبیر ان کی کنیت ابوعیسیٰ ہے۔ یہ حضرت عبداللہ بن الزبیر بن العوام کے بھائی ہیں جب حضرت عبداللہ مکہ کے والی تھے اس وقت انھوں نے انکو عراق کا والی بنادیا تھا۔ ۷۲ھ میں عبدالملک بن مروان نے انکو اور ان کے بیٹے عیسیٰ کو قتل کیا ہے۔ ارتعتب ارتیاع سے ماضی متکلم ہے بمعنی ترسیدن۔ عبیداللہ بن زیاد بن ابیہ امیر معاویہ کی طرف سے سجستان، خراسان، عراق وغیرہ کے حاکم تھے ۶۷ھ میں عبیداللہ اور ابراہیم اشتر نخعی کے درمیان جنگ ہوئی ہے۔ اشتر نخعی کے ساتھ آٹھ ہزار کوفی تھے اور عبیداللہ کے ساتھ چالیس ہزار شامی موصل کے قریب فریقین کی مڈبھیڑ ہوئی اہل شام شکست کھا گئے اور عبیداللہ شہید ہوگئے۔ حسین بن علی سبق ذکرہ۔ مختار بن عبید غلط ہے صحیح مختار بن ابی عبید ہے دیکھو مقدمہ ص۲۳۔ ہدم (ض) بدنا عمارت ڈھانا۔ الطاق محراب ج طیلقان۔

تشریح عبدالملک بن عمیر کوفی نے بیان کیا ہے کہ جس وقت حضرت مصعب بن زبیر کا سر لاکر عبدالملک بن مروان کے سامنے رکھا گیا اس وقت میں عبدالملک کے پاس کوفہ کے مشہور محل دارالامارہ میں تھا۔ عبدالملک نے مجھے لرزہ براندام دیکھ کر کہا۔ تجھے کیا ہوا؟ میں نے کہا: امیرالمومنین! خدا آپ کی حفاظت کرے میں ایک مرتبہ اس محل میں اسی جگہ عبیداللہ بن زیاد کے ساتھ تھا تو میں نے اس مکان میں حضرت حسین بن علی (رضی اللہ عنہ) کا سر مبارک عبیداللہ کے سامنے دیکھا۔ پھر ایک بار اسی مکان میں مختار بن ابی عبید ثقفی کے ساتھ تھا تو عبیداللہ بن زیاد کا سر مختار کے سامنے دیکھا اس کے بعد ایک دفعہ اسی مکان میں مصعب بن زبیر کے ساتھ تھا تو مختار بن ابی عبید کا سر مصعب کے سامنے دیکھا۔ اب یہ مصعب بن زبیر کا سر آپ کے سامنے ہے۔ عبدالملک کا بیان ہے کہ (یہ سنتے ہی) عبدالملک بن مروان اس جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور جس محراب میں ہم تھے اس کو ڈھا دینے کا حکم کر دیا۔"

(فائدہ) اول:۔ ابن ماجہ کے علاوہ ارباب صحاح نے امام مالک کی حدیث عن الزہری عن سالم وحمزۃ ابنی عبداللہ بن عمر عن ابیہما روایت کیا ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "ان یکن الخیر فی شئ ففی ثلاث المرأۃ والدار والفرس" کہ اگر کسی چیز میں خیر ہے تو عورت، گھر اور گھوڑے میں ہے۔ ایک روایت میں ہے "الشؤم فی ثلاث المرأۃ والدار والفرس" کہ نحوست تین چیزوں میں ہے عورت میں، گھر میں اور گھوڑے میں، ایک اور روایت میں ہے "الشؤم فی اربع المرأۃ والدار والفرس والخادم" امام ابوداؤد نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے، قال قال رجل یا رسول اللہ انا کنا فی دار کثیر فیہا عددنا واموالنا فتحولنا الی دار قل فیہا عددنا واموالنا فقال ذرہا ذمیمۃ" ایک شخص نے حضور صلعم سے عرض کیا:۔ یارسول اللہ! ہم ایک مکان میں رہتے تھے وہاں ہمارے افراد اہل وعیال بھی کثرت سے تھے اور ہمارے پاس مال بھی کافی تھا، ہم اس مکان سے دوسرے مکان میں منتقل ہوگئے تو ہمارے افراد بھی کم ہوگئے اور مال بھی کم ہوگیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا:۔ اس گھر کو چھوڑ دو اس حال میں کہ وہ برا ہے" اس سے معلوم ہوا کہ بعض اماکن میں نحوست ہوتی ہے۔ علماء کی ایک جماعت جن میں امام مالک بھی ہیں حدیث کو اسی پر محمول کرتی ہے اور کہتی ہے کہ بعض گھروں میں ربنا سہنا من جانب اللہ باعث ضرر اور باعث ہلاکت ہو جاتا ہے۔ بخاری ومسلم کی روایت "انما الشؤم فی ثلث الفرس والمرأۃ والدار" سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض گھوڑے اور عورتیں بھی منحوس ہوتی ہیں۔ لیکن جمہور علماء اسکے قائل

عہ ہذہ الدار کانت دار الاسود بن عوف اخی عبدالرحمٰن بن عوف وہو اول سائل ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

نہیں وہ کہتے ہیں کہ ان چیزوں میں نحوست کا اعتقاد شیوہ اہل جاہلیت ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ کی حدیث ناطق ہے۔ مسند ابوداؤد طیالسی میں ہے کہ کسی نے حضرت عائشہ سے کہا کہ ہر حضرت ابوہریرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کرتے ہیں "الشوم فی ثلاث المرأة والدار والفرس" حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ابوہریرہ پوری بات محفوظ نہیں کر سکے کیونکہ وہ آپ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ فرما رہے تھے۔ قاتل اللہ الیہود یقولون الشوم فی ثلاث المرأة والدار والفرس" پس ابوہریرہ نے حدیث کا آخری حصہ سنا شروع کا حصہ سننے سے رہ گیا۔

نیز عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں دیگر اشیاء کی طرح ان چیزوں میں بھی ثبوت نحوست کی نفی موجود ہے حضرت سعد بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا "لا ہامہ۔ عدوی بدشگونی کوئی چیز نہیں اگر ہوتی تو گھر میں گھوڑے میں عورت میں ہوتی" گویا اس کے قائل ہیں لیکن ان میں نحوست نہیں ہے، پس کسی چیز میں نحوست نہیں ہو رہا حضور صلعم کا گھر چھوڑ دینے کو فرمانا سو امام خطابی اس کا جواب دیتے ہیں کہ اس مکان میں رہنے کے سبب سے نقصان اور خرابی کی جو بات ان کے دلوں میں جم گئی تھی۔ اس کا ازالہ مقصود ہے۔ تاکہ وہ شرک خفی میں مبتلا نہ ہوں۔ بدشگونی مقصود نہیں۔"

(فائدہ ثانیہ) بعض اوضاع بعض احوال پر اور بعض اسماء بعض امور پر دال ہوتے ہیں تو اگر بعض کلمات صالحہ سے نیک فال لیجائے مثلاً کوئی طالب امر کسی سے سنے یا واجد یا نجیح یا کوئی مسافر سنے یا راشد یا واجد الطریق یا کوئی بیمار سنے یا سالم تو ان امور مشروعہ سے نیک فالی میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ نیک فالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے دریافت کیا: تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا: جمرہ (یعنی چنگاری) آپ نے پوچھا: کس کا لڑکا ہے؟ اس نے کہا شہاب کا (یعنی شعلہ) آپ نے پوچھا: کہاں سے آیا ہے؟ اس نے کہا: حرقہ سے آپ نے پوچھا: کہاں رہتا ہے؟ اس نے کہا: حرہ میں (یعنی سیاہ پتھریلی زمین گویا وہ جل کر کوئلہ ہو گئی ہے) آپ نے فرمایا: گھر واپس جا کیونکہ تیرے گھر والے سب جل چکے ہیں: اس نے جا کر دیکھا تو واقعی سب جل چکے تھے، کہتے ہیں کہ ایک امیر کے زمانہ میں آسمان سے کچھ ستارے ٹوٹ کر گر گئے جس سے امیر کو بہت دہشت ہوئی اور اس نے نجومیوں

لہ قال الحافظ الدمیاطی ومن اعزب ما وقع لی فی تاویلہ ما رویناہ بالاسناد الصحیح عن یوسف بن موسی القطان عن سفیان بن عیینۃ عن الزہری عن سالم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "البرکۃ فی ثلاث فی الفرس والمرأة والدار" قال یوسف سالت سفیان بن عیینۃ عن معنی ہذا الحدیث فقال سفیان سالت عنہ الزہری فقال الزہری سالت عنہ سالما فقال سالم سالت عنہ ابی عبداللہ بن عمر فقال عبداللہ بن عمر سالت عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اذا کان الفرس ضروبا فہو مشووم واذا کانت المرأة قد عرفت زوجا قبل زوجہا فحنت الی الزوج الاول فہی مشوومۃ واذا کانت الدار بعیدۃ عن المسجد فلا یسمع فیہا الاذان والاقامۃ فہی مشوومۃ واذا کن بغیر ہذہ الصفات فہن مبارکات،

وفی سنن ابی داؤد من حدیث فروۃ بن مسیک قال قلت یا رسول اللہ! ارض عندنا یقال لہا ارض ابین ہی ارض ریفنا ومیرتنا وانہا وبئۃ او قال وباؤہا شدیدۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہا عنک فان من القرف التلف، قال ابن الاثیر القرف ملابسۃ الداء ومداناۃ المرض والتلف الہلاک، وہذا لیس من باب العدوی وانما ہو من باب الطب فان استصلاح الہواء من اعون الاشیاء علی صحۃ الابدان وفساد الہواء من اسرع الاشیاء الی الاسقام ۱۲

اور اہل علم لوگوں سے اس کی بابت دریافت کیا لیکن کسی نے تسلی بخش وجہ بیان نہیں کی تو جیل شاعر نے کہا ؎
فذی النجوم تساقطت و ترجوم اعدار الامیرا اس سے امیر نے نیک فالی لی اور جیل کو انعام و اکرام سے نوازا :۔
(فانٹل لا ثالث) قصر مذکور میں عبید اللہ بن زیاد کے سامنے امام حسین رضؓ کا سر کٹ کر آیا اور عبید اللہ کا سر مختار کے سامنے اور مختار کا سر مصعب کے سامنے اور مصعب کا عبد الملک کے سامنے۔ یہ سارے انقلابات ۶۱ھ سے ۷۱ھ تک یعنی صرف دس سال کے اندر اندر واقع ہوئے ہیں (محمد حنیف غفرلہ گنگوہی)

مَنْ عَادٰى لِي وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ

جو میرے دوست کا دشمن ہو گا اس سے میرا اعلان جنگ ہے !

یہ حدیث قدسی کا ایک ٹکڑا ہے جو بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔ رسول خداؐ نے فرمایا ؛ حق سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو شخص میرے دوست کو اذیت دے گا تو اس کو اپنی لڑائی سے خبردار کرتا ہوں ؛ حضرات ائمہ نے کہا ہے کہ کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس کے مرتکب کے متعلق اللہ نے یہ فرمایا ہو کہ میں اس سے لڑوں گا سوائے اولیاء اللہ کو تکلیف دینے کے اور سود خوری کے اس کے بارے میں بھی فرمایا ہے "فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" اگر تم سود خوری سے باز نہ آئے تو اللہ اور اس کے رسول کو لڑنے کیلئے تیار ہو جاؤ :

ذكر الشيخُ الصفوىّ ان المنصورَ بلغه ان سفيانَ الثورىّ ينقمُ عليه فى عدمِ اقامةِ الحق، فلمّا توجّهَ المنصورُ الى الحجّ و بلغه ان سفيانَ بمكة ارسل جماعةً امامَه وقال لهم: حيثما وجدتم سفيانَ خذوه، واصلبوه، فنصبوا الخشبَ، ليصلبوا سفيانَ عليه، وكانَ سفيانُ بالمسجدِ الحرامِ، ورأسُه فى حجرِ الفضيلِ بن عياضٍ ورجلاه فى حجرِ سفيانَ بن عُيَيْنَةَ، فقيل له خوفًا عليه، بالله، لا تُشمِت بنا الاعداءَ، قم فاختفِ، فقامَ ومشى حتى وقفَ بالملتزمِ، وقال وربِّ هذه الكعبةِ، لا يدخلُها يعنى مكةَ، المنصورُ، وكان وصلَ الى الحجون فزلقت به راحلتُه فوقع عن ظهرِها، وماتَ من فورِه، فخرج سفيانُ وصلّى عليه هذا كلامه + ...

حل لغات عادٰی عداء دشمنی کرنا۔ ولیًا دوست ج اولیاء لفظ ولی فعیل بمعنی مفعول ہے جیسے قتیل بمعنی مقتول اور جریح بمعنی مجروح پس ولی وہ شخص ہو گا جو خداوند تعالیٰ کی حفاظت میں ہو قال تعالیٰ "وهو يتولى الصالحين" یا فعیل فاعل کا مبالغہ ہے جیسے رحیم بمعنی راحم اور علیم بمعنی عالم اس صورت میں ولی وہ ہے جو عبادت خداوندی میں اس طرح مستغرق ہو کہ عصیان و فتور کا نام تک نہ آئے، ولایت کے لئے یہ دونوں معنی ضروری ہیں چنانچہ ولی من جانب اللہ محفوظ ہوتا ہے جیسے نبی من جانب اللہ معصوم ہوتا ہے پس جس شخص کا عمل ازروئے شرع قابل اعتراض ہو وہ ہرگز ولی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ

ایسا شخص کھلا دھوکے باز اور مزدور ہے ذکرہ الامام ابو القاسم القشیریؒ۔ اَذَنْتُہٗ آگاہ کرنا، اذن (س) اذنا اجازت دینا الحرب لڑائی دیکھو صفحہ ۔ الصفوی صلاح الدین ابو الصفا خلیل بن ایبک متوفی ۷۶۴ھ اپنے وقت کے مشہور عالم تھے، التنبیہ علی التشبیہ کتاب اعیان المصر فی اعوان النصر۔ جنان الجناس وغیرہ انہی کی ہیں۔ منصور۔ ابو جعفر عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباسؓ مشہور عباسی خلیفہ ہے۔ اس کی پیدائش حمیمہ میں ۹۵ھ میں ہوئی تھی۔ خلافت عباسیہ کے لئے جدوجہد اور اس کے استحکام و اہتمام میں سفاح کا دست راست تھا جس وقت اس کی وفات ہوئی یہ حج کے لئے گیا ہوا تھا عیسیٰ بن موسیٰ نے اس کے لئے بیعت لی اور اس کو صورت حال سے مطلع کیا۔ وہ واپس آرہا تھا راستہ میں قاصد طاء عجلت کے ساتھ انبار پہنچکر تخت نشین ہوا منصور شجاعت۔ بیدار مغزی۔ علم اور مدبری کے لحاظ سے خلفاء عباسیہ میں سب سے فائق تر تھا۔ کام سے کبھی تھکتا نہ تھا۔ صبح سے عصر تک استحکام فوج۔ تدبیر مہمات اور رعایا کے معاملات کے انصرام میں مصروف رہتا۔ عصر کی نماز کے بعد اپنے خانگی امور کو دیکھتا۔ شام کو لوگوں کے ساتھ بیٹھتا۔ عشاء کی نماز کے بعد اطراف ممالک سے جو خطوط اور اطلاعات موصول ہوتی تھیں ان کو پڑھتا پھر سو جاتا۔ رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر اطمینان کے ساتھ تہجد کی نماز پڑھتا۔ جب صبح صادق طلوع ہوتی مسجد میں فجر کی نماز پڑھتا اس سے فارغ ہو کر ایوان خلافت میں آکر بیٹھ جاتا۔ ۱۵۸ھ میں حج کو جا رہا تھا راہ میں بیمار ہوا اور مکہ کے متصل بر میمون میں پہنچکر ۶ ذی الحجہ کو انتقال کر گیا مدت خلافت چھ دن کم بائیس سال رہی۔ سفیان الثوری ابو عبداللہ بن سعید کوفی مولود ۹۷ھ متوفی ۱۶۱ھ مشہور ائمہ مجتہدین میں سے ہیں جن کی دینداری زہد و ورع مجمع علیہ ہے۔ نقم (ض، س) نقماً علی فلان عیب لگانا۔ برا جاننا۔ فی عدم فی تعلیلیہ ہے جیسے حدیث میں ہے۔ ان امراۃ دخلت النار فی ہرۃ حبستہا اھ۔ ای لاجل ہرۃ۔ اصلبوہ (ن۔ض) صَلْبًا سولی دینا۔ صَلِیْب جس پر سولی دیجائے ج صُلُب۔ صُلْبان (ک) صَلابۃً سخت ہونا۔ صُلْب سخت۔ ریڑھ کی ہڈی ج اصلاب فنصبوا (ض) نَصْباً کھڑا کرنا۔ گاڑنا (س) نَصَباً تھکنا۔ نُصُب کھڑی کی ہوئی چیز۔ بت ج انصاب۔ نصیب حصہ ج انصبہ انصبار۔ الخشب موٹی لکڑی واحد خشب۔ خشب (ض) خشباً ملانا۔ صاف کرنا۔ تجرّ گو وج تجور تجرر (ن) تجراً روکنا۔ تجر یتجرج احجار۔ فضیل بن عیاض ابو علی تمیمی یربوعی۔ مشہور عابد و زاہد ہیں۔ سمرقند میں پیدا ہوئے اور ابی ورد میں نشوونما پایا اور ایک مدت تک کوفہ میں رہ کر امام اعظم سے فقہ و حدیث میں تلمذ کیا۔ آپ کے تلامذہ میں امام شافعی یحییٰ القطان۔ ابن مہدی وغیرہ ہیں۔ پہلے قطاع الطریق تھے پھر ہادی طریق اور مقتدا بنے اور ایسے باخدا ہوئے کہ علی رازی نے فرمایا کہ میں تیس سال آپ کی صحبت میں رہا مگر کبھی ہنستے نہیں دیکھا البتہ اس روز کہ آپ کے صاحبزادے علی فوت ہوئے میں نے سبب پوچھا تو فرمایا کہ خدا نے ایک بات پسند کی میں نے بھی اسی کو پسند کیا۔ توفی ۱۸۷ھ

سفیان بن عیینہ ابو محمد بن عمران مشہور محدث فقیہ حافظ آٹھویں طبقہ کے کبار و اعیان میں سے تھے ۱۵ شعبان ۱۰۷ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے چار سال کی عمر میں قرآن پاک پڑھ لیا والد ماجد کے ساتھ مکہ معظمہ تشریف لے گئے، ۲۰ سال کی عمر میں کوفہ آئے اور امام اعظم سے حدیث اور فقہ حاصل کیا۔ فرمایا کرتے تھے کہ امام صاحب نے ہی پہلے مجھے محدث بنایا۔ امام شافعی کا قول ہے کہ اگر آپ اور امام مالک نہ ہوتے تو حجاز سے علم چلا جاتا۔ آپ نے اپنی عمر میں ستر حج کئے ہیں۔ آخری حج کے موقعہ پر فرمایا کہ میں ہر مرتبہ دعا کرتا رہا کہ بار الہا! یہ حاضری آخری حاضری نہ ہو جائے لیکن اب اتنی دفعہ سوال کے بعد سوال کرنے سے شرم آرہی ہے چنانچہ اسی سال (۱۹۸ھ) وفات ہو گئی۔ لا تشتت اشمتہ اللہ

بعد وہ دشمن کے غم سے خوش کرنا۔ شمت (س) شماتۃً کسی کی مصیبت پر خوش ہونا ص شامت ج شماتات اختف اختفاء سے امر حاضر ہے پوشیدہ ہونا۔ الملتزم دیوار کا وہ حصہ جو حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان ہے۔ الحجون ایک پہاڑی ہے۔ زلقت (ن۔س) زلقاً پھسلنا۔

تشریح شیخ صفوی نے ذکر کیا ہے کہ خلیفہ منصور کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت سفیان ثوری اس پر عدم اقامت حق کی وجہ سے لعن تشنیع کرتے ہیں جب منصور حج کے لئے گیا اور اس کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت سفیان مکہ میں ہیں تو اس نے اپنے آگے ایک جماعت کو بھیجا اور ان سے یہ کہہ دیا کہ تم جہاں بھی حضرت سفیان کو پاؤ پکڑ کر سولی دیدو چنانچہ لوگوں نے حضرت سفیان کو سولی دینے کے لئے لکڑی (صلیب) قائم کی اس وقت حضرت سفیان مسجد حرام میں بایں حالت (تشریف فرما) تھے کہ آپ کا سر حضرت فضیل بن عیاضؒ کی گود میں اور پاؤں حضرت سفیان بن عیینہ کی گود میں اور پاؤں حضرت سفیان بن عیینہ کی گود میں تھے۔ بوجہ خوف حضرت سفیان ثوری سے کہا گیا: آپ ہمارے دشمنوں کو اپنے اوپر قابو یافتہ ہونیکا موقعہ دیکر خوش نہ کیجئے (بلکہ یہاں سے اٹھ جائیے اور کسی جگہ) چھپ جائیے۔ حضرت سفیان اٹھے اور ملتزم کے پاس جاکر ٹھہر گئے اور فرمایا: اس کعبہ کے رب کی قسم منصور مکہ میں داخل ہی نہ ہو سکے گا۔ حالانکہ منصور جبل حجون کے قریب پہنچ چکا تھا جب جبل حجون پر پہنچا تو اسکی سواری پھسل گئی اور منصور سواری کی پیٹھ سے گرتے ہی مرگیا۔ حضرت سفیان باہر تشریف لائے اور اس کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ یہ پورا کلام شیخ صفوی کا ہے۔

وَكَتَبَ زِيَادٌ اِلٰى مُعَاوِيَةَ، قَدْ اَخَذْتُ الْعِرَاقَ بِيَمِيْنِيْ، وَبَقِيَتْ شِمَالِيْ فَارِغَةٌ يُعَرِّضُ لَهٗ بِالْحِجَازِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَرَفَعَ يَدَهٗ اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا شِمَالَ زِيَادٍ فَخَرَجَتْ فِيْ شِمَالِهٖ قُرْحَةٌ فَقَتَلَتْهُ

حل لغات زیاد بن سمیہ معاویہ دیکھو صد سطر۔ شمال بایاں ہاتھ۔ عبداللہ بن عمر ابو عبدالرحمٰن بعثت سے کچھ پہلے پیدا ہوئے کم عمری کی وجہ سے غزوہ احد میں شریک نہ ہو سکے ہاں غزوہ خندق۔ بیعت رضوان میں شریک رہے۔ آپ کا شمار مکثرین فی الحدیث میں سے ہے آپنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے (۱۶۳۰) حدیثیں روایت کی ہیں ۷۳ھ یا ۷۴ھ میں وفات پائی ہے۔ قرحۃ پھوڑا جس میں پیپ ہو۔

تشریح: زیاد نے امیر معاویہ کو خط لکھا کہ میں عراق کو دائیں ہاتھ میں لے چکا ہوں بایاں ہاتھ خالی ہے (گویا وہ حجاز کے بارے میں تعریض کر رہا ہے کہ اگر آپ کہیں تو اس پر بھی حملہ کردوں) حضرت ابن عمرؓ کو اس کی اطلاع ملی آپنے آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر دعا کی: بار الٰہا! زیاد کے بائیں ہاتھ سے ہماری کفایت فرما۔ پس اس کے ہاتھ میں ایک پھوڑا نکلا اور اس نے اس کو ہلاک کر دیا۔

عَرْضُ الْحَدِيْثِ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ

کتاب اللہ سے حدیث کا موازنہ!

دخل الزهري على الوليد بن عبد الملك فقال له ما حديث يحدثنا به اهل الشام قال وما هو يا امير المؤمنين قال

besturdubooks.wordpress.com

يحدثونا ان الله اذا استرعى عبدًا رعيته كتب له الحسنات ولم يكتب له السيّات قال باطلٌ يا امير المؤمنين انبيٌّ خليفةٌ اكرم على الله ام خليفةٌ غير نبيٍّ قال بل خليفةٌ نبيٌّ قال فان الله يقول لنبيه داؤد يا داؤد انا جعلناك خليفةً في الارض فاحكم بين الناس بالحق ولا تتبع الهوى فيضلك عن سبيل الله ان الذين يضلون عن سبيل الله لهم عذابٌ شديدٌ بما نسوا يوم الحساب فهذا وعيدٌ يا امير المؤمنين لنبيٍّ خليفةٍ فما ظنك بخليفةٍ غير نبيٍّ قال ان الناس ليغرّونا عن ديننا ۔

حل لغات الزہری ابو بکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب بن عبد اللہ بن الحارث ابن زہرہ بن کلاب بن مرہ قرشی، مدنی، حجاز اور شام کے کبار علماء میں سے ہیں جنکی جلالت شان پر اہل علم کا اتفاق ہے بقول خلیفہ ۵۱ھ میں اور بقول یحییٰ بن بکیر ۵۶ھ میں اور بقول واقدی ۵۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۴ھ میں وفات پائی۔ ولید بن عبد الملک خلفاء بنو امیہ کا چھٹا خلیفہ ہے جس نے مسجد اقصیٰ اور جامع دمشق وغیرہ تعمیر کی، متوفی ۹۶ھ۔ استرعی رکھوالی اور نگہبانی چاہنا۔ لیغرونا لام برائے تاکید ہے۔ یغرون جمع غائب ہے دھوکہ دینا۔ دیکھو ۵۹۔ عرض پیش کرنا دیکھو ۲۵۔

تشریح:۔

امام زہری ولید بن عبد الملک کے پاس تشریف لائے۔ ولید نے کہا: یہ کیا حدیث ہے جو اہل شام ہم سے بیان کرتے ہیں؟ زہری نے کہا: وہ کیا؟ ولید نے کہا: اہل شام بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو اپنی رعیت کا حاکم بناتا ہے تو وہ اسکی نیکیاں (ہی نیکیاں) لکھتا ہے برائیاں نہیں لکھتا۔ امام زہری نے کہا: امیر المومنین! بالکل جھوٹ ہے۔ بھلا (جو شخص) نبی (بھی ہو) اور خلیفہ (بھی ہو) اللہ کے نزدیک زیادہ مکرم ہے یا (وہ شخص جو) صرف خلیفہ (ہو نبی نہ ہو) ولید نے کہا (نہیں) بلکہ (وہ شخص جو) خلیفہ (بھی ہو اور) نبی بھی ہو اللہ کے نزدیک زیادہ مکرم ہے۔ امام زہری نے کہا: (جب یہ بات ہے تو دیکھو) اللہ رب العزت اپنے نبی حضرت داؤد سے فرماتا ہے "یا داؤد انا جعلناک الخ" اے داؤد ہم نے تجھ کو زمین پر حاکم بنایا ہے سو لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے رہنا اور آئندہ بھی نفسانی خواہش کی پیروی مت کرنا (اگر ایسا کروگے تو) وہ خدا کے رستہ سے تجھ کو بھٹکا دیگی۔ جو لوگ خدا کے رستہ سے بھٹکتے ہیں ان کیلئے سخت عذاب ہوگا۔ اس وجہ سے کہ وہ لوگ روز حساب کو بھولے رہے ہیں۔ پس اے امیر المومنین! جو شخص نبی اور خلیفہ (دونوں ہو اس) کیلئے جب یہ وعید ہے تو (پھر) اس شخص کے بارے میں آپکا کیا خیال ہے جو خلیفہ ہو اور نبی نہ ہو؟ ولید نے کہا: یہ لوگ ہم کو ہمارے دین کے رستہ سے بھٹکاتے ہیں۔

التلمیح

پُر لطف اشارہ

حكى صاحب الحدائق ان الفتح بن خاقان ذكر ابن الصائغ في قلائد العقيان فقال فيه ارمد عين الدين وكمد نفوس المهتدين لا يتطهر من جنابة ولا يظهر مخايل انابة فبلغ ذلك ابن الصائغ فمر يومًا على الفتح بن خاقان وهو جالس في جماعة فسلم على القوم وضرب على كتف الفتح وقال انها شهادة يا فتح ومضى ولم يدر احدٌ ما قال

besturdubooks.wordpress.com

للفتح فتغيّر لونه فقيل له: ما قال لك؟ فقال اني وصفته كما تعلمون في قلائد العقيان فما بلغتُ بذلك عُشر ما بلغ هو مني بهذه الكلمة فانه اشار بها الى قول المتنبي ،

واذا اتتك مَذمّتي من ناقصٍ	فهي الشهادة لي بانّي كامل

حل لغات :- تلمیح اشارہ کرنا۔ فتح ابو نصر محمد بن عبید اللہ بن خاقان قیسی اشبیلی۔ ایک بہت اچھا صاحب علم جادو بیان اور تاریخی شخص تھا، جس نے قلائد العقیان مطمح الانفس ومسرح التانس فی ملح اہل الاندلس وغیرہ کتابیں لکھی ہیں۔ ابن الصائغ دیکھو مقدمہ۔ رمدٌ آرمد آشوب چشم والا۔ رمِدَ (س) رمدًا۔ العینُ دکھنا۔ کمِدٌ سخت اندوہگیں۔ کمِدَ (س) کمَدًا غم کیوجہ سے بیمار دل ہونا۔ مخایل جمع مخیلۃ علامت۔ کتف کندھا ج اکتاف۔ کتِف (س) کتفًا بڑے کندھوں والا ہونا۔ الرجل مشکیں کسنا۔ کتیفۃ دروازے کی چٹخنی ج کتائف۔

تشریح :- صاحب حدائق نے بیان کیا ہے کہ فتح بن خاقان نے قلائد العقیان میں ابن الصائغ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا کہ ابن الصائغ کی چشم دین ہر لمحہ اسکا دین خراب اور ہدایت یافتہ لوگ اس کی وجہ سے سخت اندوہگیں ہیں۔ نہ جنابت سے پاک ہوتا ہے نہ اس سے رجوع الی اللہ کی کوئی علامت ظاہر ہوتی ہے۔ یہ بات ابن الصائغ کو بھی معلوم ہو گئی تو ایک روز فتح بن خاقان کے پاس کو گذرا جبکہ ابن خاقان ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا۔ ابن الصائغ نے قوم کو سلام کیا اور ابن خاقان کے شانہ پر مار کر کہا اے فتح! یہی تو شہادت ہے۔ بس یہ کہہ کر چلتا بنا۔ حاضرین مجلس میں سے کوئی بھی نہ سمجھ سکا کہ اس نے ابن خاقان سے کیا کہا۔ مگر ابن خاقان کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آخر اس نے آپ کو کیا کہا ہے؟ ابن خاقان نے کہا کہ میں نے قلائد العقیان میں اس کے متعلق جو کچھ کہا ہے وہ تو تم کو معلوم ہی ہے مگر مجھ کو جو کچھ صرف ایک کلمہ میں کہہ گیا ہے میں اس کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچ سکا۔ کیونکہ وہ انہا شہادۃ کہہ کر متنبی کے شعر واذا اتتک مذمتی الخ کی طرف اشارہ کر گیا ہے (ترجمہ) تجھے میری برائی کا ناقص کیطرف سے پہنچنا ہی شہادت ہے کہ میں کامل ہوں ۔

(فائدہ) اہل بدیع کی اصطلاح میں کسی قصہ معلومہ یا نکتہ مشہورہ یا شعر معروف یا مثل سائرہ کیطرف اشارہ کرنے کو تلمیح کہتے ہیں جیسے ابو تمام کا یہ شعر ۔ وَ اللّٰہِ مَا اَدْرِیْ اَ اَحْلَامُ نَائِمٍ ۞ اَلَمَّتْ بِنَا اَمْ کَانَ فِی الرَّکْبِ یُوْشَعُ (ترجمہ شعر) بخدا میں نہیں جانتا کہ سونے والے کے خواب ہم پر نازل ہو گئے یا قافلہ میں حضرت یوشع ہیں ۔ شاعر نے رحلت کنندہ احباب کے ساتھ اپنے ملاقی ہونے کو اور رات کی تاریکی کے پردے سے محبوب کے سورج جیسے چہرہ کے طلوع ہونے کو ذکر کیا ہے پھر اس کو نادر اور عجیب سمجھ کر تجاہل عارفانہ کے طریق پر حیرت سے کہتا ہے کہ کیا یہ کوئی خواب ہے جو میں دیکھ رہا ہوں، یا قافلہ میں حضرت یوشع موجود ہوئے کہ آپ کی دعا سے سورج غروب ہونے سے رک گیا تھا۔ اس میں حضرت یوشع بن نون کے مشہور قصہ کیطرف اشارہ ہے کہ آپ قوم جبابرہ سے جمعہ کے روز جہاد کر رہے تھے، سورج غروب ہونے لگا فتح میں کچھ دیر تھی۔ آپ نے محسوس کیا کہ اگر سورج فتح سے پہلے غروب ہو گیا تو لڑائی ختم کرنی پڑے گی کیونکہ سنیچر کے روز لڑائی ممنوع تھی۔ پس آپ نے سورج کے ٹھہر جانے کی دعا کی اور وہ قبول ہو گئی۔ سورج رک گیا اور آن کی آن میں کفار پر فتح حاصل ہو گئی ۱۲

وَأْدُ البَنَات

نوزائیدہ کا زندہ دفن !

besturdubooks.wordpress.com

اولُ مَنْ مَنَعَ عن الوأدِ صعصعةُ بن ناجيةَ جَدُّ الفرزدقِ وذلك انه أضلَّ ناقتَيْن له فخرج في بِغاءِهما فلمّا
أجنّه الليلُ رُفِعت له نارٌ فأمّها فاذا شيخٌ وامرأةٌ ماخِضٌ فسلّم فردّ الشيخ فسأل عن الناقتين فقال وجدتُهما
وقد أحيانا الله بهما ثم قال الشيخ لنساءٍ كنّ عنده ان جاءنا غلامٌ فما أدري ما أصنع به وان جاءتنا جاريةٌ فأقتلُها
ولا أسمعنّ صوتها فجاءت جاريةٌ فاشتراها صعصعةُ بناقتيه وجملِه الذي ركبه في طلبهما وجعل ذلك سنةً
فكلُّ مَن أراد أن يئد ابنةً له جاءه فاشتراها منه بلقحتين وجمل فجاء الاسلامُ وقد فدى ثلثمائة موؤدة

حل لغات: وأد (ض) زندہ درگور کرنا، وَئِید، وَئِیدہ، مَوؤدہ زندہ درگور کی ہوئی لڑکی۔ صعصعہ بن ناجیہ صحابی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کرلینے کے بعد کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے زمانہ جاہلیت میں کچھ اچھے کام کیے ہیں کیا مجھے ان کا اجر ملے گا؟ حضورؐ نے دریافت فرمایا کیا کیا کام کیے ہیں؟ انہوں نے کہا: تین سو بچیوں کو ایک ایک اونٹ اور دو دو اونٹنیوں کے عوض خرید کر زندہ کیا ہے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا: "ہذا من باب البر ولک اجرہ اذ منّ اللہ علیک بالاسلام" وفیہ یقول الفرزدق مفتخرا ؎ وجدّی الذی منع الوائدات ٭ واحیا الوئید فلم یوأد۔ جَدّ دادا ج اَجْداد، جدّ (ض) جِدًّا عالی مرتبہ ہونا۔ جِدًّا کوشش کرنا۔ الفرزدق ابو فراس ہمام بن غالب بن صعصعہ مولود ۲۰ھ متوفی ۱۱۰ھ۔ فرزدق سفرجل کے وزن پر ہے۔ اس روٹی کو کہتے ہیں جو تنور میں گرجائے اور بقول بعض پارہ از خمیر، فرزدق اور اس کا بھائی اخطل دونوں اچھے شاعر تھے جب اس کی بیوی کا انتقال ہوا تو اکثر اہل کوفہ جنازہ میں شریک ہوئے۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرزدق سے کہا: یا ابا فراس! ما اعددتَ لهذا اليوم؟ قال: شهادة ان لا اله الا الله منذ ثمانين سنة۔

ایک مرتبہ سلیمان بن عبد الملک نے اس کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا ؎ فبتن بجانبی مصرعات ٭ وبتّ افض اغلاق الختام
کہا: کمبخت تجھ پر تو حد واجب ہوگئی، اس نے جواب دیا: امیر المومنین! خدا نے "وانہم یقولون ما لا یفعلون" فرما کر مجھ سے حد معاف کردی، ایک مرتبہ یہ حضرت حسن بصریؒ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کسی نے حضرت حسن سے پوچھا کہ اگر کوئی "لا واللہ، بلی واللہ" کے ساتھ قسم کھائے تو آپ کی کیا رائے ہے؟ فرزدق نے کہا: تم نے اس بارے میں میرا قول نہیں سنا؟ حضرت حسن نے کہا: وہ کیا؟ اس نے کہا ؎ فلست بماخوذ بلغو تقوله ٭ اذا لم تعمد عاقدات العزائم۔ حضرت حسن نے کہا: بہت خوب، پھر کسی نے پوچھا کہ ایک عورت کو اس کے حلیل کے ساتھ قید کیا گیا اس کی بابت آپ کی کیا رائے ہے؟ فرزدق نے کہا: اس کی بابت تم نے میرا قول نہیں سنا؟ حضرت حسن نے کہا: کونسا قول؟ اس نے کہا ؎ وذات حلیل انکحتنا رماحنا ٭ حلال لمن یبنی بها لم تطلق۔ حسن بصری نے فرمایا: ہم تو آپ کو شاعر سمجھتے تھے مگر آپ صرف شاعر ہی نہیں بلکہ فقیہ بھی ہیں۔ بِغاء بہا جستجو، تلاش۔ بغی (ض) بُغاءً، بَغْیًا، بُغْیَۃً طلب کرنا۔ ظلم کرنا۔ الباغی ج بُغاۃ۔ بُغیہ مطلوب۔ اجنّہ اللیلُ رات کی تاریکی نے اس کو چھپا دیا: اَمَّہا (ن) اَمًّا قصد کرنا۔ امامۃ امام بننا۔ ماخض مخضت (س) مخاضًا۔ المرأۃ دردِ زہ میں مبتلا ہونا۔ ماخض ج مُخَّض، مواخض۔ لقحتین لقحۃ بہت دودھ دینے والی اونٹنی ج لِقَح۔ لِقاح۔ لقحت (س) لقحًا۔ الناقۃ حاملہ ہونا۔ لاقح، لقوح۔ فدی (ض) فداءً مالی دیکر چھڑالینا۔

besturdubooks.wordpress.com

تشریح: سب سے پہلے زندہ درگور کرنے سے رکنے والا صعصعہ بن ناجیہ فرزدق کا دادا ہے۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ صعصعہ کی دو اونٹنیاں گم ہوگئی تھیں وہ انکی تلاش میں نکلا جب رات کی تاریکی چھاگئی تو اس نے اپنے سامنے کچھ فاصلہ پر آگ روشن ہوتی ہوئی دیکھ کر اسکا قصد کیا جب آگ کے پاس پہنچا تو اچانک ایک بوڑھا اور ایک مبتلا ئے دردِ زہ عورت کو موجود پایا، صعصعہ نے سلام کے بعد بوڑھے سے اپنی اونٹنیوں کے متعلق پوچھا۔ بوڑھے نے کہا: میں نے انکو پالیا ہے اور اللہ نے ہم کو انکے ذریعے زندہ کردیا ہے۔ پھر بوڑھے نے ان عورتوں سے کہا جو اس کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں اگر ہمارے لڑکا پیدا ہوا تو اسکے متعلق تو میں کچھ نہیں جانتا کہ میں اس کا کیا کرونگا اور اگر لڑکی ہوئی تو یقیناً میں اس کو قتل کردونگا اور اسکی آواز تک زمین سکوڑ لیگی۔ پس انکے ہاں لڑکی ہی پیدا ہوئی صعصعہ نے اپنی دونوں اونٹنیوں اور اس اونٹ کے عوض میں خرید لیا جس پر سوار ہوکر اونٹنیاں تلاش کرنے کیلئے نکلا تھا۔ اس کے بعد اپنا یہ شیوہ بنا لیا کہ جو شخص بھی اپنی لڑکی کو زندہ درگور کرنا چاہتا تھا وہ دو اونٹنیوں اور ایک اونٹ کے عوض میں خرید لیتا یہاں تک کہ دورِ اسلام کی آمد تک صعصعہ تین سو زندہ درگور ہونے والی لڑکیوں کو بچا چکے تھے

الفصل بين التانيث اللفظي والمعنوي

تانیث لفظی ومعنوی کا فرق!

ذكر ان قتادةَ دخل الكوفةَ فالتفّ عليه الناسُ فقال سلُوا عمّا شئتم وكان ابو حنيفة حاضرًا وهو غلامٌ حديثُ السنّ فقال سلُوه عن نملةِ سليمان اكانت ذكرًا ام أنثى فسألوه فأفحم فقال ابو حنيفة رضي الله عنه كانت أنثى فقيل له من اين عرفتَ فقال من كتاب الله وهو قوله قالت نَمْلَةٌ ولو كان ذكرًا لقيل قال نملةٌ وذلك ان النملةَ مثلُ الحمامةِ والشاةِ في وقوعها على الذكر والأنثى فيميز بينهما بعلامة نحو قولهم حمامة ذكرٍ وحمامة أنثى يعني ان التانيثَ لفظي ومعنوي واللفظي لا يعتبر في لحوقِ علامةِ التانيثِ بالفعل البتة بدليل انه لا يجوز قامت طلحةُ ولا حمزةُ على مذكرٍ فتعيّن ان يكون اللحوقُ انما هو للتانيثِ المعنوي

حل لغات: قتادہ دیکھو صفحہ ۔ فالتفّ علیہ القوم جمع ہونا۔ لفٌّ یا رلُّ جو اَلفاف، لفّ (ن) لفًّا۔ الشیءَ۔ لپیٹنا۔ فی الاکل مختلف قسم کے کھانوں کو ملا کر بری طرح سے کھانا۔ ومنہ فی الحدیث۔ ان اکل لفّ وان شرب اشتفّ۔ کھاتا ہے تو سب ہڑپ کرجاتا ہے، پیتا ہے تو سب صاف کردیتا ہے۔ ابو حنیفہ امام الائمہ، سراج الامہ، حافظ الحدیث، سید الفقہاء نعمان بن ثابت فارس کے مشہور صاحب عزت وثروت خاندان سے تھے۔ آپ کے جد امجد حضرت علیؓ کی خلافت میں مسلمان ہوچکے تھے آپ ۸۰ھ میں عبد الملک بن مروان کے زمانہ خلافت میں کوفہ میں پیدا ہوئے اس وقت بہت سے صحابہؓ حیات تھے جن سے آپ نے ملاقات کی اور تابعی ہوئے۔ فتاوی حافظ ابن حجر میں تصریح ہے کہ امام صاحب نے ایک جماعت صحابہؓ کو پایا جو کوفہ میں تھے۔ یہ فضیلت آپ کے معاصر ائمہ میں کسی کو حاصل نہ ہوئی۔ آپ نے عکرمہ، عطاء بن ابی رباح سالم بن عبد اللہ، سلیمان، حماد جیسے مایہ ناز محدثین وفقہاء سے حدیث نبوی کا ذخیرہ جمع کیا ہے۔ حافظ ابن حجر مکی نے الخیرات الحسان میں لکھا ہے کہ امام صاحب نے چار ہزار اساتذہ سے حدیث حاصل کی ہے۔ آپ متوسط قد خوش رو شیریں اور بلند آواز نہایت ذہین بعد متقی عبادت گزار

besturdubooks.wordpress.com

شب بیدار تھے ۱۲۰ھ میں مسند اجتہاد پر جلوہ افروز ہوئے۔ ۴۰ برس کی عمر میں یہ سلسلہ شروع ہوا تو حماد کے پُرانے شاگرد حتی کہ آپ کے بعض استاذ بھی آپ کے درس میں شریک ہونے لگے۔ آپ نے ماہ رجب ۱۵۰ھ میں وفات پائی۔ کئی مرتبہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔ بغداد میں خیزران کے مقبرہ میں دفن ہوئے۔ سلطان الپ ارسلان سلجوقی نے ۴۵۹ھ میں اس پر ایک قبہ اور اس کے قریب ایک مدرسہ بنوادیا۔ غلام نوجوان حلقہ بگوش جو لقمان نملۃ چیونٹی جو نمال۔ افحم خاموش کردیا گیا۔ دیکھو صفحہ ۴۳ الحمامۃ کبوتر (نر و مادہ)۔ **تشریح** بیان کیا گیا ہے کہ حضرت قتادہؒ کوفہ میں تشریف لائے تو لوگ ٹوٹ ٹوٹ کر کوفہ میں جمع ہوگئے۔ آپ نے فرمایا: جو چاہو پوچھو۔ امام ابو حنیفہ بھی مجلس میں حاضر تھے اور اس وقت آپ نوعمر بچے تھے آپ نے فرمایا: حضرت سلیمانؑ کی چیونٹی کے متعلق پوچھو کہ وہ نر تھی یا مادہ؟ لوگوں نے دریافت کیا تو حضرت قتادہ دم بخود رہ گئے۔ امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا مادہ تھی۔ سوال کیا گیا آپ کو کہاں سے معلوم ہوا؟ آپ نے فرمایا، قول باری "قالت نملۃ" سے (کیونکہ اسمیں فعل کو مؤنث لایا گیا ہے) اگر چیونٹی نر ہوتی تو "قال نملۃ" کہا جاتا۔ اسلئے کہ نملۃ کا اطلاق حمامۃ وشاۃ کی طرح نر و مادہ دونوں پر ہوتا ہے۔ اگر کہیں نر یا مادہ مراد ہو تو علامت کے ساتھ فرق کیا جاتا ہے جیسے حمامۃ ذکر، حمامۃ انثی اھ آپ کا مقصد یہ ہے کہ تانیث کی دو قسمیں ہیں لفظی و معنوی۔ تانیث لفظی میں فعل کے ساتھ علامت تانیث کے لحوق کا بالکل اعتبار نہیں ہوتا۔ اس لئے طلحہ و حمزہ علم مذکر ہونے کی حالت میں قامت طلحۃ، حمزۃ جائز نہیں۔ معلوم ہوا کہ قالت نملۃ میں جو فعل کو مؤنث لایا گیا ہے وہ تانیث معنوی کی وجہ سے ہے۔

الکنایۃ

لقي شيطانُ الطاقِ رجلًا من الخوارج وبيده سيفٌ فقال له الخارجيُّ واللهِ لأقتلنّك أو تبرأ من عليٍّ فقال أنا من عليٍّ ومن عثمان بريءٌ +

حل لغات الکنایہ: کنی (ض) کنایۃ لفظ بولنا اور اس کے غیر مدلول کا ارادہ کرنا۔ مثلاً تم کہو زید کثیر الرماد (زید بہت راکھ والا ہے) اور مراد ہو کہ زید سخی ہے۔ یہاں کنایہ سے مراد توریہ ہے جس کو ابہام، توجیہ، تخییر وغیرہ سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ اصطلاح میں کنایہ اس کو کہتے ہیں کہ متکلم شئی معین کو کسی ایسے لفظ سے تعبیر کرے جس کے دو معنی ہوں (خواہ دونوں حقیقی ہوں یا ایک حقیقی اور ایک مجازی) ایک معنی قریبی ہوں جس پر اس لفظ کی دلالت صحیح ہو اور ایک بعیدی کہ اس پر لفظ کی دلالت صریح نہ ہو اور متکلم قریبی کو چھپا کر بعیدی معنی کا ارادہ کرے جیسے آیت "الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوىٰ" میں استوی کے دو معنی ہیں۔ قریبی یعنی استقرار فی المکان اور بعیدی یعنی استیلاء اور غلبہ اور یہی معنی مقصود ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے بوقت ہجرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کسی نے پوچھا۔ مَن هذا (یہ کون ہے) آپ نے فرمایا: هادٍ يهديني (ایک رہبر ہے میری رہنمائی کرتا ہے) ہادی سے مراد ہادیٔ اسلام لیا ہے۔ شیطان الطاق محمد بن نعمان شیعی معاصر ابو حنیفہ۔ او تبرأ کلمہ او الی یا الا کے معنی میں ہے اور فعل مضارع بتقدیر اَن منصوب ہے۔ جیسے "لألزمنّك أو تعطيني حقّي"۔

تشریح: شیطان طاق نے ایک خارجی سے ملاقات کی جس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ خارجی نے کہا: بخدا میں تجھے مار ڈالوں گا الا یہ کہ تو حضرت علی سے برأت ظاہر کرے۔ شیطان طاق نے کہا: "أنا من عليّ ومن عثمان بريءٌ"۔ **(توضیح)** انا من علی کے دو معنی ہوسکتے ہیں۔ ایک یہ کہ میں حضرت علیؓ و حضرت عثمانؓ دونوں سے بری ہوں۔ خارجی نے یہی سمجھ کر اس کو چھوڑ دیا (اس صورت میں لفظ من بری سے متعلق ہوگا) دوسرے یہ کہ انا من علی مستقل جملہ ہو اور من عثمان بری مستقل دوسرا جملہ ہو۔ شیطان طاق کا مقصد یہی تھا۔ اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ میں حضرت علیؓ کے ساتھ غایت درجہ محبت رکھنے کی وجہ سے گویا حضرت علیؓ کا جزء ہوں اور حضرت عثمانؓ سے بری ہوں۔

اے ذوق نہ کر لوز میں آمیزش ظلمت ، کیا کام تبرّے کو محبت میں علی کی

(فائدہ) حجاج ابن یوسف نے حضرت سعید بن جبیر کو جب قتل کرنے کا ارادہ کیا تو ان کو بلا کر کہا: تو میرے بارے میں کیا کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "ایک قاسط عادل" حاضرین نے اس کا مطلب یہ سمجھا کہ قاسط قسط سے ہے اور عادل عدل سے لہٰذا انہوں نے حجاج کو عدل وانصاف کے ساتھ متصف کیا ہے اس لئے سب نے آپ کی تعریف کی لیکن حجاج آپ کا مطلب سمجھ گیا چنانچہ اس نے کہا: جاہلو! اس نے تو مجھے ظالم اور کافر قرار دیا ہے پھر اس نے یہ آیت پڑھی "واما القاسطون (ای الجائرون عن سنن الہدی) فکانوا لجہنم حطبا، ثم الذین کفروا بربہم یعدلون" ای یجعلون لہ عدیلا، منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا "انی احب الفتنۃ واکرہ الحق واشہد بما لم ارہ" یہ سن کر حضرت عمر نے اس کو قید کردیا۔ پھر یہ قصہ حضرت علی کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا: عمر! تم نے اس کو ظلماً قید کیا ہے، حضرت عمر نے کہا: یہ کیسے؟ حضرت علی نے فرمایا: اس لئے کہ وہ مال ودولت اور اپنی اولاد سے محبت کرتا ہے وقد قال اللہ تعالیٰ "انما اموالکم واولادکم فتنۃ" نیز وہ موت کو ناگوار سمجھتا ہے حالانکہ موت حق ہے، قال اللہ تعالیٰ "وجاءت سکرۃ الموت بالحق" اور وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ ایک ہے حالانکہ اس نے خدا کو نہیں دیکھا اس پر حضرت عمر نے فرمایا لولا علی لہلک عمر۔

ایضاً ودخل معلی الطائی علی ابن السری یعوده فی مرضه فانشد شعراً یقول فیه:

فاقسمت ان من الالہ بصحۃ	ونال السری بن السری شفاء
لارحلت العیس شہراً بحجۃ	ویعتق شکراً سالم وجفاء

فلما خرج من عندہ قال لہ اصحابہ واللہ مانعلم عبدک سالما، ولا عبد لک جفاء فمن اردت ان تعتق قال: ہما ہرتان عندی، والحج فریضۃ واجبۃ فما علی فی قولی شیء ان شاء اللہ تعالیٰ

حل لغات ایضاً مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور عامل محذوف ہے ای آض ایضاً یا ضمیر سے حال ہے ای قال راجعا، آض (ض) أیضاً لوٹنا۔ متکلم کا ایک مضمون کے بعد اسی کے مناسب دوسرا مضمون لانا یعود دیکھو صلا۔ منّ (ن) مَنّاً منّۃً علیہ احسان کرنا۔ علیہ بما صنع احسان جتانا۔ منون۔ موت۔ ریب المنون حوادث زمانہ نال دیکھو صلا۔ شفاء صحت، شفی (ض) شفاءً صحت یاب ہونا۔ شفا ہر چیز کا کنارہ ج اشفاء العیس جمع اعیس بھورے رنگ کا اونٹ یعتق (ض) عتقاً آزاد ہونا ص عتیق ج عتقاء (ن) عتقاً (ک) عتاقۃً پرانا ہونا ہرتان ہرۃ بلی ج ہرر تصغیر ہریرۃ ہرّ (ض) ہریراً کتے کا بھونکنا۔

تشریح معلی طائی نے بغرض عیادت ابن السری کے پاس آکر کہا بخدا اگر اللہ نے تندرستی عطا کردی اور سری بن السری کو صحت حاصل ہوگئی تو ضرور حج کے لئے ایک ماہ تک بھورے اونٹوں پر سفر کروں گا اور شکریہ میں سالم وجفاء کو آزاد کیا جائے گا۔ جب وہ باہر آیا تو اس کے ساتھیوں نے کہا: واللہ ہمیں تو تیرے کسی غلام کا علم نہیں نہ سالم کا نہ جفاء کا تو پھر تو نے کسے آزاد کرنے ارادہ کیا ہے؟ معلی طائی نے کہا: میرے پاس دو بلیاں ہیں اور حج فریضہ واجب ہے پس میرے اوپر اس قسم کی وجہ سے کوئی چیز واجب نہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

جُودُ سَیّدِ المُرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

سردارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت

رَوَی حمادُ بنُ زیدٍ عن المعلّی بن زیادٍ عن الحسنِ ان رجلاً جاءَ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسالہ فقال اجلس سیرزقک اللہ ثم جاء آخرُ ثم آخرُ فقال لھم اجلسوا فجاء رجلٌ باربع اواق، فاعطاہ ایاھا وقال: یارسول اللہ ھذہ صدقۃ فدعا الاول، فاعطاہ اوقیۃ، ثم دعا الثانی فاعطاہ اوقیۃ، ثم دعا الثالث فاعطاہ اوقیۃ، وبقیت معہ اوقیۃ فعرض بھا القوم، فما قام احدٌ، فلما کان اللیلُ وضعھا تحت راسہ، وفراشہ عباءۃٌ فجعل لایاخذہ النومُ فیرجع فیصلی فقالت لہ عائشۃ: یارسول اللہ ھل بک شئ؟ وقال لا، قالت فجاءک امرٌ من اللہ، قال لا، قالت: انک صنعت منذ اللیلۃ شیئاً، لم تکن تفعلہ فاخرجھا وقال ھذہ التی فعلت بی ماترین، انی خشیت ان یحدث امرٌ من اللہ، ولم امضھا

حل لغات | جود کرم بخشش۔ حماد بن زید دیکھو مقدمہ ص؟ اواقی جمع اوقیہ ایک وزن ہے جو سات مثقال کا ہوتا ہے اور ایک مثقال کم وبیش ڈیڑھ درہم کے وزن کا ہوتا ہے۔ فراشہ بچھونا ج فرش۔ عبادۃ کمل اچوغہ، ج اعبیۃ۔ النوم دیکھو ص؟ صلی (ن، ض) صلوۃ نازل ہونا (ض) حلا حلال ہونا۔ لم امضھا (ف)، مض، مضیا عطا کرنا، منحہ عطیہ، ج منح۔

تشریح:۔ حماد بن زید نے بواسطہ معلی بن زیاد حضرت حسن بصری سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مانگنے کیلئے آیا آپ نے فرمایا: بیٹھ جا، عنقریب خدا تجھے رزق دے گا: اس کے بعد دوسرا پھر تیسرا آیا۔ آپ نے سب سے یہی فرمایا بیٹھ جاؤ اتنے میں ایک شخص نے آپ کی خدمت میں چار اوقیے پیش کرکے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ صدقہ ہے: آپ نے ان تینوں کو باری باری بلا کر ایک ایک اوقیہ دیدیا اور ایک آپکے پاس رہ گیا آپنے وہ بھی قوم پر پیش کیا مگر کوئی تیار نہ ہوا۔ جب رات ہوگئی تو آپ نے اس کو اپنے سرہانے رکھ لیا اور حال یہ کہ آپکا بچھونا آپ کی کملی تھی؛ پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس اوقیہ کی وجہ سے کچھ ایسے بے چین ہوگئے کہ آپ کو نیند ہی نہیں آئی چنانچہ آپ بار بار اٹھتے اور نماز پڑھتے۔ حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا طبیعت ناساز ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ تو کیا کوئی وحی آگئی؟ فرمایا: نہیں۔ تو پھر کیا بات ہے آپ شروع رات سے ایک ایسا کام کررہے ہیں جو اس سے پہلے کبھی نہیں کرتے تھے آپ نے وہ اوقیہ نکالا اور فرمایا: یہ ہے جس نے میرے ساتھ اس (بے چینی) کا الحاق کیا ہے جس کو تو دیکھ رہی ہے۔ مجھے اس کا اندیشہ ہے کہ کہیں خدا کی طرف سے حکم (موت) آجائے اور میں اس کو نہ دے پاؤں:

besturdubooks.wordpress.com

قصة سيدنا نوح على نبينا وعليه الصلوٰة والسلام

ہمارے سردار حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا قصہ

گر رنج پیشت آید وقت نبی صبر پیشت ❊ بلا بگذرد و کام ہزار سالہ برآید (حافظ)

ارسل الله نوحًا الى قومه وكانوا يعبدون الاصنام فامرهم ان يعبدوا الله فلم يسمعوا قوله واتفقوا على اذاه وكان كلما ينصحهم جعلوا اصابعهم في آذانهم لئلا يسمعوا ويغطون وجوههم كراهة النظر اليه واستمر على هذه الحالة تسعمائة وخمسين سنة ثم امره الله ان يصنع الفلك فعملها طبقات على حسب الحيوانات من خشب الابنوس. ثم بعد ذلك دعا نوح على قومه فاجاب الله دعائه وامره ان يأخذ من جميع الحيوانات ذكرًا وانثى وان يأخذ كل صنف من النباتات وان يأخذ من آمن به ففعل كما امر واخذ ما يكفيهم من الزاد مدة ستة اشهر واوحى الله اليه ان تركب في السفينة وقت ما يفور الماء من التنور فعند ذلك خرج وركب ونادى من آمن فحضروا وكانوا اربعين نفسا۔

حل لغات: قصہ واقعہ ج قصص، قصّ (ن) قصصاً۔ علیہ الخبر بیان کرنا۔ الشعر قینچی سے بال کاٹنا۔ نوح بن لامک بن متوشلخ ابن اخنوخ (ادریس) ابن یارد بن مہلائیل بن قینان بن شیث بن آدم علیہ السلام۔ قوم اسم جمع ہے اسکا بلفظہ کوئی واحد نہیں۔ قیاس کے مطابق اسکی جمع بھی نہیں آتی۔ اقاوم جو جمع لائی جاتی ہے وہ شاذ ہے۔ الاصنام جمع صنم بت، صنم (س) صنمًا قوی ہونا۔ اذاہ رنجش۔ تکلیف۔ اذیٰ تکلیف پانا۔ اصابعہم اصبع کی جمع ہے۔ انگلی۔ اٰذان جمع اذن کان یغطون تغطیة چھپانا۔ وجوہ جمع وجہ چہرہ۔ الفلک کشتی۔ الابنوس۔ ایک پھلدار درخت ہے جس کی لکڑی سخت، کالی اور پتے صنوبر کیطرح ہوتے ہیں۔ الزاد توشہ ج ازودہ، مزود توشہ دان ج مزاود۔ زادان زودا توشہ لینا۔ السفینة کشتی ج سفن یفور (ن) فورا الماء پانی کا زمین سے ابلنا القدر ہانڈی کا جوش مارنا التنور ج تنانیر " یہ لفظ عجمی ہے جس کو اہل عرب نے معرب کر لیا۔ کیونکہ اس کی اصلی بناء تنرو ہے اور کلام عرب میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جس میں راء سے پہلے نون ہو ذکرہ القرطبی"۔

تشریح: اللہ رب العزت نے حضرت نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا۔ قوم بت پرستی میں مبتلا تھی آپ نے ایک اللہ کی پرستش کا حکم کیا مگر قوم نے آپ کی بات نہ سنی اور الٹے، ذرپے آزار ہو گئے۔ حضرت نوحؑ جب بھی ان کو نصیحت کرنا چاہتے وہ لوگ کانوں میں انگلیں دے لیتے تاکہ آپ کی بات نہ سن پائیں نیز آپکو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے تھے اسلئے چہرے چھپا لیتے تھے۔ آپ برابر تبلیغ کرتے رہے اور قوم اپنی سرکشی پر تلی رہی اسی طرح ساڑھے نو سو سال گزر گئے (جب قوم کسی طرح راہ راست پر نہ آئی تو) اللہ نے حضرت نوحؑ کو حکم کیا کہ ایک کشتی تیار کر لو۔ آپ نے آبنوس کی لکڑی سے جمیع حیوانات کے مطابق طبقات در

طبقات ایک کشتی تیار کی اس کے بعد آپنے قوم کے حق میں بد دعا کی اللہ نے قبول کرلی اور حکم کیا کہ جمیع حیوانات سے مذکر و مؤنث اور جو لوگ آپ پر ایمان لائے ہیں انکو اپنے ساتھ لے لو حضرت نوح کو جیسا حکم کیا گیا آپنے ویسا ہی کیا اور اپنے ساتھ اتنا توشہ جو چھ ماہ تک کافی ہو سکتا تھا لے لیا اس کے بعد اللہ نے آپ کیطرف وحی بھیجی کہ جب زمین سے پانی ابلنے لگے تو کشتی میں سوار ہو جانا۔ پس جب زمین سے پانی ابلنا شروع ہوا تو آپ باہر تشریف لائے اور جو لوگ آپ پر ایمان لائے تھے انکو آواز دی وہ حاضر ہو گئے جن کی تعداد صرف چالیس تھی۔

(فائدہ) دوسری روایت یہ ہے کہ صرف آٹھ آدمی تھے، تیسری روایت حضرت مقاتل کی ہے کہ (۷۰) آدمی تھے چوتھی روایت حضرت ابن عباسؓ سے ہے کہ کل اسی آدمی تھے، کہتے ہیں کہ موصل کی جانب ایک بستی ہے جس کو "قریۃ الثمانین" کہتے ہیں اس کی وجہ تسمیہ یہی ہے کہ اس کو اسی آدمیوں نے آباد کیا تھا۔

مَراتِبُ الأَصْدِقاءِ

دوستوں کے مراتب!

أَقَلُّ الأَصدقاءِ حالةً مَن تشكو إليه ولم يكن عنده غيرَ سماعِ الشكوى والإصغاءِ إليها لأنّ سماعَ الشكوى وبثَّها فيه تخفيفٌ عن المكروب والنفسُ تستروح إليه ولهذا قال الشاعر

ولا بُدّ من شكوى إلى ذي مروءةٍ	يُواسيك أو يُسلّيك أو يتوجّعُ

لأنّ المشكوَّ إليه إمّا أن يُواسيك في همّك وهذه الرتبةُ العُليا وهو الصديقُ الكريمُ ذو المروءةِ وإمّا أن يُسلّيك وهي الرتبةُ الوُسطى وهو الصديقُ الحكيمُ المهذّبُ ذو التجاربِ الذي حلبَ أشطرَ الدهرِ وإمّا أن يتوجّعَ وهذه الرتبةُ السفلى وهو الصديقُ العاجزُ فإن خلا الصديقُ من إحدى هذه المراتب كان وجودُه وعدمُه سواءً بل عدمُه خيرٌ من

وجودہ ۔

حل لغات مراتب جمع مرتبہ درجہ والا۔ الاصدقاء جمع صدیق دوست تشکو (ن) شکوی شکایۃ شکایت کرنا ص شاکی الاصغاء بغور سننا۔ صغا (ن، س) صغواً۔ الیہ جھکنا۔ بثہا (ن ض) بثا۔ الخبر پھیلانا مکروب غمزدہ کرب (ن) کربا۔ سخت غمزدہ ہونا۔ کرب غم۔ کروب۔ کربۃ مشقت ج کرب تستروح آرام پانا مرأۃ۔ مروت۔ یواسیک مواساۃ غمخواری کرنا۔ یسلیک اسلا بے غم کرنا۔ سلا (ن) سلواً، بے غم ہونا۔ یتوجع توجعاً۔ وجع (س) وجعاً دردمند ہونا۔ المشکو الیہ جس کے پاس شکایت کیجائے، ہمک ہم غم ج ہموم ہم (ن) ہما بالشیء ارادہ کرنا۔ ہمام کرگزرنے والا۔ حلب اشطر الدہر دیکھو ص ۶۹

تشریح: سب سے کمتر دوست وہ ہے جس کے پاس تو شکایت کرے اور اس سے شکایت سننے کے علاوہ کچھ نہ ہو سکے کیونکہ شکایت سننے اور اسے فاش کرنے میں بھی غمزدہ کے غم میں تخفیف اور جی کو راحت ہوتی ہے اسلئے شاعر نے کہا ہے ۔ ولا بد الخ شکایت صاحب مروت

کے پاس کرنا چاہئے جو غمخواری کرے یا تسلی دے یا شریک غم ہو کیونکہ مشکو الیہ یا تو غمخواری کریگا اور یہی دوستی کا اعلیٰ مرتبہ ہے اور ایسا شخص صاحب مروت اور سچا دوست ہے یا تسلی دیگا اور یہ درمیانہ درجہ ہے اور ایسا شخص سمجھدار دوست تہذیب یافتہ اور صاحب تجربہ ہے جس نے زمانہ کے امور خیر و شر کو آزمایا ہے یا شریک غم ہوگا دوستی کا یہ ادنیٰ درجہ ہے اور ایسا شخص عاجز دوست ہے پس دوست اگر ان تینوں مرتبوں سے خالی ہو تو اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے بلکہ ہونے سے نہ ہونا بہتر ہے:

(فائدہ) ربیعہ بن مقروم نے سچے دوست کی پہچان یہ بتائی ہے ؎

اخوک اخوک من یدنو و ترجوا مودتہ وان دعی استجابا ، اذا حاربت حارب من تعادی و زاد سلاحہ منک اقترابا ،

(تیرا بھائی (دوست) حقیقت میں وہ ہے جو تجھ سے قریب ہو اور جس کی دوستی کی تجھ کو امید ہو اور اگر وہ مصیبت کے وقت بلایا جائے تو وہ تیرے بلانے کو مان لے اور فوراً حاضر ہو جائے، جب تو دشمن سے لڑے تو وہ بھی اس سے لڑے اور اس کے ہتھیار تجھ سے قرب اور محبت بڑھا دیں یعنی وہ تیرے دشمنوں کو مارے اور اس سے تیری محبت زائد ہو) لیکن حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں سچا دوست مثل عنقا رہے، ایک فیلسوف سے کسی نے پوچھا: الصدیق؟ دوست کے کیا معنی؟ اس نے کہا: وہ محض بلا مسمیٰ صرف ایک اسم ہے جس کے مسمی کا کچھ پتہ نہیں، فضیل نے حضرت سفیان سے کہا: کسی قابل اعتماد دوست کو بتایئے، آپ نے جواب دیا: یہ تو ایسی گمشدہ چیز ہے جو تلاش سے بھی نہیں ملتی، ولنعم ما قال ابو اسحاق الشیرازی ؎

سألتُ الناس عن خلٍ وفیٍّ × فقالوا ما الی ہذا سبیل ، تمسک ان ظفرت بود حرٍّ × فان الحرَّ فی الدنیا قلیل :-

الابرام

بور کرنا !

؎ اذا دخل الثقیل بارض قوم ✻ فما للساکنین سوی الرحیل

أهدی رجلٌ من الثقلاء الی رجلٍ من الظرفاء جملاً ثم نزل علیہ حتی أبرمہ فقال فیہ ؎

یا مبرماً اهدی جمل خذ وانصرف الفی جمل	قال: وما أوقارها، قلتُ زبیبٌ وعسل
قال ومن یقودها قلتُ لہ الف رجل	قال ومن یسوقها قلتُ لہ الف بطل
قال وما لباسهم قلتُ حلیٌّ وحلل	قال وما سلاحهم قلتُ سیوفٌ واسل
قال عبیدٌ لی اذا قلتُ نعم ثم خول	قال بهذا فاکتبوا اذاً علیکم لی سجل
قلتُ لہ الفی سجل فاضمن لنا ان ترتحل	قال وقد اضجرتکم قلتُ اجل ثم اجل
قال وقد ابرمتکم قلتُ لہ الامر جلل	قال وقد اثقلتکم قلتُ لہ فوق الثقل

besturdubooks.wordpress.com

قالَ فانی راحلٌ قلتُ العجلَ ثم العجلْ | یا کوکبَ الشؤمِ ومن اربی علی نحسِ زحلْ
یاجبلاً من جبلٍ | فی جبلٍ فوقَ الجبلْ

حل لغات: الابرلم برم (س) بَرَماً تنگدل ہونا۔ بَرِم بخیل۔ الثقلاء جمع ثقیل بوجھل۔ ثقل (ک) ثِقَلاً بھاری ہونا۔ ثقل بوجھ ج اثقال دفینے۔ مردے۔ مثقال تولنے کے اوزان ج مثاقیل۔ الظرفاء جمع ظریف زیرک۔ خوش طبع۔ ظرف (ک) ظرافۃً خوش طبع ہونا۔ جملا اونٹ ج جمال۔ جمل (ک) جمالاً خوبصورت ہونا ص جمیل۔ اوقار جمع وقر بوجھ اوقر (ض) وقراً بوجھل کرنا۔ زبیب کشمش۔ عسل شہد ج عُسُل اعسال۔ عسل (ن،ض) عسلاً کھانے میں شہد ملانا عسّال شہد فروش۔ یقود (ن) قوداً چوپائے کو آگے سے کھینچنا قیادۃ سالار جیش ہونا ص قائد ج قادہ۔ یسوق (ن) سَوقاً پیچھے سے ہانکنا سائق ج ساقۃ۔ ساق پنڈلی ج سیقان، سُوق بازار ج اسواق، سیاق کلام اسلوب کلام، بطل بہادر ج ابطال، بطل (ک) بطالۃً بہادر ہونا۔ حُلی جمع حَلی زیور حلی (ض) حَلیاً۔ المرأۃ آراستہ کرنا۔ حُلل جمع حلّہ کپڑوں کا جوڑا۔ سلاح ہتھیار ج اسلحہ۔ اسل نیزہ، برچھے اور پتلی تلوار۔ خول غلام نوکر۔ سجل چک، مہر معاہدات کا رجسٹر۔ سجیل کنکر۔ اضجر تم ملول کرنا۔ ضجر (س) ضجراً۔ بہ منہ تنگدل ہونا۔ جلل بڑا یا آسان معاملہ۔ (من الاضداد) زحل ایک سیارہ کا نام ہے جسکو شدت اور بُعد کیلئے بطور مثال کے بیان کرتے ہیں (عدل اور علمیت کیوجہ سے غیر منصرف ہے زحل) (ف) زحولاً دور ہونا۔ زائل ہونا۔ جبل پہاڑ ج جبال ،،

تشریح: ایک ثقیل الطبع شخص نے ایک خوش مزاج آدمی کو بطور ہدیہ ایک اونٹ دیا پھر اسکے یہاں آکر ڈیرہ ڈال کر پڑ رہا اور اسکی جان کو آگیا، اس پر خوش طبع نے کہا: ایک اونٹ کا ہدیہ دیکر حاجر کرنیوالے! تو دو ہزار اونٹ لے لے اور چلا جا۔ اسنے کہا: انکا لدان کا کیا ہوگا: میں نے کہا کشمش اور شہد۔ اس نے کہا: ان کو کون چلائے گا۔ میں نے کہا دو ہزار آدمی۔ اسنے کہا: کون ہانکے گا؟ میں نے کہا دو ہزار پہلوان۔ اس نے کہا: ان کا لباس کیا ہوگا؟ میں نے کہا زیورات اور حلے۔ اس نے کہا ان کے ہتھیار کیا ہونگے؟ میں نے کہا تلواریں اور نیزے اس نے کہا۔ تو غلام بھی ہونے چاہئیں۔ میں نے کہا ہاں! نوکر چاکر بھی۔ اسنے کہا: تو ایک دستاویز لکھدو جو واجب العمل ہو۔ میں نے کہا: دو ہزار دستاویزیں مگر تو سدھارنے کی ذمہ داری لے۔ اس نے کہا: میں نے تم کو پریشان کردیا؟ میں نے کہا: ہاں ہاں! اس نے کہا واقعی میں نے تم کو تھکا مارا؟ میں نے کہا: ..... معاملہ اس سے بھی بڑھ گیا۔ اس نے کہا: سچ مچ۔ میں نے تم کو گرانبار کردیا؟ میں نے کہا: بے حد بوجھل کردیا۔ اس نے کہا: اچھا میں جارہا ہوں۔ میں نے کہا جلد اور بہت جلد۔ لے زحل کی نحوست سے بڑھکر نحوست کے ستارے۔ لے بڑے اونچے پہاڑ اونچے پہاڑوں میں سے کہ ایسے پہاڑ پر ہے جو پہاڑوں سے اونچا پہاڑ ہے۔

الشجاعةُ الدینیّةُ

دینی بہادری!

من خطبِ امیرِ المؤمنینَ وثانی الخلفاءِ الراشدینَ ابی حفصٍ عمرَ بنِ الخطابِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبتُہ التی قال فیہا یا ایہا الناسُ من رأی منکم فیَّ اعوجاجاً فلیقوّمہ، ای یُعدّلہ، فقام الیہ اعرابیٌّ من المسجدِ وقال: واللہِ لو رأینا فیکَ اعوجاجاً لقوّمناہ بسیوفنا، فقال عمرُ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الحمدُ للہِ الذی جعلَ فی ھٰذہِ الامۃِ من یُقوّمُ اعوجاجَ

عمر بسيفه فرحمك الله يا عمرُ فقد عدّدتَ جوابَ هذا الاعرابي وهو واحد من رعاياك، وفردٌ من افراد شعبك عدّدته نعمة تحمدُ الله عليها ونختم لك المقال بوصيةٍ وصّى بها الرسول صلوات الله وسلامه عليه احد اصحابه وهو ابو ذر الغفاري رضي الله تعالى عنه قال اوصاني خليلي بصفاتٍ من الخير، اوصاني الّا اخاف في الله لومة لائمٍ واوصاني ان اقول الحقّ وان كان مُرًّا

حلِ لغات الشجاعة بہادری۔ خُطَب جمع خطبہ دیکھو ص۴ اعوجاج کجی۔ عوج اس، ٹیڑھا۔ اعوج۔ تعوج۔ العودُ لکڑی کا ٹیڑھا ہونا۔ رعایا جمع رعیّة حاکم کے ماتحت عام لوگ۔ شُعَب جمع شعب گروہ فرقہ، شعب (ف) شعبًا جمع کرنا متفرق کرنا، سنوارنا۔ بگاڑنا۔ (من الاضداد) المقال، گفتگو۔ خلیل جضور صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں دیکھو ص۵۹ لومة دیکھو ص۳۳ مُرّا کڑوا، مرّ اس، مرارة کڑوا ہونا۔

تشریح :۔ امیر المؤمنین ثانی خلفاء راشدین ابو حفص عمر بن الخطاب کے خطبات میں سے ایک خطبہ وہ ہے جسمیں آپ نے فرمایا تھا: لوگو! اگر کوئی مجھ میں کج روی دیکھے تو اُسے چاہیئے کہ درست کردے (یہ سُن کر حاضرین) مسجد میں سے ایک بدوی اٹھکر بولا۔ بخدا اگر ہم کبھی دیکھیں گے تو تلوار ہی سے درست کریں گے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا! الحمد للہ اھ تمام تعریفیں اس ذات کیلئے ہیں جس نے اس اُمت میں ایسا شخص بھی پیدا کردیا جو عمر کی کجی اپنی تلوار سے درست کرسکتا ہے (راوی نے کہا) اے عمرؓ! اللہ آپ پر رحم فرمائے آپنے اس دیہاتی کے جواب کو نعمت شمار کیا جس پر آپ اللہ کا شکر ادا کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ دیہاتی آپکی رعیت کا ایک شخص اور آپکے گروہ کا ایک فرد ہے ہم گفتگو اس نصیحت پر ختم کرتے ہیں جو اللہ کے رسولؐ نے اپنے ایک صحابی ابو ذر غفاریؓ کو فرمائی تھی۔ ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ مجھ کو میرے مخلص دوست نے اوصافِ خیر کی نصیحت فرمائی ہے اول یہ کہ اللہ کے معاملہ میں ملامت گر کی ملامت کا خیال نہ کروں، دوم یہ کہ میں حق بات کہوں اگرچہ وہ تلخ ہی ہو۔"

الذّكاوة

ذہانت

كتب عمر بن عبد العزيز الى عدي بن ارطاة ان اجمع بين اياس بن معاوية والقاسم بن ربيعة الجرشي فولِّ القضاء انفذهما فجمع بينهما فقال له اياس ايها الرجل سل عني وعن القاسم فقيهي البصرة الحسن وابن سيرين وكان القاسم يأتي الحسن وابن سيرين وكان اياس لا يأتيهما فعلم القاسم انه ان سألهما اشارا به فقال القاسم لا تسأل عني ولا عنه فوالله الذي لا اله الا هو ان اياس بن معاوية افقهُ مني واعلم بالقضاء فان كنتُ كاذبًا فما ينبغي ان تُولّيني وان كنتُ صادقًا فينبغي لك ان تقبل قولي فقال له اياس انك جئت برجل فاوقفته على شفير جهنم فنجّى نفسه منها بيمين كاذبة يستغفر الله منها وينجو مما يخاف فقال له عدي اما اذ فهمتها فانت لها فاستقضاه ◦

قال الراوی ۱۲

حل لغات الذکا وۃ دیکھو صفحہ ۲۔ عمر بن عبد العزیز بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس۔ ابوحفص قریشی مدنی دمشقی فقیہ پرہیزگار انصاف پسند امیر تھے۔ سلیمان بن عبد الملک نے ماہ صفر ۹۹ھ میں اپنی وفات کے دن خلافت کیلئے آپ کا انتخاب کیا اسوقت آپکی عمر چھتیس سال کی تھی آپنے ڈھائی سال امور خلافت کو انجام دیا اور رجب ۱۰۱ھ میں دنیا سے رخصت ہوگئے۔ قال انس مارئیت اشبہ صلوۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا الفتی۔ عدی بن ارطاۃ فزاری حضرت عمر بن عبد العزیز کے گورنر تھے ۱۰۲ھ میں شہید ہوئے ہیں ایاس بن معاویہ دیکھو صفحہ ۔ قاسم بن ربیعہ بن جوشن غطفانی بصری۔ ولّ امر حاضر ہے دیکھو صفحہ ۲۔ انفذ انفاذ ترنفذ ان نفوذا۔ الامر جاری کرنا پورا ہونا۔ ایہا الرجل ای منادی مبنی برضم ہے اور یا ندائیہ مقدرہ کیوجہ سے محلاً منصوب ہے کلمۂ ای اسم معرف باللام کی ندا کا آلہ ہے جیسے یا ایہا الناس یا ایہا النبی۔ اور ہا برائے تنبیہ ہے فقیہا فقیہ کا تثنیہ ہے۔ ۵ فقہ (ک) فقاہۃ فقیہ ہونا (س) دانشور ہونا۔ م فقیہ ج فقہاء الحسن البصری دیکھو صفحہ ۔ ابن سیرین ابوبکر محمد بن سیرین ان کے والد سیرین "جرجرایا" (عراق) کے باشندے تھے اور عین التمر میں ٹھٹھیرے کا کام کرتے تھے۔ اسی عین التمر کے معرکے میں حضرت خالد بن ولید کے ہاتھ گرفتار ہوئے اور کسی کو تقسیم کر دیئے گئے۔ بعد میں حضرت انس بن مالک کی غلامی میں آگئے جنہوں نے بیس ہزار درہم پر مکاتبت کرکے آزاد کر دیا۔ ابن سیرین کی والدہ صفیہ حضرت ابوبکر صدیق کی باندی تھیں لیکن اس شان کی جب انکے نکاح کا وقت آیا تو تین ازواج مطہرات نے انکی مشاطگی کا کام انجام دیا اور اٹھارہ بدری صحابہ کرام جنمیں ابی بن کعب بھی تھے تقریب میں شامل ہوئے سیرین کثیر الاولاد تھے بیان کیا جاتا ہے کہ صرف ام ولد سے انکے تیس لڑکے تھے لیکن محمد حضرت صفیہ کے بطن سے ۳۳ھ میں پیدا ہوئے۔ محمد بن سیرین فارس میں مدت تک حضرت انس بن مالک کیساتھ کاتب کی حیثیت سے رہے تھے۔ اور اس تقریب سے انکو حضرت انس سے علمی استفادہ کا بہت کافی موقع ملا تھا۔ علاوہ ازیں حضرت ابوہریرہ، ابن عمر، عمران بن حصین جیسے جلیل القدر صحابہ کے فیض صحبت سے مشرف ہوئے تھے جسکی وجہ کر آپ علم کے پیکر ہو گئے تھے۔ علمی کمالات اور زہد و ورع کیساتھ ابن سیرین بہترین معبر خواب کی حیثیت سے عوام و خواص میں زیادہ شہرت رکھتے ہیں۔ اس فن میں کمال کیوجہ وہ خود بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت یوسف کو خواب میں دیکھا اور درخواست کی کہ مجھ کو خواب کی تعبیر سکھا دیجئے۔ آپنے فرمایا منہ کھولو، میں نے منہ کھولا آپ نے اس میں لعاب دہن ڈالدیا اس واقعہ کے بعد میں خواب کی تعبیر بیان کرنے لگا۔ آپ ماہ شوال ۱۱۰ھ میں فوت ہوئے۔ اوقفہ ایقافاً ٹھیرانا۔ کھڑا کر دینا۔ شفیر ہر چیز کا کنارہ، شفر ہونٹ ج مشافر جہنم دوزخ (غیر منصرف ہے) نجی نجاۃ (ن) نجاۃ رہائی پانا م ناج ج نواج، نجوا نجوی سرگوشی کرنا۔

تشریح: حضرت عمر بن عبد العزیز نے عدی بن ارطاۃ کے پاس لکھا کہ ایاس بن معاویہ اور قاسم بن ربیعہ جرشی کو جمع کرکے امور قضا میں جو نافع تر ہو اس کو عہدہ قضا پر مامور کردو۔ عدی بن ارطاۃ نے دونوں کو جمع کیا ایاس نے کہا آپ میرے اور قاسم دونوں کے متعلق فقیہ بصرہ حضرت حسن بصری اور محمد بن سیرین سے دریافت کرلیجئے (کہ ہم میں عہدہ قضاء کے لائق کون ہے) ان دونوں حضرات کے ہاں قاسم بن ربیعہ کی آمد و رفت تھی اور ایاس انکے پاس آتے جاتے نہ تھے اس لئے قاسم بن ربیعہ کو یقین تھا کہ اگر ان حضرات سے دریافت کیا گیا تو وہ میرے ہی بارے میں مشورہ دیں گے۔ اس لئے قاسم بن ربیعہ نے کہا کہ آپ میرے متعلق دریافت کریں نہ ایاس کے متعلق۔ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں بیشک ایاس مجھ سے زیادہ فقیہ اور امور قضاء کے واقف کار ہیں۔ اگر میں اس قسم میں جھوٹا ہوں تب تو مجھے قاضی بنانا کسی طرح زیبا ہی نہیں اور اگر میں سچا ہوں تو تسلیم کرلینا چاہیئے۔ ایاس نے عدی سے کہا: آپ نے ایک شخص کو جہنم کے کنارہ پر کھڑا کیا کہ جھوٹی قسم کھا کر خود کو بچا لیا۔ جھوٹی قسم سے استغفار کرلے گا اور جس چیز کا خوف تھا اس سے نجات ہو جائے گی۔ عدی نے ایاس سے کہا: جب آپ اس مضمرا راز کو بھی سمجھ گئے تو آپ قاسم سے کہیں زیادہ عہدۂ قضاء کے لائق ہیں چنانچہ عدی نے ایاس ہی کو قاضی بنایا۔

الوفاءُ والمحافظةُ والامانةُ

وفا، حفاظت، امانت

وفا و عہد نکو باشد ار بیاموزی — وگرنہ ہر کہ تو بینی ستمگری داند (حافظ)

کان ابو العاص بن الربیع بن عبد العزی بن عبد شمس ختنَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بنتہٖ زینب تاجرًا تضارَبہ قریش باموالھم فخرج الی الشام سنۃ الھجرۃ، فلما قفل عرض لہ المسلمون، واَسروہ، واخذوا ما معہ، وقدموا بہ المدینۃ لیلًا، فلما صلوا الفجر، قامت زینبُ علی باب المسجد، فقالت: یا رسول اللہ، قد اجرتُ ابا العاص وما معہ، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: قد اجرنا من اجرتِ، ودفع الیہ ما اخذوہ منہ، وعرض علیہ الاسلام، فابٰی وخرج الی مکۃ، ودعا قریشًا. فاطعمھم ثم دفع الیھم اموالھم ثم قال: ھل وفیتُ؟ قالوا: نعم، قد اَدیتَ الامانۃ ووفیتَ، قال: اشھدوا جمیعًا انی اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ، وما منعنی ان اُسلم الا ان یقولوا اخذ اموالنا، ثم ھاجر، فاقرّہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی النکاح، وتوفی فی سنۃ اثنتی عشرۃ +

حل لغات: الوفاء (ض) بالوعد پورا کرنا۔ الامانۃ (ک) امین ہونا ص امین ج اُمناء۔ ختن داماد، عورت کی طرف سے رشتے جیسے سسر، سالا ج اختان۔ ختن (ض، ن) ختنًا۔ الصبی ختنہ کرنا، ان تختُّنا داماد بننا۔ تضاربہ کسی کے مال سے تجارت کرنا اور نفع میں شریک ہونا اسرہ (ض) اسرًا قید کرنا۔ اسیر قیدی ج اُساریٰ، اُسرکل کا کل یقال ہذا لک باسرہٖ یہ کل تمہارے لئے ہے۔ اجرت اجارۃ پناہ دینا ابٰی (ف۔ ض) اباءً انکار کرنا ص ابی ج اُباۃ۔ **تشریح:** حضرت ابو العاص بن ربیع بن عبد العزیٰ بن عبد شمس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تجارت پیشہ آدمی تھے۔ قریش انکو مضاربت پر مال دیتے تھے اور یہ تجارت کرتے تھے۔ ہجرت کے سال آپ ملک شام کیطرف نکل گئے جب واپس ہوئے تو مسلمان انکے درپے ہوگئے۔ قید کرلیا اور جو کچھ ان کے پاس تھا سب لے لیا اور رات میں مدینے لے گئے۔ جب فجر کی نماز پڑھ چکے تو حضرت زینبؓ مسجد کے دروازے پر آئیں اور کہا: یا رسول اللہ! میں نے ابو العاص کو پناہ دیدی۔ آپ نے فرمایا: جس کو تو نے پناہ دیدی اسکو ہم نے بھی پناہ دیدی اس کے بعد آپ نے وہ تمام مال انکو واپس کردیا جو مسلمانوں نے ان کو لے لیا تھا پھر ان پر اسلام پیش کیا تو انہوں نے انکار کردیا اور مکہ چلے گئے وہاں جاکر قریش کو جمع کیا اور قریش کا جو مال و متاع ان کے پاس تھا وہ سب واپس کرکے کہا: میں نے پورا پورا ادا کردیا؟ قریش نے کہا: ہاں آپ نے امانت کا حق ادا کردیا آپ نے فرمایا: تم سب شاہد رہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ اسکے بعد فرمایا: مجھے اسلام قبول کرنے سے کوئی چیز مانع نہ تھی بجز اس کے کہ تم کہو: ہمارا مال لیکر چلا گیا۔ اس کے بعد آپ نے ہجرت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو نکاح پر برقرار رکھا اور ۱۲ھ میں آپ نے وفات پائی۔

مَوعِظۃُ النَّملۃ

چیونٹی کی نصیحت!

رُوِیَ اَنَّ سلیمانَ لما سمع قولَ النملۃِ (لا یحطمنکم سلیمانُ وجنودُہ) قال ائتونی بہا فاتوہ بہا فقال لہ لِمَ حذّرتِ النملَ من ظلمی اما علمتِ انی نبیٌّ عدلٌ فلِمَ قلتِ لا یحطمنکم سلیمانُ وجنودُہ فقالتِ النملۃُ اما سمعتَ قولی وھم لا یشعرون ومع ذلک انی لم ارد حطم النفوس وانما اردتُ حطمَ القلوب خشیتُ ان یروا ما انعم اللہ بہ علیک من الجاہ والملکِ العظیم فیقعوا فی کفرانِ النعمِ فلا اقلَّ من ان یشتغلوا بالنظر الیک عن التسبیح فقال لہا سلیمانُ عِظینی فقالتِ النملۃُ اَعلمتَ لِمَ سُمّی ابوک داؤد قال لا قالت لانہ داوی جرحۃ قلبہ وھل تدری لِمَ سُمّیتَ سلیمان قال لا قالت لانک سلیمُ الصدرِ والقلبِ ثم قالت اتدری لِمَ سخّر اللہُ لک الریحَ قال لا قالت اَخبرکَ اللہُ تعالیٰ بذلک ان الدنیا کلہا ریحٌ فمن اعتمد علیہا فکانما اعتمد علی الریح۔

حل لغات لا یحطمنکم (ض) حطماً توڑنا۔ حطمۃ دوزخ تیز آگ۔ جنود جمع جند لشکر۔ حذرت تحذیراً خوف دلانا۔ حذر (س) حذراً بچنا بچ کر رہنا۔ جاہ مرتبہ۔ کفران ناشکری۔ نعم جمع نعمۃ۔ داوی مداواۃً المریض علاج کرنا۔ دوی (س) دوًی بیمار ہونا۔ جرحۃ زخم۔ ریح ہوا۔ تسخیر مسخر کرنا۔

بیان کیا گیا ہے کہ جب حضرت سلیمانؑ نے چیونٹی کا یہ قول سنا۔ لا یحطمنکم الخ "نہیں ڈالے تم کو سلیمان اور اسکی فوجیں اور انکو خبر بھی نہ ہو" تو آپنے فرمایا: اسکو میرے پاس لاؤ۔ خدام اسکو آپکے پاس لائے آپنے اس سے کہا: تونے چیونٹیوں کو میرے ظلم سے کیوں ڈرایا، تو نہیں جانتی کہ میں نبی ہوں عادل ہوں پھر تونے لا یحطمنکم کیوں کہا: چیونٹی: آپنے میرا قول "وھم لا یشعرون" نہیں سنا؟ علاوہ ازیں حطم سے مراد حطم نفوس (جانوں کا کچلنا) نہیں بلکہ حطم قلوب (دلوں کا شکستہ کرنا ہے) یعنی چیونٹیوں کو ہوشیار کرنے سے میرا یہ مطلب ہی نہ تھا کہ سلیمان اور اسکے لشکر والے تمہاری جانوں کو ضائع کردیں گے۔ میرا مطلب تو یہ تھا کہ مبادا تمہارے دلوں کو شکستہ کردیں، کیونکہ مجھ کو یہ اندیشہ ہوا کہ جو کچھ مراتب عالیہ اور سلطنت عظیمہ خدا نے آپکو انعام کی ہے اسکو یہ تمام چیونٹیاں دیکھیں گی (اور اپنے آپکو اس سے خالی پاویں گی) تو لامحالہ خدا کی ان نعمتوں کی ناشکری کریں گی جو ان پر ہیں ورنہ کم از کم آپکو اور آپکے لشکر والوں کو دیکھکر خدا کے ذکر اور تسبیح سے تو رک جاویں گی۔ آپنے چیونٹی سے کہا: مجھے نصیحت کر، چیونٹی نے کہا: آپکو معلوم ہے۔ آپکے والد کا نام داؤد کیوں رکھا گیا؟ آپ نے فرمایا: نہیں، چیونٹی نے کہا: اس لئے کہ انہوں نے اپنے قلب کے زخم کا علاج کیا ہے۔ اور جانتے ہو کہ آپ کو سلیمان کے ساتھ کیوں موسوم کیا گیا؟ آپنے فرمایا: نہیں، چیونٹی نے کہا: اس لئے کہ آپ سلیم النفس اور سلیم القلب ہیں اور جانتے ہو اللہ نے آپ کیلئے ہوا کو کیوں مسخر کیا؟ آپ نے فرمایا: نہیں: چیونٹی نے کہا: اس سے یہ بتلایا ہے کہ دنیا کل کی کل ہوا کے مثل ہے جس نے دنیا پر اعتماد کرلیا اس نے گویا ہوا پر اعتماد کرلیا۔

(فائدہ) چیونٹی کے قول کی حکایت میں حق تعالیٰ کا ارشاد "یا ایہا النمل ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمان وجنودہ وہم لا

besturdubooks.wordpress.com

یشعرون" کلام کی گیارہ اجناس ندا، کنایہ، تنبیہ، تسمیہ، امر، قصہ، تحذیر، خاص، عام، اشارہ اور عذر پر مشتمل ہے پس "یا" ندا ہے اور "ایّ" کنایہ ہے اور "ھا" تنبیہ ہے اور "النمل" تسمیہ ہے اور "ادخلوا" امر ہے اور "مساکنکم" قصہ ہے اور "لایحطمنکم" تحذیر ہے اور "سلیمان" تخصیص ہے اور "جنودہ" تعمیم ہے اور "ہم" اشارہ ہے اور "لایشعرون" عذر ہے پھر اس آیت میں پانچ حقوق کی ادائیگی کیطرف اشارہ بھی ہے یعنی اللہ کا حق، رسول کا حق، اپنا حق، رعیت کا حق اور سلیمان علیہ السلام کے لشکر کا حق (اتقان)۔

(تنبیہ) علماء حیوانات نے سالہا سال جو تجربے کئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حقیر ترین جانور اپنی حیات اجتماعی اور نظام سیاسی میں بہت ہی عجیب اور شئون بشریہ سے بہت قریب واقع ہوا ہے، آدمیوں کی طرح چیونٹی کے خاندان اور قبائل ہیں ان میں تعاون باہمی کا جذبہ، تقسیم عمل کا اصول اور نظام حکومت کے ادارات نوع انسانی کے مشابہ پائے جاتے ہیں، محققین یورپ نے مدتوں ان اطراف میں قیام کرکے جہاں چیونٹیوں کی بستیاں بکثرت ہیں بہت قیمتی معلومات بہم پہنچائی ہیں (حاشیہ عثمانی)

الشرُّ یَبْدَاءُہٗ فی الاصلِ اَصغرُہٗ

(دراصل چھوٹا شر بڑے شر کا آغاز کرتا ہے)

یہ عنوان ایک شعر کا مصرعہ ہے پورا شعر یوں ہے ؎ الشرُّ یَبدَءُہٗ فی الاصل اصغرہٗ ٭ ولیس یَصْلیٰ بنار الحرب جانیھا، لڑائی کو اوّل دفعہ تھوڑا تکرار و فساد پیدا کرتا ہے اور لڑائی کی آگ میں وہ شخص جو لڑائی کا باعث ہوتا نہیں گرتا یعنی وہ بچ رہتا ہے اور دوسروں پر مصیبت آتی ہے۔

حذر کن زپیکار کمتر کسے ٭ کہ از قطرہ سیلاب دیدم بسے :-

مِن العجائب اَنّ اَھلَ قریتَین قُتِلوا بالسیفِ عن اٰخرِھم بسببِ قطرۃٍ من عسلٍ وسببُ ذٰلک ان رجلاً کان فی قریۃٍ اَخَذَ ظرفاً من العسلِ لیبیعَہٗ فی قریۃٍ اُخریٰ فجاءَ الیٰ زیّاتٍ وفتحَ الظرفَ لیُرِیَہٗ العسلَ فقطرتْ من العسل قطرۃٌ علی الارضِ، فانقضَّ علیھا زنبورٌ فخطفتہٗ قطۃٌ، فخطفَ القطۃَ کلبٌ، وکانت القِطّۃُ للزیّاتِ، والکلبُ للعسّالِ فلمّا رأی الزیّاتُ انّ الکلبَ افترسَ لِقطّتِہٖ، ضَربَ الزیّاتُ الکلبَ فقتلہٗ، فلمّا رأی العسّالُ کلبَہٗ قد قُتِلَ ضربَ الزیّاتَ فقتلہٗ، فلمّا رأی ولدُ الزیّاتِ اَنّ اباہ قد قُتِلَ ضربَ العسّالَ فقتلہٗ فلمّا سَمِعَ اھلُ القریتینِ بقتلِ الرجلَینِ، لَبِسُوا عُدّۃَ حربِھم، ولازالوا یقتتلون حتی فَنُوا تحتَ السیفِ عن اٰخرِھم، وکان سببُہٗ قطرۃَ عسلٍ کما قیل: ومُعظمُ النارِ من مُستصغَرِ الشررِ

حل لغات

بیدأ (ف) بدأ شروع کرنا۔ أبدأ۔ انشاء پیدا کرنا ص بادی۔ مبدی۔ من آخرہم حالیت کی بنا پر محلاً منصوب ہے لے حال کونہ ناشئین من اولہم الی آخرہم۔ جار اوّل اور مجرور ثانی کو برائے تخفیف حذف کر دیا گیا۔ نحّالۃ نحل کی طرف منسوب ہے جیسے تمّار و لبّان۔ نحل شہد کی مکھی۔ نحّال شہد فروش۔ زیّات زیتون کا تیل بیچنے والا۔ زیت زیتون کا تیل ج زیوت۔ زات (ض) زیتاً الطعام کھانے میں زیتون کا تیل ڈالنا۔ لیُریَہ لام امر کی ہے اور یُری اراءۃ سے مضارع کا واحد غائب ہے۔ اراءۃ دکھانا۔ قطرت (ن) ٹپکنا۔ انقض الجدار دیوار کا پھٹنا۔ زنبور بھڑ۔ خطفۃ (س۔ ن) خطفاً اُچک لینا۔ البرق البصر چندھا کر دینا۔ استرق چوری سے سننا۔ خفی چور۔ قطۃ بلی قط بلا ج قطاط۔ قطط۔ کلب کتا دیکھو صفحہ ۹۵ مثال شہد فروش دیکھو صفحہ ۹۵ افترس۔ الاسد فریستہ گردن توڑ دینا۔ عُدّۃ سامان جنگ ج عُدد۔ عُددان۔ اعداد۔ شمار کرنا۔ فنوا (س) فناء معدوم ہونا۔ شرر چنگاری۔

تشریح :۔ عجیب بات ہے کہ دو گاؤں والے اوّل سے آخر تک صرف ایک قطرہ شہد کی وجہ سے فنا ہو گئے۔ صورت یہ ہوئی کہ ایک شہد فروش نے شہد سے بھرا ہوا برتن دوسرے گاؤں میں فروخت کرنے کیلئے لیا اور کسی زیت فروش کے پاس آکر شہد دکھانے کیلئے برتن کھولا تو شہد کا ایک قطرہ زمین پر ٹپک گیا۔ بھڑ نے شہد کا قطرہ دیکھا تو اس پر لوٹ پڑی۔ پھر کو بلی نے اُچک لیا بلی کو کتے نے جھپٹ لیا۔ بلی زیات کی تھی اور کتا شہد فروش کا جب زیات نے دیکھا کہ کتے نے بلی کی گردن مروڑ ڈالی تو اس نے کتے کو ختم کر دیا۔ شہد فروش نے دیکھا کہ کتا ختم کر دیا گیا تو اس نے زیات کو مار ڈالا زیات کے لڑکے نے دیکھا کہ میرا باپ قتل کر دیا گیا ہے تو اس نے شہد فروش کو ختم کر دیا۔ جب گاؤں والوں نے دو آدمیوں کے قتل کی خبر سنی تو سب جنگی سامان پہن کر تیار ہو گئے اور آپس میں لڑتے رہے یہاں تک کہ اوّل سے آخر تک سب تہ تیغ ہو گئے۔ اس پوری جنگ کا سبب ایک قطرہ شہد تھا۔ بیشتر آگ کے شعلے چھوٹی سی چنگاری سے بھڑک اٹھتے ہیں۔ ؎ لا تحقرن صغیرۃ ٭ ان الجبال من الحصی

النجابۃ

شرافت

؎ نعم الالہ علی العباد کثیرۃ ٭ واجلّہن نجابۃ الاولاد

قال الیزیدی: اول ما ظہر من نجابۃ المامون وسدادہ انی کنت اؤدّبہ فوجّہت الیہ یوماً لیخرج فابطأ، فقلت لسعید الجوہری، وہو فی حجرۃ: ان ہذا الفتی قد اشتغل بالبطالۃ، فقال سعید: قوّمہ بالادب. فلما خرج، ضربتہ ثلاث درر، فانہ لیبکی، اذ الجعفر بن یحیی قد استاذن علیہ، فوثب الی فراشہ مسرعاً، وہو یمسح عینیہ فجلس، ثم قال لیدخل فدخل فقمت من المجلس وخشیت ان یشکونی الی جعفر، فالقی منہ ما اکرہ، فاقبل علیہ بوجہ طلق، وحادثہ وضاحکہ، فلما ہمّ بالحرکۃ قال یا غلام دابتہ، ورجعت فقال ما حملک ان قمت عنا؛ فقلت: خفت ان تشکونی الیہ، فیوبخنی، فقال: انا للہ یا ابا محمد ماکنت اطلع الرشید علی ہذا، فکیف اطلع جعفراً علی انی احتاج الی ادب، یغفر اللہ لک، فکنت اہابہ بعد ذلک

حل لغات

النجابۃ (ک) شریف الاصل ہونا ص نجیب الیزیدی دیکھو مقدمہ ص ۳۱ سداد درستی اور راستی در کردار و گفتار سدد (س، ض) سُدُوْدًا۔ سدادًا درست ہونا۔ انسد۔ بند ہونا۔ سدّ مسدّہ قائم مقام ہونا۔ ادب تادیبًا ادب سکھلانا۔ ادب (ک) ادبًا دانشمند ہونا (ض) دعوت کا کھانا تیار کرنا۔ اَدبۃ، مأدبۃ۔ کھانا جو دعوت کیلئے تیار کیا جائے ج مادب۔ اَدَب۔ اخلاق کریمہ جو ناشائستہ باتوں سے روکے ج آداب۔ ابطأ دیر کرنا۔ بطأ (ک) بُطْأً، بِطَاءً دیر کرنا ص البطیٔ۔ الفتی نوجوان۔ غلام ج فتیان۔ فتی (س) فتی جوان ہونا۔ البطالۃ۔ بیکاری دیکھو ص ۹۵ درۃ ج درر۔ درۃ کوڑا۔ اذرّ علیہ الضرب لگاتار مارنا۔ جعفر بن یحیٰی ابوالفضل برمکی ہارون الرشید کا وزیر تھا انتہائی ذکی و ذہین فصیح و بلیغ، جود و سخا کا پیکر، قتل بغداد ۱۸۷ھ ذبّ (ض) ذَبًّا اٹھنا کودنا۔ دابّۃ فعل محذوف کا مفعول ہے لے آ جعفر دابّۃ دابہ چوپایہ۔ سواری ج دواب۔ دبّ (ض) دَبًّا۔ دَبِیْبًا رینگنا۔ ہاتھوں یا پیروں کے بل چلنا۔ فیو تجنی توبخا جھڑکنا۔ اہاب ہیبۃ ڈرنا۔

تشریح: یزیدی نے بیان کیا ہے کہ مامون کی شرافت سے جو علامت سب سے پہلے ظاہر ہوئی وہ یہ تھی کہ میں اسکو (الگفت شنید نشست و برخاست کا) ادب سکھلاتا تھا۔ ایک روز میں نے اس کے پاس (اسکو بلانے کیلئے) ایک آدمی بھیجا۔ اس نے آنے میں تاخیر کی۔ میں نے سعید جوہری سے جس کی تربیت میں مامون تھا کہا: یہ لڑکا تو بیکاری میں مصروف رہنے لگا۔ سعید نے کہا: اسکو ٹھیک کر دیجئے۔ جب سعید باہر گیا تو میں نے اس کے تین قمچیں لگا دی وہ رونے لگا (ابھی رو ہی رہا تھا کہ) اچانک جعفر بن یحیٰی آپہنچا اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ مامون فوراً بستر کیطرف لپکا اور آنکھ سے آنسو پونچھ کر بیٹھ گیا اور کہا: تشریف لائیے۔ جعفر بن یحیٰی اندر آیا۔ اور میں مجلس سے کھسک لیا مجھے یہ خوف ہوا کہ مبادا مامون جعفر سے میری شکایت کر دے اور مجھے اس کی ڈانٹ ڈپٹ سننی پڑے۔ مگر مامون جعفر کیطرف خندہ پیشانی کے ساتھ مخاطب ہوا اور بات چیت ہنسی مذاق سب کچھ کرتا رہا۔ جعفر نے سواری طلب کی (اور سوار ہو کر) واپس ہو گیا۔ اس کے بعد میں واپس ہوا۔ مامون نے مجھ سے کہا: آپ کس لئے اٹھ کر چلے گئے تھے؟ میں نے کہا اس لئے کہ مبادا تو اس سے شکایت کرے اور وہ مجھے سرزنش کرتے۔ مامون نے کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون: اے ابو محمد جعفر تو جعفر اس کی اطلاع ہارون کو بھی نہیں کر سکتا۔ علاوہ ازیں میں تو ادب کا بے حد محتاج ہوں۔ اللہ آپ کو معاف کرے۔ یزیدی کہتا ہے کہ میں اس کے بعد اس سے ڈرتا رہتا تھا۔

قَالَ ابْنُ الْكَلْبِيِّ، قَدِمَ اَوْسُ بْنُ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِيُّ وَحَاتِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّائِيُّ عَلَى النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ، فَقَالَ لِاِيَاسِ بْنِ قَبِيْصَةَ الطَّائِيِّ، اَيُّهُمَا اَفْضَلُ؟ قَالَ، اَبَيْتَ اللَّعْنَ اَيُّهَا الْمَلِكُ اِنِّيْ مِنْ اَحَدِهِمَا، وَلٰكِنْ سَلْهُمَا عَنْ اَنْفُسِهِمَا، فَاِنَّهُمَا يُخْبِرَانِكَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَوْسٌ فَقَالَ، اَنْتَ اَفْضَلُ اَمْ حَاتِمٌ؟ فَقَالَ، اَبَيْتَ اللَّعْنَ، اِنَّ اَدْنٰى وَلَدِ حَاتِمٍ اَفْضَلُ مِنِّيْ، وَلَوْ كُنْتُ اَنَا وَوَلَدِيْ وَمَالِيْ لِحَاتِمٍ لَاَهَبَنَا فِيْ غَدَاةٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ حَاتِمٌ، فَقَالَ لَهٗ، اَنْتَ اَفْضَلُ اَمْ اَوْسٌ؟ فَقَالَ، اَبَيْتَ اللَّعْنَ، اِنَّ اَدْنٰى وَلَدٍ لِاَوْسٍ اَفْضَلُ مِنِّيْ، فَقَالَ النُّعْمَانُ، هٰذَا وَاللّٰهِ السُّؤْدَدُ، وَاَمَرَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ۔

حل لغات

ابن الکلبی دیکھو مقدمہ ص ۳۱ اوس بن حارثہ لام الطائی۔ ابو جبیر عربوں میں ایک مشہور سخی جری شخص تھا مات ۶۰۰ء حاتم بن عبداللہ طائی سخی ذکرو انشاء اللہ، ابیت اللعن ایام جاہلیہ کے بادشاہوں کا تحیہ ہے جب

besturdubooks.wordpress.com

پہلے اس تحیہ کیساتھ شاہ قبطان کو یاد کیا گیا ہے۔ لا ابہتنا ام کلمہ لو کا جواب ہے۔ اتھب اتہاب بشی کا واحد غائب ہے اور نا ضمیر جمع متکلم مفعول ہے لے لو بہتنا کنا مرۃ واحدۃ۔ السودد سرداری، بلند مرتبہ، ساد دن سیادۃ، سُؤدُدا شریف بزرگ ہونا سید سردار ج سادۃ۔

تشریح:۔ ابن الکلبی نے بیان کیا ہے کہ اوس بن حارثہ طائی اور حاتم بن عبداللہ طائی دونوں نعمان بن منذر کے پاس آئے۔ نعمان نے ایاس بن قبیصہ طائی سے کہا: ان میں کون افضل ہے؟ ایاس نے کہا: باعث لعنت امور سے اللہ آپ کی حفاظت فرمائے: میں تو انہیں میں کا ایک ہوں آپ انہیں سے دریافت کر لیجئے کیونکہ یہ خود بھی آپ کو صحیح صحیح بتلا دیں گے۔ پس نعمان کے پاس اوس بن حارثہ آیا تو نعمان نے اس سے پوچھا: تو افضل ہے یا حاتم؟ اس نے کہا ابیت اللعن! حاتم کی ادنیٰ سے ادنیٰ اولاد بھی مجھ سے بہتر ہے اگر میں اور میری اولاد اور میرا مال سب حاتم کی ملکیت ہو تو ایک ہی روز میں ہم سب کو ہبہ کر ڈالے اس کے بعد حاتم آیا۔ نعمان نے اس سے بھی یہی پوچھا۔ تو افضل ہے یا اوس؟ حاتم نے کہا: ابیت اللعن! اوس کی ادنیٰ سے ادنیٰ اولاد بھی مجھ سے بہتر ہے: نعمان نے کہا: واللہ یہ سب بلند رتبہ اور سردار ہیں اس کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک سو اونٹ کا حکم دیا۔

لا یبقی من نباح الکلب الا بکسرۃ خبزۃ تلقی الیہ

کتے کی بھوں بھوں سے روٹی کا ٹکڑا ڈالے بغیر نہیں بچ سکتا!

جلس المهدی هو ابن المنصور ثالث خلفاء بنی العباس مولدہ سنة سبع وعشرین ومائة وکان ملکه عشر سنین وشهرا ونصفا مات فی سنة تسع وستین ومائة وعاش ثلاثا واربعین سنة وصلّی علیه ولدہ هارون الرشید جلوسا عاما، فدخل علیه رجل وبیدہ مندیل فیه نعل، فقال یا امیر المؤمنین هذہ نعل رسول الله صلی الله علیه وسلم قد اهدیتها لك، فاخذها منه، وقبلها ووضعها علی عینیه، واعطاہ عشرة آلاف درهم فلما خرج، قال لجلسائه، ما ترون؟ انی اعلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یرها فضلا عن ان یکون قد لبسها ولو کذبناہ لقال للناس اتیت امیر المؤمنین بنعل رسول الله صلی الله علیه وسلم فردها علی، وکان من یصدقه اکثر ممن یکذبه اذ کان من شان العامة المیل الی اشکالها والنصرة للضعیف علی القوی وان کان ظالما فاشترینا لسانه وقبلنا هدیته، وصدقنا قوله، وکان الذی فعلناہ ارجح وانجح۔

حل لغات وَقِیَ اتقاء بچنا، محفوظ رہنا۔ نباح کتے کی آواز نَبَحَ (ف ض) نباحا کتے کا بھونکنا س نابح ج نوابح، نبّح۔ کلب دیکھو ص۔ کِسَر ٹکڑا ج کِسَر (ض) کَسْرا توڑنا، کِسْر ایک سے کم جیسے تہائی، چوتھائی ج کُسُور۔ خبزۃ روٹی خبز (ض) خبزا روٹی پکانا۔ الخبز روٹی کھانا۔ خباز نانبائی۔ مندیل رومال ج منادیل۔ تمندل وتندّل رومال سے پونچھنا۔ نعل جوتا ہر وہ چیز

besturdubooks.wordpress.com

جس سے قدم کو چھپایا جاتا ہے بنعال نعل (س) نعلاً جوتا پہننا. الدابۃ نعل لگانا. قبل تقبیلاً بوسہ دینا فضلاً مصدر ہے جو اہل عرب کے قول "فضل عن المال کذا" از ذہب اکثرہ وبقی اقلہ سے ماخوذ ہے،

یہ ادنیٰ اور اعلیٰ دو چیزوں کے درمیان اس امر پر تنبیہ کرنے کے لئے واقع ہوتا ہے کہ نفی اعلیٰ کے وقوع سے ادنیٰ کی نفی ہو جاتے. اس لئے اس کا نفی کے بعد واقع ہونا ضروری ہے خواہ نفی صریحی ہو یا نفی ظنی. ابو علی فارسی کے نزدیک اس کے منصوب ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ فعل مقدر سے مفعول مطلق ہونے کی بنا پر منصوب ہے تقدیر عبارت یوں ہے "فضل انتفاء الرؤیۃ فضلاً عن انتفاء التقبیل" بعض حضرات نے ذکر کیا ہے کہ جس ترکیب میں فضلاً واقع ہو وہ "فما تنفعہم شفاعۃ الشافعین" کے قبیل سے ہوتی ہے بایں معنی کہ جیسے اس میں قید اور مقید دونوں کی نفی ہے یعنی ان کے لئے نہ شافعین ہیں اور نہ نفع شفاعت ہے اسی طرح مثال "فلان لایملک درہماً فضلاً عن دینار" کا مطلب یہ ہے کہ فلاں درہم ہی کا مالک نہیں ہے چہ جائیکہ وہ دینار کا مالک ہو۔ ارجح بہتر، انجح انسب، نجح (ف) نجحا سہل اور آسان ہونا. نجح درست رائے۔

تشریح:۔ ایک مرتبہ خلیفہ مہدی نے (خلفاء عباسیہ میں سے تیسرا خلیفہ ہے. اسکی پیدائش ۱۲۶ھ میں ہے اور مدت خلافت ساڑھے دس سال ہے ۴۳ سال کی عمر میں ۱۶۹ھ میں وفات پائی اور جنازہ کی نماز اس کے لڑکے ہارون رشید نے پڑھائی ہے) دربار عام کیا تو ایک شخص نے جس کے ہاتھ میں رومال میں لپٹا ہوا جوتا تھا آ کر کہا، امیر المؤمنین! یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعل مبارک ہے۔ آپ کو ہدیہ کرنا چاہتا ہوں. مہدی نے اس کو بوسہ دیا آنکھوں سے لگایا اور اس کو دس ہزار درہم پیش کر دیئے۔ جب وہ چلا گیا تو مہدی نے اپنے ہم نشینوں سے کہا: میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دیکھا بھی نہ ہوگا چہ جائیکہ آپ نے پہنا ہو. لیکن اگر ہم اس کی تکذیب کر دیتے تو لوگ یہ کہتا کہ میں امیر المؤمنین کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعل مبارک لے کر گیا مگر اس نے قبول نہیں کی اور اسکی تصدیق کرنیوالے تکذیب کرنیوالوں کی نسبت زیادہ ہوتے کیونکہ عوام کا میلان اس قسم کی چیزوں کی طرف اور قوی سے ضعیف کی نصرت کی طرف اگرچہ وہ ظالم ہی ہو زیادہ ہوتا ہے۔ پس ہم نے اس کے ہدیہ کو قبول کر کے اس کی زبان خرید لی۔ اور اس کی بات کو سچ مان لیا. یہ جو کچھ ہم نے کیا ہے یہی اولیٰ وانسب ہے

بعذر توبہ توان رستن از عذاب خدا ۔ و لیک می نتوان از زبان مردم رست

فضل العلماء علی الملوك

بادشاہوں پر علماء کی فضیلت

علم داند باد ریس و بقارون زر و سیم ۔ شد یکے فوق سماک و دگرے تحت سمک

حکی المسعودی فی شرح المقامات ان المهدی لما دخل البصرة رأی ایاس بن معاویة وهو صبی وخلفه اربعمائة من العلماء واصحاب الطیالسة وایاس یقدمهم فقال المهدی أف لهؤلاء اما کان فیهم شیخ یقدمهم غیر هذا الحدث ثم ان المهدی التفت الیه وقال کم سنك یا فتی قال سنی اطال الله بقاء امیر المؤمنین سن اسامة

besturdubooks.wordpress.com

بن زيد ابن حارثة لمّا ولّاه رسول الله صلى الله عليه وسلم جيشًا فيهم ابو بكر وعمر فقال له تقدّم بارك الله فيك

(قلتُ) الصوابُ ان اياسًا لم يُدرك زمانَ المهدي قال الحافظ الذهبي في التاريخ الكبير ان اياسًا قاضي البصرة توفي

في زمن بني امية سنة مائة وتسع عشرة ولم يلحق دولة بني العباس ويقال سنّه اذ ذاك سبع عشرة سنة

ولّاه قضاء البصرة عمر بن عبد العزيز رضي الله عنه وحسبك بمن يختاره عمر بن عبد العزيز لهذا المنصب

حل لغات المسعودی عبد الرحمٰن بن عتبہ بن عبد اللہ بن مسعود کوفی۔ جلیل القدر تبع تابعین میں سے ہیں اور تصنیف میں یدِ طولیٰ رکھتے ہیں۔ مروج الذہب، شرح مقامات آپ ہی کی تصانیف ہیں۔ صبی بچہ دیکھو صفحہ ۳۳ الطیالسۃ جمع طیلسان سبز چادر جس کو مشائخ، علماء، شرفاء استعمال کرتے تھے۔ اُف لغتِ تراشہ۔ ناخن یا کان کے میل کو کہتے ہیں۔ عرفاً گھبرا اٹھنے یا کسی چیز کو ناپسند کرنے کے وقت استعمال میں آتا ہے۔ مؤلف بسیط نے اسمیں اُنتالیس لغتیں درج کی ہیں۔ قرآن میں یہ لفظ اُفٍّ، اُفَّ، اُفُّ ہر طرح پڑھا گیا ہے اُف (ن، ض) اَفاً بیقراری کی وجہ سے اُف اُف کہنا۔ شیخ دیکھو صفحہ ۸ الدث دیکھو صفحہ ۵۹ منک سن عمر، اسامہ بن زید ابن حارثہ ابوزید کلبی تنوخی مشہور صحابی ہیں رضی اللہ عنہ، آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلقاء کی طرف ایک دستہ کا امیر بنا کر بھیجا تھا اسوقت آپ کی عمر بیس سال سے بھی کم تھی ۷۵ سال کی عمر میں ۵۴ھ میں وفات پائی۔ الحافظ الذہبی شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن قایماز دمشقی مولود ۶۷۳ھ متوفی ۷۴۸ھ محدث کبیر و مورخ شہیر تھے۔ فن رجال میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ یوں تو آپ کی جملہ تصانیف علمی شاہکار ہیں "تاریخ اسلام" (۲۰ جلد) "تاریخ النبلاء" (۱۰ جلد) مختصر تاریخ ابن عساکر (۱۰ جلد) طبقات الحفاظ، الدول الاسلامیہ خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

تشریح:

مسعودی نے شرح مقامات میں نقل کیا ہے کہ جب خلیفہ مہدی بصرہ آیا تو ایاس بن معاویہ کو دیکھا کہ ایک نوعمر نوجوان ہے جس کے پیچھے چار سو علماء، فضلاء، شرفاء ہیں اور یہ سب سے آگے ہے۔ مہدی نے کہا: افسوس ہے ان لوگوں پر، کیا انہیں اس نوجوان کے علاوہ کوئی شیخ بزرگ نہ تھا جو آگے ہوتا۔ اس کے بعد مہدی نے ایاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا: صاحبزادے! تمہاری عمر کیا ہے؟ ایاس نے کہا میری عمر (اللہ امیر المومنین کی حیات دراز کرے) حضرت اسامہؓ بن زید بن حارثہ کی عمر کے برابر ہے، جبکہ آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا سردار بنایا تھا جس میں حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ بھی تھے۔ مہدی نے کہا، تقدم بارک اللہ فیک (اس سے معلوم ہوا کہ ایاس نے مہدی کا زمانہ پایا ہے اور ملاقات بھی کی ہے مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایاس نے مہدی کا زمانہ نہیں پایا۔ چنانچہ حافظ ذہبی نے تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ ایاس جو بصرہ کے قاضی تھے انکی وفات بنوامیہ کے زمانہ میں ۱۱۹ھ میں ہوئی ہے اور دولت عباسیہ کو نہیں پایا کہا جاتا ہے کہ اسوقت ایکی عمر ۱۷ سال کی تھی حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے آپکو بصرہ کا قاضی بنایا تھا حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کا آپکو عہدۂ قضا کیلئے منتخب کرنا آپ کے فضل و کمال اور بلند پایہ ہونے کیلئے کافی ہے۔

فائدہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک موقعہ پر کسی جگہ ایک دستہ فوج بھیجنا تھا اسی سلسلہ میں آپ نے اس دستہ کے ہر ہر شخص سے قرآن پڑھوا کر سنا ان میں ایک شخص سب سے کم عمر تھا آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تجھے قرآن کتنا یاد ہے؟ اس نے عرض کیا: فلاں فلاں سورہ اور سورۂ بقرہ یاد ہے، آپ نے فرمایا: جا تو ان سب کا امیر ہے،

حافظ ابن عساکر نے (ج ۱ ص ۱۲۰) بطریق زہری حضرت عروہ سے روایت کی ہے کہ حضرت اسامہؓ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یبنیٰ والوں پر یلغار کرنے اور انہیں جلا دینے پر مامور کیا۔ فرمایا: اللہ کا نام لو اور روانہ ہو جاؤ۔ پیام ہوا جھنڈا حضرت بریدہ کو دیدیا گیا وہ اسے لیکر حضرت اسامہؓ کے گھر آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق حضرت اسامہؓ نے مقام جرف پر پڑاؤ کیا اور بسقایہ سلیمان* کو چھاؤنی بنایا گیا لوگ نکل نکل کر آنے لگے۔ بڑے بڑے مہاجرین میں سے کوئی مہاجر ایسا نہ تھا جو اس لشکر میں شامل نہ کیا گیا ہو۔ مہاجرین میں سے حضرت عمرؓ، ابو عبیدہ، سعد بن ابی وقاص سعید بن زید وغیرہم اور انصار میں سے حضرت قتادہ بن نعمان، سلمہ بن اسلم شامل تھے کچھ مہاجرین نے جن میں حضرت عیاش بن ربیعہ پیش پیش تھے کہا: یہ لڑکا (اسامہ) مہاجرین کا سردار بنایا جا رہا ہے؟ اس بات کا خاصہ چرچا ہونے لگا حضرت عمرؓ نے یہ بات حضورؐ تک پہنچائی۔ حضور سن کر غضبناک ہوئے۔ (مرض کی شدت کی بناء پر) سر اقدس پر پٹی بندھی ہوئی تھی، جسم اطہر چادر میں لپٹا ہوا تھا اسی حال میں منبر تک تشریف لائے اور حمد و ثناء کے بعد فرمایا: لوگو! میں نے اسامہ کو امیر لشکر بنایا ہے اسکے متعلق میں کیا سن رہا ہوں؟ بخدا اُسامہ کے امیر بنائے جانے پر اعتراض ایسا ہی ہے جیسے اس کے باپ کی امارت پر، حالانکہ وہ زید بھی امارت کا اہل تھا اور اس کا بیٹا بھی اہل ہے۔ اس کے بعد منبر سے اترے اور گھر میں تشریف لے گئے یہ ہفتہ کا روز اور ربیع الاول کی دس تاریخ کا واقعہ ہے۔ خلیفہ مہدی کے مسطورہ بالا سوال میں جو لطیف طعن تھا۔ حضرت ایاس خداداد فراست سے اسکو فوراً سمجھ گئے اور حضرت اسامہؓ کیطرف اشارہ کرکے آپ نے سمجھایا کہ "بزرگی بعقل ست نہ بسال"

بہر کس سزاوار باشد بقدر ❋ کرامت بفضلست و رتبت بقدر
دیکھ چھوٹوں کو ہے اللہ بڑائی دیتا ❋ آسمان آنکھ کے تل میں ہے دکھائی دیتا

ويُذكر عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أنه مرّ يوماً في السوق على المشتغلين بتجاراتهم فقال: أنتم هٰهنا؟ وميراث رسول الله صلى الله عليه وسلم يُقسَم في المسجد، فقاموا سراعاً، فلم يجدوا فيه إلا القرآن والذكر ومجالس العلم، فقالوا: أين ما قلت يا أبا هريرة؟ فقال: هذا ميراث محمد صلى الله عليه وسلم يُقسم بين ورثته، وليس بمواريثه دنياكم. قيل للخليل ابن أحمد: أيهما أفضل؟ العلم أو المال؟ قال: العلم، قيل له: فما بال العلماء يزدحمون على أبواب الملوك، والملوك لا يزدحمون على أبواب العلماء، قال: ذلك لمعرفة العلماء بحق الملوك وجهل الملوك بحق العلماء.

حل لغات ابو ہریرہ مشہور صحابی ہیں رضی اللہ عنہ آپکے نام میں تقریباً ۳۰ قول ہیں۔ صحیح قول یہ ہے کہ آپ کا نام عبدالرحمٰن بن صخر ہے زمانہ جاہلیت میں آپکا نام عبد شمس تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نام بدلکر عبدالرحمٰن رکھا تھا۔ امام شافعیؒ کا بیان ہے کہ آپکے زمانہ میں آپ سے زیادہ حافظ حدیث کوئی نہ تھا۔ آپنے ۷۸ سال کی عمر میں ۵۷ھ یا ۵۸ھ میں وفات پائی اور بقیع میں مدفون ہوئے۔ (قول ابن الملقن بعسقلان "زد" تشریح:- ذکر کیا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ ابو ہریرہؓ بازار میں ان لوگوں کے پاس سے گزرے جو اپنی اپنی تجارتوں میں مشغول تھے آپنے فرمایا: تم لوگ یہاں تجارتوں میں مشغول ہو اور مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم ہو رہی ہے (یہ سنکر) لوگ فوراً اٹھ

* عسقلان اور رملہ کے درمیان فلسطین میں ایک مقام ہے

کھڑے ہوئے دیکھا تو وہاں قرآن حکیم، ذکر خدائے عزوجل، مجالس علمیہ کے علاوہ کچھ بھی نہ تھا۔ لوگوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا، آپنے جو کہا تھا وہ کہاں ہے؟ آپنے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث یہی تو ہے جو آپکے ورثہ کے درمیان تقسیم کیا رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تمہاری دُنیا نہیں ہے۔ خلیل بن احمد سے دریافت کیا گیا علم بہتر ہے یا مال؟ آپنے کہا علم۔ سوال ہوا کہ پھر علماء کو کیا ہوا کہ بادشاہوں کے دروازوں پر بھیڑ لگاتے ہیں اور بادشاہ علماء کے دروازوں پر بھیڑ نہیں لگاتے۔ خلیل نے کہا: اسکی وجہ یہ ہے کہ علماء بادشاہوں کے حقوق سے واقف ہیں اور بادشاہ انکے حقوق سے ناواقف

لا تعملوا بقول احد من غير تدبّر

کسی کی بات پر بے سوچے سمجھے عمل مت کرو!

ے قول کس چوں بشنوی در وے تأمل کن تمام ❁ صاف را بردار و دردی را رہا کن والسّلام

حدّث الشعبی قال: صاد رجلٌ قُمریةً فقالت: ما تُرید ان تصنعَ؟ قال أذبحُك، و آكلك، فقالت: واللّٰه ما أشبعُ من جوعٍ، وخيرٌ لك من اكلي ان أعلّمك ثلث خصالٍ واحدةٌ وانا في يدِك، والثانيةَ وانا على الشجرة، والثالثةَ وانا على الجبل، قال: هاتِ قالت: لا تلهفنّ على مافات فخلّى سبيلها، فلما صارت على الشجرة، قالت لا تصدِّقنّ بما لا يكونُ انّه سيكون، فلما صارت على الجبل، قالت له: يا شقيُّ لو ذبحتني، اخرجتَ من حوصلتي دُرّتين، كلُّ واحدةٍ عشرون مثقالاً قال. فعضّ الرجل على شفتيه تلهّفًا ثم قال هاتِ الثالثة، فقالت: انت قد نسيت ثنتين، فكيف أخبرك بالثالثة؟ ألم اقُلْ لك: لا تلهفنّ على مافات ولا تصدّقنّ بما لا يكونُ انّه سيكونُ انا ولحمي، ودمي وريشي لا يكون في عشرون مثقالاً، فكيف يكونُ في حوصلتي دُرّتان كلُّ واحدٍ عشرون مثقالاً ثم طارت. وذهبت ❖

حل لغات الشعبی دیکھو صفحہ ۔ صاد (ض) صَیْداً شکار کرنا۔ صَیاد شکاری، قُمْرِیَة فاختہ کی مانند ایک مشہور پرندہ ہے۔ ج قماری، اذبحک دیکھو صفحہ ۔ اشبع اشباعاً ۔ کھلا کر شکم سیر کرنا۔ شبع (س) شِبَعاً شکم سیر ہونا۔ شبعان شکم سیر۔ شِبْع کھانے کی وہ مقدار جو سیر کر دے، جُوع بھوک، جاع (ن) جَوْعاً بھوکا ہونا ص جائع ج جیاع، ہاتِ اسم فعل ہے بمعنی اعطنی۔ بقول بعض اس کی اصل آت ہے۔ ہمزہ کو ہا سے بدل دیا گیا جیسے ہیا اور ہراق میں یؤیدہ قول العرب ما اہاتیک لا تلہفن (س) لہفاً غمگین ہونا۔ افسوس کرنا کی لہف۔ لہیف۔ لہفان افسوس کرنیوالا۔ ملہوف غمگین جس کا مال ضائع ہو گیا ہو۔ حوصلتی حوصلہ پوٹا۔ مثقال۔ دیکھو صفحہ ۹۵ عض (س) عضاً دانت سے کاٹنا۔ پکڑنا۔ دُرّة موتی ج دُرَر۔ دُرَر شفتہ، ہونٹ ج شفاہ شفہ (ف) شفہاً ہونٹ پر مارنا۔ نسیت (س) نسیا۔ نسیاناً بھولنا۔ دمی دم خون ج دماء، طارت (ض) طیراً۔ طیراناً۔ اڑنا۔ صیغہ مشہور ہونا طیر۔ طائر پرندہ۔ طیارہ ہوائی جہاز۔

تشریح :۔ امام شعبی نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے قمری شکار کی قمری نے اُس سے کہا: تو کیا کرنا چاہتا ہے؟ اُس نے کہا تجھے ذبح کرکے کھاؤں گا۔ قمری نے کہا: بخدا! میں تجھے بھوک سے شکم سیر نہیں کر سکتی۔ اس سے بہتر یہ ہے کہ میں تجھے تین باتیں بتا دوں۔ ایک بات تو تیرے ہاتھ میں رہتے ہوئے۔ دوسری اس وقت جب میں درخت پر پہنچ جاؤں۔ تیسری اس وقت جب میں پہاڑی پر چلی جاؤں۔ شکاری نے کہا ضرور بتا۔ قمری نے کہا: ضائع شدہ چیز پر ہرگز افسوس نہ کرنا۔ شکاری نے قمری کو چھوڑ دیا جب وہ درخت پر پہنچ گئی تو اس نے کہا: جو بات نہ ہونے والی ہو (یعنی ناممکن ہو) اس کے ہونے کا یقین نہ کرنا۔ جب قمری پہاڑی پر چلی گئی تو اس نے کہا: بدنصیب اگر تو مجھے ذبح کر لیتا تو میرے پوٹے سے بیس بیس مثقال کے دو موتی نکالتا: راوی کہتا ہے کہ شکاری نے افسوس کے ساتھ ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا: اچھا تیسری بات بتا۔ قمری نے کہا، جب تو پہلی دو باتیں بھول گیا تو تیسری بات کیا بتاؤں؟ میں نے تجھ سے پہلے ہی نہیں کہا تھا کہ مافات پر افسوس نہ کرنا

برگذشتہ حسرت آوردن خطاست ❋ باز ناید رفتہ یاد آں ہباست

اور ناممکن بات کے ہونے کی تصدیق نہ کرنا۔ بھلا میں، میرا خون، میرے پر یہ سب مل کر بیس مثقال کے برابر نہیں تو میرے پوٹے میں بیس بیس مثقال کے دو موتی کیسے ہو سکتے ہیں۔ یہ کہہ کر قمری پھر سے اڑی اور چمپت ہو گئی۔

إغراء الصديق على الصديق

دوست کو دوست کے خلاف اُبھارنا۔

وَجَّهَ عبدُ الملكِ الشعبيَّ الى ملكِ الرومِ فى بعضِ الامورِ، فاستكبرَ الشعبيَّ فقال له: مِنْ اهلِ بيتِ الملكِ انتَ؟ قال: لا، فلمّا ارادَ الرجوعَ الى عبدِ الملكِ، حمّلَه رقعةً لطيفةً وقال له: اذا بلّغتَ صاحبَك جميعَ ما يحتاجُ الى معرفتِه من ناحيتِنا فادفعْ اليه هذه الرقعةَ. فلمّا رجعَ الى عبدِ الملكِ، ذكرَ له ما احتاجَ الى ذكرِه، ونهضَ، فلمّا خرجَ ذكرَ الرقعةَ فرجعَ فقال: يا اميرَ المؤمنينَ انّه حمّلني اليك رقعةً أُنسيتُها، فدفعَها اليه، ونهضَ، فقرأَها عبدُ الملكِ وامرَ بردِّه، فقال: اعلمتَ ما فى الرقعةِ؟ قال: لا، قال: فيها: عجبتُ من العربِ كيف ملّكتْ غيرَ هذا؟ افتدري لِمَ كتبَ لى بهذا؟ قال: لا، قال: حسدَنى عليك، فارادَ ان يُغريَني بقتلِك، فقال الشعبيُّ: لو رآك يا اميرَ المؤمنينَ ما استكبرَني، فبلغَ ذلك ملكَ الرومِ، فذكرَ عبدَ الملكِ وقال: للهِ ابوه، واللهِ ما اردتُ الّا ذلك،

حل لغات اغراء: برانگیختہ کرنا۔ الشعبی (کھو صلا)۔ استکبر: بزرگ پنداشت۔ نہض (ف) نہضا، نہوضا۔ اٹھنا۔ ناہض مقابلہ کرنا۔ حسد حسدا۔ حسد (ض۔ ن) حسدا: دوسرے سے نعمت کے زوال اور اپنے لئے حصول کی تمنا کرنا، حاسد جمع حساد۔ **تشریح** :۔ عبد الملک نے امام شعبی کو امور مملکت کے سلسلے میں قیصر روم کے پاس بھیجا۔ شاہ روم نے امام شعبی کو ایک عظیم شخصیت تصور کیا اور کہا: آپ شاہی خاندان سے ہیں؟ امام شعبی نے کہا: نہیں۔ جب آپ نے واپسی کا ارادہ کیا تو شاہ روم نے انکو

ایک دلچسپ مکتوب دیگر کہا، جب تو اپنے ساتھی کو ہمارے ملک کے تمام قابل ذکر حالات پہنچا چکے تو یہ رقعہ پیش کر دینا۔ امام شعبی عبد الملک کے پاس واپس آئے اور جو امور قابل ذکر تھے ان کا تذکرہ کیا اور اٹھ کر چلے آئے راستہ میں وہ رقعہ یاد آیا تو آپ پھر لوٹے اور کہا، امیر المؤمنین شاہ روم نے ایک خط بھی دیا تھا مجھے یاد نہیں رہا اور وہ خط عبد الملک کو دیدیا اور پھر واپس ہو گئے۔ عبد الملک نے خط پڑھنے کے بعد امام شعبی کو بلا کر کہا، جانتے ہو خط میں کیا لکھا ہے؟ امام شعبی نے کہا نہیں۔ عبد الملک نے کہا، خط میں لکھا ہے کہ مجھے اہل عرب پر بڑا تعجب ہے کہ انہوں نے اس جیسے (شعبی جیسے) شخص کے ہوتے ہوئے دوسرے کو حکمران کیسے بنالیا؟ اس کے بعد عبد الملک نے امام شعبی سے کہا، جانتے ہو اس نے یہ کیوں لکھا ہے؟ شعبی نے کہا نہیں۔ عبد الملک نے کہا اس نے مجھے آپ کے خلاف ابھارا ہے۔ جس سے اس کا منشا آپ کے قتل پر برانگیختہ کرنا ہے۔

امام شعبی نے کہا، (اور خوب کہا) امیر المؤمنین! (قیصر نے آپ کو نہیں دیکھا) اگر وہ آپ کو دیکھ لیتا تو مجھے اتنا بڑا نہ سمجھتا۔ اس کی اطلاع قیصر روم کو بھی ہو گئی تو اس نے عبد الملک کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا: بخدا میرا یہی مقصد تھا۔

ظرافۃ ادبیۃ

ادبی چٹکلہ

قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ بْنُ بَحْرٍ الْجَاحِظُ: اَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ رُؤَسَاءِ التُّجَّارِ قَالَ، کَانَ مَعَنَا فِی السَّفِیْنَةِ شَیْخٌ شَرِسُ الْخُلُقِ طَوِیْلُ الْاِطْرَاقِ، وَکَانَ اِذَا ذُکِرَ لَهُ الشِّیْعَةُ غَضِبَ وَارْبَدَّ وَجْهُهٗ، وَزَوٰی مِنْ حَاجِبَیْهِ فَقُلْتُ لَهٗ یَوْمًا: یَرْحَمُكَ اللّٰهُ مَا الَّذِیْ تَکْرَهُهٗ مِنَ الشِّیْعَةِ؟ فَاِنِّیْ رَاَیْتُكَ اِذَا ذُکِرُوْا غَضِبْتَ، وَقَبَضْتَ قَالَ، مَا اَکْرَهُ مِنْهُمْ اِلَّا هٰذِهِ الشِّیْنَ فِیْ اَوَّلِ اِسْمِهِمْ، فَاِنِّیْ لَمْ اَجِدْهَا قَطُّ اِلَّا فِیْ کُلِّ شَرٍّ، وَشُؤْمٍ، وَشَیْطَانٍ، وَشَغَبٍ، وَشَقَاءٍ، وَشَنَارٍ، وَشَرَرٍ، وَشَیْنٍ، وَشَکْوٰی، وَشُهْرَةٍ، وَشَتْمٍ، وَشُحٍّ، قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ، فَمَا ثَبَتَ لِشِیْعِیٍّ بَعْدَهَا قَائِمَةٌ۔

حل لغات: ظرافۃ دیکھو ص ٥٥۔ ابو عثمان عمرو بن بحر بن محبوب الجاحظ الاصفہانی، امام الادباء صاحب القلم متوفی ٢٥٥ھ عقیدۃً معتزلی تھا فرقہ جاحظیہ اسی کی طرف منسوب ہے۔ امام جاحظ کو بد صورتی میں ضرب المثل ہے اور کسی نے یہاں تک کہدیا ہے ؂ لو یمسخ الخنزیر مسخا ثانیا ﴿ ما کان الا دون مسخ الجاحظ ﴾ نیز خلیفہ متوکل علی اللہ نے جب اسکو اپنی اولاد کی تعلیم کے لئے بلایا تو اس کی بدصورتی سے نہایت منقبض ہوا اور دس ہزار درہم دیکر واپس کر دیا۔ مگر خداوند تعالیٰ نے دولت علم سے بھی ایسا نوازا تھا کہ فضل و کمال میں انکی نظیر نہ تھی۔ کتاب الحیوان، کتاب المرجان، کتاب البیان والتبیین وغیرہ اس کا بین ثبوت ہے۔ اطراق دیکھو ص ٥٦۔ اربد اربدادا غاکستر ہونا، تیری بدخلق۔ شرس (س) شرسا و شراسۃ بدخلق ہونا۔ شیعۃ پیرو، مددگار ج شیع، اشیاع۔ اس لفظ کا غالب استعمال ان لوگوں کے لئے ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے طرفدار ہیں۔ زوی یزوی زیا، زویا۔ الشیٔ جمع کرنا۔ قبضہ کرنا۔ شؤم دیکھو ص ٥٦۔ شیطان سرکش و نافرمان ج شیاطین شطن (ن) شطنا سے ہے بمعنی مخالفت کرنا، کیونکہ شیطان نے اللہ کے حکم کی مخالفت کی ہے یا شطنت۔ الدار شطونا سے ہے بمعنی دور ہونا کیونکہ شیطان اللہ کی رحمت سے دور ہے۔ شغب (ف، س) شغبا۔ فساد برپا کرنا۔ شقاء دیکھو ص ٦٥۔ شنار عار، بجز،

عیب۔ شَین: عیب۔ شتم: دیکھو صفحہ شَحْج۔ شَحْج (ن، ض، س) شُحًّا: بخل کرنا۔

تشریح:۔ ابوعثمان (عمرو) ابن بحر جاحظ نے کہا ہے کہ مجھ سے ایک بہت بڑے تاجر نے بیان کیا ہے کہ ہمارے ساتھ کشتی میں ایک بوڑھا تھا نہایت بدخلق بڑا خاموش جب بھی اس کے سامنے شیعہ کا تذکرہ ہوتا تو وہ غصہ سے بھڑک اٹھتا اس کے چہرہ کا رنگ بدل جاتا بھولا چڑھا لیتا۔ ایک روز میں نے اس سے کہا، خدا آپ پر رحم کرے۔ آپکو شیعہ کی کونسی بات ناگوار ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جب بھی آپکے سامنے شیعہ کا تذکرہ ہوتا ہے تو آپ غضبناک اور منقبض ہوجاتے ہیں۔ بڑھے نے کہا: مجھے کوئی بات ناگوار نہیں البتہ لفظ شیعہ کے شروع میں جو شین ہے بس یہ ناگوار ہے۔ کیونکہ یہ شین ہر امر ذی شر میں موجود ہے۔ جیسے شر (برائی) شوم (نحوست) شیطان (سرکش) شغب (فساد برپا کرنا) شقار (بدبختی) اشنار (عار) شرر (چنگاری) شَین (عیب) شوک (کانٹا) شکوہ (شکایت) شہرۃ (بدنامی) شتم (گالی) شحج (بخل) ابوعثمان جاحظ کہتا ہے اس کے بعد شیعی کے پاؤں نہ جم سکے

وَقَالَ رَجُلٌ لِبَعْضِ وُلَاةِ بَنِي الْعَبَّاسِ، أَنَا أَجْعَلُ فِي هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنْ يَقُولَ فِي عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّهُ ظَالِمٌ، قَالَ لَهُ، نَشَدْتُكَ اللّٰهَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ عَلِيًّا بَارَزَ الْعَبَّاسَ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ نَعَمْ، قَالَ، فَمَنِ الظَّالِمُ مِنْهُمَا؟ فَكَرِهَ أَنْ يَقُولَ الْعَبَّاسُ فَيُوَاقِعَ سَخَطَ الْخَلِيفَةِ أَوْ يَقُولَ عَلِيٌّ فَيَنْقُضَ أَصْلَهُ، قَالَ، مَا مِنْهُمَا ظَالِمٌ، قَالَ، فَكَيْفَ يَتَنَازَعُ اثْنَانِ فِي شَيْءٍ لَا يَكُونُ أَحَدُهُمَا ظَالِمًا؟ قَالَ قَدْ تَنَازَعَ الْمَلَكَانِ عِنْدَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَا فِيهِمَا ظَالِمٌ، وَلٰكِنْ لِيُنَبِّهَا دَاوُدَ عَلَى الْخَطِيئَةِ، وَكَذٰلِكَ هٰذَانِ أَرَادَا تَنْبِيهَ أَبِي بَكْرٍ مِنْ خَطِيئَتِهِ، فَأَسْكَتَ الرَّجُلَ وَأَمَرَ الْخَلِيفَةُ لِهِشَامٍ بِصِلَةٍ

حل لغات: وُلاۃ جمع والی حاکم۔ ہشام بن عبدالحکم دیکھو مقدمہ صفحہ ۳۱۔ نشدتک (ن، ض) نشدًا۔ نشدۃ۔ اللہ قسم دینا۔ الضالۃ گم شدہ کو ڈھونڈنا۔ بارز لڑائی کے مقابلہ پر نکلنا۔ برز (ن) بروزًا میدان کی طرف نکلنا (ک) برازۃ فضل یا شجاعت میں اپنے ہمسروں سے بڑھ جانا۔ سخط غصہ، اسکت، خاموش کر دیا۔

تشریح:۔ ایک شخص نے کسی عباسی خلیفہ سے کہا کہ میں ہشام بن عبدالحکم کو (جو کہ حضرت علیؓ کو خلفاء ثلاثہ سے افضل مانتا ہے) حضرت علیؓ کو ظالم کہنے پر مجبور کر دوں گا۔ چنانچہ اس نے کہا: اے ابومحمد! میں تجھے خدا کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کیا تو نہیں جانتا کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے روبرو حضرت عباسؓ کے ساتھ جھگڑا کیا تھا۔ ہشام نے کہا: ہاں میں جانتا ہوں۔ اس نے کہا (جب آپکو پتہ ہے کہ جھگڑا ہوا ہے تو یقیناً ان میں سے کوئی ایک ظالم ہوگا تو فرمایئے) ان میں کون ظالم ہے؟ (ہشام کیلئے دو ہی راستے تھے یا حضرت علیؓ کو ظالم کہے یا حضرت عباسؓ کو) ہشام نے یہ کہنا تو مناسب نہیں سمجھا کہ حضرت عباسؓ ظالم ہیں، کیونکہ (اس صورت میں) خلیفہ کی ناراضگی میں پھنس جاتا اور یہ کہنا بھی اچھا نہ سمجھا کہ حضرت علیؓ (ظالم ہیں) کیونکہ اس کے اعتقاد کو ٹھیس لگتی تھی (جب دونوں صورتوں میں نجات کا راستہ نہ ملا تو) اس نے (تیسری صورت اختیار کرتے ہوئے) کہا۔ ان میں سے کوئی بھی ظالم نہیں۔ سائل نے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ دو شخص ایک چیز کے بارے میں جھگڑا کریں اور کوئی بھی ظالم نہ ہو؟ ہشام نے کہا: ہاں ہوسکتا ہے۔ چنانچہ، دو فرشتوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس جھگڑا کیا تھا اور ان میں کوئی بھی ظالم نہ تھا بلکہ یہ جھگڑا صرف حضرت داؤد کو آپکی غلطی پر تنبیہ کرنے کیلئے تھا، اسی طرح ان حضرات نے بھی حضرت ابوبکرؓ کو (بزعم خود) انکی غلطی پر متنبہ کرنا چاہا تھا۔ پس ہشام نے (اس جواب سے) سائل کو خاموش کر دیا اور خلیفہ نے ہشام کیلئے انعام کا حکم دے دیا۔

besturdubooks.wordpress.com

فائدہ اولیٰ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد حضرت عباسؓ وعلیؓ دونوں حضرت ابوبکرؓ کے پاس تشریف لائے اور حضورؐ کے ترکہ سے وراثت کا مطالبہ کیا۔ حضرت عباسؓ نے چچا ہونے کے رشتے سے مطالبہ کیا اور حضرت علیؓ نے حضورؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا حصہ طلب کیا کیونکہ یہ آپ کے نکاح میں تھیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا حضورؐ کے ترکہ میں وراثت نہیں چلے گی کیونکہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے: "لا نورث ما ترکنا صدقۃ" عبارت "ان علیا بازرا العباس الخ" میں اسی کی طرف اشارہ ہے:

فائدہ ثانیہ :۔ حضرت داؤدؑ کے پاس جھگڑا کرنیوالے فرشتے تھے یا انسان؟ نیز حضرت داؤد علیہ السلام نے کونسا گناہ کیا تھا جس پر آپ کو تنبیہ کی گئی؟ یہ ایک معرکۃ الآراء مقام ہے جس کو اہل علم کی موشگافیوں نے کچھ سے کچھ بنا دیا ہے۔ دراصل اسرائیلی روایات کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کی ذوات قدسی صفات کی جانب ایسی مضحکہ خیز حکایات منسوب کرتی ہیں جن کو پڑھ کر ان مقدس ہستیوں کے متعلق نبی یا رسول ہونے کا تو کیا یقین ہو سکتا ہے یہ بھی باور نہیں ہوتا کہ وہ با اخلاق بزرگ ہستیاں ہیں۔ چنانچہ ان حکایات میں سے ایک خرافی روایت حضرت داؤدؑ سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ توراۃ کے صحیفہ سموئیل میں ہے:

"اور شام کے وقت داؤدؑ اپنے پلنگ پر سے اٹھ کر شاہی محل کی چھت پر ٹہلنے لگا اور چھت پر سے ایک نہایت خوبصورت عورت کو نہاتے ہوئے دیکھا تو لوگ بھیج کر اس عورت کا حال دریافت کیا۔ کسی نے کہا اوریا کی بیوی ہے۔ داؤدؑ نے اسے بلا کر اس سے صحبت کی پھر وہ اپنے گھر چلی گئی اور حاملہ ہو گئی۔ صبح کو داؤدؑ نے یوآب کیلئے اوریا کے ہاتھ ایک خط بھیجا جس میں لکھا تھا کہ اوریا کو گھمسان میں سب سے آگے رکھنا تاکہ وہ مارا جائے۔ چنانچہ اوریا مارا گیا اور جب اس کی بیوی کے سوگ کے دن پورے ہو گئے تو داؤدؑ نے اسے اپنے محل میں رکھ لیا اور وہ اس کی بیوی ہو گئی۔ پر اس کام سے جو اس نے کیا تھا خداوند ناراض ہوا۔"

اس داستان میں حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف جو ناپاک اعمال منسوب کئے گئے ہیں وہ کھلا بہتان ہے۔ نعوذ باللہ منہ محافظ ابن کثیرؒ، ابن حزمؒ، خفاجیؒ، قاضی عیاضؒ، ابو حیانؒ، امام رازیؒ اور دیگر محققین نے ان خرافات کو مردود قرار دے کر ثابت کیا ہے کہ اس سلسلہ میں نبی معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی تفصیل منقول نہیں ہے جس کی پیروی ضروری ہو جائے اور واقعہ کی اصل حقیقت وہ ہے جو حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے منقول ہے کہ حضرت داؤدؑ نے تقسیم کار کے پیش نظر اپنے معمولات کو چار دنوں پر اس طرح تقسیم کر دیا تھا۔ ایک دن خالص عبادت الٰہی کے لئے۔ ایک فیصل مقدمات کیلئے۔ ایک خالص ذات کے لئے ایک بنی اسرائیل کی رشد و ہدایت کے لئے ———— "اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کیلئے کثرت عبادت کے مقابلہ میں ادائیگی فرض میں انہماک عند اللہ زیادہ محبوب ہے لہٰذا حضرت داؤدؑ کی یہ تقسیم اگرچہ زندگی کے نظم کے لحاظ سے ہر طرح قابل ستائش تھی لیکن ایک دن کو عبادت الٰہی کیلئے اس طرح خاص کر لینا کہ ان کا تعلق مخلوق خدا سے منقطع ہو جائے منصب نبوت اور منصب خلافت کے منافی تھا اس لئے آپکی اس روش کو ختم کرنے کے لئے اللہ نے اس طرح آزمائش میں مبتلا کر دیا کہ دو شخص جن کے درمیان ایک خاص مناقشہ تھا عبادت کے مخصوص دن میں حجرہ کی دیوار پھاند کر اندر داخل ہو گئے حضرت داؤدؑ نے اچانک خلاف عادت اس طرح دو انسانوں کو موجود پایا تو بتقاضائے بشری گھبرا گئے۔ دونوں نے صورتحال کا اندازہ کرتے ہوئے عرض کیا آپ خوف نہ کریں۔ ہماری اچانک اس طرح داخل ہونے کی وجہ یہ قضیہ ہے اور ہم اس کا فیصلہ چاہتے ہیں۔ تب حضرت داؤدؑ نے واقعات کو سنا اور نصیحت فرمائی (جو قرآن میں مذکور ہے) فیصلہ کرنے کے بعد حضرت داؤدؑ کو فوراً تنبہ ہوا کہ مجھ کو خدائے تعالیٰ نے اس آزمائش میں کس لئے ڈالا ہے اور وہ حقیقت حال کو سمجھ کر خدا کی درگاہ میں سر بسجود ہوئے اور استغفار کیا۔ (قصص القرآن بتغیر)

(وَسَمِعَ) أَعْرَابِيٌّ أَبَا الْمَكْنُونِ النَّحْوِيَّ وَهُوَ يَقُولُ فِي دُعَاءِ الْإِسْتِسْقَاءِ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَإِلٰهَنَا وَ

مَوْلَانَا فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ نَبِیِّنَا، وَمَنْ أَرَادَنَا بِسُوْءٍ فَأَحِطْ ذٰلِكَ السُّوْءَ بِهٖ كَإِحَاطَةِ الْقَلَائِدِ بِأَعْنَاقِ الْوَلَائِدِ، ثُمَّ أَرْسِخْهُ عَلٰی هَامَتِهٖ كَرُسُوْخِ السِّجِّیْلِ عَلٰی هَامِ أَصْحَابِ الْفِیْلِ. اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مُرِیْعًا مُجَلْجِلًا مُسْحَنْفِرًا سَحًّا مَسْفُوْحًا طَبَقًا غَدَقًا مُثْعَنْجِرًا نَافِعًا لِعَامَّتِنَا وَغَیْرَ ضَارٍّ لِخَاصَّتِنَا. فَقَالَ الْأَعْرَابِیُّ: یَا خَلِیْفَةَ نُوْحٍ، هٰذَا الطُّوْفَانُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، دَعْنِیْ حَتّٰی آوِیْ إِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَاءِ۔

حلِ لغات

استسقا بارش طلب کرنا دیکھو صلہ۔ أَحِطْ احاطہ سے امر حاضر ہے۔ قلائد جمع قلادہ ہار۔ مالا۔ اعناق جمع عنق گردن۔ الولائد جمع ولیدۃ نادینہ۔ ولدت لدۃ۔ ولادۃ جننا۔ ارسخ ارساخ سے امر حاضر ہے ثابت اور مضبوط کرنا۔ رسخ (ن) رسوخا گڑ جانا۔ ہامہ بتخفیف میم بمعنی پیشانی اور ہامہ بتشدید میم ہر زہر دار کیڑا جیسے سانپ بچھو وغیرہ جمع ہوام۔ اور کبھی ہوام کا اطلاق ان کیڑوں پر بھی ہوتا ہے جو زہر دار نہیں جیسے حدیث میں ہے۔ "ایؤذیک ہوام راسک"۔ یہاں ہوام راس سے مراد جوئیں ہیں۔ السجیل کنکر۔ فریابی نے مجاہد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ سجیل فارسی زبان کے دو کلمے ہیں جن کو اہل عرب نے ایک کلمہ بنا دیا۔ ایک کلمہ سنج بمعنی پتھر اور دوسرا کلمہ جل بمعنی مٹی۔ پس اس کے معنی سنگ گل یعنی کنکر ہوئے۔ ابن جنی نے کتاب المحتسب میں ذکر کیا ہے کہ حبش کی زبان میں سجل کے معنی کتاب کے ہیں بعض نے سجیل کو اسی سے ماخوذ مانا ہے۔ اصحاب الفیل، اصحاب ابرہہ جنہوں نے کعبہ پر چڑھائی کی تھی۔ غیثا مراد بارش مغیثا فریادرس۔ مریعا امرع۔ الوادی ومرع (س) امرعاک) مراعۃ سرسبز ہونا۔ مجلجلا گرجنے والا بادل۔ مسحنفرا اسحنفر المطر بکثرت ہونا۔ سحا (ن) دسحوحا بہت بہنا۔ طبقا عام بارش۔ غدقا موٹی موٹی بوندوں والی بارش۔ الطوفان، غرق کرنے والا سیلاب اخفش نے کہا ہے کہ از روئے قیاس اس کا واحد طوفانۃ ہے۔ دعنی ودع یدع چھوڑنا۔ آوی (ض) اویا۔ اواء۔ الیہ پناہ لینا۔ اعصمنی بچانا یعصمنی (ض) عصمۃ بچانا۔ محفوظ رکھنا (س) عصما۔ الظبی بسفید ٹانگوں والا ہونا۔ اعصم۔ سکے ایک یا دونوں سفید پاؤں والا جانور، قشر بچھڑا۔ ایک دیہاتی نے ابوالمکنون نحوی کو دعاء استسقاء میں یہ کہتے ہوئے سنا۔ اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! اے ہمارے آقا! رحمت کاملہ نازل فرما ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور جو شخص ہمارے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو اس برائی سے اس کا اس طرح احاطہ کر جس طرح ہار عورتوں کی گردنوں کا احاطہ کرلیتا ہے۔ پھر اس برائی کو اس کی کھوپڑی پر اس طرح جمادے جس طرح اصحاب فیل کی کھوپڑیوں پر کنکریں گڑ گئی تھیں۔ اے اللہ! ہمیں ایسی بارش سے سیراب کر جو فریادرس ہو باعث ارزانی ہو۔ خوب گرج کر برسنے والی ہو، بہت بہنے والی ہو، عام ہو، موسلا دھار ہو۔ ہم سب کیلئے نافع ہو۔ کسی کے لئے نقصان دہ نہ ہو۔ یہ سنکر دیہاتی نے کہا: اے خلیفۂ نوح! قسم ہے رب کعبہ کی یہ (جو تو طلب کر رہا ہے) بالکل طوفان ہے (جو ساری دنیا کو غرق آب کردے گا) ذرا مجھے اتنی مہلت دے کہ میں کسی پہاڑ کی پناہ لوں جو مجھے پانی سے محفوظ رکھ سکے۔"

الاستقسام بالازلام

تیروں سے فال نکالنا

معنى الاستقسام بالازلام طلب معرفة ما قُسم من الخير والشر بواسطة ضرب الاقلام وقيل معنى الاستقسام بالازلام طلب معرفة كيفية قسمة الجزور باقداح وهي عشرة اقلام الفذ ثم التوأم ثم الرقيب ثم الحلس ثم النافس ثم المسبل ثم المعلّى وهذه الاقلام السبعة لها انصباء من جزور يجزرونها ويقسمونها على العادة بينهم والثلاثة الأخر لا نصيب لها وهو السفيح والمنيح والوغد كان اهل الجاهلية يجمعون عشرة انفس ويشترون جزورا ويجعلون لحمه ثمانية وعشرين جزءً ويجعلون لكل واحد من هذه الازلام نصيبا معلوما للفذ سهمٌ وللتوأم سهمان وللرقيب ثلاثة اسهم وللحلس اربعة اسهم وللنافس خمسة وللمسبل ستة وللمعلّى سبعة ويجعلون الازلام في خريطة ويضعونها على يد رجل ثم يجعل ذلك الرجل يحركها فيخرج باسم كل رجل قدحا منها ومن خرج له قدح من ارباب الانصباء يجعل للفقراء ولا ياكل منه شيئا ويفتخرون بذلك ويذمّون من لم يدخل فيه ويسمّونه البَرَم يعني اللئيم۔

حل لغات: ازلام جمع زلم فال نکالنے کا تیر۔ اقداح۔ جمع قدح بے نصل اور بے پر کا تیر۔ خریطہ تھیلا، خرط (ن) خرطا۔ الجواہر تھیلہ میں جمع کرنا۔ الورق ہاتھ سے مار کر پتے جھاڑنا۔ العود خراد سے ہموار کرنا۔ الجزور دیکھو ص ۱۱۱۔ انصباء جمع نصیب حصہ۔ یذمّون دیکھو ص ۶۹۔ البرم دیکھو ص ۹۵۔

تشریح: الاستقسام بالازلام کے معنی فال نکالنے کے تیروں کے واسطے مقسوم شدہ خیر و شر کو جاننا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ بے نصل تیروں کے ذریعہ سے اونٹوں (گوشت) کی تقسیم کی کیفیت کو جاننا ہے اور وہ (بے نصل) تیر جن کے ذریعہ سے کیفیت طلب کی جاتی تھی، دس ہیں۔ فذ۔ توأم۔ رقیب۔ حلس۔ نافس۔ مسبل۔ معلّی۔ جن اونٹوں کو وہ لوگ ذبح کرکے حسب عادت تقسیم کرتے تھے ان کے گوشت سے ان مذکورہ بالا تیروں کے حصے متعین تھے اور دوسرے تین تیروں کا یعنی سفیح، منیح، وغد کا کوئی حصہ مقرر نہ تھا۔ زمانہ جاہلیت میں اہل عرب کی یہ عادت تھی کہ دس آدمی جمع ہو کر اونٹ خرید لیتے تھے اور (ذبح کرکے) انکے گوشت کے اٹھائیس حصے کرکے ہر تیر کا حصہ مقرر کرلیتے تھے بایں طور کہ فذ کا ایک حصہ توأم کے دو رقیب کے تین حلس کے چار نافس کے پانچ مسبل کے چھ معلّی کے سات۔ اس کے بعد سب تیروں کو ایک تھیلے میں رکھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر رکھ دیتے تھے وہ اس کو ہلاتا تھا اور جس کے نام پر حصوں والے تیروں میں سے کوئی تیر نکل آتا تھا تو وہ اس کا حصہ خود نہ کھاتا تھا بلکہ فقراء کو دیدیتا تھا اس عمل پر وہ لوگ فخر کرتے تھے اور جو شخص اسمیں شریک نہ ہوتا اسکو ملامت کرتے اور کنجوس کہا کرتے تھے۔"

فائدہ: بعض مفسرین نے کلام پاک کی آیت "وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْاَزْلَامِ" میں ازلام سے مراد تقسیم کے تیر لئے ہیں جو زمانہ جاہلیت میں لحم ذبیحہ کے بانٹنے میں استعمال ہوتے تھے اور وہ ایک صورت قمار (جوئے) کی تھی جیسے آج کل چٹھی ڈالنے کی رسم ہے۔ ان تیروں کی تفصیل آپ کے سامنے آچکی۔ علامہ ابن حاجب نے ان سب کو ان اشعار میں ذکر کیا ہے ؎

ہی فذ و توأم و رقیب ۞ ثم حلس و نافس ثم مسبل
والمعلّى والوغد ثم سفيح ۞ ومنيح وذي الثلاثة تهمل
ولكل مما عداها نصيب ۞ مثله ان تعد اول اول ۞

حافظ عماد الدین ابن کثیر وغیرہ محققین کے نزدیک راجح یہ ہے کہ ازلام سے مراد وہ تیر ہیں جن سے مشرکین مکہ کسی اشکال اور تردد کے وقت

besturdubooks.wordpress.com

اپنے ارادوں اور کاموں کا فیصلہ کرتے تھے۔ یہ تیر خانہ کعبہ میں قریش کے سب سے بڑے بت ہبل کے پاس رکھے رہتے تھے کسی پر "امرنی ربی" لکھا تھا کسی پر "نہانی ربی" تحریر تھا۔ اسی طرح ہر تیر پر یوں ہی الٹی سیدھی باتیں لکھی ہوئی تھیں۔ جب کسی کام میں تذبذب ہوا تو تیر نکال کر دیکھ لیتے اگر امرنی ربی والا تیر نکل آیا تو کام شروع کر دیا اور اس کے خلاف نکلا تو ترک کر دیا۔ گویا بتوں سے یہ ایک قسم کا مشورہ اور استعانت تھی چونکہ اس رسم کا مبنیٰ خالص جہل، شرک، اوہام پرستی پر تھا اس لئے قرآن کریم نے نہایت تغلیظ و تشدید کے ساتھ اس کی حرمت کو ظاہر فرمایا ہے۔

نصيحة سيدنا نوح لابنه ونتيجة مخالفة أوامر الوالدين

حضرت نوح کی نصیحت اپنے بیٹے کو اور والدین کی مخالفت کا نتیجہ

؎ چو کنعاں را طبیعت بے ہنر بود ✻ پیمبر زادگی قدرش نیفزود (سعدی)

وخرج عن طاعته ولده كنعان فقال له يا بُنَيَّ اركب معنا ولا تكن مع الكافرين فاجابه بقوله "سَاٰوِي الى جبلٍ يعصمني من الماء" قال "لا عاصم اليوم من امر الله الّا من رحم" و "حال بينهما الموج فكان من المغرقين" ثم نبع الماء من الارض ونزل المطر من السماء حتى علا الماء فوق الجبال ومكث الطوفان ستة اشهر ثم اوحى الله تعالى الى الارض والسماء بقوله "يا ارض ابلعي ماءك ويا سماء اقلعي وغيض الماء وقضي الامر واستوت على الجودي" وكان هذا الاستواء على جبل الجودي يوم عاشوراء وبعد ان جفت الارض قيل "يا نوح اهبط بسلام منا وبركات عليك وعلى امم ممن معك" ثم ان من كان مع نوح من المؤمنين عاشوا بعد ذلك قليلا فلم يبق الا نوح واولاده الثلاثة سام وحام ويافث ونساؤهم ففرق بينهم ابوهم نوح حتى ذهب كل الى ناحية يعمرها باولاده حتى صار الآدميون كما ترى من عهد نوح الى وقتنا هذا من نسله عليه السلام ولذا سمي ابا البشر الثاني بعد سيدنا آدم عليه السلام۔

حل لغات نصيحة دیکھو صفحہ ۵۔ ساٰوی مضارع ہے دیکھو صفحہ ۱۲۔ یعصمنی دیکھو صفحہ ۔ نبع دیکھو صفحہ ۔ حال حیلولۃً حائل ہو جانا۔ علا (ن) علوًا بلند ہونا۔ مکث (ن) مکثًا (ک) مکاثۃً ٹھیرنا ص ماکث، مکیث۔ الطوفان دیکھو صفحہ ۱۱۲۔ ارض دیکھو صفحہ ۔ ابلعی امر حاضر ہے۔ بلع (ف) بلعًا نگلنا یہاں زمین کا پانی کو چوس لینا اور خشک کر دینا مراد ہے۔ اقلعی۔ عن کذا باز رہنا۔ قلع (ف) قلعًا الشئ جڑ سے اکھاڑنا۔ غیض۔ غاض (ض) غیضًا پانی کا کم ہونا۔ نیچے اتر جانا۔ الجودی ایک پہاڑ کا نام ہے جو بعض کے نزدیک موصل میں تھا اور بعض کے نزدیک شام میں اور بعض کے نزدیک بابل میں۔ توراۃ میں جودی کو اراراط کے پہاڑوں میں کہا گیا ہے۔ اراراط درحقیقت جزیرہ کا نام ہے۔ یعنی اس علاقہ کا نام ہے جو فرات و دجلہ کے درمیان دیار بکر سے بغداد تک مسلسل چلا گیا ہے۔ عاشوراء محرم کی دسویں تاریخ۔ یہ اسلامی نام ہے۔ جفت (س، ض، ف) جفافًا، جفوفًا خشک ہونا ص جاف۔

besturdubooks.wordpress.com

جمعٌ لوگوں کی جماعت، یُجْفَفُ خشک زمین۔ اِہبِطُوا (ن، ض) ہُبُوطًا پہاڑ سے اترنا۔ نقصان یا بُرائی میں پڑنا۔ اللّٰھم غبطًا لا ہَبطًا: اے اللہ! لوگ ہم پر غبطہ کریں نہ یہ کہ ہم اپنی حالت سے پستی میں آجائیں۔ ہَبُوط، ڈھلوان جگہ۔ نشیب کی زمین۔ آتُم جمع اُمّت گروہ۔ عاشُوا (ض) عَیشًا۔ مَعیشۃً زندگی بسر کرنا۔ ص عائش۔ معاش جس چیز سے زندگی بسر ہو سکے۔ ج مَعایش:

تشریح: حضرت نوح علیہ السلام کا (لڑکا یام یعنی) کنعان آپکی اطاعت سے باہر ہوگیا۔ آپنے اس سے کہا۔

ے ای بیا در کشتی با با نشیں ❁ تا نگردی غرق طوفاں ای بہیں

بیٹا! ہمارے ساتھ سوار ہوجا اور کافروں کے ساتھ مت رہ۔

ے گفت نی رفتم بر آں کوہ بلند ❁ عاصمست آں گر مرا از ہر گزند

وہ بولا میں کسی پہاڑ پر چڑھ جاؤنگا جو مجھے پانی سے بچائیگا۔ آپنے فرمایا (کس خبط میں پڑا ہے؟ یہ معمولی سیلاب نہیں۔ عذاب الٰہی کا طوفان ہے پہاڑ کی کیا حقیقت، کوئی چیز آج خدا کے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔ مگر جس پر خدا ہی رحم کرے بس وہ بچ سکتا ہے۔

ے اندریں گفتن بدند و موج تیز ❁ بر سر کنعاں زد و شد ریز ریز

باپ بیٹے کی یہ گفتگو پوری نہ ہوئی تھی کہ دونوں میں پانی کی ایک موج حائل ہوگئی اور کنعان ڈوبنے والوں میں سے ہوگیا۔ پھر اتنا پانی آیا کہ گویا زمین کے پردے پھٹ گئے اور آسمان کے دہانے کھل گئے یہاں تک پانی پہاڑ سے بھی اونچا ہوگیا اور چھ ماہ کی مدت تک یہ طوفان یوں ہی رہا اس کے بعد اللہ نے زمین و آسمان کو حکم کیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان تھم جا۔ اور پانی سکھا دیا گیا اور مجرمین کو سزا دینے کا کام پورا ہوگیا۔ اور کشتی جودی پہاڑ پر جا لگی اور جودی پہاڑ پر کشتی کا ٹھہرنا محرم کی دسویں تاریخ میں تھا۔ جب زمین خشک ہوگئی تو حکم ہوا اے نوح! ہماری سلامتی کے ساتھ اتر اور برکتوں کے ساتھ تجھ پر اور ان فرقوں پر جو تیرے ساتھ ہیں۔ پھر جو لوگ حضرت نوح کے ساتھ تھے یعنی مومنین وہ طوفان کے بعد تھوڑے عرصہ تک زندہ رہے بعد کو سب ختم ہوگئے، صرف حضرت نوح اور آپکے تین لڑکے حام۔ سام۔ یافث اور انکی بیویاں باقی رہیں۔ حضرت نوح نے ان سب کے متفرق مقامات پر منتقل کر دیا اور یہ لوگ اپنی اپنی اولاد کو لے کر مختلف خطوں میں جا بسے اور نسل بڑھتی رہی یہاں تک کہ حضرت نوح کے زمانہ سے آجتک آدمیوں کی تعداد اس حد تک پہنچ گئی جس کو تم دیکھ رہے ہو۔ اسی لئے حضرت نوح کو حضرت آدم کے بعد ابو البشر ثانی کہا جاتا ہے۔

(فائدہ) کنعان حضرت نوح کا حقیقی لڑکا تھا یا غیر حقیقی، صحیح یہ ہے کہ حقیقی بیٹا تھا مگر ان حضرت نوح کی ہدایت و رشد کی جگہ اپنی کافرہ والدہ کی آغوش تربیت اور خاندان کے ماحول نے برا اثر ڈالا اور وہ نبی کا بیٹا ہونے کے باوجود کافر ہی رہا۔ ے

پسر نوح با بداں بنشست ❁ خاندان نبوتش گم شد

زنہار از قرین بد زنہار ❁ وقنا ربنا عذاب النار

قرآن اس کا شاہد ہے قال تعالیٰ و نادیٰ نوحٌ ابنہٗ، حضرت نوح کا قول بھی اسکا مؤید ہے کیونکہ آپنے یا بنیَّ کہہ کر پکارا ہے۔ رہا یہ کہنا کہ لفظ ابن کا اطلاق مجازی ہے سو یہ حقیقت سے مجاز کیطرف بلا ضرورت عدول کرنا ہے جو جائز نہیں بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ حقیقی بیٹا نہ تھا پھر اس بارے میں دو جماعتیں ہیں ایک تو یہ کہتی ہے کہ ربیب تھا یعنی حضرت نوح کی بیوی کے پہلے شوہر کا لڑکا تھا جو حضرت نوح سے نکاح کے بعد ان کی آغوش میں پلا بڑھا اور دوسری جماعت حضرت نوح کی اس کافرہ بیوی پر خیانت عصمت کا الزام لگاتی ہے ان حضرات کو اس قول کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ ایک نبی معصوم کا بیٹا کافر ہو یہ بعید ہے۔ مگر یہ خیال صحیح نہیں کیونکہ حضرت ابراہیم

علیہ السلام کے باپ آذر بت تراش و بت پرست کافر تھے جب کہ ایک جلیل القدر پیغمبر کے باپ کے کفر سے منصب نبوت میں مطلق فرق نہیں آتا تو پھر نبی کے بیٹے کے کفر سے اس پیغمبر کی عظمت میں کیا نقص آسکتا ہے۔ بلکہ حقیقت شناس کی نظر میں تو یہ قدرت کاملہ کا مظہر اتم ہے کہ وہ بنجر زمین میں گلاب اگا دیتا ہے اور گلاب کے مہکتے ہوئے پھولوں کے ساتھ خار پیدا کر دیتا ہے۔ ؎

ہنر بنمائی اگر داری نہ گوہر ❋ گل از خارست و ابراہیم از آذر

؎ در کارخانۂ عشق از کفر ناگزیرست ❋ آتش کرا بسوزد گر بولہب نباشد

پیغمبر نبی کے پاس صبح و شام خدائے برتر کی وحی آتی ہے پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ نبی کے گھر میں ایک فاحشہ و زانیہ اس کی رفیق حیات بھی ہے اور خدا کی وحی اس سے قطعاً خاموش ہو اگر حضرت نوح کی بیوی ایک مرتبہ بھی ایسا اقدام کرتی تو وحی الٰہی فوراً نبی کو مطلع کر کے تفریق کرا دیتی یا کم از کم تو ضرور فضیحت آمیز پر جا کر معاملہ ٹھہرتا بہرحال صحیح یہ ہے کہ کنعان حقیقی بیٹا تھا اور کافر تھا۔

البتہ یہ سوال ضرور ہوتا ہے کہ جب حضرت نوح نے " رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا " فرما کر بددعا کی ہے تو کنعان کے کافر ہونے کے باوجود اس کی نجات کیوں طلب کی؟ جواب یہ ہے کہ حضرت نوح کنعان کو اس کی منافقانہ اوضاع و اطوار کو دیکھ کر غلط فہمی سے مومن سمجھ رہے تھے۔ اس لئے نجات طلب کی۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ آپ اس کو کافر ہی سمجھتے تھے مگر سوال کا منشاء یہ ہوا کہ انجات کے ذکر میں اہل کو چونکہ عام مومنین سے الگ کر کے بیان فرمایا تھا اس لئے آپ نے یہ سمجھا کہ میرے اہل کو اس دنیوی عذاب سے محفوظ رکھنے کیلئے ایمان شرط نہیں اور " الا من سبق علیہ القول " مجمل تھا اس لئے مصداق کی تعیین نہیں کر سکے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کو شفقت پدری کے جوش میں یہ خیال ہوا کہ شاید طوفان کی حیرت انگیز و ہوش ربا منظر کو دیکھ کر ایمان لے آئے فصار قولہ یا بنی ارکب معنا و بمنزلۃ ان یقول "یا بنی آمن باللہ و لا تکن مع الکافرین فی الکفر و ارکب مع المومنین "۔

ذکاوۃ الملوک و حسن الطلب

بادشاہوں کی ہوشیاری اور سوال کی خوبی!

ولما دخل ابو جعفر المنصور المدینۃ قال للربیع: ابغنی رجلاً عاقلاً عالماً بالمدینۃ لیقفنی علی دورہا فقد بعد عہدی بدیار قومی. فالتمس لہ الربیع فتی من اعقل الناس، واعلمہم فکان لا یبتدی باخبار حتی یسأله المنصور فیجیبہ باحسن عبارۃ واجود بیان، واوفی معنی، فاعجب المنصور بہ، وامر لہ بمال، فتأخر عنہ، ودعتہ الضرورۃ الی استنجازہ فاجتاز ببیت عاتکۃ فقال: یا امیر المؤمنین ہذا بیت عاتکۃ الذی یقول فیہ الاحوص ؎

یا بیت عاتکۃ الذی اتعزل	حذر العدا وبہ الفؤاد موکل

ففکر المنصور فی قولہ، وقال: لم یخالف عادتہ بابتداء الاخبار دون الاستخبار الا لامر واقبل یردد القصیدۃ، ویتصفحہا بیتاً بیتاً حتی انتہی الی قول فیہا ؎

مَذِقُ اللسانِ يقول ما لا يفعل	وإن تفعل ما تقول وبعضهم

فقال: يا ربيعُ: هل أوصلتَ إلى الرجلِ ما أمرنا له به؟ فقال: أخرتُه عنه: لعلةٍ ذكرها الربيعُ، فقال: عجّل له مضاعفاً: وهذا ألطفُ تعريضٍ من الرجل وحسنُ فهمٍ من المنصور —

حل لغات ذکاء؛ دیکھو صفحہ، المنصور الربیع ابو الفضل بن یونس بن ابی فروہ کیسان المفار؛ انتہائی ذکی، فصیح بلیغ، ناقد امور حساب دان تھا، ابتداء میں منصور کے یہاں دربان تھا پھر ابو ایوب مرزبانی کے عہدہ وزارت پر آگیا تھا مات مسموما ۱۷۰ھ البغی۔ بغا (ن) بغوا۔ الشیٔ غور سے دیکھنا۔ بغی (ض) بُغیا، بغیۃ۔ الشیٔ طلب کرنا، علیہ ظلم کرنا مص باغ ج بُغاۃ۔ بغی زانیہ بغایا، ادمع دارد یکھو صفحہ فتی جوان دیکھو صفحہ استنجاز طلب وفاء عہد۔ انجاز انجیازا گذرنا۔ الاحوص تنگ گوشہ چشم والا۔ عبداللہ بن محمد عاصم انصاری شاعر متوفی ۱۰۵ھ کا لقب ہے۔ اتعزل مضارع متکلم ہے تعزل یکسو ہونا عزل (ض) عزلا جدا کردینا۔ العدا جمع عدو دشمن۔ الفؤاد دل دیکھو صفحہ تیصفحہا یصفح۔ الشیٔ تامل کرنا۔ صفح (ف) صفحا، عنہ اعراض کرنا، گناہ معاف کرنا۔ مذق اللسان جسکی زبان جھوٹ اور سچ دونوں طرف چلتی ہو۔ مذق (ن)، دودھ میں پانی ملانا۔

تشریح۔

جب ابو جعفر منصور مدینہ میں آیا تو اس نے ربیع سے کہا کہ پوری چھان بین کیساتھ کوئی ایسا آدمی تلاش کر جو دانشمند ہو اور مدینہ سے خوب واقف ہوتا کہ مجھے مدینہ کے محلوں سے باخبر کر سکے کیونکہ اپنی قوم کے وطن اور محلوں سے میرا تعلق بعید ہو چکا ہے۔ یعنی میں عرصہ تک اپنی قوم کے گھروں کی خبر گیری نہیں کرسکا۔ ربیع نے ایک دانشمند اور صاحب علم جوان تلاش کیا جو خبر دہی میں اس وقت تک لب کشائی نہ کرتا تھا جب تک کہ منصور اس سے دریافت نہ کرے (جب منصور اس سے کچھ دریافت کرتا تو) سنجیدہ عبارت اور عمدہ بیان کیساتھ جواب دیتا تھا منصور نے اس کو بہت پسند کیا اور کچھ مال دیدینے کا حکم کیا مگر مال دینے میں تاخیر کی گئی یہاں تک کہ اس کو ایک ایسی ضرورت پیش آگئی جس نے طلب ایفاء وعدہ پر مجبور کردیا۔ ایک روز وہ عاتکہ کے مکان پر گذرا تو اس نے کہا، امیر المومنین! یہ عاتکہ کا وہ مکان ہے جس کے بارے میں احوص نے یہ شعر کہا ہے ؎ یا بیت عاتکۃ الخ اے قیامگاہ عاتکہ میں تجھ سے بوجہ خوف دشمنان کنارہ کش ہو گیا لیکن میرا دل تجھ ہی سے وابستہ ہے منصور نے اس بات میں خوب غور کیا اور دل میں کہا کہ خلاف عادت اس شخص کا بلا استفسار خبر دینا بلا وجہ نہیں ہے اسلئے منصور قصیدہ کو بار بار پڑھنے لگا اور ایک ایک شعر میں جستجو کرنے لگا تا آنکہ وہ احوص کے اس شعر پر پہنچا ؎ وارٰک الخ بیشک تو جو کہتا ہے وہی کرتا ہے اور بعض لوگ طراری باتیں کرنیوالے ہیں جو کہتے ہیں وہ نہیں کرتے منصور نے کہا، ربیع! ہمنے جو اس شخص کیلئے مال کا حکم کیا تھا وہ اسکو دیا ہے؟ (یا نہیں) ربیع نے کہا میں نے کسی وجہ سے مؤخر کردیا تھا اور وہ وجہ بھی ذکر کردی۔ منصور نے کہا: بہت جلد دیدو اور دو چند کرکے دے دو!

كانَ أبو جعفرٍ منصورٌ أيامَ بني أميةَ إذا دخلَ مُستتِراً، فكانَ يجلسُ في حلقةِ أزهرَ السَّمانِ المحدِّثِ، فلما أفضتِ الخلافةُ، قدِمَ عليهِ أزهرُ فرحّبَ بهِ وقرّبَهُ وقالَ لهُ ما حاجتُكَ يا أزهرُ؟ قالَ، داري متهدِّمةٌ وعليَّ أربعةُ آلافِ درهمٍ، وأُريدُ لو أنَّ ابني محمداً أبني بعيالِهِ لوصلَهُ باثني عشرَ ألفاً، وقالَ، قد قضينا حاجتَكَ يا أزهرُ، فلا تأتِنا طالباً فأخذَها وارتحلَ، فلما كانَ بعدَ سنةٍ أتاهُ فلما رآهُ أبو جعفرٍ، قالَ، ما حاجتُكَ يا أزهرُ؟ قالَ، جئتُكَ مُسلِّماً، قالَ، إنَّهُ يقعُ في خَلَدِ أميرِ المؤمنينَ إنكَ جئتَ طالباً، قالَ، ما جئتُكَ إلا مُسلِّماً قالَ، قد أمرنا لكَ

بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا وَاذْهَبْ فَلَا تَأْتِنَا طَالِبًا وَلَا مُسَلِّمًا، فَأَخَذَهَا وَمَضٰى، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ سَنَةٍ أَتَاهُ، قَالَ مَا حَاجَتُكَ؟ يَا أَزْهَرُ! قَالَ: أَتَيْتُ عَائِدًا، قَالَ: إِنَّهُ يَقَعُ فِيْ خَلَدِيْ أَنَّكَ جِئْتَ طَالِبًا، قَالَ: مَا جِئْتُ إِلَّا عَائِدًا، قَالَ: قَدْ أَمَرْنَا لَكَ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا وَاذْهَبْ فَلَا تَأْتِنَا طَالِبًا وَلَا مُسَلِّمًا وَلَا عَائِدًا، فَأَخَذَهَا، وَانْصَرَفَ فَلَمَّا مَضَتِ السَّنَةُ أَقْبَلَ، فَقَالَ لَهُ: مَا جَاءَ بِكَ؟ يَا أَزْهَرُ! قَالَ: دُعَاءٌ كُنْتُ أَسْمَعُكَ تَدْعُوْ بِهِ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! جِئْتُ لِأَكْتُبَهُ، فَضَحِكَ أَبُوْ جَعْفَرٍ، وَقَالَ: إِنَّهُ دُعَاءٌ غَيْرُ مُسْتَجَابٍ وَذٰلِكَ إِنِّيْ قَدْ دَعَوْتُ اللّٰهَ بِهِ أَنْ لَا أَرَاكَ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِيْ، وَقَدْ أَمَرْنَا لَكَ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا وَتَعَالَ مَتٰى شِئْتَ فَقَدْ أَعْيَتْنِيْ فِيْكَ الْحِيْلَةُ۔

حل لغات | السمان روغن فروش، ابوبکر ازہر بن سعد باہلی مولود ۱۱۱ھ متوفی ۲۰۳ھ محدث کا لقب ہے۔ انہوں نے ۹۴ سال کی عمر پائی ہے۔ شذرات الذہب۔ مضٰی (مضت) مضیاً سے ماضی ہے پہنچا۔ رحّب مرحبا کہنا۔ بنٰی بعیالہ زن خویش را بخانہ خود آوردن۔ عائداً عیادۃ سے اسم فاعل ہے۔ بیمار پرسی کرنا۔ اعیتنی اعیاء سے ہے تھکا دینا:

تشریح: ابوجعفر منصور بنو امیہ کے زمانہ میں جب کبھی آتا تھا تو چھپ (چھپا) کرآتا تھا اور ازہر سمان محدث کے حلقہ میں شریک ہوجاتا تھا جب اس کے پاس خلافت پہنچی تو ازہر سمان محدث اس کے پاس آئے منصور نے خوش آمدید کہا اور کہا: کیسے تشریف لائے؟ آپنے کہا میرا مکان منہدم ہوگیا اور مجھ پر چار ہزار درہم کا قرضہ ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا بیٹا محمد اپنے بیوی بچوں کو گھر لے آئے۔ منصور نے بارہ ہزار درہم دیکر کہا ہم نے آپکی ضرورت پوری کردی آئندہ ہمارے پاس سوال کے لئے نہ آئیے۔ ازہر سمان بارہ ہزار درہم لیکر واپس ہوگئے اور ایک سال بعد پھر منصور کے پاس آئے۔ منصور نے آپکو دیکھ کر کہا: ما حاجتک یا ازہر؟ آپنے کہا: سلام کرنے کیلئے حاضر ہوا ہوں۔ منصور نے کہا: امیر المؤمنین کے دل میں تو یہی آرہا ہے کہ آپ سوال کیلئے آئے ہیں۔ آپنے کہا: نہیں میں تو صرف سلام کیلئے آیا ہوں۔ منصور نے کہا ہم نے آپ کیلئے بارہ ہزار درہم کا حکم کردیا آپ تشریف لے جائیے اور آئندہ نہ سوال کیلئے آئیے نہ سلام کیلئے آپ بارہ ہزار درہم لے کر واپس ہوگئے۔ ایک سال کے بعد پھر منصور کے پاس آئے منصور نے کہا: ما حاجتک یا ازہر؟ آپنے کہا بیمار پرسی کے لئے آیا ہوں۔ منصور نے کہا: میرا دل تو یہی کہہ رہا ہے کہ آپ سوال کیلئے آئے ہیں۔ آپنے کہا نہیں میں تو صرف بیمار پرسی کیلئے آیا ہوں۔ منصور نے کہا ہم نے آپ کیلئے بارہ ہزار درہم کا حکم کیا آپ تشریف لیجائیں اور آئندہ نہ سوال کیلئے آئیں نہ سلام کیلئے نہ عیادت کیلئے۔ آپنے وہ بھی لے لئے اور واپس ہوگئے۔ ایک سال کے بعد پھر آئے۔ منصور نے پھر کہا: ما حاجتک یا ازہر؟ یا امیر المؤمنین! میں آپکو ایک دعا پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا اس کو لکھنے کیلئے آیا ہوں۔ ابوجعفر نے ہنستے ہوئے کہا، وہ تو غیر مقبول ہے۔ اس واسطے کہ میں نے (بارہا) یہ دعا کی ہے کہ میں آپ کو نہ دیکھوں مگر قبول نہیں ہوئی۔ اچھا ہم آپ کیلئے بارہ ہزار درہم کا حکم کیا اور آپ کو عام اجازت دی جب چاہیں تشریف لائیں کیونکہ میں حیلہ کرتا کرتا عاجز آگیا۔

مَحَبَّةُ الْعِلْمِ

علم دوستی

كان ابنُ الاثير مجدُ الدين ابو السعادات صاحبُ جامعِ الاصول، والنهايةِ فی غريبِ الحديث من اكابرِ الرؤساء محظيّاً عند الملوك وتولّى لهم المناصبَ الجليلةَ فعرض له مرضٌ كفّ يديه ورجليه فانقطع فی منزله وترك المناصبَ والاختلاطَ بالناس، وكان الرؤساء يغشونه فی منزله فحضر اليه بعضُ الاطباء والتزم بعلاجه، فلمّا طبّبه وقارب البرءَ واشرف على الصحة دفع للطبيب شيئاً من الذهب، وقال: امضِ لسبيلك فلامه اصحابه على ذلك وقالوا هلّا ابقيته الى حصول الشفاء، فقال لهم انّنی متى عوفيتُ طلبتُ المناصبَ ودخلتُ فيها، وكُلّفتُ قبولها، واما ما دمتُ على هذه الحالة فانی لا اصلح لذلك، فاصرف اوقاتی فی تكميل نفسی ومطالعة كتب العلم ولا ادخل معهم فيما يغضب الله ويرضيهم، والرزق لابدّ منه. فاختار رحمه الله تعالى عطلةَ جسمه ليحصل له بذلك الاقامة على عطلة من المناصب وفی تلك المدة الّف كتابَ جامعِ الاصول والنهايةِ وغيرهما من الكتب المفيدة۔

حل لغات: ابن الاثیر۔ مجد الدین لقب۔ ابو السعادات کنیت۔ مبارک نام۔ والد کا نام محمد اور کنیت ابوالکرم ہے ابن الاثیر سے مشہور ہیں۔ آپ ۵۴۴ھ میں بمقام جزیرہ ابن عامر پیدا ہوئے اور وہیں نشوونما پایا۔ آگے یہاں سے علم نحو علم حدیث و دیگر علوم حاصل کئے اسکے بعد شہر موصل منتقل ہوگئے اور ایک عرصہ تک شاہ مجاہد الدین قائماز کی خدمت میں رہتے رہے، بعدہٗ عز الدین مسعود کا قرب حاصل ہوا اور انکی وفات کے بعد ان کے لڑکے نور الدین ارسلان شاہ کے ہاں آپ کو ایک خاص مقام حاصل ہوا آخر عمر میں کسی عارضہ کی بناء پر معذور ہو گئے تھے اس لئے آپ جملہ عہدوں سے دست بردار ہو کر عزلت گزیں ہوگئے اور اسی مدت میں "النہایہ" چار جلدوں میں لکھی ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی مشہور کتاب "جامع الاصول" دس اجزاء میں ہے۔ توفی ۶۰۶ھ۔ غریب الحدیث وہ علم جس میں احادیث غریبہ سے بحث کی جائے۔ محظیاً (س) حظوۃ حظوۃ حصہ پانا۔ حظی صاحب رتبہ۔ المناصب جمع منصب مرتبہ عہدہ۔ کفّ دیکھو صـ۱۲۔ یغشونہ (س) غشیا (ن) غشوا کسی کے پاس آنا (س) غشیا، غشایۃ ڈھانکنا۔ المرأۃ۔ جماع کرنا۔

غشوۃ، غشاوۃ پردہ۔ غاشیہ دل کا پردہ۔ قیامت۔ ملاقاتی دوست احباب۔ الاطباء: جمع طبیب دیکھو صـ۹۵۔ البرء: بری (س ف ک) برءاً من المرض چنگا ہونا (س) براءۃ نجات پانا۔ تہمت سے پاک ہونا۔ بری جو بُراء۔ باری پیدا کرنے والا۔ امض: مضی (ض ن) مضوا مضیا گذرنا۔ ہلّا کلمہ تحضیض وتندیم ہے ہل اور لا سے مرکب ہے ماضی پر داخل ہو تو ترک فعل پر ملامت کیلئے ہوتا ہے جیسے ہلّا آمنت تو ایمان کیوں نہیں لایا اور مضارع پر داخل ہو تو برانگیختہ کرنے کیلئے ہوتا ہے جیسے ہلّا تقوم۔ عطلۃ بیکاری۔

ترجمہ: ابن الاثیر مجد الدین ابو السعادات صاحب "جامع الاصول" و "صاحب نہایہ" بڑے متمول لوگوں میں سے تھے اور بادشاہوں کے ہاں آپ کی کافی وقعت تھی بڑے بڑے عہدوں کے والی رہ چکے تھے قسمت کی بات آپ کو ایسی بیماری لاحق ہوگئی جس سے آپ کے ہاتھ پاؤں بیکار ہوگئے اور چلنے پھرنے سے بھی معذور ہوگئے۔ اس لئے آپ عزلت گزیں ہوگئے اور جملہ عہدوں سے دست بردار یہاں تک کہ ملنا جلنا بھی ترک کر دیا مگر رؤسا کا گھر پر بھی اژدحام رہتا تھا۔ اسی دوران میں آپ کے پاس ایک طبیب آیا اور پورے التزام کیساتھ علاج کرنا شروع کیا جب آپ صحت یاب اور تندرست ہونے کے قریب ہوگئے تو طبیب کو کچھ سونا دیکر کہا (اب) آپ تشریف لیجائیے۔ اس پر دوست احباب نے آپ کو ملامت کی اور کہا، آپ نے طبیب کے صحت یاب ہونے تک کیوں نہیں رہنے دیا؟ آپ نے کہا جب میں چنگا ہو جاؤں گا

besturdubooks.wordpress.com

تو پھر عہدوں کے لئے طلب کیا جاؤں گا اور مجھے ان کے قبول کرنے پر مجبور کیا جائیگا (اس طرح مجھے اصلاح نفس کا موقعہ نہیں ملے گا) اور جب تک میں اس حالت میں رہوں گا تو ظاہر ہے کہ میں کسی عہدے کے قابل نہیں، پس میں اپنے اوقات کو تکمیل نفس اور مطالعہ کتب میں صرف کروں گا اور خدا کو ناخوش لوگوں کو خوش کرنے والے امور میں داخل ہونے سے بچ جاؤں گا۔ رہا رزق سو رزق مقسوم کا ملنا ضروری ہے۔ پس آپ نے یکسوئی کی خاطر جسم کی بیماری کو عہدوں سے برطرف ہو جانے پر ترجیح دی

خلوتے خواہم کہ دور چرخ اگر حوں گردباد ❊ خاکدان دہر را بر دنیا بد گرد من
غالب بریدم از ہمہ خواہم کہ زیں سپس ❊ کنجے گزینم و پرستم خدائے را

اور اسی مدت میں جامع الاصول، النہایہ وغیرہ کتب مفیدہ تصنیف کیں ؎

کارے کنیم ورنہ خجالت بر آورد ❊ روزے کہ رخت جاں بجہاں دگر کشیم (حافظ)

خَوفُ العَبدِ قدرَ التقرّب

بندہ کا خوف بقدر مرتبہ

؎ صحبت شاہ را ز روئے قیاس ❊ ہمچو دریائے بیکرانہ شناس
ہمچنیں بحر پر ز خوف و خطر ❊ ہر کہ نزدیک تر پریشاں تر

يقال إن ابا ايوب المرزبانى وزير المنصور كان اذا دعاه المنصور يصفرّ ويرعد فاذا خرج من عنده يرجع اليه لونه فقيل له: انا نراك مع كثرة دخولك على امير المؤمنين وانسه بك تتغيّر اذا دخلت عليه، فقال مثلى ومثلكم مثل بازيّ وديك تناظرا فقال البازى للديك ما اعرف اقل وفاءً منك لاصحابك قال: وكيف؟ قال تؤخذ بيضة وتحضنك اهلك، وتخرج على ايديهم، فيطعمونك بايديهم حتى اذا كبرت، صرت لا يدنو امنك الا طرت من هنا الى هنا وصحت، واذا علوت على حائط دار كنت فيها سنين طرت منها الى غيرها واما انا فأوخذ من الجبال وقد كبرت سنى، فتخاط عينى، واطعم الشئ اليسير وأُسهّر فأمنع من النوم وانسى اليوم واليومين، ثم اطلق على الصيد وحدى، فاطير له وآخذه واجئ به الى صاحبى، فقال الديك: ذهبت عنك الحجة، أما لو رأيت بازيين فى سفود على النار ما عدت اليهم، وانا فى كل وقت ارى السفافيد مملوأة ديوكا فلا تكن حليما عند غضب غيرك وانتم لو عرفتم من المنصور ما اعرفه لكنتم اسوأ حالا منى عند طلبه لكم۔

حل لغات یصفر اصفرار زرد رنگ ہونا صفر (س) صفرة الاناء خالی ہونا۔ صفر خالی۔ یرعد دکھو صفحہ ۵۵ آنس السیت انس (س) بہ کی الفت۔ انستہ مانوس ہونا۔ انس۔ الشئ دیکھنا۔ انس آدمی ج اناس۔ انسان آنکھ کی پتلی۔ بازی بازج البواز۔ بواز۔ دیک مرغ ج دیوک دیکہ۔ تحضنک (ن) حضانۃ۔ الصبی پرورش کرنا۔ حضن گود۔ کبرت (س) کبرا۔ مکبرا عمر رسیدہ ہونا۔ کبر

besturdubooks.wordpress.com

مرتبہ میں بڑا ہونا۔ سَرَت (ض) سَیْرًا چلنا۔ سفر کرنا۔ سائر: ہر چیز کا بقیہ۔ لا یدنون (ن) دنوًا قریب ہونا۔ طَارَ (ض) طیرانًا اڑنا۔ صَاحَ (ض)
صَیحًا، صَیْحَۃ، صُیَاحًا چیخنا چلانا۔ بہ آواز دینا۔ صیحۃ: چیخ، عذاب۔ حائط: دیوار، ج حیطان۔ حاط (ن) حِیطۃ نگہبانی کرنا۔ یہ گھیر لینا۔ خاط
(ض) خیاطۃ سینا۔ خیّاط: درزی۔ خیط: دھاگا، ج خیوط۔ آساہر دیکھو صفحہ۔ سفّود: گوشت بھوننے کی سیخ، ج سفافید۔ عادت (ن) عودًا لوٹنا
عکوتہ فتلا (ف، نکاۃ) نکاۃ پھر تازہ کرنا، نکأۃ تو اکھڑا ہونا۔ قشر میں: بیان کیا گیا ہے کہ ابو ایوب مرزبانی وزیر منصور کی یہ حالت تھی کہ جب
منصور اسکو کسی ضرورت سے بلاتا تو وہ لرز جاتا اور اس کا رنگ زرد پڑ جاتا اور جب اسکے پاس سے واپس ہوتا تو رنگ پھر اپنی حالت پر آجاتا
لوگوں نے اس سے کہا آپ سے امیر المومنین کو کافی انس ہے اور آپکی آمد و رفت بھی بکثرت ہے اس کے باوجود ہم آپ (کے رنگ) کو اس کے پاس
جاتے وقت متغیر دیکھتے ہیں۔ وزیر نے کہا: میری اور تمہاری مثال بالکل اس باز اور مرغ کی سی ہے جنہوں نے آپس میں مناظرہ کیا اور باز نے
مرغ سے کہا: میں تجھ سے زیادہ اپنے مالک کی بے وفائی کرنیوالا کسی کو نہیں پاتا۔ مرغ نے کہا: یہ کیسے؟ باز نے کہا: تو انڈے کی شکل میں ہوتا ہے تو
لوگ تیری پرورش کرتے ہیں تو ان کے ہاتھوں پر نکالا جاتا ہے یعنی وہ تیری پیدائش کا تمام انتظام اپنے ہاتھوں سے کرتے ہیں اپنے ہاتھوں
سے کھلاتے ہیں اور جب تو بڑا ہو جاتا ہے تو بھاگنے لگتا ہے جہاں کوئی تیرے پاس آیا اور تو لڑکھڑاتا ادھر بھاگا اور چیخنے لگا اور جس
مکان میں تو سالہا سال رہ چکا ہوتا ہے جب اس کی دیوار پر چڑھتا ہے تو یہاں سے وہاں (وہاں) سے یہاں اڑتا پھرتا ہے

حق نعمتی نمی شناسی ✺ وز منعم خویش می ہراسی

اور میں سیانا ہونے کی حالت میں پہاڑوں سے پکڑا جاتا ہوں میری آنکھوں کو سیا جاتا ہے۔ معمولی سی غذا
کھلایا جاتا ہوں بیدار رکھا جاتا ہوں دو دو روز تک بھلایا جاتا ہوں، پھر مجھے اکیلے کو شکار پر چھوڑا جاتا ہے
تو میں (پھر سے) اس کی طرف اڑ جاتا ہوں اور شکار کر کے اپنے مالک کے پاس لے آتا ہوں۔

(سے مرغ دست آموز را چند انکہ کس دور افگند ✺ باز شاطر بال آید باز چوں گوید بیا)

مرغ نے باز سے کہا: تجھ سے دلیل جاتی رہی (یعنی تو مات کھا گیا) اگر کسی باز کو سیخوں میں آگ پر (بھنتا ہوا) دیکھتا تو
کبھی بھی ان کے پاس واپس نہ آتا۔ میں تو ہر وقت سیخوں کو مرغے سے بھرپور دیکھتا ہوں ؎

نرود مرغ سوئے دانہ فراز ✺ چوں دگر مرغ بیند اندر بند ✺ پند گیر از مصائب دگراں ✺ تا نگیرند دیگراں ز تو پند

پس بقول اے مثل مشہور "لا تکن حلوا فتزدرد ولا مرا فتلفظ" اور "لا تکن رطبا فتعصر ولا یابسا فتکسر" اور بمقتضائے حدیث
"لا تکن مرا فتعقی ولا حلوا فتسترط" بقول شاعر ؎

نہ حلوا بن کہ چٹ کر جائیں بھوکے ✺ نہ کڑوا بن کہ جو چکھے سو تھوکے

دوسروں کے غصہ کے وقت اتنا ڈھیلا نہیں ہونا چاہیئے (وزیر نے نتیجہ کے طور پر کہا کہ اگر تم لوگ منصور کی اس ہیبت
کو پہچان لیتے جس کو میں پہچانتا ہوں تو تم لوگ اس کے طلب کرنے کے وقت مجھ سے کہیں زیادہ بدحواس اور پریشان
نظر آتے کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

مقرباں را بیش تر بود حیرانی ✺ کایشاں دانند سیاست سلطانی

besturdubooks.wordpress.com

هو بلوحقة التهنية أن يقول المتكلم كلاماً مبهماً يحتمل معنيين متضادين لا يتميز احدهما عن الآخر ولا يأتي في كلامه ما يحصل به التمييز مثاله ما حكي عن بعض الشعراء هنأ الحسن بن سهل باتصال بنته بوران بالمامون مع من هنأه، فأثاب الناس كلهم وحرمه، فكتب اليه ان انت تماديت على حرماني عملت فيك شيئاً لا يعلم به احد مدحتك ام هجوتك فاستحضره وسأله عن قوله، فاعترف فقال: لا اعطيك او تفعل فقال ؎

بارك الله للحسن، ولبوران في الختن	يا امام الهدى ظفرت ولكن ببنت من

فلم يعلم ما اراد بقوله "ببنت من" في الرفعة او في الحقارة، فاستحسن الحسن منه ذلك وناشده، اسمعت هذا المعنى ام ابتكرته؟ فقال: لا والله انما نقلته من شعر شاعر مطبوع كان كثير العبث بهذا النوع واتفق انه فصل قباء عند خياط اعور اسمه زيد، فقال له الخياط على طريق العبث به: سآتيك به، لا تدري اقباء هو ام دراج؟ فقال له: لئن فعلت لانظمن فيك بيتاً لا يعلم احد ممن سمعه ادعوت لك ام دعوت عليك؟ ففعل الخياط فقال:

؎ خاط لي زيد قباء، ليت عينيه سواء ــــــــــــــــــــ

حل لغات ابہام۔ ابہم۔ الامر علیہ مشتبہ ہونا۔ یہاں ابہام سے مُراد فن بدیع کی ایک خاص صنعت ہے جسکو توجیہ اور محتمل الضدین بھی کہتے ہیں۔ ہنأ۔ تہنیۃً مبارک باد دینا۔ الحسن بن سہل ابو محمد سرخسی وزیر مامون الرشید متوفی ۲۳۶ھ بوران حسن بن سہل کی لڑکی کا نام ہے جو مامون الرشید کے نکاح میں تھی، بعض نے اسکا نام خدیجہ کہا ہے اور بوران لقب (ولادت ۱۹۲ھ) مامون کے بعد اسی سال کی عمر میں ۲۷۱ھ میں وفات پائی۔ تمادیا فی غیہ دیر تک رہنا اور اصرار کرنا۔ الختن دیکھو ص۹۹۔ ناشدہ دیکھو ص۵۰۔ ابتکرتہ کسی چیز کے ابتدائی حصہ پر قابض ہونا یہاں ابداع وایجاد مراد ہے۔ بکر (ن) بکورا صبح کیوقت آنا بکر صبح (س) بکرا وابکر وبکر جلدی کرنا بکر کنواری ج ابکار۔ باکورہ پہلا میوہ ج بواکیر۔ خیاط دیکھو ص۱۲۱ اعور کانا ج عور، عور (س) عوراً کانا ہونا۔ قباء ایک کپڑا ہے جو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے ج اقبیۃ۔ دراج ایک قسم کا لباس ہے جو قبا سے طرز پر ہوتا ہے؛

تشریح:

ابہام اسکو کہتے ہیں کہ متکلم کوئی مبہم بات کہے جس میں دو متضاد معنی کی گنجائش ہو اور آپس میں ممتاز نہ ہوں اور متکلم اپنے کلام میں کوئی ایسا قرینہ بھی نہ لائے جس سے امتیاز حاصل ہو سکے۔ اسکی مثال وہ ہے جو ایک شاعر سے منقول ہے کہ اس نے مامون کیساتھ حسن بن سہل کی لڑکی بوران کی شادی کے موقعہ پر مبارک باد دینے والوں کیساتھ مبارکباد پیش کی۔ حسن بن سہل نے اوروں کو تو سب کو تھوڑا بہت عطیہ دیدیا مگر شاعر کو کچھ نہ دیا۔ شاعر نے اس کے پاس لکھا اگر تو مجھے محروم کرنے پر مصر رہیگا تو میں تیرے حق میں ایک ایسی چیز تیار کروں گا جس سے کوئی نہ سمجھ سکے کہ آیا میں نے تیری تعریف کی ہے یا ہجو۔

چو آں شاعرے کو ہجا گو نباشد ❊ چو شیرے کہ چنگال و دنداں ندارد

حسن بن سہل نے شاعر کو بُلوا کر دریافت کیا۔ شاعر نے اقرار کر لیا۔ حسن بن سہل نے کہا کہ میں بھی تجھے اسوقت تک کچھ نہیں دوں گا جب تک کہ تو وہ چیز نہ کرے، شاعر نے کہا ؎ بارک اللہ الخ خداوند تعالیٰ حسن اور بوران کو سمدھیانہ

رشتہ مبارک کرے. ان سے پیشوائے ہدایت تو کامیاب ہو گیا لیکن کس بیٹی کے ساتھ. پس کوئی نہ سمجھ سکا کہ اس نے بنت من سے کیا ہے کا ارادہ کیا ہے. رفعت و بلندی کا یا حقارت و ذلت کا. حسن بن سہل کو یہ بات بہت پسند آئی اور اس کو قسم دیکر پوچھا کہ تو نے یہ معنی کہیں سُنے ہیں یا خود ایجاد کئے ہیں؟ اس نے کہا. نہیں بخدا میں نے ایجاد نہیں کئے بلکہ میں نے ایک بے تکلف کہنے والے شاعر سے نقل کئے ہیں جو اس قسم کا ٹھٹھا کرتا رہتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ اس کو ایک کانے درزی کے پاس جس کا نام زید تھا قبا سلوانے کا اتفاق ہوا. درزی نے اس سے مذاق کے طور پر کہا: میں اس کو ایسا سیوں گا کہ تجھے معلوم نہ ہوگا کہ قبا ہے یا دُراج، شاعر نے کہا، اگر تو نے ایسا کیا تو میں بھی تیرے بارے میں ایسا شعر کہوں گا جس سے سُننے والا نہیں سمجھ سکے گا کہ میں نے تیرے لئے دعا کی ہے یا بددُعا. درزی نے (جیسا کہا تھا ویسا ہی) کر ڈالا تو شاعر نے کہا ؎ خاط لی اہ زید نے میرے لئے قبا سی ہے کاش اسکی دونوں آنکھیں برابر ہوتیں:

(توضیح) لیت عینیہ سواء. دعا بھی ہوسکتی ہے یعنی کیا اچھا ہوتا کہ زید کی دونوں آنکھیں صحیح ہوتیں اور بددعا بھی ہوسکتی ہے. یعنی کیا اچھا ہوتا کہ جس طرح اس کی ایک آنکھ کانی ہے اسی طرح دوسری بھی کانی ہوتی. اُردو میں اس کی مثال یہ شعر ہے. ؎

کیا ہی تاثیر ہے واللہ تری صحبت کو؛ یک بیک لحظہ میں ہوجاتا ہے احمق دانا

اس کے دو معنی ہوسکتے ہیں ایک یہ کہ تیری صحبت میں احمق دانا ہوجاتا ہے. دوسرے یہ کہ دانا آدمی احمق بن جاتا ہے:

اِنَّ العَصَا قُرِعَتْ لِذِی الحِلم

بیشک لاٹھی دانشمند ہی کے لئے کھٹکھٹائی جاتی ہے!

یہ عنوان حارث بن وعلہ ذہلی کے شعر کا ایک مصرعہ ہے پورا شعر یوں ہے ؎

وزعمتم ان لاحلوم لنا ✺ انَّ العصا قرعت لذی الحلم،

(تم یہ سمجھ بیٹھے کہ ہم کو عقل نہیں ہے سو ہم نے تمہارا مطلب سمجھ لیا کیونکہ فہیم آدمی مضمون تنبیہ جلد سمجھ جاتا ہے؛

اِن العصا قرعت لذی الحلم ایک کہاوت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ دانشمند کو جب تنبیہ کی جاتی ہے تو وہ فوراً متنبہ ہوجاتا ہے

متلمس کہتا ہے لذی الحلم قبل الیوم ما تقرع العصا ✺ وما عُلّم الانسانُ الّا لیعلما

فرزدق کہتا ہے فان کنتُ انسانی حلومُ مجاشع ✺ فانّ العصا کانتْ لذی الحلم تقرع

قرع عصا کا وقوع سب سے پہلے عامر بن الظرب یا قیس بن خالد یا عمر بن حمہ یا عمر بن مالک کے لئے ہوا ہے تین سو سال کی عمر میں اس کی عقل میں کچھ فتور آگیا تھا تو اس نے اپنی اولاد سے کہا کہ جب تم مجھے گفتگو میں بہکتا ہوا دیکھو تو متنبہ کر دیا کرو۔

قالَ ابنُ الکلبی لمّا فتح عمرو بن العاصی قیساریۃ سار حتی نزل غزۃ فبعث الیہ علجھا اَن ابعث الیّ رجلًا من اصحابك اُکلِّمُہ ففکّر عمرو وقال ما لھٰذا احدٌ غیری قال فخرج حتی دخل علی العلج فکلّمہ فسمع کلامًا لم یسمع قط مثلہ فقال العلج حدّثنی ھل فی اصحابك احدٌ مثلك قال لا تسأل عن ھذا انی ھیّن علیھم اذ بعثوا بی الیك و

besturdubooks.wordpress.com

عَرَضُونِي لِلمعرضِ لَه ولا يدرون ما تصنع بي قال فأمر له بجائزة وكسوة وبعث الى البوّاب اذا مرّ بك فاضرب عنقه
وخذ ما معه فخرج من عنده فمرّ برجل من نصارى غسان فعرفه فقال يا عمرو قد احسنت الدخول فأحسن الخروج ففطن
لما اراده فرجع فقال الملك ما ردّك الينا قال نظرت فيما اعطيتني فلم اجد ذلك يسع بني عمي فاردت ان آتيك
بعشرة منهم تعطيهم هذه العطية فيكون معروفك عند عشرة خيرا من ان يكون عند واحد فقال صدقت اعجل بهم و
بعث الى البوّاب ان خلّ سبيله فخرج عمرو وهو يلتفت حتى اذا امن قال لا عدت لمثلها ابدا فلما صالح عمرو
ودخل عليه العلج قال له انت هو قال نعم على ما كان من غدرك ۔

حل لغات العصا لاٹھی ج عُصِیّ۔ عصی (ض) عصاہ لاٹھی لینا (ن) عَصَوا لاٹھی سے مارنا (ض) معصیۃ نافرمانی کرنا۔ عَصِیّ۔ نافرمان قرعت (ف) له العصا متنبہ کرنا۔ الباب کھٹکھٹانا۔ الحلم، عقل دیکھو صـ۱۲ ابن الکلبی دیکھو صـ۱۰۲ عمرو بن العاص بن وائل۔ ابو عبد اللہ قریشی صحابی ہیں رضی اللہ عنہ

سنہ ۸ھ میں ایمان لائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ذات السلاسل میں تین سو سپاہیوں کا امیر بنا کر بھیجا وہاں جا کر مزید ضرورت محسوس کی تو مہاجرین کے ایک لشکر سے ان کی مدد کی گئی جن میں ابو بکرؓ، عمرؓ، ابو عبیدہ ابن الجراح وغیرہم تھے۔ آپ عمان، شام، فلسطین، مصر وغیرہ کے حاکم بھی رہے ہیں۔ نوّے سال کی عمر میں سنہ ۴۳ھ میں وفات پائی۔ قیساریہ قیصریہ کی تحریف ہے اور چند شہروں کا نام ہے جو قیاصرہ روم کے ناموں پر رکھے گئے تھے جیسے قیسایہ فلسطین، قیساتلیس، قیساریہ کیا دوکیا۔ غزہ فلسطین کا ایک بہت بڑا شہر ہے یہیں حضرت امام شافعیؒ پیدا ہوئے (بقول صاحب قاموس) اور یہیں ہاشم بن عبد مناف کا انتقال ہوا۔ بعث دیکھو صـ۱۴ علجا۔ علج موٹا قوی عجمی کافر ذوقیل ہوا لکافر سلقا، ج علوج۔ اعلاج جلۃ، علج (س) علجا مضبوط ہونا۔ یہاں علج سے مراد ارطبون جو رومیوں کا سب سے بڑا چالاک سردار تھا۔ قط ظرف زمان ہے استغراق ماضی کے لئے آتا ہے اور نفی کے ساتھ خاص ہے خواہ لفظاً ہو جیسے ما فعلت ہذا قط، یا معنی ہو جیسے لم یسمع قط مثلہ، قطران، قط القلم قلم کو تراشنا قط الشعر بال چھوٹے اور گھنگھریالے ہونا (س) قططا، ہجین کمزور، ذلیل جوا قو جائزہ عطیہ، کسوہ لباس ج کُسیٰ، بوّاب دربان، نصاری جمع نصران متبعین حضرت عیسیٰ۔ غسان ایک یمنی قبیلہ تھا جو وہاں کے چشمہ غسان پر وارد ہوا تھا اسی وجہ سے اس کا نام پڑ گیا۔ فطن (ن، س، ک) فطنۃ۔ فطنا سمجھنا۔ فطن زیرک سمجھدار ج فطن مصدر دیکھو صـ۶۶

تشریح ابن الکلبی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرو بن العاص قیساریہ کو فتح کرنے کے بعد آگے بڑھے اور شہر غزہ تک پہنچ گئے وہاں کے سردار ارطبون نے آپ کے پاس خبر بھیجی کہ اپنا کوئی آدمی میرے پاس بھیج دو تاکہ میں اس سے بات چیت کر لوں۔ حضرت عمرو نے خوب غور کیا اور (دل میں) کہا کہ اس کام کے لئے میرے علاوہ اور کوئی مناسب نہیں چنانچہ آپ نکل پڑے اور ارطبون کے پاس آ کر بات چیت کی ارطبون نے جو سنجیدہ اور پُرمعنی کلام آپ سے سنا اس قسم کا کلام اس نے کبھی نہیں سنا تھا اسلئے اس نے ازراہ تعجب کہا: آپ کے اصحاب میں آپ جیسا کوئی اور بھی ہے؟ حضرت عمروؓ نے جواب دیا: یہ مت پوچھ میں تو انہیں بہت ہی بے وقعت ہوں اسی وجہ سے انہوں نے مجھے تیرے پاس بھیج دیا اور اس (دہم) کیلئے پیش کر دیا جس کیلئے کہ پیش کر دیا آخر کیا پتہ کہ تو میرے ساتھ کیا کریگا۔ ابن الکلبی کہتے ہیں کہ ارطبون نے حضرت عمرو کیلئے عطیہ کا اور لباس کا حکم کر دیا اور دربان کو ہدایت کر دی کہ جب یہ شخص تیرے پاس پہنچے تو اسکی گردن اڑا دینا اور جو کچھ اسکے پاس مال متاع ہو لے لینا حضرت عمرو ارطبون کے پاس سے آئے تو راستہ میں قبیلہ غسان کے ایک نصرانی سے ملاقات ہوئی اس نے کہا: عمرو! جس طرح تو سنبھل کر داخل ہوا تھا اسی طرح ہوشیاری کیساتھ نکلنا۔ حضرت عمرو اسکی بات کو تاڑ گئے اور فوراً واپس ہو گئے۔ ارطبون نے دیکھتے ہی کہا: واپس آنیکا

کیا مطلب؟ حضرت عمروؓ نے کہا: میں آپکے عطیہ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ میرے چچازاد بھائیوں کیلئے ناکافی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ان میں سے کسی کو آپکے پاس لے آؤں تاکہ آپ انکو بھی تھوڑا بہت عطیہ دیدیں اس صورت میں آپ کا عطیہ دس کے پاس پہنچے گا جو تنہا ایک کے پاس پہنچنے سے بہتر ہے (یہ بات ارطبون کی سمجھ میں آگئی) اس نے کہا: واقعی تو نے ٹھیک کہا ہے۔ انکو بہت جلد لے آ، اور دربان سے کہدیا کہ اس کو جانے دے۔ حضرت عمروؓ گوشۂ چشم سے آگے پیچھے دیکھتے ہوئے باہر آئے اور جب آپکو اطمینان ہو گیا تو کہنے لگے کہ آئندہ اس قسم کی سفارت کے لئے نہیں آؤں گا اس کے بعد حضرت عمروؓ کی اس سے مصالحت ہو گئی اور ارطبون آپکے پاس آیا تو آپ کو دیکھ کر طعن کرتے ہوئے کہنے لگا: آپ ہی ہیں وہ؟ (جس نے جھوٹ بول کر جان بچائی تھی؟) آپ نے فرمایا ہاں تیری غداری کی وجہ سے (مجھے جھوٹ بولنا پڑا)

الایثار

(خود پر دوسروں کو ترجیح دینا)

ومن حديث الحاتم الطائي: ان ماوية امرأة حاتم حدثت ان الناس اصابتهم سنة فاذهبت الخف والظلف، فبتنا ذات ليلة باشد الجوع، فاخذ حاتم عديا (هو ابن الحاتم) واخذت سفانة (بنت الحاتم) فعللناهما حتى ناما ثم اخذ يعللني بالحديث لانام، فرققت لما به من الجهد، فامسكت عن كلامه لينام، ويظن اني نائمة، فقال لي: انمت؟ مرارا فلم اجبه، فسكت، ونظر من وراء الخباء، فاذا شيء قد اقبل فرفع رأسه فاذا امرأة تقول: يا ابا سفانة قد اتيتك من عند صبية جياع، فقال: احضريني صبيانك، فوالله لاشبعنهم قالت: فقمت سريعا، فقلت: بماذا؟ يا حاتم! فوالله ما نام صبيانك من الجوع الا بالتعليل، فقام الى فرسه، فذبحه، ثم اجج نارا ودفع اليها شفرة وقال: اشتوي وكلي واطعمي ولدك، وقال لي ايقظي صبيتك فايقظتهما، ثم قال: والله ان هذا اللؤم ان تأكلوا واهل الصرم حالهم كحالكم، فجعل يأتي الصرم بيتا بيتا، ويقول عليكم النار، فاجتمعوا واكلوا، وتقنع بكسائه، وقعد ناحية حتى لم يوجد من الفرس على الارض قليل ولا كثير ولم يذق منه شيئا

حل لغات: الایثار اکرام کرنا۔ اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضرورت کو ترجیح دینا۔ آثر س، اثرۃ۔ للامر کسی پر انہماک سے مشغول ہونا۔ الحاتم الطائی ابو سفانہ ابن عبداللہ بن سعد، مذہباً نصرانی تھا لیکن جود وسخا میں اپنی نظیر آپ تھا مہمان نوازی قیدیوں کی رہائی فوجوں کی غمخواری عہد جاہلیت میں اس کا عام شیوہ اور فطری چیز تھی۔ اصابتہم سنۃ قحط سالی الخف و الظلف ای ذوات الخف اونٹ کے کھر ظلف پھٹے ہوئے کھر جیسے گائے بکری وغیرہ کے ج اظلاف ظلوف، عللنا۔ علل بہلانا۔ الجہد رنج مشقت۔ استطاعت۔ قال تعالیٰ: واقسموا باللہ جہد ایمانہم "انہوں نے بہت زور لگا کر قسم کھائی۔ جَہَدَ جَہْدًا کوشش کرنا۔ الخباء اون یا بالوں کا خیمہ ج اخبیۃ خبأ (ف) خبأ الشئ چھپانا۔ خبیۃ پوشیدہ چیز ج خبایا۔ صبیۃ جمع صبی بچہ ج صبیان۔ جیاع جمع جائع بھوکا۔ اشبعتہم [illegible]

ہم ذلاہی باہی شئ تشبعہ۔ جری حالت میں ما استفہامیہ کا الف گرا دینا اور حرکت فتحہ باقی رکھنا ضروری ہے تاکہ وہ الف کے حذف ہونے پر دلالت کرے اور ما استفہامیہ کو ما موصولہ سے ممتاز بنا سکے جیسے عم یرجع المرسلون۔ اجج آججا۔ اناز آگ روشن کرنا۔ اجج (ن) اجیجاً بھڑکنا۔ مص اجاج، اجاج کھاری پانی۔ شفرۃ بڑی چھری۔ الشفری امر حاضر کا واحد مؤنث ہے دیکھو صفحہ ۔ الیقظی۔ الایقاظ بیدار کرنا۔ یقظ ییقظ یقظاً بیدار ہونا۔ مص یقظاً، یقظان جمع ایقاظ۔ الصرم جماعت ج اصرام۔ اصاریم، مراد اہل محلہ، صرم (ض) صرماً۔ الشئ۔ کاٹنا۔ صرم کھال معرب چرم، تقنع کپڑے میں لپٹنا"

تشریح :۔ حاتم طائی (کی جود و سخا) کا ایک واقعہ خود اس کی بیوی ماویہ نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ ایسی قحط سالی واقع ہوئی کہ اونٹ گائے بکری سب ہی ہلاک ہوگئے اور ایک رات تو ہمنے بہت ہی بھوک کیساتھ گذاری پس حاتم نے اپنے لڑکے عدی کو اور میں نے حاتم کی لڑکی سفانہ کو بہلانا شروع کیا یہاں تک کہ وہ دونوں (بھوکے ہی) سوگئے۔ پھر حاتم نے باتوں باتوں میں مجھے بہلانا شروع کیا تاکہ میں بھی سوجاؤں۔ حاتم کی بیقراری اور رنج کشی دیکھ کر مجھے بہت ترس آیا اور میں خاموش ہوگئی تاکہ وہ بھی سوجائے اور یہ خیال کرے کہ میں سو گئی۔ چنانچہ حاتم نے مجھے کئی بار کہا سوگئی ؟ میں نے جواب نہیں دیا۔ پس وہ خاموش ہوگیا (کچھ دیر کے بعد) خیمہ کے سامنے سے کوئی آتا ہوا نظر آیا۔ حاتم نے سر اٹھاکر دیکھا کہ ایک عورت ہے جو یہ کہہ رہی ہے۔ ابو سفانہ! میں تیرے پاس بھوکے (پیاسے) بچوں کو چھوڑ کر آئی ہوں۔ حاتم نے کہا اپنے بچوں کو میرے پاس لے آ! بخدا میں ان کو سیر کردونگا۔ حاتم کی بیوی کہتی ہے کہ میں نے فوراً اٹھ کر کہا: حاتم کس چیز کیساتھ سیر کریگا ؟ جبکہ خود تیرے بچے بھوک کیوجہ سے بلا بہلائے نہیں سوئے۔ پس حاتم نے اٹھکر اپنے گھوڑے کو ذبح کرڈالا اور آگ روشن کرکے اس عورت کو ایک چھری دیکر کہا اس کے گوشت کو بھون کر تو بھی کھا اور بچوں کو بھی کھلا۔ اور مجھے کہا: تو بھی اپنے بچوں کو جگادے۔ میں نے بچوں کو بیدار کیا۔ حاتم نے کہا خدا کی قسم! یہ بڑی کمینگی ہے کہ تم لوگ کھاتے رہو اور اہل محلہ کی حالت (بھوک کیوجہ سے) تم جیسی ہو۔ پس حاتم نے محلہ میں گھر گھر جاکر اعلان کردیا "علیکم النار، علیکم النار"۔ اہل محلہ سب جمع ہوگئے اور سب نے (پیٹ بھرکر) کھالیا مگر حاتم چادر میں لپٹ کر ایک کونے میں بیٹھا رہا اور ایک بوٹی تک نہیں چکھی یہاں تک کہ گھوڑے کا گوشت سب ختم ہوگیا۔

(تنبیہ) حاتم طائی کا یہ قصہ متعدد کتب میں منقول ہے جو حاتم کی جود و سخا کے پیش نظر کچھ مستبعد نہیں، لیکن اس میں مشکل یہ آن پڑتی ہے کہ اس میں گھوڑا ذبح کرایا گیا ہے حالانکہ حاتم کے متعلق مستند طور پر یہ مشہور ہے کہ وہ گھوڑے اور ہتھیاروں کے سوا سب کچھ سخاوت کردیتا تھا، دراصل بات یہ ہے کہ حاتم کی فیاضی کے بہت سے قصے زیب داستان کے لئے بڑھا بھی لئے گئے ہیں بالکل اسی طرح جیسے راویوں نے امیہ کے اشعار دین میں، عنترہ کے فخر و حماسہ میں، ابو العتاہیہ کے زہد و ورع میں، ابو نواس کے بیباکی اور مزاح میں گھڑ لئے ہیں

لا طاعة لمخلوق في معصية خالقه

خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

دَخل ابو النضر سالم مولى عمر بن عُبيد الله على عامل للخليفة، فقال له: ابا النضر! انا تأتينا كُتُبٌ من عند الخليفة، فيها وفيها ولا نجد بدًّا من إنفاذها، فما ترى؟ قال له ابو النضر: قد أتاك كتابٌ من الله تعالى قبل كتاب الخليفة، فايّهما اتّبعت كنت من اهله۔

ترجمہ: حضرت ابو النضر سالم مولیٰ عمر بن عبید اللہ خلیفہ کے کسی عامل کے پاس تشریف لائے۔ عامل نے کہا: ابو النضر! ہمارے پاس خلیفہ کی جانب سے ایسے خطوط آتے ہیں جن میں مختلف قسم کے احکام ہوتے ہیں اور ہم کو ان کے نافذ کئے بغیر چارہ نہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا: تیرے پاس خلیفہ کی کتاب سے پہلے اللہ کی کتاب آچکی ہے انہیں سے جس ایک کا اتباع کریگا اسی کے متبعین میں سے شمار ہوگا۔

وَنَظِيرُ هٰذَا الْقَوْلِ مَا رَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ زِيَادًا كَتَبَ إِلَى الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ وَكَانَ عَلَى الطَّائِفَةِ: أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَتَبَ إِلَيَّ أَنْ أَصْطَفِيَ لَهُ الصَّفْرَاءَ وَالْبَيْضَاءَ وَلَا تَقْسِمْ بَيْنَ النَّاسِ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً۔ فَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِنِّي وَجَدْتُ كِتَابَ اللّٰهِ قَبْلَ كِتَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا عَلَى عَبْدٍ فَاتَّقَى اللّٰهَ لَجَعَلَ لَهُ مِنْهَا مَخْرَجًا، ثُمَّ نَادَى فِي النَّاسِ فَقَسَّمَ لَهُمْ مَا اجْتَمَعَ مِنَ الْفَيْءِ۔

حل لغات: اعمش ابو محمد سلیمان بن مہران تابعی کوفی مولود سنہ ۶۱ھ متوفی سنہ ۱۴۸ھ۔ عمشت (س) عمشا۔ عینہ آنکھ کا کمزور ہونا، چندھا ہونا۔ ص اعمش ج عمش۔ الشعبی دیکھو صفحہ ۹۵۔ زیاد بن سمیہ شیعہ علیؓ میں سے تھے اور انکی طرف سے فارس کے والی مقرر تھے۔ بسنہ ۴۴ھ میں امیر معاویہؓ نے انکو اپنے خاندان میں شامل کیا کیونکہ بعض لوگوں نے یہ بیان کیا کہ زیاد کی والدہ سمیہ کے ساتھ ابو سفیان نے زمانہ جاہلیت میں نکاح کیا تھا اور یہ انہیں کے بیٹے ہیں اسوقت سے یہ زیاد بن ابی سفیان کہے جانے لگے۔ لیکن اکثر لوگ اس نسبت کو تسلیم نہیں کرتے۔ بسنہ ۴۵ھ میں امیر معاویہؓ نے زیاد کو بصرہ کا والی مقرر کیا اور سنہ ۵۰ھ میں مغیرہ بن شعبہ کی وفات کے بعد کوفہ کی ولایت بھی سپرد کردی۔ زیاد نے سنہ ۵۳ھ میں طاعون میں مبتلا ہو کر انتقال کیا۔ الحکم بن عمرو بن المجدع صحابی ہیں رضی اللہ عنہ بصرہ میں سکونت پذیر تھے زیاد بن سمیہ نے انکو خراسان میں اپنا نائب مقرر کیا تھا بقول اصح سنہ ۵۰ھ میں مقام مرو میں وفات پائی۔ انکو حکم بن اقرع بھی کہتے ہیں۔ اصطفی اصطفاءً سے مضارع متکلم ہے۔ منتخب کرنا۔ الصفراء سونا۔ البیضاء چاندی۔ رتقا (ن) جوڑنا۔ الشیٔ بند کرنا۔ الفیٔ مال غنیمت۔

ترجمہ: اس قول کی نظیر وہ ہے جسکو حافظ اعمش نے امام شعبی سے روایت کیا کہ زیاد نے حضرت حکم بن عمرو غفاریؓ کے پاس جو ایک جگہ کے حاکم تھے لکھا کہ امیر المؤمنین نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں امیر المؤمنین کی ضرورت کے لئے سونا چاندی جمع کرلوں اور لوگوں میں تقسیم نہ کروں۔ حضرت حکم بن عمرو نے اس کے جواب میں لکھا کہ میں نے امیر المؤمنین کی کتاب سے پہلے اللہ کی کتاب پائی ہے خدا کی قسم اگر آسمان و زمین کسی بندے پر بند ہو جائیں اور وہ اللہ سے ڈرتا رہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کے لئے نکلنے کا کوئی نہ کوئی راستہ کردیں گے۔ اس کے بعد آپنے لوگوں میں اعلان کیا اور تمام جمع شدہ مال غنیمت انہیں تقسیم کردیا۔

وَمِثْلُهُ قَوْلُ الْحَسَنِ حِينَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ ابْنُ هُبَيْرَةَ، وَأَتَى الشَّعْبِيُّ فَقَالَ لَهُ: مَا تَرٰى؟ أَبَا سَعِيدٍ! فِي كُتُبٍ تَأْتِينَا مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فِيهَا بَعْضُ مَا فِيهَا، فَإِنْ أَنْفَذْتُهَا وَافَقْتُ سَخَطَ اللّٰهِ وَإِنْ لَمْ أُنْفِذْهَا خَشِيتُ عَلَى دَمِي، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ: هٰذَا عِنْدَكَ الشَّعْبِيُّ فَقِيهُ الْحِجَازِ۔ فَسَأَلَهُ فَرَقَّقَ لَهُ الشَّعْبِيُّ وَقَالَ لَهُ: قَارِبْ وَسَدِّدْ، فَإِنَّمَا أَنْتَ عَبْدٌ مَأْمُورٌ ثُمَّ الْتَفَتَ ابْنُ هُبَيْرَةَ إِلَى الْحَسَنِ، وَقَالَ: مَا تَقُولُ يَا أَبَا سَعِيدٍ؟ فَقَالَ الْحَسَنُ: يَا ابْنَ هُبَيْرَةَ!

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ، فَانْظُرْ مَا كَتَبَ إِلَيْكَ فِيْهِ يَزِيْدُ فَاعْرِضْهُ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا وَافَقَ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَانْفِذْهُ، وَمَا خَالَفَ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا تُنْفِذْهُ، وَإِنَّ اللّٰهَ أَوْلٰى بِكَ مِنْ يَزِيْدَ، وَكِتَابُ اللّٰهِ تَعَالٰى أَوْلٰى بِكَ مِنْ كِتَابِهِ، فَضَرَبَ ابْنُ هُبَيْرَةَ بِيَدِهِ عَلٰى كَتِفِ الْحَسَنِ، وَقَالَ، هٰذَا الشَّيْخُ صَدَقَنِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، وَأَمَرَ لِلْحَسَنِ بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ وَلِلشَّعْبِيِّ بِأَلْفَيْنِ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ، رَفَقْنَا فَرَفَقَ لَنَا، فَأَمَّا الْحَسَنُ فَأَرْسَلَ إِلَى الْمَسَاكِيْنِ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا فَرَّقَهَا، وَأَمَّا الشَّعْبِيُّ فَقَبِلَهَا وَشَكَرَ عَلَيْهَا۔

حل لغات الحسن البصری دیکھو صفحہ۔ ابن ہبیرہ عمرو الفزاری متوفی ۱۰۲ھ مسلم بن عبد الملک کے بعد ہشام کی جانب سے عراق کا امیر تھا کچھ دن کے بعد کسی ناراضگی کیوجہ سے اس کو معزول کر کے خالد بن عبد اللہ قسری کو اس کی جگہ مقرر کر دیا تھا خالد ایک روز اچانک کوفہ آیا اس وقت ابن ہبیرہ نماز جمعہ کی تیاری میں مصروف تھا داڑھی میں کنگھا کر رہا تھا خالد کو دیکھ کر ابن ہبیرہ نے کہا: قیامت بھی اسی طرح دفعۃً آئیگی اس کے بعد خالد نے اسکو پکڑ کر بیڑیاں پہنا دیں اور قید خانہ میں ڈالدیا۔ ابن ہبیرہ کے غلاموں نے ایک خفیہ سرنگ کھود کر ابن ہبیرہ کو قید خانہ سے نکال لیا۔ یزید بن عبد الملک بن مروان مولود ۷۱ھ سلیمان بن عبد الملک کے بعد ۱۰۱ھ میں خلیفہ ہوا اور ۴ سال ایک مہینہ تک خلیفہ رہا ۴۰ سال کی عمر میں ۲۵ شعبان ۱۰۵ھ میں مقام بلقاء میں وفات پائی اور اپنے بعد اپنے بھائی ہشام اور اپنے بیٹے ولید کو یکے بعد دیگرے ولی عہد بنایا —— یزید پہلا خلیفہ ہے جس نے شراب پینی شروع کی اور مغنیات کے راگ سننے میں وقت برباد کیا۔ رفق (ن، س، ک) نرمی کرنا۔ قارب، قارب فی الامر میانہ روی اختیار کرنا۔ سدد (س۔ض) سدادا۔ سداداً درست ہونا۔ فی قول ٹھیک بات کہنا۔ تشریح:۔ اسی کے مثل حضرت حسن بصریؒ کا قول ہے ایک مرتبہ آپ کو ابن ہبیرہ نے بلایا اتفاق سے امام شعبیؒ بھی تشریف لے آئے۔ ابن ہبیرہ نے حضرت حسن سے کہا: ابو سعید! ان خطوط کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو ہمارے پاس یزید بن عبد الملک کے پاس سے آتے ہیں اور ان میں بعض احکام، وہ ہوتے ہیں جو کتاب اللہ کے خلاف ہوتے ہیں۔ اگر میں ان کو نافذ کروں تو اللہ کی ناراضگی کا اندیشہ ہے اور نافذ نہ کروں تو جان کا خوف ہے۔ حضرت حسن نے کہا: تیرے پاس فقیہ حجاز امام شعبی موجود ہیں ان سے پوچھ لے۔ امام شعبی نے ابن ہبیرہ کے مسئلہ میں نرمی اختیار کی اور کہا: راہ راست پر رہ اور میانہ روی اختیار کر کیونکہ تو بہرحال محکوم ہے ابن ہبیرہ نے حضرت حسن سے کہا: آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے کہا: خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں اس لئے یزید جو کچھ تیرے پاس لکھے اس میں غور کر اور کتاب اللہ سے اس کا موازنہ کر۔ پھر جو حکم کتاب اللہ کے موافق ہو اس کو نافذ کر اور جو خلاف ہو اسکو ہرگز نافذ نہ کر اس واسطے کہ خدا تیرے لئے یزید سے بہتر ہے اور خدا کی کتاب یزید کی کتاب سے بہتر ہے۔ ابن ہبیرہ نے حضرت حسن کے شانہ پر ہاتھ مارا اور کہا، کعبہ کے رب کی قسم اس شیخ نے سچ کہا۔ اس کے بعد حضرت حسن کیلئے چار ہزار اور شعبی کے لئے دو ہزار درہم کا حکم کیا پس امام شعبی نے کہا: ہم نے (مسئلہ میں) نرمی اختیار کی تو ہمارے لئے (عطیہ میں بھی) نرمی کیگئی۔ پھر حسن نے تو وہ چار ہزار درہم غریبوں کو بلا کر تقسیم کر دیئے اور امام شعبی نے شکریہ کے ساتھ قبول کر لیے۔

وَكَتَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِلٰى مُعَاوِيَةَ أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ يَلْتَمِسْ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ۔

besturdubooks.wordpress.com

حل لغات ابو الدرداء انصاری۔ خزرجی مشہور جلیل القدر صحابی ہیں آپ کے نام و ولدیت میں اختلاف ہے لیکن عامر بن قیس زیادہ مشہور ہے مگر بہ نسبت نام کے ان کی کنیت بہت مشہور ہے ان کے والد کا نام بعض قیس بعض ثعلبہ بعض عامر بعض مالک بعض زید بعض عبداللہ کہتے ہیں۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ صحابہؓ کا علم چھ جلیل القدر صحابہ میں منحصر ہو گیا تھا انہیں سے ایک ابو الدرداء بھی ہیں۔ ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حکیم امت کا لقب عطا فرمایا ہے۔ حضرت معاویہؓ نے حضرت عمرؓ کے زمانہ میں آپ کو دمشق کا قاضی مقرر کر دیا تھا دمشق ہی میں آخر خلافت حضرت عثمان میں غالباً ۳۲ھ میں وفات پائی۔ آپ سے (۱۷۹) حدیثیں مروی ہیں جن میں سے تیرہ حدیثیں صحیحین میں ہیں۔ معاویہ ابو عبدالرحمٰن بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس الاموی القرشی، بعثت سے پانچ (یا اس سے کچھ زائد) سال قبل پیدا ہوئے صلح حدیبیہ کے بعد پوشیدہ طور پر ایمان لائے مگر اپنی ماں کے خوف سے چھپائے رکھا یہاں تک کہ فتح مکہ کے زمانہ میں اسلام ظاہر کیا (بعض فتح مکہ میں ہی ایمان لانا بیان کرتے ہیں) اسکے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین مبارک کے کاتب رہے اور خلفاء کے زمانہ میں برابر جہاد میں مشغول رہے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں دمشق اور شام کے حاکم مقرر ہوئے اور حضرت عثمانؓ کی شہادت تک اس پر قائم رہے حضرت علیؓ نے خلیفہ ہونے پر ان کو معزول کر دیا مگر حضرت معاویہؓ نے عزل سے انکار کیا اسکے سلسلہ میں صفین کی مشہور لڑائی ہوئی (جس کو ہم مقدمہ پر ذکر چکے ہیں) حضرت امام حسنؓ خلیفہ ہوئے اور انہوں نے چند ماہ کے بعد حضرت معاویہؓ سے صلح کر لی اس کے بعد سے حضرت معاویہ خلیفہ متفق علیہ ہو گئے اور ۲۰ سال تک خلیفہ رہے۔ تقریباً اسی سال کی عمر میں رجب ۶۰ھ میں وفات پائی۔ حضرت معاویہ سے تمام کتب صحاح میں احادیث مروی ہیں۔ آپکی مرویات کی تعداد (۱۳۰) ہے جنمیں سے تیرہ احادیث صحیحین میں مروی ہیں۔ **تشریح:۔** حضرت ابو الدرداءؓ نے حضرت معاویہ کے پاس لکھا۔ اما بعد! جو شخص اللہ کی رضا کا طالب ہو لوگوں کی ناراضگی کے باوجود اللہ اسکو کافی ہو گا لوگوں کے بارے اور جو شخص لوگوں کی خوشنودی چاہے اللہ کی ناراضگی کے باوجود اللہ اسکو لوگوں کے حوالے کر دیگا۔

وَكَتَبَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا إِلٰى مُعَاوِيَةَ، أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ مَنْ يَعْمَلْ بِمَسَاخِطِ اللّٰهِ يَصِيْرُ حَامِدُهُ مِنَ النَّاسِ ذَامًّا لَهُ وَالسَّلَامُ۔

حل لغات عائشہ بنت ابی بکر صدیقؓ، ام المؤمنین۔ محبوبۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ مشہور فقیہہ صحابیہ ہیں اور عورتوں میں تو علم فقہ میں آپکا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آپکے فضائل بکثرت احادیث میں مروی ہیں۔ سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ آپ سب سے برگزیدہ رسول کی محبوبہ تھیں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھ کو عائشہ کے بارے میں اذیت نہ دو کیونکہ مجھ پر اسکے سوا کسی دوسری بیوی کے بستر پر وحی نہیں آئی ہے۔ آپ بعثت سے چوتھے یا پانچویں سال پیدا ہوئیں مکہ میں سیدہ خدیجہؓ کی وفات کے بعد بعمر چھ یا سات سال آپکا عقد سردار دو عالم کیساتھ ہوا مدینہ منورہ میں ۱ھ یا ۲ھ میں بعمر نو یا دس سال رخصتی ہوئی اور حضورؐ کی وفات کے وقت انکا سن اقدس اٹھارہ سال کا تھا۔ ۱۷ رمضان ۵۷ھ یا ۵۸ھ میں وفات پائی اور بقیع میں دفن ہوئیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کے بعد صحابہؓ میں سب سے زیادہ احادیث آپ ہی سے مروی ہیں۔ آپ کی مرویہ احادیث کی تعداد (۲۲۱۰) جن میں (۱۹۶) حدیثیں صحیحین میں سے ہیں بقیہ دیگر کتب احادیث میں ہیں۔ آپکے مناقب و فضائل محتاج بیان نہیں۔ ہم نے یہ چند سطریں صرف تبرکاً سپرد قلم کی ہیں۔

مساخط جمع مسخط۔ سبب ناراضی۔ سخط (س) سخطاً۔ الرجل۔ و علیہ غضبناک ہونا۔ سخط۔ سُخُط ناراضی اور بقول بعض بڑے لوگوں کی ناراضی۔ **تشریح:۔** حضرت عائشہؓ نے امیر معاویہؓ کے پاس لکھا: اما بعد! جو شخص اللہ کی ناراضگی کے عمل کرے گا تو اس کی تعریف کرنے والے بھی اس کو برا کہنے لگیں گے۔

سے

خواہی کہ نفرین کنند از بیست ✱ نکو باش تا بد نگوید کست:۔

رجل جرى على لسانه في حياته ما جرى عليه بعد وفاته

ایک شخص کی زبان پر زندگی ہی میں وہ بات آگئی جو مرنے کے بعد اس پر گذری !

روى الأنباري بإسناده إلى هشام الكلبي، قال: عاش عُبيد بن شَرِيَّة الجرهمي ثلثمائة سنة، وأدرك الإسلام، فأسلم و دخل على مُعاوية بالشام، وهو خليفة، فقال له: حدثني بأعجب ما رأيت، قال: مررتُ ذات يوم بقوم يدفنون ميتاً لهم، فلما انتهيت إليهم، اغرورقت عيناي بالدموع فتمثلتُ بقول الشاعر ؎

يا قلبُ إنك من أسماء مغرورٌ	فاذكر وهل ينفعنك اليوم تذكيرُ
قد بُحتَ بالحبِّ ما تخفيه من أحدٍ	حتى جرت لك أطلاقاً محاضيرُ
فلستَ تدري وما تدري أعاجلُها	أدنى لرشدك أم ما فيه تأخيرُ
فاستقدرِ الله خيراً وارضينَّ به	فبينما العسر إذ دارت مياسيرُ
وبينما المرءُ في الأحياءِ مُغتبطٌ	إذا هو الرمس تعفوه الأعاصيرُ
يبكي الغريبُ عليه ليس يعرفه	وذو قرابته في الحي مسرورُ

قال: فقال لي رجل: أتعرف من صاحبُ هذا الشعر؟ قلتُ: لا، قال: إن صاحبه هذا الميت الذي دفناه الساعة، وأنت الغريبُ الذي تبكي عليه، ولستَ تعرفه، وهذا الذي خرج من قبره أقربُ الناسِ رحماً إليه، وأسرُّهم بموته، فقال له معاوية: لقد رأيتَ عجباً فمن الميتُ؟ قال: عنيز بن لبيد العذري

حل لغات | لسان دیکھو ۳ الانباری کمال الدین عبدالرحمٰن بن ابی الوفا۔ محمد بن انباری وافر العلم معتمد عابد و زاہد اور علم ادب و نحو کے امام تھے سادہ لباس اور سادہ زندگی آپکا طرۂ امتیاز تھا۔ آپنے علم لغت اور علم ادب ابو منصور جوالیقی سے اور علم نحو ابو السعادات ہبۃ اللہ بن الشجری سے حاصل کیا تھا اور اس درجہ مہارت حاصل کی کہ سرآمد روزگار ہو گئے۔ نزہۃ الالباء۔ اسرار العربیۃ۔ حواشی الیضاح۔ شرح دیوان متنبی۔ شرح حماسہ۔ کتاب حیص بیص وغیرہ بہت سی کتابیں لکھی ہیں ۹ شعبان ۵۷۷ھ میں جمعہ کی رات میں انتقال ہوا اور شیخ ابو اسحاق شیرازی کے قریب مدفون ہوئے عاش دیکھو ۱۱ عبید بن شریۃ دیکھو مقدمہ ۲ یدفنون (ض) دفنا۔ الشیئ گاڑنا۔ دفینۃ گاڑا ہوا جو دفینہ اغرورقت۔ العین ڈبڈبا آنا۔ الدموع جمع دمع آنسو، دمعت (ف) دمعاً (س) دمعاً۔ دموعاً۔ العین آنسو بہانا۔ بحت (ن) بوحا۔ الشیئ ظاہر کرنا۔ بواح کھلم کھلا۔ بوح آفتاب کا علم ہے۔ اطلاقا جمع طلق گھوڑے کی دوڑ کا ایک چکر۔ محاضیر جمع محضیر دستاویز۔ فبینما العسر۔ العسر مبتدا ہے اور خبر محذوف ہے لے العسر ثابت لک لفظ بین ما بعد والے جملہ کیطرف مضاف ہے اور مکان

besturdubooks.wordpress.com

ومضاف الیہ کے درمیان کلمہ ما فاصل ہے اور بین کلمہ آزکی وجہ سے منصوب ہے کیونکہ اسمیں مفاجاۃ کے معنی موجود ہیں۔ عسر (س، ک) عُسراً عُسرۃً عَسارۃً دشوار ہونا۔ عُسر عُسرۃ تنگی سختی۔ میاسیر جمع میسور آسان کیا ہوا۔ یسر (ض) یَسراً نرم ہونا جوا کھیلنا (ک) یُسراً کم ہونا (س) یسیر (س) یَسَراً۔ الامر آسان ہونا۔ الیُسر دولت مند ہونا (س) خوشحالی یسار، یُسریٰ بایاں۔ یَسر جوا۔ ذبح شدہ جانور جن پر جوا کھیلا جائے۔ میسرۃ بائیں جانب کا دستہ فوج۔ ج میاسر۔ مغتبط خوش عیش۔ غبط (ض) اغتبطہٗ کسی کی نعمت کو دیکھ کر ویسا ہی اپنے لئے تمنا کرنا (س) غابط جو غبطۃ۔ غبطہ رشک الرمس قبر جو سطح زمین کے برابر ہو اثر اس۔ رموس۔ رمس (ن، ض) رَمساً۔ ڈھانپنا۔ تعفوہ۔ عفت الریح مٹادینا۔ اعاصیر جمع اعصار، بگولہ۔ عصر (ض) عَصراً نچوڑنا۔ عُصیر۔ عُصارۃ نچوڑا ہوا۔ عَصر عصر زمانہ ج اعصار:

تشریح :-

عبدالرحمن انباری نے اپنی سند کیساتھ ہشام کلبی سے روایت کی ہے آپ نے کہا کہ عبید بن شریہ جرہمی تین سو سال تک زندہ رہے اسلام کا زمانہ پایا تو مشرف باسلام ہوئے اور حضرت معاویہؓ سے ملک شام میں انکے دور خلافت میں ملاقات کی۔ حضرت معاویہؓ نے کہا، آپنے اپنے مشاہدات میں جو واقعہ عجیب تر دیکھا ہو۔ بیان کیجئے۔ آپنے کہا، ایکدن میرا گذر ایک گروہ پر ہوا جو کسی مردہ کو دفن کر رہے تھے میں انکے قریب آیا تو مرنے کے بعد سب سے پہلی منزل یعنی قبر کی سختیاں نظروں میں پھر گئیں۔ دل بھر آیا اور میری آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا آئیں اور میں یہ اشعار پڑھنے لگا۔ یا قلب انک اھ۔ اے دل بیشک تو اسماء کیطرف سے دھوکے میں ہے سو نصیحت حاصل کر اور کیا آج تجھ کو نصیحت مفید ہوگی۔ تو نے راز محبت کو فاش کردیا کہ وہ کسی سے بھی مخفی نہیں ہے یہاں تک کہ دوڑ گئے تیری کو لیکر شہری باشندے یا چل پڑیں تیری محبت کی داستانیں گھوڑوں کی چال یعنی تیری محبت کی داستانیں جابجا پہنچ گئیں نہ تو اب جانتا ہے اور نہ آئندہ جانے گا کہ دنیا کا قریبی زمانہ تیری ہدایت کے قریب تر ہے یا وہ کہ جس میں تاخیر ہے۔ اللہ سے خیر کا طالب بن اور اس پر راضی رہ۔ کیونکہ تنگی کبھی میں اچانک گھومنے لگتے ہیں جوئے کے پاسے یعنی تنگی کے دوران میں یکایک سہولت کا دور آجائیگا اسی دوران میں کہ آدمی زندوں میں شادماں ہوتا ہے۔ ناگاہ تیز آندھیاں (یا بگولے) اسکی قبر کے نشان بھی مٹادیتی ہیں پردیسی اس پر روتا ہے حالانکہ وہ اسکو جانتا بھی نہیں اور اس کا رشتہ دار خاندان میں خوش ہوتا ہے۔ عبید بن شریہ کہتے ہیں کہ (انہیں سن کر) ایک شخص نے مجھ سے کہا: جانتا ہے اس شعر کا کہنے والا کون ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: یہی مرحوم ہے جس کو ہم نے ابھی دفن کیا ہے اور تو مسافر ہو جو اس پر رو رہا ہے اور اس کو نہیں جانتا۔ اور یہ شخص جو اس مردے کو لحد میں اتار کر اسکی قبر سے باہر آیا ہے اسکا قریبی رشتہ دار ہے جو اس کے مرنے سے بیحد خوش ہے (وراثت کی بنا پر) امیر معاویہؓ نے کہا: واقعی آپنے بہت عجیب واقعہ دیکھا ہے اچھا یہ تو بتلائیے کہ مرنے والا کون تھا؟ آپنے کہا عثیر بن لبید عذری۔

(تنبیہ) شیخ یوسف بن سلیمان شنتمری نے شرح شواہد کتاب سیبویہ میں فرزدق کی طرف منسوب کرکے نقل کیا ہے کہ وہ ایک جنازہ کے دفن میں شریک ہوا تو کسی نے اس کو یہ شعر سنایا ؎

وبینما المرء فی الاحیاء مغتبطا ۞ اذ صار فی الرمس تعفوہ الاعاصیر

اس پر فرزدق نے کہا: جانتے ہو اس شعر کا قائل کون ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں فرزدق نے کہا: یہی شخص ہے جس کو ابھی دفن کیا ہے، موصوف نے شعر مذکور کے بعد یہ شعر نقل کیا ہے ؎

حتی کان لم یکن الا تذکرہ ۞ والدھر ایما حال دھاریر، واللہ اعلم :-

الکریمُ لاینسیٰ مَن احسنَ الیہ

شریف آدمی اپنے محسن کو بھولا نہیں کرتا!

حُکِیَ انّ الوزیر المھلبی سافر قبل ان یتولّی الوزارۃ، وکان فقیراً جدًّا، فلقی فی سفرہ مشقۃً عظیمۃً،

besturdubooks.wordpress.com

فاشتهى اللحمَ فلم يَقدِر عليه، فقال: ارتجالاً ؎

الاموتٌ يُباعُ فاشتريه	فهذا العيشُ ما لاخيرَ فيه
الاموتٌ لذيذُ الطعمِ يأتي	يُخلِّصُني من الموتِ الكريهِ
اذا ابصرتُ قبرًا من بعيدٍ	وَدِدتُ لو انّني مما يليهِ
الا رحمَ المهيمنُ نفسَ حرٍّ	يُفرّجُ بالوفاءِ على اخيهِ

قال، وكان معه رفيق، يقال له عبد الله الضبي فلمّا سمعه اشترى له لحمًا بدرهمٍ وطبخه واطعمه اياه، ثم افترقا وتقلبت بالمهلبي الاحوال واثرى وتولّى الوزارة العظمى لمعز الدولة وافتقر رفيقه جدًا فبلغه وزارة المهلبي فقصده وكتب اليه في رقعة

الا قل للوزير فدتك نفسي	مقالةَ مُذكِرٍ ما قد نسيه
اتذكر اذ تقول لضنكِ عيشٍ	الاموتٌ يُباعُ فاشتريه

فلمّا وقف على رقعته، امر له بسبعمائة درهم، ووقّع في رقعته مثل الذين ينفقون اموالهم في سبيل الله كمثل حبّةٍ انبتت سبعَ سنابلَ في كلِّ سُنبلةٍ مائةُ حبّةٍ ثم دعا به وخلع عليه زادهُ في برّه، وولّاه على عمل

حلِ لغات الوزیر المہلبی بن زید بن محمد متوفی ۳۵۹ھ شیعہ آل علی سے ہے اور شاعر ہے متوکل کی تعریف میں بہت سے قصائد لکھے ہیں۔ ارتجالا فی البدیہہ کہنا۔ الکریہ ناگوار وددت وُدًّا وِدادًا مَوَدّۃ محبت کرنا، خواہش کرنا۔ وَدُود بہت محبت کرنیوالا۔ المہیمن خوف سے امن دینے والا، روزی، موت حیات وغیرہ کا کفیل۔ اثری اثراءً دثری (ن) ثراءً (س) ثری۔ الرجلُ مالدار ہونا۔ ثروۃ مالداری۔ ضنک یضنک ضنک (ک) ضناکۃ، ضنوکۃ تنگ ہونا۔ وقّع توقیعًا شاہی مہر لگانا۔ حبّۃ دانہ جمع حبات۔ انبتت۔ انباتًا اگانا۔ سنابل جمع سنبلہ خوشہ۔

تشریح :- منقول ہے کہ ایک مرتبہ وزیر مہلبی اپنے وزیر ہونے سے قبل کسی سفر میں گیا۔ اس زمانہ میں بہت ہی تنگدست اور نادار تھا سفر میں غیر معمولی مشقت و تکلیف سے دوچار ہونا پڑا۔ گوشت (کھانے) کی خواہش ہوئی تو حاصل نہ کرسکا تو اس نے برجستہ کہنا شروع کیا ؎

الاموت الخ کیا کہیں موت فروخت نہیں ہورہی کہ میں اس کو خرید لوں، کیوں کہ یہ زندگی بہت ہی بے کیف زندگی ہے۔ کیا مزیدار موت نہیں ہے جو مجھے آملے اور اس ناگوار زندگی سے مجھے چھٹکارا دے دے جب میں دور سے کسی قبر کو دیکھتا ہوں تو میری یہی خواہش ہوتی ہے کہ کاش میں بھی اسی کے پاس ہوتا۔ خدا اس شریف آدمی پر رحم کرے جو اپنے بھائی کے رنج کو دور کردے: عبد اللہ ضبی وزیر (مذکور) کا رفیق سفر تھا، جب اس نے سنا تو وزیر کیلئے ایک درہم کا گوشت خرید کر لایا اور پکا کر کھلا دیا۔ اس کے بعد دونوں جدا ہوگئے (چند روز بعد) مہلبی کی حالت بدل گئی مالدار ہوگیا اور معز الدولہ کا وزیر اعظم ہوگیا ادھر اسکا رفیق سفر عبد اللہ ضبی غریب ہوگیا

دن رات ایک وضع پہ رنگ جہاں نہیں ❊ وہ کونسا چمن ہے کہ جسکو خزاں نہیں (ناسخ)

اور اس کو مہلبی کی وزارت کی خبر ملی تو اس نے ایک خط میں (مندرجہ ذیل قطعہ) لکھ کر بھیجا۔ الا قل للوزیر۔ وزیر سے کہدے میری جان تجھ پر قربان۔ اس بات کی یاد دہانی کے لئے جس کو وہ بھول گیا مجھے وہ یاد ہے جبکہ تو تنگی عیش کی وجہ سے یہ کہہ رہا تھا: کیا کہیں موت فروخت نہیں ہوری کہ میں اسکو خرید لوں۔

وزیر (مضمون) رقعہ پر مطلع ہوا اور اس کے لئے سات سو درہم کا حکم کر کے اس کے خط کی پشت پر یہ آیت تحریر کر دی۔ مثل الذین۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کئے ہوئے مالوں کی حالت (عند اللہ) ایسی ہے جیسے ایک دانہ کی حالت جس سے (فرض کرو) سات بالیں جمیں اور ہر بال کے سو دانے ہوں (اسی طرح خداوند تعالیٰ ان کا ثواب سات سو حصہ تک بڑھاتا ہے) پھر اسکو بلا کر خلعت دی اور مزید عطیہ کے بعد اس کو کسی کام پر لگا دیا۔ ؎ اے شمع بیا تا من و تو زار بگرییم × کا حوال دل سوختہ ہم سوختہ داند

لا تحزن اذا اساء وابك الظن وكنت محسنا فانه خير لك

اگر تو پاک دامن ہے تو لوگوں کی بدگمانی سے غمگین نہ ہو کیونکہ یہ تیرے لئے بہتر ہی ہے!

مرا چوں بود دامن از تہمت پاک ؎ نباید ز خبث بد اندیش باک (سعدیؒ)

تو بھلا ہے تو برا ہو نہیں سکتا اے ذوقؔ ؎ ہے برا وہی کہ جو تجھکو برا جانتا ہے

اودع تاجر من تجار نیسابور جاریۃ عند الشیخ ابی عثمان الحیریؒ فوقع نظر الشیخ علیہا یوماً فعشقہا وشغف بہا فکتب الی شیخہ ابی حفص الحداد بالحال فاجاب بالامر بالسفر الی الری الی صحبۃ الشیخ یوسف فلما وصل الی الری وسال الناس عن منزل الشیخ یوسف اکثر الناس فی ملامتہ وقالوا کیف یسال تقی مثلک عن بیت شقی فاسق فرجع الی نیسابور وقص علی شیخہ القصۃ فامرہ بالعود الی الری وملاقاۃ الشیخ یوسف المذکور فسافر مرۃ ثانیۃ الی الری وسال عن منزل الشیخ یوسف ولم یبال بذم الناس وازدرائہم بہ فقیل لہ انہ فی محلۃ الخمارۃ فاتی الیہ وسلم علیہ فرد علیہ السلام وعظمہ وکان الی جانبہ صبی بارع الجمال والی جانبہ الاخر زجاجۃ مملوءۃ من شیء کانہ الخمر بعینہ فقال لہ الشیخ ابو عثمان ما ہذا المنزل فی ہذہ المحلۃ فقال ان ظالما اشتری بیوت اصحابنا وصیرہا خمارۃ ولم یحتج الی شراء داری فقال لہ ما ہذا الغلام وما ہذا الخمر فقال اما الغلام فولدی من صلبی واما الزجاجۃ فخل فقال ولم توقع نفسک فی مقام التہمۃ بین الناس فقال لئلا یعتقدوا انی ثقۃ امین یستودعونی جواریہم فابتلی بہن فبکی ابو عثمان بکاء شدیدا وعلم قصد شیخہ۔ فہکذا احوال اہل اللہ نفعنا اللہ تعالیٰ بہم۔

حل لغات اودع ایداعاً کسی کے پاس امانت رکھنا۔ عشقہا (س) عشقاً محبت میں حد سے بڑھ جانا۔ س عاشق ج عشاق۔ شغف (س۔ ف) شغفاً۔ بہ فریفتہ ہونا۔ حبۂ محبت کا دل کے پردے میں پہنچنا۔ ابو حفص دیکھو مقدمہ ص۲۹ الری مملکت ایران میں ایک عجیب و غریب پُر رونق و خوش منظر قدیم ترین شہر ہے جس کو مسلمانوں نے حضرت عمرؓ کے زمانہ میں عروہ ابن زید کے ہاتھ پر فتح کیا تھا۔ خلیفہ مہدی نے ۱۵۸ھ میں اسکی اصلاح کرائی ہے یوسف دیکھو مقدمہ ص۳۲ ازدرا: حقیر سمجھنا۔ زاری (ض) زرایۃً علیہ

غمد عیب لگانا۔ الغمار سے فرش۔ بارع۔ برع ان۔ س۔ ک، بڑھ جانا براعۃ علم یا فضیلت یا جمال میں کامل ہونا۔ زجاجۃ شیشہ کے برتن کا ٹکڑا۔ وعن ابی عبیدۃ یقال للقدح زجاجۃ قال عنترۃ ع بزجاجۃ صفراء ذات اسرۃ قال تعالیٰ۔ المصباح فی زجاجۃ اے فی قندیل من الزجاج۔ زج ز ض، زججا وازواج۔ حاجبہ لمبی اور باریک ابرو والا ہونا ص ازجج علاوہ دیکھو صا۲۱!

تشریح: نیشاپور کے ایک تاجر نے اپنی کنیز شیخ ابو عثمان حیری کو بطور امانت سپرد کی ایک روز شیخ کی اس پر نظر پڑگئی تو بتقاضائے بشریت اس سے محبت ہوگئی اور اس پر فریفتہ ہوگئے۔ ابو عثمان نے اپنے شیخ ابو حفص حداد کے پاس اپنا حال لکھا تو ابو حفص نے انکو رَی کیطرف سفر کرنے اور شیخ یوسف کی صحبت اختیار کرنے کا حکم کیا۔ شیخ ابو عثمان رَی پہنچے اور شیخ یوسف کا مکان دریافت کیا لوگوں نے ملامت کرتے ہوئے کہا: آپ جیسا متقی آدمی ایک بدبخت فاسق وفاجر شخص کا مکان دریافت کرے تعجب کی بات ہے

بدگمانی لازم بد باطناں افتادہ است ❋ گوشہ از خلق جا کردم کہ پندا شتند

یہ سنکر شیخ عثمان نیشاپور واپس آگئے اور شیخ ابو حفص سے پورا قصہ بیان کیا۔ شیخ نے پھر رَی جانے اور شیخ یوسف سے ملاقات کرنیکا حکم کیا

کسے را کہ نزدیک ظلمت پلید وست ❋ چہ دانی کہ صاحب ولایت خود اوست

شیخ ابو عثمان نے دوبارہ رَی کا سفر کیا اور شیخ یوسف کا مکان دریافت کیا اور لوگوں کی ملامت اور شیخ یوسف کی برائی کی کوئی پرواہ نہیں کی آپکو بتایا گیا کہ وہ شرابیوں کے محلے میں رہتا ہے

آپ انکی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا شیخ نے سلام کا جواب دیا اور تعظیم کی شیخ کے پاس ایک طرف نہایت خوبصورت لڑکا اور دوسری طرف شیشی تھی جو بعینہٖ شراب جیسی چیز سے بھری ہوئی تھی شیخ ابو عثمان نے شیخ یوسف سے کہا: آپکا مکان اس محلے میں کیوں ہے؟ شیخ یوسف نے کہا ایک ظالم نے ہمارے سب محلے والوں کے مکانوں کو خرید کر شراب خانہ بنادیا اور میرے مکان کے خریدنے کی اس کو ضرورت نہیں ہوئی شیخ ابو عثمان نے کہا: یہ لڑکا کون ہے؟ اور شراب کا کیا مطلب؟ آپ نے کہا لڑکا تو میرا حقیقی بیٹا ہے۔ اور شیشی سرکہ ہے۔ شیخ ابو عثمان نے کہا: آپنے خود کو مظنہ تہمت کیوں بنا رکھا ہے۔ آپنے کہا: تاکہ لوگ میرے متعلق یہ خیال نہ کریں کہ میں قابل اعتماد اور امین ہوں یہاں تک کہ وہ اپنی کنیزیں مجھے سپرد کریں اور میں انکی محبت میں مبتلا ہوجاؤں

نیک باشی و بدت گویند خلق ❋ بہ کہ بد باشی و نیکت گویند

پس شیخ ابو عثمان رو پڑے اور شیخ کا مطلب سمجھ گئے۔ اہل اللہ کے حالات ایسے ہی ہوتے ہیں۔ نفعنا اللہ تعالیٰ بہم؛

التواضع

خاکساری!

زمیں پہ نور قمر کے گرنے سے صاف اظہار روشنی ہے ❋ کہ ہیں جو روشن ضمیر انکا فروغ انکی فروتنی ہے (ذوق)

قال مقاتل بن سلیمان یوماً وقد حضر حلقۃ أئمۃ العلم: سلونی عما تحت العرش الی أسفل الثری فقال لہ رجل: ما نسألک عن شیء من ذلک، انما نسألک عما لمعک فی الارض، أخبرنی عن کلب اھل الکھف، ما کان لونہ؟ فأفحمہ،

ولمّا شُهِرتْ تاليفُ ابنِ قُتيبةَ، ولُحِظَ بعينِ العالِمِ المتفنِّنِ، صَعِدَ المنبرَ وقد غصَّ المحفلُ، واعتلى تبريزًا على علماءِ وقتِهِ مع فضلِ جاهٍ اشتمل بهِ من السلطانِ، فقال: ليسألْني مَن شاءَ عمّا شاءَ، فقام إليه أحدُ الأغفالِ فقال له: ما الفَتيلُ والقِطميرُ؟ فلم يُحِرْ جوابًا، وأُفحِمَ، ونزلَ خجلًا، وانصرفَ إلى منزلِهِ كسلانَ، فلمّا نظر اللفظتينِ فجلَّ نفسُهُ أذكرَ الناسِ بهما، وهذا من عقابِ العُجبِ، وقال قتادةُ: ما سمعتُ شيئًا قطُّ إلّا حفظتُهُ، ولا حفظتُ شيئًا فنسيتُهُ، ثمّ قال يا غلامُ: هاتِ نعلي، فقال: هما في رجليكَ، ففضحَهُ اللهُ. وكان بشريشَ رجلٌ من أهلِ الدينِ والورعِ وحجَّ في أيّامِ أبي حامدٍ، وصَحِبَهُ، ففاتتْ صلوةُ الصبحِ يومًا لأحدِ أصحابِهِ، فلامَهُ على ذلكَ، فلمّا كان في اليومِ الثاني، أدركَ الحاجُّ من صلوةِ الصبحِ ركعةً واحدةً، فلمّا لقيهُ صاحبُهُ بعدَ الصلوةِ قال لهُ: هذا كما رأيتَ، وإنّما ذكرتُ عملَكَ على معنى التبصرةِ والإرشادِ، فلو ذكرتَهُ على غيرِ ذلكَ لفاتتكَ الثانيةُ.

حلِ لغات مقاتل بن سلیمان ابوالحسن صاحب تفسیر مشہور متوفی ۱۵۰ھ اصل کے اعتبار سے بلخی ہیں بعد میں بصرہ منتقل ہو گئے تھے۔ ضحاک مجاہد۔ زہری وغیرہ سے روایت رکھتے ہیں لیکن بعض علماء ان سے مطمئن نہیں حافظ وکیع نے تو انکو کذاب کہا ہے۔ اَلْاُبَّہَۃُ بڑائی۔ نخوت اَبَہَ (ف) اَبْہًا۔ لا پرواہ ہونا۔ تَابَّہَ علیہ تکبر کرنا۔ کہف کھوہ غار (غار اور کہف میں فرق یہ ہے کہ غار چھوٹا ہوتا ہے اور کہف وسیع) العرش۔ تخت شاہی۔ کنویں کا منہ۔ ج عروش۔ عُرُش۔ عَرَشَ (ن، ض) عَرْشًا لکڑی کا مکان بنانا۔ عَرِیْشٌ چھونپڑی (ض) عروشًا اقامت کرنا۔ ثریٰ نمناک مٹی، مراد زمین۔ الجمّہ دیکھو ص۲۵۔ شہرت۔ شہر (ف) شہرًا۔ شہرۃً آشکارا کرنا۔ ابن قتیبہ ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری مولود ۲۱۳ھ متوفی ۲۷۶ھ عالم فاضل اور صاحب تصانیف ہیں۔ ادب الکاتب۔ کتاب الجراثیم وغیرہ مختلف کتابیں لکھی ہیں لحظ (ف) اللحظ بالعین گوشہ چشم سے دیکھنا۔ صعد دیکھو ص۔ غصّ (س۔ ن) غصصًا۔ المکانُ بھر جانا اور تنگ ہوجانا۔ المحفل مجلس ج محافل۔ حفل (ض) حَفْلًا۔ القومُ اکٹھا ہونا ص حافل۔ ضرعٌ حافلٌ بھرا ہوا تھن۔ تبریز۔ ابرز الرجلُ ہمسروں سے فائق ہونا۔ برز (ن) بروزًا میدان کی طرف نکلنا۔ مبارزۃ لڑائی کیلئے مقابلہ پر نکلنا۔ الاغفال۔ جمع غُفْل بیوقوف۔ الفتیل کھجور کی گٹھلی کے شگاف کی باریک بتی۔ فتل (ض) فتلًا الحبل۔ رسی بٹنا۔ قطمیر گٹھلی کے اوپر کا باریک چھلکا۔ فلم یحر۔ احار الجواب احارۃً جواب دینا۔ حار (ن) حَوْرًا۔ لوٹنا۔ متحیر ہونا۔ نعوذ باللہ من الحور بعد الکور، ہم زیادتی کے بعد نقصان سے اللہ کی پناہ لیتے ہیں۔ کسل۔ درماندگی۔ کسل (س) کسلًا کاہل ہونا ص کسل۔ کسلان جر کسالیٰ۔ قتادہ دیکھو ص۔ فضح (ف) فضحًا رسوا کرنا۔ شریش مملکت اندلس میں ایک بہت بڑا شہر ہے۔ الورع پرہیزگاری۔ لامہ دیکھو ص۳۹۔

تشریح: ایک روز مقاتل بن سلیمان نے علمی نخوت میں آکر کہا: "از عرش تا فرش جو چاہو مجھ سے پوچھو" ایک شخص نے کہا: ہم آپ سے آسمانی باتیں نہیں پوچھتے ہم تو صرف وہ چیز معلوم کرتے ہیں جو آپکے ساتھ زمین میں ہے۔ بتلایئے اصحاب کہف کا کتا کس رنگ کا تھا؟ پس اسکو دم بخود کر دیا یعنی وہ لاجواب ہوگیا اور ساری نخوت خاک میں مل گئی، ہائے کیسی اس بھری مجلس میں رسوائی ہوئی جب حافظ ابن قتیبہ کی تصنیفات مشہور ہو گئیں اور ایک ماہر فنون عالم ہونے کی نظروں سے دیکھے جانے لگے تو ایک روز ایک

besturdubooks.wordpress.com

منبر پر تشریف لائے جبکہ مجلس عوام و خواص سے بھری ہوئی تھی۔ حافظ موصوف اپنے ہمسروں پر اور ہم عصر علماء پر فائق ہونے کیساتھ شاہ وقت کی جانب سے صاحب فضل وجاہ بھی تھے۔ آپنے کہا: جو چاہو پوچھ لو! مجلس سے ایک بدشو اٹھ کر بولا: فرمایئے "قبیل اور قطمیر" کے کیا معنی ہیں؟ حافظ موصوف سے جواب نہ بن پڑا۔ خاموش کر دیئے گئے۔ شرمندہ ہو کر منبر سے اترے اور اپنا سا منہ لئے گھر کو چلے گئے اور جب ان دونوں لفظوں میں غور کیا تو اپنے آپ کو لوگوں سے کہیں زیادہ جاہل پایا۔ یہ رسوائی اور شرمندگی، خود بینی اور نخوت کی شامت تھی

سہ مباش غرہ بعلم و عمل کہ شد ابلیس ٭ بدیں سبب ز درگاہ عزت دور

ایک مرتبہ حافظ قتادہ نے کہا! میں نے کبھی کوئی بات نہیں سنی جس کو محفوظ نہ کر لیا ہو اور کوئی بات محفوظ نہیں کی جسکو بھول گیا ہوں اسکے بعد خادم سے کہا! میرے جوتے تو لا، خادم نے کہا: جوتے تو آپکے پاؤں میں ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس بڑے بول کی وجہ سے انکو بھی رسوا کر دیا!

سہ مثل ہلال بدر ہے کب طالب خطر ٭ خود نما نہیں ہے جو صاحب کمال ہے (اثیر)

شہر ترشیز میں ایک پرہیزگار اور متدین شخص تھا جو ابو حامد کے زمانہ میں حج کے لئے گیا اور آپکے ساتھ رہا۔ ایک روز ساتھیوں میں سے ایک شخص کی صبح کی نماز فوت ہوگئی تو اس نے اس کو ملامت کی جب دوسرا روز ہوا تو خود اس نے نماز صبح کی فقط ایک رکعت پائی۔ نماز کے بعد اس شخص نے (جسکو اس نے ملامت کی تھی) ملاقات کی اور کہا: یہ جو کچھ ہوا ہے اس وقت ہے جبکہ تو نے صرف رہنمائی کے طور پر کہا تھا اور اگر خود بینی، نخوت، ریاکاری وغیرہ میں سے کسی اور طریقہ سے کہتا تو تیری دوسری رکعت بھی فوت ہو جاتی:

سہ زاہد غرور داشت سلامت نبرد راہ ٭ رند از رہ نیاز بدار السلام رفت (حافظ)

وكان ابو ايوب الانصاري (واسمه خالد بن زيد) مع علي بن ابي طالب في حروبه كلها، ومات بالقسطنطينية مرابطا سنة احدى وخمسين، وذلك مع يزيد بن معاوية لما اعطاه ابوه القسطنطينية خرج معه، فمرض، فلما ثقل قال لاصحابه اذا انا مت فاحملوني، فاذا صاففتم العدو فادفنوني تحت اقدامكم، ففعلوا، ودفنوه قريبا من سورها وهو معروف الى اليوم، معظم، يستشفون فيشفون، فكان اشارة الى ان من تواضع لله رفعه الله

حل لغات: ابو ایوب خالد بن زید بن کلیب انصاری خزرجی مشہور صحابی ہیں۔ عقبہ ثانیہ میں حاضر خدمت ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔ بدر اور تمام غزوات میں شرکت کی ہجرت کے وقت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر کو سکونت سے مشرف فرمایا تھا تمام کتب صحاح میں آپکی احادیث مروی ہیں اور آپ کی مرویات پچاس حدیثیں ہیں۔ کوفہ جاتے وقت حضرت علیؓ نے آپ کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ ۵۱ھ یا ۵۲ھ میں آپنے وفات پائی۔ یزید بن معاویہ اسکی ولادت ۲۵ھ میں ہوئی۔ جبکہ امیر معاویہؓ حضرت عثمانؓ کی طرف سے کل ملک شام کے والی ہو چکے۔ امیر معاویہؓ نے اپنی زندگی میں صوبجات کے امراء اور وفود سے مشورہ لے کر یزید کی ولی عہدی کی بیعت لے لی تھی لیکن مدینہ کے چند ممتاز روساء امت عبداللہ بن زبیر، امام حسین، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمرؓ اس بیعت کے خلاف تھے۔ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس نے جب دیکھا کہ یزید کی خلافت پر اجماع عام ہوگیا تو ان حضرات نے بیعت کر لی لیکن حضرت امام حسین اور عبداللہ بن زبیر نے بیعت نہیں کی یہاں تک کہ ۱۰ محرم ۶۱ھ کو کربلا کے میدان میں جنگ ہوئی۔ ایک طرف امام حسین کے ۸۰ آدمیوں کی مختصر جماعت

تھی اور دوسری طرف عراقی فوج تھی جس میں ایک بھی شام کا آدمی نہ تھا۔ بہت تھوڑے عرصہ میں لڑائی کا فیصلہ ہو گیا۔ امام حسینؓ اور ان کے ۷۱ ہمراہی شہید ہوئے اور ابن سعد کے ۸۸ آدمی مارے گئے اس کے بعد حصین بن نمیر یزید کی ہدایت کے مطابق عبداللہ بن زبیر کے مقابلہ کے لئے ۲۶ محرم کو ایک لشکر لیکر مکہ پہنچا۔ ابن زبیر مقابلہ کیلئے نکلے لیکن شکست کھائی اور مکہ میں آگئے۔ شامیوں نے محاصرہ کیا اور منجنیق سے شہر پر پتھر پھینکے اسی دوران میں خبر آگئی کہ یزید نے وفات پائی شامیوں نے محاصرہ اٹھا لیا اور لڑائی ختم ہو گئی یزید نے ۱۴ ربیع الاول ۶۴ھ ۳۹ سال کی عمر میں سرزمین شام کے شہر حوران میں وفات پائی۔ مدت خلافت ۳ سال آٹھ مہینے ۱۴ دن رہی۔ حرب جمع حروب لڑائی۔ مرابطا رابطہ مرابطۃ۔ الجیش لشکر کا دشمن کی سرحد کے پاس ہمیشہ قیام رکھنا۔ مصافتہ۔ مصافۃ مقابلہ کیلئے دشمن کے مد مقابل کھڑا ہونا۔ اوفوری دیکھو صفحہ ۱۳۔ سور شہر پناہ ج اسوار: ..... تشریح: حضرت ابو ایوب انصاریؓ جنکا نام نامی خالد بن زیدؓ حضرت علیؓ کے ساتھ آپکی تمام لڑائیوں میں شریک رہے اور قسطنطنیہ میں بحالت لشکر کشی ۵۱ھ میں وفات پائی۔ صورت یہ ہوئی کہ یزید کو اس کے باپ نے ملک قسطنطنیہ دیدیا تھا جب قسطنطنیہ پر لشکر کشی ہوئی تو حضرت ابو ایوبؓ یزید کے ساتھ تھے راہ میں بیمار ہو گئے اور جب طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی تو اپنے ساتھیوں سے کہا انتقال کے بعد میرے جنازے کو اٹھا لینا اور جب تم لوگ دشمن کے مقابلہ میں صف آرا ہو جاؤ تو میرے جنازے کو اپنے قدموں کے نیچے دفن کر دینا۔ ساتھیوں نے حسب وصیت ایسا ہی کیا اور آپ کو قسطنطنیہ کی شہر پناہ کے قریب دفن کر دیا جو آج تک مشہور ہے اور لوگ آپکے توسل سے شفایاب ہوتے ہیں

شعر مشو بمرگ زاہد اہل دل نومید ❊ کہ خواب مردم آگاہ عین بیداری ست

آپکا قدموں کے نیچے مدفون ہونیکی وصیت کرنا اس طرف اشارہ ہے کہ عاجزی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بلند کرتے ہیں چنانچہ صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ کی حدیث کے الفاظ ہیں "ما تواضع احد للہ الا رفعہ اللہ"

شعر ذرے ہوئے بلند ہوا ان کو لے اڑی ❊ قطرے بنے جو پست گہر ہو کے رہ گئے

الجواب المفحم

مسکت جواب

قال هشام اسلم عقيل (شقيق علي) سنة ثمان من الهجرة وتوفي سنة خمسين وكان اسرع الناس جوابا ينسبوه الى الحماقة. قال ابن عساكر دخل على معاوية بعد ما ذهب بصره فاقعده معه على سريره وقال انتم يا بني هاشم تصابون في ابصاركم فقال عقيل وانتم يا بني امية تصابون في بصائركم، وقال هشام ان عقيلا قدم على اخيه علي بالعراق فسأله فقال ما اعطيك شيئا فقال اني فقير ومحتاج فقال اصبر حتى يخرج عطائي من المسلمين واعطيك فالح عليه فقال علي لرجل خذ بيده وانطلق به الى الحوانيت فافتح اقفالها وخذ ما فيها فقال عقيل انت اردت ان تجعلني سارقا فقال علي انت اردت ان اخذ اموال المسلمين واعطيك

besturdubooks.wordpress.com

ايّاها فقال عقيل لأذهبنّ الى رجل هو أولى منك يعني معاوية فقال انت وذاك فذهب الى معاوية فأعطاه مائة ألف درهم وقال اصعد المنبر واذكر ما أولاك عليٌّ وما أوليتك فصعد المنبر وقال أيها الناس اني أخبركم اني أردت عليًّا على دينه فاختار دينه عليّ واني أردت معاوية على دينه فاختارني على دينه فقال معاوية هذا الذي تزعم قريش انه احمق وانهما أعقل منه. وكان طالب أسنّ من عقيل بعشر سنين وعقيل أسنّ من جعفر بعشر سنين وكلهم وُلد واقبل علي وهو اكبرهم۔

حل لغات | الكمه پیدائشی اندھا۔ عقیل بن ابی طالب ہاشمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد اور حضرت علیؓ و جعفرؓ کے حقیقی بھائی اور صحابی ہیں غزوہ حنین اور غزوہ موتہ میں شریک تھے۔ حضرت معاویہؓ کی آخر خلافت میں یا یزید کی اول حکومت میں وفات پائی۔ آپ سے سنن نسائی و ابن ماجہ میں روایت ہے۔ شقیق حقیقی بھائی۔ نظیر پھٹی ہوئی چیز کا آدھا حصہ۔ شقہ (ن) شقًا۔ الشیٔ پھاڑنا۔ مشقۃ۔ الامر دشوار ہونا۔ شق شگاف ج شقوق۔ شق جانب۔ شقہ دور کا سفر۔ مشقت ج مشاق۔ نسبہ (ن ض) نسبًا۔ نسبۃ نسبت کرنا۔ نسب قرابت ج انساب الحماقۃ بیوقوفی۔ حمق (س، ک) حمقًا۔ حماقۃ بے وقوف ہونا ص احمق ج حمق و حمقیٰ۔ ابن عساکر ابو القاسم علی بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن الحسین بن عساکر الشافعی متوفی ۵۷۱ھ شہرۂ آفاق محدث اور تاریخی شخص ہے (۱۳۰۰) شیوخ سے روایت رکھتے ہیں۔ ان کی انتہائی ذہانت و فطانت کی وجہ سے اہل بغداد انکو "شعلہ نار" کہا کرتے تھے۔ انکی تاریخ دمشق (اسّی) جلدوں میں ہے جس کے دیکھنے سے حیرت ہوتی ہے کہ ایک شخص نے اس کو کیونکر تصنیف کیا۔ ابصار جمع بصر آنکھ، بصر (س، ک) بصرًا۔ بصارۃ۔ ہ بہ جاننا۔ دیکھنا۔ بصیرۃ زیرکی عبرت۔ ج بصائر۔ باصرہ آنکھ ج بواصر۔ حوانیت جمع حانوت دوکان۔ اقفال جمع قفل۔ تالا۔ اقفل۔ الباب دروازہ پر تالا لگانا۔ قفل (ن ض) قفولاً سفر سے لوٹنا ص قافل ج قافلہ۔ قفال۔ سارق چور ج سُرّق۔ سرق (ض) سرقًا۔ سرقۃ چرانا۔ انت و ذاک ای کن انت مع ذاک اگر مبتدا کے بعد معیت پر دلالت کرنیوالا حرف واؤ واقع ہو تو خبر محذوف ہوتی ہے جیسے، کل رجل و ضیعۃ، پس انت مبتدا ہے اور ذاک اس پر معطوف ہے، اور خبر محذوف ہے تقدیر عبارت یوں ہے، انت مقرون مع ذاک، اور خبر انشاء کے معنی میں ہے اولاک ایلاءً عطاء کرنا۔ اکبر اسم تفضیل ہے بڑی عمر والا:

تشریح: ہشام نے بیان کیا ہے کہ حضرت علیؓ کے حقیقی بھائی حضرت عقیل نے ۸ھ میں اسلام قبول کیا اور ۶۰ھ میں وفات پائی آپ بڑے حاضر جواب تھے مگر لوگ آپ کو حماقت کی طرف منسوب کرتے تھے ابن عساکر کہتے ہیں کہ جب آپ کی بینائی ختم ہوگئی تو آپ حضرت معاویہؓ کے پاس تشریف لائے حضرت معاویہؓ نے آپکو اپنے پاس تخت پر بٹھایا اور (طنزاً) کہا، لے بنو ہاشم! کیا بات ہے (آخر میں) تمہاری بصارت جاتی رہتی ہے! حضرت عقیلؓ نے (فوراً) جواب دیا اور تمہاری بنو امیہ! چشم بصیرت جاتی رہتی ہے (یعنی خرف ہو جاتے ہیں) یعنی ہم آنکھوں کے اندھے ہیں تو تم دل کے اندھے ہوتے ہو ہشام نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عقیلؓ اپنے بھائی حضرت علیؓ کے پاس عراق تشریف لائے اور کوئی چیز طلب کی حضرت علیؓ نے فرمایا میں نہیں دے سکتا آپ نے فرمایا، میں غریب اور محتاج ہوں، حضرت علی نے فرمایا جب تک مسلمانوں کے پاس سے عطاء یعنی وہ حصہ جو غازیوں کو ہر سال ملتا ہے، آئے اسوقت تک توقف کرتا کہ میں کچھ دے سکوں۔ آپنے اصرار کیا حضرت علیؓ نے ایک شخص سے کہا: ان کا ہاتھ پکڑ کر دکانوں کیطرف لے جا اور تالے کھول کر جو کچھ ہو سب نکال کر دیدے حضرت عقیلؓ نے کہا آپ مجھ کو چور بنانا چاہتے ہیں؟ حضرت علیؓ نے فرمایا: تو کیا تو یہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں کا مال لیکر تجھے دیدوں؟ حضرت عقیلؓ نے کہا: اچھا میں اپنے دینے کے معاملہ میں آپ سے بہتر شخص یعنی معاویہ کے پاس جاتا ہوں، آپنے فرمایا: تو جان، اس کے پاس ہو آ، حضرت عقیلؓ معاویہؓ کے پاس آئے۔ معاویہؓ نے آپکو ایک لاکھ درہم دے کر کہا: میں نے اور حضرت علیؓ نے جو کچھ تجھ کو دیا ہے منبر پر اس کا اعلان کرے۔ حضرت عقیل منبر پر

آئے اور کہا، لوگو! میں تم کو بتلانا چاہتا ہوں کہ میں نے حضرت علیؓ کو اپنے دین پر ترجیح دینا چاہا تو آپ نے دین کو مجھ پر ترجیح دی اور میں نے امیر معاویہ کو اپنے دین پر ترجیح دینا چاہا تو معاویہ نے اپنے دین پر مجھے ترجیح دی، حضرت معاویہ نے کہا: یہی ہے وہ جس کو قریش پاگل سمجھتے ہیں! بھلا اس سے زیادہ کون ہوشیار ہوگا۔ حضرت طالب حضرت عقیل سے اور حضرت عقیل جعفر سے دس سال بڑے تھے اور ان سب کی پیدائش حضرت علیؓ سے پہلے ہے اور حضرت علیؓ سب سے کم عمر ہونے کے باوجود فضل و کمال میں بڑھے ہیں۔

الادبُ خیرُ الذّخائر

ادب بہترین ذخیرہ ہے۔

اَنا ابنُ نفسی وکنیتی لادبی ۔ من عجم کنتُ او من العرب ❊ اِنّ الفتیٰ مَن یقول ہا انا ذا ۔ لیس الفتیٰ من یقول کان ابی

عن الحجاج بن یوسف الثقفی انہ امرَ صاحبَ حراستہٖ ان یطوف باللیل فمن وجدہٗ بعدَ العشاء ضرب عُنقَہٗ فطاف لیلۃً فوجدَ ثلاثۃَ صِبیانٍ یتمایلون علیہم آثارُ الشراب فاحاطا بھم وقال لھم مَن انتم حتی خالفتم امرَ امیرِ المؤمنین

فقال الاول ؎
انا ابنُ مَن دانتِ الرِّقابُ لہ — لمابین مخزومہا وخادمِہا
تاتیہ بالرغم وھی صاغرۃٌ — یاخذ من مالہا ومن دمہا

فامسک عن قتلہ وقال لعلہ من اقارب امیر المؤمنین ثم قال للآخر مَن انتَ فقال ؎
انا ابنُ الذی لاتنزل الارضَ قِدرُہٗ — وان نزلت یومًا فسوف تعودُ
تری الناس افواجًا الی ضوءِ نارہٖ — فمنھم قیامٌ حولھا وقعودُ

فامسک عن قتلہ وقال لعلہ من اشراف العرب ثم قال للثالث مَن انتَ فقال ؎
انا ابنُ الذی خاضَ الصفوفَ بعزمہٖ — وقوّمہا بالسیف حتی استقامت
رکاباہ لاتنفکّ رجلاہ منہما — اذا الخیل فی یوم الکریہۃ ولّت

فامسک عنہ وقال لعلہ من اشجع العرب فلمّا اصبح رُفع امرھم الی الحجاج فاحضرھم وکشف عن حالھم فاذا الاول ابن حجام والثانی ابن فوال والثالث ابن حائک فتعجب الحجاجُ من فصاحتھم وقال لجلسائہٖ علِّموا اولادکم الادبَ فواللہِ لولا الفصاحۃ لضربتُ اعناقھم

حل لغات الادب دیکھو مقدمہ ۔ الحجاج بن یوسف سیاقی ذکرہ انشاء اللہ صاحب حراستہ پہرہ دار۔ حرس (ن ض) حرسا حفاظت کرنا حارس ج حراس۔ حرستہ۔ یتمایلون تمایلا۔ فی مشیہ نازو انداز سے چلنا۔ دانت دیکھو ص۔ رقاب جمع رقبۃ گردن۔ رغم۔ رغم انفہ (س، ن، ف) رغما۔ ذلیل ہونا۔ وہ ناپسند کرنا۔ رغم ناپسندیدگی۔ قدر ہانڈی ج قدور۔ خاص (ن) خوضا۔ الماء داخل ہونا۔ لاتنفک انفکا کا جدا ہونا۔ یوم الکریہۃ لڑائی کا دن۔ ولت پشت پھرانا۔ الشجیع بہادر۔ ابن قوال فی الحاشیۃ "کان فی النسخۃ المنقول عنہا قوال (بالقاف) فقلتہ کما کان ورابطا للبیتین (انا ابن) علی ہذا ظاہر لا یخفی۔ ثم اخبرت من بعض المہرۃ انہ فوال (بالفاء للنسبۃ الی فول بالضم باقلی دنخود یقال لطباخ یطبخ الفول وغیرہ وباعہ فاستحسنتہ انتہی۔ حائک کپڑا بننے والا ج حاکۃ۔ حوک۔ حاک (ن) حوکا۔ حیاکا۔ الثوب بننا۔ محاکہ کارگہ۔ کھڈی؛

تشریح:

حجاج بن یوسف ثقفی سے منقول ہے کہ اس نے کوتوال (اپنے پہرہ دار) کو حکم کیا کہ رات میں شہر کا گشت کیا کرے اور عشاء کے بعد جسکو پھرتا ہوا پائے قتل کردے۔ پہرہ دار نے رات میں گشت کیا اور تین لڑکوں کو پایا جو جھومتے ڈولتے ہوئے جارہے تھے اور ان سے نوشی کے آثار نمایاں تھے۔ پہرہ دار نے انکو گھیر لیا اور کہا، تم کون ہو؟ جو تم نے امیر المؤمنین کے حکم کی خلاف ورزی کی۔ پس ان میں سے ایک لڑکے نے کہا ۔ انا ابن من دانت الخ میں اس شخص کا بیٹا ہوں جس کے سامنے خادم و مخدوم سب ہی کی گردنیں جھک جاتی ہیں۔ لوگوں کی گردنیں اسکے پاس ذلت کیساتھ آتی ہیں اور وہ ان سے مال بھی لیتا ہے اور خون بھی لیتا ہے۔ پہرہ دار اس کے قتل سے رک گیا اور (دل میں) کہا کہ شاید یہ امیر المؤمنین کے خاص لوگوں میں سے ہے دوسرے سے کہا، تو کون ہے؟ اس نے کہا ۔ انا ابن الذی الخ میں اس شخص کا بیٹا ہوں جس کی ہانڈی کبھی آتش دان (چولہے) سے نہیں اترتی اور اگر کسی روز اتر بھی جاتی ہے تو پھر فوراً اسی کی طرف واپس ہوجاتی ہے تو لوگوں کو اس کی آگ کے پاس بھیڑ لگائے دیکھے گا کہ کوئی کھڑا ہے اور کوئی بیٹھا ہے۔ پہرہ دار نے اس سے بھی ہاتھ روک لیا اور دل میں یہ خیال کیا کہ شاید یہ عرب کے شریف خاندان کا بچہ ہے۔ تیسرے سے کہا: تو کون ہے؟ اس نے کہا ۔ میں اس شخص کا بیٹا ہوں جو ہمت و جواں مردی سے صفوں میں گھس جاتا ہے اور ننگی تلوار سے صفوں کو سیدھی کر ڈالتا ہے۔ اس کے پاؤں رکاب سے اس وقت بھی جدا نہیں ہوتے جبکہ گھوڑے میدان کارزار میں پیٹھ دے بھاگتے ہیں۔ پہرہ دار اس سے بھی رک گیا اور یہ سمجھا کہ شاید یہ عرب کے کسی بہادر شخص کا لڑکا ہے صبح ہونے پر پہرہ دار نے ان کا قصہ حجاج کے گوش گذار کیا حجاج نے ان کو بلا کر ان کے متعلق تفتیش کی تو معلوم ہوا کہ پہلا لڑکا نائی کا ہے دوسرا حجام کا اور تیسرا لڑکا جولاہے کا۔ حجاج کو ان کی فصاحت کلامی پر حیرت ہوئی کہ انہوں نے اپنے ذلیل پیشوں کو کتنے بہتر انداز میں بیان کیا ہے اور اپنے صحیح احوال کو کس خوبی اور دانشمندانہ طرز سے ظاہر کیا ہے بیشک ان کا یہ طرز بیان قابل داد ہے، حجاج نے ہم نشینوں سے کہا کہ اپنی اولاد کو ادب کی تعلیم دو اس واسطے کہ اگر ان کے کلام میں فصاحت نہ ہوتی تو بخدا میں انکی گردن ماردیتا۔"

وَاَقْبَلَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی دَاوٗدَ بْنِ الْمُهَلَّبِ، فَقَالَ لَهٗ: اِنِّیْ مَدَحْتُكَ فَاسْتَمِعْ، قَالَ: عَلٰی رِسْلِكَ ثُمَّ دَخَلَ بَیْتَهٗ، وَتَقَلَّدَ سَیْفَهٗ، وَخَرَجَ، فَقَالَ: قُلْ، فَاِنْ اَحْسَنْتَ حَكَّمْنَاكَ وَاِنْ اَسَأْتَ قَتَلْنَاكَ، فَاَنْشَأَ یَقُوْلُ ؎

اٰمَنْتُ بِدَاوٗدَ وَجُوْدِ یَمِیْنِهٖ	مِنَ الْحَدَثِ الْمَخْشِیِّ وَالْبُؤْسِ وَالْفَقْرِ
فَاَصْبَحْتُ لَا اَخْشٰی بِدَاوٗدَ نَبْوَةً	مِنَ الْحَدَثَانِ اِذْ شَدَدْتُ بِهٖ اَزْرِیْ

لَہٗ حِکَمُ لُقْمَانَ وَصُوْرَۃُ یُوْسُفَ ۔۔۔ وَحُکْمُ سُلَیْمَانَ وَعَدْلُ اَبِیْ بَکْرٍ

فَتًی تَفْرَقُ الْاَمْوَالُ مِنْ جُوْدِ کَفِّہٖ ۔۔۔ کَمَا یَفْرَقُ الشَّیْطَانُ مِنْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ

فَقَالَ ، قَدْ حَکَمْنَاکَ ، فَاِنْ شِئْتَ عَلٰی قَدْرِکَ ، وَاِنْ شِئْتَ عَلٰی قَدْرِیْ ، قَالَ ، بَلْ عَلٰی قَدْرِیْ فَاَعْطَاہُ خَمْسِیْنَ اَلْفًا ، فَقَالَ لَہٗ جُلَسَائُہٗ ، ھَلَّا احْتَکَمْتَ عَلٰی قَدْرِ الْاَمِیْرِ ؟ قَالَ لَمْ یَکُ فِیْ مَالِہٖ مَا یَفِیْ بِقَدْرِہٖ ، قَالَ لَہٗ دَاوٗدُ : اَنْتَ ھٰذَا اَشْعَرُ مِنْکَ فِیْ شِعْرِکَ ، وَاَمَرَ لَہٗ بِمِثْلِ مَا اَعْطَاہُ

حل لغات داؤد بن یزید بن حاتم بن قبیصۃ بن المہلب بن ابی صفرۃ متوفی ۲۰۵ھ خلیفہ ہارون الرشید نے محمد بن زہیر ازدی کو معزول کر کے داؤد کو مصر کا والی مقرر کر دیا تھا۔ داؤد ۱۷۴ھ میں مصر آیا اور امن اور خیر و صلاح کیساتھ لوگوں کو مطمئن کر دیا۔ عَلٰی رِسْلِکَ : بِشِسْل نرمی سے آہستگی۔ یعنی آہستہ و باوقار رہ اور جلدی مت کر۔ حَکَّمْنَاکَ اپنے مال میں دوسرے کو حاکم بنانا۔ اَمْنَتْ ۔ دیکھو ص ۳۶ الحدث مصیبت دیکھو ص ۵۶ الخشی خشیۃ سے ڈرنا۔ البؤس سختی وبلا۔ نَبَا جنبہ عن الفراش اسکے پہلو نے بستر پر آرام نہیں پایا۔ اَزْرٌ پیٹھ۔ قوت شدّ بہ ازرہ اسکو اسکے ذریعہ قوت حاصل ہوئی۔ حِکَم بمعنی حکمت۔ لقمان بن باعور مشہور حکیم ہیں جن کا ذکر قرآن کی سورہ لقمان میں ہے ان کو اللہ نے حضرت داؤد کے تین سال بعد علم و حکمت سے بہرہ مند کیا تھا جامع التواریخ میں ہے کہ لقمان حکیم سیاہ فام اور حبشی یا بنی اسرائیل کے غلام تھے انکے آقا نے انکی کوئی حکمت دیکھ کر انکو آزاد کر دیا تھا بعض علماء انکو حضرت ایوب کا بھائی اور بعض بنی اسرائیل کا قاضی اور بعض حضرت سلیمان کا خادم اور بعض بعینہٖ سلیمان اور بعض نبی کہتے ہیں بقول صاحب الکمال زیادہ صحیح یہ ہے کہ آپ نبی نہ تھے بلکہ حکیم تھے۔ تَفْرَق (س) فَرَقًا ۔ منہ گھبرانا۔ یَفِیْ وَفَاءً پورا کرنا۔

تشریح :

ایک دیہاتی نے داؤد بن مہلب کے پاس آکر کہا : میں نے آپکی تعریف میں چند شعر کہے ہیں ازراہ کرم ان کو سن لیجئے۔ داؤد نے کہا : ذرا ٹھہر و جلدی مت کر یہ کہہ کر گھر میں گیا اور تلوار لگا کر باہر آیا اور کہا : اب سنا اگر تو نے عمدہ اشعار کہے تب تو ہم تجھے ضرور کچھ نہ کچھ دیں گے ورنہ قتل کر دیں گے۔ دیہاتی نے شعر پڑھنا شروع کیا ۔ امنت بداود الخ میں داؤد کی ذات گرامی اور اس کی داد و دہش کی وجہ سے ہر اندیشہ اور مصیبت اور سختی و تنگدستی سے مطمئن ہو گیا۔ پس میں داؤد کی وجہ سے بے آرامی کا اندیشہ نہیں رکھتا کیونکہ میں نے اپنی کمر اس سے مضبوط کر لی داؤد کی حکمت و دانائی لقمان جیسی ہے۔ اور صورت یوسف جیسی اور حکم سلیمان جیسا اور انصاف ابوبکر جیسا۔ وہ ایسا جوان ہے کہ مال اس کے ہاتھ کی سخاوت سے ایسا گھبراتا ہے جیسے شب قدر سے شیطان :

داؤد نے کہا ہم نے تیرے لئے مال کا فیصلہ کر دیا اب اگر تو چاہے تو تیری حیثیت کے لحاظ سے (دیا جائے) اور اگر تو چاہے تو میں اپنی حیثیت کے (مناسب دوں) اس نے کہا : نہیں بلکہ میرے مرتبہ کے لحاظ سے پس داؤد نے اس کو پچاس ہزار درہم دیدیئے۔ ہمنشینوں نے دیہاتی سے کہا کہ تو نے امیر المؤمنین کی حیثیت کے مطابق کیوں نہیں چاہا ؟ اس نے کہا : امیر المؤمنین کی حیثیت کے لحاظ سے تو اس کا کل مال بھی پورا نہیں اترتا کیونکہ امیر المؤمنین کا رتبہ اس سے فزوں تر ہے ، داؤد نے کہا : تو مذکورہ بالا اشعار کی بہ نسبت اس جملہ میں شاعر تر ہے چنانچہ داؤد نے جتنا پہلے دیا تھا اتنا ہی اور دیدیا

الفرج بعد الشدة

سختی کے بعد آسانی

۵

مکن زغصہ شکایت کہ در طریق طلب ✻ براحتے نرسید آنکہ زحمتے نکشید
بر محنتے مقدمۂ راحتے بود ✻ شد ہمزبان حق چو زبان کلیم سوخت

جاء في حديث أنس رضي الله عنه، قال: كان رجل على عهد النبي صلى الله عليه وسلم يتجر من بلاد الشام إلى المدينة ولا يصحب القوافل، توكلاً منه على الله تعالى، فبينا هو جاء من الشام عرض له لصّ على فرس، فصاح بالتاجر: قف، فوقف له التاجر وقال له: شأنك بمالي، فقال له اللص: المالُ مالي، وإنما أريد نفسك، فقال له: أنظرني حتى أصلي، قال: افعل ما بدا لك، فصلى أربع ركعات ورفع رأسه إلى السماء، يقول: يا ودودُ يا ودودُ: يا ذا العرش المجيد، يا مبدئ يا معيد، يا فعّالٌ لما يريد، أسألك بنور وجهك الذي ملأ أركانَ عرشك وأسألك بقدرتك التي قدرت بها على جميع خلقك وأسألك برحمتك التي وسعت كل شئ، لا إله إلا أنت، يا مغيثُ أغثني، ثلث مرات، وإذا بفارس بيده حربة، فلما نظره اللص ترك التاجر ومضى نحوه، فلما دنا منه، طعنه فأرداه عن فرسه، ثم قتله وقال للتاجر: اعلم أني ملك من السماء الثالثة لما دعوت الأولى، سمعنا لأبواب السماء قعقعة فقلنا أمرٌ حدث، ثم دعوت الثانية، ففتحت أبواب السماء، ولها شررٌ ثم دعوت الثالثة فهبط جبريل عليه السلام ينادي: من لهذا المكروب فدعوتُ الله أن يولّيني قتله، اعلم يا عبد الله أن من دعا بدعائك في كل شدة أغاثه الله، وفرج عنه ثم جاء التاجرُ إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فأخبره الخبر فقال لقد لقنك الله أسماءه الحسنى التي إذا دعا بها أجاب، وإذا سُئل بها أعطى

حل لغات الفرج کشادگی۔ فرج (ض) فرجاً وفرجاً۔ الشئ کھولنا۔ اللہ الغم عنہ غم کو دور کرنا۔ فرج بمعنی شرمگاہ ج فروج۔ فرجہ سختی اور غم سے نجات۔ الشدۃ سختی۔ انس بن مالک بن نضر انصاری خزرجی خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشہور صحابی ہیں ہجرت سے پہلے ہی سال انکی والدہ ام سلیمؓ ان کو ہمراہ لیکر حضور انورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یہ بچہ حضورؐ کی خدمت کرے گا اس وقت یہ آٹھ یا نو یا دس برس کے تھے۔ چنانچہ آپنے دس برس حضورؐ کی خدمت کی ہے ایک مرتبہ ان کی ماں خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ اپنے چھوٹے خادم انس کیلئے دعا فرمائیے۔ حضورؐ نے فرمایا: اللہم کثر مالہ وولدہ وادخلہ فی الجنۃ ؛ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اسی دعا کا اثر ہے کہ میری صلب سے سو سے زائد اولادیں پیدا ہو چکی اور میرے باغیچے سال میں دو مرتبہ پھلتے ہیں اور تیسری بات (دخول جنت) کی مجھے خدا سے

besturdubooks.wordpress.com

اُمید ہے۔ حضرت انسؓ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک موئے مبارک تھا آپنے وصیت کی تھی کہ مرنے کے بعد اس کو میرے منہ میں رکھدیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ آپنے حضرت عمرؓ کے زمانہ سے بصرہ میں سکونت اختیار فرمائی اور وہیں ۹۰ھ یا ۹۱ھ یا ۹۳ھ میں وفات پائی اور بصرہ کے باہر دفن ہوئے۔ حضرت انسؓ کی مرویات کی تعداد (۲۲۸۶) ہے جو حضرت ابوہریرہؓ کے بعد تمام اصحاب سے زائد ہے۔ القوافل جمع قافلة دیکھو ص۱۴۳ جاہر جار بمعنی سے اسم فاعل ہے۔ لُصّ چور ج لُصوص۔ لَصَّ (ن) لَصصاً چور ہونا۔ صاح دیکھو ص۹۱ تقف وقوف سے امر حاضر ہے فناءک مفعول مطلق ہے اور فعل محذوف ہے والاصل اشأن شأنک لاے اقصد۔ قصدک۔ انظرنی۔ انظار: مہلت دینا۔ العرش دیکھو ص۱۳۱ حربۃ چھوٹا نیزہ دیکھو ص۔ دنا (ن) دنوا قریب ہونا طعن طعنا نیزہ مارنا۔ ارداہ۔ ارداء: ہلاک کرنا ردی (س) ردی ہلاک ہونا۔ قعقعۃ ہتھیار کی جھنکار دانتوں کی کڑکڑاہٹ بادل کی گرج کی لگاتار سخت آواز ج قعاقع۔ شرر چنگاری۔ ہبط ہبوطا اوپر سے نیچے اترنا دیکھو ص۱۱۱ المکروب دیکھو ص۹۳

تشریح:۔ حضرت انسؓ کی حدیث میں آیا ہے آپنے فرمایا کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بلاد شام سے مدینہ تک اور مختلف جگہوں میں خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے بلا معیت قافلہ تجارت کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ شام سے واپس ہورہا تھا کہ اچانک ایک چور سامنے آیا جو گھوڑے پر سوار تھا۔ اس نے تاجر کو آواز دی ٹھہر جا! تاجر ٹھہر گیا اور چور سے بولا کہ مال حاضر ہے لے لے چور نے کہا: مال تو میرا ہے ہی میں تو تیری جان چاہتا ہوں تاجر نے کہا: مجھے اتنی مہلت دے کہ میں نماز پڑھ لوں۔ چور نے کہا: جو چاہے سو کر۔ تاجر نے چار رکعت نماز پڑھی اور آسمان کی طرف سر اٹھا کر دعا کی: "اے بے حد محبت کرنے والے، صاحب عرش بزرگ شان والے، اے ابتداءً پیدا کرنے والے اور اعادہ کرنیوالے اور جو چاہے سو کر گذرنے والے! میں آپکے اس نور کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں جس نے بھر دیا ہے آپکے ارکان عرش کو اور آپ کی اس قدرت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے آپ جملہ کائنات پر قادر ہیں اور آپ کی اس رحمت کا آسرا لے کر سوال کرتا ہوں جو ہر شی کو عام ہے آپکے سوا کوئی معبود نہیں، اے فریادرس میری مدد فرما"۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے ❋ پر نہیں قوت پرواز مگر رکھتی ہے (اقبال)

تاجر نے تین مرتبہ دعاء کی تو یکایک ایک شہسوار آیا جس کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا جب چور نے اس کو دیکھا تو تاجر کو چھوڑ اسکی طرف لپکا۔ جب قریب پہنچا تو شہسوار نے اس کو تیر مار کر گھوڑے سے گرایا اور قتل کر دیا اور تاجر سے کہا: کہ میں فرشتہ ہوں تیسرے آسمان سے آیا ہوں جب تو نے پہلی بار دعاء کی تو ہم نے آسمان کے دروازوں سے ایک جھنکار سنی تو ہم نے خیال کیا کہ یقیناً کوئی حادثہ پیش آیا ہے اور جب تو نے دوسری بار دعا کی تو آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے درآنحالیکہ اس سے آگ کے شرارے اُتر رہے تھے۔ جب تیسری بار دُعاء کی تو حضرت جبرائیلؑ نے اُتر کر ندا دی: یہ غمزدہ کون ہے؟

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن ❋ اجابت از در حق بہر استقبال می آید

پس میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی خدایا اس کے قتل پر مجھے مامور فرما، بندۂ خدا! جو شخص بھی آڑے وقت میں ان کلمات کے ساتھ دعا کرے گا یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائیں گے اور اس کے غم کو دُور کریں گے۔ اس کے بعد تاجر نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قصہ بیان کیا۔ آپنے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے تجھ کو ان پیارے ناموں کی تلقین کی ہے کہ جب ان کے توسل سے دعاء کی جائے تو اللہ قبول کرتا ہے اور جب ان کے واسطے سے سوال کیا جائے تو خداوند تعالیٰ ان کو عطا فرماتے ہیں۔

(**فائدہ**) حق تعالیٰ کے پاکیزہ ناموں میں سے ننانوے نام قرآن پاک میں موجود ہیں جنکے متعلق ارشاد خداوندی ہے "وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا" کہ اللہ کے نام بہت اچھے ہیں سو ان کے ذریعہ اللہ کو پکارو۔ صحیحین، ترمذی

اور نسائی میں حضرت ابوہریرہ سے ان ناموں کے ساتھ دعا مانگنے کی فضیلت مروی ہے "اللہ کے ننانوے نام ہیں جو شخص ان کو یاد رکھے گا جنت میں داخل ہوگا، لوامع النجوم میں لکھا ہے کہ" اللہ تعالے کے ایکہزار نام ایسے ہیں جن کو خود اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور ایک ہزار ایسے ہیں جو مسلمانوں کی زبان پر جاری ہیں جن میں سے توریت میں (۳۰۰) انجیل میں (۳۰۰) زبور میں (۳۰۰) اور قرآن پاک میں (۱۰۰) لکھے ہوئے ہیں، ان میں سے ننانوے نام لوگوں پر ظاہر فرما دیے گئے اور ایک نام خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہی اسم اعظم ہے، اسکے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض قرآنی کلمات اور بعض اسماء الٰہی کی بابت ارشاد فرمایا ہے کہ جب ان کے توسط سے دعا کیجاتی ہے تو وہ قبول ہو جاتی ہے لیکن آپ نے متعین طور پر یہ نہیں بتایا کہ ان میں سے کونسا لفظ اسم اعظم ہے، محدثین اور بزرگانِ دین میں سے اکثر کی رائے یہ ہے) لفظ "اللہ" اسم اعظم ہے. شاہ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ لفظ اللہ اس طرح اسم اعظم ہے کہ تم اس کو اس طور پر زبان سے کہو کہ دل میں اس کے سوا کوئی خیال ہی نہ آئے

شیخ بایزید بسطامی سے کسی نے معلوم کیا کہ اسم اعظم کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا: کوئی متعین نہیں بلکہ اس کا ضابطہ یہ ہے کہ جب تیرا دل دوسواس غیر اللہ سے) فارغ ہو اور حق تعالے کی وحدانیت پر مطمئن ہو ایسی حالت میں جس اسم الٰہی کیساتھ تو چاہے توجہ قلبی سے دعا کر (وہ دعا قبول ہوگی)

اور حقیقت بھی یہی ہے کیونکہ قبولیتِ دعا کے لئے خشوع وخضوع یعنی رو نا گڑگڑانا، طہارت وتقوی کامل یقین ومحبت اور کامل توجہ دعا کے جزو اعظم ہیں جب ان امور کی رعایت رکھتے ہوتے دعا کیجائے تو حق تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے جس اسم کیساتھ خدا کو پکارا جائے اس کی تاثیر اسم اعظم کی تاثیر ہوگی ؎

ذوقؔ اسماء الٰہی ہیں سب اسم اعظم ✻ اس کے ہر نام میں عزت ہے نہ اک نام میں خاص

الارتجال

بدیہہ گوئی !

خرج المهدي يتصيد، ومعه علي بن سليمان، فسنح له قطيع من الظباء، فأرسلت الكلاب، وأجريت الخيل فرمى المهدي سهمًا، فصرع ظبيًا، ورمى علي بن سليمان سهمًا فصرع كلبًا، فقال ابو دلامة

قد رمى المهدي ظبيًا ... شق بالسهم فؤاده
وعلي بن سليما ... ن رمى كلبًا فصاده
فهنيئًا لهما كل ... امرئ يأكل زاده

فضحك المهدي حتى كاد يسقط، ومن ملحه أنه دخل على المهدي وعنده وجوه بني هاشم فقال انا أعطي

اللّٰہ عہدًا لئن لم یہجُ واحدًا ممن فی البیت، لأقطعنّ لسانہٗ فنظر الی القوم فکلما نظر الی واحدٍ غمزہ بأنّ علیہ رضاہُ قال: فعلمتُ انی وقعتُ وانہا عزمۃٌ من عزماتہٖ لابدّ منہا، فلم أرَ ادعٰی الی السلامۃ من ہجاءِ نفسی،

فقلتُ: ؎

الا ابلغ لدیک ابا دلامۃ	فلیس من الکرام ولا کرامۃ
اذا لبس العمامۃ قلت قردًا	وخنزیرا یکون بلا عمامۃ
جمعتَ دمامۃً وجمعتَ لؤمًا	کذاک اللؤم تتبعہ الدمامۃ
فان تک قد اصبتَ نعیمَ دُنیا	فلا تفرح فقد دنتِ القیامۃ

فضحِکوا ولم یبقَ احدٌ الّا اجازہ،

حلِ لغات الارتجال ، ارتجل، الکلام فی البدیہہ کہنا۔ الرجلُ۔ پیدل چلنا۔ المہدی ف۵ علی بن سلیمان ابن علی بن عبداللہ بن العباس الہاشمی ابوالحسن متوفی ۱۷۲ھ موسیٰ ہادی کیطرف سے مصر کا امیر تھا ہادی کے بعد ہارون الرشید نے بھی انکو امارۃ مذکورہ پر برقرار رکھا، یہ بڑا انصاف پسند اور رعیت کا بہی خواہ امیر تھا۔ سنح (ف، سُنحًا) پیش آنا۔ ظاہر ہونا۔ قطیع۔ بکریوں اور چوپاؤں کا گلہ ج قطاع قطعان جج اقاطیع۔ الظِّباء جمع ظبی ہرن۔ صرع (ف، صَرعًا) پچھاڑنا۔ ابودلامہ زند بن الجون حبشی غلام مگر نہایت فصیح زبان اور عہد بنی عباس کے باکمال شعراء میں سے تھا۔ فصاحت وبلاغت۔ جزالت شعر۔ بدیہہ گوئی میں اپنے ہمعصر شعراء میں نمایاں مقام رکھتا تھا اور شراب کے ذکر و وصف میں یگانہ تھا زیر عنوان قصہ اسکی بدیہہ گوئی کا ایک نمونہ ہے۔ بعض حضرات نے اسکا نام زید بتایا ہے مگر یہ غلط ہے چنانچہ ابن خلکان اور خطیب بغدادی دونوں زند لکھتے ہیں۔ اسکا انتقال ۱۶۱ھ میں ہوا ہے بعض کا خیال ہے کہ یہ ہارون الرشید کے تخت نشین خلافت ہونے یعنی ۱۷۰ھ تک زندہ رہا ہے لیکن پہلی روایت ہی صحیح ہے۔ نحن دیکھو ص۱۳۵ فؤاد دل ج افئدہ، ملح جمع ملحۃ، مزیدار بات، غمزۃ۔ بالعین آنکھ سے اشارہ کرنا۔ قرد بندر، قرود۔ المال جمع کرنا۔ خنزیر سور ج خنازیر، دمامۃ، دمّ (ن، ض، س، ک) الرجلُ دمامۃً بدصورت ہونا ص دمیم ج دِمام۔ الارضُ ہموار کرنا۔

تشریح:۔ ایک مرتبہ خلیفہ مہدی علی بن سلیمان کے ساتھ شکار کیلئے گیا تو ہرنوں کی ایک ڈار سامنے آئی پس (ان پر) شکاری کتے چھوڑ دیئے گئے اور (انکے پیچھے) گھوڑے دوڑا دیئے گئے۔ تیر اندازی شروع ہوئی تو مہدی نے ایک ہرن کو شکار کرلیا اور علی بن سلیمان نے تیر چلایا تو ایک کتے کو پچھاڑ دیا پس ابودلامہ نے برجستہ کہا ؎ قد رمی المہدی نے ایک ہرن پر تیر چلایا تو اس کا دل پھاڑ ڈالا اور علی بن سلیمان نے کتے کے تیر مارا اور اس کو شکار کرلیا دونوں کو مبارک ہو۔ ہر شخص اپنا اپنا توشہ کھائے یہ سنکر مہدی اتنا ہنسا کہ گرنے کے قریب ہوگیا۔

ابودلامہ کا ایک لطیفہ اور ہے وہ یہ کہ ایک مرتبہ ابودلامہ مہدی کے پاس آیا اور اس وقت مہدی کے دربار میں سرداران بنی ہاشم کا اجتماع تھا خلیفہ نے کہا میں اللہ سے عہد کرتا ہوں اگر تو نے حاضرین مجلس میں سے کسی کی ہجو نہ کی تو میں تیری زبان کاٹ لونگا۔ ابودلامہ نے (بغرض انتخاب) قوم کو دیکھا تو ہر ایک نے آنکھ سے اشارہ کردیا کہ ہم پر تیر اخوش کرنا واجب ہے ابودلامہ کہتا ہے کہ میں سمجھ گیا کہ آج تو مصیبت میں پھنس گیا اور خلیفہ کا اللہ سے عہد کرلینا ایک ایسا عزم ہے جو لابدی ہے پس اپنی ہجو کے علاوہ نجات کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ اسلئے میں نے کہا۔

؎ الا ابلغ الخ ذرا ابودلامہ تک یہ پیغام پہنچا دے کہ تو نہ خود شریف ہے اور نہ شریفوں کی نسل سے ہے

اگر وہ سر پر پگڑی رکھ لے تو تو دیکھ کر کہے کا کہ بندر ہے اور اگر وہ پگڑی ہو تو کہے گا کہ سور ہے، اے ابو دامہ! تو بدسیرتی اور بدصورتی کا جامع ہے، بیشک بدسیرتی کے لئے برائی لازم ہے۔ اگر تو نے دنیا کی بے شمار نعمتیں حاصل کرلی ہیں تو اس پر مت پھول کیونکر قیامت قریب آگئی۔ یہ سن کر حاضرین مجلس سب ہنس پڑے۔ اور ان میں کوئی ایسا نہ رہا جس نے ابو دامہ کو عطیات نہ دیئے ہوں۔

تحلم السلاطين على اهل الدين اذا اجترؤا عليهم

اہل دین کی دلیری پر بادشاہوں کی بردباری!

روی زیاد عن مالك بن انس قال بعث ابو جعفر المنصور الی والی ابن طاؤس فاتیناه فدخلنا علیه، فاذا هو جالس علی فرش قد نضدت وبین یدیه نطاع قد بسطت وجلاوزة بایدیهم السیوف یضربون الاعناق فاومأ الینا ان اجلسا، فجلسنا، فاطرق عنا قلیلاً، ثم رفع راسه، والتفت الی ابن طاؤس، فقال له: حدثنی عن ابیك، قال: نعم سمعت ابی یقول: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اشد الناس عذاباً یوم القیامة رجل اشرکه الله فی حکمه، فادخل علیه الجور فی عدله، فامسك ساعة، قال مالك: فضممت ثیابی من ثیابه مخافة ان یملأ ثیابی من دمه، ثم التفت الیه ابو جعفر، فقال: عظنی یا ابن طاؤس! قال نعم یا امیر المؤمنین: ان الله تعالی یقول: الم تر کیف فعل ربك بعاد ارم ذات العماد التی لم یخلق مثلها فی البلاد وثمود الذین جابوا الصخر بالواد الی قوله ان ربك لبالمرصاد. قال: مالك فضممت ثیابی من ثیابه مخافة ان یملأ ثیابی من دمه فامسك ساعة حتی برد ما بیننا وبینه، ثم قال: یا ابن طاؤس! ناولنی هذه الدواة، فامسك عنه، ثم قال: ناولنی هذه الدواة، فامسك عنه. فقال: ما یمنعك ان تناولنیها؟ قال: اخشی ان تکتب بها معصیة، فاکون شریکك. فلما سمع ذلك قال: قوما عنی قال ابن طاؤس ذلك ما کنا نبغی منذ الیوم. قال مالك: فما زلت اعرف لابن طاؤس فضله وارسل ابو جعفر الی سفیان الثوری، فلما دخل علیه قال: عظنی ابا عبد الله! قال: وما عملت فیما علمت فاعظك فیما جهلت فما وجد له المنصور جوابا.

حل لغات: تحلم برداشت کرنا، بردباری اختیار کرنا دیکھو ۔ السلاطین جمع سلطان بادشاہ۔ اجترؤا اجتراء جری ہونا دلیر ہونا، جرء (ک) جراءة وجراءة علیه دلیری کرنا اس جری جراء اجراء۔ زیاد دیکھو مقدمہ ۔ مالك بن انس بن مالك بن

ابی عامر بن عمرو الاصبحی المدنی ابو عبداللہ مشہور ائمہ دین میں سے ہیں جن کی رفعت شان پر اعلام امت کا اتفاق ہے۔ آپ بطن مادر میں کم و بیش تین برس رہے اور بقول اصح ۹۳ھ میں پیدا ہوئے۔ اس لئے آپ تبع تابعین میں ہیں اور امام اعظمؒ سے تیرہ سال چھوٹے ہیں کیونکہ امام صاحب کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی ہے اور علامہ کوثری کی تحقیق کے مطابق ۲۰ سال چھوٹے ہیں کیونکہ ان کی تحقیق کے مطابق امام صاحب ۷۰ھ میں پیدا ہوئے ہیں امام مالکؒ نے علم تنگدستی میں حاصل کیا پھر ایسی برکت ہوئی کہ امیر کبیر ہوگئے۔ آپ نے اپنے زمانے کے تمام مشائخ محدثین سے احادیث سنیں جیسے نافع مولی حضرت ابن عمرؓ، زید بن اسلم، حمید الطویل، ہشام بن عروہ زرقانی نے لکھا ہے کہ آپ نے نو سو مشائخ سے علم اخذ کیا ہے۔ ۱۷ سال کی عمر میں درس و تدریس میں شہرت حاصل کی اور عمر بھر مدینہ شریف میں فیض علم پہنچاتے رہے اور سوائے ایک حج حج کرنے کے مدینہ شریف سے باہر نہیں گئے۔ مدینہ میں مدت العمر سواری پر سوار نہیں ہوئے جب اصرار کیا گیا تو فرمایا کہ مجھے شرم آتی ہے کہ اس سرزمین کو گھوڑوں کے سموں سے روندوں جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بابرکت اور مقدس قدم رکھے ہوں آپ نے دس ہزار حدیثیں لکھی تھیں جن میں سے منتخب کرکے کتاب کا نام "موطا" رکھا تھا۔ آپ کی یہ کتاب اول کتاب نہ سہی لیکن اس میں شک نہیں کہ ہمارے ہاتھوں میں جو کتابیں موجود ہیں اور جن کی صحت پر علماء امت کو اتفاق ہے ان میں سب سے پہلی کتاب ہے آپ کی وفات ۱۴ ربیع الاول ۱۷۹ھ میں ہوئی

ابن طاؤس ابو محمد عبداللہ بن طاؤس بن کیسان الیمانی الانباری متوفی ۱۳۲ھ بہترین بندگان خدا میں سے ہیں ان کے والد طاؤس اونچے درجے کے فقیہ اور محدث ہیں جن کی وفات ۱۰۶ھ میں ہے۔ نضرت (ن، س، ک) نضرًا و نضرۃً۔ الوجہ شگفتہ ہونا ص ناضر ج نضر۔ نطاع ج نطع۔

چمڑے کا وہ فرش جو مجرم کو قتل کرنے کے لئے بچھایا جائے۔ ج نطاع بسطت (ن) بسطًا (ک) بساطۃً بسیط ہونا ص باسط (اللہ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے) بساط فرش ج بُسُط، جلاوزہ جمع جلواز قتل کرنے والا سپاہی۔ أومأ اشارہ کرنا۔ اطرق دیکھو ص۔ الجور ظلم و ستم۔ جار (ن) جورًا ظلم کرنا۔ ارم میدان میں رہنمائی کیلئے نصب کئے ہوئے پتھر ج آرام۔ یہاں ارم مراد قوم عاد ہے۔ مرصاد گھات ج مراصید۔ رصد (ن) رصدًا۔ گھات میں بیٹھنا انتظار کرنا ص راصد نگہبان ج رُصّد۔ جد ذَکَر سرد ہونا۔ ذوات سیاہی کا ن ج ذَوِی، ذُوِی۔

——— تشریح:۔

زبانی نے حضرت مالک بن انسؓ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) ابو جعفر منصور نے مجھے اور ابن طاؤس کو بلا بھیجا ہم دونوں اس کے پاس آئے وہ نرم نازک عمدہ ترین بچھے ہوئے بچھونوں پر بیٹھا ہوا تھا اس کے سامنے چمڑے کا فرش بچھا ہوا تھا۔ جلاد ایسے تھے جن کے ہاتھوں میں تلواریں تھیں اور گردنیں مارنے کیلئے تیار تھے منصور نے ہم کو اشارہ سے کہا: بیٹھ جاؤ! ہم بیٹھ گئے۔ کچھ دیر تک وہ خاموش رہا اس کے بعد سر اٹھا کر ابن طاؤس کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: اپنے والد سے سنی ہوئی کوئی حدیث بیان کر اس فرمائش سے ابن طاؤس کو اس امر کا موقع مل گیا کہ وہ خلیفہ کو اس کی بے اعتدالیوں پر تنبیہ کرے چنانچہ آپ نے (امید ہے کہ) فرمایا: ہاں میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کو اللہ نے اپنے حکم میں شریک کیا ہو یعنی اسے حاکم بنایا ہو اور اس نے خدا کے قانون عدل میں ظلم شامل کر دیا ہو۔ منصور کچھ دیر کیلئے خاموش ہوگیا۔ حضرت مالکؒ فرماتے ہیں کہ مجھ کو منصور کے انداز غضب سے ابن طاؤس کے قتل کا پورا یقین ہوگیا۔ اس لئے میں نے اپنا دامن سمیٹ لیا کہ مبادا میرے کپڑے ان کے خون سے آلودہ ہو جائیں اس کے بعد ابو جعفر پھر ان کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: ابن طاؤس مجھے نصیحت کر! آپ نے کہا: ہاں امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے پروردگار نے قوم عاد یعنی قوم ارم کے ساتھ کیا معاملہ کیا جن کے قد و قامت ستون جیسے (دراز) تھے (اور) جن کی برابر (زور و قوت میں دنیا بھر کے) شہروں میں کوئی شخص پیدا

۱؎ مزید حالات کے لئے ہماری کتاب "ظفر المحصلین باحوال المصنفین" دیکھئے ۱۲

نہیں کیا گیا اور (کیا آپ کو معلوم نہیں کہ) قوم ثمود کیساتھ (کیا معاملہ کیا) جو وادی القری میں (پہاڑ کے) پتھروں کو تراشا کرتے تھے (اور ان میں مکانات بنایا کرتے تھے) اور میخوں والے فرعون کے ساتھ جنہوں نے شہروں میں سر اٹھار کھا تھا اور انمیں بہت فساد مچار کھا تھا سو آپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا (یعنی عذاب نازل کیا) بیشک آپ کا رب نافرمانوں کی گھات میں ہے (جنمیں سے مذکورین کو تو ہلاک کر دیا اور موجودین کو عذاب کرنے والا ہے) حضرت مالک فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا دامن سمیٹ لیا کہ مبادا میرے کپڑے ان کے خون سے آلودہ ہوجائیں۔ منصور کچھ دیر تک خاموش رہا یہاں تک کہ وہ آتش غضب سرد ہو گئی جو ہمارا ادر منصور کے درمیان مشتعل تھی۔ اسکے بعد منصور نے کہا: دوات دے۔ آپ رُکے رہے۔ منصور نے کہا: تجھے دوات لینے سے کون چیز روک رہی ہے؟ آپنے کہا مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ تو اس سے کوئی گناہ (کی بات) لکھے اور میں تیرا شریک قرار پاؤں۔ یہ سنکر منصور نے تنگ آکر کہا: تم دونوں میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ ابن طاؤس نے کہا: ہم تو شروع سے یہی چاہتے تھے۔ حضرت مالک فرماتے ہیں کہ میں اس روز سے ہمیشہ عبداللہ بن طاؤس کی فضیلت اور برتری کا معترف رہا کہ ظالم بادشاہ کے سامنے انہیں حق گوئی میں کوئی جھجک محسوس نہیں ہوئی۔ بیدھڑک حق بات صاف صاف کہہ ڈالی یہ بھی خیال نہ کیا کہ غصہ میں بھرا بیٹھا ہے کہیں قتل نہ کرا دے۔ "افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر" اسی کو کہتے ہیں

ازتابِ آفتابِ حوادث چہ غم خورد ❋ آنرا کہ سائبان عنایت پناہ اوست

آئینِ جواں مرداں حق گوئی و بے باکی ❋ اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

——— ایک مرتبہ ابوجعفر نے حضرت سفیان ثوریؒ کو بلایا جب آپ تشریف لائے تو کہا: ابو عبداللہ! مجھے نصیحت کر۔ آپنے فرمایا: جو کچھ تو جانتا ہے اسی پر تونے کونسا عمل کر لیا جو میں تجھے اسکے متعلق نصیحت کروں جس سے تو ناواقف ہے؟ پس منصور کو کوئی جواب نہیں بن پڑا۔ سفیان ثوریؒ نے اس مختصر سے جملہ میں اسکو پوری نصیحت فرمادی کہ جتنا تجھے معلوم ہے اس پر عمل نہیں تو نامعلوم کی نصیحت عبث ہے۔ (فائدہ) آیت الم تر کیف الخ میں جس قوم کا تذکرہ ہے اس کے دو لقب ہیں عاد اور ارم کیونکہ عاد بیٹا ہے عاص کا اور وہ ارم کا، اور وہ سام بن نوح کا پس انکو عاد کہتے ہیں تسمیۃ لھم باسم ابیھم اور کبھی ارم تسمیۃ لھم باسم جد ہم۔ اور اس ارم کا ایک بیٹا عابر ہے اور عابر کا بیٹا ثمود جسکے نام سے ایک قوم مشہور ہے پس عاد و ثمود دونوں ارم میں جا ملتے ہیں عاد بواسطہ عاص اور ثمود بواسطہ عابر کے اور یہاں لفظ ارم اسلئے بڑھا دیا کہ اس قسم عاد میں دو طبقے ہیں متقدمین جن کو عاد اولیٰ کہتے ہیں اور متاخرین جن کو عاد اخریٰ کہتے ہیں پس ارم بڑھا دینے سے اشارہ ہوگیا کہ عاد اولیٰ مراد ہے کیونکہ بوجہ قرب و قلت وسائط کے ارم کا اطلاق عاد اولیٰ پر ہوتا ہے (کذا فی الحاشیہ)

حَدِيثُ عِيَانٍ أَوْ ذِئْبٌ فِي زِيِّ شَاةٍ

آنکھوں دیکھی بات یا بکری کے روپ میں بھیڑیا!

تشکّل الشیطان تشکّل انسان فعل شانٍ فعل ساع ❋ ہم ذئاب فی ثیاب او ثیاب فی ذئاب (جامی)

فَاجَاءَنَا بِمَجْلِسِ عُمْدَةِ الْقَرْيَةِ رَجُلٌ مُمْتَلِئٌ صِحَّةً وَقُوَّةً بِصَوْتٍ قَوِيٍّ جَهِيرٍ وَعِمَامَةٍ كَبِيرَةٍ حَمْرَاءَ، فِي عُنُقِهِ سُبْحَةٌ ضَخْمَةٌ، وَفِي يَدِهِ عَصًا غَلِيظَةٌ، قَدْ رُصِّعَتْ بِالْمَسَامِيرِ، دَخَلَ يُهَلِّلُ، وَيُكَبِّرُ مِنْ غَيْرِ اسْتِئْذَانٍ وَلَا سَلَامٍ، فَأَوَّلُ مَا وَقَعَ فِي قَلْبِي أَنَّهُ مُخَادِعٌ كَذَّابٌ فَانْبَرَيْتُ لَهُ دُونَ الْجَالِسِينَ، فَقُلْتُ لَهُ: مَنِ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ فُلَانٌ: فَقُلْتُ

وما عملك؟ فقال مِنَ المتوكّلين، فقلتُ: كيف تعيش؟ فقال من عند الكريم، فلم ازل استدرجه حتى صارحني في غير حياء انه مكث اعواما ستة ينفق من تحت السجّادة واقل ما كان يجد كل صباح عشرون قرشا، ثم حسد اقاربه على هذا الرزق، لما أفشى السرّ فانقطع عنه، وكان من العابدين القانتين، فقلتُ يا للعجب! اتشكر ربك وتعبده، فينقطع عنك رزقه ومعونته، وهو الذي يقول: لئن شكرتم لأزيدنّكم، والله انك لمفتر كذّاب، فعلاه خزي ولم يستطع ان يجيب شيئا، ثم استبان من خلال حديثه أنّه تارك بلدته وزوجه واولاده، وعاقّ لامّه وانّه يرحل من قرية الى قرية ويدخل على النساء ويجالسهن، وذكر بعض الجالسين كثيرا من معايبه ومخازيه، فشرحتُ للناس فضل الكسب وعمل اليد، وبيّنتُ لهم انّ نبيّ الله داؤد على نبينا وعليه الصلوٰة والسلام كان ياكل من عمل يده، وان عمر رضي الله تعالى عنه كان يُعظّم الرجل ويكبره فاذا علم انه لا عمل له أسقطه، وازدراه وانه لو كانت السّماء تمطر ذهبا، او الارض تتفجر فضّة، لفسد النظام، واختلّ العمرانُ، ولكان الانبياء والاولياء اولى بهذا المغنم الفيّاض فامن الناس بالحقّ وكفروا بالباطل وخرج الدجّال منا، وما ولم يعثر له احدٌ بعد على اثر

حلِّ لغات، ریان مصدر بمعنی اسم فاعل ہے اور حدیث کی اضافت عیان کی طرف از قبیل اضافت موصوف الی الصفۃ ہے یعنی عمر کا چشم دید واقعہ ہے۔ ذئب بھیڑیا جزناب (ای ہیئت) فجأنا مفاجاۃ ت مض کا واحد غائب ہے اچانک آجانا عمدۃ القریۃ مصر کا ایک مشہور گاؤں ہے۔ جہیر بلند آواز والا۔ جہر رک، جہارۃ۔ الصوتُ بلند ہونا (ف) جہراً جہاراً۔ بالقول آواز بلند کرنا۔ سبحۃ، تسبیح کے پڑھنے کے دانے، سبح (ف) سُبحاناً سبحان اللہ کہنا۔ سُبُّوح باری تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ سباحۃ فی الماء تیرنا۔ ضخمۃ ضخم کی تانیث ہے موٹا۔ ضخم (ک) ضخامۃ موٹا ہونا۔ مرصعت۔ رصّع الذہب بالجواہر سونے میں جواہر بٹھانا۔ المسامیر جمع مسمار لوہے کی کیل۔ سمر (ن) سمراً۔ العین گرم سلائی سے آنکھ پھوڑنا۔ سمورا رات میں قصہ گوئی کرنا۔ تخادع فریب دہندہ۔ فانبری ابھری۔ لہ پیش آنا۔ صارحنی صراحاً کھلم کھلا کہنا اعوام جمع عام سال سجادہ جائے نماز قرش ایک ترکی سکہ جو چالیس پارہ کے برابر ہوتا ہے القانتین جمع قانت فرماں بردار، مفتر افتراء سے اسم فاعل ہے اپنی طرف سے گھڑ لینا۔ خزی شرمندگی۔ ذلت۔ خزی (س) خزیاً ذلیل ہونا۔ خزایۃ۔ منہ شرم کرنا اس سے خزیٰ مؤنث خزیا ج خزایا۔ استبان ظاہر ہوا۔ خلال دیکھو صفہ ۔ عاق والدین کی نافرمانی کرنے والا۔ عق (ن) عقوقاً۔ امہ نافرمانی کرنا اس عاق ج عققۃ۔ مخازی جمع مخزاۃ رسوا کن اشیاء۔ وازدراہ دیکھو صفہ ۱۳ اختل اختلالاً خلل پذیر ہونا العمران آبادی، لم یعثر (ن) عثراً عثوراً مطلع ہونا۔

تشریح:۔

عمدۃ القریۃ کی مجلس میں ایک شخص ہٹا کٹا چاق چوبند تندرست۔ توانا بڑے دھڑ کے ساتھ سرخ پگڑی باندھے ہوئے ہمارے پاس اچانک آدھمکا جس کے گلے میں موٹے موٹے دانوں والی مالا تھی اور ہاتھ میں لوہے کی کیلوں سے جڑی ہوئی بہت موٹی لاٹھی تھی اس نے نہ اجازت طلب کی نہ سلام کیا اور لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر کہتا ہوا داخل ہوگیا۔ اس کو دیکھتے ہی میرے دل میں یہ بات آئی کہ یہ شخص پکا مکار دھوکے باز اور جھوٹا ہے

besturdubooks.wordpress.com

سے

ای درو تت برجبۂ از تقوی ☼ وز بردں جامۂ ریا داری

پردۂ ہفت رنگ رابگذار ☼ تو کہ درخانہ بوریا داری

پس حاضرین میں سے مرشد میرے سامنے آکر کہا: کون صاحب ہیں؟ اس نے کہا: فلاں شخص ہوں۔ میں نے کہا آپ کا کیا شغل ہے؟ اس نے کہا، متوکلین میں سے ہوں، میں نے کہا، آپکا گذارہ کیسے ہوتا ہے؟ اس نے کہا، بعض لوگوں کے ذریعے کہ جس میں اسکو رپینترے بازی کی، ڈھیل دیا رہا بیانگ کر وہ کھل گیا اور اس نے مجھ سے بلا شرمائے صفائی کے ساتھ کھلم کھلا کہنا شروع کیا کہ میں چھ سال تک جامع نماز کے نیچے سے خرچ کرتا رہا، کم سے کم جو مقدار میں ہر صبح پاتا تھا وہ میں قرض ہوتی تھی آہستہ آہستہ یہ راز فاش ہوگیا اور احباب اس رزق غیبی کی وجہ سے مجھ سے حسد کرنے لگے یہاں تک کہ روزی بند ہوگئی۔ ورنہ میں تو بڑے عابد و زاہد اور پارسا لوگوں میں سمجھا جاتا تھا۔ میں نے کہا: تعجب کا مقام ہے آپ اپنے خدا کی عبادت بھی کریں اور اس کا شکر بھی ادا کریں پھر بھی وہ اپنا رزق اور وظیفہ تجھ سے بند کردیں حالانکہ اس نے وعدہ کیا ہے کہ اگر تم میری نعمتوں کا شکر ادا کروگے تو میں تمکو اور زیادہ دونگا بخدا تو بڑا جھوٹا معلوم ہوتا ہے پس اس پر جھینپ چڑھ گئی اور جواب نہ دے سکا

بروے ریا خرقہ سہلست دوختن ☼ گرش باخدا در توانی فروختن

اس کے بعد دوران گفتگو میں اسکی اور بہت سی باتیں آشکارا ہوئیں معلوم ہوا

کہ وہ اپنا شہر اپنے بیوی بچے چھوڑے ہوئے ہے اور والدین کا نافرمان بھی ہے گاؤں گاؤں گھومتا پھرتا ہے عورتوں کے پاس آتا جاتا ہے ان کے پاس بیٹھتا اٹھتا ہے اس کے علاوہ لوگوں نے اسکی اور بہت سی برائیاں اور عیوب ذکر کئے۔ پس میں نے لوگوں کو کمائی اور دستکاری کی فضیلت کو واضح کیا اور بتایا کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد اپنے کام کاج اور اپنی کمائی سے کھاتے تھے۔ حضرت عمرؓ ہر شخص کی تعظیم و تکریم کرتے تھے مگر جب آپکو معلوم ہوتا تھا کہ اس کا کوئی کام نہیں ہے تو اسکو غیرت دلاتے اور نظروں سے گرا دیتے تھے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ اگر آسمان سونا برساتا اور زمین چاندی اگلتی تو نظام عالم بگڑ جاتا۔ آبادیاں خراب ہو جاتیں اور اگر بالفرض اسمیں کوئی خوبی ہوتی تو انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ اس نعمت کے زیادہ حقدار تھے پس لوگوں نے حق بات کو تسلیم کیا اور باطل کو ٹھکرا دیا اور وہ دجال رسوا ہو کر چلا گیا اور کسی نے اس کا نشان بھی نہ پایا۔

کجاست صوفی دجال فعل و ملحد شکل ☼ بگو بسوز کہ مہدی دیں پناہ رسید (حافظ)

(فائدہ) صحیح بخاری میں حضرت مقدام بن معدیکربؓ سے مروی ہے "قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیہ وان نبی اللہ داؤد علیہ السلام کان یاکل من عمل یدیہ" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنی کمائی سے بہتر روزی نہیں کھاتا اور اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنی دستکاری سے کھاتے تھے

جودُ الحاتِمِ الطائی

حاتم طائی کی سخاوت

رَوی مُحرَزُ مولی ابی هریرۃ قال: مَرَّ نفرٌ من عبدالقیس بقبرِ حاتمٍ فنزلوا قریبًا منه فقام الیه رجلٌ یقال له ابوالخیبری، وجعل یَرکُضُ برجله قبرَہٗ ویقول اقرِنا، فقال له بعضهم ویلك، ما یدعوك ان تعرِضَ لرجل قدمات قال: انّ طیّئًا تزعمُ انّهُ مانزَلَ به احدٌ الّا قراہُ ثم لبِثْنا اللیلُ، فناموا، فقام ابوالخیبری فزعًا، وهو یقول. واراحلتاہ

besturdubooks.wordpress.com

فقالوا له: مالك؟ قال: أتاني حاتم في النوم، وعقر ناقتي بالسيف، وأنا أنظر إليها، ثم أنشدني شعرًا حفظته يقول فيه:

أبا الخيبري وأنت امرؤ ... ظلوم العشيرة شتّامها
أتيت بصحبك تبغي القرى ... لدى حفرة قد صدت هامها
أتبغي لي الذم عند المبيت ... وحولك طيّ وأنعامها
فإنا لنشبع أضيافنا ... ونأتي المطيّ فنعتامها

فقاموا، وإذا ناقة الرجل تكوس عقيرًا، فنحروها، وباتوا يأكلون وقالوا: قرانا حاتم حيًا وميتًا، وأردفوا صاحبهم وانطلقوا سائرين، وإذا برجل راكب بعيرًا، ويقود آخر، قد لحقهم، وهو يقول: أيكم أبو الخيبري؟ قال الرجل: أنا، قال: فخذ هذا البعير، أنا عدي بن حاتم، جاءني حاتم في النوم، وزعم أنه قراكم بناقتك، وأمرني أن أحملك، فشأنك والبعير، ودفعه إليهم، وانصرف، وإلى هذه القضية أشار ابن دارة الغطفاني في قوله يمدح

عدی بن حاتم

أبوك أبو سفّانة الخير لم يزل ... لدن شبّ حتى مات في الخير راغبا
به تضرب الأمثال في الشعر ميتًا ... وكان له إذ ذاك حيًا مصاحبا
قرى قبره الأضياف إذ نزلوا به ... ولم يقر قبر قبله الدهر راكبا

حل لغات

الحاتم الطائی دیکھو ص۴۵۔ محرز دیکھو مقدمہ ص۲۹۔ ابی ہریرہ دیکھو ص۱۰۶۔ قبر دیکھو ص۸۔ رکض (ن) رکضا۔ الفرس ایڑ لگانا۔ رکضۃ حرکت۔ دھکا۔ اقرنا امر حاضر ہے۔ قری (ض) قری۔ الضیف میزبانی کرنا۔ قری مہمان کا کھانا۔ ویلک دیکھو ص۸۔ اجتھم اللیل چھپانا۔ وا راحلتاہ واؤ ندبہ کیلئے ہے اور راحلۃ مندوب ہے اسکے آخر میں الف استغاثہ کا ہے اور ہا سکتہ کیلئے ہے۔ عقر (ض) عقرا۔ ذبح کرنا زخمی کرنا۔ اونٹ کی کونچیں کاٹنا۔ ابا الخیبری منادی منصوب ہے اور حرف ندا محذوف اور جواب ندا شعر ثانی "اتیت بصحبک" میں ہے۔ العشیرۃ قبیلہ۔ شتام بہت گالی دینے والا دیکھو ص۶۲۔ حفرۃ گڑھا۔ قبر ج حفر۔ حفر (ض) حفرا۔ گڑھا کھودنا۔ حافرہ کھودی ہوئی زمین۔ ابتدائی حالت۔ صدت صدی (س) صدی سخت پیاسا ہونا ص صد، صادی، صدیان ج صواد۔ ہام تحقیق ہیم اہل جاہلیت کے اعتقاد کے مطابق ایک جانور ہے جو مرنے کی کھوپڑی سے پیدا ہوتا ہے نیز یہ بھی کہتے تھے کہ ہامہ ایک جانور کا نام ہے جو مقتول سے نکلتا ہے اور ہمیشہ فریاد کرتا ہے کہ مجھے پانی دو مجھے پانی دو یہاں تک کہ مقتول کا خون بہا لے لیا جائے۔ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ ہامہ الو ہے کہ وہ جس گھر پر بیٹھتا ہے اور بولنے لگتا ہے تو وہ گھر ویران ہو جاتا ہے۔ شریعت مطہرہ نے اس قسم کے اعتقادات کو باطل قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا طیرۃ ولا ہامۃ۔ بدشگونی اور ہامہ کچھ نہیں ہے۔ المبیت خوابگاہ۔ انعام جمع نعم چوپایہ اونٹ۔ نشبع دیکھو ص۱۲۔ اضیاف جمع ضیف مہمان۔ فنعتامہا اعتیام سے جمع متکلم ہے۔ اختیار کرنا۔ تکوس (ن) کوسا۔ البعیر ایک ٹانگ کے زخمی ہونے کیوجہ سے تین ٹانگوں پر چلنا۔ انحروہا ان کو ذبح کیا۔ اردفوا اردف۔ دوسرے کو اپنے ساتھ سوار کرنا۔ ابن دارہ دیکھو مقدمہ ص۳۳۔ عدی بن حاتم دیکھو مقدمہ ص۱۶۔

besturdubooks.wordpress.com

تشریح : حضرت ابوہریرہؓ کے آزاد کردہ غلام محرز نے بیان کیا ہے کہ قبیلہ عبدالقیس کا ایک گروہ حاتم کی قبر کے پاس گذرا تو انہوں نے حاتم کی قبر کے پاس پڑاؤ ڈالا۔ ابوالخیبری نام کا ایک شخص اٹھ کر حاتم کی قبر کو ٹھوکر لگاتا ہوا کہنے لگا: ہماری میزبانی کرو کسی نے اس سے کہا: کم بخت تو مردہ شخص سے میزبانی چاہتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ قبیلہ طی کا یہ خیال ہے کہ کسی شخص نے حاتم کی قبر کے پاس قیام نہیں کیا مگر یہ کہ حاتم نے اس کی میزبانی کی ہے لیتے ہی تھے انکو رات (کی تاریکی) نے چھپالیا اور وہ سوگئے (کچھ دیر کے بعد) ابوالخیبری گھبرا کر یہ کہتا ہوا اٹھا: ہائے میری اونٹنی! ساتھیوں نے اس سے کہا: تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: ابھی ابھی خواب میں میرے پاس حاتم طائی آیا اور اس نے میری نظروں کے سامنے میری اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں پھر اس نے کچھ اشعار پڑھے جملہ تک ابھی مجھے محفوظ ہیں ۔ اباالخیبری اھ اے ابوالخیبری تو قبیلہ طی پر ظلم کرنیوالا ہے بہت ہی بدگو آدمی ہے تو اپنے رفقاء کیساتھ آیا ہے مہمانی کا طالب ہے اس گڑھے کے پاس جسکا تو سخت پیاسا ہے۔ کیا تو میرے لئے شب گزاری کے وقت مذمت کا جویا ہے حالانکہ تیرے پاس قبیلہ طے اور اس کے چوپائے موجود ہیں۔ پس بیشک ہم اپنے مہمانوں کو شکم سیر کرتے ہیں اور بہترین سواریوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ پس سب لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور دیکھا تو واقعی اس کی اونٹنی زخمی تھی لنگڑا کر چل رہی تھی لوگوں نے اسکو ذبح کیا اور سب نے کھاتے پیتے رات گذاری اور کہنے لگے کہ حاتم نے زندگی میں بھی ہماری میزبانی کی اور مرنے کے بعد بھی۔ اس کے بعد وہ لوگ اپنے ساتھی (ابوالخیبری) کو سواری پر سوار کرکے چل پڑے تو اچانک ایک شخص آیا جو اونٹ پر سوار تھا اور ایک آدمی اسکو پیچھے سے ہانک رہا تھا اور وہ کہہ رہا تھا کہ تم میں ابوالخیبری کون ہے؟ ابوالخیبری نے کہا: میں ہوں۔ اس نے کہا: تو یہ اونٹ لے لے۔ میں حاتم کا بیٹا ہوں۔ آج رات خواب میں حاتم نے آکر مجھ سے کہا کہ میں نے ان لوگوں کی میزبانی انہیں کی اونٹنی سے کی ہے اور مجھے حکم کیا کہ میں تم کو سواری دیدوں۔ سو یہ سواری ہے جو چاہو سو کرو۔ چنانچہ وہ ان کو دیکر چلا گیا۔ ابن دارہ غطفانی نے عدی بن حاتم کی تعریف کرتے ہوئے اسی قصہ کی طرف اشارہ کیا ہے ۔ ابوسفانة اھ تیرا باپ ابوسفانة الخیر جوانی سے مرنے تک ہمیشہ خیر کا خواہاں رہا۔ اشعار میں اسکا نام اس کے مردہ ہوجانے کے باوجود ضرب المثل ہے اور زندگی میں وہ خود صاحب خیر تھا اس کی قبر نے مہمانوں کی میزبانی کی۔ جب وہ وہاں اترے اور اس سے قبل زمانہ بھر میں کسی قبر نے کسی سوار کی میزبانی نہیں کی؛

إن الحكم إلا لله

حکم خدا ہی کیلئے ہے

ع — الا الله كل الامر في خلقه معا ✹ اوليس الى المخلوق شئ من الامر

لما فتحت مصر أتى أهلها عمرو بن العاص حين دخل يومٌ من أشهر العجم. فقالوا يا أيها الأميرُ إن لنيلنا هذا سنةً لا يجري إلا بها قال وما ذاك؟ قالوا: إذا كان احدى عشرة ليلةً تخلو من هذا الشهر عمدنا إلى جاريةٍ بكرٍ بين أبويها فأرضينا أبويها، وجعلنا عليها من الثياب والحُلِيّ أفضلَ ما يكون ثم ألقيناها في هذا النيل، فقال لهم عمرو: إنّ هذا لا يكون أبدا في الإسلام، وإن الإسلامَ يهدمُ ما كان قبله. فأقاموا و النيل لا يجري قليلا ولا كثيرا، حتى همّوا بالجلاء. فلمّا رأى ذلك عمرو كتب الى عمر بن الخطاب

بذلك فكتب له ان قد اصبت بالذی قلت، وانّ الاسلام یهدم ما کان قبله وبعث بطاقة فی داخل کتابه وکتب الی عمرو انی قد بعثت الیك ببطاقة فی داخل کتابی فالقها فی النیل، فلما قدم کتاب عمر الی عمرو بن العاص اخذ البطاقة ففتحها فاذا فیها من عبدالله عمر بن الخطاب امیر المؤمنین الی نیل مصر فان کنت تجری من قبلك فلا تجر، وان کان الله یجریك فاسأل الواحد القهار ان یجریك فالقی البطاقة فی النیل قبل الصلیب بیوم فاصبحوا، وقد اجراه الله تعالیٰ ستة عشر ذراعا فی لیلة واحدة فقطع الله تلك السنة عن اهل المصر الی الیوم

حل لغات عمرو بن العاص دیکھو صفحہ ۱۲ جاریۃ بکر کنواری لڑکی۔ بین ابویہا یعنی وہ لڑکی جو والدین کی حیات میں پرورش یافتہ ہو کر وہ نازونعم میں پلنے کی بنا پر موٹی تازی ہوتی ہے۔ الحلی۔ زیورات۔ یہدم یعنی اسلام رسوم باطلہ کو ختم کر دیتا ہے۔ الجلا جلاان، جلوا۔ جلا منہ الرجل عن بلدہ جلاوطن کرنا۔ الامر واضح کرنا۔ بطاقۃ خط، پرچہ۔ پرزہ ج بطائق۔

تشریح:۔ جب ملک مصر فتح کر لیا گیا تو اہل مصر نے حضرت عمرو بن العاصؓ کے پاس آکر کہا: امیر المؤمنین! ہمارے دریائے نیل کا ایک طریقہ ہے جس کے بغیر (اس میں پانی) جاری نہیں ہوتا۔ آپ نے کہا وہ کیا؟ (طریقہ ہو) انہوں نے کہا جب اس مہینہ کی گیارہ تاریخ گذر جاتی ہے تو ہم نازونعم میں پلی ہوئی ایک لڑکی لیتے ہیں اور اس کے والدین کو (کچھ دے) کر راضی کر کے لڑکی کو عمدہ سے عمدہ زیورات اور کپڑے پہنا کر دریائے نیل میں ڈال دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ تو اسلام میں کبھی نہیں ہو سکتا کیونکہ دین اسلام نے مجمد رسومات جاہلیہ کو مٹا دیا ہے۔

پس وہ لوگ کچھ روز تک انتظار کرتے رہے مگر دریائے نیل (میں پانی) جاری نہ ہوا کم نہ زیادہ۔ یہاں تک کہ اہل مصر شہر بدر ہونے پر آمادہ ہو گئے۔ حضرت عمروؓ نے یہ حالت دیکھ کر حضرت عمرؓ کے پاس لکھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: آپ نے جو کچھ کہا صحیح کہا۔ بیشک دین اسلام نے جملہ رسومات جاہلیہ کو ختم کر دیا ہے:

حضرت عمرؓ نے رقعہ کے اندر ایک چھوٹا سا پرچہ رکھ کر حضرت عمروؓ کے پاس لکھ دیا کہ میں خط کے اندر ایک پرچہ تمہارے پاس بھیج رہا ہوں اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا۔ جب حضرت عمروؓ کے پاس وہ خط آیا تو آپ نے اس کو کھولا دیکھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا: اللہ کے بندے امیر المؤمنین عمر بن الخطاب کی طرف سے دریائے نیل کے نام۔ اگر تو از خود جاری ہوتا ہے تو تو جاری ہو یا نہ ہو ہمیں کوئی پرواہ نہیں، اور اگر تجھے خدا جاری کرتا ہے تو میں خدائے واحد قہار سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے جاری کر دے:
حضرت عمروؓ نے اس پرچہ کو صلیب (کواکب اربعہ کے طلوع ہونے) سے ایک روز قبل دریائے نیل میں ڈال دیا پس اہل مصر نے اس حالت میں صبح کی کہ اللہ نے دریائے نیل کو ایک ہی رات میں (اس کی عادت سے) سولہ ہاتھ اونچا جاری فرما دیا اور اہل مصر کے اس طریقہ جاہلیہ کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دیا۔ شیخ سعدیؒ نے سچ کہا ہے ۔ تو ہم گردن از حکم داور مپیچ : کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ :

صفة العدل

انصاف کی تعریف

besturdubooks.wordpress.com

قال معاوية: وانى لاستحيى ان اظلم من لا يجد ناصرًا على الا الله استعمل ابن عامر عمرو بن اصبع على الاهواز فلما عزله قال له ما جئت به؟ قال له: ما معى الا مائة درهم واثواب، قال: كيف ذلك؟ قال: ارسلتنى الى بلد اهله رجلان رجل مسلم، له مالى، وعليه ما علىّ ورجل له ذمة الله ورسوله، قال فوالله ما ادرى بت اين اضعها قال (الراوى) فاعطاه عشرين الفا قال النبى صلى الله عليه وسلم الظلم ظلمات يوم القيمة

تشریح: حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ میں ایسے شخص پر ظلم کرنے سے شرماتا ہوں جس کا اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں۔ ابن عامر نے حضرت عمرو بن اصبع کو اہواز کا حاکم بنا دیا تھا جب اس نے آپ کو معزول کیا تو آپ سے کہا: کیا لائے ہو؟ آپ نے کہا: میرے ساتھ ایک سو درہم اور چند کپڑوں کے سوا کچھ نہیں۔ ابن عامر نے کہا وہ کیسے؟ آپ نے کہا: تو نے مجھے ایسے شہر کی جانب بھیجا تھا جس میں دو ہی قسم کے آدمی ہیں ایک تو مسلمان جن کیلئے وہی چیز سود مند ہے جو میرے لئے مفید ہے اور جو چیز میرے لئے ضرر رساں ہے وہی ان کیلئے نقصان دہ ہے، دوسرے وہ شخص جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے پس میں کس کے مال پر ہاتھ ڈالتا راوی کہتا ہے کہ ابن عامر نے آپ کو بیس ہزار درہم عنایت کئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ظلم قیامت کے دن بہت سی تاریکیوں کا مجموعہ ہوگا۔

كتب عمر بن عبد العزيز رضى الله عنه لما ولى الخلافة الى الحسن بن ابى الحسن البصرى ان يكتب اليه بصفة **الامام العادل** فكتب اليه الحسن رحمة الله، اعلم يا امير المؤمنين ان الله جعل الامام العادل قوام كل مائل وقصد كل جائر وصلاح كل فاسد وقوة كل ضعيف ونصفة كل مظلوم ومفزع كل ملهوف **والامام العدل** يا امير المؤمنين كالراعى الشفيق على ابله الرفيق الذى يرتاد لها اطيب المرعى، ويذودها عن مراتع المهلكة ويحميها من السباع ويكنفها من اذى الحر والقر **والامام العدل** يا امير المؤمنين كالاب الحانى على ولده، يسعى لهم صغارا ويعلمهم كبارا يكتسب لهم فى حيوته ويدخر بعد مماته

حل لغات: عمر بن عبد العزیز دیکھو ص ۹، الحسن البصری دیکھو ص ۔ قوام منتظم امور، مدبر، قصد استقامت، میانہ روی۔ جائر جار ان یجور ا من الطریق راستے سے ہٹ جانا۔ علیہ ظلم کرنا س جائر ج جورۃ۔ نصفۃ عدل وانصاف۔ مفزع جائے پناہ۔ فزع (ف، فزعا۔ سے خوف کرنا (س، فزعا دہشت زدہ ہونا۔ ملہوف غمزدہ دیکھو ص یرتاد ارتیاد طلب کرنا۔ مرعی چراگاہ گھاس یذود (ن) ذودا۔ ہٹانا۔ دفع کرنا۔ مراتع جمع مرتع چراگاہ، مہلکۃ مصدر میمی ہے۔ یحمیھا دیکھو ص ۲ ۔ سباع جمع سبع درندہ یکنف دیکھو ص ۔ حر گرمی، قر ٹھنڈک، الحانی اسم فاعل ہے حنی (ض) حنا حنا وۃ عزت واکرام میں مبالغہ کرنا۔

تشریح:۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے خلیفہ ہونے کے بعد حضرت حسن بصریؒ کے پاس خط لکھ کر امام عادل کے اوصاف دریافت کیے آپ نے لکھا امیرالمؤمنین! واضح ہو کہ اللہ نے امام عادل کو ہر ٹیڑھے کو سیدھا کرنے والا، ہر کج رو کو سیدھی راہ پر لانے والا، ہر فاسد کی صلاح، ہر ضعیف کی قوت، ہر مظلوم کیلئے انصاف، ہر غمزدہ کیلئے ملجا و ماویٰ بنایا ہے امام عادل مثل چرواہے کے ہے جو اپنے ڈھور ڈنگر پر نہایت شفیق و مہربان ہوتا ہے ان کیلئے عمدہ چراگاہ تلاش کرتا ہے مہلک چارے سے روکتا ہے درندوں سے حفاظت کرتا ہے گرمی سردی کی تکلیفوں سے بچاتا ہے اور امام عادل مثل باپ کے ہے جو اپنی اولاد کی ہر طرح دیکھ بھال کرتا ہے اولاد چھوٹی ہوتی ہے تو ان کیلئے دوڑ دھوپ کرتا اور کمائی ہو جاتی ہے تو انکو تعلیم دیتا ہے پوری زندگی بھر ان کیلئے کماتا ہے اور مرتے وقت ان کیلئے سب چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔

والإمامُ العدلُ یا امیرَ المؤمنین! کالأمِّ الشفیقةِ البَرَّةِ الرفیقةِ بولدِها حَمَلَتْه کُرهاً ووَضَعَتْه کُرهاً ورَبَّتْه طفلاً تسهرُ بسهرِه وتسکنُ بسکونِه، ترضعُه تارةً وتفطمُه أُخریٰ وتفرحُ بعافیتِه، وتغتمُّ بشکایتِه والإمامُ العدلُ یا امیرَ المؤمنین! وَصِیُّ الیتامیٰ وخازنُ المساکین، یُرَبِّی صغیرَهم ویَمُوْنُ کبیرَهم والإمامُ العدلُ یا امیرَ المؤمنین کالقلبِ بین الجوانحِ تصلحُ الجوانحُ بصلاحِه، وتفسدُ بفسادِه والإمامُ العدلُ یا امیرَ المؤمنین! هو القائمُ بین اللّٰه وبین عبادِه. یسمعُ کلامَ اللّٰه ویُسمِعُهم، وینظرُ إلی اللّٰه ویُرِیهم، وینقادُ إلی اللّٰه، ویقودُهم فلا تکن یا امیرَ المؤمنین! فیما ملّکک اللّٰهُ کعبدٍ ائتمنه سیّدُه. واستحفظه مالَه فبدَّدَ المالَ وشرَّدَ العیالَ فأفقرَ أهلَه، وفرّقَ مالَه، واعلمْ یا امیرَ المؤمنین! انّ اللّٰهَ أنزلَ الحدودَ لیزجرَ بها عن الخبائثِ والفواحشِ، فکیف إذا أتاها مَن یلیها. وانّ اللّٰهَ أنزلَ القصاصَ حیوةً لعبادِه فکیف إذا قتلهم مَن یقتصُّ لهم۔ —

حل لغات: البرة بمعنی بارة، برّ (ن،ض) برّاً حسن سلوک کرنا۔ والدہ اطاعت کرنا۔ کرہ مشقت۔ السهر (س) سهوراً جاگنا۔ تفطم دودھ چھڑانا۔ تفرح (س) خوش ہونا۔ تغتم اغتماماً غمگین ہونا۔ شکایة بیماری۔ وصی وصیت کرنیوالا، جس کو وصیت کی جائے۔ یتامیٰ جمع یتیم نابالغ بچہ جس کا باپ مر گیا ہو یتیم (ض،س،ک) یُتماً یتیم ہونا۔ خازن جمع کنندہ ج خزنة خزن (ن) خزناً المال ذخیرہ کرنا۔ خزن (ن،س) خزناً (ک) خزانة۔ اللحم بدبودار ہونا۔ ص خزین۔ یمون (ن) مُوناً مؤنة نان نفقہ برداشت کرنا۔ ص مائن۔ الجوانح جمع جانحة پسلی، جنح (ف،ن،ض) جنوحاً۔ الیه مائل ہونا۔ ائتمنه امین بنایا۔ بدّد۔ الشیٔ متفرق کرنا۔ شرّد دھتکارنا بھگانا۔ شرد (ن) شروداً و شراداً بدک کر بھاگنا۔ جمل الشاطاعت سے نکل جانا ص شارد ج شرّد زجر (ن) زجراً روکنا۔ الفواحش جمع فاحشة سخت قبیح چیز۔

تشریح:۔ اور امام عادل شفیقہ اور مہربان ماں کی طرح ہے جس نے اپنے بچے کو بڑی مشقت کیساتھ پیٹ میں رکھا اور پھر بڑی مشقت کیساتھ اس کو جنا اور بچپنے سے اسکو اس طرح پالتی ہے کہ اس کے جاگنے سے خود بھی جاگتی ہے اور اس کے سکون سے سکون پاتی ہے۔ کبھی اسکو دودھ پلاتی ہے کبھی چھڑاتی ہے اس کی عافیت سے مسرور ہوتی ہے اور اس کی بیماری سے غمگین۔ اور امام عادل

یتیموں کا رکھوالا ہے ناداروں کے لئے ذخیرہ کرنیوالا ہے ان کے چھوٹوں کی پرورش کرتا ہے اور بڑوں کے نان نفقہ کا بار اٹھاتا ہے اور امام عادل پسلیوں کے درمیان دل کی طرح ہے کہ اس کے درست ہونے سے تمام اعضاء درست رہتے ہیں اور اس کے خراب ہونے سے خراب ہو جاتے ہیں اور امام عادل قائم بین اللہ اور بین العباد ہوتا ہے اللہ کا کلام سنتا ہے۔ بندوں کو سناتا ہے۔ اللہ کو دیکھتا ہے بندوں کو دکھلاتا ہے۔ اللہ کا مطیع ہوتا ہے اور بندوں کو اس کی اطاعت کیطرف لاتا ہے۔ بس اے امیر المومنین! اللہ نے جن چیزوں کا تجھے مالک بنایا ہے ان میں اس غلام کی طرح نہ ہو جانا جس کو اس کے آقا نے امین سمجھ کر اپنے مال کی حفاظت چاہی اور اس نے مال کو بکھیر دیا اور اہل و عیال کو دھتکار بھگایا پس گھر والوں کو محتاج اور مال کو تاراج کر دیا۔ امیر المومنین! واضح ہو کہ اللہ نے منکرات و فواحش سے روکنے کیلئے کچھ حدود و احکام نازل کئے ہیں۔ سو اگر والی حدود ہی بدکاریں کرنے لگے تو خدا اس کو کیوں نہیں عذاب دے گا اور اللہ نے فریضہ قصاص نازل کیا ہے جو بندوں کیلئے باعث حیات ہے اب اگر والی قصاص ہی ظلماً قتل کرنے لگے تو اللہ اسکی گرفت کیوں نہیں کرے گا

واذكر يا امير المؤمنين الموتَ ومابعدهٗ وقلّةَ أشياعِك عندهٗ وأنصارِك عليه، فتزوّدله ولِمابعدهٗ من الفزع الاكبر، واعلم يا امير المؤمنين! ان لك منزلاً غير منزلك الذي انت فيه، يطول فيه ثَواؤُك، ويفارقك أحبّاؤُك يسلمونك في قعرهٖ فريدًا وحيدًا، فتزوّدله مايصحبُك يوم يفرّ المرءُ من أخيه وأمّه وأبيه وصاحبته وبنيه، واذكر يا امير المؤمنين! اذا بُعثِر مافي القبور وحُصِّل مافي الصدور، فالاسرار ظاهرة، والكتابُ لايغادِر صغيرةً ولاكبيرةً الا أحصاها فالآن يا امير المؤمنين! وانت في مَهَلٍ قبل حلولِ الاجلِ وانقطاع الأمل، لاتحكم بحكم الجاهلين، ولاتسلك بهم سبيلَ الظّٰلمين، ولا تُسلِّطِ المستكبرين على المستضعفين، فانهم لايرقبون في مؤمنٍ إلًّا ولاذمّةً فتبوءَ بأوزارك وأوزارٍ معَ اوزارك، وتحمل أثقالك وأثقالاً مع أثقالك، ولايغرّنّك الذين يتنعّمون بما فيه بؤسك، ويأكلون الطيّباتِ في دنياهم بإذهاب طيّباتك في آخرتك، لاتنظر الى قدرتك اليوم، ولكن انظر الى قدرتك غدًا، وانت مأسورٌ في حبائل الموت وموقوفٌ بين يدي الله في مجمعٍ من الملائكة والنبيين، والمرسلين وقد عنتِ الوجوهُ للحيّ القيّوم. اني يا امير المؤمنين! وان لم ابلغ بعظتي مابلغه اولوالنهى من قبلي، فلم آلُك شفقةً ونصحًا، فانزل كتابي كمداوي حبيبه، يسقيه الأدوية الكريهة لمايرجو له في ذٰلك من العافية والصحة والسلام عليك يا امير المؤمنين ورحمة الله وبركاته۔

حل لغات: اشیاع جمع شیعہ ناصر و مددگار دیکھو ص۱۵۵۔ الفزع دیکھو ص۲۰۱۔ فزع اکبر سے مراد نفخۂ ثانیہ یا وہ وقت ہے جب موت کو کو ذبح کیا جائیگا (کما ورد فی الحدیث)۔ ثواء کَ ثویٰ (ض) ثواء لُقوا۔ المکان و فیہ، بہ اقامت کرنا۔ قعر گڑھا ج قعور۔ بعثر بعثرۃ بکھیرنا

لا لیا در مغادرۃ ترک کرنا چھوڑنا۔ مہل نرمی، آہستگی، مہل (ف) مہلاً، مہلۃً۔ فی العمل اطمینان سے کام کرنا (س) مہلاً۔ الرجل بھلائی
میں پیش قدمی کرنا۔ لا یرقبون ان رقوباً نگہبانی کرنا۔ انتظار کرنا۔ اِلّ عہد، جھوٹ (ن) بُوراً۔ الیہ لوٹنا۔ بالحق اقرار کرنا۔ اوزار جمع وِزر
گناہ، لا الیہ تک دیکھو مٹ۔ اَبُوتک پوس، شدت، حبائل جمع حبالۃ پھندا۔ عنت (ن) عُنُواً فرماں بردار ہونا۔ نہی جمع نہیۃ
عقل، لم آلُ اَلُو سے مضارع متکلم مجزوم ہے بمعنی کوتاہی کرنا۔ اصل میں اُوْتھا (بالہمزتین) اول کلمہ میں دو ہمزہ جمع ہوئے
اور ہمزہ ثانیہ ساکنہ کا ماقبل مفتوح ہے لہٰذا الف سے بدل دیا اور آخر کلمہ (یعنی واؤ) حرف جزم یعنی لم کی وجہ سے ساقط ہو گیا۔ مداوی مداواۃ
سے اسم فاعل ہے۔" تشریح:- امیرالمؤمنین! موت اور مابعد الموت کی مصیبتوں کو اور اس موقعہ پر یار و مددگار کے نہ ملنے
کو یاد کر اور موت و مابعد الموت سے فزع اکبر (لفظہ ثانیہ یا فزع موت) تک کیلئے زادراہ حاصل کر اور یاد رکھ کہ جس گھر میں تو اب ہے اس کے
علاوہ تیرا ایک اور گھر ہے جس میں تجھے عرصہ دراز تک رہنا ہے تجھے تیرے دوست احباب تن تنہا ایک گڑھے میں ڈال کر علیحدہ ہو جائیں گے
پس وہ سامان کر جو اس دن تیرے ساتھ رہے جس دن ہر شخص اپنے بھائی، ماں، باپ، بیوی، اولاد سے کنارہ کش ہوگا اور اس وقت کو یاد کر
جب کہ قبروں سے مُردوں کو زندہ کیا جائے گا اور جو کچھ دلوں میں ہے سب آشکارا کر دیا جائے گا اور ڈھکی چھپی چیزیں عیاں ہوں گی اور نامۂ
اعمال قلمبند کئے بغیر نہ کسی چھوٹے گناہ کو چھوڑتا ہے نہ بڑے گناہ کو۔ پس اے امیرالمؤمنین! اب کہ تو موت آنے اور امید ختم ہونے سے پیش تر
نرمی اور سہولت میں ہے۔ خلاف شرع حکم اور رعایا کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ نہ کر اور زیردستوں پر جفا شعاروں کو مسلط نہ کر کیونکہ وہ کسی مومن کے
بارے میں نہ قرابت کا پاس کرتے ہیں نہ قول و قرار، پس تیرے سر تیرے گناہوں کے ساتھ اوروں کے گناہوں کا بھی وبال ہوگا اور تو اپنے
بوجھ کے ساتھ اور کتنے ہی بوجھ اٹھائے گا اور تجھے وہ لوگ دھوکے میں نہ ڈالیں جو ایسی چیز دے کر راحت کی زندگی بسر کرتے ہیں جن میں تیرا
نقصان ہے اور تیری اخروی لذتوں کو پامال کر کے دنیا میں مزے اڑاتے ہیں۔ تو آج اپنے بل بوتے کو نہ دیکھ بلکہ کل کی طاقت پر نظر رکھ جب کہ
تو موت کے پھندوں میں پھنسا ہوگا اور ملائکہ اور انبیاء اور رسولوں کے مجمع میں اللہ کے دربار میں کھڑا ہوا ہوگا اور تمام چہرے اس حی و قیوم
کے سامنے جھکے ہوں گے۔ سہ (حاکم بحکم دمم نزند گر گواہ نیست ✻ حاکم کہ خود گواہ بود قصہ مشکل است)

"امیرالمؤمنین! اگرچہ میں اتنی نصیحت نہیں کر پایا جتنی کہ پہلے دانشوروں نے کی ہے تاہم میں نے شفقت و خیرخواہی میں کوتاہی
نہیں کی۔ لہٰذا میرے اس خط کو ایک شفیق معالج خیال کر جو صحت و عافیت کی توقع پر اپنے محبوب کو کڑوی دوائیں پلاتا ہے۔ والسلام علیک
یا امیرالمؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"۔ سہ تحمل چو زہرت نماید نخست ✻ دے شہد گردد چو در طبع رست

لا یضیع اجر من غار للہ

غیرت مندوں کا اجر ضائع نہیں ہوتا!

ذکر الحریری فی الدرۃ ان ابا العباس المبرد ذکر ان اباعثمان المازنی قصدہ بعض اھل الذمۃ لیقرأ علیہ کتاب
سیبویہ، وبذل لہ مائۃ دینار، فامتنع ابوعثمان من قبول بذلہ، فقلت لہ جُعلت فداک، اترک ھذہ النفقۃ
مع فاقتک وشدۃ اضاقتک فقال ان ھذا الکتاب یشتمل علی ثلثمائۃ کذا وکذا آیۃ من کتاب اللہ تعالیٰ، ولست

bestsurdubooks.wordpress.com

آرے ان أمكن منه ذمیا غیرةً علی کتاب الله وحمیةً له، قال فاتفق أن غنّت جاریةٌ بحضرة الواثق

بقول العرجی	أظلومُ إنّ مصابكم رجلا		اهدی السّلام تحیّة ظُلمُ

فاختلف مَن بالحضرة فی اعراب رجل فمنهم مَن نصبه بانّ، علی انّه اسمها، ومنهم مَن رفعه علی انّه خبرها والجاریة مُصِرّةٌ علی انّ شیخها اباعثمان لقّنها ایّاه، بالنصب فأمر الواثق باحضاره، قال ابوعثمان فلما مثلتُ بین یدیه، قال: مِن الرجلُ؟ قلتُ من بنی مازنٍ، قال: من ایّ الموازن؟ أمازن تمیم ام مازن قیس ام مازن ربیعة، قلتُ من مازن ربیعة، فکلّمنی بکلام قومی، وقال لی: باسمك؟ یرید ما اسمك، وهم یقلبون المیم باءً، و الباء میمًا، اذا کان فی اول الاسماء فکرهتُ ان اجیبهٗ علی لغة قومی لئلا اواجهه بالمکر، فقلتُ: بکرٌ یا امیر المؤمنین ففطِن لما قصدتُه، واعجب منه، ثم قال: ماتقول فی قول الشاعر ۔ اظلوم ان (البیت) أترفع رجلا ام تنصبه، فقلتُ: بل الوجهُ النصب قال، ولِمَ ذلك؟ فقلتُ: ان مُصابکم رجلًا مصدر بمعنی اصابتکم فاخذ الیزیدی فی معارضتی، فقلتُ هو بمنزلة قولك: ان ضربکم زیدًا الظلمٌ فالرجل مفعول مُصابکم ومنصوب به، والدلیل علیه ان الکلام معلق الی ان یقول ظلم فیکمل فاستحسنه الواثق ثم امرلی بالف دینار وردّنی مکرمًا، قال ابوالعباس: فلما عاد الی البصرة قال: کیف رأیتَ یا ابا العباس ارَدْدنا لِلّٰهِ تعالیٰ مائةً فتعوّضنا بالف۔

حل لغات: غار (س) غیرةً۔ الرجل غیرت کھانا ص غیور ج غیاری۔ الحریری[ع] ابوالقاسم بن علی بن محمد بن عثمان بصری شہر بصرہ کے قریب قصبہ مشان کے اندر ۴۴۶ھ میں پیدا ہوئے۔ نہایت ذکی، ہوشیار، نازک خیال، فصاحت وبلاغت میں یکتا علم لغت امثال نحو، معانی، بیان، بدیع میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ مقامات حریری اس کا بین ثبوت ہے اس کے علاوہ درۃ الغواص فی اوہام الخواص، ملحۃ العرب وغیرہ بھی آپ نے لکھی ہیں۔ ان کی وفات ۵۱۶ھ میں ہوئی ہے۔ المبرد دیکھو ص۔ ابوعثمان المازنی بکر بن محمد بن بقیہ، عدی بصری بڑے متقی، پرہیزگار اور اپنے زمانہ کے امام تھے۔ علم صرف کو سب سے پہلے آپ ہی نے مدون کیا۔ اس سے قبل یہ علم علم نحو میں گڈمڈ تھا آپ نے علم ادب ابوعبیدہ، اصمعی، ابوزید انصاری وغیرہ سے حاصل کیا تھا، مبرد، ریاشی، تبریزی ان کے شاگرد تھے۔ قاضی بکار بن قتیبہ کہتے ہیں کہ میں نے کسی نحوی کو نہیں دیکھا کہ وہ فقہاء سے مشابہت رکھتا ہو مگر حیان بن ہرمز اور مازنی، مبرد کہتے ہیں کہ نحو میں سیبویہ کے بعد مازنی سے بڑھ کر کوئی نہ تھا۔ علل النحو، کتاب الالف واللام، کتاب التصریف، کتاب الدیباج۔ کتاب ما یلحن فیہ العامہ انہی کی تصانیف ہیں جو ایک سے ایک عمدہ ہے مازنی نے ۲۴۸ھ یا ۲۴۹ھ میں وفات پائی۔ اہل الذمہ دار الاسلام میں معاہد ہو کے ساتھ رہنے والے یہود ونصاریٰ وغیرہم۔ بذل (ن، ض) بذلا الشئ دینا۔ جہدہ پوری کوشش کرنا۔ العرجی عرج ایک منزل ہے جو مکہ معظمہ کے راستہ میں پڑتی ہے۔ الواثق۔ ابوجعفر ہارون بن معتصم بن ہارون الرشید یہ ایک رومی کنیز قراطیس کے شکم سے ۱۹۶ھ میں مکہ کے راستے میں اس کی پیدائش ہوئی تھی معتصم کی وفات کے دن یوم پنج شنبہ ۸ ربیع الاول ۲۲۷ھ کو اس کے ہاتھ پر خلافت کی

ع تفصیلی حالات کیلئے ہماری کتاب "ظفر المحصلین باحوال المصنفین" دیکھئے۔

بیعت ہوئی اور اس کا لقب واثق باللہ رکھا گیا۔ اس کی عمر ۳۲ سال تھی کہ مرض استسقاء میں مبتلا ہوا اور ۲۴ ذی الحجہ ۲۳۲ھ کو انتقال کر گیا مدت خلافت پانچ سال ۹ ماہ اور گیارہ روز رہی۔ النعرجی دیکھو مقدمہ ۳۲، اظلوم ہمزہ ندائیہ ہے اور ظلوم ظالم کا مبالغہ ہے جس سے مراد محبوب ہے۔ مصاب مصدر میمی ہے نشانہ پر تیر مارنا۔ درد مند بنانا۔ رجلا مصاب کا مفعول بہ ہے اور موصوف ہے اہدی السلام تحیۃ جملہ صفت ہے۔ ظالم ان کی خبر ہے۔ تمثلت (ک) مثولاً بین یدیہ کسی کے سامنے کھڑا ہونا۔ مثالۃ افضل ہونا اور مثولاً مانند ہونا۔ مثلۃ امم ماضی کی عبرت ناک سزائیں ج مثلات ۔

تشریح

علامہ حریری نے "درۃ الغواص" میں ابوالعباس مبرد نحوی سے بیان کیا ہے کہ کچھ ذمیوں نے چاہا کہ ابوعثمان مازنی سے کتاب "سیبویہ" پڑھیں اور اس سلسلہ میں بطور نذرانہ ان کو سو(۱۰۰) اشرفیاں دیں مگر ابوعثمان قبول کرنے سے باز رہے۔ میں نے کہا: آپ پر قربان ہو جاؤں آپ اس قدر تکلیف اور فقر وفاقہ کے باوجود اس نفقہ کو چھوڑ رہے ہیں؟ آپ نے کہا "یہ کتاب قرآن پاک کی تین سو آیتوں پر مشتمل ہے غیرت کا یہ تقاضہ نہیں کہ میں ایک ذمی کو اس پر قابو دوں، مبرد کہتا ہے کہ اتفاق کی بات ایک کنیز نے واثق باللہ کے روبرو عرجی شاعر کا یہ شعر گایا ۔ اظلوم ان مصابکم ۔۔۔ (اے ظالم! تیرا ایسے شخص (کے دل) کو گھائل کرنا جس کا صرف اتنا قصور ہے کہ اس نے ہدیہ سلام پیش کیا ہے عظیم ترین ظلم ہے (مجلس ارباب علم سے بھری ہوئی تھی) اہل مجلس نے "رجل" کے اعراب میں اختلاف کیا چنانچہ بعض نے "ان" کا اسم قرار دیتے ہوئے نصب دیا اور بعض نے اس کی خبر مانتے ہوئے رفع دیا کنیز نے (کسی کا کہا نہ مانا اور اس پر) اصرار کیا کہ مجھے استاد ابوعثمان مازنی نے نصب بتایا ہے واثق (بھی علم دوست آدمی تھا اس لئے تحقیق کے پیچھے پڑ گیا اور اس نے مازنی کو طلب کیا۔ مازنی کہتے ہیں کہ جب واثق کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا کس قبیلہ سے ہو؟ میں نے کہا، بنی مازن سے، واثق نے کہا، کون سے مازن سے مازن تمیم سے یا مازن قیس سے یا مازن ربیعہ سے؟ میں نے کہا، مازن ربیعہ سے، پس واثق نے میری قوم ربیعہ کے محاورہ کے مطابق ما اسمک کے بجائے "با اسمک" کہا کیونکہ مازن ربیعہ کے لوگ "با" کی جگہ میم اور میم کی جگہ با بولتے ہیں جب اسموں کے شروع میں ہوں میں نے اپنی قوم کی زبان کے مطابق جواب دینا اس لئے مناسب نہ سمجھا کہ مواجہت بالمکر لازم آتی تھی اس لئے میں نے (اپنی لغت کو چھوڑ کر) کہا، بکر، اے امیرالمومنین! واثق میرا مقصد سمجھ گیا اور بہت خوش ہوا، اس کے بعد کہا: "اظلوم ان مصابکم رجلا" میں رجل کو نصب دیتے ہو یا رفع؟ میں نے کہا: نصب! واثق نے کہا، کس لئے؟ میں نے کہا، مصابکم مصدر ہے بمعنی اصابتکم یزیدی (اس مجلس میں موجود تھا اس) نے مجھ سے معارضہ شروع کر دیا میں نے کہا یہ کلام، بمنزلہ "ان ضربکم زیدا ظلم" کے ہے، رجلا مصابکم کا مفعول ہے اس لئے منصوب ہے دلیل یہ ہے کہ کلام ظلم کہنے پر موقوف ہے ظلم کہنے کے بعد کلام تام ہوتا ہے " واثق نے اس تقریر کو پسند کیا اور مجھے ہزار اشرفیاں دیکر اعزاز واکرام کیساتھ رخصت کیا، مبرد کہتا ہے کہ جب مازنی روانہ ہو کر بصرہ آئے تو مجھ سے کہا، ابوالعباس! دیکھا میں نے سو اشرفیاں واپس کیں اللہ نے اس کے بدلے میں ہزار اشرفیاں مرحمت فرمائیں۔

ے مکن سعدیا دیدہ بر دست کس ❁ کہ بخشندہ پروردگار ست وبس

نُبْذَةٌ مِنْ ذِكْرِ الحَجَّاج

حجاج کا تھوڑا سا تذکرہ!

ے بقومے کہ نیکی پسندد خدائے ، دہد خسرو عادل نیک رائے ، چو خواہد کہ ویراں کند عالمے ، کند ملک در پنجۂ ظالمے

يقال: ان الحجاج بعد قتل ابن الزبير ذهب الى المدينة، وعلى وجهه لثام، فرأى شيخا خارجا من المدينة، فسأله عن
حال اهل المدينة، فقال: شر حال، قُتل ابن حواري رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: من قتله؟ قال: الفاجر اللعين
الحجاج، عليه لعائن الله ورسله من قليل المراقبة لله، فغضب الحجاج غضبا شديدا، ثم قال: ايها الشيخ! اتعرف
الحجاج اذا رأيته؟ قال: نعم، ولا عرّفه الله خيرا، ولا وقاه ضيرا، فكشف الحجاج اللثام عن وجهه، وقال: ستعلم
الآن اذا سال دمك الساعة، فلما تحقق الشيخ انه الحجاج، قال: ان هذا لهو العجب يا حجاج! انا فلان
أُصرع من الجنون في كل يوم خمس مرات، فقال الحجاج: اذهب لا شفى الله الابعد من جنونه ولا عافاه
وخلوص هذا من يد الحجاج من العجب، لان اقدامه على القتل ومبادرته اليه امر لم يُنقل مثله عن احد، وكان يخبر
عن نفسه، ويقول: ان اكبر لذاتي سفك الدماء، وقال بعضهم: والاصل في ذلك انه لما وُلد، لم يقبل ثديا، فتصوّر
لهم ابليس في صورة الحرث بن كلدة طبيب العرب، وقال: اذبحوا له تيسا اسود، والعقوه من دمه، واطلوا به وجهه،
ففعلوا به ذلك، فقبل ثدي امه، وذكر انه أُتي اليه بامرأة من الخوارج، فجعل يكلمها، وهي لا تنظر اليه ولا ترد عليه
كلاما، فقال لها بعض اعوانه: يكلمك الامير وانت معرضة؟ فقالت: اني استحيي ان انظر الى من لا ينظر الله اليه،
فامر بها فقتلت، وقد أُحصي الذي قتل بين يديه صبرا فبلغ مائة الف وعشرين الفا.

حل لغات نبذۃ شئ کا حصہ، ٹکڑا، گوشہ ج نُبَذٌ نبذ (ض) نبذا۔ الشئ پھینک دینا۔ العہد توڑنا۔ الحجاج مشہور ظالم کا نام ہے اسکی کنیت ابو محمد اور باپ کا نام یوسف الحکم ہے سنہ ۴۰ھ میں یا اس کے کچھ بعد پیدا ہوا۔ عبد الملک بن مروان کی جانب سے عراق اور خراسان کا گورنر تھا۔ عبد الملک کی وفات کے بعد جب ولید بن عبد الملک ولی عہد ہوا تو اس نے بھی اس کو مذکورہ بالا عہدے پر برقرار رکھا۔ حجاج کی ستم ظریفی اور خونریزی کے واقعات عجائبات عالم میں سے ہیں۔ تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ایک لاکھ بیس ہزار مسلمانوں کو اپنی حکومت کے زمانہ میں کھلا قتل کرایا ہے۔ لڑائیوں کے مقتولین ان کے علاوہ ہیں۔ حجاج خود کہا کرتا تھا کہ میرے نزدیک لذیذ ترین شئے خونریزی ہے۔ اس نے صحابہ پر جو مظالم کئے ان کا ادنیٰ نمونہ یہ ہے کہ عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن زبیر کو شہید کرایا حرم مکہ میں کشت و خون کیا۔ خانہ کعبہ پر منجنیق سے گولہ باری کی جس کی وجہ سے حرم شریف کے پردے جل گئے سب سے اخیر میں جن بزرگ کو اس نے شہید کیا وہ سعید بن جبیر یعنی ابن عباس کے شاگرد رشید تھے۔ حجاج کے پیٹ میں سخت درد ہوتا تھا۔ عارضہ کی تشخیص میں آرا کا اختلاف ہوا ایک حاذق طبیب نے کہا، پیٹ میں کیڑے پڑ گئے ہیں چنانچہ ایک دھاگے میں گوشت باندھ کر اس کے حلق میں ڈالا اور دیر تک یونہی رکھا پھر اسکو نکالا تو اس میں سینکڑوں کیڑے لپٹے ہوئے تھے۔ حجاج تو غضب الٰہی میں مبتلا تھا اس کو کوئی دوا کیوں مفید ہوتی۔ اسکی حالت یہ تھی کہ اس کے نزدیک آگ جلائی جاتی تھی تو کچھ تسکین ہوتی تھی مگر اسکو درد سے آگ کی گرمی کا بالکل احساس نہ ہوتا تھا یہ اس کے مظالم کا نتیجہ تھا جس کو اللہ نے مخلوقات کو دکھا دیا

سہ براہن کز ستم خنجرے برکشید ☼ فلک ہم بداں خنجرش سر برید

besturdubooks.wordpress.com

حجاج نے حضرت حسن بصریؒ کی خدمت میں کہلا یا کہ دعا فرمائیں،

آپ نے جواب دیا کہ میں نے منع کیا تھا کہ اولیاء اللہ، علماء، ساداتؒ کو نہ ستا تو نے نہ مانا۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے حجاج نے کہلا بھیجا کہ آپ صحت کی دعا نہ کیجئے میری یہ خواہش بھی نہیں ہے، آپ یہ دعا کیجئے کہ اللہ جلد موت دے تاکہ اس عذاب سے نجات ملے۔ حسن بصریؒ بہت روئے۔ حجاج پندرہ دن تک اسی حالت میں رہا اور شہر واسط جو ۸۳ھ میں اسی نے آباد کیا تھا بعمر ۵۴ سال ۹۵ھ میں مرگیا جب اس کے مرنے کی کیفیت حضرت حسن بصریؒ کو پہنچی تو آپ نے سجدہ شکر ادا کیا۔ لوگوں نے اسکی قبر کو زمین کے برابر کر کے اس پر پانی بہا دیا تاکہ پتہ نہ لگے۔ ابن الزبیر عبداللہ ابن زبیر بن العوام مشہور صحابی ہیں رضی اللہ عنہما ان کی ماں حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ ہیں ان کے باپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی ہیں انکی دادی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اور ان کے دادا حضرت خدیجہؓ کے بھائی ہیں۔ ہجرت کے بعد یہودیوں نے مشہور کردیا کہ ہم نے ایسا منتر کردیا ہے کہ مہاجرین کے اولاد نہیں ہوگی حسن اتفاق چھ ماہ تک ایسا ہی ہوا مگر سال کے اندر عبداللہ پیدا ہوئے تو صحابہؓ نے فرط مسرت میں نعرہ تکبیر بلند کیا۔ پیدائش کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے گئے آپ نے کھجور چبا کر ان کے منہ میں ڈالی اور دعا خیر کی۔ ان کی شہادت حجاج کے لشکر کے ہاتھوں مکہ معظمہ میں حرم کے اندر جمادی الاولی ۷۳ھ میں ہوئی حجاج نے بی بی اسماء کے ساتھ سخت کلامی اور عبداللہ کی نعش کے ساتھ کمال بے حرمتی کی۔ لثام نقاب، ڈھاٹا جو لثم، لعاق، قال الشیخ فی الحاشیۃ "تتبعت کتب اللغۃ من الاقرب والقاموس والمنتہی التی عندی فلم اجد فی شئ منہا ولعل اللعاق جمع لعقۃ علی غیر قیاس انتہی۔ من تکمیل کلمہ من تعلیلیہ ہے اور محذوف سے متعلق ہے بفیر فسرہ، اصرع مرگی ہونا۔ سفک الدماء خونریزی سفک (ض) سفکا، الدم خون بہانا۔ ثدیا۔ پستان جو ثدی ثدی (س) ثدیٰ تر ہونا۔ ثدیاء بڑی پستان والی عورت، حرث بن کلدہ، دیکھو مقدمہ صفحہ ۲۶ جدیا بکرا، ابن جدی زہرین جو یوں، اکتیفرہ العاقاً چٹانا۔ لعق (س) لعقا لعقۃ چاٹنا۔ لعقہ چمچہ بھر چیز، لعوق ہر وہ چیز جو چاٹی جاسکے، ملعقۃ چمچہ جو ملاعق، اطلواء طلی (ض) طلیا ملنا۔ اعوان جمع عون مددگار۔

تشریح: بیان کیا جاتا ہے کہ حجاج بن یوسف حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو قتل کرنے کے بعد چہرہ پر نقاب ڈالے ہوئے مدینہ طیبہ آیا۔ شہر سے باہر ایک بوڑھے سے ملاقات ہوئی، حجاج نے اس سے شہر والوں کی حالت دریافت کی، بوڑھے نے کہا: بہت بری حالت ہے۔ حواری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کو قتل کردیا گیا، حجاج نے پوچھا کس نے قتل کیا ہے؟ بوڑھے نے کہا: فاسق و فاجر حجاج نے کیونکہ اس کو بالکل خدا کا خوف نہیں ہے۔ اللہ اور اللہ کے رسول کی اس پر لعنت ہو، یہ سن کر حجاج تنگ بگولا ہوگیا اور بوڑھے سے بولا: او بوڑھے! اگر حجاج کو دیکھے تو پہچان لے گا؟ بوڑھے نے کہا ہاں، نہ شناسا کرے اس کو اللہ بھلائی سے اور نہ بچائے اس کو شر سے، حجاج نے چہرہ سے نقاب اٹھائی اور کہا: اب معلوم ہوجائے گا جب تیرا خون زمین پر بہے گا۔ جب بوڑھے کو یقین ہوگیا کہ حجاج یہی ہے تو اس نے کہا: حجاج! یہ تو بڑی عجیب بات ہے میں فلاں شخص ہوں مجھے ہر روز پانچ مرتبہ مرگی ہوتی ہے، حجاج نے کہا، دور ہو خدا تجھے جنون سے کبھی شفا نہ دے؛ اس بوڑھے کا حجاج (جیسے ستم شعار) کے پنجہ ظلم سے نجات پانا عجیب ہے کیونکہ قتل کے بارے میں حجاج جیسی جرأت و بیباکی کسی کی بھی منقول نہیں وہ خود اپنے بارے میں کہتا تھا کہ میرے نزدیک لذیذ ترین شئی خونریزی ہے۔

ملکر ہمارا نام زمیں پر مٹا دیا ❊ ان کا تو کھیل خاک میں ہم کو ملا دیا

بعض حضرات نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ حجاج پیدا ہوا تو اس نے دودھ پینا ترک کر دیا اس نے پستان کو منہ تک نہیں لگایا حجاج کے گھر والے جب پریشان ہوگئے تو انکے پاس ابلیس مردود نے حرث بن کلدہ طبیب عرب کی شکل میں آکر کہا: اسکو کالا بکرا ذبح کرکے خون چٹا دو اور چہرہ پر بھی مل دو، گھر والوں نے ایسا ہی کیا تب حجاج نے اپنی ماں کے پستان کو قبول کیا:

شعر: خوئے بد در طبیعتے کہ نشست ❊ نہ رود جز بوقت مرگ از دست

ذکر کیا جاتا ہے کہ حجاج کے پاس ایک خارجیہ عورت لائی گئی حجاج اس سے گفتگو کرتا رہا مگر عورت نے نہ اس کی طرف نظر اٹھائی نہ اس کی بات کا جواب دیا حجاج کے خدام نے عورت سے کہا خلیفہ تجھ سے گفتگو کر رہا ہے اور تو رخ پھیرے ہوئے ہے: عورت نے کہا مجھے ایسے شخص کی طرف نظر کرنے سے شرم آتی ہے جس کی طرف خدا نظر نہیں کرتا۔ حجاج نے اس کے قتل کا حکم کر دیا اور وہ اسی وقت قتل کر دی گئی،

سے چاٹے بغیر خون کو نہ رہتی ہے تیری تیغ ❋ ہے یہ تو اس کو چاٹ ستمگر لگی ہوئی (ذوق)

حجاج کے ہاتھ سے جو لوگ مقتول ہوئے ان کو شمار کیا گیا تو ان کی تعداد ۱۲۰۰۰۰ تک پہنچی

ے اے نازنیں بپرس تو چہ مذہب گرفتۂ ❋ کت خون ما حلال تر از شیر مادر است (جالندھری)

فائدہ: اسلام میں چار شخص ایسے گذرے ہیں جن میں سے ہر ایک نے لاکھوں آدمیوں کو ظلماً قتل کیا ہے اوّل حجاج بن یوسف دوم ابو مسلم خراسانی سوم بابل خرمی چہارم برقعی:۔

رُبَّ اَخٍ لَّمْ تَلِدْهُ اُمُّكَ

بہت سے منہ بولے بھائی!

اِتفق انه کان شاعرٌ من العرب یُعرف بالغسّانی وفد علی احمد بن مروان وکانت عادتُه اذا وفد علیه یُکرِمُهٗ، ویأمر ولا یستحضِرہ الا بعد ثلاثة ایامٍ، واتفق ان الغسانی لم یکن اعدّ شعراً یمدحہ بہ ثقةً بنفسه، فاقام ثلثة ایامٍ ولم یفتح علیه بشیٍٔ، فانتحل قصیدةً من شعر ابن اسد ولم یغیّر منها غیر الاسم فغضب الامیر وقال: هذا الاعجمی یسخر منا وامران یکتب بذلک الی ابن اسد فاعلم الغسانی بعض الحاضرین بذلک فجهز الغسانی غلاماً اجلاً الی ابن اسد یُعرفه الحال علیه ویُعرفه العذر، فوصل الغلام الی ابن اسد قبل وصول قاصد ابن مروان، فلما علم ذلک کتب الجواب الی ابن مروان انه لم یقف علی هذه القصیدة ابدًا ولم یرها الا فی کتابه، فلما وقف ابن مروان علی الجواب اساء علی الساعی وسبّہٗ وقال: انما ترید ان تسيئ بین الملوك، ثم احسن الغسانی واکرمه غایة الاکرام وعاد الی بلاده فلم یمض علی ذلک مدةٌ حتی اجتمع اهل میافارقین، ودعوا ابن الاسد علی ان یُوَلُّوه علیهم واقیمت الخطبة للسلطان ملك شاه واسقاط اسم ابن مروان، فاجابهم الی ذلک، وحشد ابن مروان، ونزل علی میافارقین، فاعجزه امرها، فسیر الی نظام الملك والسلطان، یستمدهما، فانفذ الیه جیشاً، ومن ذُمِّمَ الغسانی الشاعر وکان قد تقدم عند السلطان، فصدقوا الحملة علی میافارقین فملکوها عنوةً، وقبض علی ابن اسد وجیٔ به الی

ابن مروان فامر بقتله، فقام الغسانی وجرد العنایۃ فی الشفاعۃ حتی خلصہ، وکفنہ بعد عشر سنین ثم اجتمع بہ
وقال تعرفنی؟ فقال: لا واللہ، ولکن اعرف انک ملک من السماء، منّ اللہ علیّ بک لبقاء مہجتی، فقال: انا الذی
اذعیت قصیدتک، وسترت علیّ، وما جزاء الاحسان الا الاحسان، فقال ابن اس: ما سمعت بقصیدۃ بحث فنفعت
صاحبہا الا ہذہ فجزاک اللہ خیرا، وانصرف الغسانی من حیث جاء۔ ————————

حل لغات لم تحدہ دیکھو صفحہ ۔ ابن اسد مصری ظریف خوش طبع شاعر تھا۔ شیخ صلاح الدین نے بیان کیا ہے کہ میں اس کو قاہرہ میں بارہا ملاقات کی ہے اور اس کے اشعار سنے ہیں اس نے شاشات خلیع، زوائد، نوادر، امثال وغیرہ میں کتابیں بھی لکھی ہیں جو قاہرہ میں موجود ہیں ۔۔۔ھ میں وفات پائی۔ یسخر (س) سخرا، سُخرا (ب) مذاق کرنا۔ مجلد، مضبوط، قوی ج اجلاد۔ السامی، چغل خور۔ میافارقین میّا ایک لڑکی کا نام تھا۔ اسی نے شہر میافارقین بنایا تھا اس لئے اس کو میافارقین کہتے ہیں اس سے پہلے اس کو مدینۃ الشہدا کہا جاتا تھا حشد (ن، ض) حشدا۔ الشیٔ جمع کرنا۔ مراد لشکرکشی۔ نظام الملک حسن بن علی بن اسحاق بن عباس، کنیت ابوعلی، لقب نظام الملک قوام الدین تھا۔ بروز جمعہ ۲۱ ذیقعدہ ۴۰۸ھ کو نوقان ضلع طوس میں پیدا ہوا۔ طوس مردم خیز جگہ ہے یہاں نظام الملک، غزالی، فردوسی جیسے بڑے مشہور شخص گذرے ہیں۔ کسی کا شعر ہے :- ہر دبیر و شاعر و مفتی کہ از طوسی بود ❊ چوں نظام الملک و غزالی و فردوسی بود
نظام الملک وزیر سلطنت، عالم دین، قدر شناس علماء تھا۔ اس کی مجلس ہر وقت علماء کبار اور صوفیاء نامدار اور اہل ادب سے بھری رہتی تھی اسی نے نظامیہ یونیورسٹی کی ۴۵۷ھ میں بنیاد رکھی جس کی تکمیل ۴۵۹ھ میں ہوئی اس جامعہ کیلئے تین کروڑ سالانہ کی جاگیر وقف کی حدیث شریف کے درس میں جا طالب علمانہ طور سے حاضر ہوتا۔ گاہے گاہے خود بھی روایت کیا کرتا اور کہا کرتا کہ میرا شمار راویان حدیث میں ہوگا۔ جس وقت اذان سنتا تھا خواہ کیسے ہی ضروری کام میں مصروف کیوں نہ ہو چھوڑ کر اٹھ جاتا تھا اور نماز کے بعد اس کو انجام دیتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ شخص اپنی عقل و تدبیر کی وجہ سے دولت سلجوقیہ کی پیشانی کا نور تھا۔ اصول جہانداری پر فارسی زبان میں "سیاست نامہ" اسی کی تصنیف ہے جو اب تک علماء اور ادباء میں مقبول ہے، ۱۰ رمضان ۴۸۵ھ میں ایک باطنی ملحد نے قتل کر دیا اس سازش میں تاج الملک خسرو بھی شریک تھا، ابوالہیجا مقاتل بن عطیہ نے مرثیہ میں یہ قطعہ کہا ؎

كان الوزير نظام الملك لؤلؤة ❊ يتيمة صاغها الرحمن من شرف
عزت فلم تعرف الايام قيمتها ❊ فردها غيرة منه الى الصدف

ترجمہ : نظام الملک ایک نفیس موتی تھا جسے رحمن نے دریائے شرف سے نکالا تھا اس نے دنیا کو اپنی آب و تاب دکھائی مگر دنیا نے اس کی قدر و قیمت نہ پہچانی۔ اس لئے غیرت الٰہیہ نے اس کو پھر صدف ہی میں رکھ دیا۔ ملک شاہ اول بن الپ ارسلان بن داؤد بن میکائیل ابن سلجوق مولود ۴۴۷ھ متوفی ۴۸۵ھ نہایت عادل، دیندار، عالی مرتبہ بلند حوصلہ بادشاہ تھا۔ آل سلجوق میں اس کا عہد ہر لحاظ سے ممتاز ہے جس طرف اس نے رخ کیا کامیابی حاصل کی۔ انطاکیہ سے قسطنطنیہ تک رومیوں کو پسپا کرتا ہوا چلا گیا اور ان کے ملک میں جابجا تقریباً پچاس مینار قائم کئے۔ قیصر نے ایک ہزار دینار سالانہ جزیہ پر صلح کی اور ان تمام فتوحات میں دو ماہ سے زائد نہیں صرف ہوئے یستمد استمد لو امد و طلب کرنا۔ تنتزع (ن) زبردستی یا اصل لے لینا۔ خادہ (ض) جھکنا (س) تھکنا۔ تجبۃ (ح) ہر چیز کا بہتر اور خالص حصہ ج نخب (ف) نجا۔ بیماری کے بعد چہرہ پر رونق آنا۔ جحدت (ف) جحدا۔ جحودا۔ جحدانا۔ کفر کرنا (س) جامد (س) جحدا الشیٔ کم ہونا۔

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ: ایک مرتبہ ایک عجمی شاعر جو غسانی کے ساتھ مشہور ہے احمد بن مروان کے پاس آیا۔ احمد بن مروان کی عادت تھی کہ جب غسانی اس کے پاس آتا تو اعزاز و اکرام کے ساتھ اس کی میزبانی کرتا اور تین روز سے قبل کبھی نہ بلاتا۔ حسن اتفاق شاعر نے اپنی قدرت کلامی پر اعتماد کرتے ہوئے کوئی شعر پہلے سے تیار نہیں کیا تھا جس سے وہ اس کی تعریف کر سکے۔ تین روز تک قیام کیا مگر شعر کی آمد نہیں ہوئی رعب مجبور ہو گیا تو اس نے ابن اسد کے اشعار کا ایک قصیدہ سنا ڈالا اور اس میں نام کے علاوہ کوئی تغیر نہیں۔ امیر کو غصہ آ گیا اس نے کہا یہ عجمی ہم کو بیوقوف سمجھتا کرتا ہے۔ فوراً حکم کیا کہ ابن اسد کے پاس لکھا جائے کہ یہ اشعار تیرے ہیں یا غسانی کے۔ حاضرین میں سے کسی نے غسانی کو اطلاع کر دی غسانی نے فوراً ایک چست و چالاک غلام کو ابن اسد کے پاس روانہ کیا تاکہ وہ غسانی کی طرف سے معذرت کرے۔ غلام نے ابن مروان کے قاصد سے پہلے ابن اسد کے پاس جا کر صورت حال سے باخبر کر دیا۔ ابن اسد نے ابن مروان کے پاس لکھا کہ میں تو اس قصیدہ کو جانتا بھی نہیں صرف آپ ہی کے خط میں دیکھا ہے۔ جب ابن مروان جواب پر مطلع ہوا تو اس نے چغلخور کو سرزنش کی اور کہا: تو مجھے بادشاہوں کے درمیان رسوا کرنا چاہتا ہے؟ اس کے بعد غسانی کو انعام دیا اور اعزاز و اکرام کیا۔ غسانی اپنے شہر میں لوٹ آیا۔ اس (قصہ) پر کچھ زیادہ مدت نہیں گذری تھی کہ میافارقین والے متفق ہو گئے اور ابن اسد کو دعوت دی کہ ہم آپ کو اپنا سردار بنانا چاہتے ہیں اور سلطان ملک شاہ کیلئے اور ابن مروان کے نام کو ساقط کرنے کیلئے خطبہ قائم کیا گیا۔ اور ابن اسد نے ان کی اس بات کو قبول کر لیا۔ ادھر ابن مروان فوج جمع کر کے میافارقین پر پہنچ گیا۔ مگر میافارقین کے معاملہ نے اس کو عاجز کر دیا۔ اس لئے اس نے نظام الملک اور ملک شاہ کے پاس قاصد بھیج کر مدد طلب کی۔ انہوں نے غسانی شاعر کی معیت میں امداد کا فوجی دستہ روانہ کر دیا۔ غسانی شاعر پہلے ہی ملک شاہ کے پاس آیا ہوا تھا۔ انہوں نے میافارقین والوں پر زوردار حملہ کیا اور زبردستی قابض ہو گئے ابن اسد کو گرفتار کر کے ابن مروان کے پاس لایا گیا۔ ابن مروان نے قتل کا حکم کر دیا۔ غسانی شاعر نے اٹھ کر بے لوث سفارش کی اور بڑی جانفشانی اور شفقت کے ساتھ کفالت کر کے اس کو نجات دلائی اس کے بعد ابن اسد اور غسانی کی تنہائی میں ملاقات ہوئی۔ غسانی نے کہا مجھے پہچانتا ہے؟ ابن اسد نے کہا نہیں صرف اتنا جانتا ہوں کہ تو کوئی آسمانی فرشتہ ہے اللہ نے تیرے ذریعہ میری جان بچا کر احسان عظیم فرمایا ہے غسانی نے کہا: میں وہی شخص ہوں جس نے (کسی ضرورت سے) تیرے قصیدہ کو اپنی طرف منسوب کیا تھا اور تو نے اس کے راز کو چھپا لیا تھا۔ احسان کا بدلہ تو احسان ہی ہے۔ ابن اسد نے کہا: میں نے اس کے علاوہ کسی قصیدے کے متعلق نہیں سنا کہ اس کا انکار کیا گیا ہو پھر بھی اس نے صاحب قصیدہ کو نفع پہنچایا ہو۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ اس کے بعد غسانی جہاں سے آیا تھا وہیں واپس ہو گیا۔"

وعن عبد الله بن سوار قال: قال لي الربيعُ الحاجب: أتُحِبّ أن تسمع حديث ابن هبيرة مع مسلمة؟ قلتُ: نعم، قال: فأرسل لخصيٍّ كان لمسلمة يقوم على وضوئه فجاءه فقال: حدِّثنا حديث ابنِ هبيرة مع مسلمة، قال: كان مسلمة بن عبد الملك يقوم من الليل فيتوضّأ ويتنفّلُ حتى يصبحَ فيدخل على أمير المؤمنين، فإني لأصبُّ الماءَ على يديه من آخر الليل وهو يتوضّأ إذ صاح صائحٌ من وراء الرواق: أنا بالله وبالأمير، فقال مسلمة: صوتُ ابن هبيرة، اخرج إليه، فخرجتُ إليه ورجعتُ وأخبرتُه، فقال: أدخِله، فدخل فإذا رجل يميد نعاسًا، فقال: أنا بالله وبالأمير، قال: أنا بالله وأنتَ بالله، ثم قال:

انا باللہ و بالامیر، قال: انا باللہ وانتَ باللہ، حتی قالہا ثلاثا، ثم قال: انا باللہ، فسکت عنہ، ثم قال لی: انطلِق بہ، فوَضِّئہ، ولیُصلِّ، ثم اعرض علیہ احبَّ الطعام، ذُقہ بہ وافرِش لہ فی تلک الصُفّۃ، لصفۃٍ بین یدی بیوتِ النساء ولا توقظہ حتی یقومَ متی قام، فانطلقتُ بہ فتوضّأ وصلّی وعرضتُ علیہ الطعام، فقال شربۃ سویق، فشرِبَ و فرشتُ لہ فنام، وجئتُ الی مسلمۃ، فاعلمتُہ، فغدا الی ھشام، فجلس عندہ حتی اذا حان قیامہ قال: یا امیرَ المؤمنین لی حاجۃٌ، قال: قَضَیتُ الّا ان تکون فی ابن ھبیرۃ، قال: رضیتُ یا امیرَ المؤمنین، ثم قام مُنصرِفًا، حتی اذا کاد ان یخرج من الایوان رجع فقال یا امیرَ المؤمنین ما عوّدتنی ان تستثنی فی حاجۃٍ من حوائجی، وانی اکرہ ان یحدّثَ الناسُ انک احدثتَ علیّ الاستثناء، قال لا استثنی علیک، قال: فھو ابن ھبیرۃ، فعفا عنہ

حلِّ لغات عبد اللہ ...... ذار دیکھو مقدمہ ش ابن ہبیرہ دیکھو ش مسلمہ بن عبد الملک بن مروان متوفی ۱۲۱ھ دولت امویہ میں مشہور فاتح حکمران تھا۔ ہمیشہ رومیوں کے مقابلہ میں رہا۔ ہر سال ان کے اوپر فوج کشی کرتا تھا اور ان کے ہاتھ سے بڑے بڑے قلعے چھین لیتا تھا۔ اس نے جو قلعے لئے تھے ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں ...... طوانہ، عموریہ، ہرقلہ، قونیہ، سطقیہ، طرسوس وغیرہ عبد الملک کی جانب سے جزیرہ و آذربیجان کا والی تھا اور اسی نے ۱۰۲ھ میں یزید بن مہلب بن ابی صفرہ کو قتل کیا ہے۔ رُواق برآمدہ۔ سائبان اور بقول امام مطرزی چھت سے نیچے تک کا پردہ ج اَرْوِقہ۔ رُوق۔ رواق (ن) روقا۔ الشراب صاف ہونا۔ روقانا۔ ہ الشیئ پسند آنا۔ مِیَد (ض) مَیدا مَیدانا ہلنا۔ جھکنا۔ ص مائد ج مَیْدی۔ نعاس اونگھ نعس (ف، ن) نعاسا۔ الرجل اونگھنا۔ سویق ستو۔ حان (ض) حینونۃ وقت کا آنا۔ حین وقت ج احیان۔ ایوان محل ج اوادین ۔

تشریح:۔ عبد اللہ بن سوار نے بیان کیا ہے کہ ربیع حاجب نے مجھ سے کہا۔ آپ ابن ہبیرہ کا قصہ سننا چاہتے ہیں جو مسلمہ کیساتھ پیش آیا ہے میں نے کہا۔ ہاں پس ربیع نے خصی کو بلایا جو مسلمہ کے ہاں رہتا تھا اور اس کو وضو کراتا تھا وہ آ گیا۔ ربیع نے اس سے کہا: مسلمہ کے ساتھ ابن ہبیرہ کا جو قصہ پیش آیا ہے اس کو بیان کر خصی نے کہا: مسلمہ رات میں اٹھ کر وضو کر کے صبح تک نفل نماز پڑھتا تھا۔ ایک مرتبہ میں اس کو وضو کرا رہا تھا کہ یکایک ایک شخص نے پردے کے پیچھے سے آواز دی۔ میں اللہ کی اور امیر المؤمنین کی پناہ چاہتا ہوں۔ مسلمہ نے کہا: یہ آواز تو ابن ہبیرہ کی معلوم ہوتی ہے۔ جا دیکھ کر آ۔ میں اس کے پاس گیا اور واپس آ کر خبر دی۔ مسلمہ نے کہا اندر بلا لے۔ وہ اندر آ گیا۔ دیکھا تو وہ نیند کیوجہ سے ڈول رہا تھا اس نے کئی مرتبہ کہا: انا باللہ و بالامیر۔ مسلمہ نے جواب دیا انا باللہ وانت باللہ۔ تیسری بار انا باللہ کہہ کر خاموش ہو گیا۔ مسلمہ نے مجھ سے کہا: اس کو وضو کرا دے تاکہ نماز پڑھ لے۔ نماز کے بعد کھانے کیلئے پوچھ لینا اور جو مرغوب ہو کھلا دینا۔ اور عورتوں کے مکان کے سامنے جو چبوترہ ہے اسی پر بچھونا بچھا دینا اور جب تک یہ خود نہ اٹھے اس وقت تک بیدار نہ کرنا پس میں نے اس کو وضو کرائی اس نے نماز پڑھی جو میں نے کھانے کو دریافت کیا تو اس نے ستو کا شربت طلب کیا۔ میں نے پیش کر دیا، اس نے پی لیا۔ اس کے بعد میں نے بچھونا بچھا دیا اور وہ سو گیا۔ میں نے مسلمہ کو اطلاع کی وہ ہشام کے پاس آیا اور کافی دیر تک اس کے پاس بیٹھا رہا جب اٹھنے کا وقت آیا تو مسلمہ نے کہا: امیر المؤمنین

میری ایک ضرورت ہے! اس نے کہا: ہم نے پوری کی۔ الا یہ کہ وہ ابن ہبیرہ کے بارے میں ہو۔ مسلمہ نے کہا: میں راضی ہوں۔ یہ کہہ کر واپس ہوگیا جب محل سے نکلنے کے قریب ہوا تو پھر لوٹ گیا اور کہا: امیر المومنین! آپ نے مجھے میری کسی ضرورت میں استثناء کا عادی نہیں بنایا میں اس کو اچھا نہیں سمجھتا کہ لوگ یہ کہیں کہ امیر المومنین مسلمہ کے حق میں بھی استثناء کرنے لگا۔ اس نے کہا: اچھا میں کوئی استثناء نہیں کرتا۔ مسلمہ نے کہا: وہ ابن ہبیرہ ہی ہے۔ پس اس کو معاف کردیا!

إنَّ اللهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْن

اللہ ہی ہے روزی دینے والا زور آور مضبوط!

تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن ۞ کہ دوست خود روش بندہ پروری داند۔
ادیم زمیں سفرۂ عام اوست ۞ چہ دشمن بریں خوان یغما چہ دوست۔

نقل الشيخ عبد الرحمن بن سلام المقرئ في كتاب العقائق ان سليمان لما رأى ان الله تعالى اوسع له الدنيا، وصارت بيده، قال: الهي لو اذنت لي ان اطعم جميع المخلوقات سنة كاملة فاوحى الله اليه انك لن تقدر على ذلك، فقال: الهي اسبوعا، فقال الله تعالى لن تقدر فقال الهي يوما واحدا، فقال تعالى: لن تقدر فقال: الهي، ولو يوما واحدا: فاذن الله تعالى له في ذلك فامر سليمان الجن والانس، بان ياتوا بجميع ما في الارض من ابقار واغنام ومن جميع ما يؤكل من اجناس الحيوان من طير وغير ذلك فلما جمعوا ذلك اصطنعوا له القدور الراسيات، ثم ذبح ذلك، وطبخه وامر الريح ان تهب على الطعام لئلا يفسد، ثم مد ذلك الطعام في البرية، فكان طول ذلك السماط مسيرة شهر وعرضه مثل ذلك، ثم اوحى الله تعالى اليه يا سليمان بمن تبتدئ من المخلوقات؟ فقال سليمان: ابتدئ بدواب البحر، فامر الله حوتا من البحر المحيط ان ياكل من ضيافة سليمان، فرفع ذلك الحوت رأسه. وقال يا سليمان سمعت انك فتحت باب الضيافة، وقد جعلت عليك ضيافتي في هذا اليوم فقال سليمان: دونك: والطعام، فتقدم ذلك الحوت، واكل من اول السماط فلم يزل ياكل حتى اتى الى آخره في لحظة، ثم نادى اطعمني يا سليمان واشبعني، فقال له سليمان: اكلت الجميع وما شبعت، فقال الحوت هكذا يكون جواب صاحب الضيافة للضيف؟ اعلم يا سليمان ان لي في كل يوم مثل ما صنعت ثلاث مرات، وانت كنت السبب في منع اقواتي في هذا اليوم، وقد قصرت في حقي، فعند ذلك خر سليمان ساجدا لله تعالى وقال سبحان المتكفل بارزاق الخلائق من حيث لا يعلمون۔

besturdubooks.wordpress.com

حل لغات : سبوع ہفتہ ج اسابیع۔ بقار جمع بقر۔ اغنام جمع غنم۔ قدور جمع قدر۔ راسیات جمع راسیۃ اتنی بڑی دیگ جو زنی ہونے کی وجہ سے اپنی جگہ سے نہ ہلے (ٹھوس)۔ بریۃ جنگل بیابان ج برایا۔ سماط دسترخوان ج سمط۔ حوت مچھل عموماً بڑی مچھلی پر اطلاق ہوتا ہے ج حیتان۔ دونک اسم فعل ہے بمعنی خذ یعنی لے لے یقال دونک زیدا زید کو پکڑ۔ راتب وظیفہ ج رواتب۔

تشریح : شیخ عبدالرحمٰن بن سلام المقری نے کتاب العقائد میں نقل کیا ہے کہ جب حضرت سلیمانؑ نے دیکھا کہ اللہ نے آپکے لئے دُنیا وسیع کر دی اور جہان آپ کے زیر نگین ہو گیا تو آپ نے عرض کیا: بار الہا! اگر آپ مجھے جمیع مخلوقات کو ایک سال تک کھلانے کی اجازت فرما دیں تو میری بڑی خوش قسمتی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی۔ سلیمان! یہ تیرے بس کی بات نہیں ہے۔ آپنے عرض کیا: خدایا! ایک ہفتہ۔ اللہ نے ارشاد فرمایا: یہ بھی تیرے بس کی بات نہیں۔ آپنے کہا ایک روز۔ اللہ نے فرمایا: تجھ سے یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ آپنے کہا خدایا! ایک وقت کی اجازت تو ہو جانی ہی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دیدی۔ پس حضرت سلیمانؑ نے جن وانس سب کو حکم کیا کہ جس قدر بھی ہیں ہر گائے بکری وغیرہ ہوں اور جس جنس حیوان کے جتنے بھی ماکول جانور ہوں مثلاً پرندے وغیرہ سب کو جمع کریں چنانچہ جن وانس نے سب کچھ جمع کیا اور بڑی بڑی دیگیں تیار کی گئیں، پھر حیوانات کو ذبح کرکے پکایا گیا اور ہوا کو کھانے پر چلنے کا حکم دیا تاکہ کھانا خراب نہ ہو پھر کھانے کو جنگل میں چنا گیا تو اس دسترخوان کے طول و عرض کی مقدار ایک ماہ کی مسافت تھی۔ اللہ نے حضرت سلیمانؑ کے پاس وحی بھیجی کہ بتا مخلوق میں سے کس سے شروع کرنا چاہتا ہے؟ آپنے عرض کیا: دریائی جانوروں سے سو اللہ نے بحر محیط کی ایک مچھلی کو حکم دیا کہ وہ سلیمانؑ کی ضیافت سے کھائے۔ مچھلی نے سر اٹھا کر کہا، سلیمانؑ میں نے سنا ہے کہ تو نے ضیافت کا دروازہ کھولا ہے اور میری ضیافت کی ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے کہا: ہے اور کھانا شروع کر۔ مچھلی آگے بڑھی اور دسترخوان کے ایک کنارے سے کھانا شروع کیا اور آن واحد میں سب چٹ کر گئی اور کہنے لگی: سلیمان! اور کھلا اور مجھے سیر کر۔ حضرت سلیمانؑ نے کہا سب کچھ تو کھا گئی پھر بھی تیرا پیٹ نہیں بھرا۔ مچھلی نے کہا: کیا مہمان کیلئے میزبان کا یہی جواب ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ مجھے ہر روز اتنے تین لقمے ملتے ہیں اور آج میرے وظیفے کے نہ ملنے کا سبب تو ہے۔ تو نے میری حق تلفی کی ہے۔ پس حضرت سلیمانؑ سربسجود ہو گئے اور فرمایا: پاک ہے وہ ذات جو مخلوق کے رزق کی اسطرح متکفل ہو کر قیاس کو بھی بالا تر ہے۔

جملہ را رزاق روزی می دہد ❁ قسمت ہر کس کہ پیشش می نہد
سالہا خوردی و کم نامد ز خور ❁ ترک مستقبل کن و ماضی را نگر

بَسْطُ الْمَعْدَلَةِ وَرَدُّ الْمَظَالِمِ

عدل گستری و دفع مظالم!

از تو گر انصاف آید در وجود ❁ بہ کہ عمرے در رکوع و در سجود
پادشاہے کو طرح ظلم افگند ❁ پایۂ دیوار ملک خویش بکند

روی عن الشیبانی قال حدثنا محمد بن زکریا عن عباس المفضل الهاشمی فی خطبة ابن حمید قال انی لواقف علی راس المامون یومًا وقد جلس للمظالم فکان اٰخر من تقدم الیه (وقد هم بالقیام) امراة علیها هیئة السفر وعلیها

إيثار رثة فوقفت بين يدي فقالت السلام عليك يا امير المؤمنين ورحمة الله وبركاته فنظر المامون الى يحيى بن اكثم فقال لها يحيى وعليك السلام يا امة الله تكلمي في حاجتك فقالت

يا خير منتصف يهدي له الرشد	ويا اماما به قد اشرق البلد
تشكو اليك عميد القوم ارملة	عدا عليها فلم يترك لها سبد
وابتز مني ضياعي بعد منعتها	ظلما وفرق مني الاهل والولد

فاطرق المامون حينا ثم رفع راسه اليها وهو يقول

في دون ما قلت زال الصبر والجلد	عني واقرح مني القلب والكبد
هذا اذان صلوة العصر فانصرفي	واحضري الخصم في اليوم الذي اعد
والمجلس السبت ان يقض الجلوس لنا	ننصفك منه والا المجلس الاحد

قال فلما كان يوم الاحد جلس فكان اول من تقدم اليه تلك المرأة فقالت السلام عليك يا امير المؤمنين ورحمة الله وبركاته فقال وعليك السلام اين الخصم فقالت الواقف على راسك يا امير المؤمنين واومأت الى العباس ابنه فقال يا احمد بن ابي خالد خذ بيده فاجلسه معها مجلس الخصوم فجعل كلامها يعلو كلام العباس فقال لها احمد بن ابي خالد يا امة الله انك بين يدي امير المؤمنين وانك تكلمين الامير فاخفضي من صوتك فقال المامون دعها يا احمد فان الحق انطقها واخرسه ثم قضى لها برد ضيعتها اليها وظلم العباس بظلمه لها وامر بالكتاب لها الى العامل ببلدها ان يوفر لها ضيعتها ويحسن معاونتها وامر لها بنفقة.

حل لغات

الشیبانی ابو عمرو اسحاق بن مرار مولود ۹۶ھ متوفی ۲۰۶ھ علم لغت اور فن شعر میں اپنے زمانہ کے امام تھے، امام ابو عبید یعقوب بن سکیت، امام احمد بن حنبل جیسے بلند پایہ حضرات ان کے تلامذہ میں سے تھے آپ نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن میں مشہور ترین کتاب النوادر الکبیر ہے آپ نے تقریباً ایک سو دس ۱۱۰ سال کی عمر پائی ہے اپنے ہاتھ سے قرآن پاک لکھتے تھے۔ تقریباً اسی ۸۰ قرآن لکھے ہوں گے

محمد بن زکریا متوفی ۳۱۱ھ شہر رَی میں پیدا ہوئے وہیں نشو و نما پایا۔ اس کے بعد تقریباً تیس سال کی عمر میں بغداد منتقل ہو گئے ابتداءً علوم عقلیہ علم ادب شعر و شاعری سے دلچسپی تھی۔ اس کے بعد علم فلسفہ اور علم طب کا شوق پیدا ہوا اور پورے انہماک کیساتھ ادھر لگ گئے یہاں تک کہ حاذق اطباء میں شمار ہونے لگے کتاب الحاوی انہی کی تصنیف ہے جو تیس ۳۰ جلدوں میں سما سکتی ہے اور آج تک مرجع اطباء ہے۔ موصوف نے شاہ منصور بن نوح کیلئے صناعت کیمیا کے اثبات میں ایک کتاب لکھی تھی۔ شاہ نے دیکھ کر کہا، جو کچھ اس میں لکھا ہے اس کو بالفعل

کرکے دکھایا ذکر سکے تو شاہ نے آنحضرت پر اسی کتاب سے قرعہ نکلوائی جس کے صدمہ سے انکی بینائی جاتی رہی۔ ابن حمید ابو عثمان سعید بغدادی متوفی ۲۶۹ھ صاحب انتصاف العرب من العجم " المامون دکھوٹ اثیاب رثہ پھٹے پرانے کپڑے یحییٰ بن اکثم بن محمد بن قطن بن سمعان ابو محمد تمیمی مروزی مولود ۱۵۹ھ فقیہ وقت، محدث عصر امور قضاء کا واقف کار اور صاحب بصیرت شخص تھا۔ انہی اوصاف کی وجہ سے مامون نے ان کو بغداد کا قاضی مقرر کیا اور اپنی مملکت کے تمام وزراء کی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں دی تھی۔ بیس سال کی عمر میں وہ بصرہ کے قاضی بنے اہل بصرہ نے کم عمر سمجھا تو فرمایا کہ میں عتاب بن اسید سے عمر میں بڑا ہوں جن کو حضورؐ نے مکہ معظمہ کا قاضی بنایا تھا اور معاذ بن جبلؓ سے بھی عمر میں زیادہ ہوں جن کو حضورؐ نے یمن کا قاضی بنایا تھا۔ منتصف انتصف سے اسم فاعل ہے۔ حق لینے۔ قیمہ القوم سردار جو عمدہ ہو۔ ارملہ۔ فقیر و مسکین اور بیوہ عورت جو اراہل عداان، عدوانا ظلم کرنا سبد کم بال یعقال "مالہ سبد ولا لبد" اس کے پاس نہ تو بال ہیں اور نہ اُون یعنی اسکے پاس کچھ بھی نہیں سبد اون سبدًا۔ الشعر بال مونڈنا ابتز لوٹ لیا ضیاع زمین، العباس بن المامون ۲۲۳ھ میں ان کے والد مامون نے جزیرہ کا والی مقرر کیا اور جمادی الثانی ۲۱۳ھ میں طوانہ مقرر کیا کہ اس کو آباد کرے۔ عباس نے ایک میل لمبا اور ایک میل چوڑا شہر آباد کیا اور مختلف جگہ جو قوموں کو وہاں آباد کیا۔ شہر کی فصیل تین میل مُدوّر تھی۔ مامون کے انتقال کے بعد عباس اور اس کے چچا معتصم میں تنازعہ ہوا لیکن آخر میں معتصم کی خلافت پر بیعت کیلئے تیار ہو گیا ۲۲۳ھ میں معتصم رومیوں کے مقابلہ کیلئے نکلا اور فتح حاصل کرنے کے بعد قسطنطنیہ کیطرف بڑھنا چاہا تو معلوم ہوا کہ کچھ لوگوں نے عباس کے ہاتھ پر بیعت شروع کر دی۔ معتصم نے فوراً واپس آکر عباس کو قید کر لیا اور اسی سال عباس کا انتقال ہو گیا۔ احمد بن ابی خالد دیکھو مقدمہ صفحہ ۲۳۔ یو عز ارضہ ایغار، بغیر خراج کے زمین دینا۔"

تشریح:۔ امام شیبانی سے مروی ہے کہ ہم سے محمد بن زکریا نے بواسطہ عباس بن فضل ہاشمی ابن حمید کے خطبہ میں بیان کیا ہے اس نے کہا کہ میں ایک روز مامون کی پس پشت کھڑا ہوا تھا اور مامون مظالم یعنی دعاوی حقوق کی سماعت اور ان کے فیصلوں کیلئے دربار کئے ہوئے تھا سب سے اخیر میں جب کہ مامون اُٹھنے کا ارادہ کر چکا تھا ایک عورت آئی جس پر آثار سفر نمایاں اور پھٹے پرانے کپڑے تھے وہ مامون کے سامنے آکر ٹھہر گئی اور سلام کیا۔ مامون نے یحییٰ بن اکثم کی طرف دیکھا تو یحییٰ نے عورت کے سلام کا جواب دے کر کہا "اپنی فریادیات کو بیان کر۔ عورت نے کہا ۵ یا خیر منتصف اھ اے بہتر ظالم سے مظلوم کا حق دلانے والے کہ ہدیہ کی گئی ہے اس کیلئے رہنمائی۔ اور اے پیشوا قوم جس کے سبب سے شہر روشن ہے، تیری جناب میں غریب بے قوم کے سردار کی شکایت کرتی ہے جس نے اس پر زیادتی کی اور اس کے پاس کچھ نہیں چھوڑا، میری زمین روکنے کے بعد ظلماً چھین لی اور مجھ سے میرے بچے اور گھر والے جدا کر دیئے گئے" مامون نے کچھ دیر سکوت کیا اس کے بعد سر اُٹھا کر کہا ۵ فی دون ماقلت اھ جس قدر تو نے کہا ہے اس سے کم میں مجھ سے صبر و طاقت رخصت ہو گئی اور میرا قلب و جگر زخمی کیا گیا۔ یہ تو نماز عصر کی اذان کا وقت ہے اس وقت تو تو واپس ہو جا اور جس دن کا میں وعدہ کر رہا ہوں اس دن اپنے مدمقابل کو لے آ۔ اگر شنبہ کے روز ہماری قسمت میں جلوس ہوا تو شنبہ کے روز ورنہ یکشنبہ کو ہم تیرا انصاف کریں گے۔"

جب اتوار کے روز مامون نے دربار عام کیا تو سب سے پہلے وہی عورت آئی اور اس نے سلام کیا، مامون نے سلام کا جواب دے کر کہا: مقابل کہاں ہے؟ اس نے کہا آپ کے سرہانے کھڑا ہے اس نے مامون کے لڑکے عباس کی طرف اشارہ کیا: مامون نے احمد بن ابی خالد سے کہا: اس کو پکڑ کر عورت کے ساتھ مجرم کی حیثیت سے بٹھا دو: عورت نے گفتگو شروع کی تو اس کی آواز عباس کی آواز پر بلند ہو گئی۔ احمد بن ابی خالد نے کہا، اللہ کی بندی! تو امیر المؤمنین کے روبرو ہے اس سے ہمکلام ہے ذرا اپنی آواز کو دھیمی رکھ۔ مامون نے کہا "احمد اس کو اسی حال پر چھوڑ دو کیونکہ حق نے اسکو گویا اور عباس کو (اس کے ظلم نے) گونگا بنا دیا۔ پھر اس کی زمین کو واپس کر دینے کا فیصلہ کیا اور عباس کو اس کے ظلم کی بنا پر سزا (تنبیہ) کی اور جس شہر میں وہ عورت رہتی تھی وہاں کے عامل کے پاس حکم نامہ لکھوایا کہ اس

کی زمین بلا خراج کر دی جائے اور واپس پر ساتھ بھلائی کی جائے۔ مامون نے عورت کیلئے نفقہ زادِ راہ، کا بھی حکم فرمایا۔

نُبذۃٌ من وقعۃ الحرّۃ

حرہ کا مختصر سا واقعہ

وقعۃ الحرۃ المشہورۃ التی کانت تُبِیْدُ اھلَ المدینۃ عن اٰخرھم قُتِلَ فیھا الجمُّ الکثیرُ من الصحابۃ والتابعین وقیل المقتولُ فیھا من الصحابۃ ثلاثۃٌ منھم عبداللہ بن حنظلۃ ونُھِبَتِ المدینۃ، وافتض فیھا الفُ عذراءَ، ولم تُقم الجماعۃ ولا الاذان، فی المسجد النبویّ مدۃ المقاتلۃ وھی ثلاثۃ ایام

حل لغات نبذۃ ٹکڑا، مجموعہ۔ الحرۃ سیاہ پتھروں والی زمین جو حوار (وہی ارض بظاھر المدینۃ)، تبید، اَبادَ یُبِیْدُ اِبادۃً ہلاک کرنا۔ الجم مجموم سے ہے بمعنی کثرت۔ عبداللہ بن حنظلۃ بن ابی عامر الراہب الانصاری (حضرت حنظلۃ جن کے جنازہ کو ملائکہ نے غسل دیا تھا ان کے صاحبزادے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ کی حیات میں پیدا ہوئے۔ آپ کی وفات کے وقت ان کی عمر سات سال کی تھی آپ انصار کے پیشوا اور مدینہ کے امیر تھے۔ ذی الحجہ ۶۳ھ میں آپ کو شہید کیا گیا۔ نُہِبَت لوٹ لیا گیا (ف، ن) نہبا۔ النُّھبۃ، مال غنیمت لوٹنا۔ نہبۃ لوٹ مار۔ افتض۔ افتضاض سے ماضی مجہول ہے۔ سہاگ لوٹنا۔ افتض۔ الماءُ سے ماخوذ ہے بمعنی آہستہ آہستہ پانی گرانا۔ یہاں اس سے مراد زنا ہے۔ عذراء، باکرہ عذاریٰ۔ عذرۃ بکارت۔

تشریح:۔ حرہ کا مشہور واقعہ جس نے اہل مدینہ کو اول سے آخر تک فنا کر دیا تھا اور اس میں صحابہؓ و تابعینؒ کی ایک کثیر تعداد شہید کی گئی تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ اس واقعہ میں حضرات صحابہؓ میں سے تین آدمی شہید کئے گئے جن میں حضرت عبداللہ بن حنظلہ بھی ہیں۔ اس واقعہ میں مدینہ کو لوٹا گیا۔ ایک ہزار دوشیزہ عورتوں کیساتھ زنا کیا گیا اور مسجد نبوی میں جنگ کی مدت تک یعنی تین روز تک نہ جماعت ہوئی نہ اذان کہی گئی۔

واقعہ کی تفصیل، یزید نے خلیفہ ہونے کے بعد اہل مدینہ کی تعظیم و تکریم کا بہت لحاظ رکھا۔ ان کو بڑے بڑے عطیے بخشے اور ان کے ساتھ مراعات کیں لیکن وہاں کے لوگ عبداللہ بن زبیر کے جنہوں نے مکہ میں خلافت کی بیعت لینی شروع کی تھی۔ طرفدار ہو گئے عبداللہ بن حنظلہ کو اپنا سردار بنایا اور یزید کی بیعت کو فسخ کر کے علانیہ مخالفت کیلئے آمادہ ہو گئے یزید نے جس وقت یہ خیال سنا تو نعمان بن بشیر کو بھیجا کر جا کر اپنی قوم کو سمجھاؤ انہوں نے ازراہ خیر خواہی اہل مدینہ کو بہت سمجھایا کہ تم لوگ فتنہ اور تفرقہ ڈالنے کی کوشش نہ کرو اور امت کا ساتھ چھوڑ کر اپنے دین اور دنیا کو نہ بگاڑو اہل شام کے مقابلہ کی تم میں طاقت بھی نہیں ہے پھر تم کس بھروسہ پر بغاوت کر رہے ہو۔ لیکن ان کی نصیحت مطلق کارگر نہ ہوئی۔ آخر وہ واپس چلے گئے۔ ادھر مدینہ والوں نے بنی امیہ کے ان لوگوں پر جو وہاں تھے حملہ کیا وہ مروان کے گھر میں مجتمع ہو گئے۔ انہوں نے اس کا محاصرہ کیا بنی امیہ نے قاصد دوڑا کر یزید سے امداد کی درخواست کی۔ اس نے بارہ ہزار فوج مسلم بن عقبہ کی ماتحتی میں مدینہ کی طرف بھیجی اور ہدایت کی کہ تین بار اہل مدینہ کو سمجھانا کہ وہ سرکشی سے باز رہیں۔ جو اس پر بھی نہ مانیں تو ان سے لڑنا اور تین دن تک قتل و غارت کرنا لیکن دیکھنا علی بن حسین کو کوئی اذیت نہ پہنچے ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا کیونکہ ان کا خط میرے پاس آیا ہے ..... کہ وہ مدینہ والوں کے ساتھ اس شورش میں شریک نہیں ہیں۔ مسلم کی آمد کی خبر سن کر اہل مدینہ نے بنی امیہ کا محاصرہ اٹھا لیا اور اس شرط پر ان کو چھوڑا کہ نہ وہ مسلم کے ساتھ شریک

ہوں نیز اہل کربیان کی اندرونی حالت سے مطلع کریں۔ جب یہ لوگ نکل کر وادی القریٰ میں پہنچے تو مسلم سے ملاقات ہوئی اس نے حضرت عثمان کے بیٹے عمرو سے مدینہ کی حالت دریافت کی۔ انھوں نے کہا کہ میں عہد کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا اور کچھ نہیں بتا سکتا۔ مسلم نے کہا تمہارے باپ کا خیال کرتا ہوں ورنہ گردن اڑا دیتا اس کے بعد عبدالملک بن مروان سے پوچھا اس نے مدینہ کی مفصل کیفیت مسلم کو بتائی اور مشورہ دیا کہ آج مقام ذی نخلہ میں قیام کرو۔ صبح کو دائیں سمت سے مدینے سے آگے بڑھ جانا پھر مقام حرہ سے مغرب رو ہو کر مدینہ کی طرف پلٹنا۔ اس طرح یہ سورج اہل مدینہ کے سامنے پڑیگا اور تمہارے پیچھے۔ جس کی وجہ سے تمہارے اسلحہ کی چمک ان کی آنکھوں کو خیرہ اور ان کے دلوں کو مرعوب کر دیگی۔ مسلم نے اسی کے مطابق عمل کیا اور مدینہ کے متصل پہنچ کر وہاں کے رؤساء کو بلایا اور کہا کہ امیرالمؤمنین نے فرمایا ہے کہ اہل مدینہ اُمت کی اصل بنیاد ہیں مجھے ان کی خونریزی سخت ناگوار ہے۔ لہٰذا تین دن کی مہلت دی جاتی ہے ایسی جو لوگ سرکشی سے باز آجائیں گے ان کو کچھ تعرض نہیں کیا جائیگا اور جو باز نہ آئیں گے وہ پھر مجھ کو معذور سمجھیں اہل مدینہ نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی اس لئے تین دن کے بعد لڑائی ہوئی اور ان کو شکست ہوئی۔ بہت سے رؤساء و اشراف مدینہ مارے گئے اور تین دن تک وہاں قتل عام رہا اس کے بعد مسلم نے اعلان کیا کہ لوگ آکر بیعت کریں جو انکار کرے گا قتل کیا جائے گا۔ سب لوگوں نے آکر بیعت کی۔ یزید کی ہدایت کے مطابق علی بن حسین کے ساتھ مسلم نے نہایت مہربانی کا برتاؤ کیا۔ ان سے بیعت کے بارہ میں بھی کچھ نہیں کہا۔

یہ واقعہ آخر ذی الحجہ سنہ ۶۳ھ میں ہوا (تاریخ ملت ج ۳)

خرج جابر بن عبد الله في يوم من تلك الأيام وهو أعمى يمشي في بعض أزقة المدينة وصار يعثر في القتلى و يقول تعس من أخاف رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له قائل من الجيش، من أخاف رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من أخاف المدينة فقد أخاف ما بين جنبي فحمل عليه جماعة من الجيش ليقتلوه، فأجاره منهم مروان، وأدخله بيته قال السهيلي، وقتل في ذلك اليوم من وجوه المهاجرين والأنصار رضوان الله عنهم ألف وسبعمائة وقتل من أخلاط الناس عشرة آلاف سوى النساء والصبيان فقد ذكر أن امرأة من الأنصار دخل عليها رجل من الجيش، وهي ترضع صبيها وقد أخذ ما وجد عندها ثم قال لها هات الذهب والا قتلتك وقتلت ولدك، فقالت له: ويحك إن قتلته، فأبوه أبو كبشة صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا من النسوة اللاتي بايعن رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذ الصبي من حجرها وثديها في فيه وضرب به الحائط حتى انتثر دماغه في الأرض فما خرج من البيت حتى اسود نصف وجهه وصار مثلة في الناس، قال السهيلي: وأحسب هذه المرأة جدة الصبي لا أمه إذ يبعد في العادة أن تبايع امرأة، وتكون يوم الحرة في سن من ترضع ولداً صغيراً لها، ووقعة الحرة هذه من أعلام نبوته صلى الله عليه وسلم ففي الحديث أنه صلى الله عليه وسلم وقف بهذه الحرة، وقال: ليقتلن بهذا المكان رجال، هم خيار أمتي بعد أصحابي،

besturdubooks.wordpress.com

حل لغات جابر بن عبد اللہ بن عمرو بن حرام ابو عبد اللہ الانصاری الخزرجی والسلمی مشہور صحابی ہیں اور صحابی زادے ہیں رضی اللہ عنہما غزوہ بدر اور غزوہ احد میں ان کی شرکت مختلف فیہ ہے باقی دس غزوات میں حضورؐ کے ساتھ رہے اخیر عمر میں آپ کی بینائی ختم ہو گئی تھی چورانوے سال کی عمر میں ۷۴ھ میں آپ کا انتقال ہوا مدینہ کے اندر صحابہ میں سب سے بعد میں آپ ہی کا انتقال ہوا۔ ازقۃ جمع زقاق گلی،

یعثر لڑکھڑانا۔ قتلا قتلی جمع قتیل یعنی مقتول نفس (ف س) نفسا ہلاک ہونا۔ اجارۃ پناہ دینا۔ مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن مناف الاموی المدنی اس کی ولادت ۲ھ میں ہے لیکن صحبت ثابت نہیں ابتداءً حضرت عثمانؓ کے عہد میں ان کے کاتب اور مشیر رہے اور معاویہ کے عہد میں کئی بار مدینہ کے والی مقرر ہوئے۔ یزید کی وفات کے بعد بنی امیہ کے ہاتھ سے خلافت تقریباً نکل چکی تھی۔ عبید اللہ بن زیاد نے ان کو بیعت لینے کا مشورہ دیا اس کے ہمت دلانے سے تیار ہو گئے دمشق اور بالآخر مرج راہط کی فتح کے بعد شام اور مصر دو صوبوں پر ۶۴ھ میں ان کی خلافت قائم ہو گئی لیکن خلافت کا زمانہ صرف ۹ ماہ رہا اور ترسیٹھ سال کی عمر میں رمضان ۶۵ھ میں انتقال کر گئے۔ اخلاط الناس مختلف قسم کے ملے جلے لوگوں کی جماعت، ہات دیکھو ۲۵ قال فی الحاشیۃ "ولعل ہا ہنا من زلات الناسخین فان ہا یقال للمذکر والمؤنث ہاتی، ویحک کلمہ ترحم و توجع ہے کبھی مدح اور تعجب کے موقع پر آتا ہے اور ویل کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، ابو کبشہ عمرو بن سعد یا سعید بن عمرو یا عمرو بن سعید یا عامر بن سعد، الانماری نزیل شام، صحابی ہیں اور حضرت ابو بکرؓ سے روایت رکھتے ہیں اور ان سے سالم بن ابی الجعد اور نعیم بن زیاد وغیرہ روایت کرنے والے ہیں مثلۃ آفت، ناک کان کاٹنا۔ قال فی الحاشیۃ "ولعل ہذا سہو من الناسخین والصحیح مثلا، وہو العبرۃ ومنہ قولہ تعالیٰ: فجعلناہم سلفا ومثلا للآخرین" السہیلی دیکھو مقدمہ ص ۲۵۔

تشریح:۔ انہی ایام میں ایک دن حضرت جابر بن عبد اللہ باہر تشریف لائے، اس وقت آپکی بینائی ختم ہو چکی تھی۔ آپ مدینہ کی گلی کوچوں میں گذر رہے تھے اور نعشوں میں آپ کے قدم ٹھوکر کھا رہے تھے اور فرماتے جا رہے تھے کہ ذلیل ہو وہ شخص جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوف زدہ کیا۔ لشکر میں سے کسی کہنے والے نے کہا کس نے خوف زدہ کیا؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اہل مدینہ کو خوفزدہ کیا اس نے میرے قلب کو خوفزدہ کیا .... پس لشکر میں سے ایک جماعت نے بارادہ قتل آپ پر حملہ کیا تو مروان نے آپ کو پناہ دی اور گھر میں داخل کر لیا۔ سہیلی کا بیان ہے کہ اس دن اشراف مہاجرین وانصار میں سے ایک ہزار سات سو آدمیوں کو قتل کیا گیا اور عوام میں سے عورتوں اور بچوں کے علاوہ دس ہزار کو، یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ ایک انصاری عورت کے پاس لشکر کا ایک آدمی آیا، عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ اس نے عورت کے پاس جو کچھ (مال و متاع) پایا سب لے لینے کے بعد کہا، مجھ کو سونا دیدے ورنہ تجھ کو اور تیرے بچے کو قتل کردوں گا، عورت نے کہا اے کم بخت اس کو قتل کرتا ہے یاد رکھ اس کا باپ ابو کبشہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جاں نثار ہے اور میں ان عورتوں میں سے ہوں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی ہے۔ اس شخص نے عورت کی گود سے بچے کو چھین لیا درآنحالیکہ اس کی پستان بچے کے منہ میں تھی اور لیکر دیوار پر دے مارا جس سے اس کا بھیجا پھٹ کر زمین پر منتشر ہو گیا۔ پس وہ شخص گھر سے باہر نہ نکلا کہ اس کا آدھا چہرہ سیاہ ہو گیا اور لوگوں میں آفت زدہ (یا باعث عبرت) ہو گیا" سہیلی کہتے ہیں کہ میرے خیال کہ یہ عورت بچے کی ماں نہیں بلکہ دادی تھی کیونکہ یہ بات عادۃً بعید معلوم ہوتی ہے کہ ایک عورت بیعت بھی کرے اور پھر واقعہ حرہ کے دن اتنی عمر میں ہو کہ اپنے چھوٹے بچے کو دودھ پلاتی ہو۔

واقعہ حرہ آنحضرتؐ کی نبوت کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے، حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حرہ زمین پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا تھا کہ اس جگہ میرے اصحاب کے بعد میری امت کے چیدہ اشخاص قتل کئے جائیں گے۔

الكرمُ كرمُ النفسِ

سخاوت (درحقیقت) جان کی سخاوت ہے

رُوِیَ عن معن بن زائدة، قال لما هربتُ من المنصور، خرجتُ من باب حرب، بعد ان أقمتُ فی الشمس ایامًا، وخففتُ لحیتی وعارضی ولبستُ جُبّةَ صوفٍ غلیظةً، وركبتُ جملًا، وخرجتُ علیه لامضیَ الی البادیة، قال، فتبعنی اسودُ متقلِّدٌ سیفًا حتی اذا غبتُ عن الحرس، قبض علی خِطام الجمل فاناخه وقبض علیّ، فقلتُ ما شانك؟ فقال: انتَ بُغیةُ امیر المؤمنین فقلتُ له: ومَن انا حتی یَطلبنی امیرُ المؤمنین؟ فقال: معنُ بن زائدة فقلتُ: یا هٰذا! اتّقِ اللهَ واین انا من معن؟ فقال دَعْ هذا عنك، فانا واللهِ اعرفُ بك، فقلتُ له: فان كانتِ القصةُ كما تقول، فهذا جوهرٌ حملتُه معی، باضعاف ما بذَلَه المنصورُ لمَن جاءه بی، فخُذه ولا تسفك دمی، فقال: هاته، فاخرجتُه الیه فنظر الیه ساعةً، وقال: صدقتَ فی قیمته ولستُ قابلَه حتی اسالك عن شیءٍ فان صَدقتَنی اطلقتك، فقلتُ قل، فقال: ان الناسَ قد وَصفوك بالجود فاَخبِرنی هل وهبتَ قط مالَك كلَّه؟ قلتُ لا، قال: فنصفَه؟ قلتُ: لا، قال، فثُلثَه؟ قلتُ: لا حتی بلغ العشر فاستحییتُ وقلتُ: انی اَظنُّ قد فعلتُ هذا، فقال: ما ذاك بعظیمٍ، انا واللهِ راجل، ورزقی علی ابی جعفر عشرون درهمًا، وهذا الجوهر قیمتُه الف دینار، وقد وهبتُه لك، ووهبتُك لنفسك، ولجودك المأثور بین الناس، ولتعلمَنّ انّ فی الدنیا مَن هو اجودُ منك ولا تُعجبك نفسُك، ولتُحقِّر بعد هٰذا كلَّ شیءٍ تفعله ولا تتوقف عن مكرمة، ثم رمٰی بالعِقد الیَّ، وخلّٰی خِطامَ الجَمَلِ وانصرف، فقلتُ: یا هٰذا قد واللهِ فضحتَنی ولسفكُ دمی اَهونُ علیّ مما فعلتَ، فخُذْ ما دفعتُه الیك فانی عنه فی غنیً فضحِك، ثم قال: اَردتَ ان تكذِّبَنی فی مقامی هذا، فواللهِ لا آخذه ولا آخذُ لمعروفٍ ثمنًا ابدًا ومضٰی، فواللهِ لقد طلبتُه بعد ان آمنتُ، وبذلتُ لمَن جاءنی به ما شاء فما عرفتُ له خبرًا، وكان الارضَ ابتلعتْه، وكان سببُ غضبِ المنصورِ علی معن بن زائدة انه خرج مع عمر بن یزید ابن عمرو بن هُبَیرة وابلٰی فی حربه بلاءً حسنًا۔

حلِّ لغات: معن بن زائدہ بن مطر ابو الولید منصور کے مشہور سپہ سالاروں میں سے ہے۔ عہدِ بنی امیہ میں یہ امیرِ عراقین ابن ہبیرہ فزاری کی ماتحتی میں تھا۔ داسطہ کے محاصرے کے زمانہ میں اس کا ساتھ دیا اور بہادری کے ساتھ مدافعت کی اس کے قتل

کے بعد منصور کے خوف سے روپوش ہو کر جا بجا پھرنے لگا۔ اتفاق یہ ہوا کہ کچھ خراسانیوں کی ایک جماعت منصور سے ابو مسلم کا قصاص لینے کیلئے مستعد ہوئی یہ لوگ کاشان کے متصل مقام "ہاشمیہ" میں جمع ہوئے وہاں سے انبار پہنچے، جب شہر میں داخل ہو گئے تو منصور کو اطلاع ملی وہ مقابلہ کیلئے نکلا معن اس وقت شاہی قصر کے سامنے موجود تھا اس نے خلیفہ کی رکاب پکڑ لی اور کہا آپ واپس جائیے ہم مقابلہ کیلئے کافی ہیں منصور نے واپس سے انکار کیا۔ اسی اثناء میں خراسانی ٹوٹ پڑے معن نے تھوڑے سے آدمیوں کی مدد سے ان کو مار بھگایا اور اپنی بے جگری کا جوہر دکھایا۔ منصور اس کی بہادری سے حیران رہ گیا اور اس کو شیر مرد کا خطاب دیا اور جب حالات اور نام سے آگاہ ہوا تو اس کو دس ہزار درہم دے کر یمن کی امارت پر بھیج دیا وہاں اس نے بغاوتوں کو مٹا کر امن و امان قائم کیا اور نہایت لیاقت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیئے، جب سیستان میں شورش بڑھی تو منصور نے اس کو وہاں کا والی بنا کر بھیجا اس نے اس صوبہ کو بھی ٹھیک کیا ۱۵۱ھ میں وفات پائی۔ اس کو بے خبری میں قتل کر ڈالا۔ معن علم و دانائی میں ممتاز، سخاوت میں حاتم، شجاعت میں رستم تھا۔ ہرب (ن) ہرباً بھاگنا، المنصور دیکھو صفحہ ۷۲۔ عارض رخسار، الحرس شاہی محافظ، قال فی المصباح "وَالْمُتَسَعِّلْ زَائِدُ مِن لفظہ" جَمَلٌ مہار کھینچ کر چلنا، انا خواونٹ کو بٹھانا، بغیہ مطلوب دیکھو صفحہ ۔ این اسم ظرف ہے بمعنی کہاں کبھی کبھی تفضیل کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے این انا من معن بن زائدہ" یعنی اس کو مجھ پر بہت فضیلت ہے۔ لا تسئلک دیکھو ۱۶ مکرمۃ بزرگی۔ فضحتنی (ف) فضحاً رسوا کرنا۔

تشریح: معن بن زائدہ سے مروی ہے اس نے کہا: جب میں نے منصور (کے خوف) سے روپوش ہو کر بھاگنے کا ارادہ کیا تو میں باب حرب سے نکلا جب کہ کئی دن تک دھوپ میں ٹھہرنے کی وجہ سے میری ڈاڑھی اور رخسار پژمردہ ہو چکے تھے۔ میں نے اون کا ایک موٹا سا جبہ پہنا اور اونٹ پر سوار ہو کر نکلا تاکہ جنگل کی طرف چلا جاؤں۔ پس ایک حبشی نے جو تلوار حمائل کئے ہوئے تھا۔ میرا پیچھا کیا اور جب میں شاہی محافظوں سے اوجھل ہو گیا تو اس نے نکیل پکڑ کر اونٹ کو بٹھایا اور مجھے پکڑ لیا۔ میں نے کہا: تیرا کیا مقصد ہے؟ اس نے کہا تو امیر المؤمنین کا مطلوب ہے میں نے کہا: میں کون ہوں جو مجھے امیر المؤمنین طلب کرے، اس نے کہا: معن بن زائدہ۔ میں نے کہا: میاں اللہ سے ڈرو کہاں میں اور کہاں معن بن زائدہ۔ اس نے کہا: ان باتوں کو چھوڑ میں تجھے اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ میں نے کہا: اگر یہی بات ہے تو میرے ساتھ یہ جوہر ہے جس کی قیمت اس مقدار سے دو گنی ہو گی جس کا منصور نے میرے لانے والے کیلئے وعدہ کیا ہے یہ لے لے اور میرا خون مت بہا۔ اس نے کہا: لاؤ، میں نے دے دیا۔ اس نے تھوڑی دیر جوہر کی دیکھ بھال کر کے کہا: تو نے اس کی قیمت کے متعلق تو سچ کہا ہے مگر میں اس کو اس وقت تک قبول نہیں کر سکتا جب تک کہ میں تجھ سے ایک بات دریافت نہ کر لوں اگر تو نے سچ سچ بتا دیا تو میں تجھ کو چھوڑ دوں گا۔ میں نے کہا: کہئے، اس نے کہا کہ لوگ تجھے بڑا سخی کہتے ہیں تو کیا تو نے کبھی اپنا کل مال بھی ہبہ کیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، اس نے کہا آدھا۔ میں نے کہا: نہیں، اس نے کہا تہائی؟ میں نے کہا: نہیں، یہاں تک کہ اس نے دسویں حصے کو دریافت کیا تو مجھے شرم آئی میں نے کہا: شاید اتنا تو کیا ہو گا اس نے کہا: یہ تو کوئی بڑی سخاوت نہیں تھی میں ایک پیادہ پا شخص ہوں اور ابو جعفر کے ہاں میرا وظیفہ بیس درہم ہے اور اس جوہر کی قیمت ایک ہزار اشرفی ہے جو میں تجھے تیری ذات اور تیری مشہور جود و سخا کی وجہ سے ہبہ کر رہا ہوں تاکہ تجھے یہ معلوم ہو جائے کہ دنیا میں تجھ سے بھی زیادہ سخی موجود ہیں اور تو خود بینی میں مبتلا نہ ہو بلکہ آئندہ برا سمجھے فعل کو حقیر جاننے اور شرافت و بزرگی حاصل کرنے سے باز رہے اس کے بعد اس نے وہ ہار میری طرف پھینک دیا اور اونٹ کی نکیل چھوڑ کر واپس ہو گیا۔ میں نے کہا، بخدا تو نے مجھے رسوا کر دیا۔ تو نے یہ جو کچھ کیا ہے اس کے مقابلہ میں میرے نزدیک اپنے خون کا بہایا جانا زیادہ آسان ہے۔ بس میں نے جو کچھ دیا ہے اس کو لے لے مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ایں کر وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا: تو مجھے جھٹلانا چاہتا ہے۔ بخدا میں ہرگز نہیں لے سکتا اور نہ میں اپنے احسان کا بدلہ لیتا ہوں۔ یہ کہہ کر چلا گیا جب میں بے خوف ہو گیا تو میں نے اس کو بہت تلاش کیا اور اس کے لانے والے کو منہ مانگا مال دینے کا وعدہ کیا مگر اس کا پتہ نہ چلا گویا زمین نگل گئی۔ معن بن زائدہ سے خلیفہ منصور کے ناراض ہونے کا سبب یہ تھا کہ وہ عمرو بن یزید بن عمر بن ہبیرہ کے ساتھ (الشاہل) میں ہوگیا تھا اور اس نے جنگ میں پوری بہادری کے ساتھ کام کیا تھا۔

bestudubooks.wordpress.com

الشجاعة

بہادری!

ے خدائے کہ بالا و پست آفرید ❊ زبردست بردست آفرید

اخرج ابن عساکر فی تاریخه بسند متصل عن ابن الاعرابی قال بلغنی انه کان رجل من بنی حنیفة یقال له جحدر بن مالك فتاکا شجاعا قد اغار علی عامل الحجاج فکتب الی عامله بالیمامة یوبخه بتلاعبه به ویامره بالاجتهاد فی طلبه فلما وصل الیه الکتاب ارسل الی فتیة من بنی یربوع فجعل لهم جعلا عظیما ان هم قتلوا جحدرا او اتوا به اسیرا فانطلقوا حتی اذا کانوا قریبا منه ارسلوا الیه انهم یریدون الانقطاع الیه والتحرز به فاطمأن الیهم ووثق بهم فلما اصابوا منه غرة شدوه وکتافا وقدموا به علی العامل فوجه به معهم الی الحجاج فلما ادخل علی الحجاج قال من انت قال انا جحدر بن مالك قال ما حملك علی ما کان منك قال جراءة الجنان وجفاء السلطان وکلب الزمان قال وما الذی بلغ منك فیجرئ جنانك قال لو بلانی الامیر اکرمه الله لوجدنی من صالح الاعوان وبهم الفرسان وذلك انی ما لقیت فارسا قط الا کنت علیه فی نفسی مقتدرا فقال له الحجاج انا قاذفون بك الی اسد عاقر ضار فان هو قتلك کفانا مؤنتك وان انت قتلته خلینا سبیلك قال اصلح الله الامیر عظمت علینا المنة وقویت المحنة قال الحجاج فانا لسنا بتارکیك تقاتله الا وانت مکبل بالحدید فامر به الحجاج فغلت یمینه الی عنقه وارسل به الی السجن ثم امر الحجاج باسد ضار فجیء به مجوعا فاجیع ثلاثة ایام وارسل الی جحدر ویده الیمنی مغلولة الی عنقه واعطی سیفا والحجاج وجلساؤه فی منظرة لهم فلما نظر جحدر الی الاسد انشأ یقول (ابیاتا ترکناها) فلما نظر الیه الاسد زأر زأرة شدیدة وتمطی واقبل نحوه فلما صار منه علی قدر رمح وثب وثبة شدیدة فتلقاه جحدر بالسیف فضربه ضربة حتی خالط ذباب السیف لهواته فخر الاسد کانه خیمة صرعتها الریح وسقط جحدر علی ظهره من شدة وثبة الاسد وموضع الکبول فکبر الحجاج والناس جمیعا واکرم جحدرا واحسن جائزته ۔ ——————

حل لغات ابن عساکر دیکھو ص ۔ ابن الاعرابی ابو عبداللہ محمد بن زیاد کوفی ۱۵۰ھ یا ۱۵۱ھ میں پیدا ہوئے اور شغول شباب میں تحصیل علم کا شوق پیدا ہوا تو ابو معاویہ ضریر، مفضل ضبی، کسائی وغیرہ کی خدمت میں تلمذ کیلئے حاضر ہوئے۔ ان کا حافظہ خداداد تھا فطری ذہین تھے، طبیعت نقاد تھی تھوڑی محنت سے چند روز میں اپنے معاصرین سے بڑھ گئے پھر پڑھانے کی طرف متوجہ ہوئے۔ ابراہیم حربی ابن

bestUrdubooks.wordpress.com

السکیت، ابوالعباس ثعلب ابو عکرمہ وغیرہ ان کے شرف تلمذ کو بہرہ اندوز ہوئے تقریباً سو شاگردوں کو کتاب کیطرف رجوع کئے بغیر پڑھاتے تھے اور ان کے سوالوں کے جواب بے دھڑک دیتے تھے، فضل شعرانی کا قول ہے کہ زمانہ سابق میں ایک فن کے سردار گذر گئے سفیان ثوری حدیث میں سردار تھے، ابو حنیفہ قیاس میں، کسائی قرأت میں، لیکن اس زمانہ میں ابن الاعرابی سے بڑا کوئی سردار نہیں وہ کلام عرب کے سردار ہیں۔ کتاب النوادر، کتاب الانواع، کتاب النبات، کتاب صفۃ النخل وغیرہ انہی کی تصانیف ہیں۔ آپ نے ۲۳۱ھ میں وفات پائی۔ جحدر بن مالک یا جحدر بن ربیعہ یا جحدر بن معاویہ محرزی بہت بڑا ڈاکو تھا ولید بن عبدالملک کے عہد میں یمن میں لوگوں کو لوٹتا تھا لیکن زبان آوری اور بہادری میں یگانہ تھا، حجاج نے اس کو قید کر لیا تھا لیکن جب اس کی بہادری دیکھی تو اس کو رہا کر دیا اور یمامہ کا والی بنا دیا، فتاک فاتک اسم فاعل کا مبالغہ ہے کر گزرنے والا، اغارہ، افارۃ لوٹ ڈالنا، یمامہ اصل میں ایک کنیز کا نام تھا جو تین دن کی مسافت سے سوار کو دیکھ لیا کرتی تھی، بلاد جو اسی کی طرف منسوب اور اسی کے نام سے موسوم ہیں۔ یمامہ مکہ کی جانب وسط شرق میں ایک شہر ہے جو کہ بصرہ اور کوفہ سے سولہ مراحل کا فصل ہے، بنی یربوع ایک قبیلہ ہے جو یربوع بن حنظلہ بن مالک کی طرف منسوب ہے حضرت متمم بن نویرہؓ صحابی اسی قبیلہ سے ہیں، غرۃ غفلت۔ کتافۃ وہ رسی جس سے باندھا جائے۔ الجنان دل۔ کلب الزمان۔ زمانہ کی سختی۔ جالی بلو آزمانا۔ بہم جمع بہمہ بہادر۔ فرسان جمع فارس شہسوار۔ قاذفون جمع قاذف پھینکنے والا۔ عاقر پھاڑنے والا، ضار ضری (س) ضری بہ خو گرنا۔ الکلب بالصید۔ کتے کا شکار پر خو گر ہونا۔ سع گوشت خون کے چٹ کر جانا ص ضار جو خونخوار۔ کبل کبلہ (ض) کبلا بیڑی ڈالنا، قید کرنا، غلت ماضی مجہول ہے ہاتھ میں ہتھکڑی یا گلے میں طوق ڈالنا۔ عاث اسم فاعل ہے عیث (ن، ض، س، ک) عثوا، عثیا فساد میں مبالغہ کرنا ص عاث جو عثاۃ، محمل جمل جمع محمل سامان لادنے کی گاڑی، منتظر و تماشہ گاہ۔ زار (ف) ض، زارۃ دھکڑ دکھنا۔ محقل محرالی لینا۔ ذباب السیف تلوار کی دھار والی طرف۔ لہواۃ جمع لہوۃ پیستے ہوئے چکی میں ایک ترتیب جتنی مقدار میں غلہ ڈالیں، لب بھر دال، عطیہ یعنی کبول بیڑی۔

تشریح:۔ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں بسند متصل ابن الاعرابی سے تخریج کی ہے۔ آپ نے کہا کہ قبیلہ بنی حنیفہ میں ایک شخص جحدر بن مالک نامی بڑا ہی بہادر دلیر تھا اور حجاج کے ایک عامل پر لوٹ مار کئے ہوئے تھا۔ حجاج نے یمامہ میں اپنے عامل کے پاس ایک خط لکھا جس میں اس کو جحدر بن مالک کے ساتھ دل لگی کرنے پر ڈانٹ ڈپٹ اور اس کو گرفتار کرنے کی تاکید کی تھی۔ جب عامل کے پاس حجاج کا خط پہنچا تو اس نے قبیلہ بنی یربوع کے نوجوانوں میں اعلان کرا دیا کہ جو شخص جحدر کو قتل کرے گا یا گرفتار کر کے لائیگا اس کو بہت کچھ انعام دیا جائیگا۔ پس نوجوان اس کی تلاش میں نکل پڑے یہاں تک کہ اسکے قریب پہنچ گئے اور کسی آدمی کے ذریعہ کہلایا کہ ہم لوگ آپ کی صحبت خاص سے بہرہ اندوز اور گردش ایام سے آپ کی پناہ چاہتے ہیں۔ جحدر نے ان پر اعتماد کر لیا اور ان کی طرف سے مطمئن ہو گیا۔ جب انہوں نے جحدر کو غافل پایا تو ایک روز اس کو رسی میں باندھ کر عامل کے پاس لا کھڑا کیا، عامل نے جحدر کو نوجوانوں کی معیت میں حجاج کے پاس چلتا کر دیا۔ جب اس کو حجاج کے پاس لایا گیا تو حجاج نے کہا: کون ہے؟ اس نے کہا: جحدر بن مالک۔ حجاج نے کہا: لوٹ مار کے وہ قصے جو تجھ سے صادر ہوئے ہیں ان پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا: دل کی بیباکی، بادشاہ کی ستم ظریفی اور زمانہ کی سختی نے۔ حجاج نے کہا: یہ حالات کس حد تک پہنچ گئے جن حالات نے تجھے اتنا نڈر کر دیا۔ اس نے کہا، امیرالمؤمنین مجھے آزما کے تو ایک صالح معین اور بہادر شہسوار پائیگا۔

خوش بود گر محک تجربہ آید بمیاں ✽ تا سیہ رو شود ہر کہ درو غش باشد

اس واسطے کہ میری کبھی کسی سوار سے مڈبھیڑ نہیں ہوئی مگر یہ کہ میں نے اپنے آپ کو اس پر غالب پایا ہے۔ ۵

من آنم کہ در شیوۂ طعن و ضرب ✽ بشیراں در آموزم آداب حرب

۔ اس واسطے کہ میری کبھی شہسوار سے مڈبھیڑ نہیں ہوئی مگر یہ کہ میں نے اپنے آپ کو اس پر غالب پایا ہے۔

حجاج نے کہا ہم تجھے ایک شکار کے خوگر شیر ببر کے سامنے ڈالتے ہیں اگر اس نے تجھے ختم کر دیا تو تیرے بار قتل سے ہمیں کفایت ہوگی اور اگر تو نے شیر کو مار ڈالا تو ہم تجھے رہا کر دیں گے۔ اس نے کہا اللہ امیر المومنین کا بھلا کرے بڑی عنایت ہوگی۔ حجاج نے کہا شیر کے ساتھ لڑنے کیلئے یونہی نہیں چھوڑیں گے بلکہ لوہے کی بیڑی میں جکڑ کر چھوڑیں گے چنانچہ حجاج نے بیڑی ڈالنے کا حکم کر دیا پس اسکا دایاں ہاتھ گردن سے باندھ کر قید خانہ میں بھیجدیا گیا۔ پھر حجاج نے ایک خونخوار شیر لانے کا حکم کیا۔ شیر لایا گیا جو گاڑی میں جتا ہوا تھا اور اسکو تین روز تک بھوکا رکھنے کے بعد جحدر پر چھوڑا گیا جبکہ اس کا دایاں ہاتھ گردن سے بندھا ہوا تھا۔ جحدر کو ایک تلوار دیدی گئی حجاج اور اسکے ہم نشین سب تماشہ گاہ میں پہنچ گئے شیر کو دیکھ کر جحدر اشعار پڑھنے لگا (راقم نے ان اشعار کو صعوبت فہم کیوجہ سے ذکر نہیں کیا) جب شیر نے جحدر کو دیکھا تو بہت زور سے دھاڑا اور انگڑائی لے کر اس کی طرف لپکا اور جب ایک نیزہ کا فاصلہ رہ گیا تو شیر نے پوری طاقت کیساتھ چھلانگ ماری۔ جحدر نے فوراً تلوار اٹھائی اور ایک زوردار حملہ کیا کہ تلوار کی نوک اس کے جبڑوں میں پیوست ہوگئی اور شیر اس طرح گر پڑا جیسے کسی خیمہ کو ہوا نے اکھاڑ پھینکا ہو۔ ادھر جحدر بھی بیڑی کی سختی اور شیر کی چھلانگ کی شدت سے کمر کے بل گر پڑا۔ پس حجاج نے اور تمام تماش بینوں نے چاروں طرف سے نعرہ تکبیر بلند کیا اور جحدر بن مالک کو اعزاز و اکرام کے ساتھ بہت کچھ انعام دیا۔

ومن قصة بهرام جور الملك في ابتداء ملكه ان والده يزدجرد الاثيم سلمه وهو صغير الى المنذر بن النعمان ملك العرب ليتولى تربيته ويخرجه ففعل ذلك، فلما كبر علمه الفروسية والله تعالى قد كتبها فيه، وهيأه لبلوغ غايتها، ثم جاء به الى والده، وعرض عليه فروسيته، ورميه وحذقه في حمل السلاح، ثم استنطقه فوجده فصيحاً فاضلاً بارعاً في الالسن المتداولة، فاعجب به وانصرف المنذر فبقي بهرام عند ابيه لا يصرفه في امر ولا يوسع عليه في نفقة ويحجبه ويقصيه ويغض عنه فصبر حتى ورد رسول الروم الى يزدجرد، فسأله بهرام ان يشفع له عند الده ان يطلق سراحه ليعود الى العرب، فانه قد اشتاق اليهم، فاذن له فانصرف فاقام مكرماً عند المنذر حتى مات والده يزدجرد، فاجتمعت عظماء الفرس على رجل من اهل بيت المملكة يسمى كسرى فولوه عليهم لكراهتهم في يزدجرد لسوء سيرته، ولم يريدوا ابقاء الملك على ولده. فلما بلغ المنذر ذلك اعلم بهرام، وقال له: هل تنتهض لاخذ الملك لك؟ فاني اجمع العرب اسير معك. فقال: ان تفعل بتحزبه، فجمع عساكر العرب، وسار حتى اناخ بمدينة ملك الفرس فخرج اليه المرازبة والعظماء، وقالوا له: نحن قد انعم الله علينا بالخلاص من يزدجرد وظلمه وعسفه ونخشى ان يكون ولده على سيرته وقد قلدنا هذا الملك امورنا، فلا يكن من قبلك الينا شر. فقال لهم: اجتمعوا الى بهرام واسمعوا

besturdubooks.wordpress.com

كلامه واشترطوا عليه ما تريدون فان اتفق ما يرضيكم والا عدلتم، في غد اهم
ليوم اجتمعوا فيه لذلك، وكان المنذر قد صنع لهم طعامًا وشرابًا، واجلس بهرام
على تخت من وراء حجاب ثم لما تكامل جمعهم وفرغ اكلهم امر برفع الحجاب فالسلام
عليه فاحسن الرد عليهم وخطبهم خطبة بليغة فارسية ووعدهم فيها بالجميل و
الخير والفضل واتباع الشرع ثم قال: واما طلبي الملك فليس بمجرد الارث بل يوضع
التاج والحلة والخاتم بين يدي اسدين ضاريين، واحضر انا وملككم الذي تلكموه
فمن انتزع آلة الملك استحق الولاية عليكم فاعجبهم ما سمعوه من فصاحته وشاهدوه
من صباحته مع مواعيده الجميلة فاتفقوا على ان يفعلوا ذلك فاخذ التاج والخاتم و
الحلة ووضعوها بين يدي اسدين جوعين مع خروف مسلوخ واجتمع العظماء و
المرازبة والموابذة واركان الدولة لمشاهدة ذلك، فقال بهرام لكسرى تقدم وخذ التاج
فرأى الاساد وهي تزأر فارتاع لذلك، فقال: بل تقدم انت، فقال على خيرة الله، وتقدم
وبيده كرز الذهب فقصد الى الحلة واطلق الاسدان من السلاسل فقصده احدهما فلما
قرب منه راوغه ثم وثب على ظهره، فركبه وعصره بفخذيه حتى كادت اضلاعه تندق
فقصده الاسد الآخر فبادره بالكرز على ام راسه فاشغله ولم يزل ذلك الاسد الذي تحته
يقعد يقوم وهو لا يفلت فخذيه عنه ويضربه بالكرز في دماغه حتى قتله ثم عطف على الآخر
فقتله فارتفعت الضجات واستبشر الناس ودعوا له ووضع التاج على راسه وجلس على
تخت الملك باستحقاق ؛

حل لغات | بہرام جور شاہان فارس میں سے پانچواں بادشاہ ہے جو نہایت دلیر بڑا بہادر اور صاحب دبدبہ تھا۔ گورخر کے شکار کا بہت خوگر تھا اس لئے اس کا لقب جور ہو گیا۔ اپنے والد کے بعد ۴۲۵ء میں تخت نشین ہوا اور ۲۱ سال تک حکومت کی۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ہندوستان تک آیا تھا اور کسی راجہ نے اپنی لڑکی کے ساتھ اس کی شادی بھی کی تھی۔ یزدجرد بہرام جور کے باپ کا نام ہے جو ملک فارس کا حکمران تھا ۳۹۹ء میں تخت نشین ہوا اور ستم ظریفی و خونریزی کے وہ پہاڑ توڑے کہ شاہان فارس میں اس کی نظیر نہیں ملتی اس کے ملک کی مدت بھی اکیس سال ہے اس کی موت گھوڑے کے لات مارنے سے واقع ہوئی ہے۔ یخرج جہ خرج۔ الولد فی الادب مہذب و تجربہ کار بنانا۔ فرد شہسواری۔ حذق (ض س) ماہر ہونا۔ یحجبہ پاس آنے سے روکنا۔ یقصیہ اقصاء دور کرنا۔ یغض (ن) غضا عنہ طرفہ نگاہ پست کرنا۔ اطلق اطلاقا چھوڑ دینا۔ سراح تسریح کا اسم ہے بمعنی چھوڑ دینا۔ پس یہ مفعول مطلق ہے۔ من غیر لفظہ۔ اشتاق مشتاق ہونا۔ الفرس مملکت فارس کے باشندے۔ تنتہض انتہض۔ القوم للقتال مقابلہ کیلئے کھڑا ہونا۔ تجز جز سے مضارع مجہول ہے اور جزاء شرط ہونے کی

وجہ سے مجزوم ہے۔ اناخ۔ اجل اونٹ کو بٹھانا۔ مرازبہ جمع مرزبان فارسیوں کا رئیس۔ سردار۔ عسف (ض) السلطان ظلم کرنا۔ ارجبل۔ مقصد کی تلاش میں بے راہ چلنا، والا عدت الا حرف استثناء نہیں ہے بلکہ ان شرطیہ اور لا نافیہ سے مرکب ہے۔ قرب نحالیج کیوجہ سے نون کا لام میں ادغام ہوگیا والتقدیر وان لم یتفق منہا ما یرضیکم کذافی الحاشیہ۔ ضاریین ضار کا تثنیہ ہے۔ ضری (س) ضری بمعنی الکلب بالصید سے ہے۔ کتے کا شکار پر خوگر ہونا۔ آلتہ الملک سے مراد تاج۔ ورد اور ہار اور انگوٹھی ہے۔ صباحتہ الوجہ چہرہ کا چمکدار ہونا۔ مجزوعین مجزوع اسم مفعول کا تثنیہ ہے بمعنی جھوکا۔ خروف بکری کا بچہ۔ مسلوخ جس کی کھال اتار لی گئی ہو۔ موابذہ جمع موبذ فارسیوں کا فقیہ اور مجوسیوں کا حاکم۔ آساد جمع اسد شیر۔ تزار (س۔ ض۔ ن) دھتکارنا۔ گرز معرب گرز (کذافی الحاشیہ) السلاسل جمع سلسلہ زنجیر راوغہ کشتی لڑنا، فریب دینا۔ وثب (ض) دفعتا کودنا۔ اضلاع جمع ضلع پسلی۔ تندق ٹوٹنا۔ ام الراس دماغ کی جھلی والیفت زیر چڑھا سکا۔ ضجات جمع ضجہ چیخ و پکار۔ شور۔

تشریح: شاہ بہرام گور کا اس کی مملکت کے ابتدائی دور کا قصہ ہے کہ اس کے باپ یزدجرد اثیم نے بہرام کو اس کی کمسنی میں شاہ حیرہ منذر بن نعمان کے سپرد کر دیا تھا تا کہ وہ اس کی تربیت کا نگراں رہے اور اس کو فاضل بنا دے منذر بن نعمان نے ایسا ہی کیا پس جب بہرام بڑا ہو گیا تو اس کو شہسواری سکھائی۔ اللہ نے اس میں شہسواری پیدا کی اور اس کی انتہا تک پہنچنے کے لائق بنایا اس کے بعد منذر بہرام کو لیکر اس کے باپ کے پاس آیا اور بہرام کی شہسواری، تیراندازی، ہتھیار اٹھانے کی مہارت وغیرہ کو اس کے باپ پر پیش کیا۔ پھر اس کو بلوایا تو فصیح و بلیغ صاحب فضیلت، متداول زبانوں میں متفوق پایا۔ جس سے بہرام کا باپ خوش ہوا اور منذر واپس آ گیا۔ بہرام اپنے باپ کے پاس ایک مدت تک رہا مگر اس نے بہرام کو نہ کسی کام میں لگایا نہ اس کے خرچہ میں توسیع کی اپنے قریب آنے سے بھی روک دیا اور دور رکھنے لگا یہاں تک کہ جب وہ اس کو دیکھتا تو نظریں نیچی کر لیتا تھا، بہرام اس پر صبر کرتا رہا جب یزدجرد کے پاس روم کا سفیر آیا تو بہرام نے اس سے کہا کہ آپ میرے لئے والد کے پاس سفارش کریں کہ وہ مجھے چھوڑ دے تا کہ میں عرب چلا جاؤں کیونکہ میں عرب جانے کا بہت مشتاق ہوں۔ سفیر نے سفارش کی تو باپ نے اجازت دے دی۔ پس بہرام عرب واپس ہو کر منذر کے ساتھ عزت سے مقیم رہا یہاں تک کہ یزدجرد کا انتقال ہو گیا اور باشندگان فارس میں سے شریف لوگوں کی ایک بڑی جماعت شاہی خاندان کے ایک شخص کسریٰ پر متفق ہو گئی اور سب نے اس کو حاکم مان لیا کیونکہ وہ لوگ یزدجرد کو اس کی بداخلاقی کے سبب اچھا نہیں پاتے تھے اور اس کے لڑکے کے پاس ملک کا باقی رہنا گوارا نہیں کرتے تھے۔ جب منذر کو اس کی اطلاع ملی تو اس نے بہرام سے کہا کہ اگر میں تیرے لئے ملک گیری کی کوشش کروں تو کیا تو جنگ کیلئے آمادہ ہے؟ کیونکہ میں اہل عرب کو جمع کروں گا اور خود بھی تیرے ساتھ چلوں گا، بہرام نے کہا؛ اگر آپ اتنی ہمدردی فرمائیں گے تو آپ کو اس کی جزا ملے گی چنانچہ منذر نے اہل عرب کو جمع کیا اور مدینۃ ملک الفرس "میں پڑاؤ ڈالا۔ وہاں کے رؤسا دستر خانے آکر منذر سے کہا کہ ایک مدت کے بعد تو اللہ نے یزدجرد کو اس کے ظلم و ستم سے نجات دی ہے ہمیں خوف ہے کہ کہیں اس کا لڑکا بھی اسی کی عادت پر نہ ہو جائے ہم اپنے جملہ امور کا قلادہ اس بادشاہ کی گردن میں ڈال چکے ہیں پس آپکی طرف سے کوئی شر نہ ہونا چاہئیے، منذر نے کہا: تم لوگ ایک مرتبہ بہرام کے پاس جمع ہو کر اس کا کلام سنو اور جتنی شرطیں چاہے لگا لو اگر تمہاری خوشی کے موافق ہو تو بہتر ہے ورنہ میں واپس ہو جاؤں گا۔ پس ان سے ایک روز جمع ہونے کا وعدہ ہو گیا۔ منذر نے ان کے لئے کھانے پینے کا انتظام کیا اور بہرام کو ایک پردہ کے پیچھے تخت پر بٹھلا دیا جب ان کی جمعیت کامل ہو گئی یعنی سب لوگ آ گئے اور کھانے پینے سے فراغت ہو گئی تو پردہ اٹھانے اور سلام کرنے کا حکم کیا لوگوں نے بہرام کو سلام کیا بہرام نے بہتر انداز میں ان کے سلام کا جواب دیا اور فارسی زبان میں ایک بلیغ خطبہ دیا جس میں اس نے نیک کرداری، خیر پسندی اور اتباع شریعت کا وعدہ کیا اس کے بعد کہا کہ رہا میرا ملک طلب کرنا سو محض وراثت کیوجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ تاج، حلہ، انگوٹھی تینوں کو شکار کے خوگر شیروں کے درمیان رکھا جائے اور میں اور تمہارا بادشاہ جس کو تم نے اپنے امور کی باگ ڈور سونپی ہے حاضر ہوں اور ہم میں سے جو شخص ملک کا ساز و سامان

(یعنی تاج وحلہ وغیرہ) نکال لے وہی ولایت کا مستحق ہوگا۔ لوگوں کو اس کی فصاحت کلامی اور عمدہ دعووں کے ساتھ ساتھ طاقت مشاہدہ کرکے بہت تعجب ہوا اور سب مذکورہ بالا تدبیر کرنے پر متفق ہوگئے چنانچہ انہوں نے تاج انگوٹھی، حلہ تینوں کو بھوکے شیروں کے درمیان رکھا جن کے سامنے پوست کشیدہ بکری کا بچہ تھا۔ اس ہوشربا واقعہ کو دیکھنے کیلئے سرداران قوم، مجوسی حکماء، ارکان دولت سب جمع ہوگئے بہرام نے کسریٰ سے کہا، بڑھیئے! کسریٰ نے جو یہ دیکھا کہ سامنے شیر ہی شیر دھڑک رہے ہیں گھبرا گیا اور کہنے لگا کہ آپ ہی بڑھیئے! بہرام "علی خیرۃ اللہ" (اللہ کے بھروسہ پر) کہہ کر ہاتھ میں سونے کا گرز لئے ہوئے آگے بڑھا اور حلہ لینے کا ارادہ کیا، ادھر شیروں کو زنجیروں سے کھول دیا گیا پس ایک شیر بہرام کی طرف لپکا بہرام نے اس سے کشتی لڑی اور موقع پاکر اس کی پشت پر سوار ہوگیا اور دونوں رانوں سے دبا دیا کہ اس کی پسلیاں ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگیں پھر دوسرا شیر بڑھا تو بہرام نے اس کو پیچھے پر گرز مار گرایا۔ پہلا شیر جو اس کی رانوں میں تھا اسکی حالت یہ تھی کہ کبھی بیٹھتا تھا کبھی اٹھتا تھا مگر اس کی رانوں سے نہ نکل سکا اور بہرام نے گرز مار مار کر اسے ختم کر دیا۔ پھر دوسرے کی طرف متوجہ ہوا اور اس کو بھی قتل کر ڈالا۔ اور چاروں طرف سے شور برپا ہوگیا لوگوں نے مبارک باد پیش کی اور بہرام کے سر پر تاج رکھدیا اس طرح بہرام شاہی تخت پر استحقاق کے ساتھ تخت نشین ہوگیا

منع المستجير

پناہ خواہ کی حفاظت

قال سعید بن مسلم ان المہدی اہدر دم رجلٍ من اہل الکوفۃ کان یسعٰی فی فسادِ سلطنتہٖ وجعل لمن دلّ علیہ او جاء بہ مائۃ الف درہم قال فاقام حیناً متواریاً ثم انہ ظہر بمدینۃ السلام فکان ظاہراً کائناً خائفاً مترقباً فبینا ہو یمشی فی بعض نواحیہا اذ بصر بہ رجلٌ من اہل الکوفۃ فعرفہ فاہوٰی الٰی مجامع ثوبہ وقال ہٰذا بغیۃ امیر المؤمنین فامکن الرجلُ من قیادہ ونظر الی الموت امامہ فبینا ہو علٰی تلک الحالۃ اذ سمع وقع الحوافر من وراء ظہرہ فالتفت فاذا معنُ بن زائدۃ فقال یا ابا الولید اَجِرنی اجارک اللّٰہ فوقف وقال للرجل الذی تعلق بہ ما شانک قال بُغیۃُ امیر المؤمنین الذی نذر دمہ واعطٰی لمن دلّ علیہ مائۃ الف فقال یا غلام انزل عن دابتک واحمل اخانا فصاح الرجل یا معشرَ الناسِ یُحال بینی وبین من طلبہ امیرُ المؤمنین قال لہ معن اذہب فاخبرہ انہ عندی فانطلق الی باب امیر المؤمنین فاخبر الحاجب فدخل الی المہدی فاخبرہ فامر بحبس الرجل ووجّہ الٰی معنٍ من یحضرہ فاتتہ رُسُلُ امیر المؤمنین وقد لبس ثیابہ وقربت الیہ دابتہ فدعا اہلَ بیتہ ومَوالیہ فقال لا یخلصَنّ الی ہٰذا الرجل وفیکم عینٌ تطرفُ ثم رکب ودَخل حتی سلّم علی المہدی فلم یردَّ علیہ فقال یا معن اَتُجیرُ علیّ قال نعم یا امیر المؤمنین قال ونعم ایضاً واشتدّ غضبُہ فقال معنٌ قتلتُ فی طاعتکم بالیمن فی یوم واحد خمسۃ عشر الفاً ولی ایامٌ کثیرۃٌ قد تقدم فیہا بلائی وحسنُ غنائی فما رأیتمونی اہلاً ان تہبوا لی رجلاً

bestunubooks.wordpress.com

ولهذا استجار بي فأطرق المهدي طويلاً ثم رفع رأسه وقد سُرّي عنه فقال قد أجرنا من أجرت قال معنٌ فإن رأى أمير المؤمنين أن يصله فيكون قد أحياه وأغناه فعل قال قد أمرنا له بخمسة آلاف قال يا أمير المؤمنين إن صلات الخلفاء على قدر جنايات الرعية وإن ذنب الرجل عظيم فأجزل له الصلة قال قد أمرنا له بمائة ألف قال فعجّلها يا أمير المؤمنين فإن أفضل البر عاجله فأمر بتعجيله وحمل المال فدعا الرجل فقال له خذ صلتك والحق بأهلك وإياك ومخالفة خلفاء الله تعالى ____

حل لغات: سعید بن مسلم بن قتیبہ ابو عمر باہلی بصری متوفی ٢٠ھ امیر عادل، عالم حدیث اور عربی کے ماہر تھے، المہدی، دیکھو صفحہ، نذر (ن، ض) نذر اپنے اوپر کسی چیز کو واجب کرلینا، متوار یا تواری سے اسم فاعل ہے پوشیدہ ہونا، سُرّی چھپا۔ متفکراہوی الیہ لینے کیلئے ہاتھ بڑھانا، الوفر جمع حافر گھر، معن بن زائدہ دیکھو صفحہ، ابو الولید معن بن زائدہ کی کنیت ہے، الطرف (ض) پلک جھپکنا، سُرّی غصہ ہلکا ہوگیا تھا، اجزل امر حاضر ہے اجزال بمعنی زیادہ عطا کرنا۔

تشریح: سعید بن مسلم نے بیان کیا ہے کہ خلیفہ مہدی نے اہل کوفہ میں سے ایک شخص کے خون کی نذر مان لی تھی جو ہمیشہ اسکی سلطنت کے بگاڑ میں کوشاں رہتا تھا اور اس شخص کیلئے جو اس کا سراغ لگائے یا اس کو لے کر آئے ایک لاکھ درہم کا وعدہ کرلیا۔ سعید بن مسلم کا بیان ہے کہ وہ شخص ایک عرصہ تک روپوش رہا اس کے بعد مدینۃ السلام (بغداد) میں ظاہر ہوا مگر وہ ظاہر ہو کر بھی غائب کی طرح تھا کہ ہر وقت خوفزدہ اور منتظر حوادث رہتا تھا۔ ایک روز وہ مدینۃ السلام کے کسی کوچہ میں جارہا تھا کہ ایک کوفی نے دیکھ کر پہچان لیا اور اس کا گریبان پکڑنے کیلئے ہاتھ بڑھایا اور کہا یہ امیر المؤمنین کا مطلوب ہے اس نے اس کو کھینچنے کا موقعہ دیدیا اور اس نے اپنے سامنے موت دیکھ لی۔ اسی حالت میں پیچھے سے گھوڑوں کی آواز سنائی دی اس نے جو اس کی طرف مڑکر دیکھا تو وہ معن بن زائدہ تھا۔ اس شخص نے کہا ابو الولید! مجھے پناہ دے، اللہ تجھے پناہ دے گا، معن بن زائدہ ٹھہر گیا اور جو شخص اس سے الجھ رہا تھا اس سے کہا: کیا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: یہ امیر المؤمنین کا مطلوب ہے جس کے خون کی وہ نذر کئے ہوئے ہے۔ اور اس کا پتہ بتلانے والے کیلئے ایک لاکھ درہم کا وعدہ کیا ہے معن بن زائدہ نے غلام سے کہا کہ سواری سے اتر کر ہمارے اس بھائی کو سوار کرلے، کوفی شور مچا کر کہنے لگا، لوگو! دیکھو یہ معن بن زائدہ میرے درمیان اور امیر المؤمنین کے مطلوب کے درمیان حائل ہورہا ہے، معن نے کہا، تو جاکر خلیفہ سے کہدے کہ وہ میرے پاس ہے۔ کوفی امیر المؤمنین کے دروازہ پر گیا اور دربان سے کہہ کر مہدی کے پاس آیا اور واقعہ کی اطلاع کی، مہدی نے اسکو تو قید کرلیا اور معن کے پاس ایک اور شخص کو بھیج دیا تاکہ وہ اس کو مہدی کے پاس لے آئے۔ معن کے پاس مہدی کے قاصد اس وقت پہنچے جب وہ اپنے کپڑے پہن چکا تھا اور سواری بھی قریب لائی جاچکی تھی۔ معن نے اپنے گھر والوں کو بلا کر کہا کہ جب تک تم میں پلک جھپکنے والی آنکھ موجود ہے اس وقت تک اس کا کوئی شخص پھٹکنے نہ پائے پھر سوار ہو کر مہدی کے پاس آیا اور سلام کیا مہدی نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ عتاب آمیز لہجہ میں کہا معن! تو ہمارے مقابلے میں مجرم کو پناہ دیتا ہے۔ معن نے کہا ہاں اے امیر المؤمنین! مہدی نے کہا: اچھا! ہاں بھی کہتے ہو، مہدی کا غصہ اور بڑھ گیا، معن نے کہا: یمن میں تمہاری اطاعت وخوشنودی کی خاطر میں نے ایک دن کے اندر پندرہ ہزار آدمیوں کو قتل کیا ہے اور میرے تو اس قسم کے بہت سے واقعات گذرچکے ہیں جن میں میری آزمائش اور حسن عمل وخوبی بے نیازی ظاہر ہوچکی تو کیا میں تمہارے نزدیک اس کا بھی اہل نہیں کہ تم میری وجہ کر ایک ایسے شخص کو معاف کردو جو میری پناہ میں آنا چاہتا ہے۔ مہدی کچھ دیر سر جھکائے بیٹھا رہا اس کے بعد سر اٹھایا تو اس کا غصہ فرو ہوچکا تھا۔ مہدی نے کہا: اچھا جاجس کو تو نے پناہ دی اس کو میں نے بھی پناہ دی۔ معن نے کہا: امیر المؤمنین اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس کو کچھ دیدیجئے کیونکہ آپ کا عطا کرنا گویا اسکو زندہ اور غنی کردینا ہے۔ مہدی نے کہا: ہم اس کے لئے پانچ ہزار درہم کا حکم

کرتے ہیں، معن نے کہا! امیر المؤمنین! خلفاء کی بخشش رعیت کی خطاؤں کے برابر ہوتی ہیں اس شخص کا جرم عظیم ہے لہذا اس کو عطیہ بھی زیادہ دینا چاہیئے۔ مہدی نے کہا، ہم نے اس کیلئے ایک لاکھ کا حکم کر دیا، معن نے کہا: امیر المؤمنین دعا دیجیئے جلدی کیجیئے، پھر معن واپس ہو گیا اور اس شخص کو مال مل گیا معن نے اس شخص کو بلا کر کہا کہ اپنا صلہ لیکر گھر والوں کے پاس جا اور آئندہ کبھی خلفاء کی مخالفت نہ کرنا

صِيَانَةُ الملوكِ رعاياهُم

بادشاہوں کی اپنی رعایا کی حفاظت

سے الا تا بغفلت نخسپی کہ نوم — حرامست بر چشم سالار قوم
رعیت چو بیخ اند سلطان درخت — درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

قال ابو الفرج الاصبهانی: لما رجع ذو القرنین من المشرق والمغرب توجه الی بلاد الصین فحاصر مدینتها اشد محاصرة فلما اشرف علی اخذها نزل الیه ملکُ الصین تحت اللیل، ولم یعرف احدٌ انه ملک الصین، وقال: انا رسول ملک الصین فلما وصل الی الحجاب اخبرهم انه رسولُ ملک الصین، ویرید الدخول علی الاسکندر فاعلموا الاسکندر به، وادخلوه علیه، فلما دخل سلّمه ووقف بین یدیه، فقال له: تکلّم، فقال انی مامورٌ ان لا اتکلم الا فی خلوة، ففتشه الرسل خوفا من ان یکون معه سلاح او مکیدة فوجدوه خالیا من ذلک فتقرب الی الملک الاسکندر وقال له: ایها الملک! اعلم انی ملکُ الصین بنفسی ولست برسوله، وقد حضرت بین یدیک لعلمی انک رجلٌ عاقلٌ، عارفٌ صالحٌ مامونُ الغائلة، فان کان قصدک قتلی فها انا بین یدیک واغنیک عن القتال وان کان قصدک المال فاطلب، ولا تعجز، فانی مجیبک فیما تطلب فقال الاسکندر: خاطرت بنفسک، فقال: ایها الملک انا بین امرین اما ان تقتلنی، فیقیم اهل مملکتی غیری ویحاربوک وان ترکتنی فی بلادی بما ترید تنسب الی الجمیل، فلما سمع ذو القرنین ذلک اطرق ملیّا متفکرا، وعلم ان ملک الصین من ذوی العقول ثم انه رفع راسه وقال: ارید منک خراج مملکتک ثلاث سنین کوامل معجلا ثم بعد ذلک تعطی فی کل سنة نصف الخراج فقال ملک الصین هل تطلب غیر ذلک شیئا؟ قال: لا فقال: قد اجبتک الی ذلک، فقال الاسکندر کیف یکون حال رعیتک بعد هذا المال المعجل؟ فقال اعطیک من عندی ولا اکلف رعیتی الی التعجیل، والله علی ما نقول وکیل، فخرج ملک الصین شاکرا فلما طلع النهار اقبل ملک الصین بعشائره حتی سد ما بین المشرق والمغرب، واحاطوا بعساکر ذی القرنین حتی ایقنوا بالهلاک نطق الاسکندر وقومه ان ملک الصین خدعهم، فبینما هو فی هذه الفکرة، واذا بملک الصین جاء وعلی راسه التاج فلما

راه ذوالقرنین، قال: أفَدَرتَ فیما قلتَ؟ قال: لا، ولکن أردتُ أن أُرِیَكَ أنّی لم أخضع لك خوفًا، واعلم أن الذی هو غائب من جیوشی أکثر ممن حضر. فقال له الاسکندر: قد ترکتُ لك جمیع ما قرّرتُه علیك من أمر الخراج. فلمّا رجع من بلاد الصین أرسل له ملك الصین تحفًا، وأموالًا کثیرة علی سبیل الهدیة۔

حلِ لغات صیانۃ (ن) حفاظت کرنا، رعایا جمع رعیّۃ ہر وہ چیز جس کی حفاظت ضروری ہو۔ ابو الفرج اصبہانی دیکھو ۲۵۹، ذوالقرنین دیکھو ۳۵۹، الصین ملک چین، اشرف اشرافًا نزدیک ہونا، حُجّاب جمع حاجب دربان، خلوۃ تنہائی، فتّش تفتیشًا تلاشی لینا، الغائلۃ مصیبت فساد ہلاکت ج غوائل، خاطرَ مخاطرۃ، بنفسہ خطرہ میں ڈالنا، أفدِ فدی یفدی فدیًا، فداءً سے مضارع متکلم ہے۔ جزاء شرط ہونے کی وجہ سے آخر یا حذف ہوگئی ملیًّا زمانہ کا ایک حصہ۔ قال تعالیٰ: واھجرنی ملیًّا، خراج ٹیکس جو پیداوار کے مالک سے لیا جائے، عشائر جمع عشیرۃ اعزاء واقارب قبیلہ مبداً (ن)، سداداً درست کرنا، قدرت دیکھو ۴۵۰ سطر اُریک: ارادۃ سے مضارع متکلم ہے، جیوش جمع جیش لشکر، تحفًا جمع تحفۃ ہدیہ۔

تشریح: ابو الفرج اصبہانی نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت سکندر ذوالقرنین مشرق و مغرب کی مہم سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو آپ بلادِ چین کی طرف متوجہ ہوئے اور مختلف شہروں کا سخت ترین محاصرہ کیا اور جب معاملہ فتح کے قریب آگیا تو شاہ چین نے آکر کہا کہ میں شاہ چین کا فرستادہ ہوں، دربانوں کے پاس پہنچ کر یہی ظاہر کیا اور داخلہ کی اجازت چاہی دربانوں نے حضرت سکندرؒ کو اطلاع کی آپ نے اجازت دیدی اور وہ داخل ہو گیا جب وہ آپ کے سامنے کھڑا ہوا، تو آپ نے فرمایا: کہئے کیا کہنا ہے؟ اس نے کہا: مجھے تنہائی میں گفتگو کا حکم دیا گیا ہے، اس پر اس کی جامہ تلاشی ہوئی کہ مبادا اس کے پاس ہتھیار ہو یا کوئی اور مکاری کا سامان ہو مگر تفتیش کنندگان نے اس کو خالی پایا پس اس نے آپ کے قریب ہو کر کہا شاہ! میں شاہ چین کا فرستادہ نہیں بلکہ خود شاہ چین ہوں اور اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ مجھے یہ معلوم ہے کہ آپ مرد صالح واقف کار و سمجھ دار اور ہر طرح قابل اطمینان ہیں۔ سو اگر آپ مجھے ختم کرنا چاہتے ہیں تو میں آپ کے سامنے حاضر ہوں اور جنگ سے بے نیاز کر رہا ہوں اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا آپ طلب فرمائیں مجھے منظور ہے آپ نے فرمایا کہ تو نے خود کو خطرہ میں ڈال دیا۔ اس نے کہا: شاہا! میں دو خطروں میں مبتلا ہوں یا تو آپ مجھے قتل کر دیں گے اس صورت میں میری سلطنت کے لوگ میری جگہ کسی اور کو قائم کر لیں گے اور آپ سے جنگ کریں گے یا آپ مجھے چھوڑ دیں گے اس صورت میں میں اپنے شہروں کا فدیہ دیتا رہوں گا جس میں آپ کی ستائش ہوگی یہ سن کر حضرت ذوالقرنینؒ معاملہ فہمی کی غرض سے دیر تک غور و فکر کرتے رہے اور آپ پر یہ امر واضح ہو گیا کہ شاہ چین سمجھ دار آدمی ہے پھر آپ نے سر اٹھا کر فرمایا کہ میں سلطنت کا تین سالہ پیشگی ٹیکس چاہتا ہوں اس کے بعد ہر سال نصف ٹیکس ادا کرتے رہنا۔ شاہ چین نے کہا بس ..... یا کچھ اور؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ شاہ چین نے کہا: مجھے منظور ہے

چو کارے بر آید بلطف و خوشی ❋ چہ حاجت بتندی و گردن کشی

حضرت سکندرؒ نے فرمایا کہ اس پیشگی مال کے بعد تیری رعیت کا کیا حشر ہوگا؟ شاہ چین نے کہا: میں اپنی رعیت کو اس کی تکلیف نہ دوں گا بلکہ اپنے پاس سے ادا کروں گا اللہ ہماری باتوں پر نگہبان ہے۔ پس شاہ چین شکریہ ادا کرتا ہوا واپس ہو گیا اور جب دن چڑھ آیا تو اپنے قبیلہ خاندان کیساتھ متوجہ ہوا اور مشرق سے مغرب تک ساری جگہ کو بند کر دیا اور حضرت ذوالقرنینؒ کے لشکر کا چو طرفہ احاطہ کر لیا یہاں تک کہ لوگوں کو ہلاکت کا یقین ہو گیا اور سکندر اور آپ کی قوم سمجھ گئی کہ شاہ چین نے ہم کو دھوکا دیا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

ابھی یہ لوگ اسی سوچ بچار میں تھے کہ اچانک شاہ چین بھی سر پر تاج رکھے ہوئے آگیا حضرت ذوالقرنین نے اس کو دیکھ کر کہا: غداری کرنا چاہتا ہے؟ اس نے کہا بالکل نہیں

؎ خلاف وعدہ محالست کز کریم آید ❋ لئیم اگر نکند وعدہ وفا شاید

میں تو صرف یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ میں نے آپ سے مرعوب ہو کر فروتنی نہیں کی، یہ بھی واضح رہے کہ لشکر کی جو تعداد آپ کے سامنے ہے آج ان لوگوں کی تعداد کہیں زائد ہے جو نہیں آسکے، حضرت سکندر نے فرمایا کہ اچھا میں نے ٹیکس کی جو مقدار تجھ پر لازم کی تھی وہ محض تیری خاطر ختم کر دی۔

پس شاہ چین واپس ہو گیا اور اپنے ملک میں جا کر اس نے آپکے پاس ہدیہ میں مال کثیر اور تحائف پیش کئے۔

؎ یک حرف صوفیانہ بگویم اجازت ست ❋ اے نور دیدہ صلح بہ از جنگ آوری

المواعظ
نصائح

؎ امروز قدر پند عزیزاں شناختم ❋ یارب رواں ناصح ما از تو شاد باد

؎ آنکس کہ نصیحت ز عزیزاں نکند گوش ❋ بسیار بخاید سر انگشت ندامت (حافظ)

لما دخل سليمان بن عبد الملك المدينة سأل هل بالمدينة أحد أدرك أحدًا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقالوا: أبو حازم، فأرسل إليه، فلما دخل سأله، فقال: يا أبا حازم ما لنا نكره الموت؟ فقال لأنكم أخربتم آخرتكم وعمرتم دنياكم فكرهتم أن تنقلوا من عمران إلى خراب فقال له: وكيف القدوم على الله؟ قال: ما المحسن فكغائب يقدم على أهله وأما المسيء فكآبق يقدم على مولاه فبكى سليمان، وقال ياليت شعري ما لنا عند الله؟ قال اعرض عملك على كتاب الله تعالى، فقال: في أي مكان أجده؟ فقال: في قوله: ان الأبرار لفي نعيم وان الفجار لفي جحيم، قال سليمان: فأين رحمة الله؟ قال قريب من المحسنين، قال فأي عباد الله أكرم، قال أولو المروءة،

حل لغات مواعظ جمع موعظة پند و نصیحت، سلیمان بن عبد الملک مولود ۵۴ھ ولید بن عبد الملک کا بھائی ہے جب ولید کا انتقال ہوا تو یہ رملہ میں تھا، جمادی الثانی ۹۶ھ میں اس کے ہاتھ پر بیعت خلافت ہوئی، یوم جمعہ ۱۰ صفر ۹۹ھ میں قنسرین کے قریب مقام دابق میں انتقال ہوا اس وقت اس کا سن ۴۵ سال کا تھا۔ مدت خلافت دو سال آٹھ ماہ پانچ روز ہے۔
ابو حازم کنیت سلمہ نام اعرج لقب، والدہ کا نام دینار تھا، نسلاً عجمی اور فارس کے رہنے والے تھے تر فضل کمال میں سرآمد روزگار تھے حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ سلمہ واعظ "مدینہ کے عالم اور شیخ تھے" علامہ نووی فرماتے ہیں کہ ان کی ثقاہت وجلالت پر سب کا اتفاق

ہے انہوں نے صحابہ کرام میں حضرت سہل بن سعد الساعدیؓ سے اور غیر صحابہ میں ابو امامہ، سعید بن المسیب، عامر بن عبداللہ، عبداللہ بن ابی قتادہ وغیرہم سے حدیث روایت کی ہے۔ عالم کامل ہونے کے باوجود کھجوروں کی تجارت کرکے معاش حاصل کرتے تھے۔ منصور کی خلافت میں ۱۳۵ھ میں آپ نے وفات پائی ہے۔ تکرہ (س) کراہۃ ناپسند کرنا۔ اخربتم خانہ ویران کرنا۔ عمرتم تعمیراً آباد کرنا۔ عمران آبادی۔ خراب ویرانہ۔ المسیٔ بدکار۔ آبق بھگوڑا غلام۔ ابرار جمع بر نیک۔ نعیم نعمت جنت۔ فجار جمع فاجر تباہ کار۔ جحیم دوزخ، دہکتی آگ۔ اولو المروۃ مروت والے۔

تشریح:۔ جب سلیمان بن عبدالملک مدینہ آیا تو اس نے لوگوں سے پوچھا کہ مدینہ میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے زمانہ) کو پایا ہو؟ لوگوں نے کہا: ابو حازمؒ ہیں۔ سلیمان نے آپ کی خدمت میں (کسی آدمی کو) بھیجا جب آپ تشریف لائے تو سلیمان نے کہا: ابو حازم! ہم کو کیا ہوا کہ ہم موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس واسطے کہ تم نے اپنی آخرت کو برباد اور دنیا کو آباد کر لیا، پس تم آبادی سے ویرانہ کی طرف منتقل ہونے کو ناپسند کرتے ہو۔ سلیمان نے کہا: خدا کے سامنے پیشی کس طرح ہوگی؟ آپ نے فرمایا: نیک تو اس طرح پیش ہوں گے جیسے کوئی غائب آدمی اپنے اہل و عیال میں آتا ہے (کہ وہ خوش و خرم اور مسرور ہوتا ہے) اور بدکار اس طرح پیش ہوں گے جیسے کوئی بھگوڑا غلام اپنے آقا کے پاس آتا ہے۔ پس سلیمان رو پڑا اور کہنے لگا۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میرے لئے خدا کے ہاں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنے اعمال کا کتاب اللہ سے موازنہ کر۔ سلیمان نے کہا: میں اس چیز کو کہاں پاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے قول إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ "بے شک نیکوکار جنت کی نعمتوں میں ہوں گے اور نافرمان جہنم کی دہکتی ہوئی آگ میں"۔ سلیمان نے کہا: پھر خدا کی رحمت کہاں رہی؟ آپ نے فرمایا: اچھے کام کرنے والوں کے قریب ہے۔ سلیمان نے کہا: اللہ کے بندوں میں سب سے زیادہ مکرم کون ہے؟ آپ نے فرمایا: اصحاب مروت۔

وجاء أعرابي إلى سليمان بن عبد الملك هذا، فقال: يا أمير المؤمنين! إني أكلمك بكلام، فاحتمله فإن وراءه إن قبلته ما تحب، فقال سليمان: هاته يا أعرابي! فقال الأعرابي: إني أطلق لساني بما خرست عنه الألسن، تأدية لحق الله، إنه قد اكتنفك رجال قد أساؤوا الاختيار لأنفسهم، وابتاعوا دنياك بدينهم، ورضاك بسخط ربهم، وخافوك في الله ولم يخافوا الله فيك، فهم حرب للآخرة، وسلم للدنيا، فلا تأمنهم على ما استحفظك الله عليه، فإنهم لن يألوا بالأمانة، وأنت مسئول عما اجترموا، فلا تصلح دنياهم بفساد آخرتك، فإن أعظم الناس عند الله غبنًا من باع آخرته بدنيا غيره، فقال سليمان: أما أنت يا أعرابي! فقد سللت لسانك، وهو سيفك، قال: أجل يا أمير المؤمنين! لك لا عليك.

حل لغات: سلیمان دیکھو ص ۱۵۴۔ احتمل احتمالاً برداشت کرنا۔ اطلق۔ فی کلامہ تعمیم کرنا، مقید نہ کرنا۔ لسان دیکھو ص ۳۸۔ خرست (س) خرساً گونگا ہونا۔ اکتنفک اکتنافاً احاطہ کرنا۔ لن یالوا مت لا پرواہ کرنا۔ اجترموا اجتراماً وجرم (ض) اجریمۃ گناہ کرنا۔ سللت (ن) سونتنا۔ السیف تلوار سونتنا:

تشریح:۔ سلیمان بن عبدالملک کے پاس جس کا ذکر ابھی گذرا ہے ایک دیہاتی نے آکر کہا: امیر المومنین! میں آپ سے ایک بات کہتا ہوں اسکو برداشت کر لیجئے۔ اگر آپ نے اس کو قبول کر لیا تو اس کے بعد وہ چیز ہے جس کو آپ پسند کرتے ہیں۔ سلیمان نے کہا: ضرور۔ دیہاتی نے کہا: میں ایسی باتوں

besturdubooks.wordpress.com

میں اپنی زبان کو بہت تیز رکھتا ہوں جن سے لوگوں کی زبانیں گونگی ہیں محض اللہ کا حق ادا کرنے کی خاطر بے شک آپ کو کچھ ایسے لوگوں نے گھیر لیا ہے جنہوں نے اپنے لئے برائی اختیار کرلی ہے اور آپ کی دنیا کو اپنے دین کے عوض خرید لیا ہے اور آپ کی خوشنودی کو اپنے پروردگار کی ناراضگی کے عوض وہ لوگ خدا کے معاملہ میں تجھ سے ڈرتے ہیں اور تیرے معاملہ میں خدا سے نہیں ڈرتے پس وہ لوگ (تیرے حق میں) آخرت کے اعتبار سے لڑائی ہیں اور دنیا کے اعتبار سے صلح، پس آپ ان کو اس چیز پر امین نہ بنائیں جس پر اللہ نے آپ کو اپنا نائب بنایا ہے کیونکہ وہ لوگ امانت کی پرواہ نہیں کرتے، ان کے جرائم کے بارے میں آپ سے پرسش ہوگی اس لئے آپ اپنی آخرت خراب کرکے ان کی دنیا کو درست کرنے کی فکر میں نہ رہیں کیونکہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عیب دار وہ شخص ہے جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے عوض بیچ ڈالے، سلیمان نے اس سے کہا۔
تو کون ہے؟ کہ اپنی زبان کو تلوار کی طرح چلا رہا ہے۔ دیہاتی نے کہا: ہاں مگر یہ تلوار تیرے لئے نافع ہے ضرر رساں نہیں ہے؛

چہ خوش گفت یکروز دارو فروش ❋ شفا بایدت دارو تلخ نوش
چمن میں تلخ نوائی مری گوارا کر ❋ کہ زہر بھی کبھی کرتا ہے کار تریاقی

ولما حج بالناس قال لولی عهده ولی عهده عمر بن عبد العزیز الا تری هذا الخلق الذی لا یحصیهم غیر الله تعالی ولا یسع رزقهم غیره، فقال: یا امیر المؤمنین! هؤلاء رعیتك الیوم، و هو غدًا خصماؤك عند الله، فبکی سلیمان بکاءً شدیدًا ثم قال بالله استعین،

حل لغات | عمر بن عبد العزیز دیکھو ص ۹ خصماء جمع خصیم مقابل۔ تشریح:۔

جب سلیمان حج کیلئے گیا تو اپنے بھتیجے اور ولی عہد عمر بن عبد العزیز سے کہا: تم اس خلقت کو نہیں دیکھتے جس کے عدد کا احصاء، اور رزق کی طاقت خدا کے سوا کسی کو نہیں، حضرت عمر نے فرمایا امیر المؤمنین! آج یہ خلقت آپ کی رعیت ہے اور کل خدا کے سامنے تیری دشمن اور مقابل ہوگی (یہ سن کر) سلیمان رو دیا اور کہنے لگا: اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں:۔

می کند اشک ندامت نامۂ دل را سفید ❋ صبح از اختر فشانی پاکدامان می شود

وقال یومًا لعمر ابن عبد العزیز رضی الله تعالی عنه حین اعجبه ما صار الیه من الملك، یا عمر! کیف تری ما نحن فیه؟ فقال یا امیر المؤمنین! هذا سرور لولا انه غرور ونعیم لولا انه عدیم، وملك لولا انه هالك، وفرح لولم یعقبه ترح ولذات لولم تقترن بآفات، وکرامة لو صحبتها سلامة، فبکی سلیمان رحمه الله حتی اخضلت دموعه لحیته۔

حل لغات | غرور دھوکہ، گھمنڈ، عدیم بمعنی معدوم، ہلک ہلاک میں ایک لغت ہے۔ ترح غم ترح (ف) ترحًا غمگین ہونا۔ اخضلت تر ہونا س خضل، عیش خضل، شاداب زندگی۔ تشریح

ایک روز سلیمان نے حضرت عمر سے کہا جب کہ وہ اپنے ملک کی ترقی کو دیکھ کر خوش ہو رہا تھا، عمر! ہماری یہ حالت کیسی ہے جس میں

besturdubooks.wordpress.com

ہم ہیں؟ آپ نے فرمایا: امیر المؤمنین! یہ خوشی کا مقام ہے اگر اس میں گھمنڈ نہ ہو، اور نعمت ہے اگر یہ معدوم نہ ہو اور ملک ہے اگر یہ ہلاک نہ ہو اور خوشی ہے اگر اس کے بعد رنج نہ ہو اور لذتیں ہیں اگر اس کے ساتھ آفتیں نہ ہوں، اور بزرگی ہے اگر اس کے ساتھ سلامتی ہو۔ پس سلیمان رو پڑا اور اتنا رویا کہ آنسوؤں نے اس کی داڑھی تر کر دی۔

ـــہ بریز اشکِ ندامت کرنامہائے سیاہ ❁ بآب دیدہ تواں شست و دستِ استغفار

وقال عبد الله بن عباس: ما انتفعت بكلام احد بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ما انتفعتُ بكلامٍ كتبه الىّ علىّ بن ابى طالب رضى الله تعالى عنه كتب الىّ اما بعد، فان المرء يسرّه ادراكُ مالم يكن ليفوته ويسوءُه فوتُ مالم يكن ليدركه فليكن سرورك بما نلت من امر آخرتك وليكن اسفك على ما فاتك منها، وما نلت من امر دنياك فلا تكن به فرحًا، وما فاتك منها فلا تأس عليه جزعًا وليكن همّك ما بعد الموت، و

كتبت عائشة رضى الله تعالى عنها الى معاوية، اما بعد، فانه من يعمل بمساخط الله يصر حامدُه من الناس ذامًّا له، والسلام

حلِ لغات | عبد اللہ بن عباس دیکھو صفحہ نلت (ض س) نیلا پانا، اَسَف افسوس، لا تاس نہی حاضر ہے باب (س)، اس کے غمگین ہونا جزعا بے صبری کرنا، عائشہ دیکھو صفحہ؟ معاویہ دیکھو صفحہ؟ مساخط جمع مسخط سبب ناراضی دیکھو صفحہ؟

تشریح: حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے کلام سے اتنا استفادہ نہیں کیا جتنا کہ اس کلام سے کیا جو حضرت علیؓ نے میرے پاس لکھا تھا۔ آپ نے مجھے لکھا، اما بعد! بیشک آدمی کو اس چیز کا حاصل ہونا خوش کرتا ہے جس کو وہ کبھی فوت نہیں کر سکتا تھا اور اس چیز کا فوت ہونا رنجیدہ کرتا ہے جس کو وہ کبھی حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ تیری خوشی آخرت کی کسی بات کے حاصل ہونے سے ہونی چاہیے اور جو چیز امور اخروییہ فوت ہو جائے اس پر افسوس ہونا چاہیے، جو چیز تجھے دنیاوی امور سے حاصل ہو جائے اس پر خوش نہ ہو اور جو اس سے فوت ہو جائے اس پر ناشکیبائی کیساتھ غمگین نہ ہو بلکہ تجھے تو مابعد الموت کا فکر ہونا چاہیے۔ حضرت عائشہؓ نے امیر معاویہؓ کے پاس لکھا۔

اما بعد، جو شخص اللہ کی ناراضگی کے عمل کرے گا تو اس کی تعریف کرنے والے بھی اس کو برا کہنے لگیں گے۔

وخرج الزهرىُّ يومًا من عند هشام بارعٍ. قيل له: ما هُنّ؟ قال: دخل رجلٌ على هشام. فقال: يا امير المؤمنين! احفظ عنى اربع كلماتٍ فيهنّ صلاحُ مُلكك واستقامةُ رعيتك. فقال: هاتِهن. فقال لا تعِدنّ عدةً لا تثق من نفسك بانجازها قال: هذه واحدة فهات الثانية. قال: لا يغرنّك المرتقى وان كان سهلًا اذا كان المنحدرُ وعرًا. قال: هات الثالثة. قال: واعلم ان للاعمال جزاءً

besturdubooks.wordpress.com

فاتقِ العواقِبَ، قال: هاتِ الرابعةَ، قال: واعلم ان للامورِ بغتاتٍ، فكن علىٰ حَذَرٍ

حل لغات الزہری دیکھو ۵۸؂ ہشام بن عبدالملک مولود ۷۲؁ھ اسکی والدہ عائشہ بنت ہشام بن اسمٰعیل مخزومی تھی۔ اپنے بھائی یزید کے انتقال کے وقت یہ حمص میں تھا وہیں بذریعہ برید کے عصا اور خاتم خلافت اس کو بھیج گئی وہاں سے یہ دمشق آیا اور خلافت کی بیعت لی، ہشام حلیم الطبع عاقل و فرزانہ تھا اس نے ایک بار شرفاء میں سے کسی کو گالی دی اس نے کہا شرم نہیں آتی خلیفہ ہو کر بدزبانی کرتے ہو، ہشام نے ندامت سے سر جھکا لیا اور اس سے معافی مانگی، ۶ ربیع الثانی ۱۲۵؁ھ میں وفات پائی۔ اس کی خلافت اُنیس سال چھ ماہ گیارہ روز رہی، لاتعدن وعدہ وعدا، عدۃ وعدہ کرنا۔ لاتثق وثوقا، ثقۃ بھروسہ کرنا، انجاز وعدہ پورا کرنا۔ المرتقی اسم ظرف ہے چڑھنے کی جگہ، سہل، نرم، المنحدر اسم ظرف ہے ڈھلوان جگہ، وعر دشوار سخت، بغتات اچانک آجانے والی مصیبتیں، حذر چوکنا رہنا ؛

تشریح :-

ایک مرتبہ امام زہری ہشام کے پاس سے چار باتیں لے کر نکلے کسی نے آپ سے پوچھا وہ کیا کیا ہیں؟ آپ نے کہا، ہشام کے پاس ایک شخص نے آکر کہا: امیر المؤمنین! آپ مجھ سے چار باتیں محفوظ کر لیں جن میں آپ کے ملک کی خیر و صلاح اور آپ کی رعیت کی درستگی ہے۔ ہشام نے کہا ضرور! اس نے کہا: ایسا وعدہ ہرگز نہ کر جس کے پورا کرنے کا تجھے اپنی ذات پر اعتماد نہ ہو؛ ہشام نے کہا: ایک بات ہوئی، دوسری لا، اس نے کہا: بلندی پر چڑھنا خواہ کتنا ہی آسان ہو مگر اس سے دھوکا مت کھا جب کہ اس سے اُترنا دشوار ہو۔ ہشام نے کہا تیسری بات لا، اس نے کہا: یاد رکھ! ہر کام کے لئے اس کا بدلہ ہے پس اس کے انجام سے ڈرتا رہ، ہشام نے کہا: چوتھی بات لا، اس نے کہا: یاد رکھ! امور کی آمد اچانک ہوتی ہے پس محتاط رہنا۔

قعد معاويةُ بالكوفة يُبايع الناسَ على البراءةِ من علي بن ابي طالب رضي الله تعالىٰ عنه فقال له رجلٌ: يا اميرَ المؤمنين! نطيعُ احياءَكم، ولا نتبرّأُ من موتاكم، فالتفتَ الى المغيرة فقال له: هذا رجلٌ فاستوصِ به خيرا

حل لغات معاویہ دیکھو ۱۳؂ احیاء جمع حی زندہ، لاتتبرأ براءۃ بیزار ہونا، موتی جمع میت مردہ، المغیرہ بن شعبہ ثقفی مشہور صحابی ہیں رضی اللہ عنہ آپ عقلاء روزگار میں سے تھے، غزوۂ خندق کے بعد ایمان لائے اور صلح حدیبیہ و بیعت رضوان میں اور اس کے بعد غزوات میں شریک رہے حضرت عمرؓ نے ان کو بحرین اور بصرہ و کوفہ کا والی مقرر کیا تھا۔ بصرہ میں سب سے پہلے دیوان آپ ہی نے قائم کیا تھا۔ تمام کتب صحاح میں آپ کی روایات مروی ہیں صحیحین میں ان سے بارہ احادیث مروی ہیں اور ان کی کل مرویات کی تعداد (۱۳۶) ہے ۵۰؁ھ میں آپ نے وفات پائی ہے، فاستوص استیصاء وصیت قبول کرنا۔

ترجمہ: حضرت معاویہؓ کوفہ میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے حضرت علیؓ سے براءت پر بیعت لے رہے تھے ایک شخص نے ان سے کہا: امیر المؤمنین! ہم آپ کے زندوں کی اطاعت کرتے ہیں اور مُردوں سے بیزار نہیں ہیں۔ پس وہ حضرت مغیرہؓ کی طرف متوجہ ہوا تو آپ نے فرمایا: یہ ہے مرد کامل سو اس کی نصیحت قبول کر۔

ناصح از روئے درشتی سخن ار گفت چہ باک ❁ صبر تلخ ست و لیکن بر شیریں دارد

besturdubooks.wordpress.com

قِصّةُ سَیِّدِنا عیسٰی بن مریمَ علیه السّلام

واقعہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام :

من حِكَمِ الله تعالى ان خلق ادم من غير اب وامٍّ وخلق حواء من غير امٍّ وخلق عيسى من غير اب وخلق بقية نوع الانسان من ابٍ وامٍّ ولما اراد الله ان يخلق نبيه عيسى ارسل الى مريم جبريل فى صورة انسانٍ وكانت وقتئذ معتزلة فى مكان شرقى الدار حيث كانت تغتسل من حيضها فلما رأت جبريل استعاذت منه ليبتعد عنها فاجاب بانه رسول من قبل الله جاء اليها ليهبها ولدًا يكون نبيًا قال انما انا رسول ربك لاهب لك غلامًا ذكيا فاجابته كيف يكون لى ولد وانا لم اتزوج ولست من اهل البغى" قالت انى يكون لى غلام ولم يمسسنى بشر ولم اك بغيا فقال لها هذا امر هين على ربك اراد ذلك ليكون علامة للناس على قدرته ورحمة لمن امن به" وقد حكم بايجاده ولا محالة فحملت به ولم تمض ساعة من حمله حتى احست بالم الولادة فجاءت تحت جذع النخلة ووضعته" ثم ذهبت الى قومها حاملة له فظنوا انها جاءت به من طريق الزنا فاتت به قومها تحمله قالوا يا مريم لقد جئت شيئًا فريا وهموا ان يرجموها بالحجارة" فاشارت لهم اليه ليسالوه فقالوا لها كيف نكلم من كان فى المهد صبيًا فقال لهم عيسى انى عبد الله اتانى الكتاب وجعلنى نبيا وجعلنى مباركا اينما كنت واوصانى بالصلوة والزكوة مادمت حيا وبرًّا بوالدتى ولم يجعلنى جبارًا شقيا والسلام على يوم ولدت ويوم اموت ويوم ابعث حيا" فعند ذلك تحققت لهم براءتها ولما بلغ عيسى ثلاثين سنة بعثه الله رسولا وانزل عليه الانجيل وامن به خلق كثير۔

حل لغات: حِکَم جمع حکمت دانائی، حق کے موافق گفتگو، معتزلۃ اعتزل۔ الشیء وعنہ جدا ہونا۔ زکیا گناہوں سے پاک بغیا بدکار وزنا کار عورت جو بغیا یا بغی سے فعول کا وزن ہے واؤ کو یا کرکے غین کو کسرہ دیدیا گیا۔ فعول کا وزن جب فاعل کے لئے ہوتا ہے تو اس میں مذکر و مؤنث دونوں برابر ہیں، جذع درخت کا تنہ ج جذوع، نخلۃ کھجور کا درخت ج نخل وکانت یا بستہ لا ورق لہا ولا خضرۃ فیہا وکان الوقت شتاء، فریا ایسا کام جس پر حیرت وتعجب ہو، فلان لیفری الفری فلاں تعجب انگیز کام کرتا ہے۔ لیرجموا ان یرجموا سنگسار کرنا، رجما بالغیب، اٹکل پچو بات، المہد گہوارہ ج مُہود مہد دف، مہد ا بچھانا، مہاد بچھونا۔ الاکمہ مادر زاد نابینا الابرص، برص کا بیمار (برص ایک بیماری ہے جس کی وجہ سے کھال سفید ہو جاتی ہے اور سخت تکلیف دہ خارش پیدا ہوتی ہے)۔ غضافت غصہ سے بھڑک ہو جانا، فجموا (ن) بجوا غفلت کی حالت میں اچانک آنا :۔

تشریح :۔

خداوند عالم کی حکمت ہے کہ اس نے حضرت آدمؑ کو بلا ماں باپ اور حواء کو بلا ماں اور حضرت عیسیٰؑ کو بلا باپ اور بقیہ نوع انسانی

کو ماں اور باپ کے پیدا فرمایا۔ جب اللہ نے اپنے نبی حضرت عیسیٰ کو پیدا کرنا چاہا تو حضرت جبرئیل کو بصورتِ انسان حضرت مریم کے پاس بھیجا اسوقت آپ بجانب مشرق ایک مکان میں یکسو تھیں جہاں حیض سے پاکی کیلئے غسل کر رہی تھیں، جب آپ نے حضرت جبرئیل کو دیکھا تو خدا کی پناہ چاہی، تاکہ جبرئیل ان سے دور رہیں، حضرت جبرئیل نے جواب دیا "میں تو خدا کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں تاکہ تجھے ایک ایسا لڑکا دیدے جو نبی ہوگا (اسی کو قرآن میں ان الفاظ سے ذکر کیا گیا ہے) جبرئیل نے کہا میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ تم کو ایک پاکیزہ لڑکا دوں" حضرت مریم نے جواب دیا، کہ میرے لڑکا کیسے ہوسکتا ہے جب کہ میں نے نہ شادی کی اور نہ میں بدکار ہوں (قرآن میں ہے قالت انی یکون الخ) وہ کہنے لگیں کہ میرے لڑکا کس طرح ہو جائیگا حالانکہ مجھ کو کسی بشر نے ہاتھ نہیں لگایا اور نہ میں بدکار ہوں، حضرت جبرئیل نے کہا: یہ تو میرے رب پر بہت آسان ہے (اس طور پر پیدا کرنے سے) ارادہ یہ ہے کہ وہ (فرزند) لوگوں کیلئے نشانی ہو اور مؤمنوں کیلئے باعث رحمت ہو، اللہ نے اسکا حکم کر دیا ہے لامحالہ ہو کر رہے گا۔ پس انکے پیٹ میں لڑکا رہ گیا اور حمل کی ایک گھڑی بھی نہ گذری تھی کہ دردِ زہ کا احساس کرنے لگیں تو ایک کھجور کے درخت کے نیچے آ بیٹھیں اور وضع حمل ہو گیا پھر وہ انکو اپنی گود میں لئے ہوئے اپنی قوم کے پاس لائیں تو قوم کو یہ گمان ہوا کہ مریم کے یہ بچہ بدکاری سے پیدا ہوا ہے (قرآن نے اس کو ان الفاظ تعبیر کیا ہے "فاتت بہ قومہا الخ") پھر وہ ان کو اپنی قوم کے پاس لائیں لوگوں نے کہا: اے مریم! تم نے بڑے غضب کا کام کیا اور وہ آپکو سنگسار کرنے کا ارادہ کر بیٹھے تو آپ نے بچے کی طرف اشارہ کیا کہ اسی سے پوچھ لو، لوگوں نے کہا: بھلا ہم ایسے شخص سے کیونکر باتیں کریں جو ابھی گود میں بچہ ہی ہے، حضرت عیسیٰ نے انکو جواب دیا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی اور مجھ کو اس نے نبی بنایا اور مجھ کو برکت والا بنایا۔ میں جہاں کہیں بھی ہوں اور اس نے مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا جب تک میں زندہ ہوں اور مجھ کو میری والدہ کا خدمت گذار بنایا اور اس نے مجھ کو سرکش، بدبخت نہیں بنایا اور مجھ پر سلام ہے جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز مروں گا اور جس روز زندہ کرکے اٹھایا جاؤں گا پس اس وقت قوم کے نزدیک حضرت مریم کی براءت ثابت ہوگئی جب آپ ۳۰ سال کی عمر کو پہنچے تو اللہ نے آپ کو رسول بنایا، آپ پر انجیل نازل فرمائی اور خلق کثیر آپ پر ایمان لائی۔

ومن معجزاته انه كان يصور من الطين طيرا فينفخ فيه فيكون طيرا باذن الله ويبرئ الاكمه والابرص ويحي الموتى باذن الله

تشریح: آپکے معجزات میں یہ ہے کہ آپ مٹی سے پرند کی شکل بنا کر اس میں پھونک دیتے تو وہ بحکم خداوندی (جاندار) پرند بن جاتا تھا اور مادرزاد اندھے کو اور برص کے بیمار کو (دست مبارک پھیر کر) اچھا کر دیتے تھے اور بحکم خداوندی مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔

فائدہ: قرآن پاک میں اس موقعہ پر حضرت مسیح کے محض شکل وصورت بنانے کو "خلق" سے تعبیر کرنا صرف ظاہری حیثیت سے ہے جیسے حدیث میں معمولی تصویر بنانے کو خلق سے تعبیر فرمایا "احیوا ما خلقتم" یہی وجہ ہے کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا "انی اخلق لکم من الطین طیرا" (میں مٹی سے پرندہ بنا دیتا ہوں) بلکہ یوں کہا کہ مٹی سے پرندہ کی شکل بنا کر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے۔ آپ سے یہ خرقِ عادت فعل ظاہر ہوا تاکہ تہمت لگانے والوں کو ایک چھوٹا سا نمونہ قدرت خداوندی کا دکھلا دیں کہ جب میرے نفخ (پھونکنے) پر خدا تعالیٰ مٹی کی بیجان صورت کو جاندار بنا دیتا ہے اس طرح اگر اس نے بدون مسِ بشر محض روح القدس کے نفخ سے ایک برگزیدہ عورت کے پانی پر روح عیسوی کا فیضان کر دی تو کیا تعجب ہے، حضرت مسیح کے زمانہ میں اطباء وحکماء کا زور تھا اس لئے آپکو ایسے معجزات مرحمت کئے جو لوگوں پر ان کے سب سے زیادہ مایۂ فن میں حضرت مسیح کا نمایاں تفوق ثابت کریں۔

besturdubooks.wordpress.com

ومن معجزاته ایضاً نزول المائدة من السماء واخبار قومه بما یاکلون وما یدخرون فی بیوتهم وقد اغتاظت منه الیهود فاتفقوا علی قتله فهجموا علیه فی بیته فدخل احد منهم اسمه (یهوذا) فلم یجده فدخلوا علیه فوجدوا فیه شبهاً من عیسیٰ فقتلوه وصلبوه واما عیسیٰ فرفعه الله الی السماء فذلك قوله تعالیٰ وما قتلوه وما صلبوه ولکن شبه لهم وقوله تعالیٰ بل رفعه الله الیه وکان الله عزیزاً حکیماً وکساه الله اوصاف الملائکة وهو حی الی الآن ۔

تشریح: اور آپ کے معجزات میں سے یہ ہے آسمان سے مائدہ کا نازل ہونا اور قوم کو اس چیز سے مطلع کر دینا کہ جو وہ لوگ کھاتے تھے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر کے رکھتے تھے جب یہودیوں نے یہ دیکھا تو غیظ و غضب میں مرنے لگے اور آپ کو قتل کرنے پر متفق ہو گئے، یہاں تک کہ ایک روز اچانک آپ کے مکان میں آ گئے اور ایک شخص یہودا نامی مکان میں گھس گیا مگر آپ کو مکان میں نہ پایا تو سب لوگ گھر میں داخل ہو گئے، گھر میں حضرت عیسیٰ کے مشابہ ایک شخص کو پایا تو انہوں نے اسی کو قتل کر دیا اور سولی پر چڑھا دیا (قال تعالیٰ وما قتلوہ الخ) حالانکہ انہوں نے نہ آپ کو قتل کیا اور نہ سولی دی لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا، بلکہ ان کو خدا نے اپنی طرف اٹھا لیا، اللہ بڑی زبردست حکمت والا ہے، اللہ نے آپ کو ملائکہ کے اوصاف سے آراستہ کیا تھا آج بھی آپ زندہ ہیں:۔

فائدہ: قصہ یہ ہوا کہ جب یہودیوں نے حضرت مسیحؑ کے قتل کا عزم کیا تو پہلے ایک آدمی آپ کے گھر میں داخل ہوا حق تعالیٰ نے آپ کو تو آسمان پر اٹھا لیا اور اس شخص کی صورت حضرت مسیحؑ کی صورت کے مشابہ کر دی جب باقی لوگ گھر میں گھسے تو اس کو مسیح سمجھ کر قتل کر دیا پھر خیال آیا تو کہنے لگے کہ اس کا چہرہ تو مسیح کے چہرہ کے مشابہ ہے اور باقی بدن ہمارے ساتھی کا معلوم ہوتا ہے کسی نے کہا کہ یہ مقتول مسیح ہے تو ہمارا آدمی کہاں گیا اور ہمارا آدمی ہے تو مسیح کہاں ہے اب صرف اٹکل سے کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ علم کسی کو بھی نہیں حق یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ ہرگز مقتول نہیں ہوئے بلکہ آسمان پر اللہ نے اٹھا لیا اور یہود کو شبہ میں ڈال دیا:

وَاَمَّا مَرْیَمُ اُمُّهٗ فَتُوُفِّیَتْ بَعْدَ رَفْعِهٖ بِمُدَّةٍ قَلِیْلَةٍ، وَدُفِنَتْ بَیْتَ الْمَقْدِسِ ثُمَّ اَنَّهٗ یَنْزِلُ قَبْلَ قِیَامِ السَّاعَةِ یَحْکُمُ بِشَرِیْعَةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَلَا یَدَعُ کَافِرًا، وَیَمْکُثُ مُدَّةَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً، ثُمَّ یَحُجُّ، وَیَزُوْرُ قَبْرَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ یَمُوْتُ وَیُدْفَنُ بِجِوَارِهٖ۔

تشریح:۔ رہیں آپ کی والدہ حضرت مریم سو وہ آپ کے اٹھا لینے کے کچھ ہی بعد وفات پا گئیں اور بیت المقدس میں دفن کی گئیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے آسمان سے اتریں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا حکم دیں گے اور کسی کافر کو نہ چھوڑیں گے آپ چالیس سال تک تشریف فرما رہیں گے پھر حج بیت اللہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کریں گے اس کے بعد آپ کی وفات ہو گی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار میں مدفون ہوں گے۔

besturdubooks.wordpress.com

قصة سيدنا ابراهيم عليه السلام

واقعہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام!

كان سيدنا ابراهيم له أب اسمه آزر وكان كافراً وامٌّ اسمها اليوثا وكانت مؤمنة سرًّا وقد ولد ابراهيم في مدة ملك اسمه النمرود كان ذا قوة وكان يعبد الاصنام ولما ملك جميع الدنيا ادعى الالوهية فعبده الناس خوفا منه فلمّا صار ابراهيم مراهقا بكّت اباه بقوله أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ حيث كان ابوه يعبد الاصنام وينجر فيها ثم صار ابراهيم يقول يٰقوم اعبدوا الله ربكم فلما سمع النمرود بذلك احضر ابراهيم قال له انا الذى خلقتك ورزقتك فقال له ابراهيم كذبت رَبِّيَ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ. فعند ذلك بُهت النمرود ومن معه معجبين من فصاحة لسانه ثم التفت النمرود لآزر وقال له خذ ولدك وحذّره من باسى فاخذه ابوه وصار يحذّره فقال له ابراهيم يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا فزجره ابوه ووبّخه ثم بعد ذلك ترقّب ابراهيم الاصنام ودخل عليها وكانت ثلاثة وسبعين صنما فكسرها بفاس ولم يمس الصنم الاكبر بسوء بل علّق الفاس في رأسه وذهب فلما دخلوا عليها وجدوها على هذه الحالة فظنوا انه ما فعل ذلك الا ابراهيم فاخبروا النمرود وكان قبل ان يدعى الالوهية مشغوفا بعبادة الاصنام فامر باحضاره فلما حضر قال النمرود وقومه أَأَنتَ فَعَلْتَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ فاجابهم بقوله بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِن كَانُوا يَنطِقُونَ ثم انه لما رأى الجهل محيطا بهم قال أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ فلما سمعوا ذلك تحققوا انه الفاعل فقالوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ فجمعوا احطابا وخشبا مدة ثلاثة اشهر حتى صار كالجبل فاضرموا فيه النار فاشتعلت حتى ملأت الجو وعمّت جميع الجهات حرارتها وصنعوا منجنيقا ووضعوا فيه ابراهيم ورموه في النار فصارت بردا وسلاما على ابراهيم ونبعت عين ماءٍ وبجانبها شجرة رمان ثم اتاه جبريل بسرير من الجنة وتاج وحلة فلبسهما ابراهيم وجلس على السرير في ارغد عيش ولم تؤثر فيه النار فآمن به خلق كثير ولما علم النمرود بذلك قال يا ابراهيم اخرج من ارضنا فخرج هو ومن آمن معه

besturdubooks.wordpress.com

تزوج بواحدة اسمها سارة فجاء الی مصر واقام بها مدة فاعطاه ملک مصر جاریة اسمها هاجر لما رأی من معجزاته ثم رجع الی الشام واقام بها وهو اول من قری الضیفان واول من شابت لحیته۔

حل لغات ابراہیم اس میں چھ لغتیں ہیں ابراہیم، ابراہام (بہا قری فی السبع) ابراہوم، ابراہم دونوں میں ہا کی تثلیث کے ساتھ، علامہ سجاعی نے لفظ ابراہیم یونس اور یوسف کی لغتوں کو اس قطعہ میں نظم کیا ہے۔

لقد جاء ابراہیم بالیاء والالف ❁ وبالواو والتثلیث فی الحذف قد وصف

ویونس ثلث ثالثا مثل یوسف ❁ مع الہمز والابدال فاحفظ کما عرف

آزر بعض حضرات نے اس لفظ کو عربی کہا ہے اور آزر، یا وزر سے مشتق مانا ہے اور تعریف اور وزن فعل کے سبب غیر منصرف قرار دیا ہے مگر ظاہر یہی ہے کہ یہ لفظ عجمی ہے اور وزن فعل اور صفت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ اصنام جمع صنم بت، الوہیۃ مصدر ہے معبود ہونا، مراہقا راہق۔ الغلام جوانی کے قریب پہنچنا۔ بکت تبکیتا۔ و بحث میں غالب آنا اور خاموش کردینا بہت (س، ک) بہتا متحیر ہو کر خاموش ہونا مجہول افصح اور مشہور ہے، بأس عذاب۔ فأس کلہاڑی مؤنث سماعی ہے، کبھی بغیر ہمزہ کے بولا جاتا ہے ج افؤس، فؤوس، اُف اسم فعل بمعنی اتضجر واکرہ (میں ناپسند کرتا ہوں میں بے قرار ہوں) اصل میں اف ناخون کے میل کو کہتے ہیں قاضی عیاض وغیرہ نے اسمیں دس لغتیں ذکر کی ہیں اُفَّ اُفٍّ اِفٌ، اف اُفُّ، افی علامہ سیوطی تنویر الحوالک میں کہتے ہیں کہ شیخ ابوحیان نے ارتشاف وغیرہ میں چالیس لغتیں ذکر کی ہیں قال وقد نظمتہا فی ابیات فقلت ــــ

اف ربع اخیرہ ثم ثلثــــ ـہ مبتداہ مشددا ومخففــــ ـہ وبتنوینہ وبالترکــــ ـا فادہ لاممالا وبالامالۃ مضعف

وبکسر ابتداوانی مثلثــــ ـہ وزدا لہاء فی اف اطلق لا فہ ثم مدا بکسراف واف ــــ ثم افوفا حفظ وبع مانزیف

آتش سوا۔ الناز آگ روشن کرنا بھڑکانا، الجو ہو ما بین السماء والارض، منجنیق ایک مشین ہے جس کے ذریعہ سے قلعہ وغیرہ کی دیوار پر پتھر پھینکتے ہیں، من چہ نیک کا معرب ہے ج مجانق، مجانیق، نبعت (ف، ن، ف) پانی کا چشمہ پھوٹ گیا، رتاب، انار ارغد عیش آسودہ زندگی رغد (س، ک) رغدا خوشحال ہونا، ضیفان جمع ضیف مہمان، شابت لحیتہ اس کی داڑھی سفید ہوگئی۔

تشریح:۔ ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام آزر تھا جو کافر تھا اور آپ کی والدہ کا نام یوشا تھا جو سرا مومنہ تھیں، حضرت ابراہیم کی پیدائش نمرود بادشاہ کے زمانہ میں ہوئی جو بہت قوت ور اور بت پرست تھا جب وہ پوری دنیا کا مالک ہوگیا تو اس نے خدائی کا دعویٰ کردیا، لوگوں نے اس کے ڈر سے اس کی پوجا شروع کردی۔ جب حضرت ابراہیم جوانی کے قریب پہنچ گئے تو باپ کو دلیل کے ساتھ اپنے اس قول سے خاموش کردیا۔ کیا تو بتوں کو معبود قرار دیتا ہے بیشک میں تجھ کو اور تیری ساری قوم کو صریح غلطی میں دیکھتا ہوں کیونکہ آپ کے والد بت پرستی کرتے تھے اور بتوں کی تجارت کرتے تھے۔ پھر حضرت ابراہیم نے (کھلم کھلا) کہنا شروع کیا، اے میری قوم اپنے پالنہار خدا کی عبادت کرو، نمرود نے جب یہ سنا تو حضرت ابراہیم کو بلا کر کہا،

میں نے ہی تجھے پیدا کیا ہے اور میں نے ہی تجھے رزق دیا ہے، حضرت ابراہیم نے فرمایا! تو جھوٹا ہے، میرا رب تو وہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری رہنمائی کرتا ہے وہی مجھ کو کھلاتا پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھ کو شفاء دیتا ہے اور جو موت

دے گا اور پھر مجھ کو زندہ کرے گا، اور جس سے مجھ کو یہ امید ہے کہ میری غلط کاری کو قیامت کے روز معاف کردے گا یہ سن کر نمرود بھی اور اس کے ساتھی بھی بکے بکے رہ گئے اور آپ کی شستہ زبان پر تعجب کرنے لگے پھر نمرود نے آزر کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اپنے لڑکے کو سنبھال لے اور اس کو میرے عذاب سے ڈرا، باپ نے آپ کو ڈرانا شروع کیا تو آپ نے فرمایا اے میرے باپ تم ایسی چیز کی عبادت کیوں کرتے ہو جو نہ کچھ سنے اور نہ کچھ دیکھے، اور نہ کچھ تمہارے کام آسکے، یہ سن کر باپ نے آپ کو جھڑک دیا آپ بتوں کے معاملہ میں موقعہ کے منتظر ہوگئے اور ایک روز موقعہ پاکر کلہاڑی سے سب کو توڑ ڈالا یہ ۲، بت تھے

؎ بشکن بت غرور کہ در دین عاشقاں ❁ یک بت کہ بشکنند بہ از صد عبادت ست (خجندی)

مگر ان میں جو سب سے بڑا بت تھا اس کو نہیں چھوڑا بلکہ کلہاڑی اس کی گردن میں لٹکا دی اور چلے آئے، جب بتوں کے پجاری ان کے پاس آئے اور انکو اس خراب و خستہ حالت میں پایا تو انہیں معاً یہ گمان ہوا کہ یہ حرکت (حضرت) ابراہیمؑ کے علاوہ کسی نے نہیں کی چنانچہ لوگوں نے نمرود کو اطلاع کی نمرود خود بھی خدائی دعویٰ سے پہلے بت پرستی کا دلدادہ تھا اس نے حضرت ابراہیمؑ کو بلایا جب آپ تشریف لائے تو نمرود اور اس کی قوم نے کہا: کیا ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت تو نے کی ہے؟ آپ نے جواب دیا نہیں بلکہ ان کے اس بڑے نے کی ہے سو ان سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہوں، اس کے بعد جب آپ نے ان کو سرتا پا جہالت میں ڈوبا ہوا پایا تو فرمایا: تف ہے تم پر اور ان پر جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔

جب قوم نے یہ سنا تو سب کو یقین ہوگیا کہ یہ حرکت اسی نے کی ہے پس وہ لوگ کہنے لگے کہ ان کو آگ میں جلادو اور اپنے معبودوں کا بدلہ لو اگر تم کو کچھ کرنا ہے۔ پس سب لوگوں نے تین ماہ تک لکڑیاں وغیرہ جمع کی یہاں تک کہ لکڑیوں کا ڈھیر پہاڑ کی طرح ہوگیا پھر انہوں نے لکڑیوں میں آگ لگائی اور وہ شعلے دینے لگی یہاں تک کہ اس نے فضاء آسمانی کو بھر دیا اور چاروں طرف اس کی گرمی پھیل گئی اور انہوں نے ایک منجنیق تیار کی اور اس میں حضرت ابراہیمؑ کو رکھ کر آگ میں ڈالدیا پس آگ حضرت ابراہیمؑ پر ٹھنڈی اور بے ضرر ہوگئی پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا انار کا درخت اگ گیا، حضرت جبریئل آپ کی خدمت میں تخت، تاج جوڑا لے کر حاضر ہوئے اور آپ کو پہنا دیا اور آپ آسودہ زندگی کے ساتھ تخت نشین ہوگئے اور آگ نے آپ میں کچھ بھی اثر نہ کیا

؎ عاشقاں را گر در آتش می نشاند مہر دوست ❁ تنگ چشم گر نظر در چشمۂ کوثر کنم (حافظ)

آتش کہ شراب وصل تو نوشش کند ❁ از لطف تو سوختن فراموش کند

یہ دیکھ کر خلق کثیر آپ پر ایمان لائی جب نمرود نے یہ دیکھا تو اس نے کہا اے ابراہیم! ہماری زمین سے نکل جا، پس آپ اور وہ لوگ جو آپ پر ایمان لائے تھے وہاں سے نکل گئے۔ آپ نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی جس کا نام سارہ ہے اور آپ مصر تشریف لے آئے اور ایک مدت تک وہیں قیام پذیر رہے۔ شاہ مصر نے جب آپ کے معجزات دیکھے تو اس نے آپ کو ایک کنیز عطا کی جن کا نام ھاجرہ ہے پھر آپ ملک شام آگئے اور وہیں اقامت اختیار کی حضرت ابراہیمؑ نے سب سے پہلے مہمان نوازی جاری کی اور آپ ہی کی سب سے پہلے ڈاڑھی سفید ہوئی۔

فائدہ:۔ حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام "تارخ" تھا یا آزر۔ نیز یہ دونوں ایک شخصیت کے نام ہیں یا جدا جدا دو ہستیوں کے، تاریخ اور توراۃ نے آپ کے والد کا نام تارخ بتایا ہے اور قرآن عزیز نے آزر، اب بعض تو یہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں نام ایک ہی شخصیت سے وابستہ ہیں اور تارخ علم ذاتی ہے اور آزر علم وصفی، آزر عربی زبان میں محب صنم کو کہتے ہیں تارخ

besturdubooks.wordpress.com

میں چونکہ بت تراشی و بت پرستاری دونوں وصف موجود تھے اس لیے آزر کے لقب سے مشہور ہوا، نیز آزر کے معنی اعوج (کم فہم) یا بیوقوف اور پیر فرتوت کے ہیں تارخ میں یہ باتیں بھی موجود تھیں اس لیے اس صفت سے موصوف کیا گیا قرآن عزیز نے اسی مشہور وصفی علم کو بیان کیا ہے۔ علامہ سہیلی نے "روض الانف" میں اسی کو اختیار کیا ہے۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ آزر اس بت کا نام ہے جس کا تارخ پجاری تھا۔ (تفصیل فی المطولات) ۱۲

الكيس من تهيأ للموت

(دانا وہی ہے جس نے موت کی تیاری کی)

تو پیش از عقوبت در عفو کوب ❊ کہ سودے ندارد فغاں زیر چوب	(سعدیؒ)

حُكِيَ أنّ سليمان بن عبد الملك لَبِسَ في يوم الجمعة لباسًا شهر به، ودعا بتخت فيه عمائم وبيده مرآة، فلم يزل يعتمّ بواحدة بعد أخرى وأرخى سدولها وأخذ بيده مخصرة، واعتلى منبره، ناظرًا في عطفيه، وجمع حشمه، وقال أنا الملك الشابّ السيّد الجحجاب الكريم الوهّاب، فتمثّلت له إحدى جواريه، فقال: كيف ترين أمير المؤمنين فقالت أراه مُنى النفس، وقرّة العين لولا ما قال الشاعر ؎

أنت نعم المتاع لو كنت تبقى	غير أن لا بقاء للإنسان
أنت خِلوٌ من العيوب ومما	يكره الناس غير أنك فان

فدمعت عيناه، وخرج على الناس باكيًا فلما فرغ من صلوته رجع ودعا بالجارية وقال لها ما حملك على ما قلت؟ قالت والله ما رأيتك، ولا دخلت عليك، فأكبر ذلك ودعا بقيّة جواريه، فصدّقنها على ذلك فراعه ذلك، ولم يبق إلا مدّة من يسيرة حتى مات۔

حل لغات الكيس زیرک، کاس (ض) کیسًا، کیاسۃً۔ الغلام زیرک وذہین ہونا، کیّس سمجھدار ج اکیاس کیّس تہیّأ تیاری کی، سلیمان دخلیفہ متوفی ۹۹ھ، تخت جامہ دان ج تخوت، عمائم جمع عمامہ پگڑی، مرآۃ آئینہ، یعتم اعتمامًا پگڑی باندھنا، ارخی ارخاءً، الستر لٹکانا، سدول جمع سدل پردہ سدل (ن ض) سدلاً۔ الثوب لٹکانا، مخصرہ عصائے شاہی جس کو بادشاہ تقریر کے وقت اپنے ہاتھ میں لے ج مخاصر، اعتلی بلند ہوا، عطفیہ دونوں پہلو ج اعطاف، عطاف، حشم نوکر چاکر ج احشام، الشاب جوان، الجحجاب (کذا فی الشریشی ومعناہ القصیر دنی الخلق ولعلہ بالجیمین یقال ما جحجاب ای کثیر الاکل) نعت بن جحجب ساع فی الارض ۱۲ حاشیہ، مُنی جمع منیۃ آرزو، قرۃ العین آنکھوں کی ٹھنڈک، خلو خالی، راعہ۔ الامر ڈرانا، ز دعا گھبرا دینا۔

عہ ادبیات کے موضوع پر ہم نے ایک کتاب "بغیۃ الظمان فی ادل ما کان" لکھی ہے جو بحمد اللہ شائع ہو چکی ہے۔ ۱۲

آتشریح: منقول ہے کہ ایک مرتبہ سلیمان بن عبد الملک نے جمعہ کے دن قابل شہرت لباس پہنا اور ایک صندوق منگوایا جس میں بہت سے عمامے تھے اور اس کے ہاتھ میں آئینہ تھا وہ یکے بعد دیگرے پگڑی باندھتا اور ان کے پھندوں کو لٹکاتا جاتا تھا۔ اس کے بعد عصائے شاہی لے کر اپنے جاہ و حشم کو دیکھتا ہوا منبر پر رونق افروز ہو کر بولا۔

"میں ہوں جواں مرد، سردار قوم سخی، شریف دنی بادشاہ" اس کے سامنے اس کی ایک کنیز متصور ہوئی سلیمان نے کہا، تجھے امیر المومنین کیسا معلوم ہوتا ہے؟ اس نے کہا، مجھے تو امیر المومنین دلی آرزو، آنکھوں کی ٹھنڈک معلوم ہوتا ہے اگر وہ چیز نہ ہو جس کو شاعر نے ذکر کیا ہے ؎ انت نعم الخ تو بہت ہی عمدہ سامان ہے اگر تجھے بقا ہو مگر انسان کے لئے بقا نہیں ہے تو جملہ عیوب سے خالی اور ہر اس چیز سے پاک ہے جس کو لوگ برا سمجھتے ہیں بجز اس کے تو فنا ہونے والا ہے۔ یہ سنکر سلیمان کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور روتا ہوا لوگوں کے سامنے آیا ؎

ہر دو گنہ اشک ندامت ز جگر می خیزد ۞ ایں سحاب است کہ از دامن تری خیزد

جب نماز سے فارغ ہو کر واپس ہوا تو اس نے کنیز کو بلا کر کہا، تجھے اس بات کے کہنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ کنیز نے کہا بخدا میں نے آپ کو دیکھا بھی نہیں اور نہ آپ کے پاس گئی، سلیمان کو یہ بات شاق گذری اور تعجب کرنے لگا، پھر اس نے باقی کنیزوں کو بلا کر دریافت کیا تو سب نے اس کی تصدیق کی پس! سلیمان کو اس واقعہ نے خوف زدہ کر دیا اور اس کے کچھ ہی بعد وہ مر گیا۔

حُکِیَ عن الفضل بن الربیع، قال: کنتُ مع المنصورِ فی السفر الذی مات فیہ فنزلنا بعض المنازل فدعانی وھو فی قبّتہ الی حائط، وقال: الم انھکم ان تدعوا العامّۃ تدخل ھٰذہ المنازل فیکتبون فیھا ما لا خیر فیہ، قلت وما ھو؟ قال الا تری ما علی الحائط مکتوبًا ؎

ابا جعفر حانت وفاتک وانقضت	سنوک، وامر اللہ لا بُدَّ نازل
ابا جعفر ھل کاھنٌ او منجّمٌ	یردّ قضاء اللہ ام انت جاھل

فقلتُ: واللہ، ما علی الحائط شیءٌ، وانہ لنقیٌّ ابیض، قال: اللہِ قلتُ: اللہِ، قال انھا واللہ نفسی نُعِیَتْ الی الرحیل بادیۃ الی حرم اللہ وامنہٖ ھاربًا من ذنوبی واسرافی علی نفسی فرحلنا، وثقل حتی بلغ بئر میمون فقلت لہ: قد دخلت الحرم، قال: الحمد للہ، وقُبِضَ من یومہ، ولمّا حضرتہ الوفاۃ قال: ھٰذا السلطان، لا سلطان لمن یموت،

حل لغات فضل بن الربیع ابو العباس متوفی ۲۰۸ھ منصور، مہدی، ہادی، رشید کا دربان تھا پھر ہارون الرشید نے اپنا وزیر بنا لیا تھا، المنصور ابو جعفر دیکھو ص۲۳۔ الم انھکم ہمزہ استفہامیہ ہے اور لم نافیہ اور کم ضمیر منصوب متصل۔ اللہ صاف اللہ اصل میں "اقسم باللہ" تھا باء کو حذف کر دیا گیا اور فعل کو مضمر پس فعل مضمر اسم مقسم بہ کی طرف متعدی ہو گیا والتفصیل فی الجامع نعیت نعاء لغیا موت کی خبر دینا، بیر میمون مکہ کے ایک کنویں کا نام ہے جو میمون بن خالد حضرمی کی طرف منسوب ہے۔

تشریح: فضل بن ربیع سے منقول ہے اس نے کہا کہ میں اس سفر میں منصور کے ساتھ تھا جس میں اس کا انتقال ہوا۔ دوران سفر میں کسی منزل پر ہم اترے، منصور نے مجھے ایک دیوار کی طرف بلایا درانحالیکہ وہ اپنے خیمہ میں بیٹھا ہوا تھا اور بلا کر کہا، کیا میں نے عام لوگوں کو اس طرح آزاد چھوڑ دینے سے تم کو منع نہیں کیا تھا کہ وہ ان منزلوں میں داخل ہوں اور لایعنی باتیں لکھ جائیں، میں نے

کہا وہ کیا؟ اس نے کہا: دیوار پر جو لکھا ہوا ہے اس کو نہیں دیکھ رہا ہے؟ ؎ ابا جعفر الخ ابوجعفر! تیری وفات کا وقت قریب آگیا ہے اور تیری عمر کے سال ختم ہو چکے، خدا کا حکم ہے وہ لامحالہ ہونیوالا ہے، ابوجعفر! کیا کوئی کاہن یا نجومی ہے جو قضاء ایزدی کو رد کر سکے یا تو نا واقف ہے؟ میں نے کہا: دیوار پر تو کچھ بھی نہیں یہ تو بالکل صاف ہے، ابوجعفر نے کہا: بخدا؟ میں نے کہا: بخدا، ابوجعفر نے کہا، مجھ کو دنیا سے کوچ کرنے کی خبر دی گئی ہے سو مجھے حرم خداوندی اور امن کی طرف جلد لے چلو در انحالیکہ میں اپنے نفس پر زیادتی کرنے سے اور گناہوں سے بھاگ رہا ہوں

؎ طاعت کند سرشک ندامت گناہ را ❋ بارش سفیدی کند ابر سیاہ را

پس ہم نے وہاں سے کوچ کیا اور وہ سخت بیمار ہو گیا، جب وہ بیر میمون تک پہنچا تو میں نے کہا: آپ حرم میں داخل ہو گئے، اس نے کہا: الحمد للہ اور اسی دن اس کی رُوح قبض کر لی گئی

ہر کس کشید سر بگریبان نیستی ❋ تسخیر کرد مملکت بے زوال را (صائب)

جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے کہا: یہ بھی کوئی بادشاہ ہے (یعنی میری سلطنت بالکل حقیر ہے) فانی کیلئے حکومت نہیں حکومت تو صرف خدا ہی کی ہے جس کو زوال نہیں؛ ؎ سروری زیبا فقط اس ذات بے ہمتا کو ہے ٭ حکمراں ہے اک وہی باقی بتان آذری

وعن علي بن يقطين قال: لما كنا مع المهدي بماسبذان قال لي: اصبحت جائعاً فاتني بارغفة ولحم بارد، فاكل ونام في البهو، فما استيقظنا الا لبكائه، فبادرنا فقال: اما رأيتم ما رأيت، وقف علي رجل لو كان لي الف ما خفي علي فقال: ؎

كأني بهذا القصر قد باد اهله	واوحش منه ربعه ومنازله
وصار عميد الملك من بعد بهجة	الى قبره تحثي عليه جنادله
فلم يبق الا ذكره وحديثه	ينادي عليه معولات حلائله

فما اتت عليه عشرة ايام حتى توفي، وقال رجل لابراهيم بن ادهم من اين كسبك فقال ؎

نرقع دنيانا بتمزيق ديننا	فلا ديننا يبقى ولا ما نرقع

حل لغات

ماسبذان بلاد جبل میں ایک قدیم ترین شہر ہے، ارغفۃ جمع رغیف روٹی، البہو مکان یا خیمہ کے آگے کا کمرہ جو مہمان وغیرہ کی قیام گاہ کا کام دے ج اَبہاء، بُہاءن، بہی (س، بہو (ک) بہاءً خوبصورت ہونا میں بہی باد (ض)، بیداً، بیاداً، بیوداً، ہلاک ہونا، بیدا، بیابان ج بیداء، ربعہ گھر ج رباع، ارباع، بہجۃ حسن، تحثی (ن، ض) حثواً، حثیاً التراب مٹی ڈالنا، جنادل، جمع جندل پتھر، معولات اسم فاعل ہے، اعول الرجل چیخ کر رونا حلائلہ جمع حلیلہ زوجہ، ابراہیم بن ادھم بن منصور بن اسحٰق بلخی متوفی ۱۶۱ھ مشہور عابد و زاہد بزرگ تھے مکہ کے راستہ میں پیدا ہوئے ان کی والدہ نے انکو گود میں لے کر طواف کیا اور یہ دُعا کی ادعو لابنی ان یجعلہ اللہ صالحاً، علامہ کردری نے لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ صاحب کی صحبت میں رہے اور ان سے روایت حدیث بھی کی، امام صاحب نے انکو نصیحت فرمائی تھی کہ تمہیں خدا نے عبادت کی تو بہت کچھ توفیق بخشی ہے اس لئے علم کا بھی اہتمام کرنا چاہیے،

کیونکہ وہ عبادت کی اصل ہے اور اسی پر سارے کاموں کا مدار ہے، آپ کسی غزوہ کے لئے جارہے تھے راہ میں انتقال ہوگیا اور بلادِ روم کے کسی جزیرہ میں دفن کئے گئے، رَقَّعَ رقعتُ۔ الثوبَ پیوند لگانا۔ تمزیق پھاڑنا۔

تشریح :۔ حضرت علی بن یقطین سے منقول ہے آپ نے فرمایا کہ .... میں ماسیذان " میں مہدی کے ساتھ تھا اس نے مجھ سے کہا میں بھوکا ہوں کچھ چپاتی اور ٹھنڈا گوشت لاؤ (چپاتی اور گوشت لایا گیا اور) وہ کھا کر بیٹھک میں سوگیا پس ہم بیدار نہیں ہوئے مگر اس کے رونے سے ہم جلدی سے اس کے پاس آئے تو اس نے کہا کہ جو کچھ میں نے دیکھا ہے وہ تم نے نہیں دیکھا، میرے پاس ایک شخص آیا جو ہزار آدمیوں میں مجھ پر نہیں چھپ سکتا اس نے آکر کہا ـــ کانی بہذا القصر اه گویا کہ میں اس محل میں ہوں جس کے رہنے والے فنا، اور اس کے مکانات و منازل وحشت ناک ہوگئے اور عبدالملک خوشی کے بعد ایک قبر کی طرف منتقل ہوگیا ہے جس پر پتھر ڈالے جاتے ہیں۔ اس کے تذکرہ اور باتوں کے سوا کوئی چیز باقی نہ رہی اس کی بیویں اس کو چیخ چیخ کر پکار رہی ہیں اس واقعہ کے بعد اس پر دس روز بھی نہ گذرے تھے کہ اس کا انتقال ہوگیا۔

ایک شخص نے حضرت ابراہیمؒ بن ادہم سے کہا، آپ کی کمائی کہاں ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا ـــ نرقع اه ہم اپنے دین کو چاک کرکے دنیا میں پیوند لگاتے ہیں یعنی اپنا دین خراب کرکے دُنیا درست کرتے ہیں، پس نہ ہمارا دین ہی باقی رہتا ہے اور نہ دنیا ہی سنورتی ہے۔

يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

وہ دوسروں کو خود پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود حاجتمند ہوں

امام ترمذی نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ ایک انصاری صحابی کے پاس رات کو ایک مہمان آیا اُنکے پاس بجز اپنے اور بچوں کی قوت لایموت کے اور کچھ نہ تھا، پس (یہ سوچکر کہ اگر ہم اور بچے یہ کھانا کھالیں گے تو مہمان بھوکا رہجائے گا) اپنی بی بی سے فرمایا کہ بچوں کو تو (بہلا کر) سُلا دینا اور چراغ گل کر دینا (تاکہ یہ ہمارے کھانے کو نہ دیکھے ورنہ خود بھی نہ کھائے گا) اور جو کچھ حاضر ہے مہمان کے سامنے رکھدینا (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور دونوں میاں بی بی منہ چلاتے رہے اور کھانا بالکل نہیں کھایا) اس پر یہ آیت نازل ہوئی ـــ

کریم کافی آنرا می شناسم اندریں دوراں ۞ کہ گر نانے رسد از آسیائے چرخ گرداں
ز استغنائے ہمت باوجود فقر و بے برگی ۞ زخود وا گیرد و سازد نثار بے نوایانش

قال الربيع بن سليمان، سمعتُ الشافعيَّ رضي الله عنه، يقول: اني على عيلٌ وليس عندي نفقةٌ فاستسلفتُ سبعين دينار النفقة اهلي، فبينا انا كذٰلك، اذا اتاني رجلٌ من قريش يشكي اليَّ الحاجة، فاخبرته خبري، وقلتُ له: خذ ما تحبُّ، فقال لي: ما يقنعني الا اكثرُ من هذه الدنانير، فقلت له: فخذها، وبتُّ وما معي دينارٌ ولا درهم، فبينا انا في منزلي اذا اتاني رسولُ جعفر بن يحيى البرمكيُّ، يقول: اَجِبِ الوزيرَ، فاجبتُه، فقال: ما شانك؛ في هذه الليلة! يهتف بي هاتف، كلما دخلتُ في النوم، يقول: الشافعيَّ الشافعيَّ، فاخبرتُه الخبرَ فاعطاني خمس مائة دينار، ثم قال

ازیدہ؟ فاعطانی خمس مائۃ اُخریٰ، فلم یزل یزید نی حتیٰ اعطانی الفی دینار ○

حلِ لغات: یؤثرون ایثاراً اپنے پر دوسروں کو ترجیح دینا۔ خصاصۃ خصّ (س) خصاصاً محتاج ہونا۔ ربیع بن سلیمان بن عبدالجبار ابو محمد مرادی مصری صاحب امام شافعیؒ متوفی ۲۷۰ھ، الشافعی محمد بن ادریس بن العباس ائمہ اربعہ میں سے مشہور امام ہیں۔ آپ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں صرف تبرکاً کچھ لکھا جاتا ہے آپ بمقام عسقلان ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور دو برس کے سن میں مکہ معظمہ لائے گئے وہیں پرورش پائی بچپن سے نشانہ بازی تیر اندازی اور طلب علم کا شوق تھا۔ آپ نے قاری مکہ اسمٰعیل بن قسطنطین سے قرآن تجوید پڑھا اور علوم ادبیہ لغت و شعر اور ایام عرب جوانی تک حاصل کئے فقہ مسلم زنجی اور امام محمد شیبانی کی کتابوں سے حاصل کیا اور حدیث امام مالکؒ سے حاصل کی۔ پندرہ سال کی عمر میں مسلم بن خالد نے فتویٰ دینے کی اجازت دیدی احمد بن سیار کا قول ہے کہ اگر امام شافعی نہ ہوتے تو اسلام مٹ جاتا ابوداؤد کا قول ہے کہ شافعی نے کبھی حدیث میں غلطی نہیں کی حمیدی ان کو سید الفقہاء کہتے تھے آپ آخر عمر میں مصر تشریف لے گئے، اور وہیں سکونت اختیار فرمائی اور آخر رجب ۲۰۴ھ میں پیوند خاک ہوگئے۔ فاستسلفت میں نے قرض لیا۔ جعفر بن یحییٰ دیکھو ص۔ یہتف (ض) ہتفاً۔ الحمامۃ کبوتری کا کوکو کرنا، پکار کر بلانا۔ الشافعی فعل محذوف کی وجہ سے منصوب ہے ای ادرک الشافعی۔

تشریح

ربیع بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مرتبہ عید ایسے موقعہ پر آئی کہ خرچ کیلئے میرے پاس ایک کوڑی نہ تھی میں نے اہل و عیال کے لئے ستر اشرفیاں قرض لے لیں اور لے کر آیا ہی تھا کہ ایک قریشی نے آکر ضرورت کا اظہار کیا میں نے اس کو پورا قصہ سنا کر کہدیا جتنی ضرورت ہو لے لو" اس نے کہا مجھے تو اس سے بھی زیادہ کی ضرورت ہے میں نے کہا بہت اچھا، سب لے لو (وہ اشرفیاں لے کر چلا گیا) اور میں نے اس حالت میں رات گذاری کہ نہ میرے پاس اشرفی تھی، نہ درہم پس میں ابھی گھر ہی میں تھا کہ جعفر بن یحییٰ برمکی کے قاصد نے آکر کہا کہ آپ کو وزیر نے یاد کیا ہے۔ میں جعفر کے پاس گیا تو اس نے کہا: آج کی شب آپ پر کیا گذری، کیونکہ میں جب بھی سونے کا ارادہ کرتا تھا تو ہاتف کہتا تھا کہ امام شافعی کے پاس جا اور ان کی خبر لے، میں نے اپنا پورا قصہ سنا دیا تو اس نے مجھے ۵۰۰ اشرفیاں دے کر کہا: اور دوں؟ بس پانچسو اور دیدیں اور زیادہ کرتا رہا یہاں تک کہ دو ہزار اشرفیاں دے دیں۔

خدا گر بحکمت بہ بندد درے ❋ کشاید بفضل و کرم دیگرے

وکان (الشافعی) شاعراً مُجیداً قال ابو القاسم بن الازرق: دخلتُ علیه فقلت: یا ابا عبد الله اما تُنصفنا! لك هذا الفقه تفوز بفوائده، ولنا هذا الشعرُ وقد جئتَ تُداخلنا فیه، فاِمّا اَفردتنا واَشرکتنا فی الفقه، وقد اَتیتُ بابیاتٍ ان اَجزتَها بمثلها تُبتُ من الشعر، وان عجزتَ تُبْ منه، فقال لی: ایه: یا هذا! فانشدته هذا الکلام ○

ما هِمّتی الا مُقارعةُ العِدیٰ ❋ خُلِقَ الزمانُ وهِمّتی لم تُخلَقِ
والناسُ اعینُهم الیٰ سلب الغنیٰ ❋ لا ینظرون الی الحجا والاولق
لکنّ مَن رُزِقَ الحجیٰ حُرِمَ الغنیٰ ❋ ضِدّان مُفترِقان ایَّ تفرّقِ
لو کان بالحِیَلِ الغنیٰ لوجدتنی ❋ بنجوم اقطار السماء تعلّقی

فقال الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الا قلت کما اقول ارتجالاً ؎

اِنَّ الذی رُزِقَ الیسارَ فلم یَنَلْ	حمداً ولا اجراً لغیرُ موفق	فالجدُّ یدنی کل امرٍ شاسعٍ
والجدّ یفتح کلَّ بابٍ مُغلَقٍ	فاذا سمعتَ بانّ مجدوداً حوٰی	عُوداً فاثمر فی یدیہ فحقِّق
واذا سمعتَ بانّ محروماً اَتیٰ	ماءً لیشربہٗ، فغاض فصدِّق	واحقُّ خلقِ اللہ بالھمّ امرؤٌ
ذو ھمّۃٍ یبلٰی بعیشٍ ضیّقٍ	ومن الدلیلِ علی القضاءِ وکونہٖ	بُؤسُ اللبیبِ وطیبُ عیشِ الاحمقِ

فقلت لہ: لا قلتُ شعراً بعدھا۔

حل لغات مجیداً اجادۃ سے اسم فاعل ہے عمدہ اشعار کہنے والا، اجز تہا اجازۃً دوسرے کے مصرعہ کو نظم کرکے پورا کرنا ایہ اسم فعل ہے بمعنی بات، متقارُ ایک کا دوسرے کو تلوار مارنا الغدی جمع عدو، اخلق (ن، س، ک) خلقا خلوقۃ۔ الثوب پرانا ہونا، الحجا عقل ج اُحجاء، حجا (ن) حجواً ٹھہرنا، اولق ایلاقاً پاگل ہونا، دلق (ض) دالولقاً فی السیر جلدی چلنا ای اس کے مواقع استعمال مختلف ہیں (۱) شرط جیسے ایاً تضرب اضرب (۲) استفہام جیسے ایکم اتی، تم میں سے کون آیا (۳) موصول جیسے سلم علی ایہم افضل انہیں سے جو افضل ہے اس کو سلام کر (۴) دلالت بر کمال اس صورت میں نکرہ کی صفت واقع ہوتا ہے جیسے رجل ای رجل، بہت کامل آدمی ہے اور کبھی معرفہ سے حال واقع ہوتا ہے جیسے مررت لعبد اللہ ای رجل (۵) مفعول مطلق جیسے ضدان مفترقان ای تفرق ای ہما شیئان متباینان تباینا کاملا (۶) برائے تنبیہ مخاطب بوقت منادی موصوف باللام پر یا کے بعد داخل ہوتا ہے جیسے یا ایہا الرجل الحیل جمع حیلۃ، ارتجالاً مصدر بمعنی فاعل ہے اور الشافعی سے حال ہے ای فقال الشافعی مرتجلاً، یا اقول کی ضمیر مستتر سے حال ہے ای اقول حال کونی مرتجلا یا مصدر محذوف کی صفت ہے ای الا قلت قولا ارتجالاً۔ فی البدیہہ کہنا، الجد بالفتح نصیب بالکسر کوشش شاسع شسع (ف) شسعا المنزل دور ہونا فہو شاسع، مجدود صاحب نصیب، حوی (ض) حوایۃ جمع کرنا، عود لکڑی، غاض، الماء پانی کا نیچے اترجانا، بؤس بئس (س) بؤسا سخت حاجت مند ہونا، یسفہ پاگل پن کی طرف منسوب کرنا، نزھوا، الخنی بری بات۔ وعاء برتن دیکھو ص۶۸

تشریح:۔ امام شافعیؒ فقیہہ وقت ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اچھے شاعر بھی تھے، ابو القاسم بن الازرق کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا: ابو عبد اللہ! کیا آپ ہمارے ساتھ انصاف نہیں کریں گے آپ کے پاس تو فقہ ہے جس کے فوائد سے آپ کامیاب ہوتے ہیں اور ہمارے لئے یہ شعر و شاعری کا مشغلہ ہے مگر آپ اس میں بھی مداخلت کرتے ہیں، یا تو آپ ہم کو شعر گوئی کیلئے تنہا کر دیجئے یا پھر فقہ میں بھی شریک کر لیجئے میں کچھ اشعار لایا ہوں اگر آپ نے ان پر گرہ لگادی تو میں شعر گوئی سے توبہ کرلونگا اور اگر آپ عاجز رہ جاتے ہیں تو آپ کو توبہ کرلینی چاہیے آپ نے فرمایا سناؤ، پس میں نے یہ کلام سنایا ؎ ما ہمتی الخ (۱) میرا عزم صرف دشمنوں سے ٹکرانا ہے، زمانہ پرانا ہوگیا لیکن میری ہمت پرانی نہیں ہوئی (۲) لوگوں کی نگاہیں مال چھیننے کی جانب ہیں عقل و جنون کی طرف نظر نہیں اٹھاتے (۳) لیکن جنہیں عقل نصیب ہے وہ مال سے محروم ہیں، دونوں بہت متضاد چیزیں ہیں (۴) اگر مالداری تدبیروں سے حاصل ہوتی تو میرا تعلق آسمان کے ہر چہار جانب کے ستاروں سے ہوتا:

؎ فلک بمردم ناداں دہد زمام مراد ❁ تو اہل فضلی و دانش ہمیں گناہت بس

امام شافعیؒ نے فرمایا: تو نے میری طرح فی البدیہہ کیوں نہیں کہا ے ان الذی الخ جسے مال داری نصیب ہوئی اور اس نے شکر و ثواب نہ پایا، وہ بدنصیب ہے۔ (۲) پس سعی ہر امر بعید کو قریب اور ہر بند دروازے کو کھول دیتی ہے (۳) جب تو نے کسی خوش نصیب نے لکڑیاں جمع کیں اور وہ اس کے ہاتھ میں پھل دار ہو گئیں تو اس کو مان لے (۴) اور جب تو نے کسی بدنصیب پانی کے پاس آیا تاکہ وہ پانی پئے اور پانی خشک ہو گیا تو اس کی بھی تصدیق کر دے، اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ با ہمت وہ ہے جس کی آزمائش تنگی عیش سے ہو (۶) قضا و قدر اور اس کے ہونے کی دلیل عقلمند کا سختیاں جھیلنا اور احمق کا خوش عیش ہونا ہے، ابوالقاسم کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ سے کہا کہ آئندہ شعر کبھی نہیں کہوں گا۔"

وسمع رجلاً يسفه على رجل من اهل العلم فقال لاصحابه: نزهوا اسماعكم عن استماع الخنى كما تنزهون السنتكم عن النطق به فان المستمع شريك للقائل فان السفيه ينظر الى اخبث شئ فى وعائه، فيحرص على ان يفرغه فى اوعيتكم،

ایک مرتبہ آپ نے ایک شخص کو ایک صاحب علم کی برائی کرتے ہوئے سنا تو آپ نے ہم نشینوں سے کہا: کانوں کو بری باتیں سننے سے بھی اسی طرح پاک رکھو جس طرح بری باتیں کرنے سے تم اپنی زبانوں کو پاک رکھتے ہو کیونکہ سننے والا کہنے والے کا شریک ہے، کمینہ آدمی اپنے ظرف کی خباثت کو دیکھتا ہے اور تمہارے ظرف میں انڈیلنا چاہتا ہے۔

الاغتياب و نعطيه

غیبت اور اس کی برائی !

ے کسے کہ پاک نسازد دہن زغیبت خلق ❋ ہماں کلید در دوزخ است مسواکش (صائب)

ے زباں آمد از بہر شکر و سپاس ❋ بغیبت نگرداندش حق شناس (سعدیؒ)

قال النبى صلى الله عليه وسلم اذا قلت فى الرجل ما فيه فقد اغتبته و اذا قلت ما ليس فيه فقد بهته، ومر محمد بن سيرين بقوم فقام اليه رجل منهم، فقال. ابا بكر! انا قد نلنا منك فحللنا. فقال: انى لا احل ما حرم الله.

وكان رقبة بن مصقلة جالساً مع اصحابه، فذكروا رجلاً بشئ فاطلع ذلك الرجل، فقال بعض اصحابه: الا اخبره بما قلنا فيه لئلا يكون غيبة، قال: اخبره حتى يكون نميمة.

besturdubooks.wordpress.com

حل لغات الاغتیاب دیکھو صفحہ بہتہ وبابتہ بہتان لگانا، محمد بن سیرین دیکھو صفحہ، رقبہ بن مصقلہ عبدی کوفی متوفی ۱۲۹ھ منوش مزاج، ثقہ اور مامون تھے، نمیمۃ چغل خوری۔

تشریح: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تو نے کسی شخص کے بارے میں (اسکے پیٹھ پیچھے) ایسی بات کہی جو اس میں ہے تب تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر ایسی بات کہی جو اس میں نہیں ہے تو تو نے اس کو تہمت لگائی۔ ایک مرتبہ حضرت محمد بن سیرین ایک قوم کے پاس کو گذرے ان میں سے ایک شخص اٹھ کر بولا۔ ابوبکر! ہم نے آپکی برائی کی ہے اس کو حلال کیجئے آپنے فرمایا جس چیز کو خدا نے حرام کر دیا ہے میں اس کو حلال نہیں کر سکتا۔

؎ آنکس کہ لوا غیبت افراختہ است ❊ از گوشت مردگاں غذا ساختہ است

حضرت رقبہ بن مصقلہ اپنے ساتھیوں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ لوگوں نے ایک شخص کی برائی کی اتفاق سے وہ شخص بھی آگیا تو ان میں سے ایک شخص نے کہا، ہم نے اس کے بارے میں جو کچھ کہا ہے وہ اس کو بتلا دیں تاکہ غیبت نہ ہو۔ آپنے فرمایا: بتلا دو تاکہ چغل خوری بھی ہو جائے۔

فائدہ: امام سخاوی نے "المقاصد الحسنہ" میں ذکر کیا ہے کہ تین آدمی ہیں اگر انکی برائی ظاہر کیجائے تو یہ غیبت میں داخل نہیں اول ظالم بادشاہ دوم کھلم کھلا فسق ظاہر کرنے والا فاسق سوم وہ بدعتی جو لوگوں کو بدعت کی طرف بلاتا ہو، حدیث میں ہے "اذکروا الفاجر بما فیہ کی یحذرہ الناس"۔

عِزَّةٌ دِينِيَّةٌ تَفُوقُ عِزَّةً دُنْيَوِيَّةً

دینی عزت دنیا کی عزت پر فائق ہے

اخرج ابن عساکر من طرق ان ہشام بن عبد الملک حج فی خلافۃ ابیہ فطاف بالبیت فجھد ان یصل الی الحجر لیستلمہ فلو یقدر علیہ فنصب لہ منبر وجلس علیہ ینظر الی الناس ومعہ اھل الشام اذ اقبل علی بن الحسین بن علی کرم اللہ وجوھھم وکان من احسن الناس وجھا واطیبھم ارجا فطاف بالبیت فلما بلغ الی الحجر تنحی لہ الناس حتی یستلمہ فقال رجل من اھل الشام من ھذا الذی ھابہ الناس ھذہ الھیبۃ فقال ھشام لا اعرفہ مخافۃ ان یرغب الناس فیہ اھل الشام وکان الفرزدق حاضرا فقال الفرزدق لکنی اعرفہ فقال الناس من ھو یا ابا فراس

فقال الفرزدق ؎

ھذا الذی تعرف البطحاء وطاتہ والبیت یعرفہ والحل والحرم

ھذا علی رسول اللہ والدہ

امست بنور هداه تهتدي الامم	هذا ابن خير عباد الله كلهم	هذا النقي التقي الطاهر العلم
اذا رأته قريش قال قائلها	الى مكارم هذا ينتهي الكرم	ينمي الى ذروة العز التي قصرت
عن نيلها عرب الاسلام والعجم	يكاد يمسكه عرفان راحته	ركن الحطيم اذا ما جاء يستلم
في كفه خيزران ريحه عبق	من كف اروع في عرنينه شمم	يغضي حياء ويغضى من مهابته
فما يكلم الا حين يبتسم	من جده دان فضل الانبياء له	وفضل امته دانت له الامم
ينشق نور الهدى عن نور غرته	كالشمس ينجاب عن اشراقها القتم	مشتقة من رسول الله نبعته
طابت عناصره والخيم والشيم	هذا ابن فاطمة ان كنت جاهله	بجده انبياء الله قد ختموا
الله شرفه قدما وفضله	جرى بذاك له في لوحه القلم	كلتا يديه غياث عم نفعهما
يستوكفان ولا يعروهما عدم	سهل الخليقة لا تخشى بوادره	يزينه اثنتان الحلم والكرم
حمال اثقال اقوام اذا اقترضوا	حلو الشمائل تحلو عنده نعم	ما قال لا قط الا في تشهده
لولا التشهد كانت لاؤه نعم	عم البرية بالاحسان فانقشعت	عنها الغياهب والاملاق والعدم
من معشر حبهم دين وبغضهم	كفر وقربهم منجى ومعتصم	مقدم بعد ذكر الله ذكرهم
في كل بدء ومختوم به الكلم	يستدفع السوء والبلوى بحبهم	ويستزاد به الاحسان والنعم
ان عد اهل التقى كانوا ائمتهم	او قيل من خير اهل الارض قيل هم	لا يستطيع جواد شأو غايتهم
ولا يدانيهم قوم وان كرموا	هم الغيوث اذا ما ازمة ازمت	والاسد اسد الشرى والباس محتدم
لا يقبض العسر بسطا من اكفهم	سيان ذلك ان اثروا وان عدموا	يابى لهم ان يحل الذم ساحتهم
خلق كريم وايد بالندى هضم	اي الخلائق ليست في رقابهم	لاولية هذا اوله نعم
من يعرف الله يعرف اولية ذا	فالدين من بيت هذا ناله الامم	ان كنت تنكره فالله يعرفه
والعرش يعرفه واللوح والقلم	وليس قولك من هذا بضائره	العرب تعرف من انكرت والعجم

فغضب هشام وامر بحبس الفرزدق بعسفان بين مكة والمدينة وبلغ ذلك علي بن الحسين فبعث الى الفرزدق باثني

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

عشر الف درهم وقال اعذرنا يا ابا فراس فلو كان عندنا اكثر من هذا لوصلناك به فقال يا ابن رسول الله ما قلت ما قلت الا غضبًا لله عز و جل و لرسوله ما كنت لاخذ عليه شيئًا قال شكر الله لك غير انا اهل بيت اذا انفذنا امرًا لم نعد فيه فقبلها و جعل يهجو هشامًا وهو في الحبس فبعث له فاخرجه

حل لغات ابن عساکر دیکھو ص۱۳۷۔ ہشام بن عبد الملک دیکھو ص۱۰۹ جہد (ف) جہدًا کوشش کرنا۔ الحجر، حجر اسود مراد ہے۔ یستلم استلامًا چومنا، بوسہ دینا۔ علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب آپ کی کنیت ابو الحسن ہے آپ سادات تابعین میں سے ہیں آپ کی والدہ شاہ فارس یزدجرد کی صاحبزادی سلامہ تھیں آپ کی ولادت ۳۳ھ میں ہے اور وفات ۹۴ھ میں ہے آپ عالی مرتبت، کثیر الحدیث ثقہ اور مامون تھے۔ اَرِجَ یا خوشبو وارج (س) ارجًا خوشبو مہکنا (ض) اَرَجَ تحی علیحدہ ہوجانا۔ الفرزدق دیکھو ص۔ البطحاء مکہ کی پتھریلی زمین، کشادہ نالہ جس میں ریت اور چھوٹی کنکریاں ہوں ج بطاح بطح (ف) بطحًا۔ بچھانا، منہ کے بل گرانا۔ وطاتہ موضع قدم تمی (ض) نمیًا نماءً۔ الحدیث کسی کی جانب نسبت کرنا۔ ذروۃ دیکھو ص۔ قصرت (ن) قصورًا۔ عن الامر عاجزی کو جس سے چھوڑ دینا۔ عرفان معرفت، راحتہ، ہتھیلی، حطیم وہ جگہ جو رکن اور زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان ہے۔ کف دیکھو ص۔ خیزران ہر نرم لکڑی ج خیازر، عصا شاہی، عبق بھبکدار خوشبو عبق (س) عبقًا۔ المکان بالطیب جگہ کا خوشبو سے بھڑک اٹھنا۔ اروع حسن یا بہادری وغیرہ سے تعجب میں ڈالنے والا، عرنین ناک ج عرانین، شمم ناک کے بانسہ کی بلندی حسن و ہمواری کیساتھ، یغضی اغضاءً۔ عینہ آنکھ بند کرنا۔ دان دیکھو ص۔ غرۃ مراد پیشانی، ینجاب تاریکی کا چھٹ جانا۔ الغتم رات کی تاریکی، نبعۃ نبع کا واحد ہے ایک درخت کا نام ہے جس سے تیر و کمان بنائے جاتے ہیں یقال ہو من نبعۃ کریمۃ وہ شریف خاندان سے ہے خیم خصلت طبیعت، یستوکفان استیکافًا۔ المائ ٹپکانا، لا یعروہا ان ۔ عروًا پیش آنا، بوادر جمع بادرۃ غصہ کی تیزی، اثقال جمع ثقل بوجھ، انقشعت بمعنی زالت، الغیاہب جمع غیہب تاریکی، الاملاق اپنا تمام مال خرچ کرکے محتاج ہوجانا۔ شاؤ غایت مرتبہ سماحۃ، الغیوث جمع غیث بارش، ازمتہ سختی، قحط، ازمت (ض) ازمًا، ازومًا۔ الدهر علیہ سخت ہونا، الشری فرات کی جانب شیروں کی رہنے کی جگہ .... جس کو بطور مثال کے پیش کرتے ہیں ساحۃ صحن خانہ، ہضم ہضوم، ید ہضوم فیاض ہاتھ، ضار، اسم فاعل ہے ضار (ض) ضیرًا نقصان پہنچانا، عسفان مکہ سے دو مرحلہ دور ایک جگہ ہے۔

تشریح: ابن عساکر نے بطرق مختلفہ تخریج کی ہے کہ ہشام بن مالک اپنے والد کے دور خلافت میں حج کے لئے گیا اور خانہ کعبہ کے طواف کے بعد اس نے ہرچند کوشش کی کہ حجر اسود کو بوسہ دے مگر قادر نہ ہوسکا پس اس کے لئے ایک منبر رکھا گیا اور وہ اس پر بلند ہوکر لوگوں کو دیکھنے لگا اس کے ساتھ ملک شام کے بہت سے آدمی تھے اتنے میں حضرت علی بن حسین بن علیؓ تشریف لائے جو بڑے خوبصورت اور نہایت پاکیزہ تھے، جب طواف سے فارغ ہوکر حجر اسود کے پاس آئے تو مجمع آپ کی خاطر ایک طرف کو ہوگیا اور آپ نے اطمینان و سکون کیساتھ، حجر اسود کو بوسہ دیا ایک شامی نے پوچھا: یہ کون ہے؟ جس کی لوگ اتنی عظمت کر رہے ہیں۔ ہشام نے کہا میں ان سے واقف نہیں اس اندیشہ سے کہ مبادا اہل شام انکی طرف مائل ہوجائیں، وہاں فرزدق بھی موجود تھا۔ اس نے کہا میں پہچانتا ہوں، لوگوں نے کہا: کون ہے یہ؟ اے ابو فراس! فرزدق نے کہا ہذا الذی الخ (۱) یہ وہ شخص ہے جس کو ارض بطحاء نرم زمین، بیت اللہ حل و حرم سب پہچانتے ہیں (۲) یہ علی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے والد ہیں۔ انہیں کے نور سے توقومیں ہدایت پارہی ہیں (۳) یہ اللہ کے بندوں میں سے بہتر شخص کا صاحبزادہ ہے، یہ صاف ستھرا، پرہیزگار،

besturdubooks.wordpress.com

پاکیزہ اور سردار ہے (۴) جب ان کو اہل قریش دیکھتے ہیں تو ان میں سے کہنے والا (بے ساختہ) کہہ اٹھتا ہے کہ اس کے افعال کریمانہ تک لوگوں کی بزرگی کی انتہا ہے (۵) یہ شخص عزت کے ایسے اعلیٰ مقام پر پہنچا ہوا ہے جس کے حاصل کرنے سے عربی و عجمی سب عاجز ہیں

(۶) قریب ہے کہ حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت رکن حطیم ان کو روک لے کیونکہ وہ ان کی ہتھیلی کو پہچانتا ہے (۷) انکے ہاتھ میں عصا شاہی ہے جس کی خوشبو حسین ہتھیلی سے مہک رہی ہے اور ان کی ناک حسین و ہموار ہے (۸) یہ از روئے حیا نگاہیں نیچی رکھتا ہے اور انکی ہیبت سے نگاہیں نیچی رکھی جاتی ہیں جب وہ تبسم کرتا ہے تو حاضرین کو کلام کرنے کی ہمت ہوتی ہے (۹) یہ وہ شخص ہے جس کے نانا کی وجہ سے نبیوں کی بزرگی عزت یاب ہے اور ان کی امت کی بزرگی کی وجہ سے امم سابقہ والا حقہ عزت یاب ہے (۱۰) ان کی منور پیشانی کی تابانی سے ہدایت کا نور پھیل رہا ہے، جس طرح طلوع آفتاب سے رات کی تاریکی کافور ہو جاتی ہے (۱۱) انکا شریف خاندان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشتق ہے ان کی اصل، عادت، خصلت سب پاکیزہ ہے (۱۲) یہ حضرت فاطمہ کا صاحبزادہ ہے، اگر تو ان سے ناواقف ہے، ان کے جد امجد پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے (۱۳) اللہ ہی نے انکو شرافت و بزرگی عطا کی ہے جس کے متعلق لوح محفوظ میں قلم جاری ہو چکا ہے (۱۴) ان کے دونوں ہاتھ مستغاث ہیں جن کا فیض عام ہے، ان سے بخشش طلب کی جاتی ہے اور ان پر کبھی افلاس طاری نہیں ہوتا (۱۵) یہ نرم خو ہیں ان سے بیجا غیظ و غضب کا اندیشہ نہیں ہے ان کو بردباری اور بزرگی دو خصلتوں نے زینت بخشی ہے (۱۶) جب کوئی قوم قرض طلب کرتی ہے تو یہ ان کے بوجھ کو برداشت کرتے ہیں (۱۷) ان کی تمام عادتیں میٹھی ہیں، ان کے نزدیک بوقت سوال کلمہ "نعم" ہی اچھا ہے (یعنی کبھی انکار نہیں کرتے) (۱۷) انہوں نے تشہد کے علاوہ کبھی کلمہ "لا" استعمال ہی نہیں کیا۔ اگر تشہد نہ ہوتا تو ان کے ہاں کلمہ "لا" بھی "نعم" ہی ہوتا۔
(۱۸) یہ احسان کے ذریعہ تمام مخلوق پر چھا گئے ہیں پس انکی وجہ سے مخلوق سے تاریکی، افلاس، فقر و فاقہ دور ہو گیا (۱۹) یہ ایسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جن سے محبت رکھنا عین دین ہے اور دشمنی رکھنا کفر ہے اور ان کی قربت باعث نجات و ذریعہ حفاظت ہے (۲۰) ہر چیز میں اللہ کے ذکر کے بعد ان کا ذکر مقدم ہے اور انہیں کے ذکر سے کلام ختم کیا جاتا ہے (۲۱) ان کی محبت کے ذریعہ بلائیں اور مصیبتیں دور کی جاتی ہیں اور انہیں کے ذریعہ بخشش و نعمت میں اضافہ کرایا جاتا ہے (۲۲) اگر پرہیزگاروں کو شمار کیا جائے تو یہ ان کے پیشوا ہوتے ہیں اور اگر یہ سوال کیا جائے کہ زمین پر سب سے بہتر کون ہے تو جواب یہ ہوتا ہے کہ یہی ہیں (۲۳) کوئی سخی ان کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ کوئی قوم انکے برابر ہو سکتی ہے خواہ کتنی شریف ہو (۲۴) جب کبھی قحط سالی زیادہ ہوتی ہے تو یہ برسنے والے بادل کی طرح ہوتے ہیں اور خوف و ہراس کے وقت یہ شری مقام کے شیروں کی طرح ہوتے ہیں (۲۵) ان کی ہتھیلیوں کی کشادگی کو فقر و فاقہ تنگ نہیں کر سکتا، ان کے ہاں آسودگی و تنگی دونوں برابر ہیں (۲۶) ان کا مال کرنے سے ان کے اخلاق حمیدہ اور دیالو اور فیاض ہاتھ روکتے ہیں (۲۷) مخلوق میں کون ایسا ہے جس کی گردن میں ان کی اولیت اور ان کے فضل کا طوق نہ ہو (۲۸) جو شخص خدا کو پہچانتا ہے وہ ان کی اولیت کو بھی پہچانتا ہے کیونکہ تمام لوگوں نے انہیں کے گھرانے سے دین حاصل کیا ہے (۲۹) اگر تو ان کو نہیں جانتا تو خدا ان کو جانتا ہے اور عرش، لوح محفوظ اور قلم بھی ان کو جانتے ہیں (۳۰) تیرا یہ کہنا "یہ کون ہے!" ان کے لئے مضر نہیں، کیونکہ جس کا تو انکار کر رہا ہے اس کو عربی اور عجمی سب جانتے ہیں :

یہ اشعار سن کر ہشام کو غصہ آ گیا اور مکہ و مدینہ کے درمیان مقام عسفان میں فرزدق کو قید کر لیا۔ جب حضرت علی بن حسینؓ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرزدق کے پاس بارہ ہزار درہم بھیجے اور معذرت کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہمارے پاس اس سے زیادہ ہوتے تو ہم زیادہ پیش کرتے۔ فرزدق نے کہا: فرزند رسول! میں نے جو کچھ کہا ہے وہ صرف اللہ اور اللہ کے رسول کیلئے غصہ کی وجہ سے کہا ہے کچھ لینے کی غرض سے نہیں کہا۔ آپ نے فرمایا: آپکا بہت بہت شکریہ، بات یہ ہے کہ ہم اہل بیت ہیں جب کوئی کام کر گزرتے ہیں تو اسے لوٹتے نہیں۔ پس فرزدق نے آپکے ہدیہ کو قبول کر لیا اور قید خانہ میں بھی ہشام کی ہجو کرتا رہا یہاں تک کہ ہشام نے اس کو رہا کر دیا

(تنبیہ) مذکورہ بالا اشعار فرزدق کے ہیں یا کسی اور کے؟ نیز ممدوح حضرت زین العابدین علی بن حسین بن علی ہیں یا کوئی اور؟ اس میں رواۃ کا اختلاف ہے صاحب کتاب نے بحوالہ ابن عساکر یہ اشعار حضرت علی بن حسین کی شان میں فرزدق شاعر کے قرار دیئے ہیں حماسی نے بھی اسی کی تصحیح کی ہے، علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری نے بھی ترتیب اشعار میں تھوڑے اختلاف کے ساتھ اپنی کتاب "حیوۃ الحیوان" میں اسی طرح نقل کئے ہیں، لیکن بعض حضرات نے کہا ہے کہ یہ اشعار قثم بن عباس کی شان میں داؤد بن سلم کے ہیں اور بعض کے نزدیک عبد اللہ بن عبد الملک کی شان میں حزین لیثی شاعر کے ہیں ابو الفرج نے اسی کو صحیح مانا ہے بعض حضرات کے نزدیک صاحب اشعار خالد بن یزید ہے اور ممدوح قثم، ابو الفرج کے نزدیک اشعار کی روایت یوں ہے ؎

اللہ یعلم ان قد جبت ذا یمن ۔ ثم العراقین لا یثنینی السام، ثم الجزیرۃ اعلاہا و اسفلہا ۔ کذاک تسری علی الاہوال بی القدم
ثم المواسم قد اوطأتہا زمنا ۔ وحیث تحلق عند الجمرۃ اللمم، قالوا دمشق ینبئک الخبیر بہا ۔ ثم ائت مصر فثم النائل العمم
لما وقفت علیہ فی الجموع ضحی ۔ وقد تعرضت الحجاب والخدم، حییتہ بسلام وہو مرتفق ۔ وضجۃ القوم عند الباب تزدحم
فی کفہ خیزران ریحہ عبق ۔ یغضی حیاء، ام تری رؤس بنی مروان خاضعۃ ۔ یمشون حول رکابیہ و ما ظلموا ۔ ان ہش ہشوا لہ واستبشروا اجذوا
وان ہم آنسوا اعراضہ وجموا، کلتا یدیہ ربیع عند ذی خلف ۔ بحر یفیض وہندی عارض ہزم،

جو لوگ یہ اشعار داؤد بن سلم کے مانتے ہیں وہ قثم بن العباس کی شان میں یہ دو شعر بھی روایت کرتے ہیں ؎

یکاد یمسکہ عرفان راحتہ ۔ رکن الحطیم اذا ما جاء یستلم، کم صارخ بک من راغ وراجیہ ۔ فی الناس یا قثم الخیرات یا قثم،

مناظرۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما مع الخوارج خذلہم اللہ

(حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا مناظرہ خوارج کیساتھ اللہ ان کو خوار کرے)

اسند النسائی فی سننہ الکبریٰ فی خصائص علیؓ الی ابن عباس رضی اللہ عنہم قال لما خرجت الحروریۃ اعتزلوا فی دار وکانوا ستۃ الاف فقلت لعلی یا امیر المؤمنین ابرد بالصلوٰۃ لعلی اکلم ہؤلاء القوم قال انی اخافہم علیک قلت کلا فلبست ثیابی و مضیت الیہم حتی دخلت علیہم فی دارہم مجتمعون فیہا فقالوا مرحبا بک یا ابن عباس ما جاء بک قلت اتیتکم من عند اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم المہاجرین والانصار ومن عند ابن عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصہرہ وعلیہم نزل القرآن فہم اعرف بتاویلہ منکم ولیس فیکم منہم احد جئت لابلغکم ما یقولون وابلغہم ما تقولون فانتحی لی نفر منہم قلت ہاتوا ما نقمتم علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابن عمہ وختنہ واول من آمن بہ قالوا ثلاث قلت ما ہی قالوا احداہن انہ حکم الرجال فی دین اللہ وقد قال اللہ تعالیٰ ان الحکم الا للہ قلت ہذہ واحدۃ قالوا واما الثانیۃ فانہ قاتل ولم یسب ولم یغنم فان کانوا کفارا فقد حلت لنا نساؤہم واموالہم وان کانوا مؤمنین فقد حرمت علینا دماؤہم قلت ہذہ اخری قالوا واما

besturdubooks.wordpress.com

الثالثة فانه محا نفسه من امير المؤمنين فان لم يكن امير المؤمنين فانه يكون امير الكافرين قلت هل عندكم شئ غير هذا قالوا حسبنا هذا قلت ارأيتم ان قرأت عليكم من كتاب الله وحدثتكم من سنة نبيه صلى الله عليه وسلم ما يرد قولكم هذا ترجعون قالوا اللهم نعم قلت اما قولكم انه حكم الرجال في دين الله فانا اقرأ عليكم ان قد صيّر الله حكمه الى الرجال في ارنب ثمنها ربع درهم قال تعالى لا تقتلوا الصيد وانتم حرم الى قوله يحكم به ذوا عدل منكم وقال في المرأة وزوجها وان خفتم شقاق بينهما فابعثوا حكما من اهله وحكما من اهلها انشدكم الله احكم الرجال في حقن دمائهم وانفسهم و اصلاح ذات بينهم احق ام في ارنب ثمنها ربع درهم قالوا اللهم بل في حقن دمائهم واصلاح ذات بينهم قلت أخرجت من هذه قالوا اللهم نعم قلت واما قولكم انه قاتل ولم يسب ولم يغنم اتسبون امكم عائشة فتستحلون منها ما تستحلون من غيرها وهي امكم لئن فعلتم لقد كفرتم فان قلتم ليست امنا فقد كفرتم قال الله تعالى النبي اولى بالمؤمنين من انفسهم وازواجه امهاتهم فانتم بين ضلالتين فأتوا منها بمخرج اخرجت من هذه الأخرى قالوا اللهم نعم قلت واما قولكم انه محا نفسه من امير المؤمنين فان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا قريشا يوم الحديبية على ان يكتب بينه وبينهم كتابا فقال اكتب هذا ما قاضى عليه محمد رسول الله فقالوا والله لو كنا نعلم انك رسول الله ما صددناك عن البيت ولا قاتلناك ولكن اكتب محمد بن عبد الله فقال والله اني لرسول الله وان كذبتموني يا علي اكتب محمد بن عبد الله فرسول الله صلى الله عليه وسلم خير من علي وقد محا نفسه ولم يكن محوه ذلك محوا من النبوة اخرجت من هذه الأخرى قالوا اللهم نعم فرجع منهم الفان وبقي سائرهم فقتلوا على ضلالتهم وقتلهم المهاجرون والانصار۔

حل لغات: ابن عباس دیکھیے ص... الخوارج دیکھیے ص... خذل (ن) خذلا مدد چھوڑ دینا۔ النسائی ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی خراسانی مولود ۲۱۵ھ متوفی ۳۰۳ھ مشاہیر محدثین میں سے تھے۔ طلب علم کی خاطر خراسان، حجاز، عراق، مصر، شام، جزیرہ کا سفر کیا اور وہاں کے شیوخ سے احادیث سنیں، آپ نے مختلف کتابیں تصنیف کیں جن میں زیادہ مشہور سنن المجتبیٰ ہے۔ صہر داماد ج اصہار۔ انحی انحاءً علیحدہ ہونا لقتم (ض۔ س) لقماً بہت مکروہ جاننا۔ .... لم یسب (ض) سبیاً قید کرنا لم یغنم (س) غنماً غنیمۃ غنیمت حاصل کرنا، ارنب خرگوش ج ارانب حقن (ن) حقنا خون بچانا، ما صددناک (ن) صدًا روک دینا۔

تشریح:

امام نسائی نے سنن کبریٰ میں حضرت علیؓ کے فضائل کے سلسلہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس تک روایت کو مسند کرتے ہوئے ذکر کیا ہے آپ نے فرمایا کہ جب جماعت حروریہ نے بغاوت کی تو وہ سب لوگ ایک علیحدہ مکان میں جمع ہو گئے جن کی تعداد چھ ہزار تھی، میں نے حضرت علیؓ سے کہا: امیر المؤمنین! ذرا نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھئے ممکن ہے اس قوم سے گفتگو کا موقع مل جائے آپ نے فرمایا: مجھے تم پر ان کی طرف سے اندیشہ ہے میں نے کہا: ہرگز نہیں (آپ بالکل خوف نہ کریں) پس میں کپڑے بدل کر ان کے

پاس گیا اور مکان میں داخل ہو گیا وہ سب لوگ مکان میں جمع تھے انہوں نے (مجھے دیکھ کر) مرحبا کے بعد کہا: کیسے تشریف لائے؟ میں نے کہا: اصحاب نبیؐ یعنی مہاجرین، انصار، حضورؐ کے چچازاد بھائی اور ان کے داماد کے پاس سے آیا ہوں جن پر قرآن پاک نازل ہوا اور وہ تم سے زیادہ قرآن سمجھنے والے ہیں اور تم میں ان میں سے کوئی نہیں ہے اور اس لئے آیا ہوں کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ تم تک پہنچا دوں اور جو کچھ تم کہو وہ اُن تک پہنچا دوں، پس ان میں سے ایک جماعت میرے ساتھ علیحدہ ہو گئی۔ میں نے کہا: تم لوگ کو اصحاب نبی اور ان کے چچازاد بھائی اور اس شخص سے جو سب سے پہلے ایمان لایا جو چیز ناگوار معلوم ہوتی ہے اس کو پیش کرو۔ انہوں نے کہا: تین باتیں ہیں، میں نے کہا کیا کیا؟ انہوں نے کہا: ایک تو یہ کہ اس نے (یعنی حضرت علیؓ نے) اللہ کے دین کے معاملہ میں لوگوں کو حَکَم مان لیا حالانکہ حکم صرف خدا کے لئے ہے۔ میں نے کہا: ایک بات تو یہ ہوئی دوسری بات کیا ہے؟ انہوں نے کہا دوسری بات یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے جنگ کی مگر نہ کسی کو قید کیا نہ مال غنیمت حاصل کیا۔ اگر وہ لوگ (یعنی اصحاب معاویہ) کافر تھے تو ان کی عورتیں اور ان کے اموال حلال تھے اور اگر وہ مومن تھے تو پھر ان کا خون بھی حرام تھا (پھر جنگ کیوں لڑی) میں نے کہا: یہ دوسری بات ہوئی۔ انہوں نے کہا: تیسری بات یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنے نام سے "امیرالمؤمنین" کو مٹا دیا۔ اگر وہ امیرالمؤمنین نہیں تو امیر الکافرین ہوں گے۔ میں نے کہا: اس کے علاوہ کوئی اور بات قابل اعتراض ہے۔ انہوں نے کہا: بس یہی کافی ہے۔ میں نے کہا: اچھا بتاؤ اگر میں تمہارے سامنے اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی حدیث پیش کروں جو تمہاری ان باتوں کی تردید کرے تو تم رجوع کر لو گے انہوں نے کہا، جی ہاں اللہ شاہد ہے، میں نے کہا، تمہارا جو یہ کہنا ہے کہ حضرت علیؓ نے دین کے معاملہ میں لوگوں کو حَکَم بنا لیا سو میں تم کو قرآن کی آیت پڑھ کر بتاتا ہوں کہ خدا نے ایک خرگوش کے بارے میں جس کی قیمت صرف ربع درہم ہے لوگوں کو حَکَم بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "لاتقتلوا الصید وانتم حرم الی قولہ یحکم بہ ذوا عدل منکم؛ اسی طرح شوہر اور بیوی کے بارے میں ارشاد ہے "وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِہِمَا فَابْعَثُوْا حَکَمًا مِّنْ اَہْلِہٖ وَحَکَمًا مِّنْ اَہْلِہَا" اب میں تم کو خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ لوگوں کو ان کے خونوں اور جانوں اور اصلاح ذات البین کے سلسلہ میں حَکَم بنانا بہتر ہے یا ایک خرگوش کے بارے میں جس کی قیمت بھی صرف ربع درہم ہو۔ انہوں نے کہا نہیں بلکہ خونوں کی حفاظت اور آپس کی اصلاح کیلئے (حکم بنانا بہتر ہے) میں نے کہا: اس سے تو سبکدوشی ہوئی۔ انہوں نے کہا: جی ہاں! میں نے کہا، تمہارا یہ کہنا کہ حضرت علیؓ نے قتال کیا ہے اور قید نہیں کیا اور نہ غنیمت حاصل کی تو کیا تم اپنی ماں حضرت عائشہ کو قید کرنا چاہتے ہو اور ان کے ساتھ اس معاملہ کو حلال سمجھتے ہو جو دوسرے قیدیوں کے ساتھ حلال سمجھتے ہو اور حال یہ ہے کہ وہ تمہاری ماں ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو کافر ہو جاؤ گے اور اگر تم حضرت عائشہ کے ماں ہونے کا انکار کرتے ہو تب بھی کافر ہو۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے "اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗٓ اُمَّہٰتُہُمْ" پس تم دو گمراہیوں کے درمیان ہو اس سے نکلنے کی صورت پیش کرو۔ اچھا اس سے بھی نجات ملی انہوں نے کہا، جی ہاں! میں نے کہا: رہا تمہارا یہ کہنا کہ حضرت علیؓ نے اپنے نام سے "امیرالمؤمنین" کو مٹا دیا۔ سو حضورؐ نے حدیبیہ کے دن قریش کو بلایا تاکہ اپنے درمیان اور ان کے درمیان ایک صلح نامہ لکھوا دیں۔ آپؐ نے فرمایا لکھو۔ "ہٰذَا مَا قَاضٰی عَلَیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" قریش نے کہا: بخدا اگر ہم کو اس کا یقین ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو بیت اللہ سے نہ روکتے اور نہ آپؐ سے قتال کرتے لہٰذا آپ یہ لکھئے "محمد بن عبداللہ" آپؐ نے فرمایا! بخدا میں اللہ کا رسول ہوں مگر جب تم میری تکذیب کر رہے ہو تو لکھ لو محمد بن عبداللہ ہی لکھ دو۔ پس حضورؐ حضرت علیؓ سے کہیں بہتر ہیں اور آپؐ نے بھی اپنے نام کو مٹایا مگر آپؐ کا نام مٹا دینا نبوت سے نام کا مٹا دینا نہ تھا۔ اچھا تیسری بات کا بھی جواب ہو گیا، انہوں نے کہا جی ہاں! پس ان میں کے دو ہزار آدمیوں نے حق کی طرف رجوع کر لیا اور باقی سب کے سب اپنی گمراہیوں پر قتل کئے گئے جن کو مہاجرین اور انصار نے قتل کیا۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین!

یوم اُحد

واقعۂ اُحد

روی ان المشرکین نزلوا باحد یوم الاربعاء ثانی عشر شوال سنۃ ثلاث من الھجرۃ فاستشار الرسول علیہ السلام اصحابہ
وقد دعا عبد اللہ بن ابی بن سلول ولم یدعہ من قبل فقال ھو واکثر الانصار أقم یا رسول اللہ بالمدینۃ ولا تخرج الیھم
فواللہ ما خرجنا منھا الی عدو الا اصاب منا ولا دخلھا علینا الا اصبنا منہ فکیف وانت فینا فدعھم فان اقاموا
اقاموا بشر محبس وان دخلوا قاتلھم الرجال ورماھم النساء والصبیان بالحجارۃ وان رجعوا رجعوا خائبین واشار بعضھم
الی الخروج فقال علیہ السلام انی رأیت فی منامی بقرۃ مذبوحۃ حولی فأولتھا خیرا ورأیت فی ذباب سیفی ثلما فأولتہ ھزیمۃ
ورأیت کانی ادخلت یدی فی درع حصینۃ فأولتھا المدینۃ فان رأیتم ان تقیموا بالمدینۃ وتدعوھم فقال رجال فاتتھم بدر و
اکرمھم اللہ بالشھادۃ یوم احد اخرج بنا الی اعدائنا وبالغوا حتی دخل فلبس لامتہ فلما رأوا ذلک ندموا علی مبالغتھم
وقالوا اصنع یا رسول اللہ ما رأیت فقال لا ینبغی لنبی ان یلبس لامتہ فیضعھا حتی یقاتل فخرج بعد صلوۃ الجمعۃ واصبح
بشعب احد یوم السبت نزل فی عدوۃ الوادی وجعل ظھرہ وعسکرہ الی احد وسوی صفھم وامر عبد اللہ بن جبیر علی الرماۃ
وقال انضحوا عنا بالنبل لا یأتونا من ورائنا وقال صلی اللہ علیہ وسلم اثبتوا فی ھذا المقام واذا عاینوکم وولوکم الادبار فلا تطلبوا
المدبرین ولا تخرجوا من ھذا المقام کیلا یتمکنوا من ان یأتونا من ورائنا ثم اختزل عبد اللہ وبقی المسلمون حتی ھزموا
المشرکین فطمعوا ان تکون ھذہ الواقعۃ کواقعۃ بدر وطلبوا الدنیا وترکوا الموضع الذی امرھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالثبات
فیہ ثم اشتغلوا بطلب الغنائم فلما خالفوا امرہ صلی اللہ علیہ وسلم انھزموا ولیعلموا ان ما وقع یوم بدر انما حصل ببرکۃ صبرھم
وطاعتھم للہ ولرسولہ فلما لم یصبروا علی طاعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما امرھم بہ ولم یتقوا عاقبۃ مخالفۃ ترکھم اللہ
تعالی مع عدوھم فلم یقووا الیھم حیث نزع اللہ الرعب من قلوب المشرکین فکر علیھم المشرکون وتفرق العسکر عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بقی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ من الانصار ورجلان من قریش وقصد الکفار النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فشجوا راسہ وکسروا رباعیتہ وثبت معہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ طلحۃ ووقاہ بیدہ فشلت اصبعاہ وصار مجروحا فی
اربعۃ وعشرین موضعا ولما اصیب صلی اللہ علیہ وسلم بما اصاب من الشج وکسر الرباعیۃ وغلب علیہ الغشی احتملہ ورجع بہ
القھقری وکلما ادرک واحد من المشرکین کان یضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویقاتلہ حتی وصلہ الی مکان فیہ جملۃ من

الصحابة فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اوجب طلحة فوقعت الصيحة في العسكران محمدا قد قُتِلَ وكان في جملة من معه من
الصحابة رجل من الانصار يكنى باسفيان فنادى الانصار وقال هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم فرجع اليه المهاجرون والانصار
وكان قد قُتِلَ منهم سبعون وكثرت فيهم الجراح فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم رحم الله رجلا ذبّ عن اخوانه وشدّ على المشركين بمن معه حتى
كشفهم على القتلى والجرحى واعانهم الله تعالى حتى هزموا الكفار۔

حلِ لغات

احد مدینہ سے شمال کیجانب ایک میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی ہے اسی جگہ ہارون کی قبر ہے عبداللہ بن ابی بن سلول مشہور منافق تھا جس نے ظاہراً اسلام کی صورت اختیار کرکے انواع و اقسام کی تکالیف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور صحابہؓ کو پہنچائیں حضورؐ کی حیات ہی میں یہ مرگیا تھا آپ نے انکے صاحبزادے عبداللہ کی خاطر جو پکے ایماندار تھے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی اور اپنا پیرہن شریف اس کے کفن کیلئے عطا فرمایا جس پر آیت ولا تصل علی احد منہم نازل ہوئی۔ خائبین رسوا، ذلیل، منام خواب ذباب تلوار کی دھار، ثلمًا دندانے، ہزیمۃ شکست، درع زرہ، حصینۃ مضبوط، تام زرہ، شعب پہاڑی، راستہ درہ کوہ ج شعاب، عدوہ بلند جگہ وادی کا کنارہ ج عدا، عبداللہ بن جبیر بن نعمان بن امیہ بن امرأ القیس انصاری اوسی، بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے آپ خوات بن جبیر کے بھائی ہیں جو صاحب ذات النحیین کے لقب سے مشہور ہیں رماۃ جمع رامی تیرانداز، انصراف، مُنّ، نضحًا۔ فلانا بالنبل تیراندازی کرنا، النبل تیر، اخترال اختزالا، تنہا ہوجانا، کرّ کرّا، کر درۃ تکرارا دوبارہ حملہ کرنا فشجراز تمی کردیا طلحہ بن عبیداللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب جلیل القدر قدیم الاسلام صحابی ہیں ان چند بزرگوں میں سے ہیں جو بعثت کے بعد ہی ایمان لائے تھے آپ عشرہ مبشرہ میں سے بھی ہیں اور اصحاب شوریٰ میں سے بھی ہیں سوائے بدر کے اور تمام معرکوں میں حضورؐ کیساتھ شریک رہے ہیں غزوہ احد میں حضورؐ کی انہوں نے وہ خدمت گذاری کی جو کسی دوسرے کے حصہ میں نہ آسکی جس پر حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ طلحہؓ پر جنت واجب ہوگئی اسی دن حضورؐ نے انکو طلحۃ الخیر اور غزوۂ حنین میں طلحۃ الجواد اور غزوۂ تبوک میں طلحۃ الفیاض لقب مرحمت فرمایا تھا، آپکے نکاح میں چار بیبیاں تھیں اور چاروں حضورؐ کی چار ازواج مطہرات کی بہنیں تھیں، شلت (س) شلا، شللا۔ ید، خشک ہوجانا القہقری پچھلے پاؤں لوٹنا، ذب (ن) ذبا، منہ دفع کرنا، حمایت کرنا۔

تشریح

مروی ہے کہ بارہ شوال سنہ ۳ھ میں بدھ کے روز مشرکین احد پہاڑ پر آترے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اور اس موقعہ پر حضورؐ نے عبداللہ بن ابی بن سلول کو بھی بلالیا تھا، عبداللہ بن ابی اور اکثر انصار نے کہا: یارسول اللہ! آپ مدینہ میں قیام فرمائیں اور ان سے قتال کے لئے تشریف نہ لے جائیں کیونکہ ہم جب کبھی مدینہ سے دشمن کی طرف نکلے ہیں دشمن کامیاب ہوا ہے اور جب کبھی دشمن نے مدینہ میں ہم پر چڑھائی کی ہے تو ہم کو فائدہ ہوا ہے پس کیسے نہیں کامیابی ہوگی جب کہ آپ ہم میں موجود ہوں اسلئے آپ ان کو چھوڑ دیجئے کہ اگر وہ وہیں پڑے رہیں تو ان کی مجلس بدتر ہوگی اور اگر مدینہ میں داخل ہونگے تو مرد ان سے قتال کریں گے عورتیں اور بچے ان پر پتھر برسائیں گے حضورؐ نے ارشاد فرمایا: میں نے رات خواب میں ذبح شدہ گائے دیکھی ہے جس کی تعبیر نیک ہے اور میں نے اپنی تلوار کی دھار میں دندانے دیکھے ہیں جس کی تعبیر دشمن کی شکست ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ گویا میں نے ہاتھوں کو ایک مضبوط زرہ میں داخل کیا ہے جس کی تعبیر مدینہ ہے پس اگر تمہاری رائے مدینہ میں اقامت کی اور ان کو چھوڑنے کی ہو تو ایسا کرلو، پس جن لوگوں سے بدر کا موقعہ فوت ہوگیا تھا اور اللہ نے انکو احد کی لڑائی میں جام شہادت سے نوازا ہے انہوں نے کہا: یارسول اللہ! آپ ہمارے ساتھ دشمن کی طرف نکلیں اور اس پر اصرار کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجرے میں تشریف لے گئے اور آپنے زرہ پہن لی جب لوگوں نے یہ دیکھا تو اپنے اصرار پر شرمندہ ہوکر کہنے لگے یارسول اللہ! آپ

جدا ہوئے ہو دی کیجئے۔ آپ نے فرمایا نبی کیلئے یہ زیبا نہیں کہ وہ زرہ پہن کر قتال کئے بغیر اتار دے، پس جمعہ کی نماز کے بعد آپ دشمن کی طرف نکلے اور شنبہ کے دن احد کی گھاٹی میں صبح کی اور وادی کے بلند حصہ پر نزول فرمایا اور اپنی پشت کو اور لشکر کو احد کی طرف کر دیا اور صفیں سیدھی کرلیں اور ان پر حضرت عبد اللہ بن جبیر کو افسر مقرر کر دیا اور فرمایا کہ یہاں سے تیر اندازی کرتے رہو تا کہ دشمن ہمارے پیچھے سے نہ آسکے اور آپ نے یہ تاکید کر دی کہ فتح ہو یا شکست تم لوگ یہیں رہنا اور جب وہ لوگ تم کو دیکھیں اور پیٹھ دے کر بھاگنے لگیں تو شکست خوردہ لوگوں کا پیچھا نہ کرنا اور اس جگہ سے نہ ہٹنا تا کہ وہ لوگ ہمارے پیچھے سے آنے پر قادر نہ ہو جائیں اس کے بعد عبد اللہ ابن ابی تو علیحدہ ہو گیا صرف مسلمان رہ گئے انہوں نے گھمسان کی لڑائی لڑی، یہاں تک کہ مشرکین کو شکست فاش ہو گئی مسلمانوں نے یہ سوچ کر کہ یہ واقعہ بھی بدر کی طرح ہے شکست خوردہ لوگوں کا پیچھا کیا اور جس جگہ پر رہنے کا حضور نے حکم فرمایا تھا اس سے ہٹ گئے اور مال غنیمت حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے۔ جب مسلمانوں نے حضور کے حکم کے خلاف کیا تو مسلمانوں کو شکست ہو گئی (خالد بن ولید قریش کے بڑے جرنل تھے اور ابھی تک مسلمان نہ ہوئے تھے انہوں نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا) فوراً ایک دستہ لے کر پہاڑی پر پہنچ گئے اور پشت کی طرف سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے سامنے کی طرف سے بھاگتے ہوئے کافر بھی ٹھہر گئے نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان بیچ میں آ گئے اور دونوں طرف سے کافروں کا ایسا سخت حملہ ہوا کہ ایک دوسرے کی خبر نہ رہی (مسلمان مسلمان کے ہاتھ سے شہید ہو گئے) تا کہ یہ معلوم ہو جائے کہ بدر کے موقعہ پر جو کچھ ہوا وہ ان کے صبر و اطاعت خدا اور رسول کی برکت سے ہوا جب ان لوگوں نے اللہ کے رسول کی اطاعت پر صبر نہ کیا اور مخالفت کے انجام سے خوف نہ کیا تو اللہ نے پھر دشمنوں کی طرف چھوڑ دیا پس یہ لوگ ان کا مقابلہ نہ کر سکے کیونکہ اللہ نے ان کے قلوب سے رعب نکال دیا تھا پس مشرکین نے دوبارہ حملہ کر دیا اور حضور کے پاس سے لشکر منتشر ہو گیا چنانچہ آپ کے ساتھ صرف سات انصاری اور دو قریشی تھے، کفار حضور کی طرف بھی بڑھے اور عتبہ بن شہاب زہری نے جو ابھی تک ایمان نہ لائے تھے، آپ کا سر مبارک زخمی کیا اور عتبہ بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن قمیہ نے آپ پر پتھر پھینکا جس سے آپ کا (نیچے کا) دندان مبارک بھی شہید ہو گیا (صحابہ نے اسکو لے لیا) اس دن آپ کے ساتھ صرف طلحہ ڈٹے رہے اور ایسی جانبازی کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے کہ آپ کی انگلیاں شل ہو گئیں اور چوبیس جگہ یا ستر جگہ اور بقول ملا علی قاری اسی جگہ سے زخمی ہوئے جب حضور کو زخمی ہونے اور دانتوں کے شہید ہونے کا صدمہ پہنچا آپ پر غشی طاری ہو گئی تو حضرت طلحہ آپ کو لے کر پچھلے پاؤں لوٹ گئے راستہ میں جب کوئی مشرک ملتا تو اس کا مقابلہ کرتے یہاں تک کہ آپ کو اس جگہ پر پہنچا دیا جہاں صحابہ تھے، اسی موقعہ پر آنحضرت نے حضرت طلحہ کیلئے فرمایا: طلحہ نے اپنے لئے جنت واجب کر لی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم لشکر سے جدا ہو کر صحابہ کے پاس تشریف لے گئے تو لشکر میں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ (نصیب دشمناں) حضور شہید ہو گئے (جس کا اسلامی فوج میں اور بھی مایوسی چھا گئی مگر صحابہ میں سے ایک انصاری شخص نے جس کی کنیت ابو سفیان ہے، انصار کو پکار کر کہا: ہذا رسول اللہ، پس مہاجرین اور انصار آپ کے پاس آ گئے، اس لڑائی میں ستر مسلمان شہید ہوئے اور کتنے ہی زخمی ہوئے اور کافر صرف تیس یا تیئس مرے) پس حضور نے فرمایا: اللہ رحم کرے اس شخص پر جس نے اپنے بھائی کو دیکھا اور ان کے ساتھ ہو کر مشرکین پر سختی سے حملہ کیا یہاں تک کہ انکو منتشر اور مجروحین پر تعدی کرنے سے روک دیا۔ اللہ نے ان کی مدد فرمائی اور کفار کو شکست ہو گئی۔

قصۃ سیدنا موسیٰ واخیہ ھارون علیہما السلام

موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کا واقعہ

ارسل اللہ موسیٰ واخاہ ھارون لفرعون وملإہ حیث طغیٰ ادعیٰ الالوھیۃ وعبّدہ الناس خوفاً منہ لان فرعون حکم

بامرأة جميلة اسمها آسية فتزوجها وهي مؤمنة سرًّا فلما اراد ان يدخل بها تخشبت اعضاؤه ولم يستطع القرب منها فاكتفى
بالنظر اليها ثم انه رأى منامًا فسأل السحرة عن تفسيره فقالوا له انه سيولد في ملكك ولد يكون سببًا في هلاكك و
هلاك قومك فامر بذبح من يولد من الذكور وكان عمران من وزرائه فلما حملت امرأته بموسى لم يشعر بحملها احد
الى ان وضعته فاوحى الله اليها ان ألقيه في البحر فصنعت تابوتًا ووضعته في جوفه وهي باكية خصوصًا وان اباه قد
مات في ذلك الحين وقالت لاخته انظري اليه من بعيد ورمته في البحر فقذفته الامواج الى ان دخل منزل فرعون فرأته
ابنته وكانت برصاء (اي مصابة بداء البرص) فبملامستها له شفيت فاخذته وذهبت به الى آسية واخبرتها
بما حصل فقالت آسية لفرعون لا تقتله ونربيه عندنا فامتثل وامر باحضار المراضع فحضرن فلم يمس ثدي
واحدة منهن فقالت لهم اخته هل ادلكم على اهل بيت يكفلونه لكم قالوا نعم فاحضرت امه فاعطته ثديها فوضعه
الى ان تم مدة الرضاع فاعطوا امه ما يكفيها وتركته وذهبت فلما تم عمره اربعين سنة صار يأمر الناس بعبادة
الله فبينما هو مار في شوارع مصر اذ رأى رجلين يقتتلان احدهما قبطي والثاني اسرائيلي من نسل يعقوب فاستغاث
الاسرائيلي بموسى فجاء ووكز القبطي في صدره فوقع ميتًا فاسف موسى وطلب المغفرة من الله فغفر له وفي اليوم الثاني
رأى الاسرائيلي يتشاجر مع قبطي آخر فاستغاث بموسى فلم يغثه ولما علم فرعون بما حصل من موسى قال من رآه فليقتله
فخرج موسى من مصر خائفًا الى ان وصل الى ارض مدين فوجد بئرًا والناس عليها مزدحمون لسقي غنمهم ووجد من
دونهم امرأتين تمنعان غنمهما من السقي حتى ينصرف الناس فقال لهما الا تمتنعا واخذ الغنم وسقاها لهما ولما رجعتا
الى شعيب اخبرتاه بموسى فقال ابوهما اذهبي وأتيني به فجاءته وكانت تمشي في الحياء وقالت له ان ابي يدعوك ليجزيك
اجر ما سقيت لنا فلما دخل على شعيب وقص عليه قصته قال له لا تخف ثم زوجه احدى ابنتيه على شرط ان يرعى له
الغنم عشر سنين فقبل موسى وصار يرعى الغنم الى ان اتم مدته فاستأذن شعيبًا في العودة الى مصر فاذن له فاخذ
زوجته وولده وغنمه وسار الى ان وصل الى جبل الطور فكلمه ربه وقال له اني انا ربك ثم قال له اذهب الى فرعون
انه طغى فسأل موسى ربه ان يرسل معه اخاه هارون فاجاب الله سؤاله ثم ان هارون كان وزيرًا عند فرعون
فاوحى الله اليه ان استقبل اخاك فانه قادم الى مصر فقام وقابله فبشره موسى بمشاركته له في الرسالة ثم ذهبا
الى امهما وبعدها ذهبا الى فرعون وقالا له قل لا اله الا الله وارجع عما انت فيه فقال لموسى ان كنت رسولًا فأت

besturdubooks.wordpress.com

بآیة (ای علامة) فرمی موسیٰ عصاه فصار ثعبانا واخرج یده من جیبه فصارت بیضاء کشعاع الشمس وغیر ذٰلک من الآیات کالطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم حتی صاروا یرون هٰذه الاشیاء فی ماٰکلهم ومشربهم فقال فرعون هو وقومه ان هٰذا لساحر فاحضر فرعون السحرة وقال لهم ابذلوا ما عندکم من السحر مع موسیٰ ففعلوا فرمی موسیٰ عصاه فصارت حیة وابتلعت جمیع ما فعلوه فعند ذٰلک اٰمنت جمیع السحرة وخرّوا لله سجدا فامر فرعون بقطع ایدیهم وارجلهم من خلاف وصلبهم فی جذوع النخل فرضوا بذٰلک ولم یرجعوا عن ایمانهم وکانوا سبعین رجلا ثم اخذ موسیٰ من اٰمن معه وسار فتبعه فرعون وجنوده لیهلکه ومن معه الی ان وصلوا الی البحر فضرب موسیٰ البحر بعصاه فانفلق وصار اثنی عشر طریقا ویبس الماء فدخل موسیٰ وقومه فنزل فرعون وجنوده وراءهم فنجا موسیٰ ومن معه وانطبق البحر علی فرعون وجنوده فغرقوا اجمعین ثم انزل الله التوراة علی موسیٰ فصار یامر الناس وینهاهم بما فیها الی ان توفاه الله وهو یقرأ فی التوراة صلی الله علیه وسلم۔

حل لغات طغیٰ (ن) طغیاً، طغیاناً۔ الکافر کفر میں غلو کرنا۔ تخشبت، لکڑی کی طرح ہو جانا۔ السحرة، جمع ساحر جادوگر تابوت، صندوق۔ برصاء مرض برص والی عورت۔ مراضع، جمع مرضع، دودھ پلانے والی عورت، شوارع، جمع شارع، سڑک، عام راستہ۔ قبطی: قبط کی طرف منسوب ہے گروہ ہے از اہل مصر۔ وکز وکزاً، مکا مارنا۔ یتشاجر، باہمی تنازع کرنا۔ مدین ایک شہر کا نام ہے جو حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے کسی کے نام سے موسوم ہے۔ قادم: آنے والا۔ ثعبان، اژدہا۔ جوثعابین الجراد ٹڈی، القمل، جوں، ضفادع، مینڈک۔ ابتلعت: نگل گیا، خرّوا: سجدہ میں گر پڑے۔ جذوع، جمع جذع، درخت کا تنہ۔

تشریح: اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ السلام کے بھائی حضرت ہارون کو فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کے پاس بھیجا کیونکہ وہ کفر پر قائم ہو اتھا اور خدائی دعویٰ کر رہا تھا۔ لوگوں نے اس کے ڈر سے اس کی پرستش بھی شروع کردی تھی۔ فرعون نے ایک خوبصورت عورت کی خبر پاکر اس سے شادی کرلی اس کا نام آسیہ تھا جو سچی مومنہ تھیں جب فرعون نے اس سے ہم صحبت ہونا چاہا تو اس کے اعضاء بالکل لکڑی کی طرح رہے حس و حرکت ہو گئے اور ان کے قریب بھی نہ آسکا۔ بس اس نے صرف دیکھنے پر اکتفاء کیا۔ اس کے بعد اس نے ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر جادوگروں سے دریافت کی انہوں نے کہا کہ عنقریب تیرے ملک میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تیری اور تیری قوم کی ہلاکت کا باعث ہوگا پس فرعون ملعون نے ہر پیدا ہونے والے لڑکے کو ذبح کرنے کا حکم کر دیا۔ حضرت عمران فرعون کے وزیر تھے جب ان کی بیوی کو حضرت موسیٰؑ کا حمل قرار پا گیا تو ان کے پیدا ہونے تک کسی کو بھی ان کے حمل کا علم نہ ہوا۔ اللہ نے حضرت موسیٰ کی والدہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ اس کو دریا میں ڈال دو۔ ان کی والدہ نے ایک صندوق تیار کرکے حضرت موسیٰ کو اس میں رکھ دیا درآنحالیکہ وہ دو دردی تھیں (اوّل تو اس لئے کہ ماں کی محبت کا تقاضہ ہی یہ تھا اور زیادہ تر اس لئے کہ اسی زمانہ میں ان کے والد کا انتقال ہو گیا تھا۔ پس ان کی والدہ نے حضرت موسیٰ کی بہن سے کہا کہ اس کو دور سے دیکھتی رہنا اور ان کو دریا میں ڈال دیا دریائی موجوں نے ان کو فرعون کے گھر تک پہنچا دیا۔ فرعون کی لڑکی نے جو کوڑھ کی بیماری میں مبتلا تھی حضرت موسیٰ کو دیکھا اور ان کو چھوتے ہی اس کو شفا ہو گئی تو وہ حضرت موسیٰ کو لے کر حضرت آسیہ کے پاس گئی اور بیماری سے شفایابی کا قصہ سنایا۔ فرعون

besturdubooks.wordpress.com

آسیہ کے کوئی اولاد نہ تھی اس نے فرعون سے کہا: اس کو قتل مت کرنا۔ ہم اس کی پرورش اپنے ہاں کریں گے۔ فرعون نے حضرت آسیہ کی بات مان لی اور دودھ پلانے والی عورتوں کو بلوایا، دودھ پلانے والی عورتیں حاضر ہوگئیں مگر حضرت موسیٰ نے کسی کے پستان کو منہ نہ لگایا تو حضرت موسیٰ کی بہن نے ان سے کہا: کیا میں تم کو ایسے گھرانے کا پتہ بتاؤں جو تمہارے اس بچہ کی پرورش کریں؟ ان لوگوں نے ایسی حالت میں کہ دودھ پلانے کی مشکل پڑ رہی تھی اس مشورہ کو غنیمت سمجھا اور ایسے گھرانے کا پتہ پوچھا۔ انہوں نے اپنی والدہ کا پتہ بتایا، چنانچہ وہ بلائی گئیں (اور موسیٰ ان کی گود میں دیئے گئے) آپ نے جاتے ہی دودھ پینا شروع کر دیا۔ آپ کی والدہ مدت رضاعت پوری ہونے تک دودھ پلاتی رہیں (جب مدت رضاعت پوری ہوگئی تو فرعون کے گھرانے نے آپ کی والدہ کو اتنی مقدار کچھ مال دے دیا جو آپ کے لئے کافی تھا حضرت موسیٰ کی والدہ ان کو چھوڑ کر واپس ہوگئیں (اور حضرت موسیٰ فرعون کے ہاں پرورش پاتے رہے) جب آپ کی عمر چالیس سال پورے ہوگئے تو آپ نے لوگوں کو ایک اللہ کی عبادت کا حکم کرنا شروع کیا۔ ایک روز مصر کے شارع عام سے گذر رہے تھے کہ دو آدمیوں کو آپس میں لڑتے ہوئے دیکھا ان میں سے ایک قبطی تھا دوسرا اسرائیلی جو حضرت یعقوب کی نسل سے۔ اسرائیلی نے حضرت موسیٰ کو استغاثہ کیا۔ آپ نے اکرہ لغرض تنبیہ قبطی کے ایک مکا مار دیا تو قبطی مردہ ہو کر زمین پر گر پڑا۔ حضرت موسیٰ کو بہت افسوس ہوا اور اللہ سے مغفرت طلب کی اللہ نے معاف کر دیا۔ دوسرے روز اسی اسرائیلی کو ایک دوسرے قبطی سے لڑتے ہوئے پایا۔ اس نے پھر حضرت موسیٰ سے استغاثہ کیا۔ مگر آپ نے مدد نہیں کی۔ جب فرعون کو اس قصہ کی اطلاع ہوئی تو اس نے حکم دیا کہ جو شخص موسیٰ کو دیکھے اسے چاہئے کہ ان کو قتل کر دے حضرت موسیٰ بوجہ خوف مصر سے نکل گئے اور ارض مدین پہنچ گئے وہاں پہنچ کر آپ نے ایک کنواں دیکھا جس پر لوگ اپنی بکریوں کو سیراب کرنے کے لئے بھیڑ لگائے ہوئے تھے اور ایک طرف دو عورتوں کو دیکھا جو اپنی بکریوں کو پانی پینے سے روکے ہوئے تھیں (حضرت موسیٰ تھکے ماندے بھوکے پیاسے تھے مگر غیرت آئی کہ میری موجودگی میں یہ صنف ضعیف ہمدردی سے محروم رہے۔ آپ نے فرمایا: بکریوں کو مت روکو۔ اور کنوئیں سے پانی نکال کر بکریوں کو سیراب کر دیا ان دونوں عورتوں نے اپنے باپ حضرت شعیبؑ کے پاس جا کر حضرت موسیٰ کے پورے قصہ کی خبر کی۔ ان کے باپ نے کہا جاؤ ان کو میرے پاس لاؤ۔ سو حضرت موسیٰ کے پاس ایک لڑکی آئی جو بہت باحیا تھی۔ اس نے کہا تم کو میرے والد بلا رہے ہیں تاکہ تم کو اس کا صلہ دیں جو تم نے ہماری خاطر بکریوں کو پانی پلایا تھا۔ جب آپ حضرت شعیبؑ کے پاس پہنچے اور ان سے پورا قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا، تم کوئی اندیشہ نہ کرو کیونکہ یہاں فرعون کا کوئی عمل دخل نہیں ہے، اس کے بعد حضرت شعیبؑ نے اپنی ایک لڑکی کی آپ سے شادی کر دی اس شرط پر کہ وہ ان کی دس سال بکریاں چرائیں حضرت موسیٰ نے اس شرط کو قبول کر لیا اور بکریاں چراتے رہے یہاں تک کہ دس سال کی مدت پوری ہوگئی پس آپ نے مصر واپس ہونے کی اجازت چاہی حضرت شعیبؑ نے اجازت دیدی۔ حضرت موسیٰ اپنے بیوی بچوں اور بکریوں کو لے کر چل دیئے یہاں تک کہ آپ جبل طور پر پہنچ گئے۔ وہاں پروردگار سے ہمکلامی ہوئی اور خداوند تعالیٰ نے فرمایا "بیشک میں ہی تیرا رب ہوں پھر ارشاد ہوا کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے بہت سر اٹھا رکھا ہے" حضرت موسیٰ نے پروردگار سے اپنے بھائی ہارونؑ کو بھی ساتھ بھیجنے کا سوال کیا۔ اللہ نے آپ کے سوال کو قبول فرما لیا۔ حضرت ہارونؑ فرعون کے ہاں وزیر تھے اللہ نے انکی طرف وحی کی کہ تمہارے بھائی مصر سے آ رہے ہیں ان کا استقبال کرو حضرت ہارون نے آپکا استقبال کیا، حضرت موسیٰ نے ان کو رسالت میں شریک ہونے کی خوشخبری سنائی۔ پھر دونوں اپنی والدہ محترمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس کے بعد فرعون کے پاس گئے اور کہا۔ بجز خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور کفر سے باز آ فرعون۔ تو حضرت موسیٰ سے کہا اگر تو رسول ہے تو کوئی نشانی (معجزہ) پیش کریں آپ نے اپنا عصا ڈالدیا تو وہ اژدہا بن گیا اور جیب سے اپنا ہاتھ نکالا تو وہ آفتاب کی کرن کی طرح روشن ہوگیا۔ اور اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً طوفان، ٹڈیوں، گھن کیڑوں، مینڈکوں اور خون کے معجزات بھی دکھاتے رہے اور بنی اسرائیل نے ان چیزوں کو اپنے کھانے پینے کی چیزوں میں بھی پھیلا دیا (یہاں تک کہ تمام آدمیوں کے بدن اور کپڑوں میں جوئیں پڑ گئیں۔ ہر چیز میں

مینڈک پھیل گئے ہر پانی خون بن گیا اس کے باوجود نہ مانے) اور فرعون اور اسکی قوم کہنے لگی بیشک یہ تو جادو گر ہے۔ چنانچہ فرعون نے (مقابلہ کیلئے) جادوگروں کو بلوایا اور ان سے کہا تمہارے پاس جتنا بھی جادو ہو سب موسیٰ کے مقابلہ میں صرف کر ڈالو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ آپنے اپنی لاٹھی ڈالدی سو وہ سانپ بن گئی اور جو کچھ انہوں نے دھندا بنایا تھا سب کو نگل گئی۔

ے سحر با معجزہ پہلو نزند ایمن باشد ❋ یہ دیکھ کر تمام جادوگر ایمان لے آئے

اور سجدے میں گر گئے: فرعون نے جادوگروں سے کہا کہ تم میری اجازت کے بغیر موسیٰ اور اس کے رب پر ایمان لے آئے ضرور وہ تم سب کا استاد معلوم ہوتا ہے پس فرعون نے ان کے ایک طرف کا ہاتھ اور ایک طرف کے پاؤں کاٹنے اور کھجور کے تنوں پر لٹکنے کا حکم کر دیا تو سب جادوگر راضی ہوگئے (اور صاف کہہ دیا کہ ہم تجھ کو دین کے مقابلہ میں کبھی ترجیح نہ دیں گے) اور ایمان سے نہ ہٹے۔ یہ جادوگر ستر آدمی تھے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ ان لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر چل دیئے جو ایمان لائے تھے۔ فرعون نے حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے ان کا پیچھا کیا اور دریائے نیل تک پہنچ گئے۔ حضرت موسیٰ نے دریا میں اپنی لاٹھی دے ماری پس دریا کا پانی پھٹ گیا اور اس میں بارہ راستے ہوگئے اور پانی خشک ہو گیا۔ حضرت موسیٰ اور آپ کی قوم دریا میں داخل ہو گئی۔ فرعون اور اس کا لشکر بھی یہ دیکھ کر ان کے پیچھے ہو لیا۔ حضرت موسیٰ اور آپ کے ساتھی نجات پا گئے

ے مجالست چوں دوست دارد ترا ❋ کہ در دست دشمن گزارد ترا (سعدی)

اور اس کے لشکر پر دریا برابر ہو گیا۔ اور سب غرق ہو گئے۔ پھر اللہ نے حضرت موسیٰ پر توراۃ نازل فرمائی آپ لوگوں کو توراۃ کے احکام کا حکم کرتے رہے اور منہیات سے روکتے رہے یہاں تک کہ توراۃ پڑھنے کی حالت میں آپ کا وصال ہو گیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

المناظرة بين عمر بن عبد العزيز رحمه الله وبين وفد الخوارج

حضرت عمر بن عبد العزیز اور وفد خوارج کے مابین مناظرہ

قال الهيثم بن عدي قال اخبرني عوانة بن الحكم عن محمد بن الزبير قال بعثني عمر بن عبد العزيز مع عون بن عبد الله بن مسعود الى شوذب الخارجي واصحابه اذا خرجوا بالجزيرة، وكتب معنا كتابا، فقدمنا عليهم ودفعنا كتابه اليهم فبعثوا معنا رجلا من بني شيبان ورجلا فيه حبشية يقال لها شوذب فقدما معنا على عمر وهو بخناصرة فصعدنا اليه وكان في غرفة، ومعه ابنه عبد الملك وحاجبه مزاحم، فاخبرناه بمكان الخارجيين، قال عمر: فتشوهما لا يكن معهما حديد وادخلوهما فلما دخلا قالا السلام عليكم ثم جلسا، فقال لهما عمر: اخبراني ما الذي اخرجكم عن حكمي هذا، وما نقمتم فتكلم الاسود منهما، فقال: انا والله ما نقمنا عليك في سيرتك وتحريك العدل والاحسان الى من وليت، ولكن بيننا وبينك امر ان اعطيتناه، فنحن منك وانت منا وان منعتناه، فلست منا ولسنا منك قال عمر: ما هو؟ قال: رأيناك خالفت اهل بيتك، وسميتها مظالم، وسلكت غير طريقهم، فان زعمت انك على هدى وهم على ضلال

bestUrdubooks.wordpress.com

فالحتهم، وإن أمنيهم فهذا الذي يجمع بيننا وبينك او يفرق، فتكلم عمر فحمد الله واثنى عليه، ثم قال اني قد علمت
او ظننت انكم لم تخرجوا مخرجكم هذا الطلب دنيا ومتاعها ولكنكم اردتم الآخرة، فاخطأتم سبيلها واني
سائلكما عن امر فبالله اصدقاني فيه مبلغ علمكما قالا نعم قال اخبراني عن ابي بكر وعمر اليسا من اسلافكما ومن
تتوليان وتشهدان لهما بالنجاة قالا اللهم نعم قال فهل علمتما ان ابا بكر حين قبض رسول الله صلى الله عليه
وسلم فارتدت العرب قاتلهم فسفك الدماء واخذ الاموال وسبى الذراري قالا نعم قال فهل علمتم ان عمر
قام بعده ابي بكر فرد تلك السبايا الى عشائرها قالا نعم قال فهل برئ عمر من ابي بكر او تبرؤن انتم من احد منهما
قالا لا قال فاخبراني عن اهل النهروان اليسوا من صالحي اسلافكما ومن تشهدون له بالنجاة قالا نعم قال
فهل تعلمون ان اهل الكوفة حين خرجوا، كفوا ايديهم فلم يسفكوا دما، ولم يخيفوا امنا، ولم ياخذوا مالا؟ قالا نعم
قال، فهل علمتم ان اهل البصرة حين خرجوا مع مسعر بن فديك استعرضوا يقتلونهم، ولقوا عبد الله بن خباب
بن الارت صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقتلوه وقتلوا جاريته ثم قتلوا النساء والاطفال حتى جعلوا يلقونهم في قدور الاقط
وهي تفور قالا قد كان ذلك قال: فهل برئ اهل الكوفة من اهل البصرة قالا لا قال: فهل تبرؤون انتم من
احد الفريقين؟ قالا لا قال: افرأيتم الدين أليس هو واحدا ام الدين اثنان؟ قالا بل واحد قال: فهل يسعكم
منه شيء يعجزني؟ قالا لا قال: فكيف يسعكم ان توليتم ابا بكر وعمر، وتولى كل واحد منهما صاحبه وتوليتم
اهل الكوفة والبصرة، وتولى بعضهم بعضا وقد اختلفوا في اعظم الاشياء، والدماء، والفروج، والاموال، ولا يسعني
الا لعن اهل بيتي والتبرؤ منهم؟ رأيت لعن اهل الذنوب فريضة مفروضة لابد منها فان كان ذلك فمتى عهدك
بلعن فرعون وقد قال انا ربكم الاعلى قال، ما اذكر اني لعنته، قال، ويحك ايسعك ان لا تلعن وهو اخبث الخلق ولا
يسعني ان لا العن اهل بيتي والبراءة منهم؛ ويحكم انكم قوم جهال اردتم امرا فاخطأتموه فانتم تردون على الناس
ما قبل منهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثه الله اليهم وهم عبدة اوثان فدعاهم الى ان يخلعوا الاوثان وان يشهدوا ان لا
اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فمن قال ذلك حقن بذلك دمه واحرز ماله ووجبت حرمته، وامن به
عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان اسوة المسلمين وكان حسابه على الله، افلستم تلقون من خلع الاوثان ورفض الاديان
وشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله تستحلون دمه وماله ويلعن عندكم، ومن ترك ذلك واباكم من اليهود

besturdubooks.wordpress.com

والنصارى، وأهل الأديان فتحرّم مودّتهٗ وماله فقال الأسود ثم ما سمعت كاليوم أحداً أبين حجة ولا أقرب مأخذاً أما أنا فأشهد أنك على الحق وأني بريءٌ منك فقال عمر لصاحبه يا أخا بني شيبان! ما تقول أنت قال ما أحسن ما قلت ووصفت غير أني لا أفتات على الناس بأمر حتى ألقاهم بما ذكرت وأنظر ما حجتهم قال أنت وذاك، فأقام الحبشي مع عمر وأمر له بالعطاء فلم يلبث أن مات ولحق الشيباني بأصحابه فقتل معهم بعد وفاة عمر

حل لغات | عمر بن العزیز دیکھو ص۹ ہیثم بن عدی دیکھو مقدمہ ص۱۳ عون بن عبد اللہ بن مسعود ابو عبد اللہ الہذلی الکوفی الزاہد متوفی ۱۲۰ھ ثقہ عابد من الرابعہ شوذب خارجی دیکھو مقدمہ ص۲۲ حاضر (بستی، شہر) غرفہ، بالاخانہ ج غرف تحریک مرکب اضافی ہے۔ تحری بمعنی غور و فکر اور کاف ضمیر خطاب ہے اسلاف جمع سلف گذشتہ آباء و اجداد و رشتہ دار، سلف (ن) سلفاً گذرنا، آگے ہونا۔ الذراری جمع ذریۃ، السبایا جمع سبیۃ قیدی عورت، النہروان واسط اور بغداد کے درمیان تین دیہات ہیں جہاں خارجیوں کی جماعت مقیم تھی۔ عبد اللہ بن خباب بن الارت مدنی، حلیف بنی زہرہ کبار تابعین میں سے ہیں اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ۳۷ھ میں فرقہ حروریہ نے ان کو قتل کر دیا تھا۔ ان کے والد حضرت خباب بن الارت مشہور جلیل القدر صحابی ہیں۔ الأقط پنیر، نفور دیکھو ص۹ عبدۃ جمع عابد، اوثان جمع وثن بُت۔ احرز احرازاً جمع کرنا۔ اسوۃ اقتدا، نمونہ وہ چیز جس سے تسلی ہو جائے۔ خلع (ف) خلعاً۔ فلان ابنہ بری ہونا۔ افتات حکم لگانا۔

تشریح :- ہیثم بن عدی کہتے ہیں کہ مجھ سے عوانہ بن حکم نے بواسطہ محمد بن زبیر بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو حضرت عمر بن عبد العزیز نے بیعت عون بن عبد اللہ بن مسعود شوذب خارجی اور اس کے اصحاب کے پاس اس وقت بھیجا جب وہ جزیرہ سے نکل گئے تھے (یعنی حضرت عمر بن عبد العزیز سے بغاوت کر کے مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے تھے) اور ایک خط بھی لکھ دیا۔ میں نے وہ خط ان کو دیدیا۔ انہوں نے ایک شیبانی کو اور ایک دوسرے شخص کو جس میں حبشیت کے آثار تھے اور شوذب کہلاتا تھا دونوں کو ہمارے ساتھ حضرت عمر کے پاس بھیج دیا۔ آپ اسی بستی میں تھے ہم ان کے پاس اوپر چلے گئے۔ کیونکہ آپ بالاخانے پر تشریف فرما تھے وہاں صاحبزادہ عبد الملک اور دربان مزاحم بھی تھا۔ ہم نے خارجیوں کی اطلاع کی۔ آپ نے فرمایا، اچھی طرح دیکھ بھال لو کہ ان کے پاس لوہا (ہتھیار) تو نہیں۔ اور پھر (اندر) بلا لو جب وہ لوگ داخل ہوئے تو سلام کے بعد دونوں بیٹھ گئے۔ حضرت عمر نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا، بتاؤ! میرے حکم سے تم کو کس چیز نے باہر کیا اور کس وجہ سے تم عیب لگاتے ہو۔ حبشی بولا! بخدا ہم آپ کی سیرت کے بارے میں آپ پر عیب نہیں لگاتے۔ بلکہ ہمارے اور آپ کے درمیان ایک بات ہے اگر اس کا جواب مل جائے تو آپ ہمارے ہیں اور ہم آپ کے اور اگر آپ ہم سے اس کو روکتے ہیں تو نہ آپ ہمارے نہ ہم آپ کے۔ حضرت عمر نے کہا، وہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے اہل بیت کی مخالفت کی ہے اور (رعایا کے) ان (حقوق) کو جن کو امراء بنو امیہ نے بطور ٹیکس لیا تھا آپ نے مظالم قرار دیا ہے سو اگر آپ اپنے متعلق یہ خیال کرتے ہیں کہ میں حق پر ہوں اور وہ باطل پر ہیں تو ان پر لعنت کیجئے اور ان سے بیزاری ظاہر کیجئے۔ بس یہی چیز ہے جو ہمارے اور آپ کے درمیان یا اجتماع کی صورت پیدا کرے گی یا جدائی پیدا کرے گی۔ حضرت عمر نے حمد و ثنا کے بعد گفتگو شروع کی اور فرمایا، مجھے یقین ہے یا میرا خیال ہے کہ تم لوگ اس لئے دنیا اور اس کے ساز و سامان کو طلب کرنے کیلئے نہیں نکلے بلکہ آخرت ہی چاہتے ہو مگر تم نے اس کا راستہ غلط اختیار کیا ہے۔ میں تم سے ایک بات دریافت کرتا ہوں سو تم اپنے علم کے مطابق مجھ کو صحیح بتاؤ۔ انہوں نے کہا، جی ہاں (صحیح بتائیں گے) آپ نے فرمایا، کیا ابو بکر و عمر تمہارے اسلاف اور ان لوگوں میں سے نہیں ہیں

جن کو تم ولی مانتے ہو اور ان کی نجات کی شہادت دیتے ہو؟ انہوں نے کہا: بیشک وہ ہمارے اسلاف میں سے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جانتے ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پورا عرب مرتد ہو گیا تو حضرت ابوبکرؓ نے ان سے قتال کیا، خونریزی کی، مال لیا، ان کی ذریت کو قید کیا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! معلوم ہے ایسا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: جانتے ہو حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ نے خلیفہ ہو کر ان قیدی عورتوں کو ان کے قبائل کی طرف واپس کر دیا تھا؟ انہوں نے کہا جی ہاں! یہ بھی معلوم ہے۔ آپ نے فرمایا: تو کیا حضرت عمرؓ حضرت ابوبکرؓ سے بیزار ہو گئے یا تم ان میں سے کسی ایک سے بری ہو گئے؟ انہوں نے کہا: ہرگز نہیں۔ آپ نے فرمایا: اچھا نہروان والوں کے متعلق بتاؤ کیا وہ تمہارے اسلاف اور ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جن کی نجات کے تم قائل ہو؟ انہوں نے کہا: بے شک ہمارے اسلاف ہیں۔ آپ نے فرمایا: جانتے ہو کہ جب اہل کوفہ نے خروج کیا تھا تو انہوں نے اپنے ہاتھوں کو روکے رکھا لہذا انہوں نے نہ خونریزی کی نہ کسی امن والے کو ڈرایا نہ مال لیا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: جانتے ہو کہ جب اہل بصرہ مسعر بن فدیک کے ساتھ نکلے تو انہوں نے کس بیدردی کے ساتھ قتل کیا اور حضرت عبداللہ بن خباب بن الارت صاحب رسول اللہ کو پایا تو ان کو بھی اور ان کی کنیز کو بھی عورتوں اور بچوں کو بھی قتل کر دیا۔ یہاں تک کہ ان بیدردوں نے ان کو چیر کر ابلتی ہوئی ہانڈیوں کی نذر کر دیا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں یہ سب کچھ ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: تو کیا اہل کوفہ اہل بصرہ سے یا تم ان میں سے کسی ایک سے بری ہو گئے؟ انہوں نے کہا: ہرگز نہیں۔ آپ نے فرمایا: بتاؤ دین ایک ہے یا دو؟ انہوں نے کہا: ایک۔ آپ نے فرمایا: کیا دین میں کوئی بات ایسی بھی ہے جو تمہارے لئے جائز ہو اور میرے لئے حرام؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تو پھر تمہارے لئے تو اس کی گنجائش ہو گئی کہ تم نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو ولی مان لیا، اور ان میں سے ہر ایک نے ایک دوسرے کو ولی مان لیا اور تم نے اہل کوفہ و اہل بصرہ کو اور ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کو ولی مان لیا اور حالانکہ ان کا جان و مال اور شرمگاہ جیسے بڑے بڑے امور میں اختلاف رہا ہے اور میرے لئے اہل بیت پر لعنت اور ان سے براءت کے سوا گنجائش ہی نہیں۔ مزید براں آنکہ تو گنہگاروں پر لعنت کرنا ایک ضروری فریضہ خیال کرتا ہے۔ اگر یہی ہے تو تو نے فرعون پر کتنی دفعہ لعنت کی ہے جو انا ربکم الاعلیٰ تک کہہ چکا تھا؟ اس نے کہا: مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے کبھی اس پر لعنت کی ہو۔ آپ نے فرمایا: بڑے افسوس کی بات ہے کہ تیرے لئے تو فرعون جیسے اخبث الخلائق پر لعنت نہ کرنے کی گنجائش ہو اور میرے لئے اہل بیت پر لعنت کرنے اور ان سے براءت کے بغیر چھٹکارا ہی نہ ہو! افسوس تم لوگ بڑے ہی جاہل اور ناواقف ہو۔ تم نے ایک کام کا ارادہ کیا مگر تم سے چوک ہو گئی تم لوگوں پر ایسی باتوں کا اعتراض کرتے ہو جن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا ہے جن کی بعثت اس حالت میں ہوئی تھی کہ لوگ بتوں کے پجاری تھے ان کو بتوں سے براءت، معبود برحق اور اپنے رسول اور بندہ ہونے کی شہادت کی دعوت دی۔ جس نے اس کو مان لیا اس نے جان و مال کو محفوظ کر لیا اور اس کا احترام لازم ہو گیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اشیاء مذکورہ پر ایمان "لایا" اور مسلمانوں کا پیشوا ہو گیا اور اس کا حساب خدا کے حوالے رہا۔ کیا تم لوگ بتوں سے براءت کرنے والوں، دیگر مذاہب کو چھوڑنے والوں، ایک اللہ کو ماننے والوں، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول خدا ماننے والوں سے نہیں ملتے ان کی جان و مال کو حلال سمجھتے ہو وہ تمہارے نزدیک لعنت کے مستحق ہیں اور جو شخص ان تمام کو چھوڑ دے اور یہود و نصاریٰ یا یا کسی اور مذہب والا تمہارے پاس آئے تو اس کے خون اور مال کو حرام قرار دیتے ہو۔

حضرت عمرؒ کی یہ تقریر سن کر شوذب حبشی بولا کہ میں نے آج جیسا مدلل اور واضح قریب الفہم بیان کسی سے نہیں سنا، بہرحال میں تو گواہی دیتا ہوں کہ آپ حق پر ہیں اور میں ہر اس شخص سے بیزار ہوں جو آپ سے بیزار ہو۔ حضرت عمرؒ نے شیبانی سے کہا تو کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا بات تو آپ کی بہت خوب ہے مگر میں دوسروں کے متعلق اس وقت

تک فیصلہ نہیں کر سکتا جب تک کہ میں آپ کی یہ باتیں ان تک نہ پہنچا دوں اور یہ نہ دیکھ لوں کہ ان کی دلیل کیا ہے، آپ نے فرمایا، نوجوان تیرا کام جانے۔

پس حبشی تو حضرت عمرؓ کے ساتھ رہا اور آپ نے اس کے لئے عطاء کا حکم کیا، مگر اس کے کچھ ہی بعد اس کا انتقال ہو گیا اور شیبانی اپنے ساتھیوں سے جا ملا اور انہیں کے ساتھ حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد قتل کیا گیا۔

مُرْزَءُ الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مصیبت حسین رضی اللہ عنہ

٥

ایہا القاتلون جہلا حسینا ☼ ابشروا بالعذاب والتذلیل

قد لعنتم علی لسان ابن داود ☼ وموسیٰ وحامل الانجیل

لما مات معاویۃ ارسل الیہ (الی سیدنا الحسین) اہل الکوفۃ، ان قد حبسنا انفسنا علی بیعتک، وطولب بالمدینۃ ان یبایع یزید، فخرج الی مکۃ وارسل ابن عمہ مسلم بن عقیل الی الکوفۃ، وقال لہ: ان کان حقا ما کتبوا بہ فعرفنی الحق بک، فخرج من مکۃ للنصف من رمضان فقدم لخمس خلون من شوال، وامیرہا النعمان بن بشیر، فدخل مستترا فبایعہ من اہلہا ثمانیۃ عشر الفا، فکاتبہ بذلک، فلما ہم بالخروج، لقیہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقال لہ یا ابن عم! اہل العراق اہل غدر، وانما یدعونک للحرب، فقال لہ: یا ابن عم! کتب الی مسلم باجتماع اہل الکوفۃ علی، فقال لہ: قد جربتہم، وہم اصحاب ابیک واخیک وقتلتک غدا مع امیرہم، اذا بلغ ابن زیاد خبرک استفزہم، فکان الذین کتبوا الیک اشد علیک من عدوک، فان ابیت الا الخروج، فلا تخرجن بنسائک وولدک معک، فانی لخائف ان تقتل کما قتل عثمان ونساؤہ وولدہ، ینظرون الیہ، فرد علیہ لان اقتل بموضع کذا احب الی من ان استحل بمکۃ واتصل الخبر بیزید فکتب الی عبید اللہ بن زیاد بتولیۃ الکوفۃ، فخرج مسرعا فدخلہا فی حشمہ، وہو ملثم، والناس یتوقعون قدوم الحسین فجعل عبید اللہ بن زیاد یسلم علی الناس، ویقولون، وعلیک السلام یا ابن رسول اللہ، قدمت خیر مقدم حتی انتہی الی القصر فحصر التلثم فنزلہ النعمان الباب ونادی الناس ابن مرجانۃ، فحصبوہ بالحصباء، ففاتہم، ووضع الرصد فی طلب مسلم، فصاح مسلم یا منصور وکان شعارہم، فاجتمع لہم فی ساعۃ ولحق ثمانیۃ عشر الفا فاحاطوا بالقصر، فقاتلوا ابن زیاد فلو یمس المساء ومعہ مائۃ رجل، فلما رای تفرقہم سار نحو ابواب کندۃ، فبلغ الباب ومعہ ثلاثۃ فخرج ولیس معہ احد فبقی حائرا لا یدری این یتوجہ نزل عن علی فرسہ، ودخل ازقۃ الکوفۃ، فانتہی الی باب مولاۃ لمحمد بن الاشعث فاستسقاہا

bestUrduBooks.wordpress.com

فسقته، واعلمها حاله فرقت له فآوته، واعلمت محمد بن الاشعث بمكانه، فمشى الى ابن زياد فاعلمه، فوجه معه سبعين رجلاً فاقتحموا عليه، فقاتلهم مسلم، فآمنه محمد بن الاشعث وحمله الى ابن زياد فضرب عنقه، وبعث برأسه الى يزيد بن معاوية فصلب جثته، ولم ينته الامر الى الحسين، وقد بلغ القادسية فهمّ بالرجوع فقال اخوة مسلم لا نرجع او نقتل او نأخذ بثأرنا، فقال الحسين لا خير في العيش بعدكم، فسار حتى لقي خيل ابن زياد وعليها عمرو بن سعد بن ابي وقاص فعدل الى كربلاء وهو في نحو خمسمائة فارس، فلما كثرت العساكر ايقن انه لا محيص له، فقال اللهم احكم بيننا وبين قوم دعونا لينصرونا، ثم هم يقاتلوننا ثم خطب قومه، فقال، يا عباد الله! اتقوا الله، وكونوا من الدنيا على حذر، فان الدنيا لو بقيت على احد او بقي عليها احد لكانت الانبياء احق بها وبالبقاء غير ان الله خلقها للفناء، فجديدها بال، ونعيمها مضمحل، وسرورها مكفهر، والدار قلعة، والمنزل بلغة، فتزودوا، فان خير الزاد التقوى، واتقوا الله لعلكم تفلحون، ثم قاتل حتى قتل رضي الله تعالى عنه، وفيه ثلاث وثلاثون طعنة، واربع، وثلاثون ضربة، وتولى قتله سنان بن انس النخعي، واحتز رأسه، وانطلق به مسرعا الى ابن زياد وهو يقول ؎

أوقر ركابي فضةً وذهبا	إني قتلت الملك المحجبا
قتلت خير الناس أمًّا وأبا	

وبعث معه الرأس الى يزيد بن معاوية وعنده ابو برزة فجعل ينكت بالقضيب على فيه، وهو يقول ؎

نفلق هاما من رجال أعزة	علينا وهم كانوا أعق وأظلما

فقال له ابو برزة: ارفع قضيبك، فلقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلثمه، وقتل يوم عاشوراء سنة احدى وستين، وقتل معه سبعة وثمانون، منهم علي ابنه الاكبر، ومن ولد اخيه الحسن بن عبد الله والقاسم، وابو بكر، ومن اخوته العباس، وعبد الله، وجعفر، ومحمد وعثمان بنو علي ومن بني عمه جعفر ومحمد وعون، ابناء عبد الله بن جعفر ومن ولد عقيل عبد الله وعبد الرحمن وجعفر، ودفنهم اهل القادسية بعد قتلهم بيوم وقتلوا هم من اصحاب عمرو بن سعد ثمانية وثمانين

حل لغات

رزء م ارزاء، رزیۃ ج رزایا بڑی مصیبت، رزأ (ف) رزءا ـ الرجل مالہ کچھ حاصل کرنا، کم کرنا۔ الحسین بن علی بن ابی طالب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باغ کی بہار، سیدہ فاطمہ کے جگر گوشہ، نہایت عابد و زاہد، بندہ نواز اور کثرت سے حج کرنے والے تھے، آپ کی ولادت شعبان سنہ ۴ھ میں ہوئی چھ برس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ پرورش

besturdubooks.wordpress.com

پاتے رہے اس کے بعد والدہ ماجدہ کے ہمراہ رہے۔ آپ کے فضائل میں بکثرت احادیث مروی ہیں، آپ کی شہادت بقول اصح جمعہ یا ہفتہ کے دن یوم عاشورا (۱۰ محرم) کو ۶۱ھ میں واقع ہوئی، معاویہ دیکھو ص۱۲۱ یزید دیکھو ص۱۲۲ اَلْحَقَّ لوق سے مضارع متکلم ہے اور جواب امر ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے، نعمان بن بشیر بن سعد بن ثعلبہ انصاری خزرجی صغار صحابہ میں سے ہیں، صحابی زادہ ہیں ان کی والدہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ کی ہمشیرہ بھی صحابیہ تھیں، ہجرت کے چودہ ماہ بعد ۲ھ پیدا ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ احادیث سنیں اولاً دمشق کے قاضی مقرر ہوئے پھر معاویہ نے کوفہ کا پھر حمص کا والی مقرر کردیا تھا۔ آپ مروان کے طرف داروں کے ہاتھ ۶۴ھ یا ۶۵ھ یا ۶۶ھ میں شہید کئے گئے۔ ابن عباس دیکھو ص۵۵ ابن زیاد دیکھو ص۸۰ استفز قتل کرنا گھر سے نکال دینا، ذلیل سمجھنا۔ ملتثم نقاب ڈالے ہوئے، حسر (ن، ض) حَسْرًا الشیَٔ کھولنا، حسورًا البصر نگاہ کا تھک جانا، حصبوہ حصبًا کنکریاں مارنا، الرصد جمع راصد گھات میں بیٹھنے والا، حائرًا متحیر، ازقہ جمع زقاق گلی، محمد بن اشعث بن قیس کندی سبط ابی بکر دیکھئے از شرفاء عرب مقتول ۶۶ھ، فاتحموا غفلت کی حالت میں اچانک آجانا، بتارًا تار تار (ف) بتارًا۔ بتقیل خون کا مطالبہ کرنا، قاتل کو قتل کرنا۔ تحیص بمعنی حاص (ض) حیصًا حیصًا الگ ہونا، ہٹ جانا، بال پرانا ملی الثوب بوسیدہ ہونا۔ مضمحل نیست و نابود ہونے والا، مسکفہر اکفہر اللیل انتہائی تاریک ہونا، قلعۃ ہمیشہ نہ رہنے والا مال، ستی کا مال قلعۃ مسیل الماء، طعنۃ نیزے کی ضرب، احتز احتزازًا کاٹنا، اوقر ایقارًا۔ الدابۃ چوپایہ پر بھاری بوجھ لاددینا، المحجب چھپا ہوا، ینکت (ن) نکتًا سوچ کی حالت میں چھڑی یا انگلی سے زمین کو کریدنا۔ علی فیہ ای علی فمہ یفلق تفلیقًا فلق (ض) فلقًا الشیٔ پھاڑنا، ہامۃ جمع ہامۃ کھوپڑی، ابو برزہ دیکھو مقدمہ ص۳۳ قضیب کٹی ہوئی شاخ ج قضبان، شمشیر زن، وملثمہ (ض، س) لثمًا الوجہ بوسہ لینا، قادسیہ کوفہ کے قریب ایک شہر ہے جہاں حضرت ابراہیم گذرے تھے یہاں ایک بڑھیا تھی جس نے آپ کے سر کو دھویا تھا فقال قُدِّسْتِ من ارض فسمیت بالقادسیۃ

تشریح: جب امیر معاویہؓ کا انتقال ہوگیا تو اہل کوفہ نے حضرت حسینؓ کے پاس تقریباً ڈیڑھ سو خطوط کے ذریعہ اطلاع بھیجی کہ ہم لوگ اپنے آپ کو آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے روکے ہوئے ہیں اور مدینہ میں یزید کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس لئے آپ مکہ تشریف لے آئے آپ نے اپنے چچازاد بھائی مسلم بن عقیل کو کوفہ کی طرف روانہ کردیا اور ان سے کہہ دیا کہ جو کچھ اہل کوفہ نے لکھا ہے اگر وہ صحیح ہو تو مجھے اطلاع کردینا میں تمہارے پاس آجاؤں گا۔ حضرت مسلم بن عقیل نصف رمضان کو مکہ سے نکلے اور پانچ شوال کو کوفہ میں داخل ہوگئے (اور مختار بن عبید کے ہاں قیام کیا) اس وقت یہاں کے گورنر حضرت نعمان بن بشیرؓ تھے آپ چھپ کر داخل ہوگئے اور اٹھارہ ہزار کوفیوں سے بیعت لی اور حضرت حسینؓ سے اس سلسلہ میں خط وکتابت کی، جب حضرت حسینؓ نے کوفہ جانے کا ارادہ کیا تو حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے ملاقات ہوئی آپ نے فرمایا: بھائی اہل عراق بڑے غدار ہیں وہ تو آپ کو لڑائی کیلئے بلا رہے ہیں۔ حضرت حسینؓ نے فرمایا: بھائی! میرے پاس تو مسلم نے لکھا ہے کہ میرے بارے میں اہل کوفہ سب متفق ہیں حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا: میں نے ان کو بہت کچھ آزمایا ہے یہ وہی تو ہیں جو آپ کے والد ماجد حضرت علیؓ اور آپ کے بھائی حضرت حسنؓ کے سبب بنے تھے۔ اور یہی لوگ کل آپ کے بھی قاتل ہوں گے۔ جب ابن زیاد کو آپ کی خبر پہنچے گی تو وہ ان کو اُجاڑ دے گا جنہوں نے آپ کے پاس لکھا ہے وہی لوگ آپ کے سخت ترین دشمن ہوجائیں گے اور اگر آپ کا ارادہ جانے ہی کا ہے تو عورتوں اور بچوں کو ہمراہ نہ لیجئے کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ مبادا وہ لوگ بھی اسی طرح قتل نہ کئے جائیں جس طرح حضرت عثمانؓ اور ان کے بیوی بچوں کو ان کی آنکھوں کے سامنے قتل کیا گیا تھا، حضرت حسینؓ نے جواب دیا کہ میرا ایسی جگہ قتل ہوجانا زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ میں مکہ میں قتل کیا جاؤں (کیونکہ اس میں حرم شریف کی اہانت ہے) یہ شدہ شدہ خبر یزید تک پہنچی اس نے عبید اللہ بن زیاد کو ولایت کوفہ کا پروانہ لکھ بھیجا تو وہ فوراً نکل کھڑا ہوا اور چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے اپنے خدام کے ساتھ کوفہ میں داخل ہوگیا، کوفہ

bestUrdubooks.wordpress.com

والے حضرت حسینؓ کی تشریف آوری کے منتظر تھے عبیداللہ کوفہ پہنچا اور لوگوں کو سلام کرنا شروع کر دیا لوگوں کا یہی خیال تھا کہ یہ حضرت حسین ہیں اس لئے سب جواب دیتے رہے اور یا ابن رسول کہہ کر پکارتے رہے اور خوش آمدید کہتے رہے یہاں تک کہ وہ قصر خلافت تک پہنچ گیا اور چہرے سے نقاب اٹھا دی، حضرت نعمان نے اسکیلئے دروازہ کھولدیا جب لوگوں کو یہ معلوم ہوا کہ یہ ابن زیاد ہے تو شور مچ گیا کہ یہ تو ابن مرجانہ ہے اور پتھر برسانے شروع کر دیئے مگر کامیاب نہ ہوسکے، ادھر اس نے حضرت مسلم کی تلاش میں پہرہ داروں کو مقرر کر دیا حضرت مسلم نے ایک آواز بلند کی یا منصور، یہ ان کا ایک طریقہ تھا کہ سفر یا لڑائی کے وقت جب جمع کرنا ہوتا تھا تو اس لفظ سے ایک دوسرے کو پکارتے تھے جو لڑائی یا سفر کی علامت ہوتی تھی) آواز سنتے ہی اٹھارہ ہزار آدمی جمع ہوگئے اور قصر خلافت کا احاطہ کر لیا اور ابن زیاد کیساتھ جنگ کرتے رہے مگر شام نہ ہونے پائی تھی کہ آپکے ساتھ ایک سو آدمی رہ گئے جب آپنے ان کے انتشار کو دیکھا تو آپ ابواب کندہ کیطرف چلے گئے باب کندہ پہنچنے تک آپ کے ساتھ صرف تین ہی آدمی رہ گئے اور جب آپ وہاں سے نکلے تو ایک بھی نہ رہا آپ حیران رہ گئے اور بدحواسی کا یہ عالم ہو گیا کہ یہ بھی پتہ نہ رہا کہ میں اب کہاں جاؤں۔ آپ گھوڑے سے اتر پڑے اور کوفہ کی کسی گلی میں گھس گئے، شدہ شدہ محمد بن اشعث کی باندی کے دروازہ تک پہنچے، پیاس کی وجہ سے دم ٹوٹ چکا تھا، باندی سے پانی طلب کیا اس نے پانی پلایا آپنے اس کو اپنی حالت بیان کی اس کا دل بھر آیا اور جگہ دیدی نیز محمد بن اشعث کو بھی آپ کی آمد سے باخبر کر دیا محمد بن اشعث نے ابن زیاد کے پاس جاکر اطلاع کر دی۔ ابن زیاد نے فوراً ستر آدمیوں کو اس کے ساتھ کر دیا اور وہ یکایک آپ پر ٹوٹ پڑے حضرت مسلم نے انکا مقابلہ کیا محمد بن اشعث نے اس وقت آپکی حفاظت کی اور پھر ابن زیاد کے پاس پہنچا دیا اس بیدرد نے آپ کی گردن ماردی اور سر مبارک یزید بن معاویہ کے پاس بھیجا دیا۔ یزید نے آپکے جسم کو سولی پر لٹکا دیا، اب معاملہ حضرت حسین کا رہ گیا جو قادسیہ تک پہنچ چکے تھے آپنے واپسی کا ارادہ کیا تو مسلم بن عقیل کے بھائیوں نے کہا یا تو ہم بھی قتل ہو جائیں گے یا ہم اپنے خون کا بدلہ لیں گے، حضرت حسین نے فرمایا! تمہارے بعد زندگی کا کوئی لطف نہیں پس آپ بھی چل پڑے راستہ میں ابن زیاد کا گھوڑ دستہ ملا جس پر عمرو بن سعد بن ابی وقاص سوار تھا۔ آپ کربلا کی طرف مڑ گئے اس وقت آپ پانچسو شہسواروں کے درمیان تھے جب لشکر اور زیادہ ہو گیا تو آپ کو یقین ہو گیا کہ اب مفر نہیں۔ اس لئے آپنے دعا کی خدایا! ہمارے اور اس قوم کے درمیان تو ہی فیصلہ کر جنہوں نے ہم کو ہماری مدد کیلئے بلایا تھا اور اب یہی قوم ہم سے برسر پیکار ہے پھر آپ نے قوم کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، خدا کے بندو! اللہ سے ڈرو اور دنیا سے بے خوف نہ رہو کیونکہ اگر دنیا کسی کے لئے باقی رہتی یا کوئی دنیا میں باقی رہتا تو انبیاء علیہم السلام دنیا کے اور دنیا میں رہنے کے زیادہ مستحق تھے مگر اللہ نے دنیا کو فانی اور دنیا والوں کو فنا ہونے کیلئے پیدا کیا ہے اور پس دنیا کی نئی چیز بھی پرانی ہے اور اس کی نعمتیں نیست و نابود ہونیوالی ہیں

؎ عیش دنیا را بقائے نیست دیدی غنچہ را ☼ یک تبسم کرد و عمرش در پریشانی گزشت

اور اس کی خوشی گہری تاریکی ہے اور دنیا کوچ کی جگہ ہے جو قابل اعتماد نہیں ہے پس آخرت کیلئے تقویٰ اختیار کرو کیونکہ تقویٰ آخرت کا بہترین توشہ ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو تو تم کامیاب ہو گے۔

پھر آپنے مقابلہ کیا یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے دراں حالیکہ آپکے بدن میں نیزے کے ۳۳ گھاؤ تھے اور تلوار کے ۳۴ نشان۔ سنان بن انس نخعی نے آپکو قتل کیا اور آپکا سر مبارک اتار کر بعلت تمام ابن زیاد کے پاس یہ شعر پڑھتا ہوا لایا ؎ اوقر رکابی اہ میری سواری کو چاندی اور سونے سے لاد دے کیونکہ میں نے ایسے بادشاہ کو قتل کیا جس کے پاس سب کیوجہ سے خواص کے علاوہ اور کوئی نہیں پہنچ سکتا تھا اور نسب پدری و مادری ہر دو اعتبار سے لوگوں میں افضل تھا، ابن زیاد نے آپکے سر کو یزید بن معاویہ کے پاس بھیج دیا اس

کے پاس حضرت ابو برزہ تشریف فرما تھے یزید حضرت حسین کے لبوں پر چھڑی مارتا ہوا کہنے لگا ~ نفلق ۱ ھ ہم قابل احترام لوگوں کی کھوپڑیاں چیرتے ہیں جب کہ وہ سخت ظالم اور نافرمان ہوں " حضرت ابو برزہ نے فرمایا، بدنصیب! چھڑی ہٹالے کیونکہ میں نے حضور ﷺ کو ان کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا ہے

بجائے حق تعالے اس یزید رند مشرب سے ✲ کہ خوں سید کا جس بے رحم کو خون کبوتر ہو (ذوق)

حضرت حسین کو سنہ ۶۱ھ میں عاشورہ کے دن (بعمر چھپن سال پانچ مہینے پانچ دن) شہید کیا اور آپ کے ساتھ ستاسی آدمی اور شہید ہوئے جن میں آپ کا بڑا صاحبزادہ علی بھی ہے اور آپ کے بھائی حضرت حسن کی اولاد میں عبداللہ، قاسم، ابوبکر اور آپ کے بھائیوں میں عباس، عبداللہ، جعفر، محمد، عثمان (حضرت علیؓ کی اولاد میں) اور آپ کے چچازاد بھائیوں میں، جعفر، محمد، عون (عبداللہ بن جعفر کی اولاد میں) اور حضرت عقیل کی اولاد میں عبداللہ، عبدالرحمن، جعفر وغیرہ شہید ہوئے

ایں سرخی شفق کہ بریں چرخ مینا ست ✲ ہر شام عکس خون شہیدان کربلاست
گر چرخ خوں ببارد ازیں غصہ در خورست ✲ ور خاک خوں بگرید ازیں ماجرا رواست

ان حضرات کے قتل ہونے کے ایک روز بعد اہل قادسیہ نے ان کو دفن کیا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور ان لوگوں نے عمرو بن سعد کے اٹھاسی آدمی قتل کئے

(رفائیل کا) شعر مذکور منقول بالا ۱ ھ "حضرت حصین بن حمام مری صحابی کا ہے جو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تمثیل بدر میں پڑھا ہے، اس سے پہلے یہ شعر ہے ~ تأخرت استبقی الحیاة فلم اجد ~ لنفسی حیوۃ مثل ان اتقدما . فلسنا علی الاعقاب تدمی کلومنا ~ ولکن علی اقدامنا تقطر الدما ، میں بامید بقاء حیات میدان جنگ سے پیچھے ہٹا مگر اپنے لئے کوئی عمدہ زندگی مثل پیش قدمی کے نہ پائی، اس لئے ہمارے زخموں کا خون ہماری ایڑیوں پر نہیں گرتا بلکہ ہمارے قدموں پر گرتا ہے

نبذة من ذکاوة العرب

ذکاوت عرب کا نمونہ

حکی ابو الفرج الاصفہانی بسندہ الی مجالد بن سعید عن عبد الملک بن عمیر قال لما قدم علینا عمر بن هبیرة الکوفة فارسل الی عشرة، انا احدهم من وجوه اهل الکوفة، فسمرنا عنده، ثم قال لیحدثنی کل رجل منکم احدوثة، وابدأ انت یا ابا عمرو! فقلت: اصلح الله الامیر أحدیث الحق ام حدیث الباطل؟ قال بل حدیث الحق قلت: إن امرأ القیس آلی ألیة ان لا یتزوج امرأة حتی یسألها عن ثمانیة واربعة واثنین، فجعل یخطب النساء فاذا سألهن عن هذا، قلن اربعة عشر، فبینا هو یسیر فی جوف، اذا هو برجل یحمل ابنة له صغیرة کانها البدر لیلته، فاعجبته فسألها، یا جاریة ما ثمانیة واربعة واثنان فقالت: اما ثمانیة فاطباء الکلبة، واما اربعة فاخلاف الناقة، واما اثنان فثدیا المرأة، فخطبها الی ابیها، فزوجه ایاها، وشرطت علیه أن تسأله لیلة بنائها عن ثلاث

besturdubooks.wordpress.com

خصال، فجعل لها ذلك، وعلى ان يسوق اليها مائة من الابل وعشرة أعبد وعشر وصائف، وثلاثة افراس
ففعل ذلك، ثم إنه بعث عبداً له الى المرأة، واهدى لها نحياً من سمن، ونحياً من عسل، وحلة من عصب
فنزل العبد على بعض المياه، فنشر الحلة فلبسها فتعلقت بسمرة فانشقت وفتح النحيين فاطعم اهل الماء
منهما فنقصا، ثم قدم على حي المرأة وهم خلوف فسألها عن ابيها، وامها، واخيها، ودفع اليها هديتها فقالت
له: أعلم مولاك أن ابي ذهب يقرب بعيداً، ويبعد قريباً، وان امي ذهبت تشق النفس نفسين، وان اخي ذهب
يراعي الشمس، وان سماءكم انشقت، وان وعاءيكم نضبا، فقدم الغلام على مولاه فاخبره فقال: اما قولها: إن ابي
ذهب يقرب بعيداً ويبعد قريباً، فان اباها ذهب يحالف قوماً على قومه، واما قولها ذهبت امي تشق النفس نفسين
فان امها ذهبت تقبل امرأة نفساء، واما قولها: ذهب اخي يراعي الشمس، فان اخاها في سرح له يرعاه، فهو ينتظر
وجوب الشمس ليروح به، وقولها: إن سماءكم انشقت، فان البرد الذي بعثت به انشق، واما قولها ان وعاءيكم نضبا،
فان النحيين نقصا، فاصدقني، فقال: يا مولاي اني نزلت بماء من مياه العرب، فسألوني عن نسبي، فاخبرتهم اني ابن عمك
ونشرت الحلة فلبستها، وتجملت بها فتعلقت بسمرة فانشقت، وفتحت النحيين فاطعمت منهما اهل الماء، فقال: أولى لك
ثم ساق مائة من الابل وخرج ومعه الغلام ليسقي الابل فعجز، فاعانه امرؤ القيس فرمى به الغلام في البئر وخرج حتى اتى المرأة
بالابل، فاخبرهم انه زوجها، فقيل لها: قد جاء زوجك، فقالت: والله ما ادري ازوجي هو ام لا، ولكن انحروا له جزوراً
واطعموه من كرشها وذنبها، ففعلوا، فاكل ما اطعموه، فقالت: اسقوه لبناً حازراً (وهو الحامض) فسقوه، فشرب، فقالت:
افرشوا له عند الفرث والدم ففرشوا له، فنام. فلما اصبحت ارسلت اليه: أريد ان اسألك عن ثلاث، قال: سلي عما بدا لك،
فقالت: لم تختلج شفتاك؟ قال: من تقبيلي اياك، قالت: لم تختلج فخذاك؟ قال: لتوركي اياك، قالت: فلم يختلج كشحاك؟ قال:
لالتزامي اياك! قالت: عليكم العبد، فشدوا ايديكم به، ففعلوا، قال: ومر قوم فاستخرجوا امرأ القيس من البئر، فرجع
الى حيه واستاق مائة من الابل، واقبل الى امرأته، فقيل لها: قد جاء زوجك! فقالت: والله ما ادري أزوجي
هو ام لا؟ ولكن انحروا له جزوراً، واطعموه من كرشها وذنبها، ففعلوا، فلما اتوه بذلك، قال: واين الكبد
والسنام والملحاء؟ فابى ان يأكل، فقالت: اسقوه لبناً حازراً، فاتي به، فابى ان يشربه وقال: اين الصريف
والرثيئة؟ فقالت: افرشوا له عند الفرث والدم، ففرشوا له، فابى ان ينام وقال: افرشوا لي فوق التلعة الحمراء،
واضربوا عليها خباء، ثم ارسلت: هلم شريطتي عليك في المسائل الثلاث، فارسل اليها: سليني عما شئت، فقالت

لو تخیلی سفنک؟ قال: الشرب المشعشعا، قالت: فلم یخت لحِ کشحاک؟ قال: اللبس الحبرات، قالت: فلم یخت لحِ فخذاک؟
قال: الرکض المطہمات، قالت: ہذا زوجی لعمری! فعلیکم بہ، واقتلوا العبد فقتلوہ ودخل امرؤ القیس بالجاریۃ، فقال ابن
ہبیرۃ حسبکم فلا خیر فی الحدیث فی سائر اللیلۃ بعد حدیثک یا أبا عمرو ولن یأتینا أحد بأعجب منہ، فقمنا فانصرفنا وأمر لی بجائزۃ

حل لغات: نبذۃ دیکھو صفحہ ۱۲۱ ذکاوۃ دیکھو صفحہ ابوالفرج اصفہانی دیکھو صفحہ مجالد بن سعید بن عمیر ابو عمرو الہمدانی المتوفی ۱۴۴ھ عمر بن ہبیرہ دیکھو صفحہ ۱۳۱، فسمرنا (ن) سمرا، سمورا رات میں قصہ گوئی کرنا، احدوثۃ کہانی افسانہ ج احادیث، امرؤ القیس بن حجر ابن الحارث کندی صاحب معلقہ مشہورہ شعراء جاہلیہ میں سے مشہور شاعر تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تقریباً چالیس سال قبل گذرا ہے، عاشق مزاج ہونے کی وجہ سے اس کا لقب "ملک ضلیل" ہو گیا تھا۔ اپنی چچا زاد بہن "عنیزہ" کا عاشق تھا جس کا واقعہ اپنے مشہور معلقہ "قفا نبک" الخ میں کیا ہے، تمام ادباء کا اتفاق ہے کہ شعرائے عرب میں سے کوئی امرؤ القیس سے بڑھ نہ سکا "نہج البلاغۃ" میں حضرت علیؓ کا قول نقل کیا ہے جس میں آپ نے امرؤ القیس کو سب شعراء پر ترجیح دی ہے۔ آلی ایلاءً قسم کھانا، الیۃ قسم ج الایا، جرف نرم پست زمین، لتمّنہ لام حرف جار ہے اور تم مصدر ہے بمعنی کامل ہونا، اطباء جمع طبی مادہ، درندوں اور گدھی گھوڑی وغیرہ کا تھن، الکلبۃ کتیا، اخلاف جمع خلف الاخیر کا تھن، لیلۃ بنائہا یعنی شب زفاف، وصائف جمع وصیفۃ نابالغ کنیز، افراس جمع فرس گھوڑا، نحیا گھی کا برتن، قصب کتان کا نرم اور باریک کپڑا، سمرۃ ببول کا درخت ج سمر، طلوف جمع خلف غائب، نضب (ن) نضوبا الماء پانی کا نیچے اتر جانا، تقیّل قیل کی طرح کام کرنا، قیل والی، سرح چراگاہ کا مال، وجوب الشمس غروب ہونا، لیرح شام کے وقت آنا جانا، برد دھاری دار کپڑا ج ابراد، برود، ادل لک یہ کلمہ ویل لک کی جگہ استعمال ہوتا ہے، جزور اونٹ اونٹنی ج جزر، کرش کرش جگالی کرنے والے جانوروں کی اوجھ ج کروش، حازر کھٹا دودھ حزر (ک، ض) حزرا، حزورا، اللبن کھٹا ہونا، حازر الفرث گوبر جب تک اوجھ میں رہے، تختلج اختلاجا حرکت کرنا، کشحاک کشح پہلو ج کشوح، کبد جگر، سنام کوہان، لحمۃ پشت کا گوشت کندھے سے سرین تک، صریف دوہا ہوا گرم دودھ، رشیئۃ وہی، تلعۃ بلند زمین، خباء خیمہ، المشعشعات پانی ملی ہوئی شراب، الحبرات جمع حبرۃ ایک خاص قسم کی یمنی سیاہ چادر ہے جس کو مصری عورتیں باہر جاتے وقت اوڑھتی ہیں، رکض (ن) رکضا ایڑ لگانا، المطہمات جمع مطہم موٹا تازہ، گھوڑی کی صفات میں ذکر کیا جاتا ہے۔ **تشریح**

ابوالفرج اصبہانی نے بسند متصل بواسطہ مجالد بن سعید عبدالملک بن عمیر سے حکایت کی ہے انہوں نے کہا کہ جب عمر بن ہبیرہ ہمارے پاس کوفہ آیا تو اس نے اہل کوفہ کے دس سرداروں کو جن میں سے ایک میں بھی ہوں بلایا، ہم لوگ اس کے پاس آئے اور قصہ گوئی میں مشغول ہو گئے ابن ہبیرہ نے کہا تم میں سے ہر ایک شخص کو ایک ایک کہانی سنانی چاہیے اور ابو عمرو تم ہی شروع کرو میں نے کہا، خدا امیر کا بھلا کرے، سچی کہانی سناؤں یا جھوٹی؟ ابن ہبیرہ نے کہا نہیں بلکہ سچی کہانی، میں نے کہا: امرؤ القیس نے قسم کھائی تھی کہ میں کسی عورت سے اس وقت تک شادی نہیں کروں گا جب تک کہ میں اس سے آٹھ، چار، دو کے بارے میں سوال نہ کرلوں چنانچہ اس نے عورتوں کو پیغام نکاح دینا شروع کیا پس جس سے بھی سوال کرتا ہے وہی کہتی ہے کہ آٹھ، چار، دو، چودہ ہوتے ہیں ایک مرتبہ وہ نشیبی زمین میں کو جا رہا تھا کہ ایک شخص سے ملاقات ہوئی جو اپنی چھوٹی سی لڑکی کو لئے ہوئے تھا گویا وہ کمال حسن کی وجہ سے چودھویں کا چاند تھی، امرؤ القیس کو وہ لڑکی بھا گئی اور اس نے لڑکی سے آٹھ، چار، دو کے بارے میں سوال کیا، لڑکی نے کہا آٹھ کتیا کے تھن ہیں اور چار اونٹنی کے اور دو عورت کے پستان ہیں امرؤ القیس نے اس کے باپ کو نکاح کا پیغام دیا جو اس نے قبول کر لیا اور نکاح کر دیا اس لڑکی نے امرؤ القیس پر یہ شرط لگائی کہ شب زفاف کو وہ اس سے تین چیزوں کے بارے میں سوال کرے گی اسے امرؤ القیس نے منظور کر لیا اور یہ بھی شرط لگائی کہ ایک سو اونٹ، دس غلام، دس کنیزیں، تین گھوڑے دیتے ہوں گے امرؤ القیس نے اس کو بھی منظور کر لیا اور اپنے غلام کو ایک مشک گھی ایک مشک شہد اور ایک کتان کا

جوڑا دیکر عورت کے پاس بطور ہدیہ بھیج دیا، غلام راستے میں کسی جگہ پانی پر اترا تو اس نے جوڑا کھول کر پہن لیا، وہ کہیں لیکر دکانٹے میں الجھ کر پھٹ گیا، نیز غلام نے دو مشکیں کھول کر کچھ گھی اور شہد پانی والوں کو کھلا دیا جس کی وجہ سے وہ دونوں مشکیں کم ہو گئیں اس کے بعد عورت کے محلہ میں آیا تو اہل محلہ سب غائب تھے۔ غلام نے اس عورت کے ماں باپ بھائی کے متعلق دریافت کیا اور وہ ہدیہ عورت کو دے دیا عورت نے کہا: اپنے آقا کو بتا دینا کہ میرا باپ قریب کو بعید اور بعید کو قریب کرنے گیا ہے اور میری ماں ایک کو دو کرنے گئی ہے اور میرا بھائی آفتاب کی نگہبانی کرنے گیا ہے اور تمہارا آسمان پھٹ گیا ہے اور تمہارے برتن خشک ہو گئے ہیں۔ غلام نے آقا کو اطلاع کی۔ آقا نے کہا: انی ابلی ذہب یقرب امرا کا مطلب یہ ہے کہ اس کا باپ کسی قوم سے معاہدہ کرنے گیا ہے اور "ذہبت امی امرا" کا مقصد یہ ہے کہ اس کی ماں ایک نفاس والی عورت کے پاس دایا ہو کر گئی ہے اور "ذہب اخی امرا" کا منشا یہ ہے کہ اس کا بھائی اپنے مویشیوں کو چرا رہا ہے اور غروب آفتاب کا منتظر ہے تاکہ شام ہونے پر انکو گھیر لے آئے اور "ان سمائکم انشقت" میں اس نے یہ بتایا ہے کہ جو چادر بھیجی تھی وہ پھٹی ہوئی ہے اور "ان وعائیکما نضبا" میں اس امر کا اظہار ہے کہ دونوں مشکیں کم کر دی گئی ہیں اب تو سچ بتا کہ ایسا ہوا ہے یا نہیں؟ غلام نے کہا: جنگل میں عرب کے ایک چشمہ پر پہنچا تھا اس کے باشندوں نے میرا نسب پوچھا میں نے ان سے کہہ دیا کہ میں آپکا چچا زاد بھائی ہوں اور جوڑا کھول کر پہن لیا جس سے میں نے زینت حاصل کی جوڑا لکڑی میں الجھ کر پھٹ گیا اور میں نے مشکیں کھول کر شہد اور گھی لوگوں کو کھلا دیا۔ امرأالقیس نے کہا: تیرا ناس ہو، یہ تو نے کیا حرکت کی، اس کے بعد خود سو اونٹ لے کر چلا، اونٹوں کو پانی پلانے کیلئے غلام ساتھ تھا (ایک جگہ پہنچ کر پانی پلانے لگا) غلام (تنہا پانی پلانے سے) عاجز رہا تو امرأالقیس نے اس کی مدد کی، جب اس کے پاس آیا، تو غلام نے اس کو کنویں میں دھکا دے دیا اور خود اونٹ لیکر عورت کے پاس آیا اور لوگوں سے کہہ دیا کہ میں اسکا شوہر ہوں لوگوں نے عورت سے کہا تیرا شوہر آ گیا، عورت نے کہا: میں نہیں جانتی کہ وہ میرا شوہر ہے کہ نہیں؟ تم اسکو اونٹ ذبح کر کے اوجھ اور دم کھلاؤ، انہوں نے ایسا ہی کیا اور جو کچھ انہوں نے کھلایا غلام نے کھا لیا۔ پھر عورت نے کہا اسکو کھٹا دودھ پلاؤ، انہوں نے کھٹا دودھ پلایا غلام نے وہ بھی پی لیا، عورت نے کہا: اس کا بستر گوبر اور خون کے پاس بچھا دو، انہوں نے بچھا دیا غلام وہیں سو گیا، جب صبح ہوئی تو عورت نے کہلا بھیجا کہ میں تین باتیں پوچھنا چاہتی ہوں غلام نے کہا جو چاہے سو پوچھ لے عورت نے کہا: تیرے ہونٹ کیوں حرکت کرتے ہیں؟ غلام: تیرے بوسہ کے اشتیاق میں۔ عورت: تیری رانیں کیوں پھڑکتی ہیں؟ غلام: تیری سرین پر چڑھ بیٹھنے کیلئے۔ عورت: تیرے پہلو کیوں کانپتے ہیں؟ غلام: تجھے آغوش میں لینے کیلئے۔ عورت نے کہا: پکڑ کر اس کے ہاتھ باندھ لو، لوگوں نے اس کے ہاتھ باندھ لئے، راوی کہتا ہے کہ (کنویں پر) ایک قوم کا گذر ہوا تو اس نے امرأالقیس . . . .

کو کنویں سے نکال دیا، امرأالقیس اپنے محلہ میں پہنچا اور سو اونٹ لیکر عورت کے پاس آیا، لوگوں نے عورت سے کہا تیرا شوہر آ گیا عورت نے کہا میں نہیں جانتی کہ وہ میرا شوہر ہے یا نہیں؟ تم اسکو بھی اونٹ ذبح کر کے اوجھ اور دم کھلاؤ، لوگوں نے ایسا ہی کیا جب اس کے پاس لیکر آئے تو امرأالقیس نے کہا: جگر، کوہان اور پشت کا گوشت کہاں ہے؟ اور اس کے کھانے سے انکار کیا، عورت نے کہا کھٹا دودھ پلاؤ سو کھٹا دودھ پیش کیا گیا، امرأالقیس نے

اس کے پی لینے سے انکار کر دیا اور کہا: تازہ تازہ دوہا ہوا گرم دودھ کہاں ہے؟ عورت نے کہا: خون اور گوبر کے قریب بستر لگا دو لوگوں نے بستر لگا دیا۔ اس نے سونے سے انکار کر دیا اور کہا کہ بلند مقام پر بستر لگا کر خیمہ نصب کرو، عورت نے اسکے پاس اطلاع بھیجی کہ میری تین شرطیں پوری کر، امرأالقیس نے جواب بھیجا کہ جو چاہے سو پوچھ لے۔ عورت نے کہا: لم تختلج شفتاک؟ امرأالقیس: پانی ملی ہوئی شراب پینے کیلئے، عورت نے کہا: فلم تختلج کشحاک؟ امرأالقیس: یمنی چادر اوڑھنے کیلئے، عورت نے کہا، فلم تختلج فخذاک امرأالقیس: توانا اور فربہ گھوڑے کے ایڑ لگانے کیلئے۔ عورت نے کہا: مجھے اپنی زندگی کی قسم یہ ہے میرا شوہر اسکا احترام کرو اور غلام کو قتل کر ڈالو پس غلام کو قتل کر دیا اور امرأالقیس لڑکی سے ہم صحبت ہوا، ابن ہبیرہ نے کہا: بس یہ قصہ کافی ہے ابو عمرو! تیرے افسانہ کے بعد پوری رات قصہ گوئی بیکار ہے اور تجھ جیسا افسانہ تو کوئی بھی نہیں سنا سکتا، پس ہم اٹھ کر واپس ہو گئے اور ابن ہبیرہ نے مجھے انعام دیا۔

besturdubooks.wordpress.com

العدالة الفاروقية

ف رزق الصاف

جبلة بن الايهم اخر ملوك غسان، وكان طوله اثني عشر شبرًا، فاذا ركب مسح الارض بقدميه ولما اراد ان يسلم كتب الى عمر ليستأذنه في القدوم عليه، فسُرّ بذلك، وكتب اليه ان اقدم، فلك ما لنا وعليك ما علينا فخرج في مائة فارس من عكٍّ وجفنة، فلما دنا الى المدينة ألبسهم ثياب الوشي المنسوجة بالذهب الاحمر والحرير الاصفر وجلّل الخيل بجلال الديباج وطوّقها اطواق الذهب والفضة، ولبس تاجه، وفيه قرط مارية فلم يبق في المدينة الا من خرج اليه وفرح المسلمون بقدومه، واسلامه، ثم حضر الموسم مع عمر فبينما هو يطوف بالبيت، اذ وطئ على ازاره رجل من فزارة فحلّه، فالتفت اليه جبلة مغضبًا فلطمه، فهشم انفه فاستعدى عليه الفزاري عمر، فقال، ما دعاك الى ان لطمت اخاك؟ فقال: نعم وطئ ازاري، ولولا حرمة هذا البيت، لاخذت الذي فيه عيناه فقال له عمر اما انت فقد اقررت، فاما ان ترضيه واما ان اقيده منك، قال: أتقيده مني؟ وهو رجل سوقة، قال، قد شملك واياه الاسلام، فما تفضله، الا بالعافية. قال قد رجوت ان اكون في الاسلام اعز مني في الجاهلية فقال: هو ذاك، قال، اذا اتنصّر، قال: ان تنصّرت ضربت عنقك، واجتمع وفد فزارة ووفد جبلة فكادت تكون فتنة فقال جبلة انظرني الى غد، يا امير المؤمنين! قال: ذلك اليك، فلما كان في جنح الليل خرج في اصحابه الى القسطنطينية، فتنصّر واعظم هرقل قدومه وسرّ به، واقطعه الاموال، والرباع فلما بعث عمر رضي الله عنه رسولا الى هرقل، يدعوه الى الاسلام، فاجاب الى المصالحة ثم قال للرسول أرأيت ابن عمك الذي اتانا راغبا في ديننا يعني جبلة، قال: لا قال: القه ثم ائتني وخذ الجواب فذهب، فوجد على باب جبلة من الجمع والحجاب، والبهجة مثل ما على باب قيصر، قال: فتلطفت في الاذن حتى دخلت عليه، فرأيت رجلا اصهب اللحية ذا سبال وكان عهدي به اسود اللحية، فانكرته، فاذا هو قد دعا بسحالة الذهب، فذرّها على لحيته حتى عاد اصهب، وهو قاعد على سرير من قوارير فلما عرفني رفعني معه على السرير وجعل يسائلني عن المسلمين فقلت: قد اضعفوا اضعافا على ما تعرف، وسأل عن عمر رضي الله عنه، فقلت: بخير حال، فاغتم بسلامة عمر، فانحدرت عن السرير فقال: لم تأبى الكرامة فقلت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن هذا، قال: نعم صلى الله عليه وسلم ولكن نق قلبك من الدنس، ولا تبال علام قعدت، فطمعت فيه عند صلوته على النبي صلى الله عليه وسلم فقلت: ويحك، يا جبلة! الا تسلم؟

besturdubooks.wordpress.com

وقد عرفتَ الاسلامَ، وفضلَهُ، قال: ابعدَ ما كانَ مِنّي؟ قلتُ: نعم قد فعلَ رجلٌ من فزارة اكثرَ ممّا فعلتَ ارتدّ، وضربَ اوجهَ المسلمين بالسيف، ثم اسلمَ، وقُبل منه، وخلّفتُهُ بالمدينة مُسلمًا، قال: ذرني من هذا، ان كنتَ تضمن لي ان يزوّجني عمرُ ابنتَهُ، ويولّيني الامرَ من بعده، رجعتُ الى الاسلام، فضمنتُ له التزويجَ ولم اضمن الخلافةَ، فاومأ الى وصيفٍ بين يديه، فذهب مُسرعًا، فاذا اموانُ الذهب قد نُصبتْ بصحائف الفضة فقال لي: كُل، فقبضتُ يدَيَّ، وقلتُ: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الاكل في آنية الذهب والفضة، فقال: نعم صلى الله عليه وسلم ولكن نقِّ قلبك وكُل فيما احببتَ فاكلَ في الذهب والفضة واكلتُ في الخَلَنج، ثم جئَ بطست من الذهب، فغسل فيها، وغسلتُ في الصُفر، ثم اومأ الى خادم عن يمينه، فذهب مُسرعًا، فسمعتُ حسًّا، فاذا خدمٌ معهم كراسي مرصّعةٌ بالجواهر فوُضعتْ، عشرة عن يمينه، وعشرة عن يساره، واذا عشرُ جوارٍ في الشعور عليهن ثيابُ الوشي مكسرات في الحُلى، فقعدنَ عن يمينه وقعدَ مثلهن عن يساره، واذا بجاريةٍ قد خرجتْ كالشمس حُسنًا، وعلى رأسها تاجٌ عليه طائرٌ وفي يدها اليمنى جامةٌ، وفيها مسكٌ وعنبرٌ فتيتٌ، وفي يدها اليسرى جامةٌ، فيها ماء الورد، فصفرتْ بالطائر، فوقع في جامة ماء الورد فاضطرب فيه، ثم وقع في جامة المسك فتمرّغ فيه، ثم طار، فوقع على صليب في تاج جبلة، فرفرف حتى نفض ما في ريشه عليه، وضحك جبلة من شدة السرور، ثم قال للجواري اللاتي عن يمينه، بالله أضحكننا، فاندفعنَ يُغنّين، تخفق عيدانهنّ، يقلن، ؎

لله درُّ عصابةٍ نادمتُهم	يومًا بجلّق في الزمان الاول
يسقون من ورد البريص عليهم	بردى يُصفّقُ بالرحيق السلسل
اولاد جفنة حول قبر ابيهم	قبر ابن مارية الكريم المفضل
يُغشون حتى ما تَهِرُّ كلابهم	لا يسألون عن السواد المقبل
بيضُ الوجوه نقيةٌ احسابهم	شُمُّ الانوف من الطراز الاول

فضحكَ، ثم قال: أتدري من قائلُ هذا؟ قلتُ: لا، قال: حسانُ بن ثابت شاعرُ رسول الله صلى الله عليه وسلم، ثم قال للاتي عن يساره، بالله، أبكيننا فاندفعن يبكين يُغنّين ؎

لمن الدار أقفرت بمعانٍ	بين اعلى اليرموق والصمّانِ
ذاك مغنى لآل جفنة في الدهر	محلًا لحادثات الزمانِ

قد أرانى هناك دهرًا مكينًا	عند ذى التاج مجلسى ومكانى
ثكلت أمهم وقد ثكلتهم	يوم حلّوا بحارث الجولان
ودنا الفصح فالولائد ينظـ	ـمن سراعًا أكلة المرجان

فبكى حتى سالت الدموع على لحيته، ثم قال لى أتهمّ لحسان ايضًا ثم انشا يقول ؎

تنصّرت الأشراف من أجل لطمة	وما كان فيها لو صبرت لها ضرر
تكنّفنى فيها لجاج ونخوة	وبعت بها العين الصحيحة بالعور
فياليت أمى لم تلدنى وليتنى	رجعت الى الامر الذى قال لى عمر
وياليتنى أرعى المخاض بقفرة	وكنت أسيرًا فى ربيعة أو مضر
وياليت لى بالشام أدنى معيشة	أجالس قومى ذاهب السمع والبصر

ثم سألنى عن حسان، أحىٌّ هو؟ قلتُ نعم، ثم أمر لى بمال وكسوة ونوق موقورة برًّا وقال: اقرئه سلامى وادفع له هذا، وان وجدته ميتًا فادفعه الى اهله، وانحر الجمال على قبره، فلما قدمت على عمر اخبرته الخبر، قال فهلّا ضمنت له الامر، فاذا أسلم قضى الله علينا بحكمه، ثم بعث الى حسان فاقبل، وقد كفّ بصره، فلما دخل، قال يا امير المومنين انى وجدت ريح آل جفنة، قال نعم، هذا رجل اقبل من عنده، قال هات، يا ابن أخى اما بعث به الى معك، قلت نعم ما علمك؟ قال انه كريم من عصبة رجال كرام مدحتهم فى الجاهلية فحلف ان لا يلقى احدًا يعرفنى الا اهدى الى معه شيئًا فدفعته اليه، واخبرته بامره فى الابل فقال وددت انى كنت ميتًا فنحرت على قبرى

حل لغات غسان ایک چشمہ ہے جس پر قبیلہ ازد کا ایک گروہ وارد ہوا تھا جن میں بنو جفنہ بھی ہیں۔ شبر بالشت جو اشبار عک قال فی الحاشیہ کذا فی المنقول عنہ ولم نطلع علی قبیلۃ تسمی بہا واصل النسخ وقع من الناسخین والصحیح عندی عکل (باللام) وعکل بالضم ابو قبیلۃ فیہم غبادۃ اسم عوف بن عبد مناۃ حضنتہ امۃ تدعی عکل فلقب بہ، جفنۃ یمنی قبیلہ، ثیاب الوشی نقشین کپڑے، جَلّ گھوڑے کو جھول پہنانا، اجلال، جمع جُل جھول، قُرط بالی، کان کا زیور جو اقراط، قراط، ماریہ بنت ظالم بن وہب کندی جس کی بالیوں میں کبوتر کے انڈے کی برابر دو عجیب و غریب موتی یا چالیس ہزار اشرفیوں کی قیمت کا ایک جوہر تھا جو بطریق وراثت سلاطین میں منتقل ہوتا چلا آرہا تھا۔ وطی روند دیا لطمہ (ض) طمانچہ مارنا، ہشم (ض) ہشما توڑنا، فاستعدی استعداء کرنا، اقیدہ اقاد الامیر القاتل بالقتیل قصاص لینا، رجل سوقۃ بازاری، فرومایہ، اتنصر نصرانی ہو جاؤں، ہزیع رات کا کچھ حصہ، الرباع جمع ربع گھر منزل، الحجاب جمع حاجب دربان، بہجۃ حسن خوبی، اصہب سفیدی سرخی مائل، صہب اسم صہباء صہبۃ۔ الشعر بالوں کا سرخ یا سفید ہونا کس اصہب، سبال جمع سبلۃ مونچھ کے بال، سحالۃ چاندی سونے کا برادہ، گیہوں جو کی بھوسی) ذرّ ذرًا (ن) ذرّ بکھیرنا، قواریر جمع قارورۃ شراب کا برتن، شیشہ، انحدرت انحدار نیچے اترنا، لق تعجبہ سے امر

besturdubooks.wordpress.com

سے صاف ستھرا کرنا۔ الدّکس میل کچیل، جو اُذنٰاس (س) وَنسانٗ دنا سۃ میلا ہونا اعلام حرف جار ہے اور ما استفہامیہ اس کا الف ساقط ہو گیا۔ وُصیف خدمت گار، ج وُصفاء، موائد جمع مائدۃ دسترخوان، صحائف جمع صحیفۃ پیالہ، خلنج فدنگ کا معرب ہے ایک درخت ہے جس کی لکڑی بہت سخت ہوتی ہے اس سے تیر نیزہ وغیرہ تیار کیا جاتا ہے، ج خلانج طست، ہاتھ دھونے کا تانبے کا برتن ج طسوت، صُفر پیتل، سونا، خدم جمع خادم، کراسی جمع کرسی، مرصعۃ سونے چاندی سے جڑا ہوا، جوار جمع جاریۃ کنیز، شعور جمع شعر، ای مستورات فی الشعور مکسّرات، مکسرات اسم فاعل ہے کسرت المراۃ وتحوہا النور علی کذا فلکسرا کینہ سے فلاں چیز پر روشنی پڑتی، جامۃ چاندی کا برتن ج جوام نفیت فعیل بمعنی مفعول چورہ کیا ہوا صفرت (ض) صَفرا، صفوراً۔ بالفرس عندورود گھوڑے کو پانی پلانے کیلئے بلانا، تمرغ لوٹ پوٹ ہونا، رفرف الطائر بجناحیہ بازو کا پھڑ پھڑانا، نفض جھڑ جانا۔ خفق خفقان سے ہے بمعنی اضطراب، عیدان جمع عود سارنگی۔

للّٰہ دَرّ۔ ؤ اس کی خوبی الشراہی کیلئے ہے، لا دَرَّ دَرُّہٗ " خدا کرے کہ وہ خوش حال نہو، عُصَبا پہ مردوں، گھوڑوں پرندوں کی جماعت دس سے چالیس تک، نادمتہم علی الشراب ہم نشینی کرنا، جلّق دمشق یا اطراف دمشق کے مرغزار، البریص ملک شام میں ایک جگہ ہے۔ بَردیٰ دمشق کی ایک نہر ہے، یصفق صفق۔ الرجل الشراب صفائی کیلئے ایک برتن سے دوسرے برتن میں کرنا، یغشون مضارع مجہول ہے غشاً ران، وغشی (س) غشوۃ، غشیاناً۔ فلاناً کسی کے پاس آنا، تہِر (ض) ہریرا۔ الکلب کتے کا بھونکنا، نباح سے کم، السواد سیاہی۔ اشخاص۔ جمع کثیر مراد ہے، شم الانوف ناک کے بانسہ کی بلندی والا، اشم (س) ن شمًا۔ الانف چوٹی بلند ہونا الطراز نگار جامہ، حسان بن ثابت بن المنذر، عبدالرحمٰن انصاری خزرجی مشہور صحابی ہیں۔ ایام جاہلیت و اسلام دونوں میں بڑے پایہ کے شاعر سمجھے جاتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے واسطے مسجد میں منبر رکھوا دیتے تھے جس پر کھڑے ہو کر یہ حضور اکرم کے مدحیہ قصائد پڑھتے تھے، ایک بیماری کی وجہ سے ان میں شجاعت نہیں رہی تھی جس کی وجہ سے کسی لڑائی میں شریک نہ ہو سکے، آخر میں آپ نابینا ہو گئے تھے ۵۰ھ سے قبل اور ۴۰ھ کے بعد آپ کی وفات ہوئی، ان کی اور ان کے باپ اور دادا اور پردادا سب کی عمر یں تقریباً ایک سو بیس برس کی ہوئیں لمن کلمہ مَنْ استفہامیہ ہے۔ اقفرت۔ الدار گھر کا پانی اور آدمی سے خالی ہونا، عَمّان، کغراب یمن کا ایک شہر ہے۔ الیرموک قال فی الحاشیۃ ما وجدناہ فی کتب اللغۃ الموجودۃ عندنا وظنی انہا الیرموک النعمان عالج میں ایک جگہ ہے۔ مغنی اسم ظرف ہے۔ غنی یغنی سے بمعنی اقامت کرنا، مغنی منزل، یہ سوال سابق جواب کا ہے۔ ثکلت (س) ثکلاً گم کرنا۔ ثکل موت، ہلاکی، الفصیح عیدا الولائد جمع ولیدۃ کنیز لجاج جھگڑا لج (س ض) لجاً، لجاجاً سخت جھگڑا کرنا، نخوۃ تکبر قفر قبرہ اب دیکھا، بیابان ج قفار ربیعۃ، مضر دونوں قبیلہ ہیں، اوق جمع ناقۃ موقورہ بوجھ سے لدی ہوئی، عصبۃ جماعت۔

تشریح:۔ جبلہ بن ایہم غسان کا آخری شہنشاہ ہے جس کا قد بارہ بالشت اونچا تھا۔ سواری پر ہوتا تھا تو اس کے پاؤں زمین پر لگتے تھے جب اس نے مسلمان ہونے کا ارادہ کیا تو حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی آپ بہت خوش ہوئے اور لکھ دیا کہ آجاؤ جو چیز ہمارے لئے نافع ہے وہی تیرے لئے سود مند ہے اور جو چیز ہمارے لئے نقصان دہ ہے وہی تیرے لئے ضرر رساں ہے پس جبلہ ابن ایہم قبیلہ عک (ر عکل) اور جفنہ کے ایک سو شہسواروں کے ساتھ نکلا اور جب مدینہ کے قریب پہنچا تو اس نے شہسواروں کو سونے کے تار اور ابریشم سے بنے ہوئے نقشین کپڑے اور گھوڑوں کو دیباج کی جھولیں اور سونے چاندی کے ہار پہنا دیئے اور خود بھی اس نے اپنا تاج پہن لیا جس میں ماریہ کی بالیں تھیں تمام اہل مدینہ اس کے استقبال کے لئے نکلے اور اس کی آمد سے اور اسلام قبول کرنے سے مسرور ہوئے پھر وہ اشہر حج میں ادائیگی حج کیلئے حضرت عمرؓ کے ساتھ حاضر ہوا پس وہ طواف کر رہا تھا کہ ایک فزاری کا پاؤں اس کے تہبند پر پڑ گیا جسکی وجہ سے اس کا تہبند کھل گیا جبلہ بن ایہم نے غیظ وغضب میں آکر اتنی زور سے طمانچہ مار کر اس کی ناک ٹوٹ گئی۔ اس نے حضرت عمرؓ سے داد رسی چاہی حضرت عمرؓ نے جبلہ سے کہا تو نے اپنے اسلامی بھائی کے طمانچہ کیوں مارا؟ جبلہ نے کہا اس نے میرے تہبند پر پاؤں رکھا ہے اگر بیت اللہ کا احترام پیش نظر نہ ہوتا تو میں اس کی کھوپڑی پکڑ لیتا جس

besturdubooks.wordpress.com

میں اس کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں (یعنی اس کو قتل کر دیتا) حضرت عمرؓ نے فرمایا: تو نے خود ہی اقرار کر لیا، سو یا تو اس کو خوش کر ورنہ میں تجھ سے اس کا قصاص (بدلہ) لوں گا۔ اس نے کہا: کیا آپ مجھ سے اس بازاری (ذلیل) آدمی کا بدلہ لیں گے؟ آپؓ نے فرمایا: ہاں تم دونوں کو اسلام شامل ہے (یعنی اسلام کی رو سے دونوں برابر ہو) فضیلت صرف عاقبت (اعمال و تقویٰ) کی وجہ سے ہے۔ جبلہ نے کہا: میرا تو یہ خیال تھا کہ جتنی میری عزت زمانہ جاہلیت یعنی کفر کی حالت میں ہے مسلمان ہونے کے بعد اس سے بھی زیادہ ہوگی۔ آپ نے فرمایا: وہ عزت یہی تو ہے۔ جبلہ نے کہا: تب تو میں نصرانی ہو جاؤں گا۔ آپؓ نے فرمایا: اگر تو نصرانی ہو گیا تو میں تیری گردن مار دوں گا۔ دیکھتے دیکھتے بات بڑھ گئی، وفد فزارہ اور وفد جبلہ ہر دو جمع ہو گئے اور فتنہ برپا ہونے کے قریب ہو گیا۔ جبلہ نے کہا: امیر المومنین! مجھے کل تک مہلت دیجئے۔ آپ نے فرمایا: تجھے اختیار ہے۔ پس جبلہ رات کی تاریکی میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ قسطنطنیہ چلا گیا اور نصرانی ہو گیا

گوہر پاک باید کہ شود قابل فیض ❋ ورنہ ہر سنگ و گلے لؤلؤ و مرجان نشود

شمع حق سے جو منور ہو یہ وہ محفل نہ تھی ❋ بارش رحمت ہوئی لیکن زمیں قابل نہ تھی (اقبال)

شاہ ہرقل نے اس کی آمد کو بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھا اور بہت خوش ہوا یہاں تک کہ ہر قسم کے اموال اور مکانات بطور جاگیر جبلہ کے نامزد کر دیئے جب حضرت عمرؓ نے شاہ ہرقل کے پاس اسلام کی دعوت کیلئے اپنا قاصد بھیجا تو اس نے مصالحت کے لئے کہا تم نے جبلہ بن ایہم کو دیکھا ہے جو ہمارے دین کی طرف مائل ہو کر ہمارے پاس آ گیا۔ قاصد نے کہا: نہیں!

ہرقل نے کہا: اس سے ملیئے پھر میرے پاس آیئے اور جواب لیجائیے (غالباً اس کا مقصد یہ تھا کہ جبلہ کا ٹھاٹ دیکھ کر یہ بھی نصرانیت اختیار کر لیگا) قاصد جبلہ کے پاس گیا اور جو قیصر کے دروازے پر لوگوں کا اژدہام اور دربانوں کا ہجوم، غیر معمولی رونق دیکھی تھی وہی سب کر و فر جبلہ کے ہاں پایا۔ قاصد کہتا ہے کہ میں لطیف تدبیر کیساتھ اجازت طلب کر کے اس کے پاس اندر پہنچ گیا تو میں نے سرخ و سپید داڑھی والا بڑی بڑی مونچھوں والا ایک شخص دیکھا میرے زمانے میں چونکہ جبلہ سیاہ داڑھی والا تھا اس لئے میں نے اس کو اجنبی جانا۔ اس نے سونے کا برادہ منگوا کر اپنی داڑھی پر چھڑک لیا جس سے وہ پھر سرخ چمکدار ہوگئی وہ شیشے کے تخت پر بیٹھا ہوا تھا مجھے دیکھتے ہی پہچان گیا اور اپنے ساتھ تخت پر بٹھا لیا اور مسلمانوں کے متعلق پوچھ گچھ کرنے لگا (کہ ان کا کیا حال ہے) میں نے کہا الحمد للہ تعالیٰ بڑھتے ہی جاتے ہیں تجھے تو معلوم ہی ہے پھر اس نے حضرت عمرؓ کے متعلق دریافت کیا۔ میں نے کہا: بحمد اللہ بہت اچھے ہیں وہ حضرت عمرؓ کی عافیت سن کر غمگین ہوا اور تخت سے اتر گیا۔ اس نے کہا: اس اعزاز سے کیوں انکار کرتا ہے۔ میں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے صلے اللہ علیہ وسلم لیکن اپنے قلب کو گندگی سے پاک رکھ اور کس چیز پر بیٹھا ہے اس کی پرواہ مت کر۔ جب جبلہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو مجھے کچھ امید ہوئی میں نے کہا: اے جبلہ! بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو اسلام اور اس کی خوبیاں جاننے کے بعد بھی اسلام قبول نہیں کرتا؟ اس نے کہا: کیا میں اپنی ان سب حرکتوں کے بعد بھی اسلام قبول کر سکتا ہوں؟ میں نے کہا: ہاں ایک فزاری نے تو اس سے بھی زیادہ ناشائستہ حرکتیں کیں مرتد ہوا، مسلمانوں کو قتل کیا پھر اسلام لایا تو اس کا اسلام قبول ہو گیا اور میں اس کو مدینہ میں مسلمان ہی چھوڑ کر آیا ہوں۔ اس نے کہا: اس سے زیادہ کا وعدہ کر، اگر تو اس کا ضامن ہو کہ حضرت عمرؓ میرے ساتھ اپنی لڑکی کی شادی کر دیں گے اور مجھے اپنا ولیعہد بنا دیں گے تو میں دوبارہ اسلام لے آؤں گا۔ میں شادی کا تو ضامن ہو گیا لیکن خلافت کا ضامن نہیں ہوا۔ جبلہ نے اپنے ایک خادم کی طرف اشارہ کیا جو اس کے سامنے کھڑا تھا وہ فوراً کھانے کا انتظام کرنے کے لئے گیا، دیکھا تو سونے کے دسترخوان پر چاندی کے پیالے سجے ہوئے ہیں جبلہ نے کہا: کھایئے۔ میں نے ہاتھ روک کر کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اس نے کہا: ٹھیک

لہ: صحیح بخاری میں حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے: قال نہانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نشرب فی آنیۃ الذہب والفضۃ وان ناکل فیہا وعن لبس الحریر والدیباج وان نجلس علیہ۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے اور ریشم دیباج کے پہننے اور اس کے فرشوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ بخاری و مسلم میں حدیث ام سلمہؓ کے الفاظ ہیں: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی یشرب فی آنیۃ الفضۃ والذہب انما یجرجر فی بطنہ نار جہنم۔ کہ آپ نے فرمایا جو شخص سونے چاندی کے برتن میں کھاتا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ انڈیلتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

ہے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لیکن اپنے دل کو صاف رکھو اور جس برتن میں طبیعت چاہے کھا پس جبلہ نے چاندی سونے کے برتنوں میں کھایا اور میں نے (خود نگی) کے برتن میں کھایا پھر سونے کا طشت لایا گیا اس سے اس میں ہاتھ دھوئے اور میں نے پیتل (کے برتن) میں ہاتھ دھوئے پھر اس نے ایک خادم کی طرف اشارہ کیا جو اس کی دائیں جانب کھڑا تھا وہ فوراً چلا گیا۔ اتنے ہی میں میں نے ایک آہٹ سنی تو دفعۃً چند خادم آئے جن کے ساتھ جواہرات سے جڑی ہوئی کرسیاں تھیں پس دس کرسیاں اس کی دائیں جانب اور دس بائیں جانب بچھا دی گئیں۔ اس کے بعد دس کنیزیں آئیں جو دلبے لبے بالوں میں چھپی ہوئی تھیں نفیس کپڑے پہنے ہوئے تھیں۔ زیورات میں لدی ہوئی تھیں۔ پس ان میں سے پانچ اس کی دائیں جانب اور پانچ بائیں جانب بیٹھ گئیں۔ اس کے بعد ایک کنیز آئی جو آفتاب کی طرح حسین و جمیل تھی اس کے سر پر ایک تاج تھا جس میں ایک پرندہ تھا اور اس کے دائیں ہاتھ میں چاندی کا جام تھا جس میں مشک و عنبر کا چورا تھا اور بائیں ہاتھ میں بھی چاندی کا ایک جام تھا جس میں عرق گلاب تھا۔ کنیز نے پرندہ کو چھوڑ دیا وہ گلاب کے پانی والے پیالہ میں آکر پھڑ پھڑایا پھر مشک والے پیالہ میں آکر لوٹ پوٹ ہوا اور وہاں سے اڑ کر جبلہ کے تاج کی صلیب پر جا بیٹھا اور اس طرح پھڑ پھڑایا کہ مشک و عنبر اور عرق گلاب جو اس کے پروں پر لگا ہوا تھا وہ سب جھڑ کر جبلہ کے تاج پر گر گیا۔ اور جبلہ فرطِ مسرت میں ہنسنے لگا اس کے بعد اس نے کنیزوں سے کہا جو اس کی دائیں جانب بیٹھی ہوئی تھیں کہ تم ہمیں ہنساؤ۔ کنیزوں نے سارنگی پر گانا شروع کیا۔

(۱) اللہ ہی کیلئے ہے اس جماعت کی بھلائی جسکے ساتھ میں نے گذشتہ زمانہ میں ایک روز مقام جلق میں شراب نوشی کیلئے ہم نشینی کی ہے۔ (۲) جو شخص بھی انکے پاس مقام بریص میں وارد ہوتا تھا اسی کو وہ لوگ خوش گلو شراب کے ساتھ ملا ہوا بردی نہر کا پانی پلاتے تھے۔
(۳) وہ لوگ جفنہ خاندان سے ہیں جن کے باپ کی قبر کے قریب ماریہ جیسے کریم (صاحب فضل عمیم) کی قبر ہے۔ (۴) انکے پاس مہمان آتے ہی رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کے کتے (مہمانوں کی کثرت آمد و رفت سے بیگانوں کے دیکھنے کے عادی ہو گئے اس لئے وہ) نہیں بھونکتے اور وہ لوگ آنے والے مہمانوں کے متعلق (ان کی کثرت کے بارے میں) کچھ نہیں پوچھتے (بلکہ ان سب کا اکرام کرتے ہیں)، (۵) وہ روشن چہرے والے، پاکیزہ نسب والے بلند ناک اپنے اسلاف کے نقش قدم پر ہیں۔

یہ اشعار سن کر جبلہ ہنستا ہوا مجھ سے کہنے لگا، جانتے ہو ان اشعار کا قائل کون ہے؟ میں نے کہا نہیں، اس نے کہا، شاعر دربار نبیؐ حضرت حسانؓ، اس کے بعد جبلہ نے ان کنیزوں سے کہا جو اس کی بائیں جانب بیٹھی تھیں کہ ہم کو رلاؤ، پس انہوں نے سارنگی پر گانا شروع کیا۔ لمن الدار اھ (۱) شہر عمان میں یہ کس کا مکان ہے جو باشندوں سے خالی ہے اور یرموک اور عمان کے مابین ہے (۲) یہ مکان (جس کے بارے میں تو سوال کر رہا ہے) آل جفنہ کا مکان ہے جو گردش ایام کے نزول کا ٹھکانا ہو گیا ہے (۳) مدت ہوئی کہ میں اپنے آپ کو اس جگہ میں دیکھتا تھا کہ میری نشست گاہ اور میرا مکان صاحب تاج شہنشاہ کے پاس تھا (۴) انکی مائیں ان کو روئیں اور وہ اس سے پہلے بھی رو چکی تھیں جبکہ وہ حوادث زمانہ میں مبتلا ہوئے تھے (۵) عید قریب آ گئی پس نوخیز لڑکیاں مونگے والی غذا کے لگانے میں جلدی کر رہی ہیں

یہ اشعار سن کر جبلہ اتنا رویا کہ اس کے آنسو ڈاڑھی پر بہہ پڑے، پھر اس نے کہا کہ یہ اشعار بھی حضرت حسانؓ کے ہیں۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھنے شروع کئے۔ تنصرت ا ھ (۱) شرفاء ایک طمانچہ کے سبب نصرانی ہو گئے حالانکہ اگر میں صبر کرتا تو اس میں کوئی نقصان نہ تھا

می کشید از حسرت و غم آہ سرد ❊ کانچہ من کردم دریں عالم کہ کرد

(۲) مجھے اس طمانچہ پر کبر و نخوت اور خصومت نے مجبور کیا ہے اور میں نے ہی کیوجہ سے اچھی خاصی آنکھ کو (دین اسلام کو) کانی آنکھ (نصرانیت) کے عوض فروخت کر ڈالا عنانِ نفس بدستِ ہوا رہا کردم ✽ خلافِ عقل و خرد کردم و خطا کردم

(۳) کاش میری ماں مجھے نہ جنتی اور میں اس بات کی طرف لوٹ آتا جو حضرت عمرؓ نے مجھ سے کہی تھی

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل ٭ کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

(۴) کاش میں جنگل میں اونٹوں کو چراتا ہوتا اور ربیعہ یا مضر کا قیدی ہوتا۔ (۵) کاش میرے لئے شام میں ادنیٰ درجہ کی معیشت ہوتی اور میں اپنی قوم کے ساتھ اندھا بہرا ہو کر بیٹھا ہوتا

کنوں بداں ماند و دانستم ندارد سود ٭ چہ سود گفتن بسیار کیں چرا کردم

——— اس کے بعد جبلہ نے حضرت حسانؓ کے متعلق دریافت کیا کہ وہ زندہ ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، تو انہیں
بہت سا مال، لباس اور عطیے لدی ہوئی اونٹنیوں کا حکم کیا اور کہا کہ حضرت حسانؓ کو میرا سلام کہہ دینا اور یہ مال اُن کو دیدینا اور اگر تو ان کو مردہ پائے
تو یہ مال ان کے احباب کو دیدینا اور ان کی قبر پر اونٹ ذبح کر دینا جب میں حضرت عمرؓ کے پاس واپس آیا تو میں نے پورا قصہ سنایا آپ نے فرمایا کہ تو نے
اس کیلئے خلافت کا کیوں نہ ضامن بنا جب وہ اسلام سے آتا تو اللہ رب العزت کوئی نہ کوئی صورت پیدا کر دیتا۔ پھر حضرت حسانؓ کو بلایا، آپ تشریف
لائے اس وقت آپکی بینائی ختم ہو چکی تھی حضرت حسانؓ نے داخل ہوتے ہی فرمایا: امیر المؤمنین! مجھے آل جفنہ کی بو آرہی ہے آپ نے فرمایا: ہاں یہ شخص انکے
پاس آیا ہے، حضرت حسانؓ نے فرمایا: لاؤ بھائی! جو کچھ انہوں نے تیرے ساتھ میرے لئے بھیجا ہے میں نے کہا: آپکو کیا علم ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ سخی آدمی ہے کہیں کمی
کی جا سکتی ہے، زمانہ جاہلیت میں میں نے انکی تعریف کی ہے پس انہوں نے قسم کھا رکھی ہے کہ آپکے جس جانکار سے بھی ملاقات ہوگی اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ
ہدیہ بھیجوں گا پس وہ میں نے کل مال آپکو دیدیا اور ان کے متعلق جو کچھ انہوں نے کہا تھا وہ بھی بتا دیا آپ نے فرمایا مجھے یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ میں مر
ہوتا اور تو میری قبر پر اونٹ ذبح کرتا۔

السِّيرَةُ النَّبَوِيَّةُ المُحَمَّدِيَّة

سیرت نبویہ

نسبُهُ صلى الله عليه وسلم
آپ کا نسب مبارک!

أما من أبيه فهو ابن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف ابن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة ابن خزيمة بن مدركة بن الياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان، وأما من أمه فهو ابن آمنة بنت وهب بن عبد مناف بن زهرة بن كلاب ففي كلاب يجتمع نسبه من الطرفين.

تشریح: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نسب باپ کی طرف سے یوں ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ والدہ کی طرف سے آپکا نسب یوں ہے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ابن آمنہ بنت وہب بن عبدمناف ابن زہرہ بن کلاب، پس آپ کا نسب طرفین سے کلاب بن مرہ پر جا ملتا ہے۔

وفاة أبيه صلى الله عليه وسلم
آپ کے والد کی وفات

تزوج أبوه عبد الله، آمنة، آمنة فحملت به صلى الله عليه وسلم فمات عنه وهو في بطن أمه ولم يورث مالاً ولا عرضاً إلا خمس جمال وأم أيمن وقطعة غنم.

besturdubooks.wordpress.com

تشریح :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد (ماجد خواجہ عبد اللہ نے (جو نہایت حسین خوبصورت جوان عالی ہمت اور دلیر تھے) آپ کی والدہ (ماجدہ بی بی آمنہ سے (جو اپنے زمانہ میں قریش کی تمام عورتوں پر شرافت پدری و نجابت مادری میں فوقیت رکھتی تھیں) شادی کی اور بی بی آمنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حمل قرار پاگیا آپ کے والد خواجہ عبد اللہ (پچیس برس اور تین مہینے کی عین شباب خیز عمر میں) انتقال کر گئے درانحالیکہ آپ بطن مادر ہی میں تھے (اور اس احاطہ میں مدفون ہوئے جہاں آپ کی نہیال کے لوگ مدفون تھے) آپ نے پانچ اونٹ اور ام ایمن اور چند بکریوں کے سوا وراثت کا کوئی مال اور سامان نہیں چھوڑا۔

ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کی ولادت باسعادت!

خوش وقت آں پدر کہ چنیں باشدش پسر * شاباش ازاں صدف کہ چنیں پرورد گہر
آباء از و مکرم و ابنا از و عزیز * صلوا علیہ ما طلع الشمس و القمر

وُلِدَ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ المکرمۃ عام الفیل یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ خلت من الربیع الاول علی الاصح من الاقوال کانت مضت علی میلاد سیدنا المسیح خمس مائۃ واحدی وسبعون سنۃ وبینہ وبین آدم اربعۃ الاف وستمائۃ سنۃ یروی انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان عند ولادتہ ناظراً ببصرہ الی السماء، وما وجدت امہ ثقل حملہ صلی اللہ علیہ وسلم کما تجد الحوامل۔

تشریح :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہر مکہ میں ہاتھیوں والے سال پیر کے دن بارہ ربیع الاول کو بقول صحیح صبح کے وقت پیدا ہوئے، حضرت عیسیٰ مسیح پر پانچ سو اکہتر سال گذر چکے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت آدم علیہ السلام کے درمیان چار ہزار چھ سو سال کا فصل ہے، مروی ہے کہ آپ بوقت پیدائش آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے آپ کی والدہ بی بی آمنہ کو آپ کے حمل کی مطلق تکلیف نہ ہوئی (اور چھ مہینے تک یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ آمنہ حاملہ ہے) جیسا کہ حاملہ عورتوں کو حمل کی وجہ سے تکلیف ہوا کرتی ہے۔

رضاعتہ صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلعم کی شیر خوارگی

کانت نساء قریش لا یرضعن اولادھن فارضعتہ امنۃ ایاما قلائل ثم ارضعتہ ثویبۃ جاریۃ ابی لھب ثم وقع بنت الشرف الاوفر والحظ الاکبر لحلیمۃ بنت ابی کبشۃ السعدیۃ و علیہ صلی اللہ علیہ وسلم الفطام عندھا و کانت ارضھا ذات جدب قحط والسماء غیر ماطرۃ، والانعام ھزلی مثل اربابھا، فعادت الارض کانھا روضۃ خضراء، والصحاری القفر کانھا دماء، وطالت الزروع، وامتلأت الضروع۔

حل لغات: قلائل جمع قلیلۃ، اوفر کامل مکمل، الفطام دیکھو صفحہ جدب بارش نہ ہونے کی وجہ سے خشک زمین ہزلی یہ غالباً ہزیب بمعنی ارب کی جمع ہے، ناکارہ، دماء سمندر، ضروع جمع ضرع تھن۔

besturdubooks.wordpress.com

تشریح: قریش کی عورتیں اپنی اولاد کو دودھ نہیں پلاتی تھیں، بلکہ ان کے ہاں صاحب ثروت لوگوں کے شیرخوار بچوں کو دوسری عورتیں اُجرت پر دُودھ پلاتی تھیں، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپکی والدہ محترمہ نے چند روز (یعنی صرف سات روز) دُودھ پلایا پھر ابولہب کی (آزاد شدہ) کنیز ثویبہ نے آپ کو (آٹھ دن) دودھ پلایا۔ بعدازاں یہ عظیم ترین شرافت اور کامل ترین حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے پہلے سال (جب آپکی عمر شریف کم وبیش ایک ماہ کی تھی) دایہ حلیمہ بنت ابی کبشہ سعدیہ کو نصیب ہوا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا مدت فطام آپ ہی کے پاس رہے اس وقت ملک کی سرزمین قحط ناک اور خشک والی تھی بارش بالکل بند تھی مویشی اور ان کے مالک بھاگ نکلے تھے پس آپ کی برکت سے زمین کی یہ حالت ہوگئی کہ گویا وہ سرسبز شاداب باغ ہے اور جنگل وبیابان گویا سمندر ہے کھیتیں بڑھ گئیں اور مویشیوں کے تھن دُودھ سے بھرپور ہوگئے۔

فائدہ: یہ ثویبہ وہی تھیں جنہوں نے آپکے چچا ابولہب کو آپکی پیدائش کی خوشخبری سنائی تھی اور ابولہب نے خوشی میں ان کو اسی وقت آزاد کردیا تھا۔ ثویبہ ہی نے آپکے دوسرے چچا حضرت حمزہ کو دودھ پلایا تھا۔ اس کے بعد خولہ بنت منذر نے اور پھر ایک تیسری عورت نے جو قبیلہ بنی سعد میں سے تھیں اور اس کے بعد تین اور عورتوں نے آپ کو دُودھ پلایا سب کا نام عاتکہ تھا۔

شق صدر صلی اللہ علیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شق صدر

۵ شق عن صدرہ وشق لہ البدر ❊ ومن شرط کل شرط جزاء

وفی السنة الرابعة أتاہ ملکان، فاضجعاہ فشقا صدرہ، واخرجا منہ علقة سوداء ثم غسلاہ ثم ردّاہ کما کان فرآہ الصبیان الذین کانوا معہ، فاسرعوا الی حلیمة السعدیة، واخبروھا بما جری علیہ صلی اللہ علیہ، فاسرعت الیہا صلی اللہ علیہ کان خطوة تقذفہا الی خطوة فوجدتہ صحیحًا، فردّتہ الی عبدالمطلب خشیة علیہ من أعدائہ، ثم قدمت بعد النبوة واسلمت مع زوجھا

تشریح: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے چوتھے سال (جبکہ اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ بکریاں چرانے جنگل میں گئے ہوئے تھے) دو فرشتے آئے اور انہوں نے آپ کو زمین پر لٹا کر آپکے سینہ مبارک کو چاک کیا اور خون کے سیاہ لوتھڑے کو دل سے نکال کر صاف کیا (یعنی وہ سیاہ خون جو بنی آدم میں زمانۂ آدم سے پشت در پشت چلا آتا ہے اور درحقیقت گناہ کی وہی اصل و بنیاد ہے نکال پھینکا، پھر آپکے دل کو معرفت ونبوت کا نور بھر کر، اس کی جگہ رکھدیا) اور سینہ برابر کردیا اور ٹانکے لگا دیئے سیلوں کی سیاہ دھاری آپ کی چنبر گردن سے ناف تک مدت العمر باقی رہی) جو بچے آپکے ساتھ تھے (جن میں سے حلیمہ کا لڑکا مسرود بھی ہے) وہ یہ کیفیت دیکھ کر لرزتے کانپتے، دوڑتے، ہانپتے، حلیمہ سعدیہ کے پاس آئے اور سارا ماجرا سنایا پس حلیمہ سعدیہ (یہ دہشت اثر خبر سُن کر اپنے شوہر حارث کو ہمراہ لے کر روتی ہوئی) آپ کی طرف دوانہ ہوئیں (رنج وپریشانی کا یہ عالم تھا کہ پیر رکھتی کہیں تھیں اور پڑتا کہیں تھا (رنگ فق تھا اور زبان پر یہ الفاظ تھے" ہائے میں لٹ گئی لوگو! میری چار برس کی کمائی برباد ہوگئی، میں اب آمنہ کو کیا منہ دکھاؤں گی حلیمہ پریشان وسراسیمہ جنگل میں پہنچی اور آپ کو (ایک ہرے بھرے درخت کے نیچے) صحیح سالم بیٹھے ہوئے پایا تو دوڑ کر آپکو چھاتی سے لگایا اور اپنی بیقراری بیان کی، آپنے تمام قصہ بیان کرکے تسلی دی۔ گو اس وقت حلیمہ کے بے چین دل کو تسکین ہوگئی

besturdubooks.wordpress.com

لیکن یہ خیال پیدا ہوگیا کہ اس خطرناک حالت میں اس نونہال کو اپنے پاس رکھنا نیکی برباد گناہ لازم کا مصداق بننا ہے اس لئے حلیمہ نے آپ کو آپکے دشمنوں کے خوف سے خواجہ عبد المطلب کے پاس (مکہ) میں پہنچا دیا (آپکے دادا عبد المطلب نے حلیمہ کو ایک ہزار اونٹنیاں اور پچاس حل سونا حق خدمت گذاری میں بطور انعام دیکر نہایت عزت کیساتھ رخصت کیا) حلیمہ سعدیہ نبوت کے بعد حاضر خدمت ہوکر اپنے شوہر کی معیت میں مشرف باسلام ہوئیں۔

وفاة أمه صلى الله عليه وسلم ولما بلغ صلى الله عليه وسلم السادسة من عمره، زارت أمه آمنة أخوالها من بني النجار في المدينة فلما رجعت وهو معها وبلغت الأبواء (قرية بين مكة والمدينة) توفيت (رضي ذلك) إلى أم أيمن فخرجت اليه وقدمت به الى مكة وكانت مولاة له قد ورثها من ابيه) وضمه عبد المطلب، وأحبه حباً شديداً و تتابعت على قريش سنون مجدبة، فهتفت امرأة من قومه ان يستشفعوا بهذا النبي فقام عبد المطلب واعتضد به صلى الله عليه وسلم، ورفعه على عاتقه، فاستسقى به، فلم يلبثوا اذ مطروا وصاروا في خصب ورفاهية عيش ۔

حل لغات سنون جمع سنة سال، مجدبہ قحط ناک سال، ہتفت بمعنی صاحت، اعتضد شانہ پکے لیا، خصب فراخ سالی، رفاہیۃ خوش عیشی وارزانی۔

تشریح

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عمر کے چھٹے سال کو پہنچے تو آپکی والدہ محترمہ اپنے قبیلہ بنی بخار کے بھائیوں سے ملاقات کیلئے مدینہ تشریف لے گئیں (اور ایک ماہ ٹھہر کر) جب واپس ہوئیں تو راستہ میں موضع ودان کے قریب ابواء کے مقام میں جو مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ہے انتقال ہوگیا اور وہیں مدفون ہوگئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ام ایمن لیکر مکہ پہنچیں جو آپکی لونڈی تھیں اور آپ کو ترکہ پدری میں ملی تھیں۔ آپ کے دادا عبد المطلب نے آپکو محبت و شفقت کیساتھ سینہ سے لگایا۔ ادھر اہل قریش لگاتار قحط سالیوں میں مبتلا تھے (اور کوئی تدبیر نہ بن پڑتی تھی) آپکی قوم کی ایک عورت نے کہا اس نبی کے ذریعہ شفاعت چاہو، چنانچہ عبد المطلب نے آپ کو کندھوں پر اٹھا کر آپ کے واسطے سے پانی طلب کیا تو فوراً بارش ہوئی اور سرسبزی و شادابی فراخی عیش نصیب ہوگئی۔

وفاة عبد المطلب ثم كفله ابو طالب بعد ما كفله عبد المطلب سنتين و توفي حين مضت من عمره مائة واربعون سنة۔

عبد المطلب کا انتقال

تشریح: خواجہ عبد المطلب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سالہ کفالت کے بعد بی بی آمنہ سے دو سال دو ماہ دس یوم بعد جب کہ آپ کی عمر شریف آٹھ سال کی ہوئی، ایک سو چالیس سال کی عمر میں انتقال کیا اور عبد المطلب کے بعد خواجہ ابو طالب نے آپ کی کفالت کا حق ادا کیا۔

رحلته الاولى الى الشام وفي الثالثة عشر تهيأ ابو طالب للخروج الى الشام فاخذ صلى الله عليه وسلم زمام ناقته، وقال: يا عم! الى من تكلني؟ لا اب لي ولا أم، فرق له فخرج به، وتفرس فيه ابو طالب من علائم النبوة مالم يره من

ملک شام کی طرف آپکا پہلا سفر

besturdubooks.wordpress.com

قبلُ من اِظلال الغمامة، وخاتم النبوة، ولم يمض فی هذا السفر الا ايام قلائل حتی عاد سريعًا الی مكة بعد ما فرغ من تجارته وقد ربح فيها ربحًا كثيرًا

حل لغات زمام مہار۔ تخلّی، تخلّی وکل رض، وکلاً و وکولاً۔ الیہ الامرُ سپرد کرنا۔ تفرّس فیہ کسی کے اندر علامت سے خیر پہچاننا۔ علائم جمع علامت۔ اظلال سایہ ڈالنا۔ غمامۃ بادل:۔

تشریح:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے تیرھویں سال ابوطالب نے ملک شام کے سفر کا قصد کیا، اور مشقّتِ سفر کے خیال سے آپ کو اپنے لڑکوں کے ساتھ مکہ میں چھوڑنا چاہا، جب ابوطالب اونٹ پر سوار ہونے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے زانو سے لپٹ کر رونے لگے، اور آپ نے اونٹ کی مہار پکڑ کر فرمایا: چچا! مجھے یہاں کس پر چھوڑے جاتے ہو، نہ میرا باپ ہے نہ ماں، یہ سن کر ابوطالب کا دل بھر آیا، اور آپ کو اپنے ساتھ لے لیا۔ ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں (اس سفر کے اندر) بہت سی وہ علاماتِ نبوت معلوم کیں جو اس سے پہلے نہیں دیکھی تھیں مثلاً بادل کا سایہ افگن ہونا۔ مہرِ نبوت کا ظاہر ہونا، احجار و اشجار کا سلام کرنا اور سربسجود ہونا وغیرہ۔ کُل اس سفر میں چند ہی روز گذرے تھے کہ آپ تجارت سے فارغ ہو کر بہت جلد مکہ واپس ہو گئے اور تجارت میں غیر معمولی فائدہ ہوا۔

(فائدہ) اس سفر سے ابوطالب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت جلد واپس ہونے کی وجہ یہ تھی کہ جب ابوطالب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملک شام کی طرف روانہ ہوئے تو سرحدِ شام پر شہر بصریٰ کے قریب قافلہ ٹھہرا اور اسی جگہ بحیرا راہب سے ملاقات ہوئی جو ابوطالب کا دوست اور اپنے مذہب نصرانیت کا بڑا زبردست عالم تھا۔ بحیرا گرجا میں بیٹھا ہوا دیکھ رہا تھا کہ آپ پر ابر سایہ کئے ہوئے ہے اور درختوں کی ٹہنیاں آپ پر جھکی پڑتی ہیں اس سے قبل یہ خلوت گزیں راہب کسی آیندہ و روندہ مسافر سے بات بھی نہ کرتا تھا مگر اب کی بار بحیرا نے تمام قافلہ کی دعوت کی اور کہلا بھیجا کہ اے جماعتِ قریش مناسب ہے کہ بچے بوڑھے، حُر اور غلام تم سب ہی آؤ اور میری دعوت میں شریک ہو۔ چنانچہ سب لوگ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچہ ہونے کے سبب قافلہ میں درخت کے نیچے بٹھا گئے جب بحیرا نے دیکھا کہ قریش کے لوگ آگئے مگر وہ نور و برکت نہیں ہے جس کی توقع میں دعوت ہوئی تھی تو دریافت کیا کہ کس کو چھوڑ آئے چنانچہ حضرت بلائے گئے اور آپ کو بحیرا نے نہایت شوق و عظمت کے ساتھ اپنی گود میں لے لیا آپ کی پشت پر مہرِ نبوت دیکھی اور ابوطالب سے آپ کا نام اور بچپن وغیرہ کے کل حالات دریافت کئے اور انجیل کی بشارتوں کے بالکل موافق پاکر آپ کے نبی آخر الزماں ہونے سے ابوطالب کو مطلع کیا اور بڑے زور سے نصیحت کی کہ خبردار ابوطالب! ان کو ملک شام میں نہ لیجانا، یہودی دیکھ پائیں گے تو بُری طرح سے پیش آئیں گے اور آئندہ ہر جگہ اور ہر وقت اس لڑکے کی حفاظت کرتے رہنا کیونکہ یہ اپنے ملک کا آزاد کرانیوالا اور اپنے زمانہ میں نبی ہوگا۔ چنانچہ ابوطالب نے اپنا سفر جلد ختم کیا اور سیدنا کو لے کر بعافیت مکہ واپس ہو گئے۔ (تاریخ اسلام تبغیر)

رحلتُه الثانيةُ الی الشام
ملک شام کی طرف آپ کا دوسرا سفر

وفی السنة الخامسة والعشرين خرج صلی اللہ علیه وسلم الی الشام للتجارة لما بعثته سيدتنا خديجة الكبری بنت خويلد رضی اللہ تعالیٰ عنها وكانت من اهل ثروة من قريش، وكان معه صلی اللہ علیه وسلم غلامها ميسرةُ، فرأی منه خوارق وسمع من نسطورا الراهب شهادتَه بالنبوة وعاد صلی اللہ علیه وسلم بأربح تجارة۔

تشریح:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی عمر کے) پچیسویں سال بغرض تجارت ملک شام کی طرف روانہ ہوئے جب کہ آپ کو سیدہ خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد بن عبدالعزیٰ بن قصی نے (اپنے مال بطریق مضاربت برائے تجارت) بھیجا تھا کیونکہ خدیجہ آپ کی

besturdubooks.wordpress.com

امانت و دیانت کے حالات خود بھی سن چکی تھیں اور اپنے بھتیجے فلیمہ کی زبانی آپکے ذاتی اوصاف حمیدہ پورے طور پر ان کے ذہن نشین ہوگئے تھے، سیدہ خدیجہ قوم قریش کی (ایک) مالدار (بیوہ) عورت نہایت حسینہ اور عاقلہ تھیں آپ کے ساتھ اس سفر میں (خدیجہ کا خاص غلام میسرہ (اور ایک عزیز خزیمہ بن حکیم تھا) جس نے آپکے حالات سفر اور آپکی عجیب کرامتیں دیکھیں اور نسطورا راہب سے آپ کی نبوت کی شہادت سنی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مال تجارت میں) دو چند نفع کے ساتھ (دوپہر کے وقت مکہ) واپس ہوئے (اور خدیجہ کو ان کا مال دے کر اپنا حق جو معاملہ مقررہ میں آپ کو خدیجہ کی طرف سے دیا گیا لے کر اپنے چچا ابوطالب کے پاس آئے اور اپنی کمائی ان کے سامنے رکھ کر اس سعادت مندی کا ثبوت دیا جو ہر شریف النسل کو زیبا ہے)

التزوج بخديجة
خدیجہ سے نکاح

ولما أخبر ميسرةُ خديجةَ ما رأى من خوارق النبي صلى الله عليه وسلم ورأت بعضها، رغبت في التزوج به، فتزوجها في هذه السنة على عشرين دينارا (وهي بنت اربعين سنة وقيل في ذلك) فولدت اولاده كلها الا ابنه ابراهيم، ولم ينكح صلى الله عليه وسلم امرأة قبلها ولا بعد نكاحها في حياتها حتى ماتت (وكانت وفاتها في شوال بعد بعثه بثلاث سنين) وولدت له زينب ورقية وام كلثوم وفاطمة والقاسم والطاهر والطيب وماتوا قبل دعواه صلى الله عليه وسلم النبوة، وادركت الاناث فاسلمن وهاجرن۔

تشریح: جب میسرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کرامتیں خدیجہ سے بیان کیں اور بعض کرامتیں خود خدیجہ نے بھی اپنی آنکھ سے دیکھ لیں تو آپ کے ساتھ نکاح کرنے کی خواہش پیدا ہوگئی (اور ایک عورت نفیسہ نام کی معرفت ابوطالب کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا۔ ابوطالب کو خود بھی خیال تھا کہ آپ کا کسی شریف زادی کیساتھ نکاح کر دیا جائے) چنانچہ چار سو اشرفیوں پر آپ نے خدیجہ کے ساتھ نکاح کر لیا، خدیجہ کی عمر اسوقت اگرچہ چالیس برس (یا اس سے بھی زیادہ) کی تھی (لیکن تناسب اعضاء اور قدرتی حسن کے سبب جوان معلوم ہوتی تھیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم کے ماسوا (جو ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے تمام اولاد انہیں کے بطن سے تولد ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے پہلے اور آپکے بعد آپکی زندگی میں کسی عورت سے نکاح نہیں کیا۔ یہاں تک کہ بی بی خدیجہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے تین سال بعد ماہ شوال میں انتقال ہوگیا۔ آپ کے بطن سے چار صاحبزادیاں یعنی زینب، رقیہ، ام کلثوم، فاطمہ اور تین صاحبزادے یعنی قاسم، طاہر، طیب تولد ہوئے، آپکے صاحبزادے تو آپکی دعوت نبوت سے قبل ہی انتقال کر گئے اور صاحبزادیاں مدت بلوغ کو پہنچیں تو سبھوں نے اسلام قبول کیا اور آپکے ساتھ ہجرت کی۔

(تنبیہ) عبارت مذکورہ "وکانت وفاتہا فی شوال بعد بعثہ بثلاث سنین" میں لفظ ثلاث غلط ہے کیونکہ حضرت خدیجہؓ کا سنہ وفات سنہ نبوی ہے جیسا کہ خود صاحب کتاب نے عنوان "موت ابی طالب و خدیجہ" کے ذیل میں لکھا ہے، نیز یہاں ماہ وفات شوال ہے اور دیگر مورخین نے ماہ وفات رمضان ذکر کیا ہے:۔ (فائدہ اولی) حضرت خدیجہؓ کے بعد جو ازواج مطہرات آپ کے نکاح میں آئیں وہ حسب ذیل ہیں (۱) حضرت سودہؓ ۱۰ نبوی میں نکاح ہوا اور حضرت عمرؓ کے آخر ایام خلافت میں انتقال ہوا (۲) حضرت عائشہ صدیقہؓ۔ یہ حضرت صدیق اکبرؓ کی صاحبزادی تھیں سنہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاشانہ اقدس میں آئیں، ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ میں انتقال فرمایا اور جنت

البقیع میں مدفون ہوئیں، ان کا حجرہ مبارکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آرام گاہ ہے (۳) حضرت حفصہؓ یہ حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھیں ۳ھ میں آپ نے نکاح فرمایا اور ۴۵ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا

(۴) حضرت زینبؓ بنت خزیمہ ۳ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کا انتقال ہوا (۵) حضرت ام سلمہؓ ۶۳ھ میں انتقال ہوا اور جنت البقیع آرام گاہ ہے۔ (۶) حضرت زینب بنت جحش ۲۰ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا (۷) حضرت جویریہؓ۔ ماہ ربیع الاول ۵۰ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی (۸) حضرت ام حبیبہؓ حضرت ابوسفیان کی صاحبزادی ہیں ۶ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا اور ۴۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی (۹) حضرت میمونہؓ۔ ۵۱ھ میں مقام سرف میں انتقال ہوا اور وہیں آسودہ خواب ہیں (۱۰) حضرت صفیہؓ۔ ۵۰ھ میں انتقال ہوا (۱۱) حضرت ماریہ قبطیہؓ محرم ۱۶ھ میں وفات پائی:۔

(فائدہ ثانیہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد امجاد میں سب سے پہلے حضرت قاسم پیدا ہوئے جو چار سال کی عمر میں مکہ ہی میں فوت ہوگئے تھے، انھیں کے نام سے آپ کی کنیت "ابو القاسم" ہوئی، ان کے بعد حضرت زینبؓ تولد ہوئیں جنکے شوہر حضرت ابوالعاص بن ربیع تھے، ان کے بعد حضرت عبداللہ پیدا ہوئے جنکا لقب طیب وطاہر تھا (کتب میں جو ان کو دو فرزند شمار کئے ہیں یہ صحیح روایت کے خلاف ہے) ان کے بعد حضرت رقیہؓ پھر ام کلثومؓ ان دونوں کے سرتاج حضرت عثمان غنیؓ تھے (حضرت رقیہؓ کے انتقال کے بعد حضرت ام کلثومؓ سے نکاح ہوا) انکے بعد حضرت فاطمہؓ پیدا ہوئیں یہ کل اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے ہے، تیسرے صاحبزادے حضرت ابراہیم ہیں جو ماریہ قبطیہ کے بطن سے پیدا ہوئے، صاحبزادے سب کم سنی ہی میں فوت ہوگئے تھے، ہاں لڑکیاں سب جوان ہوئیں اور ان کی شادیاں بھی ہوئیں لیکن ان سب میں سوائے حضرت فاطمہؓ کے جو سب سے چھوٹی تھیں اور کسی صاحبزادی سے نسل نہیں چلی، حضرت فاطمہؓ کے چار بچے ہوئے دو بیٹے یعنی حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ اور دو بیٹیاں یعنی حضرت زینبؓ اور ام کلثومؓ

بناء الكعبة

خانہ کعبہ کی تعمیر

رو بحرم نہ کہ دراں خوش حریم ❁ ہست سیہ پوش نگارے مقیم

قبلۂ خوبان عرب روئے او ❁ سجدۂ شوخان عجم سوئے او

وَفِي سَنَةِ سِتٍّ وَثَلَاثِيْنَ مِنْ مَوْلِدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَتْ قُرَيْشٌ اَلْكَعْبَةَ وَتَرَاضَتْ بِهٖ، فَوَضَعَ الْحَجَرَ

تشریح:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کے چھتیسویں سال قریش نے خانہ کعبہ کی از سر نو تعمیر کی اور سب نے آپ کو اس کام کیلئے بطیب خاطر پسند کیا چنانچہ آپ نے (بنفس نفیس، اس پتھر کو اس جگہ رکھدیا جہاں پہلے رکھا ہوا تھا)

تعمیر کعبہ کی تفصیل | آپکی عمر ۳۵ سال کی تھی کہ اہل مکہ میں خانہ کعبہ کو از سر نو تعمیر کرنیکا خیال پیدا ہوا کیونکہ موجودہ خانہ کعبہ بناء ابراہیم پر غیر مسقف

besturdubooks.wordpress.com

قائم تھا اور اس کی دیواریں چھوٹی تھیں اور بارش کا پانی اندر آجاتا تھا اس کے علاوہ کعبہ میں نذر و نیاز کی بیش قیمت اشیاء کا کچھ حصہ خاندان بنی ملیح بن عمرو کے غلام دویک نامی شخص کے پاس پایا گیا جس سے پتہ چلا کر خزانۂ بیت اللہ میں چوری ہوئی جس کی حفاظت بھی آئندہ کیلئے ضروری تھی اس لئے کہ ہر شخص تعمیر بیت اللہ کا خواہاں تھا انہی دنوں جدہ کے کنارے کسی بڑے تجارتی جہاز کے ٹوٹ کر تباہ ہوجانے کے سبب لکڑی اور لوہے کا سامان مفت ہاتھ لگ گیا تھا اس لئے اس خیال میں پختگی پیدا ہوگئی لیکن اس کنویں میں جس کے اندر خانہ کعبہ کی نیاز اور نذریں قبولیت کی امید پر ڈالی جاتی تھیں ایک زہریلا خوفناک اژدہا رہتا تھا جس کا معمول تھا کہ ہر روز صبح کو کنویں سے باہر نکل کر کعبہ کی دیوار پر آبیٹھتا اور جو کوئی اس کے پاس جاتا اوپر اٹھاتا اور منہ پھاڑ کر اس پر حملہ آور ہوتا تھا اس لئے کسی نے خانہ کعبہ کے پاس جانے کا نام نہ لیا۔ اللہ کی شان ایک روز صبح کے وقت وہ اژدہا دیوار پر بیٹھا ہوا تھا کہ دفعتہً ایک پرندہ آسمان سے اترا اور اژدہے کو اپنے سخت پنجوں میں داب کر اڑا لے گیا اور قوت کے ہر فرد بشر کا خوف زدہ دل مطمئن تو ہوا تاہم یہ کسی کی ہمت نہ ہوتی تھی کہ محترم گھر کی دیوار پر کھڑا ہو۔ ایک بار ابو وہب بن عمرو نامی ایک شخص جرأت کرکے آگے بڑھا اور بیت اللہ کا ایک پتھر اکھاڑ کر زمین پر ڈالنا چاہا مگر کامیاب نہ ہوا کیونکہ وہ پتھر ہاتھ سے چھوٹ کر دوبارہ اپنی جگہ جا چپکا ہوا یہ دیکھ کر رہی سہی ہمت بھی جاتی رہی چند روز اسی حالت پر گذر گئے آخر ولید بن مغیرہ جوان پھاوڑا لے کر کعبہ کی دیوار پر جا چڑھا اور سب سے پہلے رکن یمانی کے متصل پھاوڑا چلایا اور خانہ کعبہ کو شہید کرنا شروع کردیا۔ رات بھر باشندگان مکہ اس کے منتظر رہے کہ دیکھو ولید پر کوئی آسمانی آفت نازل ہوتی ہے یا نہیں جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ ولید پھاوڑا لئے ہوئے ہنستا ہوا کعبہ کی طرف جا رہا ہے تو سب کی ہمتیں بندھ گئیں اور سب نے مل کر بنیادوں تک خانہ کعبہ کو شہید کردیا اس کے بعد بیت اللہ کی تعمیر شروع ہوئی اور جب وقت آیا کہ حجر اسود کو اس کی جگہ رکھا جائے تو قبائل میں پھوٹ پڑ گئی کیونکہ ہر شخص کی یہی خواہش تھی کہ یہ پاک پتھر میرے ہاتھوں اپنے مقام تک پہنچے یہاں تک کہ بنو عدی اور بنو عبدالدار نے خون سے بھرے پیالہ میں ہاتھ ڈبوئے اور قسم کھائی کہ خون بہادیں گے مگر حجر اسود کو دوسروں کے ہاتھوں رکھتے ہوئے نہ دیکھ سکیں گے پانچ دن کے بعد مسجد حرام میں کمیٹی ہوئی اور بہتیرے رد و بدل کے بعد چند بوڑھے سرداروں نے مشورہ دیا کہ صبح ہوتے سب سے پہلے جو شخص حرم شریف کے اس دروازے سے ہو کر گذرے اس کو منصف قرار دو کہ جس کو وہ شخص کہے وہ حجر اسود رکھدے اس پر سب نے اتفاق کیا صبح کو کس جانب سے سب سے پہلے گذرنے والے شخص سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے جن کا حکم ہونا سب نے بطیب خاطر پسند کرلیا چنانچہ آپ نے سرنیچا کرکے اس طرح فیصلہ کیا کہ ایک بڑی چادر میں حجر اسود کو رکھ لیا جائے اور ہر قبیلہ کا صاحب عزت سردار اس چادر کو تھامے تاکہ تمام قبائل کے ہاتھوں یہ پتھر اپنی جگہ پہنچے اس عجیب خوش تدبیری پر چاروں طرف سے صدائے آفرین بلند ہوئی اور قبائل کے سرداروں نے اس طرح حجر اسود کو اس کی جگہ پہنچا دیا اس کے بعد سیدنا محمد آگے بڑھے اور بنفس نفیس اس پتھر کو چادر سے نکال کر اس جگہ رکھ دیا جس جگہ وہ پہلے رکھا ہوا تھا (تاریخ اسلام مکمل)

ابتداءُ الوحی

آغاز وحی

سے وانت علیہ اربعون فاشرقت ☼ شمس النبوۃ منہ فی رمضان

ولما تم له اربعون سنة، أوحى اليه بحراء "اقرأ باسم ربك" وعُلِّم الوضوء والصلوٰة ركعتين فعاد الى خديجة، واخبرها بما جرى عليه فآمنت به، وتوضأت، وصلت يوم الاثنين الثاني عشر من الربيع الاول وآمن به ابو بكر ـــ

تشریح : جب آپ کی عمر شریف چالیس سال کی ہو گئی تو غارِ حرا میں آپکے پاس وحی بھیجی گئی "اقرأ باسم ربک" اور وضو کی اور دو رکعت نماز کی تعلیم دی گئی۔ آپ خدیجہؓ کے پاس واپس آئے اور سارا ماجرا سنایا، سیدہ خدیجہ آپ پر ایمان لے آئیں اور بارہ ربیع الاوّل کو دوشنبہ کے دن وضو کر کے نماز پڑھی اور حضرت ابو بکر صدیق بھی آپ پر ایمان لے آئے۔

خلعتِ نبوت کا تفصیلی بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء ہی سے رحم دل انصاف پسند غریب پرور اور قوم کے ہمدرد تھے آپ کو ہر وقت اپنی قوم کا فکر رہتا تھا ہمیشہ دریائے فکر میں غرق رہتے تھے اسی وجہ سے آپ کو تنہائی سے عشق تھا اور ہر سال ماہِ رمضان میں مع اہل وعیال کوہِ حرا پر جا کر رہتے اور شب و روز دعا مانگتے تھے، جب آپکی عمر شریف کا چالیسواں سال شروع ہوا تو کفر کی تاریکی کے کافور ہونے صحفِ سابقہ کی پیشین گوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آگیا اور آپ کی قوتِ قدسیہ کے فیضان ظاہر ہونے شروع ہو گئے اور سچے خواب اور اللہ کے نورانی فرشتے نظر آنے لگے۔ ایک مرتبہ آپ حسبِ عادت کوہِ حرا کے غار میں سوچ اور فکر کا کل اوڑھے کسی گہرے فکر میں مستغرق بیٹھے تھے رمضان المبارک کا مہینہ تھا کہ حضرت جبرئیلؑ نے بصورتِ بشر سامنے آکر ریشمین کپڑے پر لکھی ہوئی سب سے پہلی وحی "اقرأ باسم ربک الذی خلق" سامنے کی اور کہا، پڑھو، آپ چونکہ اُمّی تھے اس لئے آپنے فرمایا، میں پڑھنا نہیں جانتا۔ جبرئیل نے آپ کو چھاتی سے لگایا اور معانقہ میں خوب بھینچ کر چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھو، آپنے پھر وہی جواب دیا اور پے درپے تین بار ایسا ہونے پر آپنے بسم اللہ کہہ کر وحیِ ربانی کو پڑھا روح القدس کے دبانے کے سبب آپکے جسم پر کپکپی پیدا ہو گئی گویا آپ کو جاڑا چڑھ آیا، آپ ایسے خوف زدہ ہو کر گھر واپس آئے اور خدیجہ سے یہ کہہ کر کہ مجھے جلد کپڑا اڑھا دو لیٹ رہے، جب کچھ افاقہ ہوا تو آپنے سارا قصہ بی بی خدیجہ سے بیان کیا اور یہ بھی فرمایا کہ مجھ کو اپنی جان کا اندیشہ ہے بی بی خدیجہ خود سمجھدار تھیں نیز اپنے بھائی ورقہ بن نوفل کی زبانی خواب کی تعبیر سنکر اس بابرکت زمانہ کی متوقع تھیں اس لئے صورتِ حال سمجھ گئیں اور آپ کو تسلی دیتے ہوئے عرض کیا: آپ یتیم بچوں پر ترس کھانے بیوہ اور رانڈ عورتوں پر رحم کرنے اور ہمیشہ سچ بولنے والے ہیں، آپ کی نیک عادت آپکے پاکیزہ خصائل آپکی محمودہ صفات ہر شخص جانتا ہے، آپ کی مہمان داری غرباء نوازی برادر پروری ضرور اچھا اور بہتر نتیجہ دکھائے گی پس آپ ہرگز خوف نہ کریں خداوند تعالیٰ آپکا بال بھی بیکا نہ ہونے دے گا اس کے بعد بی بی خدیجہ آپکو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اور سارا قصہ آپ سے بیان کیا چونکہ ورقہ بن نوفل مذہب یہودیت ونصرانیت کے بڑے زبردست عالم علاماتِ نبوت کے ماہر اصولِ دین کے شناسا تھے اس لئے یہ مبارک قصہ سنتے ہی پکار اُٹھے کہ یہ وہی ناموس جبرئیل فرشتہ ہے جو موسیٰ بن عمران کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ ورقہ کا یہ قول سن کر آپکو تسلی ہوئی پس آپ اُٹھے اور کعبہ کے طواف میں جا مشغول ہوئے۔ آپ طواف کر رہے تھے کہ ورقہ بھی حرم شریف میں داخل ہوئے اور آپسے سارا قصہ آپکی زبانی سن کر سرِ مبارک پر جھک کر بوسہ دیا اور کہا کہ اے محمد! گھبراؤ نہیں تم کو پیغمبری کا خلعت مرحمت ہوا ہے تم کو مبارک ہو بیشک تم وہی نبی ہو جن کی بشارتیں آسمانی کتابوں میں دی گئیں ہیں مگر وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ تمہاری قوم تم کو جھٹلائے گی اور مخالف و دشمن ہو کر تم کو جلاوطن کریگی اور تم کو مکہ چھوڑنا پڑے گا اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو دل وجان سے تمہاری مدد کر کے عزت حاصل کروں گا۔ ورقہ کی حسرت دل کی دل ہی میں رہی۔ اس لئے کہ چند روز بعد ہی ان کو دنیا چھوڑنی پڑی اور راہی دار البقاء ہوئے! ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے باہر پہاڑی وادی میں کھڑے تھے کہ جبرئیل نازل ہوئے اور وادی کی ایک جانب پاؤں مارا جس سے چشمہ نمودار ہوا روح الامین نے اس میں وضو کیا اور آپ دیکھتے رہے اس کے بعد آپنے بھی اسی طرح وضو کیا پھر جبرئیل نے نماز پڑھائی اور آپنے اقتداء کی۔ آنحضرت پر سب سے پہلے عورتوں میں حضرت خدیجہ اور بالغ مردوں میں ابو بکر صدیق (جنکی عمر کم وبیش اڑتیس سال کی تھی) اور نابالغ لڑکوں میں حضرت علی بن ابی طالب اور آزاد شدہ غلاموں میں زید بن حارثہ مشرف باسلام ہوئے۔ (تاریخ اسلام بحذف وتغیر)

besturdubooks.wordpress.com

الدّعوة

دعوۃ اسلام

سہ

نور او چوں اصل موجودات بود ❋ ذات او چوں مصطفیٰ ہر ذات بود
واجب آمد دعوت ہر دو جہانش ❋ دعوت ذرات بیداو نہانش (عطار)

وكان يدعو الناس سرًّا ثلاث سنين، الى ان نزلت فاصدع بما تؤمر في السنة الرابعة من نبوته فاظهر الدعوة، ولبّى دعوته رجال عديدة ولما سمع اهل مكة ما قال صلى الله عليه وسلم في من مات على الكفر والشرك من آبائهم واجدادهم وفي اوثانهم اشتد غيظ الكفار عليه، وقالوا لابي طالب انت كبيرنا وسيدنا فانصفنا من ابن اخيك، ومره ان يكف من شتم آلهتنا وذم آبائنا فكلمه ابو طالب: فقال: يا عم! ادعوهم الى كلمة تدين لهم العرب ويملكون بها العجم، قال ابو جهل: ما هي؟ وابيك لنعطينك وعشرة امثالها، قال: لا اله الا الله، فنفروا، وغضبوا، فقال ابو طالب: يا ابن اخي ان قومك قد جاؤني، وقالوا لي كذا وكذا، فابق علي وعلى نفسك، فظن صلى الله عليه وسلم انه ضعف عن نصرته فقال: والله لا اترك هذا، ثم استعبر وبكى، وولى، فناداه وقال يا ابن اخي افعل ما احببت، وقل ما شئت، فغضب العرب حينئذ، ووثب كل قبيلة على من فيها من المسلمين، وعذبوهم، وفتنوهم

حل لغات فاصدع صدع (ف) صدعا. الشیء اسطرح پھاڑنا کر جدا ہو۔ الامر ظاہر کرنا۔ بالحق حق بات کو کھلم کھلا بیان کرنا۔ عدیدۃ گنے چنے، یکف دیکھو ص۳ شتم دیکھو ص۶ تدین دیکھو ص۶۵ ابق ابقاء سے امر مخاطب ہے ابقی علیہ رحم کرنا، مہربانی کرنا۔ استعبر آنسو بہانا، غمگین ہونا۔

تشریح:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین سال تک خفیہ طریقے سے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے رہے یہاں تک کہ نبوت کے چوتھے سال یہ آیت نازل "فاصدع بما تؤمر" آپکو جس بات کا حکم کیا گیا ہے اس کو صاف صاف سنا دیجئے، چنانچہ آپنے (حسب حکم خداوندی) کھلم کھلا اسلام کی دعوت دی جس پر گنے چنے لوگوں نے لبیک کہا۔ جب اہل مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے آباء واجداد کی برائی (اور یہ کہ نادہم جہنم کیساتھ ہیں) اور اپنے بتوں کی برائی (انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم کیساتھ) سنی تو آپ پر ان کا غصہ بڑھ گیا اور (سرداران مکہ یعنی ربیعہ کے دونوں بیٹے عتبہ، شیبہ اور ابو البختری بن ہشام، اسود بن مطلب، ولید بن مغیرہ، ابوجہل، عاص بن وائل، حجاج کے دونوں بیٹے نبیہ اور منبہ وغیرہم) سب نے ابوطالب کے پاس آکر کہا! ابوطالب! آپ ہمارے بڑے ہیں، سردار ہیں لیکن ہم سے یہ نہیں ہوسکتا کہ تمہارے بھتیجے سے اپنے معبودوں، باپ دادوں کی گالیاں سنتے رہیں، لہٰذا آپ انکو انصاف کیساتھ کہہ دیجئے کہ (یا تو) ہمارے معبودوں کے سب وشتم اور ہمارے باپ داداؤں کی مذمت کرنے سے باز آجائیں، ورنہ ہم اپنا بدلہ لیکر دل کی سوزش رفع کرنے پر مجبور ہیں، ابوطالب نے آپ سے بات چیت کی، آپنے فرمایا! میں قوان کو (صرف) ایک بات کی دعوت دے رہا ہوں (اگر یہ اسکو مان لیں تو) انکے سب عرب تابع ہوجائینگے اور سارے عجم کے مالک ہوجائیں گے، ابوجہل نے کہا: وہ کیا؟ آپکے پدر بزرگوار کی قسم (ایک نہیں تمہاری دس باتیں ماننے کو تیار ہیں) آپنے فرمایا؟ "لا الٰہ الا اللہ" پس وہ سب ناراض ہوکر چلے گئے، ابوطالب نے کہا: برادر زادے! تیری قوم نے مجھے

besturdubooks.wordpress.com

پریشان کر رکھا ہے اور وہ بہک کر گئے ہیں پس تم (اس سے باز آجاؤ اور) خیر اور پر اور اپنے اوپر رحم کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خیال فرمایا کہ چچا میری مدد کرنے سے عاجز ہو گئے لیکن اس سے آپ کے مضبوط ارادے میں ذرا بھی جنبش نہیں آئی اور آپ نے (نہایت استقلال سے) جواب دیا کہ میں اپنا کام نہیں چھوڑ سکتا (تاہم آپکو اپنے اس مہربان محافظ سے چھوٹنے کا افسوس ہوا جس کے کنار عاطفت میں آپ تیس برس سے کچھ اوپر گذار چکے تھے اس لئے) آپ آنسو بہانے لگے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور چچا کے پاس سے اس طرح اٹھ چلے (کہ گویا یہ محبت بھری نظریں پلٹ گئیں اور یہ دیرینہ خیالات سرسری ملاقات کو آخری ملاقات بنا چکے) ابوطالب کے قلب پر ایک چوٹ لگی اور آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زور سے پکارا اور جب آپ واپس ہوئے تو کہا برادر زادے اجی جو تمہارا جی چاہے کہو اور جو دل میں آئے (بے کھٹکے) کرو، یہ سنکر اہل عرب کا غصہ اور بڑھ گیا اور ہر قبیلہ اپنے قبیلے کے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑا اور طرح طرح کی مصیبتیں ڈھانا شروع کریں (چنانچہ حضرت بلال بن رباح کو امیہ بن خلف جمحی اپنے غلاموں کے ذریعے تپتے ہوئے بالو پر آپکے بدن پر ببول کے کانٹے چبھو کر کبھی منہ کے بل اور کبھی پیٹ کے بل لٹاتا سینہ پر بھاری جھلستا ہوا پتھر رکھدیتا چاروں طرف آگ رکھ دیتا تھا اور آپکی زبان سے بجز " احد احد " کے دوسرا کلمہ نہ نکلتا تھا

عمار بن یاسر کی والدہ حضرت سمیہ مظلومہ کی پیشاب گاہ میں ابوجہل نے برچھی ماری اور حضرت سمیہ نے روح اپنے مولیٰ کے حوالے کی خباب بن الارت صہیب بن سنان رومی عامر بن فہیرہ عمار بن یاسر وغیرہ بھی اسی قسم کی مصیبتوں میں گرفتار تھے رضی اللہ عنہم

الهجرة الى الحبشة

ہجرت بسوئے حبشہ ..!

سفر کن چو جائے تو ناخوش بود ✱ کزیں جائے رفتن بداں تنگ نیست
وگر تنگ گردد ترا جائے گاہ ✱ خدائے جہاں را جہاں تنگ نیست

فلما اشتد اذاهم فى من آمن به صلى الله عليه وسلم هاجر قوم الى الحبشة فى السنة الخامسة، فوجدوها خير دار، فارسل قريش هدايا الى النجاشى، ووشوا اليه بانهم تركوا ما كان عليه اباؤهم ولم يدخلوا فى دينك ولا دين اليهود، فارسل اليهم النجاشى واخبرهم بما قالوا، فقال جعفر: كنا على ما كانوا عليه، نقتل البنات، ونطوف عراة ونعبد الحجارة، وذكر غيرها من الاوصاف الذميمة، فبعث الله الينا رسولا يامرنا بالمعروف وينهانا عن الرذائل، فاتبعناه، فآذونا، فخرجنا الى بلدك ملتجئين من اذاهم، فسمع النجاشى منه كهيعص، وبكى، وبكت اساقفته، وقال: هذا وما جاء به موسى يخرجان من مشكوة واحدة، وآمن به صلى الله عليه وسلم. فلما اسلم عمر حملهم على الظهور، فخرجوا وامامهم عمر ينادي بكلمة التوحيد، وهم اربعون رجلا مع عمر، واعلن صلى الله عليه وسلم يوما الدعوة على الصفا، فاجتمعوا يسمعون اليه، فشجه اللعين ابوجهل وتبعه المشركون بالحجارة، فهبط الملائكة يعرضون عليه ان يهلكوهم، فقال (روحى وروح ابى وامى فداه) ماسحاً الدم عن وجهه انى بعثت رحمة لا لعانا لهم.

besturdubooks.wordpress.com

حل لغات اذیٰ تکلیف۔ نجاشی اصحمہ بن الجبر بادشاہ حبشہ مشہور مخضرمی تابعی ہیں ان کا عربی نام عطیہ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ گرامی پہنچنے پر فوراً ایمان لائے اس سے پہلے بھی اسلام کیطرف مائل اور اسلام کے بڑے طرفداروں میں سے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عبد صالح کے لفظ سے یاد فرمایا ہے۔ انہوں نے بی بی ام حبیبہؓ کا نکاح حضورؐ کیساتھ کیا تھا اور مہر اور دعوت ولیمہ اپنے پاس سے کی تھی اسی کیوجہ سے ہجرت مدینہ کے قبل حبشہ مسلمانوں کی جائے پناہ تھا ان کی وفات پر حضورؐ کا غائبانہ صحابہ کیساتھ نماز جنازہ پڑھنا صحیحین میں مروی ہے ان کی وفات ۸ھ یا ۹ھ میں ہوئی ہے۔ وشوا (ض) وشیاً۔ وشایتہ۔ چغلوری کرنا جعفر دیکھو متعدد مقامات عراۃ جمع عاری برہنہ رذائل جمع رذیلۃ ضد فضیلۃ، اساقفۃ جمع اسقف پیشوائے ترسیان مشکوٰۃ طاق چراغ دان شجہ شجاً زخمی کرنا۔

تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں پر جب کافروں کی ایذارسانی (دن بدن) زیادہ ہوتی رہی تو کچھ لوگ (یعنی حضرت عثمانؓ مع اپنی بیوی حضرت رقیہؓ کے اور ابو حذیفہ بن عتبہ مع اپنی بیوی سہلہ بنت سہیل کے اور زبیر بن عوام وغیرہ قریب پندرہ آدمی بحکم آنحضرتؐ ماہ رجب ۵ھ نبوی میں ملک حبشہ کیطرف چلے گئے اور حبشہ کو بہتر جگہ پایا جب سنگدل کافروں نے دیکھا کہ مسلمانوں کو بھی پناہ گاہ مل گئی تو قریش نے (عمرو بن عاص اور عبداللہ بن ابی کے ذریعہ شاہ حبشہ کے پاس کچھ تحفے تحائف بھیجے اور چغلخوری کی یہ لوگ اپنے آباء و اجداد کے دین کو چھوڑ بیٹھے ہیں اور یہ لوگ نہ آپ ہی کے دین پر اور نہ دین یہود کے متبع ہیں بلکہ ان کا من گھڑت مذہب ہے) شاہ حبشہ کو جب سفیران قریش کی یہ درخواست موصول ہوئی تو اس نے مسلمانوں کو بلا بھیجا (مسلمان حکم کے بموجب دربار میں آموجود ہوئے) اور شاہ حبشہ نے ان کو وہ سب کچھ کہہ سنایا جو قریش نے کہا تھا پس حضرت جعفرؓ نے (سب کیطرف سے وکیل ہوکر) اس طرح تقریر فرمائی کہ اے منصف بادشاہ ہم بھی اسی جہالت (کے دریا) میں (کو ڈوبے ہوئے تھے جس میں یہ لوگ ڈوبے ہوئے ہیں۔ ہم بھی لڑکیوں کو زندہ درگور کرتے، برہنہ طواف کرتے اور بتوں کو پوجتے تھے، اسی طرح اور اوصاف قبیحہ کو ذکر کیا پس یکایک اللہ نے ہمارے پاس ایک رسول بھیجا جو ہم کو اچھے کاموں کا حکم کرتا ہے اور بری باتوں سے روکتا ہے ہم نے انکی باتوں کو مان لیا تو یہ لوگ ہم کو تکلیف پہنچانے لگے پس ہم لوگ (اپنے عزیز وطن کو چھوڑکر) آپکے ملک میں اذیتوں سے پناہ گزیں ہوکر آگئے ہیں۔ نجاشی نے یہ پُراثر تقریر سنی تو حیران رہ گیا اور متاثر ہوکر کلام الٰہی کے سننے کی درخواست کی

نہ سنی یار نے اک بات سخن سازوں کی ❋ رہ گئے کھول کے منہ مفسدہ پرداز اپنا (آتش)

حضرت جعفرؓ نے کہیعص کی تلاوت کی تو نجاشی اور اس کے ارکین سلطنت کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، نجاشی نے کہا کہ یہ کلام اور وہ کلام جو حضرت موسیٰ لیکر آئے تھے دونوں ایک ہی منبع نور سے صادر ہیں اس کے بعد آپ پر ایمان لے آیا۔

پھر حضرت عمرؓ مشرف باسلام ہوئے تو آپ نے کھلم کھلا کلمہ حق کی دعوت کیلئے مسلمانوں کی ہمت باندھی، چنانچہ مسلمان نکلے آگے آگے حضرت عمرؓ تھے سب نے کلمہ توحید کی صدا بلند کی اسوقت مسلمانوں کی تعداد مع حضرت عمرؓ چالیس تھی۔ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پہاڑی پر کلمہ توحید کا اعلان کیا قریش کے تمام آدمی آپ کی بات سننے کیلئے جمع ہوئے تو ابوجہل (لعین) نے آپکو زخمی کیا اور مشرکین نے بھی آپ پر پتھر برسائے تو آسمان سے فرشتے نازل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ فرمائیں تو ان کو ہلاک کر دیا جائے آنحضرتؐ (فداہ ابی وامی) نے چہرہ مبارک سے خون پونچھتے ہوئے فرمایا کہ میں ان کیلئے باعث رحمت بناکر بھیجا گیا ہوں نہ کہ باعث عذاب۔

التقاطع فیما بین کفار مکۃ والمؤمنین

کفار مکہ اور مومنوں کے درمیان قطع تعلق ...!

(سوشل بائیکاٹ)

bestsidubooks.wordpress.com

فلما عز الاسلام، وقوی امرہ، وعرف قریش ان لا سبیل الی محمد واصحابہ تعاھدوا بینہم ان یکتبوا صحیفۃ العہد ان لاینکحوا بنی ہاشم، ولایبایعوہم وعلقوا الصحیفۃ علی الکعبۃ فدخل ابوطالب وبنو ابیہ، ومن معہم الشعب فاذوہم وقطعوا عنہم المارۃ من الاسواق من الطعام وغیرہ فبقوا علی ہذہ الحالۃ ثلاث سنین، فسلط اللہ علی الصحیفۃ الارضۃ فاکلت کل اسم اللہ، وبقی فیہا الظلم واوحی الیہ بذلک فاخبر بہ اباطالب، فاخبرہم ابو طالب، فوجدوہا کذلک فتبرأ بعضہم منہ، وخرجوا من شعبہم،

حل لغات تقاطع ایک دوسرے سے قطع تعلق کرنا۔ عز (ض) عزّاً، عزۃ، عزازۃ عزیز ہونا۔ قوی ہونا۔ وبنی ابیہ واؤ بمعنی مع ہے الشعب درہ کوہ، پہاڑی کی راستہ۔ المارۃ گذرگاہ، الارضۃ دیمک جو لکڑی کھالیتی ہے:۔ **تشریح**:۔

جب دین اسلام غالب اور اس کا ہر دلعزیز معاملہ قوی ہوگیا اور قریش پر یہ بات واضح ہوگئی کہ محمد اور اس کے اصحاب کو ان کے مشن میں ناکام کرنے کی کوئی صورت نہیں تو انہیں محرم ۷ نبوت کو ایک بڑا جلسہ کیا جس میں) تمام سرداران قریش نے عہد کیا اور لکھ دیا کہ (بنو ہاشم کے خاندان کو برادری سے گرادیں) نہ کوئی شخص بنو ہاشم سے بیاہ شادی کرے نہ خرید وفروخت اور دستاویز کو خانہ کعبہ کی دیوار پر آویزاں کردیا ابوطالب اپنے کنبہ اور اپنے ہم خیال لوگوں کے ساتھ ایک تنگ پہاڑی پر جا بسے جو مکہ کے مشرقی جانب میں واقع تھی جس کا نام شعب ابی طالب ہے، کفار نے یہاں بھی تکلیفیں پہنچائیں اور ان لوگوں کا بیرونی تاجروں سے بھی غلہ خریدنا ختم کرادیا۔ کامل تین سال اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس صحیفہ پر ایک دیمک کو مسلط کردیا جس نے اللہ کے تمام ناموں کو (جو اس تحریر میں کسی موقعہ پر لکھے ہوئے تھے) کھالیا اور صحیفہ میں صرف ظلم (شرک، قطع رحم وغیرہ) باقی رہ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی وحی کردی گئی تو آپ نے ابوطالب کو اسکی اطلاع کردی اور ابوطالب نے لوگوں کو بتادیا (صحیفہ منگایا گیا) تو حقیقت میں اس کو ویسا ہی پایا پس کچھ لوگ اس سے بری ہوگئے (اور آنحضرتؐ اور خاندان بنو ہاشم وبنو مطلب کے) سب لوگ گھاٹی سے نکل آئے اور مکہ میں باہمی خرید وفروخت جاری ہوگئی۔

موت ابی طالب وخدیجۃ

خدیجہ اور ابوطالب کا انتقال

وفی السنۃ العاشرۃ مات ابوطالب علی الکفر، ولما مضی خمسۃ اشہر، توفیت خدیجۃ رضی اللہ عنہا وہی بنت خمس وستین سنۃ، فاجتمعت علیہ مصیبتان، فلزم بیتہ ونال من قریش مالم یکن ینال، فبلغ ابا لہب ذلک، فقال: یامحمد، امض لما اردت وما کنت صانعا، لایصلون الیک حتی اموت، فمکث ایاما، لایتعرض لہ فقال: ابوجہل بن عمرو ابن اخیک ان عبد المطلب فی النار فقال: واللہ لابرحت لک عدوا فاشتد علیہ ہو وسائر قریش۔

تشریح:۔ نبوت کے دسویں سال (ماہ شوال میں) ابوطالب سخت بیمار ہوئے اور ستاسی سال کی عمر میں اپنے آبائی دین یعنی کفر پر دنیا سے رخصت ہوگئے (اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سن شریف انچاس برس آٹھ مہینے گیارہ روز کا تھا) اور جب پانچ مہینے گذرے

تو بی بی خدیجہ بھی ۶۵ برس کی عمر میں وفات پا گئیں پس آنحضرت پر دو مصیبتیں آ پڑیں۔ اور آپنے از غایت حزن کی وجہ سے چند روز کیلئے گھر کو لازم کرلیا۔ (اہلِ اسلام میں اس سال کا نام "عام الحزن" یعنی غم کا برس ہے۔ ان کے انتقال کے بعد آپنے قریش کی وہ مصیبتیں جھیلیں جو اس سے پہلے نہ جھیلی تھیں جب ابولہب کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے (قومی حمیت کا پاس رکھتے ہوئے) کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کا جو ارادہ ہو اور جو کچھ آپ کرنا چاہیں کر گزریئے میری زندگی تک آپکے پاس کوئی نہیں پھٹک سکتا۔ چنانچہ چند روز تک اس نے کوئی تعارض نہیں کیا۔ ابوجہل نے (یہ دیکھ کر کہ ابولہب محمد کا حامی ہو گیا) کہا تیرے بھائی کا بیٹا تو عبدالمطلب کو دوزخی بتاتا ہے (یہ سن کر ابولہب نے کہا کہ میں ہمیشہ کیلئے آپکا جانی دشمن ہوں چنانچہ ابولہب اور سارا قریش آپ سے بیزار (اور کنارہ کش ہی نہیں بلکہ ہر وقت نئی ایذا رسانی کے درپے) ہو گیا۔ (تنبیہ) مؤرخین کا اس میں اختلاف ہے کہ ابوطالب نے حضرت خدیجہؓ سے پہلے انتقال کیا یا بعد کیا بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ حضرت خدیجہؓ کا ابوطالب کے ۳۵ روز بعد انتقال ہوا لیکن کثرت رائے اس جانب ہے کہ اول ابوطالب نے قضا کی اور تین روز بعد بی بی خدیجہ کا وصال ہوا حافظ عماد الدین بن کثیر نے بھی قول مشہور قرار دیا ہے۔

الاسراء والبیعة

شرف معراج و واقعہ بیعت

سیمرغ فہم ہیچکس از انبیا ندت ✺ آنجا کہ تو ببال کرامت پریدۂ

ہر یک بقدر خویش بجائے رسیدہ اند ✺ آنجا کہ جائے نیست بجائے رسیدۂ

وفی الثانیة عشر تشرف صلی اللہ علیہ بالاسراء الی السموات العلی، وفیها کانت بیعة العقبة الاولیٰ حیث قدم من الانصار اثنا عشر، وفی الثالثة عشرة کانت بیعة العقبة الثانیة فی الموسم وکان سبعون رجلا وامرأتان۔

تشریح: نبوت کے بارہویں سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو افلاک عالیہ پر تشریف لے جانیکا شرف حاصل ہوا اور اسی سال بیعت عقبہ اولیٰ عمل میں آئی جب آپ کی خدمت میں بارہ انصاری حاضر ہوئے تھے اور ۱۳ سنہ نبوی میں بیعت عقبہ ثانیہ حج کے زمانے میں عمل میں آئی اس بیعت میں ستر مرد اور دو عورتیں تھیں۔

واقعہ بیعت عقبہ اولیٰ ۱۱ سنہ نبوی میں عقبہ پہاڑ کے قریب مدینہ کے رہنے والے چھ خزرجی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وعظ سے متاثر ہو کر آپس میں چپکے چپکے کہنے لگے کہ یہود کا قول پورا ہوتا نظر آتا ہے اور یہ نبی آخر الزمان معلوم ہوتے ہیں کیا اچھا ہو کہ ہم ان سے پہلے انکا اتباع کرلیں چنانچہ وہ چھ کے چھ آپ پر ایمان لے آئے، یہ واقعہ ۶۲۰ء میں ہوا جب یہ چھ مسلمان اپنے وطن کو واپس گئے تو انہوں نے اس خبر کو کہ ملک عرب میں ایک نبی پیدا ہوئے ہیں جو بت پرستی چھڑا کر اللہ کی طرف بلاتے ہیں اس طرح مشہور کردیا کہ چند ہی روز میں مدینہ کی گلی گلی میں مذہب اسلام کا چرچا اور آنحضرتؐ کا ذکر ہونے لگا۔ دوسرے سال یہ لوگ یثرب کی چھ مشہور قوموں کی طرف سے چھ آدمی اپنے ساتھ لے کر پھر مکہ میں آئے اور جس جگہ وہ پہلے چھ آدمی ایمان لائے تھے یہ چھ بھی داخل اسلام اور آپکے

besturdubooks.wordpress.com

دست مبارک پر بیعت ہوگئے اس بیعت کا نام بیعت عقبہ اولیٰ ہے ان لوگوں نے اس بیعت میں جو اقرار کیا تھا وہ یہ ہے کہ ہم لوگ کسی کو خدا کا شریک نہ بنائیں گے، چوری، زناکاری، اولاد کے قتل سے باز رہیں گے کسی کی چغلی اور شکایت نہ کریں گے اور آپ کی ہر بات کو مانیں گے اور خوشی وغم میں آپکے شریک حال رہیں گے۔ ان بارہ جاں نثار ان اسلام مدنی صحابہ کے نام یہ ہیں۔ اسعدؓ بن زرارہ، حارث بن رفاعہ کے دونوں بیٹے عوفؓ ومعاذؓ، رافع بن مالک (قبیلہ بنی زریق میں سے)، ذکوانؓ بن عبدقیس (بنی عوف بن خزرج میں سے) عبادہؓ بن الصامت، ابوعبدالرحمن یزید بن ثعلبہ (بنی سالم میں سے) عباسؓ بن عبادہ، عقبہ بن عامر، قطبہ بن عامر اور قبیلہ بنی اوس میں ابوالہیثم یعنی مالکؓ بن تیہان اور عویم بن ساعدہ۔

بیعت عقبہ ثانیہ کا واقعہ | چونکہ حضرت مصعب بن عمیر قبیلہ بنو عبدالاشہل کو مذہب کی تعلیم دینے اور اسلام کی مدح سرائی میں شب وروز مصروف رہتے تھے اس لئے مسلمانانِ مدینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غائبانہ عاشق اور شرف زیارت کے مشتاق تھے چنانچہ ۱۳ نبوی مطابق ۶۲۲ء نبوی کے شروع ماہ ذی الحجہ میں ستر یا بہتر، مرد اور دو عورتیں کل بہتر یا پچھتر مسلمان عرب بت پرست قوموں کیساتھ جو قدیم رسم کے مطابق حج کیلئے آرہی تھیں مکہ میں آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خفیہ پیغام بھیجا کہ ہم جاں نثار خدام کو شب کے آخری حصہ میں قدم بوسی کی عزت بخشئے اور جہاں ہمارے سابق الاسلام بھائی قول وقرار کرچکے ہیں ہمکو بھی بیعت کرلیجئے۔ آنحضرتؐ اپنے چچا عباسؓ کیساتھ جو اسوقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے وسط ایام تشریق میں تہائی رات گذرنے کے بعد عقبہ پہاڑی پر تشریف لائے اور وہ لوگ بھی اپنی بت پرست قوم سے چھپ کر اسی جگہ پہنچ گئے۔ آنحضرتؐ نے اوّل ان کو محاسن اسلام سمجھائے کلام مجید کی چند آیتیں سنائیں اس کے بعد فرمایا: اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور جو میں کہوں اس کو سنو اور مانو۔ رنج، خوشی، افلاس، تونگری ہر حال میں میری اطاعت کرو اللہ واسطے خرچ کرو۔ آپکے یہ نصیحت آمیز کلمات سن کر سب سے پہلے سید الانصار حضرت براء بن معرور خزرجی نے ہاتھ بڑھایا اور کہا یارسول اللہ ہم کو سب منظور ہے دست مبارک بڑھائیے اور بیعت کرلیجئے۔ اس کے بعد ہر ایک نے نہایت خوشی سے آپکا ہاتھ مانگا اور بڑی تحمل سے اس پر بیعت کی اور عقبہ کا دوسرا معاہدہ اس طور پر ختم ہوگیا (تاریخ اسلام تغیر)

الھجرۃ
ہجرت

ے
زشوق وصل می نالم وگر دستم دہد روزے ☼ زبیم ہجری گریم کہ ناگہ در کمیں باشد
ہجرت الکل فیک حتی صح لی الاتصال ☼ ہجر ماسوی باید طلب کردن وصال

وفی الرابعۃ عشر اراد ابو بکر الخروج نحو الحبشۃ لشدۃ ایذائہم حتی اذا بلغ برک الغماد لقی ابن الدغنۃ سید القارۃ فقال این ترید! قال اخرجنی قومی، قال: مثلک لا یخرج، انک تکسب المعدم، فانا لک، ارجع، فاعبد ربک ببلدک

فرجع فطاف ابن الدغنۃ فی اشراف قریش طلبا للامان لہ، فاشترطوا ان لا یستعلن بالقرآن، فانا نخاف فتنۃ نسائنا وابنائنا فابتنی ابو بکر مسجدا بفناء دارہ

وكان يقرأ، فيجتمع عليه نساؤهم وصبيانهم يعجبون منه، وكان بكّاءً اذا قرأ، فأفزع اشرافَ قريش، فقالوا لابن الدغنة: انّ ابابكر خالف شرطه فمُره ان يمضي عليه او يردّ اليك ذمّتك. فبلغه ابنُ الدغنة قولهم، فقال: اردّ اليك جوارك، وارضى بجوار الله فتجهّز قِبَل المدينة فقال صلى الله عليه وسلم على رِسلك فاني ارجو الإذن فحبس نفسه وعَلَف راحلتين اربعةَ اشهر. فلما رأت قريش انه صارت له شيعةٌ واصحابٌ بغير بلدهم واصابوا منعةً، حذروا خروجه، وعرفوا عزمَهُ اللحوقَ بهم، فاجتمعوا في دار الندوة يتشاورون في امره، واجتمع ابليسُ في صورة شيخ نجديّ معهم، فقال بعضٌ منهم قد صار من امره ما صار وانا لا نأمنه الآن يثب علينا بمن قد تبعه، فاحبسوه في الحديد وتربّصوا موتَه فقال الشيخُ النجديُّ: ما هذا برأي، فانكم ان حبستموه يثبُ اصحابُهُ وينتزعون من ايديكم، فقيل: نخرجه من بلدنا، وننفيه منه، فقال النجديُّ: ألم تروا حُسنَ حديثه وغلبَتِه به على القلوب فان نفيتموه يحلّ على حيٍّ من أحياء العرب، ثم يسيرُ به عليكم حتى يطأكم، فقال ابو جهل: نأخذُ من كل قبيلةٍ رجلاً فيقتلونه ضربةَ رجلٍ واحدٍ فيتفرّق دمُهُ في القبائل كلها فلم يقدر بنو عبد مناف على حرب قومهم جميعًا. فقال النجديّ: القولُ ما قال هذا. فأوحى الله ان لا يبيتَ الليلة على فراشه، فقال لعليٍّ نم على فراشي، والتحف ببُردَتي، فاجتمعوا على بابه بالعتمة، فخرجَ صلى الله عليه وسلم واخذ بحفنةٍ من تراب، ونثر على رؤسهم وهو يقرأ يسٓ (الى) وجعلنا من بين ايديهم، وانصرف حتى لحق بالغار، ولم يشعروا حتى أتاهم آتٍ وقال: ما تنتظرون، فانّ محمدًا قد خرجَ، وانطلق، فاطّلعوا فرأوا عليًّا على فراشه فقالوا: هذا محمدٌ نائم، فلم يبرحوا كذلك حتى أصبحوا، فقام عليٌّ عن الفراش، فضربوه، وحبسوه ساعةً ثم تركوه، واقتصّوا أثرَه، وكان ذلك الخروجُ ليلةَ الاثنين لاربع خلونَ من الربيع الاول ولحقا النبيُّ صلى الله عليه وسلم وابو بكر بالغار، فلحقهما الكفارُ، ورأوا نسجَ العنكبوت وبيضَ الحمامةِ على فم الغار، فانصرفوا فكانا فيه ثلاثةَ ايام حتى سكنَ الناسُ ثم قدموا الى المدينة، فتلقاه الناسُ وتنازعوا فيمن ينزل عليه، فقال أنزلُ الليلة على بني النجار اخوال بني عبد المطلب لأكرمهم به

فلمّا اصبح رکب ناقته، وارخیٰ لها الزمام فجعلت لا تمرّ بدارٍ من دور الانصار الّا قالوا هلمّ یا رسول الله! الی العدد والعُدد فیقول خلّوا زمامها فانها مامورة حتی انتهی الی موضع مسجد الیوم، فبرکت علی بابه، وهو یومئذ مربد لغلامین فلم ینزل عنها النبی صلی الله علیه وسلم، فوثبت فسارت غیر بعید ثم التفتت خلفها، ثم رجعت الی مبرکها الاول، فبرکت فیه، ووضعت جرانها، فنزل صلی الله علیه وسلم فاحتمل ابوایوب رحله، فوضعه فی بیته، فاقام عند ابی ایوب حتی ابتاع المربد فبنی مسجدًا ومساکنه فاقام فی المدینة احدی عشر شهرًا متهیأ للحرب

حلِ لغات برک الغماد یمن میں ایک جگہ ہے۔ القارۃ ایک قبیلہ تھا جس کے تمام لوگ تیرانداز تھے۔ تکسب المعدوم، کسبت (ض) مالًا وکسبتہ مالًا مال حاصل کرنا۔ کمائی کرنے میں اعانت کرنا۔ انا لک اسے انا کفیل لحفظک، الکَلّ کثیر البکاء علی رسلک آہستہ و باوقار رہ، علفت (ض) علفًا۔ الدابۃ جانور کو چارہ دینا۔ شیعۃ پیرو، مددگار ج شیع، منعۃ عزت، قوت، شوکت، دار الندوۃ مکہ میں قصی بن کلاب کا مشہور مکان تھا جہاں کفار مشورے کیا کرتے تھے۔ تربّصوا تربّص انتظار کرنا۔ ننفیہ نفیًا جلاوطن کرنا۔ حیّ قبیلہ ج احیاء یطأ کم وطأً روندنا۔ التشیح وشاح ہر وہ چیز جس سے زینت حاصل کیجائے، بردۃ چادر، العتمۃ رات کی پہلی تہائی۔ خفقۃ لب بحر اقتفوا اثرہ نشان قدم پر چلنا۔ نسج بمعنی نسیج بنا ہوا۔ عنکبوت مکڑی، بیض جمع بیضۃ انڈا، ارخیٰ اونٹنی کی مہار کو ڈھیلا چھوڑنا، دُور جمع دار گھر، برکت (ن)، بُروکًا۔ البعیر بیٹھنا۔ مربد اونٹ وغیرہ کا باڑہ، جران اونٹ کی گردن کا اگلا حصہ ج جُرُن، اَجْرِنَۃ۔

تشریح: ۵ سنہ نبوی میں حضرت ابوبکرؓ نے کافروں کی سختیوں کیوجہ سے حبشہ کیجانب بالغرض ہجرت، رُخ کیا یہاں تک کہ جب (مکہ سے پانچ میل کی مسافت طے کرکے) مقام برک الغماد پہنچے تو قبیلہ قارہ کے سردار ابن الدغنہ (حارث بن زید) سے ملاقات ہوئی جو آپ کا پرانا دوست تھا، اس نے کہا دوست! کہاں کا ارادہ ہے؟ آپنے فرمایا: میری بے رحم برادری نے مجھے نکال دیا۔ ابن الدغنہ نے کہا: آپ جیسا آدمی تو کبھی بھی نہیں نکالا جاسکتا کیونکہ آپ ناداروں کی خبرگیری کرتے ہیں اور ان کو ہر ضرورت کی چیز دیتے ہیں آپ واپس چلئے میں آپکی حفاظت کا ضامن ہوں آپ اپنے رب کی عبادت اپنے شہر میں کیجئے۔ حضرت ابوبکرؓ مکہ واپس آگئے پس ابن الدغنہ نے اشراف قریش میں حضرت ابوبکرؓ کیلئے امان حاصل کرنے کی غرض سے گشت کی اور اعلان کردیا کہ ابوبکرؓ میری پناہ میں ہیں، کفار قریش نے ابن الدغنہ کے امن کا انکار تو نہ کیا مگر یہ شرط لگائی کہ ابوبکر بلند آواز سے قرآن نہ پڑھیں کیونکہ ہمیں اندیشہ ہے کہ ہمارے بچے اور عورتیں قرآن پر مائل نہ ہوجائیں حضرت ابوبکرؓ نے اپنے صحن خانہ میں ایک مختصر سی مسجد بنالی وہیں آپ نماز پڑھتے اور خوش الحانی اور ذوق و جوش کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے، جس کی وجہ سے قریش کی عورتیں اور بچے آپکے پاس جمع ہوجاتے اور آپکی قرأت پر فریفتہ ہوجاتے تھے حضرت ابوبکرؓ تلاوت کرتے وقت (بعض آیات پر پہنچتے تو اللہ کے عذاب کے خوف سے لرز اٹھتے اور) زور زور سے رونے لگتے تھے کفار قریش اس سے گھبرا گئے اور ابن الدغنہ سے شکایت کی کہ ابوبکر شرط کے خلاف کررہے ہیں آپ کہہ دیں کہ تو وہ اپنی شرط پر رہیں یا آپکا ذمہ واپس کردیں، ابن الدغنہ نے قریش کی یہ گفتگو آپ تک پہنچائی آپنے فرمایا: میں تمہارا ذمہ تم کو واپس کرتا ہوں اور اللہ کا جوار پسند کرتا ہوں پھر آپنے مدینہ کی طرف ہجرت کا قصد کیا، حضورؐ نے فرمایا: توقف کرو کیا عجب ہے کہ اللہ مجھے بھی اجازت دیدے۔

مشتاب ساربان کہ مرا پائے در گلست ✻ در گردنم ز حلقۂ زلفش سلاسلست
تعجیل می کنی تو و پابم نمی رود ✻ بیروں شدن ز شہر ز اصحاب مشکلست

چنانچہ ابو بکرؓ ڈرک گئے اور دو اونٹوں کو (خریدا اس نیت سے کہ یہ سفر ہجرت میں میرے اور رسول اللہؐ کے کام آئیں گے) کھلانا پلانا اور تیار کرنا شروع کر دیا۔ جب کفار قریش نے دیکھا کہ

دوسرے شہر میں ان کا اچھا خاصا گروہ ہو گیا اور کچھ لوگ ان کے ہمنوا اور ہمدرد ہو گئے نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یثرب چلے جانے کے ارادہ کا بھی ان کو علم ہو گیا تو اندیشہ کرنے لگے اور دار الندوہ میں (قوم کے کل سردار عتبہؓ، شیبہؓ، ابو سفیان، ابو جہل، حبیبؓ ابن مطعم، طعیمہؓ بن عدی، حارثؓ بن عامر، نضرؓ بن حارث، ربیعہؓ بن اسود، حکیم بن حزامؓ، امیہؓ بن خلف، ہشامؓ بن عمرو، ابو البختریؓ ابن ہشام، نبیہؓ منبہؓ وغیرہم) جمع ہو کر مشورے کرنے لگے اور ابلیس ملعون بھی شیخ نجدی کی صورت میں ان کی مجلس میں آ شریک ہوا۔ گفتگو شروع ہوئی تو قوم میں سے ایک شخص نے کہا (جس کا نام ابو البختری ہے) کہ محمد کا پاؤں تو حد سے بڑھ گیا اور ہم اس سے بے خوف نہیں کہ وہ کسی وقت اپنے ہم خیالوں کے ساتھ ہم پر حملہ آور ہو جائے اس لئے اس کو لوہے میں جکڑ کر قید خانہ میں ڈال دو اور اس کی موت کے منتظر رہو۔ نجدی بڈھا بولا کہ یہ رائے ٹھیک نہیں کیونکہ اگر تم اس کو قید خانہ میں ڈالو گے تو اس کے ساتھی تمہارے ہاتھوں سے چھڑا لیں گے ہشام بن عمرو نے کہا، اس کو جلاوطن کر دیں۔ نجدی بوڑھے نے کہا کیا تم اس کی شیریں زبانی اور اس کے ذریعہ لوگوں کے قلوب پر غلبہ پانا نہیں سمجھتے؟ اگر تم اس کو جلاوطن کر دوگے تو وہ یقیناً عرب کے کسی نہ کسی قبیلہ کے پاس جا رہے گا اور پھر ان کے ساتھ تم پر ایسی چڑھائی کرے گا کہ تم کو پیس کر رکھ دے گا، ابو جہل بولا: ہم ایسا کریں کہ ہر قبیلہ سے ایک ایک نوجوان منتخب کریں اور وہ سب مل کر قتل کریں اس صورت میں اسکا خون سب قبیلوں میں متفرق ہو جائیگا اور بنو عبد مناف سب قبیلوں سے مقابلہ نہ کر سکیں گے، نجدی بڈھا بولا کہ بات تو یہ ہے بس یہ منصوبہ پختہ ہو گیا، آپکو وحی کر دی گئی کہ آپ کا اپنے بستر پر رات گذارنا مناسب نہیں، آپنے حضرت علیؓ سے کہا کہ تم میری سبز چادر اوڑھ کر میرے بستر پر سو جاؤ، کافر شام ہی سے دروازے پر آ جمع ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ یٰسین کی شروع کی آیتیں وجعلنا من بین ایدیہم سدا تک پڑھتے ہوئے ایک مٹھی خاک ان کے سروں پر پھینک کر دشمنوں کے بیچ سے نکل گئے اور راتوں رات ثور پہاڑ کے غار پر پہنچے اور کسی نے آپکو نہ پہچانا یہاں تک کہ ایک آنے والے نے ان کے پاس آ کر کہا کس کا انتظار کر رہے ہو؟ محمد تو نکل کر جا بھی چکے (یہ کہنے والا بھی ابلیس بصورت انسان تھا) کفار قریش بستر کی جانب متوجہ ہوئے حضرت علی کو بستر پر پایا تو سمجھے کہ یہ محمد ہی ہیں اس لئے صبح تک وہیں کھڑے رہے۔ صبح ہونے پر حضرت علی بستر سے اٹھے تو کافروں نے تھوڑی دیر آپکو نظر بند رکھا اور کچھ مار پٹائی بھی کی اس کے بعد چھوڑ دیا اور آنحضرت کے پیر کی کھوج لیتے ہوئے غار پر آ پہنچے مگر آنحضرت اور ابو بکرؓ پر کسی کی نگاہ نہ پڑ سکی کیونکہ غار کے منہ پر مکڑی کے جالے کا تانا اور کبوتروں کے انڈے دیکھ کر واپس ہو گئے،

شد دو سہ تارے ز عنکبوت تنیدہ ✻ بر در آں غار پردہ دار محمد

آنحضرت اور ابو بکر صدیقؓ تین دن تک اسی غار میں رہے یہاں تک کہ لوگ ٹھنڈے پڑ گئے پس آپ مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ نے آپکا استقبال کیا اور اس سلسلے میں کہ آپ کس کے ہاں نزول فرمائیں باہمی اختلاف کرنے لگے،

آپنے فرمایا کہ میں آج رات بنی نجار کے ہاں رہوں گا (کیونکہ بنی نجار سے آپکو ننھیال کا تعلق تھا اس لئے کہ ہاشم بن عبد مناف کی بیوی یعنی حضرتؐ کے دادا عبد المطلب کی ماں سلمیٰ بنت عمرو اسی قبیلہ سے تھیں) صبح ہونے پر آپ اونٹنی پر سوار ہوئے اور اس کی باگ ڈھیلی کر دی، اونٹنی انصار کے گھر کے سامنے ہو کر گذرتی تو یہی آواز دیتے کہ یا رسول اللہ! ہر قسم کے ساز و سامان سے بھرپور اور کثیر الافراد غریب خانہ

کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے عزت بخشئے آپ یہی فرماتے کہ اسکی باگ چھوڑ دو کیونکہ یہ مامور ہے پس چلتے چلتے عین اسی جگہ جہاں اب مسجد نبوی کا دروازہ ہے اونٹنی بیٹھ گئی، یہ قطعہ ارض (درحقیقت اسعد بن زرارہ کے) دو یتیم غلاموں (رافع بن عمرو کے بیٹوں) سہل و سہیل کا مربد تھا آنحضرت باختیار خود اونٹنی سے نہ اترے اونٹنی اس جگہ سے اٹھی اور چند قدم چل کر پھر اسی جگہ واپس آگئی اور گردن ڈال کر بیٹھ گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اتر گئے تو حضرت ابوایوب انصاری کجاوہ اتار کر اپنے گھر لے گئے اور حضرت ابوایوبؓ کے ہاں اقامت فرمائی اور مربد کو دس دینار کے عوض میں خرید کر مسجد نبوی کی بنیاد ڈالی اور گیارہ مہینے مدینہ کے قیام کے دوران لڑائی کی تیاری کرتے رہے

الغزوات والسرایا

غزوات اور سریئے

ع — ایسی کوئی دنیا نہیں افلاک کے نیچے ✻ بے معرکہ ہاتھ آئے جہاں تخت جم و کے (اقبال)

وفی اقامته فی المدینة وقعت غزوات و سرایا عدیدة منها غزوة بدر الکبری صبیحة سبعة عشر من رمضان وذلك انه سمع بابی سفیان مُقبلاً من الشام بعیر فیها اموالهم فندب المسلمین الیها، فخف بعض، وثقل اٰخرون ظنوا انه لایلقی حرباً، ولما سمع ابوسفیان بخروجه ارسل الی مکة لیستنفرهم الی اموالهم فخرجوا مسرعین، ونزل واذیعدکم الله احدی الطائفتین انها لکم فخرج یوم السبت لاثنی عشر من رمضان واستخلف علی المدینة عمرو بن ام مکتوم وکان الابل معه سبعین، والخیل فرسین، والدروع ستة، والسیف ثمانیة والمسلمون ثلثمائة وثلث عشرة (من المهاجرین سبعة وسبعون، ومن الانصار مائتان وستة وثلثون) والمشرکون تسعمائة وخمسون مقاتلاً وکان خیلهم مائة فدخل صلی الله علیه وسلم مع الصدیق العریش، واستنصر ربّه، فبشّر ربّه بالوحی فخرج وحرّض علی القتال، واخذ حفنة من الحصباء فاستقبل بها قریشاً وقال شاهت الوجوه، وقال شُدّوا فانهزموا، فقُتل منهم سبعون، واُسر سبعون واستشهد من الانصار ثمانیة ومن غیرهم خمسة

حل لغات

غزوات جمع غزوۃ وہ لڑائی جسمیں حضورؐ نے شرکت فرمائی ہو۔ سرایا جمع سریۃ دستہ فوج، بعیر بار حرف جار ہے اور عیر قبیلہ کا قافلہ، پھر سارے قافلوں پر بولا جانے لگا۔ ندب الی ندبا۔ الی الامر بلانا۔ عمرو بن ام مکتوم قریشی جلیل القدر صحابی ہیں بی بی خدیجہؓ کے ماموں زاد بھائی ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض عبداللہ کہتے ہیں اور بعض عمرو باپ کے نام میں بھی اختلاف ہے حافظ ابن حجر نے زیادہ صحیح عمرو بن قیس کہا ہے۔ ام مکتوم انکی ماں کی کنیت ہے حضورؐ نے تیرہ غزوات میں ان کو مدینہ میں اپنا قائم مقام مقرر کیا ہے، انہیں کی وجہ سے سورہ عبس نازل ہوئی تھی، قادسیہ کی لڑائی میں عمرؓ کے زمانہ میں شہید ہوئے یا اس کے بعد مدینہ میں وفات پائی، دروع جمع درع بمعنی زرہ عریش چھپر جھونپڑی، انگور کی ٹٹی۔ حصباء سنگریزہ، کنکری، شاہت الوجوہ چہروں کا بدشکل ہونا۔ شدوا امر کا جمع حاضر ہے شد علیہ حملہ کرنا۔

تشریح۔ آپ کے مدنی قیام کے دوران میں غزوات و سرایا کا وقوع ہوا جن میں سے ایک جنگ بدر ہے جو ۱۷ رمضان میں جمعہ کی

besturdubooks.wordpress.com

صبح کو ہوئی جسکا واقعہ یہ ہے کہ جب آنحضرتؐ نے سُنا کہ ابوسفیان (بن حرب) ایک ہزار اونٹ مال سے لدا ہوا کارواں لیکر ملک شام سے مکہ کو واپس آرہا ہے تو آپ نے مسلمانوں کو جمع کرکے قافلہ سے بھڑ جانیکا مشورہ کیا کچھ لوگ تو اس سلسلے میں پست پڑگئے (کیونکہ عجلت کی ضرورت تھی اور وقت تنگ تھا اس لئے فوری انتظام مشکل تھا) اور کچھ لوگ تیار ہو گئے۔ ابوسفیان (ایک جہاندیدہ اور زیرک شخص تھا جب اس) کو معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ اپنے ساتھیوں کے ساتھ قافلہ لوٹنے کی غرض سے مدینہ سے نکل چکے ہیں تو اس نے ضمضم بن عمرو نامی شخص کے ذریعہ اس کو معقول اجرت دے کر مکہ میں اطلاع بھیج دی تاکہ اہل مکہ مال کی حفاظت اور ان کی مدد کریں پس سرداران قریش (ساڑھے نو سو سواروں کی جمعیت کے ساتھ) فوراً نکل پڑے اور یہ آیت نازل ہوئی وَاِذْ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ الخ جب اللہ تم سے دو گروہوں میں سے ایک گروہ کے متعلق وعدہ فرمارہا تھا کہ وہ تمہارے لئے ہے آنحضرتؐ بارہ رمضان کو سنیچر کے روز مقابلہ کیلئے نکلے اور مدینہ پر عمرو (عبداللہ) ابن ام مکتوم کو خلیفہ بنادیا آپ کے ساتھ (سارے لشکر میں) ستر اونٹ تھے (جن پر دو دو اور تین تین مسلمان باری باری سوار ہوکر جاتے تھے) اور صرف (زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود کے پاس) دو گھوڑے اور چھ زرہیں اور آٹھ تلواریں تھیں

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ ❋ مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی (اقبال) اور اسلامی لشکر کی تعداد تین سو تیرہ تھی جن میں ستتر مہاجرین اور دو سو چھتیس انصار تھے اور مشرکین کی تعداد ساڑھے نو سو نفر دا نا تھی (جو ہتھیار بند، زرہ بکتر، تیر و کمان، نیزہ و تلوار غرض جملہ سامان سے آراستہ تھی گویا غنیم کی فوج سرچند سے بھی زیادہ تھی) ان کے پاس ایک سو گھوڑے اور سات سو اونٹ تھے، آنحضرتؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ عریش میں داخل ہوگئے (جو حضرت سعد بن معاذ نے کھجور کے پتوں کا مانند خیمہ ایک سایہ دار تخت بنایا تھا) اور اللہ سے مدد طلب کی اللہ نے بذریعہ وحی خوشخبری بھیجی تو آپ مقابلہ کیلئے نکلے اور لوگوں کو قتال پر ابھارا اور ایک مٹھی کنکریں لیکر لشکر کفار کیطرف رخ کیا اور شاہت الوجوہ کہہ کر انہیں پھونک ماردی (معجزہ، نما مٹھی کی خاک بحکم خداوندی تیر کیطرح دشمنوں تک پہنچی اور کوئی کافر نہ بچا جس کی آنکھ میں اس کے ذرہ داخل نہیں ہوئے) اس کے بعد آپ نے فرمایا! سختی سے حملہ کرو (مسلمان شیر کیطرح ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ کفار کو شکست فاش ہوگئی چنانچہ ستر مارے گئے اور ستر قید کئے گئے اور مسلمانوں میں آٹھ انصاری اور چھ غیر انصاری شہید ہوئے

منها غزوة احد لسابع شوال سنة ثلث من الهجرة خرج صلى الله عليه وسلم في ثلاثة آلاف فيهم سبعمائة دارع ومائتا فرس، وثلثة آلاف بعير ونزلوا ذا الحليفة فأقاموا يوم الاربعاء والخميس فصلى النبي صلى الله عليه وسلم العصر يوم الجمعة، فعمّم، ولبس لامته وظهر الدرع وحزم بمنطقته من أدم وتقلد السيف، وألقى الترس، في ظهره، وركب فرسه، وتقلّد القوس، واخذ قناة بيده وبات بالشيخين فصلى الصبح، وجعل على جبل قناة خمسين رماةً، فشدّ المسلمون، فانهزم المشركون ونساؤهم يدعون بالويل وتبعهم المسلمون فلما رأى الرماة النصرة والانتهاب تجاوزوا، وعصوا ما أمروا به، فانقلب الامر وانهزموا، وبقي معه صلى الله عليه وسلم اربعة عشر فاصيب باعيته وطعن صلى الله عليه وسلم بحربة أبي بن خلف، فخر صريعًا وقتل سبعون من المهاجرين والانصار

حل لغات — احد مجھول پہاڑ۔ دارع زرہ بند۔ ذا الحلیفۃ مدینہ سے چھ میل پر بنو جشم کا ایک چشمہ تھا۔ لامۃ زرہ۔ ظہر الدرع قال فی المختار عندی ہو نسخ من ظاہر، ظاہر بین الدرعین اور پہنے ہوئے تھا۔ حزم (ض) حزماً باندھنا۔ منطقۃ پٹکا جو کمر پر باندھا جائے۔

اُدُم پکایا ہوا چمڑا۔ الترس ڈھال۔ القوس کمان، قناۃ تیر۔ شیخین ایک جگہ ہے جہاں حضورؐ نے احد جاتے وقت شب کو لشکر ٹھیرایا تھا۔ کماۃ جمع رام تیر انداز، انہاب لوٹ مار، رباعیۃ سامنے کے چار دانت اور کچلیوں کے درمیان والا دانت، حَرْبہ چھوٹا نیزہ ج حِراب۔

تشریح: انہیں میں سے غزوۂ احد ہے جو ۷ شوال ۳ھ میں واقع ہوا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین ہزار اسلامی لشکر لے کر جن کے ساتھ سات سو زرہیں دو سو گھوڑے، تین ہزار اونٹ مدینہ سے باہر نکلے اور ذوالحلیفہ میں نزول کیا، بدھ اور جمعرات کے روز وہیں قیام کیا، جمعہ کے روز عصر کی نماز پڑھ کے ارادہ کیا اور دو زرہیں اوپر نیچے پہنیں، چمڑے کی پیٹی سے کمر کسی، تلوار لٹکائی ڈھال کمر پر ڈالی گھوڑے پر سوار ہوئے، قوس گلے میں ڈالی نیزہ ہاتھ میں لیا۔ رات شیخین میں گذاری اور صبح کی نماز کے بعد میدان میں اتر آئے اور پچاس تیر اندازوں کو جبل قناۃ پر بٹھا دیا جہاں اندیشہ تھا کہ دشمن کی فوج ادھر سے نکل کر پشت کی جانب حملہ کر سکتی ہے، مسلمانوں نے پورے زور کیساتھ حملہ کیا تو مشرکین کو شکست فاش (اور مسلمانوں کو زوال سے پہلے پہلے فتح) ہوگئی، مشرکین کی عورتیں ہلاکت کو پکار رہی تھیں، مسلمانوں نے بھاگتے کافروں کا پیچھا کیا جب تیر اندازوں نے دیکھا کہ فتح حاصل ہو چکی اور کافروں کے مال میں لوٹ پڑ چکی تو وہ بھی اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور جس چیز کا ان کو حکم دیا گیا تھا اسی کے خلاف کر بیٹھے تو جنگ کا نقشہ بدل گیا اور مسلمانوں کو شکست ہوگئی اور آنحضور کے ساتھ صرف چودہ آدمی رہ گئے، آپ کا دندان مبارک شہید کیا گیا، ابی بن خلف کا ایک تیر آپ کے لگا جس کی وجہ سے آپ پیچھے گر گئے اور ستر مہاجرین و انصار شہید کئے گئے۔

غزوۃ الحدیبیۃ وارسال الرسل

غزوۂ حدیبیہ اور قاصدوں کی روانگی

وفی السادسۃ الہجریۃ وقعت غزوۃ الحدیبیۃ وبعث الرسل الی الآفاق، وفیہا ماتت ام رومان ام عائشۃ وعبد الرحمن رضی اللہ تعالی عنہما وعنہم واسلم ابو ہریرۃ وقدم مع الدوسیین المدینۃ وہو صلی اللہ علیہ وسلم بخیبر فتبعہ الیہا واسمہ عبد شمس اوغیرہ، مات سنۃ سبع وخمسین ـــــ

تشریح: ۶ہجری میں غزوۂ حدیبیہ واقع ہوا اور اطراف عالم میں قاصد بھیجے گئے اور اسی سال حضرت عائشہؓ اور عبد الرحمن کی والدہ ام رومان کا انتقال ہوا اور اسی سال حضرت ابوہریرہؓ اسلام لائے۔ آپ دوسی لوگوں کے ساتھ مدینہ آئے مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر میں تھے اس لئے آپ وہیں حاضر ہوئے آپ کا نام عبد شمس یا کچھ اور (حضورؐ نے بدل کر عبد الرحمن رکھ دیا تھا) ۵۷ھ میں آپ کا انتقال ہوا ہے۔

(فائدہ) جن غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرکت فرمائی ان کی تعداد بالترتیب ستائیس ہے۔ (۱) غزوہ ودان یا ابواء (۲) غزوہ بواط (۳) غزوہ سفوان (۴) غزوہ ذوالعشیرہ (۵) غزوہ بدر الکبریٰ (۶) غزوہ قینقاع (۷) غزوہ السویق (۸) غزوہ قرقرۃ الکدر (۹) غزوہ غطفان یا انمار (۱۰) غزوہ اُحد (۱۱) غزوہ حمرۃ الاسد (۱۲) غزوہ بنو نضیر (۱۳) غزوہ بدر الاخریٰ (۱۴) غزوہ دومۃ الجندل (۱۵) غزوہ بنو مصطلق (۱۶) غزوہ احزاب یا خندق (۱۷) غزوہ بنو قریظہ (۱۸) غزوہ بنو لحیان (۱۹) غزوہ قردہ یا غابہ (۲۰) غزوہ حدیبیہ (۲۱) غزوہ خیبر (۲۲) غزوہ وادی القریٰ (۲۳) غزوہ ذات الرقاع (۲۴) غزوہ مکہ (۲۵) غزوہ حنین (۲۶) غزوہ طائف (۲۷) غزوہ تبوک۔

۱؎ صحیح روایات میں مسلمانوں کی مجموعی تعداد ایک ہزار آتی ہے جن میں سے ابن ابی اپنی ڈھائی سو کی جمعیت کیساتھ لگ [illegible] گیا کتنا باقی تیر [illegible] ہزار رہ گئے۔

bestuurdubooks.wordpress.com

وفاته صلى الله عليه وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات

مرض النبي صلى الله عليه وسلم وهو ببلده بصداع الرأس واشتد مرضه حيناً فحيناً، فلما أصبح يوم الاثنين خرج إلى الناس فرآهم يصلون الصبح، فتبسم صلى الله عليه وسلم سروراً بما رأى من إقامتهم الصلوٰة ثم رجع إلى بيته، فانصرف الناس وهم يرون أنه أفاق من وجعه ورجع أبو بكر إلى أهله بالسنح فتوفي في نصف نهاره، وقيل ضحاه اثني عشر من ربيع الأول سنة إحدى عشر من هجرته وكان مدة مرضه اثني عشر أو أربعة عشر يوماً، فتشاوروا في أمر الخلافة كل اليوم وغسلوه يوم الثلاثاء فصلوا عليه فرادى إلى الليل فدفنوه ليلة الأربعاء وكان عمره ثلاث وستون۔

حل لغات: صداع دردِ سر، سُنح عوالی مدینہ میں ایک جگہ ہے جس میں بنو حارث بن خزرج کے مکانات ہیں، ضحیٰ چاشت کا وقت، فرادیٰ تنہا تنہا، تبسّم ہنسنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تھے (اور جنت البقیع سے واپس ہو کر حضرت عائشہؓ کے پاس پہنچ رہے تھے) کہ آپ کے سرِ مبارک درد ہو گیا اور ساعت بہ ساعت بڑھتا ہی چلا گیا۔ پیر کے دن صبح کو لوگوں کی طرف نکلے اور ان کو صبح کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ان کے نماز قائم کرنے کی وجہ سے مسرور ہوئی اور آپ نے تبسم فرمایا اور گھر واپس ہو گئے، لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ آپ کو درد سے افاقہ ہو گیا، چنانچہ سب لوگ واپس ہو گئے اور حضرت ابوبکر صدیق بھی مقام سنح میں اپنے اہل و عیال کے پاس چلے گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ یا چودہ روز بیمار رہ کر بارہ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ بروز دوشنبہ چاشت کے وقت یا نصف النہار کے وقت حضرت عائشہؓ کے حجرے میں وفات پائی (انا للہ وانا الیہ راجعون) انتقال والے دن تو صحابہ خلافت کے معاملہ میں مشورے کرتے رہے (کیونکہ مسئلہ خلافت بھی نہایت عظیم تھا) اور منگل کے روز تجہیز و تکفین کی اور غسل دیا اس کے بعد اول مردوں نے پھر عورتوں نے پھر بچوں نے فرادیٰ فرادیٰ نماز جنازہ ادا کی پھر (حضرت علی و عباس اور حضرت عباس کے دو صاحبزادے قثم اور فضل یعنی ایک چچا اور تین چچا زاد بھائی کل ان چار حضرات نے) شب چہار شنبہ میں (جب کہ نصف شب گذر چکی تھی) آپ کو قبر شریف میں اتارا اور زیر خاک دفن کر دیا، آپ کی عمر شریف تریسٹھ ۶۳ سال کی تھی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

جہاں اے برادر نماند بکس ❋ دل اندر جہاں آفریں بند و بس (سعدی)

حلية المباركة
حلیہ مبارک

كان صلى الله عليه وسلم يتلألأ وجهه تلألؤ القمر ليلة البدر، وفيه ربعة عظيم الهامة رجل الشعر ليس بجعد ولا سبط، واسع الجبين، أدعج العينين، أقنى العرنين له نور يعلوه، سهل الخدين، أزهر اللون، كث اللحية، كأن عنقه جيد دمية، طويل الزندين، رحب الراحة، شثن الكفين والقدمين، ذو مسربة، سواء البطن والصدر، بين كتفيه خاتم النبوة، أجرد، إذا مشى كأنما ينحط من صبب، أجود الناس صدراً وأصدق الناس لهجة، وألينهم عريكة، وأكرمهم عشرة، من رآه بديهة هابه، ومن خالطه معرفة أحبه، يبدأ من لقي بالسلام۔

besturdubooks.wordpress.com

اخلاقی ان شط الحبیب ودارہ	وعزتلاقیہ ونأت منازلہ
وفاتکوان تبصروہ بعینکم	فما فاتکو منہ فھذی شمائلہ

حل لغات تیتلاء درخشاں چہرہ کا دمک، تدویر گولائی، ہامہ سر، ہر چیز کا سر، ج ہام، رجل کم گھنگھریالے بال ج ارجال رجالی، جعد نہایت گھنگھریالے بال، سبط سیدھے بال، ادعج بڑی اور بہت سیاہ آنکھ والا ادعجت (س) دعجا العین آنکھ کا بہت زیادہ سیاہ اور بڑا ہونا، اقنی سے نتھنے تنگ اور درمیان سے بلند ناک والا، العرنین ناک، ہر چیز کا پہلا حصہ ج عرانین، کث اللحیہ گھنی ڈاڑھی والا ج کثاث، کث (ض) کثاثۃ (س) گھنا گاڑھا ہونا، ذہبیہ تپلی جو خون کی طرح سرخ اور منقوش ہو ج ذہبی، الزند زند کا تثنیہ ہے ہاتھ کا گٹا جوڑنا، ازند، رحب کشادہ رحب (ک) رحبا (س) رحبا المکان کشادہ ہونا۔ راحۃ ہتھیلی، جشن موٹا اور سخت، مسربہ سینہ کے درمیان میں پیٹ تک کے بال، اجرد بے بال، چھوٹے بالوں والا، تحطط نیچے اترنا، صبب نشیب ج اصباب، عریکۃ طبیعت، عادت، عشیرۃ قبیلہ ج عشائر، ہاب ہیبۃ خوف کرنا، اخلاقی مرکب اضافی ہے تقدیریا اخلاقی۔ اخلاء خلیل کی جمع ہے جیسے اطباء طبیب کی جمع ہے ضرورت شعری کی وجہ سے مقصور کردیا، شط (ض ن) شطا، شطوطا دور ہونا، عز (ض) عزا۔ اسی کمیاب ہونا، دشوار ہونا۔ تلاقی ملاقات، **تشریح**:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ مبارک چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا جس میں (قدرے) گولائی تھی

کہ دارد از ہمہ خوباں رخ چنیں کہ تو داری ✗ تبارک اللہ ازیں روئے نازنیں کہ تو داری

آپ بڑے سر والے (خوش نما) پیچیدہ و کم گھونگھریالے (نرم سیاہ) بال والے، کشادہ (اور آئینہ جیسی شفاف) پیشانی والے، سخت سیاہ (اور سخت سفید) بڑی (اور سرمگین) آنکھوں والے تھے ؎

ماہ زیبا ست ولے روئے تو زیباتر ازوست ✲ چشم نرگس چو کم چشم تو رعناتر ازوست

(نہایت خوبصورت باریک طویل) درمیان سے بلند ناک والے، نرم ونازک (اور پُرگوشت) رخسارے والے، سرخ وسپید نکھرے ہوئے رنگ والے گھنی ڈاڑھی والے آپ کی گردن گویا خوشنما گردن کی تصویر تھی آپ طویل گٹوں والے، فراخ ہتھیلی والے، سڈول اور بھرے ہوئے اعضاء وقدم والے سینہ گردن سے ناف تک (شق صدر کی علامت) ایک پتلی سی دھاری والے تھے، آپ کا سینہ فراخ اور شکم کے ہموار تھا شانہ کی غضروف کے قریب مہر نبوت تھی (جس پر کچھ بال مجتمع تھے اور وصال کے وقت غائب ہوگئی تھی) آپکے پورے بدن پر بال نہ تھے جب آپ چلتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ بلندی سے نشیب میں اتر رہے ہیں،

آپ لطیف خاطر فراخ دل کیساتھ عطا کرنے والے سب سے بہتر لب ولہجہ والے اور خاندانی شرافت والے تھے، جو شخص آپکو اول وہلے دیکھتا تو رعب داب اور ہیبت کیوجہ سے ڈر جاتا اور جو شخص آپکے ساتھ رہتا سہتا اور آپکے پاکیزہ اخلاق دیکھتا جاتا تو آپ پر فریفتہ ہوجاتا تھا، آپ میں سے بھی ملاقات کرتے تو پہلے سلام کرتے تھے ؎ اخلاق احمد وستو! اگر حبیب اور اس کا مکان دور ہوگیا اسکی ملاقات دشوار اور اس کی منزلیں بعید ہوگئیں اور بچشم خود اسکو دیکھنا فوت ہوگیا تو اس کی سیرت تو فوت نہیں ہوئی، پس یہ ہیں اسکی پاک عادتیں!

؎ لکل نبی فی الانام فضیلۃ ✗ وجملتہا مجموعۃ لمحمد

جانا تو یگانہ ولے ذاتِ تو ہست ✗ مجموعۂ آثار کمالات ہمہ

besturdubooks.wordpress.com

العَشَرَةُ المُبَشَّرَة

قرآن وحدیث سے جہاں یہ امر ثابت ہے کہ صحابہ کرام پوری امت سے افضل ہیں وہیں یہ بات بھی ثابت ہے کہ آپس میں ان حضرات کے درجات متفاوت ہیں چنانچہ مہاجرین وانصار کا مرتبہ باقی صحابہ سے اور مہاجرین وانصار میں اہل حدیبیہ یعنی اصحاب بیعت رضوان کا مرتبہ باقی حضرات سے اور اہل حدیبیہ میں شرکاء غزوۂ بدر کا رتبہ باقی صحابہ سے اور اہل بدر میں ان دس حضرات کا رتبہ سب سے افضل ہے جن کو دنیا ہی میں جنت کی بشارت دیدی گئی تھی جو عشرہ مبشرہ کہلاتے ہیں ان حضرات کے اسماء مبارکہ حافظ ابن حجر کے اس قطعہ میں منظوم ہیں ۔ ے

لقد بشر الہادی فی الصحب زمرۃ ❊ بجنات عدن کلہم فضل اشتہر
سعید، زبیر، سعد، طلحۃ، عامر ❊ ابو بکر، عثمان، ابن عوف، علی، عمر

السیرۃ الصدیقیۃ ابو بکر ہو عبد اللہ بن عثمان ابی قحافۃ بن عامر وکان اسمہ عبد رب الکعبۃ فسماہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ، وامہ ام الخیر بنت صخر بن عامر، ومات ہی وابوہ مسلمین، ولا بویہ وولدہ وولد ولدہ صحبۃ ولم یجتمع لاحد من الصحابۃ، خلف یوم الثلاثاء ثانی یوم موتہ صلی اللہ علیہ وسلم، مات لثمان بقین من جمادی الآخرۃ بین المغرب والعشاء ولہ ثلاث وستون، غسلتہ امرأتہ بوصیتہ ۔

تشریح :۔ آپ کا نام عبد اللہ اور کنیت ابو بکر اور لقب صدیق ہے آپ کا نسب یوں ہے ابو بکر عبد اللہ بن عثمان بن ابی قحافہ بن عامر اسلام سے قبل آپ کا نام عبد رب الکعبہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر عبد اللہ رکھا تھا۔ آپ کی والدہ ام الخیر بنت صخر بن عامر ہیں آپ کے والدین نے اسلام کی حالت میں انتقال کیا آپ کے والدین، اولاد، پوتے سب کو حضورؐ کی صحبت حاصل تھی صحابہ میں یہ شرف کسی کو حاصل نہ تھا حضورؐ کی وفات کے دوسرے روز یعنی منگل کے دن آپ خلیفہ قرار پائے اور ۲۲ جمادی الاخری ۱۳ھ میں عشاء ومغرب کے درمیان ۶۳ سال کی عمر میں انتقال کیا اور آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی اہلیہ نے آپ کو غسل دیا

اَلسِّیْرَۃُ الْفَارُوْقِیَّۃُ (سیرۃ فاروقی) اَلْفَارُوْقُ ہُوَ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَیْلٍ اَسْلَمَ سَنَۃَ سِتٍّ اَوْ خَمْسٍ قَبْلَ الْہِجْرَۃِ بَعْدَ اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا، مَاتَ بِطَعْنِ اَبِیْ لُؤْلُؤَۃَ غُلَامِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ لِاَرْبَعٍ بَقِیْنَ مِنْ ذِی الْحِجَّۃِ سَنَۃَ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِیْنَ وَدُفِنَ غُرَّۃَ الْمُحَرَّمِ وَلَہٗ ثَلَاثٌ وَّ سِتُّوْنَ وَمُدَّۃُ خِلَافَتِہٖ عَشْرُ سِنِیْنَ وَنِصْفٌ ۔

تشریح :۔ آپ کا لقب فاروق اور کنیت ابو حفص اور نام عمر پورا نسب یوں ہے عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد العزی بن

besturdubooks.wordpress.com

قرط بن رباح بن عبد اللہ بن رباح بن عدی بن کعب، ہجرت سے پانچ یا چھ سال قبل چالیس آدمیوں کے مسلمان ہونے کے بعد اسلام قبول کیا اور مغیرہ بن شعبہ کے غلام فیروز نامی شخص ابو لؤلؤہ کے نیزہ مارنے کے سبب ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ کو آپ نے انتقال کیا اور محرم کی چاندرات کو بعمر ۶۳ سال آپکو دفن کیا گیا آپ کی خلافت کا زمانہ ساڑھے دس سال کے قریب ہے۔

السیرۃ العثمانیۃ عثمان ھو ابو عبد اللہ بن عفان بن عبد اللہ بن العاص بن امیۃ، اسلم قدیما قبل دخوله دار الارقم، وھاجر الی الحبشۃ الھجرتین سُمّی ذا النورین لجمعه بین بنتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقیۃ وام کلثوم استُخلف غرۃ المحرم سنۃ اربع وعشرین، وقُتل لثانی عشر من ذی الحجۃ سنۃ خمس وثلاثین وله اثنان وثمانون سنۃ، وصلی علیہ حکیم بن حزام ومدۃ خلافته اثنا عشر سنۃ۔

تشریح:۔ آپ کا نام عثمان کنیت ابو عبد اللہ اور لقب ذی النورین ہے آپکا نسب اس طرح ہے عثمان بن عفان بن عبد اللہ بن العاص بن امیہ (بن عبد شمس بن عبد مناف) آپ دار الارقم میں داخل ہونے سے قبل ابتداء ہی میں اسلام لے آئے تھے۔ آپنے حبشہ کیطرف دو مرتبہ ہجرت کی ہے آپکو ذی النورین کہا جاتا ہے کیونکہ آپکے نکاح میں حضور کی دو صاحبزادیاں تھیں حضرت رقیہ، ام کلثوم ۲۴ھ میں محرم کی چاندرات کو خلیفہ بنائے گئے اور بارہ ذی الحجہ ۳۵ھ ہجری میں بعمر ۸۲ سال آپکو شہید کر دیا گیا۔ حکیم بن حزام نے آپکے جنازہ کی نماز پڑھائی آپ کی خلافت کا زمانہ بارہ سال ہے۔

السیرۃ العلویۃ علی ھو ابن ابی طالب ابو الحسن وابو تراب، وامّہ فاطمۃ بنت اسد اسلم وله خمس عشر، ضربه عبد الرحمن بن ملجم لسبع عشر من رمضان سنۃ اربعین، ومات بعد ثلاث، وله ثلاث وستون سنۃ او غیرہ، ومدۃ خلافته اربع سنین وشھور۔

تشریح آپکا نام علی کنیت ابو الحسن، ابو تراب ہے سلسلہ نسب یوں ہے علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد ہے۔ اسلام لانے کے وقت آپ کی عمر پندرہ سال کی تھی۔ عبد الرحمٰن بن ملجم نے ستر رمضان ۴۰ھ میں آپکے نیزہ مارا اور تین روز بعد بعمر ۶۳ سال آپکا انتقال ہو گیا۔ آپ کی خلافت کا زمانہ چار سال اور چند مہینے ہے

طلحۃ ھُوَ اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو، اَسْلَمَ قَدِیْمًا قُتِلَ فِیْ وَقْعَۃِ الْجَمَلِ لِعِشْرِیْنَ مِنْ جُمَادَی الْاُخْرٰی سَنَۃَ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِیْنَ، وَلَہٗ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ سَنَۃً۔

تشریح:۔ ابو محمد طلحہ بن عبد اللہ بن عمرو، آپ پہلے ہی اسلام لے آئے تھے۔ بیس جمادی الاخری ۳۳ھ میں جنگ جمل میں بعمر چونسٹھ سال شہید کر دیا گیا۔

عــہ کذا فی مجمع البحار و فی مروج الذہب "ابی العاص" حاشیہ ۱۲ عــہ چودہ، تیرہ، دس، اور آٹھ کا قول بھی ہے لیکن دس کا قول صحیح معلوم ہوتا ہے اس حساب سے آپ کی عمر تریسٹھ سال ہوگی جس کو خود کتاب میں نقل کیا ہے ۱۲ منہ

besturdubooks.wordpress.com

الزبير | هو ابو عبد الله بن العوّام، وامّه صفيّة عمّة النبي صلى الله عليه وسلم اسلم قديما، قتل سنة ست وثلاثين، وله اربع وستون او غير ذلك ۔

تشریح: آپ کا نام زبیر اور کنیت ابو عبد اللہ اور والد کا نام عوام ہے۔ آپ کی والدہ حضورؐ کی پھوپھی حضرت صفیہ ہیں۔ آپ ابتدا ہی میں اسلام لے آئے تھے۔ آپ کو ۳۶ھ میں بعمر ۶۴ سال شہید کر دیا گیا۔

سعد | هو ابو اسحٰق بن ابي وقاص، اسلم قديما، مات سنة خمس وخمسين ۔

تشریح: آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے اور والد ابو وقاص ہیں ابتدا ہی میں اسلام لے آئے تھے آپ نے ۵۵ھ میں وفات پائی۔

سعيد | هو ابو الاعور بن عبد الرحمٰن، اسلم قديما، مات سنة احدى وخمسين ۔

کنیت ابو الاعور ہے عبد الرحمٰن کے صاحبزادے ہیں شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے ۵۱ھ میں انتقال ہوا ہے۔

عبد الرحمٰن | هو ابو محمد بن عوف، مات سنة اثنين وثلاثين ۔

عبد الرحمٰن نام ابو محمد کنیت عوف کے بیٹے ہیں ۳۲ھ میں وفات پائی ہے۔

ابو عُبيدة | هو عامر بن عبد الله بن الجرّاح، مات سنة ثمان عشرة ۔

ابو عبیدہ کنیت عامر نام عبد اللہ بن الجراح کے بیٹے ہیں ۱۸ھ (کے طاعون عمواس) میں انتقال ہوا ہے۔

ثمرة العلم

(علم کا پھل)

لقي هارون الرشيد الكسائي في بعض طُرُقه، فوقف عليه، وتحفّى بسؤاله عن حاله، فقال: انا بخير يا امير المؤمنين! ولو لم اجد من ثمرة الادب الّا ما وهب الله تعالى لي من وقوف امير المؤمنين عليّ، لكان ذلك كافيًا ۔

حلِّ لغات | ثمرۃ پھل ج ثمار۔ ہارون الرشید دیکھو ص۔ الکسائی ابو الحسن علی بن حمزہ اسدی کوفی استاد مامون الرشید جسطرح آپنے کوفیین میں قرات کا ڈنکا بجایا اسی طرح کوفہ میں نحو کی امامت کا جھنڈا نصب کیا۔ امام شافعیؒ کا قول ہے کہ جو شخص نحو میں تبحر حاصل کرنا چاہے وہ کسائی کی اولاد ہے۔ آپ فن قرات میں حمزہ زیات کے شاگرد ہیں۔ کسائی، سیبویہ، یزیدی ابو یوسف محمد میں اکثر مناظرات ہوتے رہتے تھے ایک مرتبہ امام محمدؒ نے کہا جو شخص سجدہ سہو میں سہو کرے اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ آیا اس کو پھر سجدہ کرنا چاہئے یا نہیں؟ کسائی: نہیں۔ محمد: کیا وجہ؟ کسائی: نحاۃ کا مذہب ہے "المصغر لا یصغر"

یعنی جس صیغہ کی تصغیر کر لی جائے پھر اس کی تصغیر نہیں ہوتی (خطیب نے تاریخ بغداد میں لکھا ہے کہ یہ قصہ امام محمد رح ذکر کا ہے) جب ہارون نے خراسان کا قصد کیا تو امام محمد اور کسائی ان کے ساتھ تھے موضع رنبویہ میں جو علاقہ رے سے ہے ان دونوں کی حیات کا جام لبریز ہوگیا اور ۱۸۲ھ اور بقول ابن انباری ۱۸۳ھ میں وہیں انتقال ہوگیا۔ ہارون نے حسرت سے کہا، آج میں نے فقہ اور لغت کو رے میں دفن کیا۔ تحفّی فی الشئ کوشش کرنا۔

تشریح:-

ہارون نے کسائی سے کہیں راستے میں ملاقات کی تو امام کسائی کے احترام کیوجہ سے، ٹھہر گیا اور بڑے تپاک سے مزاج پرسی کی کسائی نے کہا، امیر المؤمنین! الحمد اللہ بخیر ہوں اگر میری خاطر امیر المؤمنین کے ٹھہر جانے کے علاوہ علم و ادب کا اور کوئی پھل مجھے حاصل نہ ہوتا تو یہی کافی تھا۔

وَدَخَلَ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى وَهُمَا فِىْ مُذَاكَرَةٍ وَّمُمَازَحَةٍ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اِنَّ هٰذَا الْكُوْفِيَّ قَدْ غَلَبَ عَلَيْكَ، فَقَالَ يَا اَبَا يُوْسُفَ! اِنَّهٗ لَيَأْتِيْنِيْ بِاَشْيَاءَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهَا قَلْبِيْ وَتَاْخُذُ بِمَجَامِعِهٖ، فَقَالَ الْكِسَائِيُّ: يَا اَبَا يُوْسُفَ! هَلْ لَكَ فِىْ مَسْئَلَةٍ؟ فَقَالَ: فِىْ نَحْوٍ اَوْ فِىْ فِقْهٍ؟ فَقَالَ: بَلْ فِىْ فِقْهٍ، فَضَحِكَ هَارُوْنُ حَتّٰى فَحَصَ بِرِجْلَيْهِ، فَقَالَ تُلْقِىْ عَلٰى اَبِىْ يُوْسُفَ الْفِقْهَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا يُوْسُفَ! فَمَا تَقُوْلُ فِىْ رَجُلٍ قَالَ لِزَوْجَتِهٖ: اَنْتِ طَالِقٌ اَنْ دَخَلْتِ الدَّارَ، قَالَ: اِنْ دَخَلَتِ الدَّارَ طَلُقَتْ، قَالَ: اَخْطَأْتَ يَا اَبَا يُوْسُفَ! فَضَحِكَ الرَّشِيْدُ، ثُمَّ قَالَ فَكَيْفَ الصَّوَابُ؟ قَالَ: اِذَا قَالَ اَنْ، وَجَبَ الْفِعْلُ دَخَلَتْ بَعْدُ اَوْ لَمْ تَدْخُلْ، وَاِذَا قَالَ اِنْ بِالْكَسْرِ لَمْ يَجِبْ وَلَمْ يَقَعِ الطَّلَاقُ۔

تشریح:- ایک مرتبہ امام ابو یوسف تشریف لائے اس وقت ہارون الرشید اور کسائی دونوں خوش گوئی اور باہم گفتگو میں مشغول تھے، ابو یوسف نے کہا: امیر المؤمنین! یہ کوفی تو آپ پر چھا گیا، ہارون نے کہا: ابو یوسف! کسائی کچھ ایسی باتیں کرتا ہے جو دل کو لگتی ہیں کسائی نے کہا: ابو یوسف! تمہارے پاس ایک مسئلہ کا جواب ہے؟ ابو یوسف نحو میں یا فقہ میں؟ کسائی: (نحو میں نہیں) بلکہ فقہ میں (یہ سن کر) ہارون اتنا ہنسا کہ دونوں پاؤں زمین پر دے مارے اور کہنے لگا کہ ابو یوسف (جیسے شخص) پر (جو فقہ کا امام ہے) فقہ کا مسئلہ پیش کرتے ہو؟ کسائی: ہاں، اس کے بعد کہا: آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس نے اپنی بیوی سے کہا: انت طالق ان دخلت الدار، ابو یوسف: اگر وہ عورت گھر میں داخل ہوگئی تو طلاق پڑجائیگی، کسائی: غلط ہے، ہارون پھر ہنس دیا اور کہنے لگا، صحیح کیسے ہے؟ کسائی اگر وہ شخص اَن دخلت الدار کہے تو وقوع فعل ضروری ہے بعد میں داخل ہو یا نہ ہو اور اگر اِن دخلت کہے تو وقوع فعل ضروری نہیں اور طلاق واقع نہیں ہوگی۔ (تنبیہ) امام کسائی کا تخطیہ بے محل ہے کیونکہ امام کسائی نے جو تفصیل ذکر کی ہے وہ تو اِن (بالکسر) اور اَن (بالفتح) کے سلسلے میں ہے حالانکہ امام کسائی کا سوال اِن شرطیہ پر مبنی تھا اگر امام کسائی اَن سے سوال کرتا تو امام ابو یوسف کبھی یہ جواب نہ دیتے فالقول ما قال امام الفقہ وقول امام النحو لیس الا من لطائف النحو۔

اِکْرَامُ الشَّیْبِ

بڑھاپے کی قدر

حدثنا محمد بن مسلم الخواص الرجل الصالح، قال: رأيتُ يحيى بن اكثم القاضي في المنام، فقلتُ له: ما فعل الله بك؟ قال: اوقفني بين يديه، وقال: يا شيخ السوء! لولا شيبتُك لأحرقتُك بالنار، فاخذني ما يأخذ العبد بين يدي مولاه، فلما افقتُ، قالها ثانية و ثالثة، فلما افقت، قلتُ: يا ربّ! ما هكذا حُدِّثتُ عنك، فقال تعالى: ما حُدِّثتَ عني؟ قلتُ حدثني عبد الرزاق قال حدثني معمر بن راشد عن ابن شهاب الزهري عن انس بن مالك عن نبيك محمد صلى الله عليه وسلم عن جبريل عنك يا عظيم انك قلتَ: ما شاب لي عبد في الاسلام شيبة الّا استحييتُ منه ان أعذّبه بالنار، فقال الله عز و جل: صدق عبد الرزاق، وصدق معمر، و صدق الزهري، وصدق انس، وصدق نبيّ وصدق جبريلُ انا قلتُ: ذلك انطلقوا به الى الجنة +

حل لغات شیب بڑھاپا۔ شاب (ض) شیبا بوڑھا ہونا۔ محمد بن مسلم الخواص مشہور عابد و زاہد صوفی اواخر قرن ثالث کے مہذب صفت صاحب حکایات غریبہ شخص ہیں۔ یحییٰ بن اکثم دیکھو ص۱۲۶! افقت افاقۃ۔ بن مرض صحت یاب ہونا۔ عبدالرزاق ابن ہمام بن نافع الحمیری مولود ۱۲۶ھ متوفی ۲۱۱ھ صاحب مصنف مشہور، حافظ ذہبی نے ان کی کتاب "مصنف" کو علم کا خزانہ لکھا ہے امام احمد فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے بڑھ کر روایت حدیث میں کسی کو نہیں دیکھا، سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن معین، علی بن المدینی وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔ معمر بن راشد الاسدی نزیل الیمن متوفی ۱۵۳ھ، ابن شہاب زہری دیکھو ص۹۵۔ انس بن مالک دیکھو ص۱۲۳!

تشریح:۔ محمد بن مسلم خواص نے بیان کیا ہے کہ میں نے یحییٰ بن اکثم کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ آپ نے کہا کہ مجھے اللہ رب العزت نے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا: نالائق بوڑھے! اگر تیرا بڑھاپا نہ ہوتا تو تجھے آگ میں جلا دیتا، پس میری وہ گت بنی جو غلام کی آقا کے سامنے بن جاتی ہے جب مجھے کچھ ہوش آیا تو دوسری مرتبہ اور تیسری مرتبہ بھی یہی فرمایا۔ جب مجھے پھر ہوش آیا تو میں نے عرض کیا: پروردگار! اس طرح تو مجھ سے آپ کی حدیث بیان نہیں کی گئی (یعنی میرے ساتھ حدیث کے خلاف معاملہ کیا جا رہا ہے)

حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا: اور کس طرح بیان کی گئی ہے؟ میں نے کہا: مجھ سے عبدالرزاق نے اور ان سے معمر بن راشد نے حدیث بیان کی ہے اور معمر بن راشد نے ابن شہاب زہریؒ سے اور انہوں نے انس بن مالکؓ سے اور انہوں نے آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ نے حضرت جبرئیلؑ سے اور حضرت جبرئیلؑ نے آپ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ میرا کوئی بندہ بحالت اسلام بوڑھا نہیں ہوتا مگر یہ کہ میں اس کو آگ کے ذریعہ عذاب دینے سے شرماتا ہوں پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عبدالرزاق، معمر، زہری، انس اور میرے نبی اور جبرئیل سب نے سچ کہا بیشک یہ میرا ارشاد ہے اس کے بعد فرشتوں سے کہا کہ اس کو جنت میں لے جاؤ۔

اِعتوارُ الاعراب
(دست بدست تبدیلِ اعراب)

تعذّر على رجل لقاءُ المأمون لي ظلامته، فصاح على بابه: انا احمد النبيُّ المبعوثُ، فأُدخل اليه، وأُعلموه تنبّأ، فقال له: ما تقول؟ فذكر ظلامته، فقال له: ما تقول فيما حُكي عنك؟ فقال ما هو؟ قال ذكروا انك تقول: انك نبيٌّ، فقال: معاذ الله، إنما قلتُ: انا احمدُ النبيَّ المبعوثَ افانتَ يا امير المؤمنين! ممن لا يحمدُهُ فاستظرفه، وامر بانصافه +

besturdubooks.wordpress.com

حلِ لغات: اعتوار دست بدست لینا، آلماموں دیکھو ص ۱۵ ظلامتہ ظلم جو تم اٹھاؤ، تنبأ نبوت کا دعویٰ کرنا۔

تشریح: ایک شخص کو اپنے حق کی دادرسی کیلئے مامون سے ملاقات کرنا دشوار ہو گیا تو اس نے مامون کے دروازہ پر باآواز بلند کہا انا احمد النبی المبعوث النبی، اور المبعوث کے رفع کے ساتھ جس کے معنی یہ ہوگئے کہ میں اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا احمد نبی ہوں، پس اس کو مامون کے پاس لایا گیا اور مامون کو بتایا گیا کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے مامون نے اس سے کہا کیا کہتا ہے، اس نے اپنے ظلم کا تذکرہ کیا۔ مامون نے کہا تیرے بارے میں جو خبر دی گئی ہے اس کی بابت کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا: وہ کیا؟ مامون نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ تو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس نے کہا خدا کی پناہ، میں نے تو صرف یہ کہا تھا۔ احمد النبی المبعوث (النبی اور المبعوث کے فتحہ کیسا تھ جس کے معنی یہ ہوگئے کہ میں نبی مبعوث کی تعریف کرتا ہوں، تو کیا اے امیر المؤمنین آپ ان کی تعریف کرنے والوں میں سے نہیں ہیں! بس مامون نے اس کو مرد ظریف (فصیح و بلیغ) شمار کیا اور ظالم سے اس کا حق دلانے کا حکم کیا۔

صَونُ اللسانِ عمّا یؤولُ الیہ

اپنی ذات پر آنے والی بات سے زبان کا بچاؤ

خرج شریحٌ القاضی من عند زیاد، وترکہ یجود بنفسہ، فسأل الناسُ عن حالہ، فقال ترکتُہ یأمرُ وینہی، فجزعوا السلامتہ فما راعہم الاصیاحُ النائحاتِ علیہ فسُئِلَ شریحٌ عن قولہ فقال، ترکتُہ یأمر بالوصیۃ وینہی عن البکاءِ علیہ۔

حلِ لغات صون (ن) بچانا، حفاظت کرنا۔ شریح بن الحارث بن قیس کندی ابو امیہ کبار تابعین میں سے ہیں اور مشہور قاضی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ان کو کوفہ کا قاضی بنایا تھا۔ چنانچہ آپ پچھتر سال تک امور قضا کو انجام دیتے رہے۔ آپنے بعمر ایک سو سال یا ایک سو آٹھ یا ایک سو بیس سال ۷۶ھ یا ۷۸ھ یا ۷۹ھ یا ۸۰ھ میں وفات پائی۔ یجود (ن) جوداً۔ بنفسہ جان دینا۔ راعہم رَوْعاً گھبرا دینا۔ صیاح صاح (ض) صیحاً۔ صیاحاً چیخنا چلانا، النائحات جمع نائحۃ نوحہ اور واویلا کرنے والی عورت۔

تشریح: قاضی شریح زیاد کے پاس اس حالت میں باہر آئے کہ وہ جان دینے کے قریب تھا۔ لوگوں نے آپ سے اس کا حال دریافت کیا آپنے کہا کہ میں اسکو امر و نہی کرتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں لوگ اسکی سلامتی سے گھبرا گئے، بس نہیں ڈرایا ان کو مگر اس پر نوحہ کرنیوالی عورتوں کی گریہ وزاری نے (یعنی کچھ ہی بعد اسکا انتقال ہو گیا) لوگوں نے شریح سے ان کے قول کے متعلق دریافت کیا کہ آپ تو یہ کہہ رہے تھے کہ میں اسکو امر و نہی کرتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں، قاضی شریح نے کہا کہ میں نے اسکو وصیت کا حکم اور اپنے اوپر رونے سے منع کرتا ہوا چھوڑا تھا

ما الحیلۃُ لمن خُلِقَ قبیحَ الوجہِ

کیا تدبیر ہو اس کی جو بد شکل سے پیدا ہوا

قال الاصمعی رحمہ اللہ: دخلتُ یوماً علی جعفر بن یحیی، فقال لی: ہل لک یا اصمعی من زوجۃٍ؟ قلتُ: لا، قال: فجاریۃٌ؟ قلتُ: للمہنۃ، قال: فہل لک اَن اَہَبَ لک جاریۃً نظیفۃً؟ قلتُ: انی لمحتاج الی ذلک، فامر بجاریۃ، فاُخرجت وہی فی غایۃ الحسن

besturdubooks.wordpress.com

الجمال، والهيئة، والظرف، فقال لها: قد وهبتك لهذا، وقال لي: خذ هذه فشكرته، وبكت الجارية وقالت: ياسيدي! اتدفعني لهذا الشيخ مع ما ارى من سماجته وقبح منظره، وجزعت جزعًا شديدًا، فقال لي: يا اصمعي! هل لك ان اعوضك منها الف دينار؟ فقلت: ما اكره ذلك، فامر لي بها، ودخلت الجارية، فقال لي يا اصمعي! انكرت عليها شيئًا، فاردت عقوبتها بك، ثم رحمتها منك، فقلت: ايها الامير فلا اعلمتني قبل ذلك، فاني لواتيتك حتى سرحت لحيتي، واصلحت وجهي، وعمتي، فلو عرفت الخبر لسرت على هيئتي، وخلقتي، فوالله لو رأتني كذلك لما عاود شيئًا تنكره ابدًا۔

حل لغات الحیلة تدبیر ج حیل۔ الاصمعی ابوسعید عبدالملک، جاحظ کی طرح یہ بھی بدصورتی میں ضرب المثل تھے لیکن ادب و لغت اور حفظ دواوین عرب میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے خود اصمعی کا قول ہے کہ مجھے سولہ ہزار اشعار حفظ ہیں۔ ہارون الرشید ان کو سلطان الشعراء کہتا تھا۔ اخفش کہتے ہیں کہ اصمعی وخلف سے بڑھ کر کسی کو اشعار یاد نہ تھے چونکہ اصمعی نحوی بھی تھا اس لئے اس کا علم خلف سے بڑھا ہوا تھا۔ ابوعبیدہ حاتم سجستانی رضاعی، عبدالرحمن بن عبداللہ، ابوالفضل ریاشی۔ احمد ترمذی وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔ آپنے لگ بھگ اسی سال کی عمر پائی ہے ۲۱۵ھ یا ۲۱۶ھ میں وفات پائی ہے ایک روز ایک شخص نے ان کی مجلس میں کہا کہ زمانہ خراب ہوگیا ہے تو اصمعی نے برجستہ یہ شعر کہا ؎

ان الجدیدین فی طول اختلافہما ✺ لا یفسدان ولکن یفسد الناس

جعفر بن یحییٰ دیکھو صفحہ ۔ الھیئة کام کی مہارت، خدمت ج ہئیٰ۔ سماحتہ کرم و بخشش۔ سرحت تسریحا کنگھا کرنا۔ عمتی عمة عمامہ باندھنے کی تشریح۔ اصمعی کہتے ہیں کہ میں ایک روز جعفر بن یحییٰ کے پاس گیا اس نے مجھ سے کہا: آپکی بیوی ہے؟ میں نے کہا: نہیں، اس نے کہا باندی؟ میں نے کہا میرے پاس چست وچاق باندی ہے جس سے خدمت لیتا ہوں۔ اس نے کہا: اچھا میں آپ کو پاکیزہ کنیز بخشش کردوں؟ میں نے کہا اس کی تو مجھے بہت ضرورت ہے پس جعفر نے ایک کنیز کا حکم کیا چنانچہ ایک نہایت حسین وجمیل خوش خصال دلکش وضع کنیز نکل کر سامنے آئی۔ جعفر نے اس سے کہا: میں نے تجھے ان کیلئے ہبہ کردیا ہے اور مجھ سے کہا: اس کو لے جاؤ میں نے شکریہ ادا کیا۔ کنیز روتی ہوئی کہنے لگی کہ اے آقا میں آپ کی انتہائی بخشش اور اس کی انتہائی بدصورتی دیکھ رہی ہوں اس کے باوجود آپ مجھے اس بوڑھے کیلئے ہبہ کررہے ہیں کنیز سخت پریشان ہوگئی جعفر نے مجھ سے کہا: اصمعی! کیا اس کے بدلے میں تم کو ایک ہزار اشرفیاں دے دوں؟ میں نے کہا: مجھے کوئی دریغ نہیں۔ پس جعفر نے میرے لئے ایک ہزار اشرفیوں کا حکم کردیا اور کنیز اندر چلی گئی اس کے بعد جعفر نے مجھ سے کہا: اصمعی! مجھے اس کی ایک حرکت بری معلوم ہوئی تھی اور میں آپ کے ذریعہ اس کو سزا دینا چاہتا تھا مگر مجھے اس پر رحم آگیا۔ اصمعی کہتے ہیں میں نے کہا: امیرالمومنین! مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتادیا میں تو آپ کے پاس اپنی داڑھی میں اچھی طرح کنگھا کرکے شکل وصورت کو، پگڑی کی بندش کو سنوار کر بڑے اہتمام کے ساتھ آیا ہوں اگر مجھے یہ بات پہلے ہی معلوم ہوجاتی تو میں اپنی اصلی شکل وصورت وعادت پر چلا آتا پس اگر وہ مجھے اس حالت میں دیکھتی تو یقینا کبھی بھی کوئی ایسی حرکت نہ کرتی جو آپ کو ناگوار ہو۔

اعلم (رحمك الله)، ما ذكرته من قبح وجهه مع علمه الذي زينه الله به، واشتهر شرقًا وغربًا، ولكن اينبغي لمن خلق قبيح الصورة ان يتخذ لها الاخلاق الحسان، والافعال الحسن، علیها لئلا يكون جامعًا بين قبيحين، ومن ههنا ما روي، كان

besturdubooks.wordpress.com

الأوقص المخزومي اقبح الناس خلقةً وما رُؤي مثله في العفاف والزهد، وكان قاضي مكة، فقال يوماً لجلسائه: قالت لي امي: يا بُنيّ انك خُلقت خلقةً لا تصلح معها لمجالسة الفتيان في بيوت القيان فعليك بالدين، فان الله تعالى يرفع به الخسيسة ويتم به النقيصة، فنفعني الله بكلامها، فوليتُ القضاء، وروي ان امام مالك ابن انس اوصته بمثل هذه الوصية حين اراد ان يتعلم الغناء في حداثته فتركه، وتعلم العلم فذهب به حيث بلغ، وكان عطاء بن ابي رباح اعور اسود افطس اشل، اعرج، ثم عمي، وامه سوداء تسمى بركة، وقيل لاهل مكة بعد موته: كيف كان عطاء بن ابي رباح فيكم؟ قالوا: كان مثل العافية التي لا يُعرف فضلها حتى تفقد

حل لغات يذخر، اذخر بمعنی ذخرہ، التی وقت ضرورت کیلئے چھپا رکھنا، حسان جمع حسن، العفاف پاک دامنی، ازحرام الفتیان جمع فتی جوان، الغیان جمع قین، غلام، الخسیسہ فرومائگی، النقیصہ معیوب بات، بری عادت، مالک بن انس دیکھو ص١٣٦ حداثتہ اوّل جوانی، عطاء بن ابی رباح اسلم القرشی، انکی کنیت ابو محمد تھی، یمن کے ایک مقام جند میں ٢٢ھ میں پیدا ہوئے حضرت عثمان کی خلافت کا عہد تھا، ابتدائی تربیت مکہ معظمہ میں ہوئی۔ آل میسرہ بن ابی خثیم فہری کے غلام تھے فضل وکمال اور زہد واتقاء کے لحاظ سے بڑے بلند مرتبت تابعی تھے۔ ابن سعد نے لکھا ہے کہ وہ بڑے معتبر فقیہ عالم اور کثیر الحدیث تھے علامہ نووی فرماتے ہیں کہ وہ مکہ کے مفتی اور مشہور امام تھے بڑے بڑے ائمہ ان کے علمی کمالات کے معترف تھے۔ آپ نے بعمر اٹھاسی سال ١١٥ھ میں مکہ معظمہ میں وفات پائی۔ اعور کانا اسود کالا، افطس چپٹی ناک والا، اشل جس کے بدن میں رعشہ ہو، اعرج لنگڑا۔

تشریح:

واضح ہو کہ ہم نے اصمعی کی جو بدصورتی ذکر کی ہے وہ ان کے اس علم کے ہوتے تھے ہے جس کے ساتھ اللہ نے انکو مزین کیا ہے، اور وہ مشرق ومغرب میں مشہور ہیں پس ہر بدصورت کو چاہیئے کہ وہ پاکیزہ اخلاق وستودہ افعال کو ذخیرہ بنائے تاکہ وہ دوہری قباحتوں کا جامع نہ بن جائے

زینت دو کی زحسن صورت شرط ❊ آدمی کو ہے آدمیت شرط (رشاد)

چنانچہ مروی ہے کہ اوقص مخزومی خلقۃً نہایت بدصورت تھے مگر زہد وتقویٰ اور پاکدامنی میں آپکی نظیر نہیں تھی آپ مکہ کے قاضی تھے، ایک روز آپ نے اپنے ہمنشینوں سے کہا: میری ماں نے مجھے نصیحت کی تھی کہ بیٹا تو ایسی خلقت پر پیدا کیا گیا ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے نوجوان چھوکروں کی مجلس کے قابل نہیں اس لئے دین کو مضبوطی کیساتھ تھامے رکھنا کیونکہ خداوند تعالیٰ دین کی برکت سے رذالت وفرومائگی کو دور اور ہر کمی کو پورا کردے گا۔ پس ماں کی نصیحت نے مجھے نفع پہنچایا یہاں تک کہ میں عہدۂ قضاء سے نوازا گیا، مروی ہے کہ امام مالک بن انس کو جب آغاز جوانی میں گانا بجانا حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا تو آپکی والدہ نے بھی اسی قسم کی نصیحت کی تھی جس سے آپنے اس خیال کو چھوڑ کر علم حاصل کیا اور مراتب عالیہ کو پہنچے۔ حضرت عطاء بن ابی رباح بھی آنکھ کے کانے، کوّے کی طرح سیاہ فام، ناک کے چپٹے، ہاتھ کے لنجے، پاؤں کے لنگڑے تھے آپ کی والدہ بھی سیاہ فام تھی جس کا نام برکہ تھا، جب آپ کا انتقال ہوا تو اہل مکہ سے دریافت کیا گیا کہ تم لوگوں میں عطاء بن ابی رباح کس درجہ کے آدمی تھے، لوگوں نے کہا آپ کا وجود ایسا تھا جیسے عافیت وسلامتی کہ اس کی قدر معدوم ہونے کے بعد ہی ہوتی ہے

؎ چہ غم از منقصت صورت اہل معنیٰ را ❊ چوں جاں زردم بود گو تن از حبشی می باش (حافظ)

التفکر فی القضاء

فیصلہ میں غور و فکر

۵ چو قاضی بفکرت نویسد سجل ❊ نگردد ز دستار بندان خجل

من عجائب حکم سلیمان علیہ السلام ما رواہ مسلم من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، بینما امرأتان معہما ابناہما اذ جاء الذئب فذہب باحدہما، فقالت ہذہ: انما ذہب بابنکِ، وقالت الاخرٰی: انما ذہب بابنکِ، فاختصمتا الی داؤد علیہ السلام فقضٰی بہ للکبرٰی، فمرتا علی سلیمان، فاخبرتاہ، فقال علیہ السلام: ائتیانی بسکین اشقہ بینکما، فقالت الصغرٰی: لا، یرحمک اللہ، ہو ابنہا، فقضٰی بہ للصغرٰی، قال ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ: ان کنت سمعت بالسکین قبل ذلک ما کنت اقول الا المدیۃ ـــــــــ

حل لغات عجائب جمع عجیبۃ، حکم جمع حکمۃ، ابو ہریرۃ دیکھو صفحہ، سکین چھری، مُدیہ بڑی چھری۔

تشریح:۔ حضرت سلیمانؑ کے عجیب حکمت آمیز فیصلوں میں سے ایک فیصلہ امام مسلمؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے حضورؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ دو عورتوں کیساتھ ان کے دو بچے تھے دفعۃً ایک بھیڑیا آیا اور ایک بچے کو لے بھاگا انہیں سے ایک عورت بولی کہ بھیڑیا تیرے بچے کو لے گیا ہے دوسری نے کہا نہیں بلکہ تیرے بچے کو لے گیا ہے، جب آپس میں کوئی فیصلہ نہ ہوا تو انہوں نے حضرت داؤدؑ کی کچہری میں جھگڑا پیش کیا، آپ نے بچہ کا فیصلہ بڑی عورت کے حق میں کر دیا (واپس ہوتے وقت) یہ دونوں حضرت سلیمانؑ کے پاس کو گذریں اور واقعہ ان کے بھی گوش گذار کیا، آپ نے فرمایا: ایک چھری لاؤ تاکہ بچے کے دو ٹکڑے کر کے تم دونوں کے درمیان تقسیم کر دوں، یہ سن کر چھوٹی عورت نے کہا: نہیں آپ دو ٹکڑے نہ کریں، یہ بچہ اسی کا ہے۔ پس آپ نے چھوٹی عورت کے حق میں بچے کا فیصلہ کر دیا۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے پیشتر چھری کیلئے سکین کا لفظ نہ سنا تھا، میں تو ہمیشہ اس کو مُدیہ ہی کہتا تھا تاآنکہ حضورؐ سے اس حدیث میں لفظ سکین سنا۔

(فائدہ) علماء نے بیان کیا ہے کہ ممکن ہے حضرت داؤدؑ نے سن رسیدہ عورت کے حق میں فیصلہ اس لئے کیا ہو کہ بچہ اس کے ہم شکل معلوم ہوتا تھا یا اس لئے کہ آپ کی شریعت میں کبر سنی کو ترجیح تھی یا اس لئے کہ بچہ اسی کی گود میں تھا اور آپ کی شریعت میں صاحب ید کا قبضہ باعث ترجیح تھا حضرت سلیمانؑ نے بالغ نظری اور لطیف حکمت سے کام لیا اور واقعہ کی تہ تک پہنچنے کی تدبیر اختیار کرتے ہوئے کہا کہ بچے کے دو ٹکڑے کئے جائیں جس سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ شفقتِ مادری معلوم کر کے اس سے استدلال کریں چنانچہ جب صغیر عورت یہ سنکر بے چین ہوئی اور کبیر السن عورت اسپر آمادہ ہو گئی تو اس سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ بچہ صغیر السن کا ہے ؎

بحکمت حل ہر مشکل تواں کرد ❊ بحکمت کام دل حاصل تواں کرد

لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ قضیہ واحدہ میں حضرت داؤدؑ کے فیصلہ کے بعد حضرت سلیمانؑ نے کیسے فیصلہ کیا جب کہ ایک مجتہد کیلئے نقض حکم کی گنجائش نہیں ہے۔ علماء نے اس اشکال کا جواب چند وجوہ سے دیا ہے اول یہ ہے کہ حضرت داؤدؑ کا فیصلہ بطریق جزم نہ تھا دوم یہ کہ آپ کا فیصلہ بطریق فتوی تھا نہ کہ بطریق حکم سوم

besturdubooks.wordpress.com

یہ کہ ممکن ہے ان کی شریعت میں حاکم ثانی کے حکم سے حاکم اول کا حکم منسوخ ہو جاتا ہو چہارم یہ کہ حضرت سلیمان کا یہ فعل اظہار حق وصواب کی ایک تدبیر تھی پس جب کبیر السن عورت نے اس کا اقرار کر لیا تو آپ نے اس کے اقرار پر عمل کیا، وان کان بعد الحکم کما اذا اعترف المحکوم لہ بعد الحکم ان الحق ھہنا لخصمہ۔

زیر عنوان حدیث مذکور کے ذریعہ سیاست شرعیہ سے متعلق امور ذیل پر روشنی پڑتی ہے (۱) حق کا اقرار کرانے کے لئے گنجائش ہے کہ وہ جس کام کو نہ کرنا چاہتا ہو اس کے بارے میں کہے "ایسا کردوں گا" یعنی غلط بات کہکر حق کا اقرار کرانا جائز ہے (۲) جب حاکم پر حق بات ظاہر ہو جائے تو محکوم علیہ کے اقرار کے خلاف بھی فیصلہ کرنا درست ہے، یہ فیصلہ اگرچہ صاحب معاملہ کے اقرار کے خلاف ہوگا لیکن حکام کے لئے اس کی گنجائش ہے (۳) ایک حاکم کو اپنے برابر یا اپنے سے بڑے حاکم کے فیصلہ کو توڑ کر اس کے خلاف فیصلہ دینا درست ہے (۴) حاکم کو قرائن اور شواہد حال کے مطابق فیصلہ کرنا درست ہے (۵) حاکم کو اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرنا درست ہے:۔

كيف النجاة من الألسنة الطامعة

لالچی زبانوں سے کیسے نجات ملے

وكان لأبي دلامة برذون اعجف محطم هرم، فدخل على المهدي يوماً وبين يديه مسلمة الوصيف، فقال: يا امير المؤمنين، اني جلبت بابك مهراً ليس لاحد مثله، واحببت ان أهديه لك، فان احببت ان تشرفني بقبوله، فأمر بادخاله، فخرج وادخل برذونه فقال له المهدي: اي شئ هذا؟ ويلك، الم تزعم انه مهر؟ فقال له ابو دلامة: او ليس هذا مسلمة الوصيف قائماً بين يديك، تسميه الوصيف وله ثمانون سنة، فان كان مسلمة وصيفاً فهذا مهر، فجعل المهدي يضحك، ومسلمة يشتمه، فقال له المهدي: ويلك ان لهذا اخوات، والله ليفضحنك بك في المحافل، فقال: والله يا امير المؤمنين لافضحنه، فليس في مواليك احد الا وقد وصلني غيره، فما شربت الماء له قط، فحكم عليه المهدي ان يشتري نفسه بثلاثة آلاف درهم، فقال له مسلمة: على ان لا تعاود، فقال ابو دلامة: افعل، فحملها اليه:۔

حل لغات | السنة دیکھو ص۲۳ ابو دلامہ دیکھو ص۱۳۵ برذون تاتاری گھوڑا، اعجف کمزور دبلا، حطم ٹوٹے ہوئے بدن والا، ہرم بوڑھا۔ المهدي دیکھو ص۵ وصیف: نابالغ غلام، مہر گھوڑے کا بچہ:۔ تشریح:۔

ابو دلامہ کے پاس ایک تاتاری گھوڑا تھا بہت بوڑھا اور نہایت دبلا شکستہ حال، ایک روز ابو دلامہ مہدی کے پاس آیا اس وقت اس کے سامنے مسلمہ غلام (کھڑا) ہوا تھا ابو دلامہ نے کہا: امیر المؤمنین! میں آپ کے در دولت پر ایک بچھیرا لایا ہوں جس کی نظیر نہیں مل سکتی اور میرا جی چاہتا ہے کہ میں اسے ہدیۃً آپکی خدمت میں پیش کروں اگر آپ اس کے قبول کرنے کی مجھے عزت دینا پسند فرماتے ہیں تو حکم فرمایئے تاکہ حاضر کیا جائے (مہدی نے اجازت دے دی. ابو دلامہ باہر گیا اور اپنا وہی دبلا گھوڑا لا کھڑا کیا، مہدی نے کہا: کم بخت

besturdubooks.wordpress.com

یہ کیا ہے تو تو یہ کہتا تھا کہ وہ مہر ہے (یعنی نوعمر ہے) ابودلامہ نے کہا: کیا آپ کے سامنے یہ مسلمہ غلام نہیں کھڑا ہے جس کو آپ وصیف سے موسوم کرتے ہیں (جس کا اطلاق نابالغ غلام پر ہوتا ہے) حالانکہ اس کی عمراسی سال کی ہو چکی ہے سو اگر مسلمہ وصیف ہو سکتا ہے تو میرا گھوڑا بھی بچھیرا ہو سکتا ہے مہدی (ابودلامہ کا یہ لطیفہ سن کر) ہنس دیا اور مسلمہ ابودلامہ کو گالیاں دینے لگا۔ مہدی نے ابودلامہ سے کہا: کمبخت! اس کی چند نسبتیں ہیں بخدا وہ ضرور تجھ پر محلوں میں ہنسوائیں گی۔ ابودلامہ نے کہا: امیرالمؤمنین! میں ضرور اس کو رسوا کروں گا۔ آپ کے غلاموں میں اسکے سوا کوئی نہیں جس نے مجھے کچھ دیا نہ ہو اور اس کے ہاں تو میں نے کبھی پانی بھی نہیں پیا۔ مہدی نے مسلمہ کے خلاف یہ فیصلہ کر دیا کہ وہ تین ہزار درہم دے کر اپنے کو خرید لے، مسلمہ نے کہا (منظور ہے) اس شرط پر کہ پھر یہ کبھی مجھے کچھ نہ کہے، ابودلامہ نے کہا: ٹھیک ہے ایسا ہی کروں گا پس تین ہزار درہم مسلمہ نے ابودلامہ کو نذر کر دیئے۔

الفرحُ علی العلم

علم پر شادمانی

رأیتُ فی بعض الفوائد ان الحجاج قال لابی عمرو، ما وجہُ قراءتک الّا منِ اغترفَ غَرفۃً بفتح الغین فقال ابلعنی ریقی فقال، قد بلعتک الفرات، وقال: قاتل اللہ ابن ام الحجاج لئن لم تاتنی بالجواب الی خمسۃ عشر یومًا لاقتلنک شر قتلۃ ووکل بہ موکلین فخرج ابو عمرو یطوف فی احیاء العرب فلم یجد لحجتہ الی یوم وعلٰی بغرۃ الموکلون بہ لیرجعوہ الی الحجاج فسمع راعیا ینشد

ربما تجزع النفوسُ عن الامر لہ فرجۃ کحل العقال

فقال لہ ابو عمرو کیف تُنشد ھذا البیت لہ فَرجۃ اوفُرجۃ؟ فقال فُرجۃ وفَرجۃ، وکذلک کل ماجاء علی فعلۃ، قلنا فیہ ثلاث لغات، فقال لہ ابو عمرو فما سببُ اِنشادک ھذا البیت فی ھذا الوقت؟ فقال انا کنا خائفین من الحجاج وقد بلغنا نعیہُ قال واللّٰہ لا ادری بایہما کنتُ اشدَّ فرحًا بوجدانی الجواب والحجۃ لقولی او اختیاری ام بموت الحجاج

حل لغات: الفرائد جمع فرید ہ، ای بالفرائد یعنی ایسے الفاظ جو فصاحت وبلاغت اور عربی الاصل ہونے پر دال ہوں، الحجاج دیکھو صفحہ ۱۶۱ ابو عمرو ابن العلاء مولود ۷۰ھ متوفی ۱۵۴ھ قراء سبعہ میں سے مشہور قاری ہیں اور قرأت کیساتھ ساتھ لغت وعربیت میں بھی ان کا بہت اونچا مقام ہے، غرفۃ چلو جمع غراف، ابلعنی ریقی مجھے تھوک نگلنے کی مدت کی مہلت دے، یہ ایک محاورہ ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ فوری جواب کا مطالبہ نہ کیجئے بلکہ سوچ کر جواب دینے کا موقعہ دیجئے، راعیا چرواہا، فرجۃ سختی اور غم سے نجات کشادگی، عقال رسی، نعی موت کی اطلاع۔

تشریح: میں نے بعض نوادرات میں دیکھا ہے کہ حجاج نے ابو عمرو سے کہا: الّا منِ اغترفَ غَرفۃً میں آپ کی قرأت بفتح الغین ہونے کی وجہ؟ آپ نے فرمایا: مجھے تھوک نگلنے کی مقدار کی مہلت دیجئے۔ حجاج نے کہا نہر فرات پی جانے کی مقدار کی مہلت دیتا ہوں لیکن حجاج کی ماں کے بیٹے کو (یعنی حجاج کو) خدا غارت کرے اگر تو نے پندرہ روز تک جواب نہ دیا تو میں تجھے بری طرح قتل کر دوں گا، چنانچہ حجاج نے کچھ لوگوں کو نگرانی کیلئے آپ پر مقرر کر دیا۔ پس ابو عمرو (مختلف) قبائل

besturdubooks.wordpress.com

عرب میں چکر لگاتے پھرتے رہے مگر وعدہ کے دن تک کوئی دلیل نہ پاسکے پس برگشتہ ہوکر آپکو حجاج کے پاس گھسیٹتے ہوئے لا رہے تھے کہ راستہ میں ایک چرواہے کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا ← ربما تجزع الخ بسا اوقات گھبرا جاتے ہیں نفوس اس چیز سے کہ اس کیلئے کشادگی ہوتی ہے اونٹ کے گھٹنے کی رسی کھول دینے کی طرح۔ ابو عمرو نے چرواہے سے دریافت کیا کہ تو یہ شعر کس طرح پڑھتا ہے فُرجہ یا فَرجہ؟ چرواہے نے کہا: دونوں طرح کیونکہ ہر فعلۃ کے وزن پر آنے والے لفظ میں ہمارے ہاں تین لغتیں ہیں، ابو عمرو نے اس سے کہا: اس وقت اس شعر کے پڑھنے کا کیا مقصد؟ اس نے کہا: ہم حجاج سے خائف تھے اور ابھی ہم کو اس کے مرنے کی خبر ملی ہے۔ ابو عمرو کہتے ہیں کہ میں امتیاز نہ کرسکا کہ میں ان میں سے کس سے زیادہ خوش ہوا آیا جواب پالینے اور قول کی دلیل مل جانے سے یا جانی دشمن، حجاج کی خبر وفات سننے سے۔

جزاء الطمع

طمع کی پاداش

كان ابن المغازلي رجلاً يتكلم ببغداد على الطريق بأخبار ونوادر متنوعة، وكان نهايةً في الحذق لا يستطيع من سمعه أن لا يضحك، قال: وقفت يوماً على باب الخاصة، أضحك الناس، إذ اتفق حضر خلفي بعض خدّام المعتضد، فأخذتُ في نوادر الخدم فأعجبه ذلك، فانصرف، ثم عاد فأخذ بيدي، وقال: ادخل، فوقفتُ بين يدي سيدي، فذكرتُ حكاياتك، فضحكتُ، فأنكر عليّ، وقال: ما لك؟ ويلك، فقلتُ: على الباب رجلٌ يعرف بابن المغازلي يتكلم بحكاياتٍ ونوادرَ تضحك الثكلى، فأمر بإحضارك، ولي نصف جائزتك فطمعتُ في الجائزة، وقلتُ: يا سيدي أنا ضعيف وعلى عيلة، فلو أخذتَ سدسها أو ربعها، فأبى وأدخلني، فسلمتُ، فردَّ السلام وهو ينظر في كتاب، فنظر في أكثره وأنا واقف، ثم أطبقه ورفع رأسه إليّ، وقال: أنتَ ابن المغازلي؟ قلتُ نعم يا مولاي! قال بلغني أنك تحكي وتُضحك بنوادرَ عجيبة، فقلتُ: يا أمير المؤمنين الحاجة تفتق الحيلة، أجمع للناس حكاياتٍ أتقرب بها إلى قلوبهم، فألتمس برّهم، فقال هات ما عندك، فإن أضحكتني أجزتك بخمسمائة درهم، وإن أنا لم أضحك فما لي عليك، فقلتُ للحين ما معي إلا قفاي، فاسأل ما أحببت، قال أنصفت، إن لم تضحكني صفعتك بذلك الجراب عشر صفعات، فقلتُ: ما أخطأني عسى فيه ريح، إن أضحكته ربحتُ وأخذتُ الجائزة، وإلا عشر صفعات بجراب منفوخ شيءٌ هيّن، ثم أخذتُ في النوادر والحكايات والنعاشة والعيارة، فلم أدع حكاية أعرابي ولا نحوي ولا مخنث ولا قاضٍ ولا نبطي ولا سندي ولا زنجي ولا خادم ولا تركي ولا شاطر ولا عيار ولا نادرة ولا حكاية إلا وأحضرتها حتى نفِد كل ما عندي وتصدّع رأسي، وفترتُ وبردتُ، ولم يبق ورائي خادم ولا غلام إلا وقد مات من الضحك وهو مقطب لا يتبسم، فقلتُ: قد نفِد ما عندي، ووالله ما رأيتُ مثلك قط، فقال لي: هيه ما عندك، فقلتُ: ما بقي لي سوى نادرة واحدة، قال هاتها، قلتُ: وعدتني أن تجعل جائزتي عشر صفعات وأسألك أن تضعفها لي، وتضيف إليها عشر صفعات أخرى

فأراد ان يضحك، ثم تماسك، وقال: تفعل يا غلام، فخذ بيده ثم مدّ قفاي، فصُفِعتُ بالجراب صفعةً، فكأنها سقطت على قفاي قطعةٌ من جبل، وإذا هو مملوٌ حصا مدوّرا، فصُفِعت عشرا، فكادت ان تنفصل رقبتي، وطنّت أذناي وانقدح الشعاع من عيني، فصحتُ يا سيدي، النصيحة، فرفع الصفع بعد ان عزم على العشرين، فقال: قل نصيحتك، فقلتُ يا سيدي، انه ليس في الديانة احسن من الامانة، ولا اقبح من الخيانة، وقد ضمنتُ للخادم الذي ادخلني نصف الجائزة على قلّها او كثرها، وامير المؤمنين بفضله وكرمه قد اضعفها، وقد استوفيتُ نصفي، وبقي نصفه، فضحك حتى استلقى واستفرغ ما كان سمع فتحامل له، فما زال يضرب بيديه الارض، ويفحص برجليه، ويمسك بمراق بطنه حتى اذا سكن، قال: عليّ به، فاتي به، وامر بصفعه، وكان طويلاً، فقال: وايش جنايتي؟ فقلتُ له: هذه جائزتي وانت شريكي فيها، وقد استوفيتُ نصيبي منها، وبقي نصيبك، فلما اخذه الصفع وطرق قفاه الوقع اقبلتُ الومه، واقول له: قلتُ لك: اني ضعيف مُعيل، وشكوتُ اليك الحاجة والمسكنة، واقول لك: خذ ربعها او سدسها، وانت تقول: لا آخذ الا نصفها، ولو علمتُ ان امير المؤمنين اطال الله بقاءه، جائزته الصفع وهبتها لك كلها، فعاد الى الضحك من عتابي للخادم، فلما استوفى نصيبه اخرج صرّةً فيها خمسمائة درهم، وقال: هذه كنتُ اعددتها لك، فلم يزل بك فضولك حتى احضرتَ شريكك، فقلتُ: واين الامانة؟ فقسمها بيننا، وانصرفتُ

حلِ لغات | ابن المغازل علامہ مسعودی نے ذکر کیا ہے کہ یہ بغداد میں ایک پرمزاح وظریف الطبع شخص تھا جس کو بہت سے چٹکلے اور کہانیاں یاد تھیں اور طرح طرح کے افسانے سنا سنا کر لوگوں کو ہنساتا رہتا تھا یہ معتضد کے دور خلافت میں ہوا ہے۔ اواخر قرن ثالث یعنی تقریباً ۳۰۰ھ میں وفات پائی ہے۔ نوادر جمع نادرۃ عجیب کلام۔ متنوعۃ تنوع سے اسم فاعل ہے طرح طرح کی باتیں۔ الحذق (ض س) حذقاً، حذاقاً، حذاقۃً ماہر ودانا ہونا۔ باب الخاصۃ بغداد میں ایک مشہور گیٹ ہے۔ آتنادر تنادراً نوادر بیان کرنا۔ الخدم جمع خادم۔ الثکول کصبور ثکل بالضم سے مشتق ہے بمعنی موت وہلاکت ثکل (س) ثکلاً۔ اپنے گم کرنا۔ عَیلۃ عال (ض) عَیلاً، عَیلۃً، عیولاً محتاج ہونا اس عائل مؤنث عائلۃ اسم عَیلۃ۔ لفتق (ن ض) فتقاً۔ الشیٔ پھاڑنا۔ الثوب سیون ادھیڑنا۔ ہات اسم فاعل بمعنی بیار العینی لا۔ اجز یک متکلم کا صیغہ ہے بمعنی عطا کرنا۔ للحین لام بمعنی فی ہے یعنی فوراً۔ الصفعک صفع (ف) صفعاً تھپڑ مارنا۔ الجراب تھیلا، ما اخطاء کلمہ ما نافیہ ہے۔ الجائزۃ عطیہ۔ النعاشۃ قال فی الحاشیۃ کذا فی المنقول عنہ وبعد النعاشۃ بالنون والقاف بالکسر حرفۃ النقاش۔ نبطی نبط کی طرف منسوب ہے نبط ایک پہاڑ ہے جس کی طرف ایک عجمی قوم منسوب ہے جو عراقین کے درمیان آباد ہوئی تھی۔ شاطر چالاک جو شطار عیار آوارہ گرد۔ نفد (س) نفاداً نیست ونابود ہونا۔ فترت (ن) فتوراً سست ہونا۔ بردت (ن، ک) برداً، برودۃً ٹھنڈا ہونا۔ مقطب قطب (ض) قطباً، قطوباً ترش روئی کرنا۔ تفاکری طنت (ض) طناً۔ الاذن جھنجھنانا۔ الناقوس اور الذباب بھنبھنانا۔ القدح آگ نکلنا۔ استفزوا ستفزازاً مضطرب کردینا۔ باوجود مشقت کے برداشت کرنا۔ یفحص (ف) فحصاً۔ برجلہ پاؤں سے کھودنا۔ مراق پیٹ کا نرم اور پتلا حصہ۔ ایش ای شیٔ کا مخفف ہے۔ الوقع (ض) وقعاً۔ الرجل پاؤں کا دردمند ہونا یہاں مطلق درد مراد ہے۔ مُعیل بکثرت عیال والا، صُرَّۃ تھیلی۔

تشریح:۔ ابن المغازل ایک شخص تھا جو بغداد میں راستوں میں قصے کہانیاں اور طرح طرح کی انوکھی باتیں بیان کیا کرتا تھا۔ نہایت ہوشیار اور صاحب عقل تھا جو بھی اس سے کوئی بات سنتا تو وہ ہنسے بغیر نہ رہتا۔ ابن المغازل اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں ایک روز باب الخاصہ پر بیٹھا ہوا لوگوں کو ہنسا رہا تھا انوکھی باتیں سنا رہا تھا کہ میرے پیچھے معتضد باللہ کا ایک خادم آ کھڑا ہوا، میں نے خادموں کے

besturdubooks.wordpress.com

لطیفے شروع کر لیجئے اس کو بہت پسند آتے اور سن سنا کر چلا گیا۔ کچھ دیر بعد پھر واپس آیا اور آ کر میرا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا کہ جب میں رہا سے جا کر گھر میں داخل ہوا اور اپنے آقا کے سامنے کھڑا ہوا تو مجھے تیرا قصہ یاد آ گیا اور میں ہنس دیا۔ آقا کو یہ بات بری معلوم ہوئی اس نے کہا: تجھے کیا ہوا؟ میں نے کہا: حضور دروازہ پر ایک آدمی ہے جو ابن المغازل کے نام سے مشہور ہے ایسے عجیب غریب قصے اور انوکھی باتیں بیان کرتا ہے کہ مردوں کو بھی ہنسا دیتا ہے پس اس نے تیرے حاضر کرنے کا حکم کیا ہے اور تیرے عطیہ میں سے آدھا میرا ہے میں نے عطیہ میں طمع کی اور کہا: حضور! میں ضعیف اور فاقہ مست آدمی ہوں اگر آپ اس کا چھٹا یا چوتھائی حصہ لے لیں تو بہتر ہو گا وہ نہ مانا اور مجھے آقا کے پاس لے آیا میں نے آ کر سلام کیا تو اس نے جواب دیا، اس وقت وہ کتاب دیکھ رہا تھا میں کھڑا رہا اور وہ کتاب دیکھتا رہا اور جب اکثر کتاب دیکھ لی تو کتاب بند کر کے میری طرف سر اٹھا کر بولا: تو ہی ہے ابن المغازل! میں نے کہا: جی ہاں، اس نے کہا: تو ہی حکایتیں بیان کرتا ہے اور لوگوں کو عجیب و غریب قصوں سے ہنساتا ہے؟ میں نے کہا: امیر المومنین! ضرورت حیلہ کا دروازہ کھول دیتی ہے میں نے لوگوں کے لئے کچھ حکایتیں جمع کر لی ہیں جن کے ذریعہ سے میں ان کے قریب جاتا ہوں اور کچھ حاصل کر لیتا ہوں، اس نے کہا جو تیرے پاس ہو سنا اگر تو نے مجھے ہنسا دیا تو میں تجھے پانچ سو درہم دوں گا اور اگر میں نہ ہنسا تو پھر بیرے لئے تیرے اوپر کیا ہو گا؟ (یعنی میں نہ ہنسا تو بتا کہ میں تجھے کیا سزا دوں) میں نے فوراً کہا: میری گدی کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ پس جو آپ کی طبیعت چاہے سو پوچھئے۔ معتضد نے کہا: بات تو انصاف کی کہی ہے۔ اگر تو نے مجھ کو نہ ہنسایا تو اس تھیلے سے تیری دس چپت لگاؤں گا۔ میں نے کہا، میرا خیال غلط نہیں ہے ہو سکتا ہے اس تھیلے میں ہوا ہو سو اگر میں نے اسے ہنسا دیا تو مجھے فائدہ ہو گا اور عطیہ حاصل کر لوں گا ورنہ ہوا سے بھرے ہوئے تھیلے کے دس چپت کھا لینا آسان ہے۔ اس کے بعد میں نے چٹکلے اور قصے بیان کرنے شروع کئے تو دیہاتی، نحوی، مخنث، قاضی، نبطی، سندی، حبشی، خادم، ترکی، عیار، و بدمعاش بے باک و چالاک کسی کا کوئی قصہ بیان کئے بغیر نہ چھوڑا یہاں تک کہ جتنے قصے میرے پاس تھے سب ختم ہو گئے، سر میں درد ہو گیا اور میں بالکل سست اور ٹھنڈا پڑ گیا میرے پاس جتنے نوکر چاکر تھے سب ہنستے ہنستے مر گئے مگر معتضد دیسے کہ منہ چڑھائے بیٹھا رہا اور ذرا بھی ہنس کے نہ دیا۔ میں نے کہا: میرے پاس جو کچھ تھا سب ختم ہو گیا بخدا میں نے تجھ سا آدمی نہیں دیکھا۔ اس نے کہا: اور جو کچھ ہو وہ بھی سنا ڈال، میں نے کہا: ایک لطیفہ کے علاوہ اور کوئی چیز باقی نہیں، اس نے کہا: وہ بھی سنا، میں نے کہا: آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میرا عطیہ دس چپت ہیں سو میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ دس چپت بڑھا کر دو چند کر دیجئے، یہ سن کر اس نے ہنسنا چاہا مگر پھر رک گیا اور کہنے لگا اچھا ایسا ہی کروں گا، غلام سے کہا: اس کا ہاتھ پکڑ لے میں نے گدی سامنے کر دی تو اس نے اتنے زور سے تھیلے کا چپت لگایا کہ گویا میری گدی پر پہاڑ ٹوٹ پڑا (معلوم ہوا کہ) وہ تھیلا چھوٹی چھوٹی گول گول پتھریوں سے بھرا ہوا تھا، پس میری گدی جدا ہونے کے قریب ہو گئی، کان جھنجھنانے لگے، آنکھوں سے آگ نکلنے لگی تب میں نے چلا کر کہا: حضور! صرف ایک نصیحت ہے، پس اس نے چپت بازی ختم کر دی جب کہ وہ بیس چپت ہی مارنے کا ارادہ کر چکا تھا اس نے کہا: نصیحت بھی کہہ لے میں نے کہا: حضور! امانت سے بہتر خیانت سے بدتر دنیا میں کوئی چیز نہیں اور میں اس خادم کیلئے جو مجھے آپ کے پاس لایا ہے نصف عطیہ کا ضامن ہو چکا ہوں زائد ہو یا کم اور امیر المومنین نے اپنے فضل و کرم سے عطیہ دو چند کر دیا ہے اور میں نصف پورا بھی کر چکا ہوں اب خادم کا نصف باقی رہ گیا ہے، یہ سن کر تو معتضد ہنستا ہنستا چت لیٹ گیا اور اچھل اچھل گیا اور جب بمشکل تمام سنبھالا لیا تب بھی زمین پر ہاتھ پاؤں مارتا رہا اور پیٹ تھامے رہا یہاں تک کہ جب اس کو سکون ہو گیا تو اس نے کہا: خادم کو میرے پاس لاؤ، خادم کو لایا گیا تو اس نے چپت لگانے کا حکم کیا خادم تھا بہت لمبا اس نے کہا: میرا کیا قصور؟ میں نے کہا: میرا عطیہ یہی تو ہے جس میں تو بھی شریک ہے میں تو اپنا حصہ پورا لے چکا ہوں اب تیرا حصہ باقی ہے، پس جب اس کے چپت لگا اور دو دنے اس کی گدی جھکا دی تو میں نے اس کو ملامت شروع کی کہ میں نے تو تجھ سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں کمزور ہوں کثیر العیال ہوں اور میں نے اپنی ضرورت و غربت کی شکایت کرتے ہوئے کہا تھا کہ تو اس کا چھٹا یا چوتھا حصہ لے لے، مگر تو یہی کہتا رہا کہ نہیں آدھا ہی لوں گا۔ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ امیر المومنین کا عطیہ، اللہ اس کی عمر دراز کرے، چپت ہے تو میں سارا عطیہ تجھ ہی کو بخش دیتا۔ خادم کو میرے عتاب کرنے کی وجہ سے معتضد پھر ہنسنے لگا اور جب خادم بھی اپنا حصہ پورا لے چکا تو معتضد نے پانچ سو درہم کی ایک تھیلی نکال کر کہا کہ میں نے تیرے لئے یہی تیار کی تھی پس تجھ کو تیری خباثت کوئی نے نہیں چھوڑا تا آنکہ تو نے اپنا شریک بنا لیا۔ میں نے کہا: امانت کہاں گئی! پس اس نے ہمارے درمیان تقسیم کر دیا اور میں واپس ہو گیا۔

besturdubooks.wordpress.com

سترالعیوب والمجاملۃ مع من یوذیہ

عیب پوشی اور اذیت رساں کے ساتھ اچھا سلوک

مسند امام احمد میں حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "من ستر علی مؤمن فی الدنیا سترہ اللہ یوم القیامۃ" کہ جو شخص دنیا میں مؤمن کی پردہ پوشی کرے گا حق تعالےٰ شانہ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے ؎ قدم از راہ عمازی بدرنہ × کہ باشد پردہ پوشش لذ پردہ دربہ

ارادمولی لقمان بیعہ، فقال یامولای: ان لی علیک حقا، فلا تبعنی الا ممن احب قال: لک ذلک، فکان الرجل اذا جاء یستامہ، قال: لای شئ تریدنی؟ فقال احدھم تحفظ علی بابی قال اشترنی، فلما جنہ اللیل اغلق الباب وقام یصلی فی الدھلیز وکان لبنات الرجل اخلاء فجاء وافضربوا الباب، فقلن: یالقمان! افتح الباب فقال: بابی انتن وامی لیس لھذا اشترانی ابوکن، فضربنہ ضربا کدن ان یاتین منہ علی نفسہ، فلما اصبح لم یخبرا باھن، فلما کانت اللیلۃ الثانیۃ عاودنہ بمثل ذلک فلما اصبح لم یخبرا باھن، فلما کانت اللیلۃ الثالثۃ، عاودنہ بمثل ذلک، فلما اصبح لم یخبرا باھن، فاقبل بعضھن علی بعض، فقلن: ما جعل اللہ ھذا العبد الاسود اولی بھذا الخیر منا، قال الراوی، فنسکن نسکا لم یکن فی بنی اسرائیل افضل منھن

حل لغات: المجاملۃ اچھا معاملہ کرنا، لقمان دیکھو ص۱۲، یستامہ استیام بھاؤ لگانا۔ قیمت کی تعیین کرنا، جنہ (ن) چھپنا پوشیدہ ہونا۔ اخلاء جمع خلیل، نسکن (ن، ک) نسکا عابد وزاہد ہونا۔

تشریح:

حضرت لقمان کو ان کے آقا نے فروخت کرنا چاہا آپنے فرمایا: آقا! آپ پر میرا ایک حق ہے پس آپ مجھے اسکے ہاتھ فروخت کریں جسکو میں پسند کروں، آقا نے کہا: اسکا تجھے اختیار ہے پس جو شخص بھی آکر بھاؤ لگاتا اسی سے آپ دریافت کرتے، کس کام کیلئے لینا چاہتا ہے؟ آنے والوں میں سے ایک نے کہا: اپنے گیٹ کی حفاظت کیلئے، آپنے فرمایا، خرید لے، پس جب اس کو رات (کی تاریکی) نے چھپا لیا (یعنی رات ہوگئی، تو آپنے دروازہ بند کرکے دہلیز میں نماز پڑھنی شروع کردی، اس شخص کی لڑکیوں کے کچھ یار لگے ہوئے تھے انہوں نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا۔ لڑکیوں نے کہا: لقمان! دروازہ کھول دے۔ آپنے فرمایا میرے ماں باپ تم پر قربان، تمہارے والد نے مجھے اس لئے نہیں خریدا۔ پس لڑکیوں نے آپ کو اتنا مارا کہ قریب تھا کہ وہ آپ کو ختم کردیں۔ جب صبح ہوئی تو آپنے ان کے والد کو اطلاع نہیں کی دوسری رات انہوں نے پھر ایسا ہی کیا آپنے پھر بھی ان کے باپ کو خبر نہیں کی۔ تیسری رات پھر ایسا ہی کیا آپنے پھر بھی خبر نہیں کیا تو لڑکیاں آپس میں کہنے لگیں، اللہ نے اس حبشی غلام کو اس خیر کے متعلق ہم سے بہتر نہیں بنایا۔ راوی کہتا ہے کہ وہ لڑکیاں ایسی پارسا ہوئیں کہ بنی اسرائیل میں ان سے بہتر کوئی نہیں تھی"

* * * *

besturdubooks.wordpress.com

اَلدَّنَاءَةُ

کمینہ پن

مَرَّ بِالْحُطَيْئَةِ ابْنُ حَمَامَةَ، وَهُوَ جَالِسٌ بِفِنَاءِ بَيْتِهِ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: قَدْ قُلْتَ مَالَا يُنْكَرُ، قَالَ: خَرَجْتُ مِنْ أَهْلِي بِغَيْرِ زَادٍ، قَالَ: مَا ضَمِنْتُ لِأَهْلِكَ قِرَاكَ، قَالَ: أَفَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ ظِلَّ بَيْتِكَ؟ قَالَ: دُوْنَكَ الْجَبَلَ يَفِيءُ عَلَيْكَ، قَالَ: أَنَا ابْنُ حَمَامَةَ، قَالَ: اِنْصَرِفْ، وَكُنْ ابْنَ أَيِّ طَائِرٍ شِئْتَ۔

حل لغات: الدناءة کمینگی دیکھو صفحہ۔ الحطیئۃ (بالتصغیر) بصورت پستہ قد یہاں ابو ملیکہ جرول بن اوس بن مالک شاعر کا لقب ہے جو بڑا فصیح و بلیغ شاعر تھا مگر بڑا شریر اور نہایت بد خلق تھا اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو گیا تھا ایک مرتبہ اس کے دل میں آیا کسی کی ہجو کرے مگر کوئی نہ ملا تو دل ہی دل میں کہنے لگا ؎ ابت شفتای الیوم الا تکلما ؛ بشر فما ادری لمن انا قائلہ ؛
کچھ دیر کے بعد پانی کے حوض پر پہنچا اور اس میں اپنا چہرہ نظر آیا تو اس نے اپنی ہجو میں یہ شعر کہا ؎ اری لی وجہا قبح اللہ خلقہ ؛ فقبح من وجہ وقبح حاملہ ؛ وفات کے وقت اس سے کہا گیا کہ کچھ وصیت کر جا اس نے کہا کہ میرا کل مال میرے لڑکوں کے لئے ہے لوگوں نے کہا کہ اللہ نے اس کا حکم نہیں کیا اس نے جواب دیا کہ میں تو حکم کر رہا ہوں، ابن حمامہ ایک اعرابی تھا جس کو نظم سے انسیت تھی اور شعر و شاعری پر گذر کرتا تھا اور آخر قرن اولی میں وفات پائی، دونک اسم فعل بمعنی امر ہے لے خذہ، یفیئ (ض) فیئًا۔ الظل سایہ کا ہٹ جانا۔

تشریح: ایک مرتبہ ابن حمام حطیئہ شاعر کے پاس کو گذرا وہ اپنے صحن خانہ میں بیٹھا ہوا تھا ابن حمامہ نے سلام کیا حطیئہ نے جواب میں کہا، تو نے ایسی بات کہی ہے جس کا انکار ہی نہیں کیا جا سکتا۔ ابن حمامہ نے کہا: میں اپنے گھر والوں کے پاس سے بلا توشہ نکل آیا (کچھ کھانے کیلئے دیدے) حطیئہ نے کہا: میں تیرے گھر والوں کیلئے تیری مہمانداری کا ٹھیکہ دار نہیں ہوں، ابن حمامہ نے کہا: آپ کی اجازت ہے کہ میں تیرے گھر کے سایہ میں آجاؤں! حطیئہ نے کہا پہاڑ کو اختیار کر وہ تیرے اوپر سایہ کرے گا۔ ابن حمامہ نے کہا: میں ابن حمامہ ہوں، حطیئہ نے کہا: تو یہاں سے چلا جا اور جس پرندہ کا چاہے بیٹا ہو جا۔ **توضیح:** حمامہ اس کے باپ کا نام ہے۔ اس لئے اس نے "انا ابن حمامہ" کہا تا کہ وہ کچھ نرم پڑ جائے مگر حطیئہ نے اس کے معنی کو بدل کر کبوتر مراد لیا جس سے اس کا مقصد یہ تھا کہ کبوتر تو بہت کمزور جانور ہے اگر تو کسی قوی سے قوی پرندہ کا بھی بیٹا ہو تب بھی تجھے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا کیونکہ میں تو پتھر ہوں جس کو جونک نہیں لگتی۔

اَلْعِلْمُ لَا يُعْطِيْكَ بَعْضَهُ حَتّٰى تُعْطِيَهُ كُلَّكَ

علم تجھ کو اپنا تھوڑا حصہ بھی نہیں دیگا تا آنکہ تو اپنا سب کچھ اس کے حوالے نہ کر دے

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ يُوْسُفَ قَالَ تُوُفِّيَ أَبِيْ إِبْرَاهِيْمُ، وَخَلَّفَنِيْ صَغِيْرًا فِيْ حِجْرِ أُمِّيْ فَأَسْلَمَتْنِيْ إِلٰى قَصَّارٍ أَخْدِمُهُ، فَكُنْتُ أَدَعُ الْقَصَّارَ، وَأَمُرُّ عَلٰى حَلْقَةِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، فَأَجْلِسُ وَأَسْتَمِعُ، فَتَجِيْءُ أُمِّيْ فَتَأْخُذُ بِيَدِيْ، وَتَذْهَبُ بِيْ إِلَى الْقَصَّارِ وَكَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ يُعْنٰى بِيْ لِمَا كَانَ يَرٰى مِنْ حِرْصِيْ عَلَى التَّعَلُّمِ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلٰى أُمِّيْ، وَكَثُرَ عَلَيْهَا هَرَبِيْ قَالَتْ لِأَبِيْ حَنِيْفَةَ مَا

besturdubooks.wordpress.com

لِهٰذَا الصَّبِيِّ فَسَادُ غَيْرِكَ، هٰذَا صَبِيٌّ يَتِيْمٌ لَا شَيْءَ لَهُ، وَاِنَّمَا أُطْعِمُهُ مِنْ مِغْزَلِيْ، وَآمُلُ أَنْ يَكْتَسِبَ دَانِقًا يَعُوْدُ بِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ، فَقَالَ لَهَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ: مُرِّيْ يَا رَعْنَاءُ! هَا هُوَ ذَا يَتَعَلَّمُ أَكْلَ الْفَالُوْذَجِ بِدُهْنِ الْفُسْتُقِ، فَانْصَرَفَتْ عَنْهُ وَهِيَ تَقُوْلُ، أَنْتَ شَيْخٌ قَدْ خَرِفْتَ وَذَهَبَ عَقْلُكَ، قَالَ، ثُمَّ لَزِمْتُهُ، وَنَفَعَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْعِلْمِ، وَرَفَعَنِيْ حَتّٰى تَقَلَّدْتُ الْقَضَاءَ، فَكُنْتُ أُجَالِسُ الرَّشِيْدَ، وَآكُلُ مَعَهُ عَلٰى مَائِدَتِهٖ فَلَمَّا كَانَ فِيْ بَعْضِ الْأَيَّامِ، قُدِّمَ إِلَيْهِ فَالُوْذَجَةٌ، فَقَالَ لِيْ، كُلْ يَا يَعْقُوْبُ! فَلَيْسَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ يُعْمَلُ لَنَا مِثْلُهَا، فَقُلْتُ: وَمَا هٰذِهٖ؟ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! فَقَالَ! هٰذِهٖ فَالُوْذَجَةٌ بِدُهْنِ الْفُسْتُقِ فَضَحِكْتُ، فَقَالَ لِيْ، لِمَ تَضْحَكُ؟ فَقُلْتُ خَيْرًا، أَبْقَى اللّٰهُ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَقَالَ، لَتُخْبِرَنِّيْ وَأَلَحَّ عَلَيَّ، فَحَدَّثْتُهُ بِالْقِصَّةِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلٰى آخِرِهَا، فَتَعَجَّبَ مِنْ ذٰلِكَ۔

حلِ لغات علی بن الجعد بن عبید ابو الحسن جوہری بغدادی مولود ۱۳۳ھ متوفی سنہ ۲۳۰ھ بخاری و ابوداؤد کے رواۃ میں سے مشہور محدث و فقیہ ہیں ابعدوس اور موسیٰ بن داؤد کا قول ہے کہ ہم نے ان سے بڑھ کر حافظ حدیث نہیں دیکھا۔ امام ابو یوسفؒ کے خاص اصحاب میں سے ہیں، امام ابو حنیفہؒ کو بھی دیکھا ہے اور آپکے جنازہ پر حاضر ہوئے ہیں حجر گود ج حجور، قصار دھوبی، ابو حنیفہ دیکھو ص۔ مغزل تکلہ ج مغازل، آمل، امل آرزو کرنا، دانق درہم کے چھٹے حصہ کا ایک سکہ ج دوانق (یہ لفظ فارسی ہے) مری مرور سے امر حاضر ہے، رعناء احمق، رعن (ک، س، ف) رعونۃ احمق بیوقوف ہونا، فالوذج فالودہ ج فوالذ، دہن روغن، الفستق پستہ، خرفت (س ک) خرف بڑھاپے کیوجہ سے فاسد العقل ہونا۔ الرشید دیکھو ص۵۵ مائدۃ دسترخوان، الح۔ فی السوال اصرار کرنا۔

تشریح:- علی بن جعد کہتے ہیں کہ مجھ سے امام ابو یوسف نے بیان کیا ہے کہ مجھ کو چھوڑ کر والد ابراہیم صغر سنی میں ماں کی گود میں چھوڑ کر انتقال کر گئے تھے، میری والدہ نے مجھ کو ایک دھوبی کے سپرد کر دیا تاکہ میں اسکی خدمت کرتا رہوں مگر مجھے یہ چیز ناپسند تھی اسلئے میں دھوبی کو چھوڑ کر امام ابو حنیفہ کے حلقہ درس میں آ بیٹھتا اور آپکی حدیثیں سنتا رہتا۔ والدہ آتیں اور میرا ہاتھ پکڑ کر دھوبی کے پاس لیجاتیں امام ابو حنیفہ میرے علمی شوق کو دیکھ کر بہت زیادہ خیال فرماتے تھے جب میری والدہ پر (قصہ) گراں ہو گیا اور والدہ کا مجھ کو واپس کرنا، اور میرا بھاگنا حد سے زائد ہو گیا تو ایک روز، والدہ نے امام ابو حنیفہ سے کہا: اس بچہ کی بیکاری کا سبب آپ ہی ہیں، یہ بچہ تو یتیم ہے جس کے پاس کچھ نہیں ہے میں اسکو اپنے تکلے کی کمائی سے کھلاتی ہوں اور یہ آرزو رکھتی ہوں کہ یہ ایک آدھ درہم کمائے جس سے اپنی ذات کو فائدہ پہنچائے۔ امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا: اری جا پاگل، یہ تو روغن پستہ کے ساتھ فالودہ کھانا سیکھ رہا ہے، والدہ ان کے پاس سے بڑبڑاتی ہوئی اور یہ کہتی ہوئی واپس ہو گئی، بڈھے تیرا تو دماغ خراب ہو گیا تیری تو عقل جاتی رہی، امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ اسکے بعد میں نے امام ابو حنیفہؒ کے حلقہ درس میں حاضر ہونے کو لازم کر لیا اور اللہ نے مجھے علم سے بہت کچھ نفع بخشا یہاں تک کہ میں قاضی القضاۃ ہو گیا اور ہارون الرشید کیساتھ اُٹھنے بیٹھنے ایک دسترخوان پر کھانے پینے لگا۔ ایک روز ہارون الرشید کیلئے فالودہ مذکورہ پیش کیا گیا۔ خلیفہ نے کہا یعقوب! کھاؤ، کیونکہ یہ ہر روز تیار نہیں ہوتا۔ میں نے پوچھا: امیر المؤمنین! یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: روغن پستہ کے ساتھ فالودہ ہے اس پر میں مسکرا دیا خلیفہ نے کہا: آپ کس بات سے مسکرائے؟ میں نے کہا: امیر المؤمنین! کوئی بات نہیں، خلیفہ نے اصرار کیا، تب میں نے (امام صاحب کا)

قصہ اوّل سے آخر تک بیان کیا خلیفہ نے سن کر تعجب کیا اور کہا بیشک علم دین و دنیا میں عزت دیتا ہے اللہ تعالیٰ ابو حنیفہ پر رحم فرمائے وہ عقل کی آنکھوں سے وہ کچھ دیکھتے تھے جو ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتی

اَلْعَفْوُ عَنِ الْمُذْنِبِیْنَ

(قصور وار سے درگذر)

وَكَانَ رَجُلٌ شِرِّيْبٌ، جَمَعَ قَوْمًا مِنْ نُدَمَائِهِ، وَدَفَعَ إِلَى غُلَامٍ لَهُ أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا مِنَ الْفَوَاكِهِ لِلْمَجْلِسِ، فَمَرَّ الْغُلَامُ بِبَابِ مَجْلِسِ

منصور بن عمّار وهو يسأل لفقيرٍ شيئًا، ويقول: مَن دفع له أربعة دراهم، دعوت له أربع دعوات، فدفع له الغلام الدراهم فقال له منصور: ما الذي تريد أن أدعو لك؟ قال: أن يعتقني الله من رق العبودية، فدعا منصور وأمّن الناس، قال: والثانية؟ قال: أن يخلف الله علي الدراهم، فدعا له وأمّن الناس، قال: والثالثة؟ يا غلام! قال: أن يتوب الله على مولاي، فدعا له وأمّن الناس، قال: والرابعة؟ يا غلام! قال: أن يغفر الله لي ولمولاي ولك يا منصور وللحاضرين، فدعا منصور وأمّن الناس، فرجع الغلام فقال له مولاه: لِمَ أبطأت؟ فقصّ عليه القصة قال: وبِمَ دعا؟ قال: سألت لنفسي العتق، قال: اذهب فأنت حر، قال: والثانية؟ قال: أن يخلف الله علي الدراهم، قال: لك أربعة آلاف درهم، قال: والثالثة؟ قال: أن يتوب الله عليك، قال: تبت إلى الله عز وجل، قال: والرابعة؟ قال: أن يغفر لي ولك وللواعظ وللحاضرين، قال: هذه الواحدة ليست إلي، فلما بات رأى في المنام كأن قائلا يقول: أنت فعلت ما كان إليك أترى أني لا أفعل ما كان إلي، قد غفرت لك وللغلام وللمنصور وللحاضرين

حل لغات الْمُذْنِبِیْن جمع مذنب گنہگار، شِرِّیْب بہت زیادہ شراب پینے والا۔ ندماء جمع ندیم مجلس شراب کا ساقی۔ الفواکہ جمع فاکہۃ میوہ، منصور بن عمار شیخ ابو السری، واقف طریقت، کاشف حقیقت اور ایسے بے مثل واعظ تھے کہ اس زمانہ میں آپکا مثل نہ تھا، آپ خراسان کے رہنے والے تھے اور بعض لوگ مرو اور بعض بصرہ کو آپ کا مسکن بتاتے ہیں بعد میں آپ عراق چلے گئے تھے، آپ صاحب علم و حکمت اور فصیح و بلیغ شخص تھے آپنے ۲۲۵ھ میں وفات پائی ہے۔ وفات کے بعد حضرت ابو الحسن شعرانی نے آپکو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ نے آپکے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا بخش دیا اور مجھے حکم کیا کہ جس طرح تو دنیا میں ہماری تعریف انسانوں کے سامنے بیان کرتا تھا اسی طرح ملائکہ کے سامنے ہماری حمد و ثنا کر۔ رق غلامی، پتلی چیز، ابطأت بطور تاخیر کرنا۔

تشریح: ایک شرابی نے اپنے مجلس شراب کے ساتھیوں کو جمع کیا اور غلام کو چار درہم دیئے تاکہ وہ مجلس شراب کیلئے میوہ جات خرید لائے۔ غلام شیخ منصور بن عمار کی مجلس کے قریب ہو کر گزرا آپ کسی فقیر کیلئے سوال کر رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ جو شخص اس فقیر کو چار درہم دیگا میں اس کیلئے چار دعائیں کروں گا۔ غلام نے وہ چار درہم فقیر کو دے دیئے۔ شیخ نے کہا، کیا دعا چاہتا ہے؟ غلام نے کہا: یہ کہ خدا مجھے غلامی سے آزاد کر دے، شیخ نے دعا کی لوگوں نے آمین کہی، پھر شیخ نے کہا: دوسری؟ غلام نے کہا: یہ کہ اللہ مجھے میرے چار درہم

دیدے۔ شیخ نے دعاء کی لوگوں نے آمین کہی۔ پھر شیخ نے کہا: تیسری؟ غلام نے کہا: یہ کہ اللہ رب العزت میرے آقا کو توبہ کی توفیق دے۔ شیخ نے دُعاء کی لوگوں نے آمین کہی۔ پھر شیخ نے کہا: چوتھی؟ غلام نے کہا: یہ کہ حق سبحانہ وتعالیٰ میری اور میرے آقا کی اور آپ کی اور تمام حاضرین کی مغفرت فرمائے۔ شیخ نے دعاء کی لوگوں نے آمین کہی۔ پس غلام واپس ہوا تو آقا نے کہا: اتنی دیر کیوں کی؟ غلام نے پورا قصہ بیان کردیا؛ آقا نے کہا: کیا کیا دُعاء کرائی ہے؟ غلام نے کہا: اپنے لئے غلامی سے آزادی کی، آقا نے کہا: جا تو آزاد ہے، اچھا دُوسری، غلام نے کہا: یہ کہ اللہ مجھے چار درہم دیدے، آقا نے کہا: تیرے لیے چار ہزار درہم ہیں، اچھا تیسری؟ غلام نے کہا: یہ کہ خدا آپ کو توبہ کی توفیق مرحمت فرمائے، آقا نے کہا: میں توبہ کرتا ہوں۔ اچھا چوتھی؟ غلام نے کہا: یہ کہ اللہ میری اور آپکی اور شیخ کی اور جملہ حاضرین کی مغفرت فرمائے، آقا نے کہا: یہ میرے اختیار میں نہیں ہے، پس جب اس نے شب خوابی کی تو خواب میں دیکھا کہ ایک کہنے والا کہہ رہا ہے کہ جو تیرے اختیار میں تھا تو نے کردیا تو کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ جو میرے اختیار میں ہے وہ میں نہ کروں گا میں نے تیری اور غلام کی اور منصور کی اور جملہ حاضرین کی مغفرت کی۔

أَحْسِنْ إِلَىٰ مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ

جو تیرے ساتھ برائی سے پیش آئے تو اس کیساتھ بھی احسان کر

وَيُحْكَىٰ أَنَّ زُبَيْدَةَ الْعَبَّاسِيَّةَ كَانَتْ جَالِسَةً ذَاتَ يَوْمٍ فِي قَصْرِهَا وَقَدْ دَخَلَتْ عَلَيْهَا حَاجِبَتُهَا تَقُولُ لَهَا: إِنَّ امْرَأَةً جَمِيلَةً عَلَيْهَا أَطْمَارٌ رَثَّةٌ تُرِيدُ الدُّخُولَ عَلَيْكِ وَتَذْكُرُ أَنَّ لَهَا مَعْرِفَةً قَدِيمَةً تَامَّةً بِهَا، فَأَنْكَرَتْ زُبَيْدَةُ ذٰلِكَ، وَتَوَقَّفَتْ فِيهِ، ثُمَّ سَأَلَهَا مَنْ حَضَرَهَا مِنْ نِسَائِهَا وَجَوَارِيهَا فِي الْإِذْنِ لَهَا، فَأَذِنَتْ، فَدَخَلَتْ امْرَأَةٌ تَامَّةُ الْقَامَةِ مُعْتَدِلَةُ الْخِلْقَةِ جَمِيلَةُ الصُّورَةِ، عَلَيْهَا أَطْمَارٌ بَالِيَةٌ وَرِدَاءٌ مُرَقَّعٌ، فَجَعَلَتْ تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ تُلَاصِقُ حِيطَانَ الْأَرْوِقَةِ حَتَّى انْتَهَتْ إِلَى بَابِ الْمَجْلِسِ، فَسَلَّمَتْ. فَقَالَتْ زُبَيْدَةُ: حُيِّيتِ، مَنْ أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا جَرِيحَةُ الزَّمَانِ وَطَرِيحَةُ الْحِدْثَانِ، ذَهَبَتِ الرِّجَالُ، وَاخْتَلَّتِ الْأَحْوَالُ، وَجَفَانَا الصَّدِيقُ وَكِدْنَا أَنْ نُلْقَى عَلَى الطَّرِيقِ فَقَالَتْ لَهَا: انْتَسِبِي، فَقَالَتْ: أَنَا رَبِيبَةُ ابْنَةِ مَرْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَتْ: لَا حَيَّاكِ اللّٰهُ وَلَا سَلَّمَ عَلَيْكِ وَيْلَكِ أَتَذْكُرِينَ؟ وَقَدْ دَخَلَ عَجَائِزُنَا وَأَنْتِ فِي مُلْكِكِ وَجَبَرُوتِكِ، يَسْأَلْنَكِ، وَيَرْغَبْنَ أَنْ تَسْأَلِي صَاحِبَكِ أَنْ يَأْذَنَ فِي إِنْزَالِ إِبْرَاهِيمَ مِنْ خَشَبَتِهِ، فَمَا فَعَلْتِ، فَتَغَرْغَرَتْ عَيْنَاهَا بِالدُّمُوعِ، وَقَالَتْ: يَا ابْنَةَ الْعَمِّ! وَأَيُّ شَيْءٍ أَعْجَبَكِ مِنْ ثَمَرَةِ الْعُقُوقِ وَقَطْعِ الرَّحِمِ وَكُفْرِ النِّعْمَةِ حَتَّى تَتَأَسِّينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، ثُمَّ وَلَّتْ مُنْصَرِفَةً، فَنَدِمَتْ زُبَيْدَةُ عَلَى بَادِرِهَا، وَأَدْرَكَتْهَا رِقَّةٌ وَبَعَثَتْ جَوَارِيَهَا إِلَيْهَا، فَلَمْ تَرْجِعْ، فَقَامَتْ تَعْدُو خَلْفَهَا حَتَّى أَدْرَكَتْهَا فِي الدِّهْلِيزِ، وَرَدَّتْهَا وَاعْتَذَرَتْ إِلَيْهَا، فَرَجَعَتْ فَأَمَرَتْ جَوَارِيَهَا أَنْ يُدْخِلْنَهَا الْحَمَّامَ، وَأَحْضَرَتْ لَهَا أَصْنَافًا مِنَ الثِّيَابِ وَالْجِبَابِ، فَاخْتَارَتْ مِنْهَا

مَا لَبِسَتْ، وَتَطَيَّبَتْ وَأَقْبَلَتْ كَأَنَّهَا فِلْقَةُ قَمَرٍ، فَقَامَتْ إِلَيْهَا، وَاعْتَنَقَتْهَا، وَنَعَتْ مَجْلِسَهَا وَأَكَلَتْهَا، فَلَمَّا دَخَلَ الْخَلِيفَةُ، قَصَّتْ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَشَكَرَهَا عَلَى تَدَارُكِ فَارِطِهَا، وَأَمَرَهَا أَنْ تَفْرِضَ لَهَا مَقْصُورَةً وَجَوَارِيَ يَخْدُمْنَهَا وَتَسْأَلَهَا، هَلْ بَقِيَ لَهَا مَنْ تُعْنَى بِأَمْرِهِ. فَفَعَلَتْ مَعَهَا ذٰلِكَ۔

حل لغات

زبیدہ زوجہ امیر المومنین ہارون الرشید و بنت جعفر بن منصور مشہور پارسا و نیک خصلت بی بی تھی، قصر محل، اطمار جمع طمر پرانی چادر، رثۃ بوسیدہ کپڑے، بالیہ پرانے، ازار، چادر، مرقع پیوند، حیطان جمع حائط (قیاس الحوطان)، ایوان، اروقۃ جمع رواق سائبان، برآمدہ، جریحۃ یعنی مجروحہ، طریحۃ یعنی مطروحہ انداختہ شدہ، الحدثان مصائب زمانہ، اخلقت، اختلاقا خراب ہونا، جفا، ان، جفاءً ظلم کرنا، ربیبۃ دایہ، پرورش کرنے والی، وقد دخل جملہ حالیہ مفعول کے قائم مقام ہے، عجائز جمع عجوز بوڑھی عورت، تجبر کبر و سرکشی، نمرۃ دھاری دار چادر، اون کی چادر جس میں سیاہ و سفید دھاریاں ہوں جو بنجار العقوق نافرمانی، ترک شفقت، رقۃ مہربانی، نرم دلی، جباب جمع جبۃ نوعے از پیرہن، فلقۃ ٹکڑا، اعتنقتہا اعتناقا ایک دوسرے کی گردن میں ہاتھ ڈالنا، فارط پیش کیا مقصورۃ چھوٹا حجرہ دلہن کیلئے آراستہ کیا ہوا مکان۔

تشریح:۔

منقول ہے کہ ایک دن زبیدہ عباسیہ اپنے محل میں بیٹھی ہوئی تھی کہ یکایک اس کی حاجبہ یہ کہتی ہوئی آئی کہ ایک خوبصورت عورت جس پر پھٹے پرانے کپڑے ہیں آپ کے پاس آنا چاہتی ہے اور یہ بھی بتاتی ہے کہ وہ آپکو خوب اچھی طرح جانتی ہے زبیدہ نے اس کا انکار کیا اور اس کو داخلہ کی اجازت دینے میں بھی توقف کیا تاہم اپنے پاس والی عورتوں اور کنیزوں سے مشورہ کیا انہوں نے کہا: کوئی حرج نہیں، پس زبیدہ نے داخلہ کی اجازت دیدی، سو ایک عورت داخل ہوئی پورے قد والی، مناسب اعضاء والی حسین شکل و صورت والی جس پر پھٹے پرانے کپڑے اور پیوند در پیوند چادر تھی وہ برآمدوں کی دیوار سے لگی لگی تھراتی ہوئی مجلس کے دروازہ تک پہنچی اور سلام کیا، زبیدہ نے کہا: زندہ باش تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں زخم رسیدہ روزگار اور انداختہ حوادثات زمانہ ہوں اپنے تمام آدمی ختم اور حالات دگرگوں ہو گئے۔ دوستوں نے ہمارے ساتھ ستم ظریفی کی یہاں تک کہ ہم بر سر راہ ڈالدیئے جائیں:

کیوں سنگ حوادث سے نہ ٹوٹے دل نازک ❊ آئینہ ہے کچھ سد سکندری تو نہیں ہے (رشاد)

زبیدہ نے کہا، ذرا اپنا نسب تو بیان کر اس نے کہا: میں مروان بن محمد کی صاحبزادی کی دایہ ہوں،

زبیدہ نے کہا: خدا کرے تیری موت آجائے اور تجھے چین نصیب نہ ہو تجھے یاد ہے کہ جب کچھ بوڑھی عورتیں تیرے پاس گئی تھیں اور تو اس وقت اپنے ملک و سلطنت، کبر و نخوت کے نشہ میں سرشار تھی وہ تجھ سے بخواہش تمام یہ درخواست کر رہی تھیں کہ تو اپنے صاحب امیر مروان سے اتنی سفارش کر دے کہ وہ ابراہیم کو سولی سے اتار دے مگر تو نے اتنا بھی نہیں کیا، یہ سن کر اس کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا آئیں اور کہا: اے بھتیجی! تجھ کو نافرمانی، قطع رحمی اور ناشکری کے مقابلہ میں کون سی چیز بھائی کہ تو اس کو اختیار کر رہی ہے، اور السلام علیکم کہہ کر واپس ہو گئی، زبیدہ اپنی جلد بازی اور تیزی پر ختم و پشیمان ہوئی اور اس پر رقت طاری ہو گئی

مسکن دوست زجاں می طلبیدم گفتا ❊ مسکن دوست اگر ہست دل مسکین ست (مغربی)

چنانچہ اس نے اپنی کنیزوں کو اس کے پاس بھیجا مگر وہ واپس نہ ہوئی زبیدہ اٹھ کر خود اس کے پیچھے دوڑی یہاں تک کہ اس کو ڈیوڑھی میں پالیا اور عذر معذرت

کرنے لوٹنے کی درخواست کی وہ واپس ہوگئی، زبیدہ نے کنیزوں کو حکم دیا کہ وہ اس کو گرمابہ میں لیجائیں اور قسم قسم کے کپڑے بجنے پیش کردیئے، جو کپڑا اس کو پسند آیا وہ اس نے پہن لیا اور خوشبو لگا کر جو باہر آئی تو معلوم ہوتا تھا کہ گویا چاند کا ٹکڑا ہے پس زبیدہ نے اُٹھ کر (غایت محبت سے) اپنا کے گلے میں ہاتھ ڈالے اور اس کے مقام کو بلند کیا اس کے ساتھ کھایا پیا۔

بروزگار سلامت شکستگان دریاب ❊ کہ جبر خاطر مسکیں بلا بگرداند

جب خلیفہ ہارون الرشید آیا تو زبیدہ نے پورا قصہ بیان کیا۔ ہارون نے زبیدہ کی پیش دستی کے تدارک پر شکر ادا کیا اور حکم کیا کہ اس کیلئے ایک کمرہ اور خدمت کیلئے کچھ لونڈیں مقرر کردی جائیں اور اس سے دریافت کیا جائے کہ اس کا کوئی آدمی باقی ہے جس کے بارے میں وہ کچھ چاہتی ہو؟ زبیدہ نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ باحسانے آسودہ کردن دلے ❊ بہ از الف رکعت بہر منزلے

مَدحُ الجُبن

بزدلی کی تعریف

وقال سلم بن زرعة، وكان وجّهه عبيدالله بن زياد لحرب ابى بلال الخارجى فى الفين، وابو بلال فى اربعين رجلا فشدّ واعليه شدّة رجل واحد، فانهزم هو واصحابه فلما دخل على ابن زياد عنّفه فى ذلك، وقال: اتمضى فى الفين وتنهزم عن اربعين؟ فخرج عنه وهو يقول: لأن يذمّنى ابن زياد حيًّا خير من ان يمدحنى وانا ميت، رو فى رواية اخرى ان يشتمنى الامير وانا حى احبّ الىّ من ان يُعزّى وانا ميت، فقال شاعر الخوارج: ؎

االفا مؤمن لستم كذاكم	ولكن الخوارج مؤمنونا
هو الفئة القليلةُ قد علمتم	على الفئة الكثيرة يُنصرونا

حل لغات الجبن ان ک، جُبنًا بزدل ہونا۔ عبیداللہ بن زیاد دیکھو ص۔ ابو بلال دیکھو مقدمہ ص۔ عنفہ جھڑکنا، عتاب کرنا۔ الفئۃ جماعت، گروہ۔

تشریح:۔ اسلم بن زرعہ نے بیان کیا ہے جس کو عبیداللہ بن زیاد نے ابو بلال خارجی کیساتھ لڑائی کیلئے دو ہزار آدمیوں کے لشکر کے ساتھ بھیجا تھا اور ابو بلال صرف چالیس آدمیوں کیساتھ تھا ابو بلال اور اس کے ساتھیوں نے شخص واحد کی طرح ایسا زوردار حملہ کیا کہ اسلم اور اس کے ساتھی شکست کھا گئے، جب اسلم ابن زیاد کے پاس آیا تو اس نے اسلم کو ملامت کی اور غیرت دلاتے ہوئے کہا کہ تو دو ہزار آدمیوں کے لشکر کے ساتھ گیا پھر بھی صرف چالیس آدمیوں سے شکست کھا گیا۔ اسلم ابن زیاد کے پاس سے یہ کہتا ہوا چلا آیا کہ ابن زیاد کا میری زندگی میں مجھ کو ملامت کرنا اس سے بہتر ہے کہ وہ میرے مرنے کے بعد میری تعریف کرے اور ایک روایت میں ہے کہ مجھ کو میری زندگی میں امیرالمؤمنین کا گالی دینا زیادہ پسند ہے اس سے کہ وہ میرے مرنے کے بعد میرے لئے دعا کرے۔ پس ایک خارجی شاعر نے کہا ؎ الفا مؤمن الخ کیا دو ہزار آدمیوں کا مؤمن ہونا مستبعد ہے؟ تم تو ایسے ہو بھی نہیں، لیکن خوارج ہی ایمان والے ہیں۔ وہ چھوٹی جماعت ہے تمہیں معلوم ہے لیکن بڑی جماعت پر کامیاب ہوگئے۔

الحذاقة فى الرمى

تیر اندازی میں مہارت

حدّث العتبى عن بعض أشياخه، قال: كنتُ عند المهاجر بن عبد الله والى اليمامة، فأُتى بأعرابى كان معروفا بالسرق، فقال له: أخبرنى عن بعض عجائبك، قال: عجائبى كثيرة، ومن أعجبها أنه كان لى بعير لا يُسبق، وكانت لى خيل لا تلحق، فكنتُ أخرج فلا أرجع خائبا، فخرجتُ فاحترشتُ ضبّا، فعلّقته على قتبى، ثم مررتُ بخباء ليس فيه إلا عجوز، فقلتُ: يحسبان يكون لهذا الخباء رائحة من غنم وإبل، فلما أمسيتُ إذا بإبل، وإذا شيخ عظيمُ البطن شَثْنُ الكفين، ومعه عبد أسود، فلما رآنى رحّب بى، ثم قام إلى ناقة فاحتلبها، وناولنى العُلبة، فشربتُ ما يشرب الرجل، فتناول الباقى، فضرب بها جبهته، ثم احتلب تسع أينق فشرب ألبانهن، ثم نحر حُوارا، فطبخه، فأكلتُ شيئا وأكل الجميع، حتى ألقى عظامه بيضا، وجثى على كومة، ولوسّدها، ثم غطّ غطيط البكر، فقلتُ: هذه والله الغنيمة، ثم قمتُ إلى فحل إبله فخطمتُه، ثم قرنتُه ببعيرى، وصحتُ به، فاتّبعنى، واتّبعت الإبل إربا إربا فى قطار، فصارت خلفى كأنها حبل ممدود، فمضيتُ أبادر ثنيّة بينى وبينها مسيرة ليلة للمُسرع، ولم أزل أضرب بعيرى مرة بيدى، ومرة برجلى حتى طلع الفجر، فأبصرتُ الثنيّة، وإذا عليها سواد، فلما دنوتُ منه، إذا الشيخ قاعد وقوسه فى حجره، فقال: أضيفنا؟ قلتُ: نعم، قال: أتسخو نفسك عن هذه الإبل؟ قلتُ: لا، فأخرج سهما كأنه لسان كلب، ثم قال: انظر بين أذنى الضب المعلق فى القتب، ثم رماه، فصدع عظمه عن دماغه، فقال لى: ما تقول؟ قلتُ: أنا على رأيى الأول، قال: انظر هذا السهم الثانى فى فقرة ظهره الوسطى، ثم رمى به، فكأنما قدّره بيده، ثم قال: رأيك؟ فقلتُ: إنى أحب أن أستثبت، قال: انظر هذا السهم فى عكوة ذنبه والرابع والله فى بطنك، ثم رماه، فلم يخطئ العكوة، قلتُ: أنزل آمنا، قال: نعم، فدفعتُ إليه خطام فحله، وقلتُ: هذه إبلك، لم تذهب منها وبرة، وأنا أنتظر متى يرمينى بسهم يقصد به قلبى، فلما تباعدتُ قال: أقبل، فأقبلتُ والله فَرَقا من شرّه، لا طمعا فى خيره، فقال: ما أحسبك تجشّمتَ الليلة ما تجشّمت إلا من حاجة، قلتُ: نعم، قال: فاقرُن من هذه الإبل بعيرين، وامض لطيّتك، قال: قلتُ: أما والله لا أمضى حتى أخبرك عن نفسك، فلا والله ما رأيتُ أعرابيا أشدّ ضرسا، ولا أعدى رجلا، ولا أرمى يدا، ولا أكرم عفوا، ولا أسخى نفسا منك، فصرف وجهه عنى حياءً، وقال: خذ الإبل برمّتها، مباركا لك فيها

حل لغات | الحذاقۃ دیکھو صـ۲۶۸، العتبی دیکھو صـ۱۲۴، اشیاخ جمع شیخ، سرف تنعیم کے قریب ایک جگہ ہے، فاحترشتُ، حرش (ض) احترش واحترش، الضب شکار کرنا، ضبّا گوہ ج اضبّ، ضبّان، ضباب، ضبّ (ض) ضبّا چپ ہونا، قتب پالان ج

آتا ہے۔ قتب (ن) قتباً۔ و تجھی آنت کھلانا، اقتب البعیر اونٹ پر پالان باندھنا، راحہ یقال مالہ سارحۃ ولا راحۃ یعنی اس کے پاس مویشی وغیرہ کچھ بھی نہیں۔ بشبش سخت رحب مرحبا کہا۔ العلبۃ چمڑے یا لکڑی کا برتن ج علاب، علب (ن، س) علباً سخت ہونا، اینق جمع ناقہ، حوار اونٹنی کا بچہ جس کا دودھ ابھی نہ چھڑایا گیا ہو ج احورہ، جثی (ن) جثواً، جثی (ض) جثیاً زانو پر بیٹھنا، مجاث ج جثی، مونث جاثیہ کوم مٹی کا ڈھیر ج اکوام، توسد الوسادۃ سر کے نیچے تکیہ رکھنا۔ غط (ض) غطیطاً۔ النائم سونے والے کا خراٹے لینا۔ البکر جوان اونٹ۔ فحل سانڈ، ہر حیوان کا نر ج فحول، خطمہ (ض) خطماً نکیل لگانا، آراباً عضو یہاں جماعت مراد ہے، ارب (س) ارباً ماہر ہونا۔ قطار ککتاب یک رشتہ شتر ج قطر، ثنیۃ گھاٹی، سواد وجود یقال رأیت سواداً میں نے وجود کو دیکھا ج اسودہ، صدع (ف) صدعاً اس طرح پھاڑنا کہ جدا نہ ہو، فقرۃ ریڑھ کی ہڈی ج فقر، عکوۃ دم کی جڑ، عکا (ن) عکواً جانور کی دم کو اصل جڑ کی طرف موڑنا، ذروۃ اونٹ کی اون، زقا (س) منہ کھلنا تجشمت مصیبت جھیلنا، طلبۃ ارادہ خواہش، شجر سا قادہ ج اشجار، رمۃ اعطاء، لکشی برمتہ اس نے اس کو کچھ دے دیا۔ تشریح

—— فاضل عتبی نے اپنے بعض شیوخ سے بیان کیا ہے انہوں نے کہا کہ میں مہاجر بن عبد اللہ حاکم یمامہ کے پاس تھا کہ ایک دیہاتی کو لایا گیا جو متفاخر میں مشہور و معروف تھا مہاجر نے اس سے کہا اپنا کوئی عجیب قصہ سنا۔ اس نے کہا: واقعات عجیبہ تو بہت ہیں مگر سب سے عجیب واقعہ یہ ہے کہ میرے پاس ایک اونٹ تھا جس سے آگے کوئی (اونٹ) نہیں بڑھ سکتا تھا اور ایک گھوڑا تھا جس کے ساتھ کوئی (گھوڑا) نہیں لگ سکتا تھا میں جب بھی (شکار کے لئے) باہر گیا کبھی ناکام نہیں لوٹا۔ ایک مرتبہ میں باہر گیا اور گوہ کا شکار کرکے پالان کی لکڑی میں لٹکا کر ایک خیمہ کے قریب کو گذرا جس میں ایک بڑھیا کے سوا کوئی نہ تھا میں نے اپنے دل میں کہا ضرور اس کے ہاں مویشی یعنی اونٹ بکری وغیرہ ہوں گے، جب میں نے شام کی تو دیکھا کچھ اونٹ اور ایک بوڑھا آیا بڑی توند والا سخت اور بھری ہوئی ہتھیلیوں والا جس کے ساتھ ایک حبشی غلام تھا اس نے مجھے دیکھ کر مرحبا کہا اور فوراً اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ کر دودھ سے بھرا ہوا ایک برتن میری طرف بڑھایا سو جتنا ایک آدمی پی سکتا ہے اتنا میں نے پیا اور باقی بچے نے کر پی لیا اس کے بعد اس نے نو اونٹنیوں کا دودھ دوہا اور سب پی گیا اور بعدہ ایک اونٹنی کا بچہ ذبح کرکے پکایا جس میں کچھ میں نے کھایا اور باقی سب وہ کھا گیا اور ہڈیوں تک صفا کر کے پھینکیں پھر مٹی کے تودہ کا تکیہ بنا کر زانو پر بیٹھ گیا اور اونٹ کی طرح خر خر کرنے لگا یعنی خراٹے لیتا ہوا سو گیا، میں نے اپنے دل میں کہا: موقعہ تو بہت غنیمت ہے چنانچہ میں نے اٹھ کر اس کے اونٹ کی ناک میں نکیل ڈالی اور اپنے اونٹ کے ساتھ باندھ دیا اور اس کو ٹھوکر دی پس وہ میرے پیچھے ہو لیا اور باقی اونٹ بھی ایک ایک کرکے سب قطار میں لگ گئے جیسے گویا ایک رسی چھوڑ دی گئی، پس میں گھاٹی پار ہونے کے قصد سے چل پڑا جس کے درمیان ایک رات کی مسافت تھی اور میں اپنے اونٹ کو کبھی ہاتھ سے کبھی پاؤں سے مارتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور گھاٹی بھی نظر آنے لگی، دور سے ایک وجود سا معلوم ہو رہا تھا جب میں قریب آیا تو دیکھا کیا ہوں کہ وہی بڑھا گوڑ میں تیر کمان لئے ہوئے بیٹھا ہے اس نے مجھے دیکھ کر کہا: کیا ہمارا مہمان ہے؟ میں نے کہا: ہاں اس نے کہا: ان میں سے کوئی ایک اونٹ لے لے اور باقی واپس کردے، میں نے کہا: ہرگز نہیں، پس اس نے کتے کی زبان کی مانند ایک تیر نکال کر کہا: پالان میں ضب کو گوہ کے دونوں کانوں کے درمیان دیکھ، یہ کہہ کر تیر چلایا اور اس کے بھیجے کی ہڈی کو چپکا دیا اور کہنے لگا: کہو کیا کہتا ہے؟ میں نے کہا: میری تو وہی رائے ہے اس نے کہا: یہ دوسرا تیر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں دیکھ، یہ کہہ کر پھر تیر چلایا تیر نشانہ پر ایسا لگا جیسے گویا اس نے اپنے ہاتھ سے رکھ دیا ہو اس کے بعد اس نے پھر پوچھا: کہو کیا خیال ہے؟ میں نے کہا: سوچ لوں: اس نے کہا: یہ تیرا اس کی دم کی جڑ میں دیکھ اور تیسرا جو تھا تیرے پیٹ میں ہوگا یہ کہہ کر پھر تیر چلایا پس تیر نے بال برابر بھی تو خطا نہیں کی تب میں نے کہا: اس کے ساتھ اترتا ہوں پس میں نے اونٹ کی نکیل اس کی طرف کر دی اور کہا: کہ یہ ہے تیرا اونٹ جس کا ایک بال بھی ضائع نہیں ہوا اب میں اس کا منتظر تھا کہ دیکھئے کب تیر دل میں تیرا رہا ہے جب میں کچھ دور پہنچ گیا تو اس نے کہا: ذرا ادھر تو آ، میں صرف اس کے خوف کی وجہ سے پھر آیا۔ اس نے کہا: تو نے یہ ساری مصیبت کس

فروخت کیوں ہے بڑی حیل ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: اچھا ان میں سے دو اونٹ لے لے اور جہاں جانا ہو جا۔ میں نے کہا: بخدا میں جاؤں گا یہاں تک کہ تجھے یہ بتادوں کہ میں نے تجھ سے زیادہ کوئی مضبوط، اڑنے والا، تیر انداز، درگذر کرنے والا اور سخی تر نہیں دیکھا۔ بس اس نے ازراہ حیا اپنا چہرہ مجھ سے ہٹا کر کہا: اچھا یہ سب اونٹ لے لے، تجھے مبارک ہوں۔

الباحث عن حتفه بظلفه

خود اپنی ہلاکت کا سامان پیدا کرنے والا

یہ ایک کہاوت ہے جس کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص کو بکری ملی اس نے اس کو ذبح کرنا چاہا مگر اسکے پاس چھری وغیرہ نہیں تھی۔ بکری نے زمین پر کھر مارنا شروع کیا تو زمین سے ایک چھری نمودار ہوئی اور اس نے چھری نکال کر بکری کو ذبح کر دیا پس یہ ہر اس شخص کے لئے کہاوت ہوگئی جو اپنی ہلاکت اور بربادی کا سامان خود پیدا کرے قال حسان بن ثابتؓ

ولا تک کالشاۃ التی کان حتفہا ۞ بحفر ذراعیہا فلم ترض محفرا

كان رجل من اهل الكوفة، قد بلغه عن رجل من اهل السلطان انه يعرض ضيعةً بواسط في مغرم، لزمه للخليفة، فحمل وكيلاً له على بغل، واترع له خُرجاً بدنانير، وقال له: اذهب الى واسط فاشترلي هذه الضيعة المعروضة، فان كفاك ما في هذا الخرج، والا فاكتب الي أمدّك بالمال، فخرج فلما اصحر من البيوت لحق به اعرابي راكب على حمار معه قوس، وكنانة، فقال له: الى اين متوجه؟ فقال: الى واسط، قال فهل لك في الصحبة؟ قال نعم، فسارا حتى نزلا، فعنّت لهما ظباء، فقال له الاعرابي: اي هذه الظباء احب اليك؟ المتقدم منها ام المتأخر؟ فاذكيه لك، قال له: المتقدم، فرماه، فخزمه بالسهم، فاشتوياه واكلا، فاغتبط الرجل بصحبة الاعرابي، ثم عنّ لهم زفة قطا، فقال ايها تريد؟ فاصرعها لك، فاشار الى واحدة منها، فرماها فاقصدها، ثم اشتوياها واكلا، فلما انقضى طعامهما، فوّق له الاعرابي سهماً، ثم قال: اين تريد ان أصيبك؟ فقال له: اتق الله واحفظ ذمام الصحبة، قال: لابد منه، قال: اتق الله ربك واستبقني، ودونك البغل والخرج، فانه مترع مالاً، قال: فاخلع ثيابك، فانسلخ من ثيابه ثوباً ثوباً، حتى بقي مجرداً، قال له: اخلع امواقك وكان لابساً خفين، فقال له: اتق الله في ودع لي الخفين، اتبلغ بهما من الحر، فان الرمضاء تحرق قدمي، قال: لابد منه، قال: فدونك الخف، فاخلعه، فلما تناول الخف، ذكر الرجل خنجراً كان معه في الخف، فاستخرجه، ثم ضرب به صدره، فشقه الى عانته، وقال له: الاستقصاء خرقة، فذهبت مثلاً وكان هذا الاعرابي من رماة الحدق،

حل لغات | الباحث بحث (ف) بحثاً في الارض کھودنا، مٹی کے نیچے کسی چیز کو تلاش کرنا۔ حتف موت یقال مات حتف انفہ ای موت مراً قال السموأل بن عادیا ؎ وما مات منا سید حتف انفہ × ولا طل منا حیث کان قتیل

ہمارا کوئی سردار بچھو نے پیر پڑ کر نہیں بلکہ جو مرا سو لڑائی میں مرا اور ہمارا کوئی ایسا مقتول نہیں ہے جس کا قصاص نہ لیا گیا ہو علامہ سبکی نے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے کہ شعر کی نسبت سموأل کی طرف صحیح نہیں کیونکہ اس بات پر اجماع ہے کہ "بات حتف انفہ" کے مستلفظ اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور سموأل دور جاہلیت کا شاعر ہے جس کا انتقال بعثت قبل ہی ہوچکا تھا۔ ظلفت ناخون، پھٹے ہوئے کھر "الباحث عن حتفہ بظلفہ" ایک مثل ہے جس کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص کو ایک بکری ملی اس نے بکری کو ذبح کرنا چاہا اس کے پاس چھری وغیرہ نہ تھی بکری نے زمین پر کھر مارنا شروع کیا تو زمین سے ایک چھری برآمد ہوئی اس نے چھری اٹھا کر بکری کو ذبح کر دیا پس یہ ہر اس شخص کیلئے کہاوت ہوگئی جو اپنی ہلاکت و بربادی کا سامان خود پیدا کرے ضیعۃ زمین، مغرم تاوان ارتع الاناء برتن بھرنا۔ خرجا خرجی خرجین جو خرجۃ اصحر جنگل میں چلا جانا۔ کنانہ ترکش جو کنانۃ فرزا تثنیہ کا صیغہ ہے فرز الطریق بیابان طے کرنا۔ عنت عنتا ظاہر ہونا۔ خرم خرما (ن) سوراخ کرنا ناک کی درمیان والی ہڈی پھاڑنا، اغتبط اغتباطا خوش ہونا۔ زفۃ گروہ، قطا ایک پرندہ ہے جس کو سنگخوار کہتے ہیں۔ فوق۔ ریما سوفار لگانا۔ ذمام حق، واجب، حرمت، مترع بھرا ہوا، امواق جمع موق موزہ جو بار یک موزہ پر پہنا جائے، رمضا دھوپ کی تیزی کیوجہ سے گرم زمین رمض (س) رمضا۔ النہار سخت گرم ہونا عانۃ موئے زیر ناف، الاستقصا پوری کوشش کرنا، خرقۃ نادانی بیوقوفی، الحذق جمع حذقۃ تھی یہاں ماہر تیر انداز مراد ہے :۔

تشریح :۔ ایک کوئی بادشاہ کے ایک قریبی آدمی کی طرف سے یہ اطلاع ملی کہ وہ شخص اپنی زمین کو جو واسط میں تھی بلیلنہ کے قرض کے سلسلہ میں جو اس پر لازم ہو گیا تھا اس کو فی شخص پر (برائے فروخت) پیش کر رہا ہے کوئی نے اپنے ایک وکیل کو خچر پر سوار کر کے اور ایک خرجین اشرفیوں سے بھر کے کہا: تو واسط جا کر پیش کردہ زمین کو میرے لئے خرید لے اگر اس خرجین میں بھری ہوئی اشرفیں کافی ہو گئیں تو بہتر ورنہ میرے پاس خط لکھ دینا اور مال بھیج دوں گا جب وکیل شہر سے نکل کر جنگل میں پہنچا تو ایک دیہاتی گدھے پر سوار تیر و ترکش لئے ہوئے اس کے پاس آیا اور کہنے لگا کہاں جا رہا ہے؟ وکیل نے کہا، واسط، دیہاتی نے کہا، ایک ساتھ چلنے کا ارادہ ہے؟ وکیل نے کہا، ہاں اچھا چنانچہ وہ دونوں چل دیئے۔ اور جب مسافت طے کرتے ہوئے ایک بیابان میں پہنچے تو کچھ بٹیر سامنے آگئیں دیہاتی نے کہا ان میں سے کونسی پسند ہے اگلی یا پچھلی تاکہ میں اس کو تیرے لئے ذبح کر دوں؟ وکیل نے کہا۔ اگلی، دیہاتی نے اس کے ایسا تیر مارا کہ اس کی ناک کی ہڈی کو پھاڑ ڈالا اور دونوں نے بھون کر کھا لیا، وکیل اس دیہاتی کے ساتھ ہو جانے سے بہت خوش ہوا کچھ دیر بعد قطا کی ایک ڈار ظاہر ہوئی دیہاتی نے کہا، ان میں سے کس کو چاہتا ہے تاکہ تیرے لئے اس کو بھی پچھاڑ ڈالوں، وکیل نے ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کر دیا پس دیہاتی نے اس کے ایسا تیر مارا کہ اس کو وہیں ختم کر دیا اور اس کو بھی بھون کر کھا گئے اور جب کھانا ختم ہو گیا تو دیہاتی نے وکیل پر تیر تان کر کہا بتا کس جگہ لگاؤں؟ وکیل نے کہا، خدا سے ڈر اور صحبت کی حرمت کا پاس کر دیہاتی نے کہا، یہ تو ضروری ہے۔ وکیل نے کہا، خدا سے ڈر مجھے زندہ چھوڑ اور یہ خچر و خرجین جو مال سے بھرا ہوا ہے سب لے لے۔ دیہاتی نے کہا: کپڑے بھی نکال دے۔ وکیل نے ایک ایک کر کے کپڑے بھی اتار دیئے اور بالکل ننگا رہ گیا دیہاتی نے کہا، موزے بھی اتار وہ موزے پہنے ہوئے تھا اس نے کہا، خدا سے ڈر کم از کم موزے تو رہنے دے تاکہ میں ان کے ذریعہ گرمی سے کفایت کر سکوں کیونکہ دھوپ سے تپتی ہوئی زمین میرے پاؤں جھلس دیگی دیہاتی نے کہا، یہ بھی ضروری ہے وکیل نے کہا اچھا تو موزے بھی لے لے جب اس نے موزے اتارنے شروع کئے تو وکیل کو اپنا خنجر یاد آیا جو موزے میں تھا پس اس نے خنجر نکال کر دیہاتی کے سینہ پر مارا اور ناف تک پھاڑ ڈالا اور کہنے لگا کہ یہ تمام کوشش حماقت تھی پس الباحث آہ ایک کہاوت ہو گئی یہ دیہاتی بڑا ہی ماہر تیر انداز تھا۔

مع : ہر کہ او بد می کند بے مشبہ با خود می کند :

اخلاف الوعد

وعدہ خلافی

قالوا: الخلف الأم من البخل، لأن من لم يفعل المعروف، لزمه ذم اللوم وحده، ومن وعد، وأخلف، لزمه ثلاث مذمات ذم اللوم، وذم الخلف، وذم الكذب۔

تشریح:۔ اہل علم نے کہا ہے کہ وعدہ خلافی بخل سے بھی بدتر ہے کیونکہ جو شخص احسان نہ کرے اس کیلئے تو صرف ایک برائی ہے یعنی بخل، اور جو شخص وعدہ خلافی کرے اس کیلئے تین برائیاں ہیں ملامت کی برائی، وعدہ خلافی کی برائی، جھوٹ بولنے کی برائی۔

حسن الجوار

اچھا پڑوس

وذكروا ان جاراً لأبي دلف ببغداد لزمه كبير دين فادح، حتى احتاج الى بيع داره فساوموه بها فسألهم الفي دينار، فقالوا: له ان دارك تساوي خمسمائة، قال: وجواري من ابي دلف بالف وخمسمائة، فبلغ ابا دلف، فامر بقضاء دينه، وقال له: لا تبع دارك ولا تنتقل من جوارنا

حل لغات: الجوار پڑوس فادح گرانبار فدح (ف) فدحاً۔ گرانبار بنا دینا۔ ساوموه مساومة بھاؤ تاؤ کرنا۔

تشریح:۔ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ بغداد میں ابودلف شاعر کے ایک پڑوسی پر گراں بار قرض آ پڑا اس کی وجہ وہ اپنے گھر کو بیچنے پر مجبور ہو گیا لوگوں نے اس سے مکان کا بھاؤ کیا تو اس نے دو ہزار اشرفیاں مانگی لوگوں نے اس سے کہا کہ تیرا مکان صرف پانچسو کی قیمت کا ہے اس نے کہا، ابودلف کا پڑوس ایک ہزار پانچسو اشرفیوں کے برابر ہے، ابودلف کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے اس کے قرض چکا دینے کا حکم دیا اور کہا کہ نہ تو اپنا گھر فروخت کر اور نہ ہمارے پڑوس سے منتقل ہو۔

حلم الحجاج

حجاج کی بردباری

قال الهيثم بن عدي: اُتي الحجاج بحرورية، فقال لأصحابه: ما تقولون في هذه؟ قالوا: اقتلها اصلح الله الأمير، ونكّل بها غيرها، فتبسمت الحرورية، فقال لها: لم تبسمت؟ فقالت: لقد كان وزراء اخيك فرعون خيراً من وزرائك يا حجاج! استشارهم في قتل موسى، فقالوا: ارجه واخاه، وهؤلاء يامرونك بتعجيل قتلي، فضحك الحجاج وامر باطلاقها

تشریح:۔ ہیثم بن عدی نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حجاج کے پاس خارجیوں کی ایک جماعت لائی گئی حجاج نے اپنے اصحاب سے کہا، اس جماعت کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ان سب کو قتل کر دیجئے اور ان کے قتل کے ذریعے سے دوسروں کو عبرت دیجئے، یہ سن کر سب خارجی ہنسنے لگے، حجاج نے ان سے پوچھا، تم ہنسے کیوں؟ انہوں نے کہا، حجاج! ان وزیروں سے بہتر تو تیرے بھائی فرعون ہی کے وزیر تھے جب فرعون نے حضرت موسیٰ کے بارے میں ان سے مشورہ لیا تو انہوں نے کہا، ارجه واخاه۔ اس کو یعنی حضرت موسیٰ کو اور ان

besturdubooks.wordpress.com

بھائی (ان) کو بھلیئے، اور یہ لوگ آپکو ہمارے فوری قتل کیلئے کہہ رہے ہیں،

چو خشم آید ت بر گناہ کسے * تامل کنش در عقوبت بسے ؎ کہ سہلست لعل بدخشاں شکست * شکستہ نشاید دگر بارہ بست

حجاج یہ سن کر ہنسنے لگا اور سب کو رہا کر دینے کا حکم کر دیا۔

(فائدہ) حدیث میں ہے کہ "المؤمن وثاب" مومن سمجھ بوجھ کر اقدام کرنے والا ہے، اور منافق جلد باز ہے، حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو وصیت کی تھی کہ جو کام کرنا چاہو اس میں قدرے توقف کرو کیونکہ اگر میں توقف سے کام لیتا تو ندامت نہ اٹھانی پڑتی۔ ایک اعرابی کہتا ہے کہ عجلت سے احتراز کرو کیونکہ اہل عرب کے یہاں عجلت کی کنیت ام الندامات ہے ؎

بپیش سگ چوں لقمہ نان افگنی ؎ بو کند آنگہ خورد ای مغتنی

علماء نے لکھا ہے کہ جلد بازی شیطانی اثر ہے مگر چھ مواقع میں عجلت بہتر ہے (۱) دخول وقت کے بعد ادائگی نماز میں (۲) حضور میت کے بعد تدفین میں (۳) لڑکی بالغ ہو جائے تو اس کی شادی میں (۴) قرض کی ادائگی میں (۵) مہمان آجائے تو اس کی ضیافت میں (۶) گناہ ہو جائے تو توبہ کرنے میں:۔

البَارُّ بِأُمِّه

ماں کا تابعدار

وكان حيوة بن شريح، يقعد للناس، فتقول له امه: قم يا حيوة! الق الشعير للدجاج فيقوم

حیوۃ بن شریح ابن صفوان بن مالک الزرد متوفی ۱۵۸ھ یا ۱۵۹ھ مشہور عابد و زاہد، فقیہ اور مستجاب الدعوات تھے، امام احمد ابن معین، ابن یونس وغیرہ نے آپ کی توثیق کی ہے ابن وضاح نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص طواف کرتے ہوئے دعا کر رہا تھا کہ خدایا مجھے قرضے کے بارے سبکدوش کردے، اس نے خواب میں ایک شخص سے سنا کہ اگر تو قرضے سے سبکدوش چاہتا ہے تو حیوۃ بن شریح کے پاس جا وہ تیرے لئے دعا کریں گے، یہ شخص حج کے روز عشرہ کے بعد اسکندریہ آیا اور آپ کے پاس اقامت کی دیکھا کیا ہے کہ آپ کے ارد گرد جو کنکریں وغیرہ پڑی تھیں سب اشرفیاں بن گئیں اور آپ نے فرمایا خدا سے ڈر اور جتنا تیرا قرضہ ہے اتنی اشرفیاں لے لے۔ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے تین سو اشرفیاں لے لیں اور قرض چکا دیا۔ تشریح: حیوۃ بن شریح لوگوں کے فیصلوں کے لئے بیٹھے ہوتے تھے آپ کی والدہ آکر کہتیں حیوۃ! مرغی کو جو ڈال دے، آپ فوراً اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔

(فائدہ) امام احمد، امام نسائی اور حافظ بیہقی نے معاویہ بن جاہمہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت جاہمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا ارادہ جہاد میں شرکت کا ہے آپ سے مشورہ لینے کے لئے آیا ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا: تیری ماں زندہ ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا ماں کی خدمت کر کیونکہ جنت ماں کے قدموں میں ہے ؎

جنت کہ سرائے مادر انست ؎ زیر قدمات مادر انست:۔

؏ البارّ- فرمانبردار، نیک شعار ۱۲ ؏ شعیر جو، دجاج مرغی ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

تعظيمُ الصّحبةِ النبويّة

صحبت نبوی کی عظمت

قال: خرج عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ویدہ علی المعلیٰ بن الجارود العبدی فلقیتہ امرأۃ من قریش، فقالت لہ: یا عمر! فوقف لہا فقالت: کنا نعرفک مدۃ عُمیرا، ثم صرت من بعد عمیرٍ عمرَ، ثم صرت من بعد عمر امیر المؤمنین فاتق اللہ یا ابن الخطاب! وانظر فی امور الناس فانہ من خاف الوعید، قرب علیہ البعیدُ، ومن خاف الموت خشی الفوت، فقال المعلیٰ: ایہا یا امۃ اللہ فقد ابکیتِ امیرَ المؤمنین، فقال لہ عمر: اسکت اتدری من ہذہ؟ ہذہ خولۃُ بنت حکیم التی سمع اللہ قولہا من سمائہ، فعمر احریٰ ان یسمع قولہا ویقتدی بہ

حل لغات | عُمیر تصغیر عمر، خولہ بنت حکیم بن امیہ، ام شریک مشہور صحابیہ ہیں حضرت عثمان بن مظعون کے نکاح میں تھیں عابدہ زاہدہ بی بی تھیں اور ان صحابیات میں سے تھیں جنہوں نے اپنی ذات سے متعلق تمام اختیارات حضور انور کو ہبہ کر دیئے تھے۔ **تشریح**: راوی نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ تشریف لیجا رہے تھے اور آپ کا ہاتھ معلی بن جارود کے کندھے پر تھا، راستہ میں ایک قریشی عورت ملی اور اس نے آواز دی، عمر! آپ فوراً ٹھہر گئے، عورت نے کہا: ہم تجھے ایک مدت تک عمیر جانتے رہے پھر تو عمیر سے عمر ہو گیا اس کے بعد اب عمر سے امیر المومنین ہو گیا سو اے خطاب کے بیٹے اللہ سے ڈر، اور لوگوں کے معاملات میں غور کر تا رہ کیونکہ جو شخص وعید سے خائف ہوتا ہے اس پر بعید قریب ہو جاتا ہے اور جو موت سے خائف ہوتا ہے اسکو ہمیشہ ہلاکت کا اندیشہ ہے، معلی نے کہا: اللہ کی بندی! بس کر تو نے امیر المومنین کو رلا ڈالا۔ حضرت عمرؓ نے معلی سے کہا: خاموش جانتا ہے یہ کون ہے؟ یہ خولہ بنت حکیم ہے جس کی بات کو اللہ نے آسمان پر سنا تھا پس عمر تو کہیں زیادہ لائق ہے کہ اس کی بات کو سنے اور اس پر عمل کرے۔

ثمرةُ السَّبّ

گالی کا نتیجہ

قال رجل لابی بکر رضی اللہ عنہ، واللہ لاسُبَّنَّکَ سبّاً یدخل القبر معک قال معک یدخل لا معی، وقیل لعمرو بن عبید لقد وقع فیک الیوم ابو ایوب السجستانی حتی رحمناک، قال: ایاہ فارحموا، وشتم رجل الشعبی، فقال لہ: ان کنت صادقا فغفر اللہ لی وان کنت کاذبا، فغفر اللہ لک،

حل لغات | ثمرۃ پھل، نتیجہ، السب گالی، عمرو بن عبید تمیمی بصری معتزلی، الشعبی دیکھو ص ۵۹ **تشریح**

ایک شخص نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا: میں آپ کو ایسی گالی دوں گا جو قبر میں بھی آپ کے ساتھ جائیگی آپ نے فرمایا: تیرے ساتھ نہیں بلکہ تیرے ہی ساتھ جائیگی عمرو بن عبید سے کہا گیا کہ آج آپ کے بارے میں ابو ایوب سجستانی نے کچھ کہا کہ ہم کو آپ پر رحم آگیا، عمرو نے کہا: اسی پر رحم کھاؤ، ایک شخص نے امام شعبی کو گالی دی آپ نے فرمایا: اگر تو سچا ہے تو اللہ میری مغفرت فرمائے اور اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تیری مغفرت کرے۔

دشنام خلق را ندہم جز دعا جواب ❋ ابرم کہ تلخ گیرم و شیریں عوض دہم

الحسودُ لا یرضیٰ بشیءٍ

حاسد تو کسی طرح بھی راضی نہیں ہوتا

توانم آنکہ نیازارم اندرون کسے ❋ حسود را چہ کنم کو ز خود برنج در است

بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست ❋ کہ از مشقت آں جز بمرگ نتواں رست (سعدی)

قال الاصمعی: کان رجلٌ من اھل البصرۃ بذیًّا شریرًا، یؤذی جیرانہ، ویشتم اعراضھم، فاتاہ رجلٌ، فوعظہ، فقال لہ: ما بال جیرانک یشکونک، قال انھم یحسدونی، قال لہ: علی ایّ شیءٍ یحسدونک؟ قال: علی الصلب، قال: وکیف ذاک؟ قال: اقبل معی، فاقبل معہ الی جیرانہ نقعد متحازنًا، فقالوا لہ، مالک؟ قال: طرق اللیلۃ کتاب معاویۃ ان اُصلب انا ومالک بن المنذر وفلان وفلان، فذکر رجالًا من اشراف اھل البصرۃ، فوثبوا علیہ، وقالوا: یا عدو اللہ! انت تصلب مع ھؤلاء، ولا کرامۃ لک، فالتفت الی الرجل، فقال: اما تراھم؟ قد حسدونی علی الصلب، فکیف لو کان خیرًا!

حل لغات | الحسود وہ شخص جو طبعاً حاسد ہو جمع حُسَّد، الاصمعی دیکھو ص۱۲ بذیاً بد زبان فحش گو بذاء اف، بذی اس بذو دک، بذاءۃ فاقحش گو ہونا، اعراض جمع عرض، آبرو، الصلب سولی پر چڑھانا، متحازنا اسم فاعل ہے تحازن اپنے آپ کو غمگین ظاہر کرنا، معاویہ دیکھو ص۱۲۔

تشریح: اصمعی نے بیان کیا ہے کہ ایک بصری بڑا ہی شریر اور بد زبان تھا جو اپنے ہمسایوں کو تکلیف پہنچاتا اور ان کی آبروریزی کرتا رہتا تھا ایک شخص نے اس کو سمجھایا اور کہا کیا بات ہے تیرے پڑوسی تیری شکایت کرتے رہتے ہیں، اس نے کہا وہ مجھ سے جلتے ہیں اس نے پوچھا: کس بات پر؟ اس نے کہا: اس بات پر یہاں تک کہ میرے سولی دیئے جانے پر، اس نے پوچھا: یہ کیسے؟ اس نے کہا میرے ساتھ آ، پس وہ اس کے ساتھ اپنے پڑوسیوں کے ہاں جا کر غمگین ہو کر بیٹھ گیا لوگوں نے پوچھا تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا آج رات معاویہ کا خط آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ مجھ کو اور مالک بن منذر اور فلاں فلاں اشراف اہل بصرہ کو سولی دی جائیگی پس سب لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اور کہنے لگے اے دشمن خدا! تو ان کے ساتھ سولی دیا جائیگا حالانکہ تجھ میں کوئی شرافت و بزرگی نہیں ہے پس وہ واعظ کی طرف متوجہ ہو کر بولا: دیکھا آپنے! سولی دیئے جانے پر بھی مجھ سے جلتے ہیں اگر کوئی بھلائی کی بات ہوتی تو نہ معلوم ان کا کیا حال ہوتا۔

کلُّ العداوۃِ قد تُرجیٰ ازالتُہا ❋ الا عداوۃَ من عاداک من حسدٍ

besturdubooks.wordpress.com

حُبُّ الجهاد فی سبیل اللہ تعالیٰ

راہِ خدا میں شوقِ جہاد

یاربِّ اِنَّ جہادی غیرُ منقطعٍ ۞ فکلُّ ارضِک لی ثغرٌ و طرطوس

عن اَشیاخٍ من بنی سلمۃ ان عمرو بن الجموح کان رجلاً اعرجَ شدیدَ العرج، وکان لہ بنونٌ اربعۃ مثل الاسد، یشہدون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المشاہد، فلما کان یوم احد اراد واحبسہٗ وقالوا لہ: ان اللہ عزوجل قد عذرک، فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فقال: ان بنیّ یریدون ان یحبسونی عن ھذا الوجہ والخروج معک فیہ، فواللہ انی لارجو ان اطأ بعرجتی ھذہ فی الجنۃ، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اما انت، فقد عذرک اللہ، فلاجہاد علیک، وقال لبنیہ: ما علیکم ان لا تمنعوہ، لعلّ اللہ ان یرزقہ الشہادۃ، فخرج معہ، فقُتل یوم احد

حلِ لغات العرج لنگڑاہٹ، یحبسون ج، ابن المشاہد میدان جنگ اطأ بزرگی و منزلت، اٰ۔ ۔ وطیٔ پیرسے روندنا۔ **تشریح**

بنی سلمہ کے شیوخ سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن جموحؓ ایک غیر معمولی لنگڑے شخص تھے اور ان کے چار بیٹے شیر جیسے بہادر تھے جو اکثر حضورؐ کیساتھ لڑائیوں میں شرکت کرتے تھے۔ غزوۂ احد میں عمرو بن جموح کو شوق پیدا ہوا کہ میں بھی جاؤں مگر ان کے بیٹوں نے ان کو روکنا چاہا اور کہنے لگے کہ لنگڑے پن کی وجہ سے، اللہ نے آپکو معذور قرار دیا ہے پس تب حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے بیٹے مجھے اس منزلت عظمیٰ یعنی آپکے ساتھ غزوۂ احد میں جانے سے روکنا چاہتے ہیں اور میری آرزو ہے کہ اپنے لنگڑے پاؤں سے جنت میں چلوں پھروں۔

چوں شہیدِ عشق در دنیا و عقبیٰ سرخروست ۞ اے خوش آں ساعت کہ ما را کشتہ زیبا میداں برند

حضورؐ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے تم کو معذور کیا ہے اس لئے تم پر جہاد ضروری نہیں اور ان کے بیٹوں سے فرمایا کہ تم کو روکنے کی بھی ضرورت نہیں ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ انکو شہادت نصیب فرمادے۔ چنانچہ عمرو جنگ احد میں تشریف لے گئے اور شہید ہو گئے۔

از عشق دم مزن چوں نگشتی شہیدِ عشق ۞ دعوائے ایں مقام درست از شہادت است

العقوق

والدین کی نافرمانی

عن عبد اللہ بن ابی اوفیٰ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان ھٰہنا غلاماً قد احتضر فیقال لہ، قل لا الٰہ الا اللہ، فلا یستطیع ان یقولہا، قال الیس کان یقولہا فی حیاتہ، قالوا بلیٰ، قال: فما منعہ منہا عند موتہ؟ فنہض

besturdubooks.wordpress.com

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونہضنا معہ، حتی اتی الغلام فقال: یا غلام! قل: لا الٰہ الا اللہ، قال: لا استطیع ان اقولہ، قال: لِمَ؟ قال: لعقوق والدتی، قال: احیّۃ ہی؟ قال: نعم، قال: ارسلوا الیہا، فجاءتہ، فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ابنک ہو؟ قالت: نعم، قال: ارأیتِ لو ان نارًا اُجّجت، فقیل لک: ان لم تشفعی فیہ قذفناہ فی ہذہ النار، فقالت: اذاً کنت اشفع، قال: فاشہدی اللہ، واشہدینا بانک رضیتِ عنہ، فقالت: قد رضیتُ عن ابنی، قال: یا غلام! قل لا الٰہ الا اللہ، فقال: لا الٰہ الا اللہ، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الحمد للہ الذی انقذہ بی من النار ———

حل لغات العقوق والدین کی نافرمانی، عاق نافرمان، عبداللہ بن ابی اوفیٰ علقمہ بن حارث اسلمی صحابی ہیں اور صحابی زادہ ہیں غزوۂ حنین، فتح خیبر، حدیبیہ، بیعت الرضوان وغیرہ میں حضور کیساتھ شریک رہے حضور کی وفات کے بعد کوفہ میں سکونت اختیار کرلی تھی وہیں ۸۶ھ یا ۸۷ھ میں وفات ہوئی آپ آخر عمر میں نابینا ہوگئے تھے کوفہ کے رہنے والے صحابہ میں سب کے بعد انہی کی وفات ہوئی ہے۔ احتضر المریض قریب المرگ ہونا، اُجّجت ا جج۔ النار بھڑکانا، قذفنا و (ض) قذفا پھینکنا، ڈالنا، انقذہ و نقذہ (ن) نقذا نجات دینا۔

تشریح :- عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ایک نوجوان (علقمہ) قریب المرگ ہے اس سے کہا جاتا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ تو وہ نہیں پڑھ پاتا، آپ نے فرمایا کیا وہ اس کلمہ کو اپنی زندگی میں نہیں پڑھتا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا پڑھتا تھا۔ آپ نے فرمایا: پھر موت کے وقت اس کے پڑھنے سے کونسی چیز مانع ہے پس آنحضرت اٹھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اٹھے، آپ نے (اس نوجوان کے پاس تشریف لا کر) فرمایا: کہہ لا الٰہ الا اللہ، اس نے کہا: میں کہہ نہیں سکتا (یعنی زبان سے نہیں نکلتا)، آپ نے فرمایا کیوں نہیں نکلتا؟ اس نے کہا والدہ کی نافرمانی کی وجہ سے، آپ نے دریافت کیا: اس کی ماں زندہ ہے؟ لوگوں نے کہا: زندہ ہے، آپ نے فرمایا: کسی کو اس کے پاس بھیجو، پس اس کی ماں حاضر خدمت ہوئی، آپ نے فرمایا: یہ تیرا بیٹا ہے؟ اس نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا، بتا اگر آگ بھڑکائی جائے اور تجھ سے کہا جائے کہ اگر تو سفارش نہ کرے گی تو ہم اس کو آگ میں ڈال دیں گے (ایسی حالت میں تو سفارش کرے گی یا نہیں؟) اس نے کہا ضرور سفارش کروں گی، آپ نے فرمایا، تو اللہ کو اور مجھ کو گواہ بنا کر تو اس سے راضی ہوگئی، اس نے کہا: میں اپنے بیٹے سے راضی ہوں، تب آپ نے اس سے فرمایا: کہہ لا الٰہ الا اللہ، اس نے فوراً کہا: لا الٰہ الا اللہ، آپ نے فرمایا شکر ہے خدا کا جس نے اس کو میری وجہ سے آگ سے نجات دے دی۔

ختامہ مسک

اس کا خاتمہ مشک (جیسا) ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (۱) مَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَۃَ فِیْکُمْ؟ قَالُوْا: الَّذِیْ لَا یَصْرَعُہُ الرِّجَالُ، قَالَ: لَا وَلٰکِنَّہُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ (۲) لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ (۳) اَلرَّجُلُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ۔

حل لغات ختام ہر وہ چیز جس سے مہر لگائی جائے ج ختم، الصرعۃ بہت پچھاڑنے والا، جواظ متکبر، اجڈ، کھردرا، الجعظری

بدخلق۔ عہ الجواظ المختال وقیل الجموع المنوع وقیل الضیاع المہذار والجعظری الفظ الغلیظ وقیل القصیر المتنفخ بما لیس عندہ ۱۲ سیبی

تشریح: (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے دریافت کیا، تم پہلوان کس کو سمجھتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ جس کو لوگ نہ پچھاڑ سکیں۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ پہلوان وہی شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے (صحیحین عن ابی ہریرۃ) (۲) متکبر اور بدخلق جنت میں نہیں جائے گا (ابو داؤد، بیہقی، صاحب جامع الاصول عن حارثہ بن وہبؓ) (۳) آدمی اپنے دوست کے طریقہ پر ہوتا ہے پس غور سے دیکھ لینا چاہیے کہ کس سے دوستی کرے اور کس سے نہ کرے (احمد، ترمذی، ابو داؤد، بیہقی عن ابی ہریرۃ)

(۴) مِن اَشَرِّ النَّاس ذو الوجهين الذى يأتى هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه (۵) انّ مِن اَربى الربا الاستطالة فى عرض المسلم بغير حق (۶) اياكم والحسدَ فانّ الحسدَ يأكل الحسنات كما تأكل النارُ الحطبَ. (۷) كبرت خيانةً ان تحدّث اخاك حديثا هو لك به مُصدّق وانتَ له به كاذب (۸) ويلٌ للذى يُحدّثُ فيكذب ليضحك به القومُ ويلٌ له ويلٌ له. (۹) قال اذا وعد الرجلُ اخاه ومن نيته ان يفى له فلم يف ولم يجئ للميعاد فلا اثم عليه. (۱۰) اذا تثاءب احدكم فليمسك على فيه فان الشيطانَ يدخل (۱۱) خمسٌ تجب للمسلم على اخيه ردُّ السلام وتشميتُ العاطس واجابة الدعوة وعيادةُ المريض واتباعُ الجنازة

حلِّ لغات

ذو الوجہین دو رُخا، دوغلا۔ اَربیٰ زیادتی، سود۔ الاستطالۃ بدنامی کی شہرت دینا۔ الحطب لکڑی۔ ویل ہلاکت، بربادی۔ یفی (مضارع) وفا۔ بالعہد وعدہ پورا کرنا۔ اثم گناہ۔ تثاءب جمائی لینا۔ تشمیت چھینک کا جواب دینا۔ **تشریح:**

(۴) قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے برا شخص دو رُخا (دوغلا) ہوگا جو اس کے منہ پر اس کی اور اس کے منہ پر اس کی کہنے والا ہو۔ (ترمذی عن ابی ہریرۃ) (۵) بدترین سود مسلمان کی عزت و آبرو میں ناحق بدزبانی کرنا ہے (ابو داؤد، بیہقی)

(۶) حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا لیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو (ابو داؤد عن ابی ہریرۃ)

(۷) بڑی خیانت ہے یہ کہ تو اپنے بھائی سے ایسی بات کہے کہ وہ تجھے اس میں سچا سمجھتا ہے اور تو اس میں جھوٹا ہے (مسلم عن ابی سعید الخدری)

(۸) ہلاکت ہے اس کیلئے جو لوگوں کو ہنسانے کیلئے بات کرتا ہے اور اس میں جھوٹ بولتا ہے اس کیلئے ہلاکت ہے اس کیلئے ہلاکت ہے (ترمذی، ابو داؤد، احمد، دارمی عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ)

(۹) جب کوئی آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی ہو مگر وہ کسی وجہ سے پورا نہ کر سکے تو اس پر کچھ گناہ نہیں (ترمذی، ابو داؤد عن زید بن ارقم)

(۱۰) جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے چاہیے کہ منہ پر ہاتھ رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے (مسلم عن ابی سعید الخدریؓ)

(۱۱) ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں ۱ سلام کا جواب دینا ۲ بیمار کی عیادت کرنا ۳ جنازہ کے پیچھے چلنا ۴ اس کی دعوت کو قبول کرنا ۵ چھینک کا جواب دینا۔ (صحیحین عن ابی ہریرۃ)

(۱۲) مَن بات على ظهر بيت ليس عليه حجار فقد برئت منه الذمة. (۱۳) قال مَن استعاذ

عہ قال النووی ریاض الصالحین اسنادہ صحیح ۱۲

besturdubooks.wordpress.com

بِاللّٰہِ فَاَعِیْذُوْہُ وَمَنْ سَأَلَکُمْ بِوَجْہِ اللّٰہِ فَاَعْطُوْہُ

(۱۴) وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَفَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی اَمْرٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ۔ (۱۵) مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّمْثُلَ لَہُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ (۱۶) لَا تَتْرُکُوا النَّارَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ حِیْنَ تَنَامُوْنَ (۱۷) اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ تَعَالٰی مَنْ بَدَأَھُمْ بِالسَّلَامِ (۱۸) اَلْاَیْمَنُ فَالْاَیْمَنُ (۱۹) اَکْرِمُوا الْخُبْزَ (۲۰) اَلصَّبْرُ رِضًا (۲۱) اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ (۲۲) اَلْفَخِذُ عَوْرَۃٌ (۲۳) لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ (۲۴) اِلْزَمْ بَیْتَکَ (۲۵) اَلْعِدَۃُ دَیْنٌ (۲۶) اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ (۲۷) تَبَیَّنْ وَتَوَکَّلْ (۲۸) یَدُ اللّٰہِ مَعَ الْجَمَاعَۃِ (۲۹) اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (۳۰) اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی (۳۱) لَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ یَلِجِ النَّارَ (۳۲) مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَیْرِ اللّٰہِ اَوْ اَرَادَ بِہٖ غَیْرَ اللّٰہِ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔

حَلِّ لُغات: یمثل (ک۔ ن) مُثُولًا بین یدی فلان کسی کے سامنے کھڑا ہونا۔ فلیتبوأ تبوأ المکان اقامت کرنا۔ مقعد بیٹھنے کی جگہ ج مقاعد۔ جنۃ ڈھال۔ الفخذ ران۔ العدۃ وعدہ۔ یلج ولوجا داخل ہونا۔

تشریح:

(۱۲) جو شخص بے منڈیر کی چھت پر سوئے اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ (۱۳) جو شخص اللہ کا واسطہ دے کر پناہ چاہے اس کو پناہ دو اور جو شخص اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرے اس کا سوال پورا کرو (ابوداؤد، نسائی، احمد عن ابن عمر)

(۱۴) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ مومن نہ ہو اور مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس میں محبت نہ رکھو، تو کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتادوں جس پر عمل کرنے سے ایک دوسرے کے دوست بن جاؤ گے، آپس میں سلام کو رواج دو۔ (مسلم، ترمذی عن ابی ہریرۃ)

سلامت من دل خستہ در سلام تو باشد ✺ زہے سعادت اگر دولت سلام تو یابم

(۱۵) جس کو اس بات سے خوشی ہو کر لوگ بت کی طرح اس کیلئے کھڑے رہیں اسے اپنی دوزخ کی نشست گاہ ٹھیک کر لینا چاہیے (ترمذی، ابوداؤد عن معاویۃ بن ابی سفیان بلفظ من سرہ الخ) (۱۶) سوتے وقت گھروں میں آگ جلتی مت چھوڑو۔ (شیخین عن ابن عمر) (۱۷) لوگوں میں دوسروں کی بہ نسبت اللہ کے نزدیک زیادہ مقرب وہ ہے جو پہلے سلام کرے (ترمذی، ابوداؤد، احمد عن ابی امامۃ) (۱۸) ابتداء دائیں جانب سے ہونی چاہیے (قطعۃ من حدیث الشیخین عن انس بن مالک) (۱۹) روٹی کا احترام کرو (طبرانی) (۲۰) صبر خوشنودی ہے۔ (۲۱) روزہ ڈھال ہے (قطعۃ من حدیث طویل للشیخین عن ابی ہریرۃ) (۲۲) ران ستر ہے یعنی شرم گاہ میں داخل ہے کہ جس طرح شرمگاہ کا ڈھکنا ضروری ہے اور واجب ہے اسی طرح ران کا ڈھکنا ضروری ہے (ترمذی، ابوداؤد عن جرہد بن خویلد) (۲۳) موت کی تمنا نہ کرو (احمد عن جابرؓ) (۲۴) اپنے گھر کو لازم پکڑو (قطعۃ من حدیث للترمذی عن عبداللہ بن عمرو بن العاص) (۲۵) وعدہ قرضہ ہے یعنی قرضہ کی طرح وعدہ کا پورا کرنا ضروری ہے (ابونعیم فی الحلیہ) (۲۶) دین خیر خواہی

besturdubooks.wordpress.com

ہے (مسلم عن تمیم الداری) (٢٧) باندھ دو اور بھروسہ کرو یعنی اسباب مہیا کر کے نتیجہ میں اللہ پر اعتماد چاہیئے (٢٨) اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے (ترمذی عن ابن عباس) (٢٩) آدمی اس کے ساتھ ہے جس سے اس نے محبت کی (ترمذی عن انس وصفوان) (٣٠) اوپر کا ہاتھ نیچلے ہاتھ سے اچھا ہوتا ہے یعنی دینے والا ہاتھ مانگنے والے ہاتھ سے اچھا ہوتا ہے (قطعۃ من حدیث الشیخین عن حکیم بن حزام) (٣١) مجھ پر جھوٹ مت لگاؤ (یعنی بلا سوچے سمجھے اور تحقیق کے بغیر کسی قول وفعل کو میری طرف منسوب نہ کرو) اس لئے کہ جس نے مجھ پر جھوٹ کہا اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے (ترمذی عن علی ابن طالب) (٣٢) جس نے اللہ تعالیٰ (کی رضا جوئی) کے علاوہ کسی اور غرض سے علم حاصل کیا یا اس سے اللہ (کی رضا جوئی) کے علاوہ کسی اور چیز کا ارادہ کیا تو اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لینا چاہیئے (ترمذی عن ابن عمر)

---

(٣٣) مَنْ خَرَجَ فِی طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِی سَبِیْلِ اللهِ حَتّٰی یَرْجِعَ (٣٤) بَیْنَ الْکُفْرِ وَالْاِیْمَانِ تَرْکُ الصَّلٰوةِ (٣٥) لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (٣٦) لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ (٣٧) نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْهِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ (٣٨) مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللهِ فِی الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللهُ۔ (٣٩) اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ (٤٠) کَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَرِّدْ قَلْبِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ نَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ ؛

حل لغات: العرض سامان، مغبون دھوکا دیا ہوا، الثلج برف، الدنس میل کچیل :۔

تشریح :۔

(٣٣) جو شخص علم کی طلب میں نکلا وہ واپس ہونے تک اللہ کیلئے جہاد میں ہے (ترمذی، دارمی عن انس بن مالک) (٣٤) کفر اور ایمان کے درمیان (حد فاصل) نماز کا ترک کرنا ہے (ترمذی عن جابر) (٣٥) تم میں سے کوئی مومن نہ ہوگا جب تک کہ اپنے بھائی کیلئے بھی وہ نہ چاہے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (ترمذی عن انس)

(٣٦) امیری مال ودولت کی زیادتی کا نام نہیں بلکہ اصل امیری دل کی امیری ہے "تونگری بدل است نہ بمال" غنا سے بے نیازی کو اگر کسی کے پاس کثیر مال ودولت ہو لیکن دل چین سے نہ ہو تو وہ غنی نہیں ہے غنی وہ ہے جس کا دل غنی ہو۔ (صحیحین بترمذی عن ابی ہریرۃ) (٣٧) دو نعمتیں ایسی ہیں جن سے لوگ گھاٹے میں ہیں تندرستی اور فارغ البالی یعنی بہت کم لوگ ان نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ (بخاری، ترمذی عن ابن عباس) (٣٨) جس نے اللہ کے زمین والے بادشاہ کی توہین کی اللہ نے اس کی توہین کی (قطعۃ حدیث للترمذی عن ابی بکرۃ) (٣٩) بھلائی کا پتہ دینے والا ایسا ہے جیسا کہ بھلائی کرنے والا یعنی جس نے کسی مسلمان کی دوسرے مسلمان سے کہہ کر مدد کرادی وہ ایسا ہے جیسے خود مدد کی (قطعۃ حدیث للترمذی عن انس بن مالک) (٤٠) اے اللہ! تو میرا دل برف، اولے اور ٹھنڈے پانی سے ٹھنڈا کردے، اے اللہ تو میرا دل گناہوں سے پاک صاف کردے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا ہے (ترمذی عن عبداللہ بن ابی اوفیٰ)

محمد حنیف گنگوہی

ع ه رواہ الترمذی عن جابر ورواہ احمد ومسلم بلفظ "بین الرجل وبین الشرک" اھ ابوداؤد والنسائی ولفظہما لیس بین العبد وبین الکفر الا ترک الصلوۃ وابن ماجہ ولفظہ بین العبد وبین الکفر ترک الصلوۃ ١٢

الباب الثانی فی النظم

الشیخ عمر بن الوردی رحمہ اللہ تعالیٰ

اتق اللہ فتقوی اللہ ما | جاورت قلب امرئ الا وصل
ليس من يقطع طرقا بطلا | انما من يتقي الله البطل
صدق الشرع ولا تركن الى | رجل يرصد في الليل زحل
حارت الافكار في قدرة من | قد هدانا سبلنا عز وجل
كتب الموت على الخلق فكم | فل من جيش وافنى من دول
اين نمرود وكنعان ومن | ملك الارض وولى وعزل
اين عاد اين فرعون ومن | رفع الاهرام من يسمع يخل
اين من سادوا وشادوا وبنوا | هلك الكل ولم تغن الحيل
اين ارباب الحجا اهل التقى | اين اهل العلم والقوم الاول
سيعيد الله كلا منهم | وسيجزي فاعلا ما قد فعل

حل لغات البطل بہادر، پہلوان ج ابطال۔ لاترکن (ن س) رکونا۔ الیہ مائل ہونا، بھروسہ کرنا۔ یرصد (ن) رَصَدًا، گھات میں بیٹھنا، زحل ایک سیارہ ہے۔ حارت (س) حَیْرًا حیرۃً حیران ہونا۔ فلّ (ن) فلًّا۔ القوم شکست دینا، دُوَل جمع دولۃ۔ الاہرام ج ہرم مخروطی شکل کی عمارت جس کی کرسی مثلث یا مربع یا بہت اضلاع والی ہو، اسی سے اہرام مصر ہے جو اس لئے بنائے گئے تھے تاکہ بادشاہوں کے مدفن کا کام دیں،

نہایت سنگین اور مضبوط عمارتیں ہیں علامہ ابو الفرج جوزی نے کتاب "سلوۃ الاحزان" میں لکھا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کی بلندی چار سو ذراع ہے جو رخام و مرمر سے بنائی گئی ہیں ان میں لکھا ہے کہ یہ ہم نے اپنی طاقت سے بنائی ہیں سو جس شخص کو اپنی قوت کا دعوی ہو وہ ان کو توڑ کر ہی دکھا دے حالانکہ بنانے کی نسبت توڑنا آسان ہے، ابن المنادی کہتے ہیں کہ ہم کو یہ بات پہنچی ہے کہ لوگوں نے کئی بار پوری دنیا کی آمدنی کا اندازہ لگایا لیکن یہی ظاہر ہوا کہ ان عمارتوں کے منہدم کرنے کے لئے پوری دنیا کی آمدنی بھی ناکافی ہے۔ کہتے ہیں کہ جب مامون الرشید مصر پہنچا تو اس نے ایک ہرم میں سوراخ کرنے کا حکم کیا۔ اور انتہائی جانفشانی اور زر کثیر صرف کرنے کے بعد سوراخ کیا گیا دیکھا تو اس کے اندر بہت بڑی مسافت ہے جس کو طے کرنا دشوار ہے نیز اس کے دہانہ پر ایک مکان دیکھا جس کی ہر ضلع کی پیمائش آٹھ ذراع تھی اور اس کے درمیان میں ایک نہایت مضبوط حوض تھی یہ دیکھ کر مامون باقی اہرام کھدوانے سے باز رہ گیا، یہ بھی منقول ہے کہ ہرمس اول اخنوخ یعنی حضرت ادریسؑ نے کواکب کے

حالات سے وقوعِ طوفان پر استدلال کیا اور اہرام کی تعمیر کا حکم کیا تھا مدت تعمیر کل چھ ماہ تھی اور اس کے اندر مکتوب تھا کہ ہمارے بعد میں آنے والوں سے کہو کہ کوئی ان کو چھ سو سال کے عرصہ میں منہدم ہی کر دکھائے۔ حالانکہ بنانے کے مقابلہ میں گرانا آسان تر ہے، اہرام مصر کی بابت اقبال نے کہا تھا ؎

اہرام کی عظمت سے نگوں سار ہیں افلاک ❊ کس ہاتھ نے کھینچی ابدیت کی یہ تصویر

سادوا (ن) سیدودۃ، سیادۃ شریف ہونا، شادوا (ض) شیدا۔ البناء عمارت کو بلند کرنا، الحجا عقل ج احجاء

تشریح

(۱) اللہ سے ڈر کیونکہ اللہ کا خوف جس کے دل میں پیدا ہوگیا وہی اپنے ہر مقصد میں کامیاب ہوتا ہے۔
(۲) راہزن (ڈاکو) بہادر نہیں بہادر وہ ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے (۳) شریعت کی ہر بات کی تصدیق کر اور کسی ایسے شخص کی جانب مائل نہ ہو جو رات میں زحل ستارہ کی گھات میں رہتا ہے۔ (۴) عقلیں حیران ہیں اس ذات عالی کی قدرت میں جس نے ہماری رہنمائی کی ہے (۵) اس نے مخلوق کی موت کا فیصلہ کر دیا پس کتنے ہی لشکروں کو شکست دیدی اور کتنی ہی سلطنتوں کو ختم کر دیا ہے۔
(۶) نمرود و کنعان اور ہر وہ شخص کہاں ہے جو روئے زمین پر حکومت کرتا اور کسی کو حاکم بناتا اور کسی کو معزول کرتا تھا۔
(۷) عاد اور فرعون اور ہر وہ لوگ کہاں گئے جنہوں نے اہرام مصر تعمیر کئے تھے جو ان کے متعلق سننے کا بس خیال ہی قائم کرے گا۔
(۸) سردارانِ قوم اور اونچی اونچی تعمیریں کرنیوالے کہاں گئے سب ختم ہوگئے اور کوئی تدبیر ان کے کام نہیں آئی۔
(۹) اربابِ عقل اور اصحابِ فضل اہل علم اور پہلے لوگ کہاں ہیں؟
(۱۰) خداوند تعالیٰ ان سب کو دوبارہ زندہ کرے گا اور جس نے جو کچھ کیا ہے اس کا بدلہ دیگا!

الشیخ تقی الدین ابی بکر علی الحموی

مَن عرفَ اللهَ ازال التهمه	وقال كل فعله للحكمهٔ	مَن انكرَ القضاءَ فهو مُشركُ
انَّ القضاءَ بالعبادِ أملكُ	ونحن لا نشرك بالله ولا	نَقنطُ من رحمتِه اذ نبتلى
عَارٌ علينا وقبيحٌ ذكرُ	ان نجعلَ لكفرِ مكانَ الشكرِ	وليس فى العالَمِ ظلمٌ جارٍ
اذ كان ما يجرى بامرِ البارى	واَسعدُ العالمِ عندَ الله	مَن ساعدَ الناسَ بفضلِ الجاهٖ
ومَن اغاثَ البائسَ الملهوفا	أغاثَه اللهُ اذا أخيفا	ان العظيمَ يَدفع العظيمَ
كما الجسيمُ يحملُ الجسيمَ	فانَّ مِن خلائقِ الكرامِ رحمةَ ذى البلاءِ والاسقمُ	
وانَّ مِن شرائطِ العلوِّ	العطفَ فى البؤسِ على العدوِّ	قد قضتِ العقولُ انَّ الشفقهٔ
على العدوِّ والصديقِ صَدَقَه	وقد علمتَ واللبيبُ يعلمُ	بالطبعِ لا يُرحمُ مَن لا يَرحمُ

besturdubooks.wordpress.com

فالمرء لا یدری متی یمتحن	فانه فی دهره مرتهن	وان نجا الیوم فما ینجی غدا
لا یامن الآفات الا ذو الردی	لا تغترر بالحفظ والسلامة	فانما الحیوة کالمدامة
وان من خص اللئیم بالندی	وجدته کمن یربی اسدا	ولیس فی طبع اللئیم شکر
ولیس فی اصل الدنی نصر	وان من الزمه وکلفه	ضد الذی فی طبعه ما انصفه

حل لغات: لا تقنطوا (س) قنطا (ض ن) قنوطا (ک) قناطة مایوس ہونا۔ ص قانط، قنوط، الکفر ناشکری، اغاث، اغاثۃ مدد کرنا، البائس سخت ضرورت مند، الملهوف غمگین جس کا مال ضائع ہو گیا ہو، فریاد کرنیوالا مظلوم، السقام جسقم بیماری، لا تغترر اغترارا دھوکا کھانا، المدام شراب، الدنی کمینہ۔ **تشریح:**

(۱) جس نے اللہ کی معرفت حاصل کر لی وہ الزام سے باز آیا اور اس کے ہر فعل کے مبنی بر حکمت ہونیکا اقرار کر لیا (۲) منکر قضاء وقدر کافر ہے بیشک اللہ کی قضاء وقدر سب بندوں پر حاوی ہے (۳) ہم کسی کو اللہ کا شریک نہیں مانتے اور نہ مصیبت کے وقت اس کی رحمت سے ناامید ہوتے ہیں (۴) بڑی شرم کی بات ہے اور ناقابل ذکر ہے کہ ہم بجائے شکر کے ناشکری کریں۔ (۵) دنیا میں ظلم برپا نہیں ہے کیونکہ جو کچھ ہو رہا ہے اللہ کے حکم سے ہو رہا ہے (۶) عنداللہ سب سے زیادہ سعید وہ شخص ہے جو تیری تجارت کے ذریعہ لوگوں کا معاون ہو۔ (۷) جو شخص محتاج اور مظلوم کی اعانت کریگا اللہ گھبراہٹ کیوقت یعنی قیامت کے دن اس کی مدد کرے گا۔ (۸) بیشک بڑا آدمی بڑی بڑی مصیبتیں دور کرتا ہے جیسے طاقتور آدمی بھاری سے بھاری بوجھ اٹھاتا ہے (۹) بیشک مصیبت زدہ اور بیمار دونوں پر کرم کرنا شریف لوگوں کا شیوہ ہے (۱۰) بوقت ضرورت دشمن کیساتھ مہربانی کرنا علو ہمت کیلئے شرط ہے۔ (۱۱) عقل کا فیصلہ ہے کہ دوست اور دشمن ہر دو پر شفقت کرنا صدقہ جیسا ہے۔ (۱۲) یاد رکھ ہر صاحب عقل فطرۃً جانتا ہے کہ جو دوسرے پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا (۱۳) آدمی کو کیا خبر کہ وہ کب مبتلائے آزمائش ہو جائے کیونکہ وہ تو گردش زمانہ میں مقید ہے (۱۴) اگر آج بچ گیا تو کل نہیں بچ سکتا، بیشک ہلاک ہونیوالا ہی ہلاکت سے مطمئن ہوتا ہے۔

(۱۵) عافیت اور سلامتی سے دھوکہ نہ کھا کیونکہ زندگی مثل شراب ہے۔

(۱۶) جو شخص کمینہ کو سخاوت کے ساتھ مخصوص کرے وہ ایسا ہے جیسے کوئی شیر کی پرورش کر رہا ہے۔

(۱۷) کمینہ کی طبیعت میں شکر گذاری اور خسیس کی ذات میں ہمدردی نہیں ہوتی۔

(۱۸) پس جس شخص نے کمینہ کو اس کی طبیعت کے خلاف شئی پر مجبور کیا اس نے اس کے ساتھ ناانصافی کی۔

ولبعضهم

یا رب خذ بیدی ما قد دفعت له	تلست منه علی ورد ولا صدر
الامر ما انت رائیه وعامله	وقد عتبت ولا عتب علی القدر
لم یکشف السوء الا انت بارئنا	ومن یزیل لصفو حالة الکدر

تشریح: (۱) پروردگار! دستگیری فرما اس امر میں جس سے باز رکھا گیا ہوں کیونکہ میرے پاس اس کی کوئی تدبیر نہیں (۲) امر وہی ہے جس کا تو دیکھنے والا اور بنانے والا ہے اور میں مبتلائے عتاب ہوں لیکن قضاء وقدر پر نہیں۔

(۳) اے ہمارے خالق! تیرے سوا کون برائی دور کر سکتا ہے اور کون بری حالت کو اچھی حالت سے بدل سکتا ہے۔

لبعض الاکابر

جمیعُ الکُتبِ یُدرِكُ مَن قرأها ... مَلالٌ او فتورٌ او سآمه

سوی هذا الکتاب فان فیه ... بدائعَ لا تُمَلُّ الی القیامه

حل لغات: سآمۃ ملول ہونا، اکتا جانا۔ بدائع جمع بدیعۃ انوکھی چیز۔

تشریح: (۱) جو شخص تمام کتابیں پڑھے گا تو اکتاہٹ اور نقصان پائے گا۔

(۲) سوائے اس کتاب عزیز کے بیشک اسمیں بے شمار عجائبات ہیں جس سے قیامت تک نہ اکتائے گا۔

مدح النبیّ المختار ﷺ

نور الدّین ابی الحسن علیّ بن احمد

فؤادی بایدی للنائبات مُصابُ ... وجفنٌ لفیض الدمع فیه مُصابُ

فهل لی الی عهد الوصال إیابُ

مضی زمنی والشیبُ حلّ بمفرقی

وان حلّ شیبٌ لم یُفِدهُ خضابُ

وکم عظةٍ لی فی الزمان واهله

تعذّبُ اللیالی مقتضاه عذابُ

واخشی سهامَ الموت تفجأ غفلةً

فما لیَ فی غیر الحجاز طِلابُ

فأسعدُ ایامی اذا قیل هذه

فللروح عن جسمی هناك ذهابُ

وارجو ثوابا بامتداحی محمّدًا

وحقق من ظبی الفلاة خطابُ

وفارقتُ اوطانی ولم ابلغِ المُنیٰ

وابعدُ شیءٍ ان یُرَدّ شبابُ

فحلّ حمامُ الشیبِ فی فرقِ لِمّتی

وبین فؤادی والقبول حجابُ

اُطهّرُ اثوابی وقلبی مدنّسٌ

وما سار بی نحوَ الرسول رکابُ

یحِنُّ الی اوطانه کلُّ مسلمٍ

منازلُ من وادی الحمیٰ وقبابُ

علی مثل هذا العجز والعمرُ منقضٍ

وما کلُّ مُثنٍ فی الزمان یُثابُ

وکم قد سُقی من کفّه الجیشُ فارتووا

تنادت دیارٌ قد اَلِفتُ وجیرةٌ

ودونَ مرادی اَبحُرٌ وهِضابُ

اذا مرّ عمرُ المرءِ لیس براجعٍ

وقد طار عنها للشباب غرابُ

فدع شهوات النفسِ عنك بمعزلٍ

وازعم صدقًا والمقالُ کذابُ

وقلبیَ مغمورٌ بحبِّ محمّدٍ

تقدّسَ منها منزلٌ وجنابُ

بجسمیَ فی مصرٍ وروحی بطیبةٍ

تُشقّ قلوبٌ لا تُشقّ ثیابُ

به اُخمِدت من قبل نیرانُ فارسٍ

وکم قد شفی منه العیونَ رضابُ

besturdubooks.wordpress.com

فلو تلهه دنياه عن خوف ربه ۔ ولا شغلته عن رضاه كعاب ۔ محمد المختار اعلى الورى ندى

واكرم مبعوث اتاه كتاب ۔ اليك رسول الله انهى مدائحي ۔ وان رجال راحة وثواب

اذا قيل من تعني بمدحك كله ۔ فانت اذا اخبرت عنه جواب ۔ فليتك تحلو والحيوة مريرة

وليتك ترضى والانام غضاب ۔ فانت اجل العالمين مكانة ۔ واكرم مدفون حواه تراب

حل لغات: فؤاد دل ج افئدۃ، انابات ج نائبۃ مصیبت، مصاب مصیبت زدہ، جفن پلک ج اجفان، مصاب مصدر میمی بمعنی بہنا، تنازحت بمعنی تباعدت، الفت الفۃ انسیت، جیرۃ ج جار پڑوسی، ایاب لوٹنا، اوطان جمع وطن، المنی ج منیۃ مراد، ہضاب ج ہضبۃ زمین پر پھیلا ہوا پہاڑ، مفرق بالگ ج مفارق، لمۃ بالوں کی زلف جو کانوں کی لو سے متجاوز ہو ج لمم، لمام، مدکس میلا کچیلا، سہام تیر سہم کی جمع ہے، الفجاءۃ، فجاءۃ اچانک آجانا، طلاب مطالبہ، حن حنینا مشتاق ہونا، قباب ج قبۃ، العلاۃ جنگل، ارتوا سیراب ہونا، رضاب چوسا ہوا تھوک، کعاب ابھری ہوئی پستان والی لڑکی، مریرۃ بمعنی تلخ، غضاب جمع غضبان۔

تشریح:

(۱) میرا دل حوادث زمانہ کی دست درازی سے دردمند ہے اور میری غمناک آنکھ سے آنسو جاری ہیں

(۲) وہ آبادیاں اور پڑوسی بعید ہوگئے جن سے میں مانوس تھا سو کیا زمانۂ وصال کی جانب میری واپسی ہوسکے گی۔

(۳) میں آرزوئے دل تک نہ پہنچ پایا تھا کہ وطن سے جدا ہوگیا اور میرے مقصد کے درمیان سمندر اور پہاڑ حائل ہوگئے۔

(۴) میرا زمانہ گذر گیا اور بڑھاپا سر پر چھا گیا اور بعید ترین شئی جوانی کی واپسی ہے۔

(۵) آدمی کی عمر گذر جانے کے بعد واپس نہیں آتی اور جب بڑھاپا آجائے تو خضاب کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

(۶) میری زلف دراز میں بڑھاپے کا کبوتر آگیا اور جوانی کا کوا اڑ گیا۔

(۷) میرے لئے زمانہ اور اہل زمانہ میں بہت سی نصیحتیں موجود ہیں مگر میرے قلب اور قبول نصیحت کے درمیان پردہ حائل ہے۔

(۸) پس خواہشات نفسانی سے کنارہ کش ہو کر رہ کیونکہ حلاوت شب کا انجام عذاب ہے۔

(۹) میں اپنے کپڑوں کی صفائی میں لگا ہوا ہوں حالانکہ میرا دل گندگی آلودہ ہے اور میں اس کو حق سمجھ رہا ہوں حالانکہ بات بالکل جھوٹ ہے۔

(۱۰) اور موت کے تیروں کو اندیشناک ہوں کہ وہ یک غفلت کی حالت میں مجھے نشانہ بنالیں حالانکہ سواریاں مجھ کو حضور کی جانب لیکر بھی نہیں چلیں۔

(۱۱) میرا دل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے مملو ہے پس حجاز کے علاوہ میرا کوئی مطلوب نہیں ہے۔

(۱۲) ہر مسلمان منازل حجاز کا مشتاق ہے کیونکہ حجاز کے مکانات اور ان کے صحن مقدس اور بابرکت ہیں (۱۳) میری سعادت کا زمانہ وہ ہوگا جب کہا جائیگا کہ یہ ہیں مدینہ طیبہ کے مکانات اور گنبد خضرا (۱۴) میرا جسم مصر میں ہے اور روح مدینہ طیبہ میں ہے پس میری روح کے لئے بجائے جسم کے وہیں اقامت گاہ ہے۔ (۱۵) اس جیسی عاجزی و نارسائی پر ایسی حالت میں کہ عمر ختم ہو رہی ہے کپڑے ہی نہیں پھاڑے جاتے بلکہ دل شق ہو رہے ہیں (۱۶) میں حضور کی مدح سرائی سے ثواب کا امیدوار ہوں اور ہر تعریف کرنیوالا زمانہ میں ثواب نہیں دیا جاتا (۱۷) قبل ازیں آپ کی برکت سے فارس کی آگ بجھ گئی اور جنگلی ہرنیوں سے گویائی کا تحقق ہوا (۱۸) بارہا آپ کے دست مبارک سے لشکر کو پانی پلایا گیا یہاں تک کہ وہ سیراب ہوگئے اور کتنی ہی مرتبہ آپ کے لعاب دہن نے آنکھوں کو شفا بخشی (۱۹) پس تمام مخ

دنیا نے اللہ کے خوف سے غافل بنایا اور زہد و فقر اکثر نے رضائے باری سے باز رکھا۔ (۲۰) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے برگزیدہ اور جود سخا میں تمام مخلوق سے عالی تر اور ہر صاحب کتاب نبی سے اعلیٰ و اشرف ہیں (۲۱) اے اللہ کے رسول! آپ ہی کی جناب میں اپنی تعریفیں پہنچا رہا ہوں اور اس کے ذریعے سکون خاطر اور حصول ثواب میری آرزو ہے۔ (۲۲) جب مجھ کو دریافت کیا جائیگا کہ اپنی تمام تعریفات تیری کون ذات قرار دے تو آپ ہی اس کا جواب ہونگے (۲۳) بس کاش کہ آپ شیریں ہیں حالانکہ زندگی کتنی ہی تلخ ہو اور کاش آپ خوش رہیں چاہے دنیا ناخوش رہے (۲۴) آپ سارے جہاں میں سب سے بڑے قدر مرتبہ اور قبروں میں مدفون ہونیوالوں میں جنکو مٹی نے اپنے اندر لیا ہے سب سے بزرگ ہیں۔

وقال حسان بمدح النبي صلى الله عليه وسلم

وأحسنَ منكَ لم ترَ قطُّ عيني ۔۔۔ وأحسنَ منكَ لم تلدِ النساءُ
خُلِقتَ مُبرَّأً من كلِّ عيبٍ ۔۔۔ كأنكَ قد خُلِقتَ كما تشاءُ

(۱) آپ سے زیادہ حسین نہ کبھی میری آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی عورت نے جنا (۲) آپ جملہ عیوب سے پاک صاف گویا اپنی منشاء کے مطابق پیدا کئے گئے ہیں

ولبعضهم

المرتمي في دجًى والمبتلي بعمًى ۔۔۔ والملتظي بصدًى والمحتوي دينًا
يأتون سُدَّتَه من كلِّ ناحيةٍ ۔۔۔ ويستفيدون من نعمائه عينًا

حل لغات: المرتمی ارتماء سے مفعول ہے پھینکا جانا، دجیٰ تاریکی، الملتظی التظاء سے مفعول ہے بھڑکنا، صدیٰ پیاس، المحتوی احتواء سے مفعول ہے جمع کرنا، سدہ چوکھٹ، عین آنکھ، آفتاب، چشمہ، نقدی (سونا چاندی) **تشریح:**
(۱) تاریکی میں پڑے ہوئے، نابینائی میں مبتلا، پیاس کی آگ میں جلے ہوئے، قرض میں گھرے ہوئے۔
(۲) چاروں طرف سے آپ ہی کی چوکھٹ پر آتے ہیں اور آپکی نعمتوں سے مستفیض ہوتے ہیں۔

الاقتداء بالنبيّ (فداه أبي وأمّي)

ابو حيّان

أما إنّه لولا ثلاثٌ أحبُّها ۔۔۔ تمنّيتُ أنّي لا أُعَدُّ من الأحيا
فمنها رجائي أن أفوزَ بتوبةٍ ۔۔۔ تكفِّرُ لي ذنبًا وتُنجِحُ لي سعيا
ومنهنّ صوني النفسَ عن كلِّ جاهلٍ ۔۔۔ لئيمٍ فلا أمشي إلى بابه مشيا
ومنهنّ أخذي بالحديث إذا الورى ۔۔۔ نسوا سُنّةَ المختارِ واتّبعوا الرأيا

اتترك نصًا للرسول و تقتدی | بشخص لقد بدّلت بالرشد الغیا

تشریح (۱) اگر تین چیزیں نہ ہوتیں جو مجھے محبوب ہیں تو میں اسکی تمنا کرتا کہ میں زندوں میں سے شمار نہ کیا جاؤں یعنی مر جاؤں۔
(۲) میری آرزو ہے کہ توبہ میں ایسا کامیاب ہوں کہ جو میرے گناہوں کا کفارہ ہو اور اعمال صالحہ کی سعی میں میری معاون ہو۔
(۳) اپنے نفس کو ہر جاہل کینہ سے بچائے رکھنا کہ میں اس کے دروازہ پر بھی ہرگز نہیں جاتا۔
(۴) میرا حدیث کی تابعداری کرنا جب کہ لوگ سنت نبویہ کو چھوڑ کر اپنی اپنی رائے پر چلنے لگے
(۵) کیا تو قرآن نبی چھوڑ کر کسی دوسرے کی پیروی اختیار کرنا چاہتا ہے بلاشبہ تو نے ہدایت کے بدلے گمراہی قبول کرلی۔

اَلرِّضَاءُ بِالْقَضَاءِ | رضاء بر قضاء | لِبَعْضِهِمْ

يَقُوْلُوْنَ لِيْ صَبْرًا فَاِنِّيْ لَصَابِرٌ | عَلٰى نَائِبَاتِ الدَّهْرِ وَهِيَ فَوَاجِعُ
سَاَصْبِرُ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ مَا قَضٰى | وَاِنْ اَنَا لَمْ اَصْبِرْ فَمَا اَنَا صَانِعُ

تشریح:- (۱) لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ صبر کر، بیشک میں گردش ایام اور اسکی سختیوں پر صابر ہوں۔ (۲) میں صبر کرتا رہوں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ظاہر فرمائے جو اس نے مقدر کردیا ہے اور اگر میں صبر نہ کرسکا تو کچھ بھی نہ کرسکوں گا۔

اَلشُّكْرُ | وَقَالَ اٰخَرُ

اِذَا كَانَ شُكْرِيْ نِعْمَةَ اللّٰهِ نِعْمَةً | عَلَيَّ لَهٗ فِيْ مِثْلِهَا يَجِبُ الشُّكْرُ
فَلَيْسَ بُلُوْغُ الشُّكْرِ اِلَّا بِفَضْلِهٖ | وَاِنْ طَالَتِ الْاَيَّامُ وَاتَّصَلَ الصَّبْرُ

تشریح (۱) جب میرا اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرنا بھی ایک مستقل نعمت ہے تو اس کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔
(۲) پس ادائیگی شکر اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں ہو سکتی اگرچہ عمر طویل گذر جائے اور صبر مسلسل قائم رہے۔

اِبْنُ نُبَاتَةَ

لَمْ يُبْقِ جُوْدُكَ لِيْ شَيْئًا اُؤَمِّلُهٗ | تَرَكْتَنِيْ اَصْحَبُ الدُّنْيَا بِلَا اَمَلِ

تیرے جود وسخا نے میرے لئے کوئی چیز باقی نہیں چھوڑی جس کی میں آرزو کروں پس تو نے مجھے اس حال میں چھوڑا ہے کہ میں دنیا میں رہتا ہوں اور میری کوئی امید باقی نہیں ہے۔

وَلَهٗ

لَنَا مَلِكٌ قَدْ قَاسَمَتْنَا هِبَاتُهٗ | فَنَثْرُ الْعَطَا مِنْهُ وَنَظْمُ الثَّنَا مِنَّا
يُذَكِّرُنَا اَخْبَارَ مَعْنٍ بِجُوْدِهٖ | فَنُثْنِيْ لَهٗ لَفْظًا وَيُثْنِيْ لَنَا مَعْنًى

تشریح (۱) ہمارا بادشاہ ایسا ہے کہ اس کی بخششوں نے ہم سے حصہ بانٹ لیا پس اس کی جانب سے عطا ریزی ہے اور ہماری طرف سے مدح سرائی (۲) وہ ہمیں اپنی داد و دہش سے مدح کی خبریں یاد دلاتا ہے پس ہم اس کے لئے تعریفی الفاظ سنواتے ہیں اور وہ ہمارے سامنے حقیقت معنا نمایاں کرتا ہے۔

الدنیا

ابن حُبَیْش

قَالُوا تَصَبَّرْ عَنِ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ اَوْ — كُنْ عَبْدَهَا وَاصْطَبِرْ لِلذُّلِّ وَاحْتَمِلِ
لَابُدَّ مِنْ اَحَدِ الصَّبْرَيْنِ قُلْتُ نَعَمْ — اَلصَّبْرُ عَنْهَا بِعَوْنِ اللهِ اَوْفَقُ لِيْ

حل لغات تصبّر بتکلف صبر ظاہر کرنا، علیہ صبر کرنا۔ الدنیّۃ خسیسہ، ذُلّ ذلت وخواری۔ **تشریح**:
(۱) لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ یا تو کمینی دنیا کو بالکل چھوڑ دے یا اس کا غلام ہو جا اور ذلت برداشت کر۔
(۲) ان دو صبروں میں سے ایک ضروری ہے میں نے کہا ہاں! باعانت خداوندی دُنیا کو چھوڑ دینا ہی میرے لئے مناسب ہے۔

ابو محمّد القرطبی

لَعَمْرُكَ مَا الدُّنْيَا وَسُرْعَةُ سَيْرِهَا — بِسُكَّانِهَا اِلَّا طَرِيْقٌ مَجَانِهِ
حَقِيْقَتُهَا اِنَّ الْمَجَازَ بِغَيْرِهَا — وَلٰكِنَّهُمْ قَدْ اَوْسَعُوْا بِمَجَانِهِ

تشریح (۱) تیری زندگی کی قسم دُنیا اور اس کی تیز رفتاری اہل دنیا کے لئے صرف ایک راہ گذر ہے۔
(۲) جس کی حقیقت صرف یہ ہے کہ مجاز یا حقیقت ہے مگر لوگوں نے مجاز میں توسیع کر ڈالی (اور اس کو حقیقت سمجھ بیٹھے)

وَلَهٗ

لَعَمْرُكَ مَا حَصَلْتُ عَلٰى خَطِيْرٍ — مِنَ الدُّنْيَا وَلَا اَدْرَكْتُ شَيْئًا — وَهَا اَنَا خَارِجٌ مِنْهَا سَلِيْبًا
اُقَلِّبُ نَادِمًا كِلْتَا يَدَيَّا — وَاَبْكِيْ ثُمَّ اَعْلَمُ اَنَّ مَبْكَا — يَ لَا يُجْدِيْ فَاَمْسَحُ مُقْلَتَيَّا
وَلَمْ اَجْزَعْ لِهَوْلِ الْمَوْتِ لٰكِنْ — بَكَيْتُ لِقِلَّةِ الْبَاكِيْ عَلَيَّا — وَاِنَّ الدَّهْرَ لَمْ يَعْلَمْ مَكَانِيْ
وَلَا عَرَفَتْ بَنُوْهُ مَا كَانِيَا — زَمَانٌ سَوْفَ اُنْشَرُ فِيْهِ نَشْرًا — اِذَا اَنَا بِالْحِمَامِ طُوِيْتُ طَيًّا
اُسَرُّ بِاَنَّنِيْ سَاَعِيْشُ مَيْتًا — بِهٖ وَيَسُوْءُنِيْ اَنْ مُتُّ حَيًّا

حل لغات خطیر عظیم، خطر (ک) خطراً عالی مرتبہ ہونا۔ سلیب عقل یا حال کھویا ہوا۔ لایجدی لاینفع۔ **تشریح**
(۱) تیری زندگی کی قسم میں نہ تو دنیا کے معتد بہ حصہ کا مالک ہو سکا نہ اس کے تھوڑے ہی حصہ کو پا سکا۔
(۲) آگاہ رہو کہ میں دُنیا سے ہوش و حواس کھو کر ندامت کیساتھ دونوں ہاتھ ملتا ہوا جا رہا ہوں۔
(۳) میں روتا ہوں پھر خیال کرتا ہوں کہ میرا رونا بے سود ہے اس لئے آنکھیں پونچھ پانچھ کر صاف کر لیتا ہوں۔

(۴) میں موت کے ڈر سے نہیں گھبراتا بلکہ اس لئے روتا ہوں کہ مجھ پر رونے والوں کی کمی ہے۔
(۵) نہ زمانے نے میرے مرتبہ کو جانا اور نہ اہل زمانہ نے اس کمال کو پہچانا کہ جو میرے پاس ہے۔
(۶) اس زمانہ کا انتظار کرو جس میں اپنے کمال کی اشاعت کروں گا جب کہ موت سے اپنی کتاب زندگی کو تہ کردوں گا۔
(۷) میں اس سے خوش ہوں کہ مرنے کے بعد زندہ رہوں یعنی میرا ذکر خیر باقی رہے اور میرے لئے یہ رنج دہ ہے کہ زندہ رہنے کے باوجود مُردے کی طرح گمنام رہوں۔

اَلْاَضْبَطُ

قَدْ يَجْمَعُ الْمَالَ غَيْرُ اٰكِلِهٖ ... وَيَاْكُلُ الْمَالَ غَيْرُ مَنْ جَمَعَهْ
وَيَقْطَعُ الثَّوْبَ غَيْرُ لَابِسِهٖ ... وَيَلْبَسُ الثَّوْبَ غَيْرُ مَنْ قَطَعَهْ

تشریح:۔ (۱) بسا اوقات مال وہ جمع کرتا ہے جو کھاتا نہیں اور جس نے مال جمع نہیں کیا وہ کھاتا ہے (۲) پہننے والا کپڑا سیتا نہیں اور جس نے کپڑا سیتا نہیں وہ پہنتا ہے۔

زِيَادُ بْنُ زَيْدٍ

هَلِ الدَّهْرُ وَالْاَيَّامُ اِلَّا كَمَا تَرٰى ... رَزِيَّةُ مَالٍ اَوْ فِرَاقُ حَبِيْبٍ

تشریح:۔ (۱) زمانہ جیسا کہ تم دیکھتے ہو مالی مصیبت اور دوست کی جدائی کے سوا اور کیا ہے؟

اَلْاَخْطَلُ

اَلنَّاسُ هَمُّهُمُ الْحَيٰوةُ وَلَا اَرٰى ... طُوْلَ الْحَيٰوةِ يَزِيْدُ غَيْرَ خَبَالٍ
وَاِذَا افْتَقَرْتَ اِلَى الذَّخَائِرِ لَمْ تَجِدْ ... ذُخْرًا يَكُوْنُ كَصَالِحِ الْاَعْمَالِ

تشریح:۔ (۱) لوگوں کی اہم فکر زندگی ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ درازی عمر پراگندہ خیالات کے علاوہ کسی اور چیز کا اضافہ کرتی ہو۔
(۲) جب تو خزانوں کا محتاج ہوگا تو اعمال صالحہ سے بہترین کوئی خزانہ نہیں پائے گا۔

اَلْاِمَامُ الشَّافِعِيُّ

اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا فُطَنَا ... طَلَّقُوا الدُّنْيَا وَخَافُوا الْفِتَنَا ... نَظَرُوْا فِيْهَا فَلَمَّا عَلِمُوْا
اَنَّهَا لَيْسَتْ لِحَيٍّ وَطَنَا ... جَعَلُوْهَا لُجَّةً وَّاتَّخَذُوْا ... صَالِحَ الْاَعْمَالِ فِيْهَا سُفُنَا

تشریح:۔ اللہ کے کچھ دانا بندے ہیں جنہوں نے دنیا کے فتنوں سے اندیشہ کیا اور اس کو چھوڑ دیا۔
(۲) انہوں نے غور کرکے دیکھا کہ دنیا کسی زندہ کیلئے جائے وطن نہیں ہے تو
(۳) اس لئے انہوں نے دنیا کو مثل سمندر قرار دے کر نیک اعمال کو اس کی کشتی بنالیا۔

وَلِبَعْضِ الزُّهَّادِ

دُنْيَا تُخَادِعُنِيْ كَاَنْ ... نِيْ لَسْتُ اَعْرِفُ حَالَهَا ... مَدَّتْ اِلَيَّ يَمِيْنَهَا ... فَقَطَعْتُهَا وَشِمَالَهَا
مَنَعَ الْاِلٰهُ حَرَامَهَا ... وَاَنَا اجْتَنَبْتُ حَلَالَهَا ... وَرَاَيْتُهَا مُحْتَاجَةً ... فَوَهَبْتُ جُمْلَتَهَا لَهَا

تشریح :- (۱) دنیا مجھے فریب دیتی ہے گویا میں اس کی حالت نہیں جانتا اس نے میری طرف دایاں ہاتھ بڑھایا تو میں نے اس کا دائیں کے ساتھ بایاں بھی توڑ دیا۔
(۲) اللہ نے دنیا کی حرام چیزوں سے روکا اور میں اس کی حلال چیزوں سے بھی محتاط ہوں میں نے دنیا کو محتاج پایا اس لئے دنیا کو اس کا سب کچھ بخش دیا

التهامي

حكمُ المنيةِ في البريةِ جارِ	ما هٰذه الدنيا بدارِ قرارِ	ومكلفُ الايامِ ضدَّ طباعِها
متطلبٌ في الماءِ جذوةَ نارِ	جُبِلت على كدرٍ وانت تريدها	صفواً من الاقذاءِ والاكدارِ
واذا رجوتَ المستحيلَ فانما	تبني الرجاءَ على شفيرٍ هارِ	فالعيشُ نومٌ والمنيةُ يقظةٌ
	والمرءُ بينهما خيالٌ سارِ	

حل لغات :- المنية موت، البرية مخلوق، جذوة چنگاری، کدر تیرگی، اقذاء ج قذی خس وخاشاک، اکدار جمع قذر پلیدی شفیر ہر چیز کا کنارہ، ہار یعنی ہائر ہار (ن) ہونا۔ البناء منہدم ہونا شکستہ وویران ہونا۔

تشریح :-
(۱) موت کی حکومت ساری مخلوق پر جاری ہے یہ دنیا کسی کی قرارگاہ نہیں ہے
(۲) زمانہ کو اس کی طبیعت کے خلاف مکلف بنانے والا گویا پانی میں آگ کا انگارہ تلاش کرنے والا ہے۔
(۳) اس کی تو تخلیق ہی تیرگی پر ہے اور تو اس کو پلیدی اور خس وخاشاک سے پاک صاف چاہتا ہے
(۴) جب تو نے محال کی امید کر لی تو گویا تو نے اپنی امید کو منہدم ہونیوالے کنارہ پر قائم کر لیا۔
(۵) زندگی نیند ہے اور موت بیداری اور آدمی ان دونوں کے درمیان گزرنیوالا خیال ہے جو رات میں چلنے والا ہے۔

انقلابُ الزمان	ابو حیّان

أرى الدهرَ سادَ به الارذلونَ | كالسيلِ يطفو عليه الغثاءُ
وماتَ الكرامُ وفاتَ المديـ | ـحُ فلم يبقَ للقول الّا الرثاءُ

حل لغات :- سادَ (ن) سوددًا شریف ہونا، سیل سیلاب، یطفو (ن) طفوا پانی پر آجانا اور تہ نشین نہ ہونا، الغثاء جھاگ، کوڑا کرکٹ جو سیلاب کی جھاگ سے ملا ہوا ہو۔

تشریح

(۱) میں دیکھتا ہوں کہ زمانہ میں رذیل لوگ سردار ہوگئے جیسے کوڑا کرکٹ اور جھاگ پانی کے دھارے پر آجاتا ہے۔
(۲) شریف لوگ رخصت ہوگئے اور تعریف فوت ہوگئی اور بس کلام میں مرثیہ باقی رہ گیا۔

ولبعضهم

ولا غرو بعدی ان یسوّد معشرٌ ۔۔۔ فیضحی لھم یومٌ ولیس لھم امس
کذالک نجوم الدھر تبدو زواھراً ۔۔۔ اذا ما تواریت فی مغاربھا الشمس

حل لغات: غرو تعجب۔ یسوّد سردار بنانا، معشر گروہ، زواہر جمع زاہرۃ چمکدار، توارت تواری پوشیدہ ہونا۔
تشریح: (۱) کوئی تعجب نہیں کہ میرے بعد کچھ لوگ سردار بنا دیئے جائیں پس حال ان کے حق میں مفید ہو جائے حالانکہ ماضی مفید نہ تھا (۲) اسی طرح ستارے چمکتے و مکتے ظاہر ہوتے ہیں جب کہ آفتاب مغرب میں چھپ جاتا ہے۔

وللہ درّ القائل لا فضّ فوہ
اللہ ہی کیلئے ہے قائل کی بھلائی ہمیشہ رہے اس کی خوش بیانی

واخوانٍ تخذتھم دروعاً ۔۔۔ فکانوھا ولکن للاعادی
وخلتھم سھاماً صائبات ۔۔۔ فکانوھا ولکن فی فؤادی
وقالوا قد صفت منا قلوبٌ ۔۔۔ لقد صدقوا ولکن من ودادی

حل لغات: درّ بھلائی، لا فضّ، فضّ (ن) فضّاً۔ اللہ فاہ دانتوں کو گرا دینا" لا فضّ فاک" دعا ہے اس شخص کیلئے جو بہترین گفتگو کرے، اخوان جمع اخ، دروع جمع درع زرہ، اعادی جمع عدو، سہام جمع سہم تیر، صائبات نشانہ پر لگنے والے، فؤادی دل، صفت (ن)، صفواً صاف ہونا، وداد محبت۔ **تشریح:**
(۱) کچھ بھائی ایسے بھی ہیں جن کو میں نے ڈھال سمجھا اور وہ ڈھال ہی ثابت ہوئے مگر دشمنوں کیلئے
(۲) اور میں نے ان کو نشانہ پر پیوست ہونیوالے تیر خیال کیا اور وہ ایسے ہی ثابت ہوئے مگر میرے دل میں۔
(۳) انہوں نے کہا: ہمارے دل صاف ہیں اور ٹھیک کہا مگر محبت سے۔

معن بن اوس

اُعلّمہ الرمایۃ کلّ یومٍ ۔۔۔ فلمّا اشتدّ ساعدہ رمانی

تشریح: میں اسکو ہر روز تیر اندازی سکھاتا رہا اور جب اس کا بازو مضبوط ہو گیا تو اس نے مجھ ہی کو نشانہ بنایا۔ قال السعدی
کس نیاموخت علم تیر از من ۔۔۔ کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد

ابو سعید المخزومی

وکم رأینا الدھر من اسدٍ ۔۔۔ بالت علیٰ راسہٖ ثعالبہٗ

تشریح: ہم نے دنیا میں بارہا ایسے شیر بھی دیکھے ہیں جن کے سروں پر لومڑیوں نے پیشاب کیا ہے۔ وہذا کما قال الشیخ فی الہندیۃ
صاحب طبل و علم نان جویں کے محتاج ۔۔۔ ٹھوکریں کھاتے جو پھرتے تھے وہ لیتے ہیں خراج

ولابی الفتح علی بن محمد العتبی

اذا اخوانٌ کان طعمہٗ ضدّہٖ ۔۔۔ توقّاہ کالنار الذی یتّقی الھرا

besturdubooks.wordpress.com

وَلَاشَكَّ اَنَّ الْمَرْءَ طُعْمَةُ دَهْرِہٖ	فَمَا بَالُهٗ يَاوَيْحَهٗ يَامَنُ الدَّهْرَا

حل لغات طعمہ خوراک، توقی، توقیا خوف کرنا، پرہیز کرنا، الفار، چوہا واحد فارۃ، الہر بلا ج ہررۃ مؤنث ہرۃ ج ہرر اور بقول بعض ہر کا اطلاق مذکر و مؤنث دونوں کیلئے ہے اور ہرۃ صرف مؤنث کیلئے ہے :۔ **تشریح**

(۱) جب کوئی حیوان اپنی ضد کی خوراک ہوتا ہے تو وہ اس سے بچتا ہے جیسے چوہا کہ بلی سے ڈرتا ہے۔

(۲) اور اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان زمانہ کی خوراک ہے تو پھر اس کو کیا ہوا کہ وہ زمانہ سے بے خوف ہے!

اِسْتَنْشَدَ الْمُتَوَكِّلُ اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ اِنِّيْ لَقَلِيْلُ الرِّوَايَةِ فِي الشِّعْرِ فَقَالَ لَابُدَّ فَاَنْشَدَهٗ

خلیفہ متوکل نے ابوالحسن علی بن محمد بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین سے شعر گوئی کی فرمائش کی، آپ نے کہا. میں شعر کے سلسلہ میں قلیل الروایۃ ہوں متوکل نے کہا کہنا ہی پڑے گا تو آپ نے یہ اشعار پڑھے !

بَاتُوْا عَلٰى قُلَلِ الْجِبَالِ تَحْرُسُهُمْ	غُلْبُ الرِّجَالِ فَلَمْ تَنْفَعْهُمُ الْقُلَلُ	وَاسْتُنْزِلُوْا بَعْدَ عِزٍّ عَنْ مَعَاقِلِهِمْ
وَاُوْدِعُوْا حُفَرًا يَا بِئْسَ مَا نَزَلُوْا	نَادَاهُمْ صَارِخٌ مِنْ بَعْدِ مَا دُفِنُوْا	اَيْنَ الْاَسِرَّةُ وَالتِّيْجَانُ وَالْحُلَلُ
اَيْنَ الْوُجُوْهُ الَّتِيْ كَانَتْ مُنَعَّمَةً	مِنْ دُوْنِهَا تُضْرَبُ الْاَسْتَارُ وَالْكِلَلُ	فَاَفْصَحَ الْقَبْرُ عَنْهُمْ حِيْنَ سَائَلَهُمْ
تِلْكَ الْوُجُوْهُ عَلَيْهَا الدُّوْدُ يَقْتَتِلُ	قَدْ طَالَ مَا اَكَلُوْا دَهْرًا وَمَا شَرِبُوْا	فَاَصْبَحُوْا بَعْدَ طُوْلِ الْاَكْلِ قَدْ اُكِلُوْا

حل لغات باتو (ض)، بیتوتۃ شب گذاری، قلل ج قلۃ پہاڑ کی چوٹی، جبال ج جبل پہاڑ، تحرس (ن ض) حرسا، حفاظت کرنا، غلب ج اغلب شیر دلاور معاقل ج معقل جائے پناہ حفر ج حفرۃ گڑھا، صارخ چیخنے والا اسرۃ ج سریر، تیجان ج تاج حلل جمع حلۃ پوشاک، استار جمع ستر پردہ، کلل جمع کلۃ مچھردانی سیل بھم سختی میں مبتلا ہونا، الدود جمع دودۃ کیڑا۔ **تشریح**۔

(۱) لوگوں نے پہاڑوں کی چوٹیوں پر اس حال میں شب گزاری کی بہادر لوگ ان کی حفاظت کر رہے تھے لیکن اس کے باوجود چوٹیاں ان کے کام نہ آسکیں (۲) عزت و وقار کے بعد انکو نیچا دکھا ہو کر اتارا گیا اور گڑھوں میں ڈالدیا گیا سوائے میری قوم ان کا یہ اترنا نہایت بدترین ہے (۳) ان کے دفنائے جانے کے بعد ایک چیخنے والے نے آواز دی کہ تخت شاہی تاج اور پوشاک کہاں ہیں (۴) خوشحال اور عیش و طرب والے لوگ کہاں ہیں جن پر پردے اور مچھردانیاں لگائی جاتی تھیں (۵) پس قبر نے ان کی طرف سے جواب دیا جب کہ وہ سختی میں مبتلا کر دیئے گئے تھے کہ وہ لوگ یہ ہیں جن پر کیڑے باہم جنگ کر رہے ہیں (۶) وہ ایک عرصہ تک کھاتے پیتے رہے اور خورد و نوش کے بعد وہ خود کھا لئے گئے۔

اَبُو الْعَتَاهِيَة

besturdubooks.wordpress.com

وَلَقَدْ سَأَلْتُ الدَّارَ عَنْ أَخْبَارِهِمْ	فَتَبَسَّمَتْ عَجَبًا وَلَمْ تُبْدِ
حَتّٰى مَرَرْتُ عَلَى الْكَنِيْفِ فَقَالَ لِيْ	أَمْوَالُهُمْ وَنَوَالُهُمْ عِنْدِيْ

حل لغات لم تبد، جواب نہیں دیا، الکنیف پاخانہ، نوال داد و دہش ۔ **تشریح**:-
(۱) میں نے ان کے حالات ان کے گھروں سے دریافت کیے تو وہ تعجب سے مسکرا دیئے اور کچھ اظہار نہیں کیا۔
(۲) یہاں تک کہ میں پاخانہ کے قریب کو گذرا تو اس نے مجھ سے کہا کہ ان کے مال اور داد و دہش سب میرے پاس ہیں،

وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَأَجَادَ

إِنَّ اللَّيَالِيَ لِلْأَنَامِ مَطِيَّةٌ	تَطْوِيْ وَتُنْشَرُ بَيْنَهَا الْأَعْمَارُ
فَقِصَارُهُنَّ مَعَ الْهُمُوْمِ طَوِيْلَةٌ	وَطِوَالُهُنَّ مَعَ السُّرُوْرِ قِصَارُ

(۱) شب و روز مخلوق کی سواریاں ہیں جن میں ان کی عمریں کھولی اور لپیٹی جاتی ہیں۔
(۲) پس رنج و غم کی حالت میں چھوٹی سے چھوٹی رات بھی بڑی ہو جاتی ہے اور مسرت و سرور کی حالت میں بڑی سے بڑی بھی چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔

ے ایام مصیبت کے تو کاٹے نہیں کٹتے ✱ دن عیش کے گھڑیوں میں گذر جاتے ہیں کیسے

عُلُوُّ الْهِمَّةِ

القاضی هبة الله بن سناء الملك رحمه الله تعالیٰ

سِوَايَ يَخَافُ الدَّهْرَ وَيَرْهَبُ الرَّدٰى	وَغَيْرِيْ يَهْوٰى أَنْ يَكُوْنَ مُخَلَّدَا	وَلٰكِنَّنِيْ لَا أَرْهَبُ الدَّهْرَ إِنْ سَطَا
وَلَا أَحْذَرُ الْمَوْتَ الزُّؤَامَ إِذَا عَدَا	وَلَوْ مَدَّ نَحْوِيْ حَادِثُ الدَّهْرِ طَرْفَهُ	لَحَدَّثْتُ نَفْسِيْ أَنْ أَمُدَّ لَهُ يَدَا
تَوَقُّدُ عَزْمٍ يَتْرُكُ الْمَاءَ جَمْرَةً	وَحِلْيَةُ حِلْمٍ تَتْرُكُ السَّيْفَ مِبْرَدَا	وَأَظْمَأُ إِنْ أَبْدٰى لِيَ الْمَاءُ مِنَّةً
وَلَوْ كَانَ لِيْ نَهْرُ الْمَجَرَّةِ مَوْرِدَا	وَلَوْ كَانَ إِدْرَاكُ الْهُدٰى بِتَذَلُّلٍ	رَأَيْتُ الْهُدٰى أَنْ لَا أَمِيْلَ إِلَى الْهُدٰى
وَقِدْمًا بِغَيْرِيْ أَصْبَحَ الدَّهْرُ أَشْيَبًا	وَبِيْ بَلْ بِفَضْلِيْ أَصْبَحَ الدَّهْرُ أَمْرَدَا	وَإِنَّكَ عَبْدِيْ يَا زَمَانُ وَإِنَّنِيْ
عَلَى الْكُرْهِ مِنِّيْ أَنْ أَرٰى لَكَ سَيِّدَا	وَمَا أَنَا رَاضٍ أَنَّنِيْ وَاطِئُ الثَّرٰى	وَلِيْ هِمَّةٌ لَا تَرْتَضِي الْأُفْقَ مَقْعَدَا
وَلَوْ عَلِمَتْ زُهْرُ النُّجُوْمِ مَكَانَتِيْ	لَخَرَّتْ جَمِيْعًا نَحْوَ وَجْهِيْ سُجَّدَا	وَبَذْلُ نَوَالِيْ زَادَ حَتّٰى لَقَدْ غَدَا
مِنَ الْغَيْظِ مِنْهُ سَاكِنُ الْبَحْرِ مُزْبِدَا	وَلِيْ قَلَمٌ فِيْ أَنْمُلِيْ إِنْ هَزَزْتُهُ	فَمَا ضَرَّنِيْ أَنْ لَا أَهُزَّ الْمُهَنَّدَا
إِذَا جَالَ فَوْقَ الطِّرْسِ وَقْعُ صَرِيْرِهِ	فَإِنَّ صَلِيْلَ الْمَشْرَفِيِّ لَهُ صَدٰى	

besturdubooks.wordpress.com

حل لغات الردی ہلاکت، یھوی ہوی خواہش کرنا، سطا (ن) سطوۃ۔ علیہ حملہ کرنا، الزؤام مکروہ، طرف نظر، جمرۃ، چنگاری، جمرد سوہان، الظما (س) ظمأ پیاسا ہونا، المجرۃ کہکشاں، عوام اس کو درب التبانۃ کہتے ہیں قدما پرانا زمانہ، اشیب سفید سر والا، بوڑھا، امرد بے ریش نوجوان، واطی وطی پر جلیہ روندنا، الثری نمناک مٹی زہر النجوم از قبیل اضافت صفت الی الموصوف ہے چمکدار ستارے خرت (ن ض) ساجدا سجدہ میں گرپڑنا، مزبد، جھاگ پھینکنے والا سمندر، انمل پورو سے، ہز زۃ ہزا حرکت دینا، المہند ہندی تلوار، جال (ن) جولانا گھومنا، الطرس، صحیفہ جس کو مٹا کر پھر لکھا جائے جو اطراس، صریر لکھتے وقت قلم کی آواز، صلیل تلوار کی جھنکار صدی گونج۔ **تشریح۔**

۱۔ دوسرے لوگ حوادث زمانہ کے اندیشہ ناک یا ہلاکت سے لرزہ براندام رہتے ہیں اور دنیا میں ہمیشہ رہنے کے مشتاق ہیں۔

۲۔ لیکن میں گردش زمانہ سے خائف نہیں اگر وہ مجھ پر پل پڑے (حملہ آور ہو) اور نہ کریہ موت سے ڈرتا ہوں جب وہ آجائے۔

۳۔ اگر میری طرف گردش زمانہ نظر اٹھائے تو میرے جی میں آتا ہے کہ اس کی طرف ہاتھ بڑھاؤں۔ (۴) ارادہ کا اشتعال پانی کو انگارہ اور بردباری کی تدبیر شمشیر کو سوہان بنا دیتا ہے (۵) اور پیاسا رہ جاؤں گا اگر پانی مجھ پر اپنا احسان کا اظہار کرنے لگے اگرچہ روشن ستاروں کی نہر میری سیرابی کا گھاٹ ہو۔ (۶) اگر ہدایت یابی ذلت و خواری سے ہوتی تو میں ہدایت کی طرف بھی مائل نہ ہوتا۔

(۷) سابق میں دوسرے لوگوں کی وجہ سے زمانہ بوڑھا تھا اور اب میری ذات اور میرے فضل کی بدولت زمانہ جوان ہوگیا۔

(۸) اے زمانہ تو میرا غلام ہے اور میں گرانی کے ساتھ اپنے متعلق تیرا آقا ہونے کا خیال کرتا ہوں۔

(۹) میں زمانہ کو روندنے اور اس پر چلنے سے، راضی نہیں ہوں کیونکہ میری ہمت فراقد کو بھی نشستگاہ بنانے پر راضی نہیں۔

(۱۰) اگر روشن ستارے میرے مرتبہ کو پہچان لیتے تو سب میرے سامنے سجدہ میں گر جاتے۔

(۱۱) میری عطاء حد سے بڑھ گئی یہاں تک کہ غصہ سے خاموش سمندر بھی جھاگ پھینکنے والا ہو گیا۔

(۱۲) میری انگلیوں میں قلم ہے اگر میں اس کو حرکت دوں تو ہندی تلوار کو حرکت دینے کی ضرورت نہیں۔

(۱۳) جب صحیفہ پر اس کی صریر واقع ہوتی ہے تو مشرقی تلوار کی جھنکار بھی اس کے سامنے ایک گونج کی محسوس ہوتی ہے۔

حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

أَصُونُ عِرْضِي بِمَالِي لَا أُدَنِّسُهُ ۔۔۔ لَا بَارَكَ اللّٰهُ بَعْدَ الْعِرْضِ فِي الْمَالِ

أَحْتَالُ لِلْمَالِ إِنْ أَوْدَى فَأَكْسِبُهُ ۔۔۔ وَلَسْتُ لِلْعِرْضِ إِنْ أَوْدَى بِمُحْتَالِ

حل لغات اصون (ن) صونا، حفاظت کرنا، عرض، آبرو، لا ادنسہ عیب دار نہیں بناتا، اودی ایداء ہلاک کرنا۔

تشریح:۔ میں اپنی آبرو کو مال کے ذریعہ بچاتا ہوں، عیب دار نہیں ہونے دیتا آبرو ریزی کے بعد خدا مال میں برکت نہ کرے۔

(۲) میں مال کیلئے تدبیریں کرتا ہوں اگر برباد ہو جائے تو کما لیتا ہوں، اور عزت افزائی کیلئے حیلہ گری نہیں کرتا اگر ڈر ہے۔

اَبُوْ ذُؤَيْبٍ الْهُذَلِيُّ

besturdubooks.wordpress.com

وَتَجَلُّدِي لِلشَّامِتِينَ أُرِيهِمُ ‌ ‌ ‌ أَنِّي لِرَيْبِ الدَّهْرِ لَا أَتَضَعْضَعُ
وَإِذَا الْمَنِيَّةُ أَنْشَبَتْ أَظْفَارَهَا ‌ ‌ ‌ أَلْفَيْتَ كُلَّ تَمِيمَةٍ لَا تَنْفَعُ
وَالنَّفْسُ رَاغِبَةٌ إِذَا رَغَّبْتَهَا ‌ ‌ ‌ فَإِذَا تُرَدُّ إِلَى قَلِيلٍ تَقْنَعُ

حل لغات تجلد صبر و استقلال ظاہر کرنا تضعضع فروتنی کرنا، انشبت چمٹانا چسپاں کرنا، اظفار ج ظفر ناخن، تمیمہ، تعویذ، تقنع قناعت کرنا۔

تشریح:۔
(۱) دشمنوں کے سامنے میرا اظہار شجاعت اس لئے ہے کہ میں دکھلاتا ہوں کہ حوادث زمانہ سے میں ہمت نہیں ہارتا۔
(۲) جب موت اپنے ناخن گاڑدے گی تو تو ہر تعویذ کو بے سود پائے گا۔
(۳) جب تو نفس کو زائد دے گا تو وہ اور زیادہ چاہے گا اور اگر کم کا عادی بنایا جائے تو قانع ہو جائیگا۔

بَشَّارُ بْنُ بُرْدٍ

إِذَا كُنْتَ فِي كُلِّ الْأُمُورِ مُعَاتِبًا ‌ ‌ ‌ صَدِيقَكَ لَمْ تَلْقَ الَّذِي لَا تُعَاتِبُهُ
فَعِشْ وَاحِدًا أَوْ صِلْ أَخَاكَ فَإِنَّهُ ‌ ‌ ‌ مُقَارِفُ ذَنْبٍ مَرَّةً وَمُجَانِبُهُ
إِذَا أَنْتَ لَمْ تَشْرَبْ مِرَارًا عَلَى الْقَذَى ‌ ‌ ‌ ظَمِئْتَ وَأَيُّ النَّاسِ تَصْفُو مَشَارِبُهُ

تشریح:۔ (۱) جب تو ہر کام میں اپنے دوست کو سرزنش کرتا رہے گا تو پھر کوئی شخص ایسا نہ ملے گا جس پر تیرا عتاب نہ ہو۔
(۲) پس اکیلا زندگی گذار یا اپنے بھائی کے ساتھ اچھا سلوک کر کیونکہ وہ ایک بار قصور وار ہوگا اور دوبارہ قصور سے گریزاں۔
(۳) جب تو تنکے کی وجہ سے بار بار پانی نہیں پئے گا تو پیاسا رہ جائیگا اور ہے بھی کون آدمی کہ اس کا پانی پاک صاف ہو۔

أَبُو الْفَرَجِ الْبَبَّغَا

مَا الذُّلُّ إِلَّا تَحَمُّلُ الْمِنَنْ ‌ ‌ ‌ فَكُنْ عَزِيزًا إِنْ شِئْتَ أَوْ فَهُنْ

حل لغات ذل ذلت، المنن جمع منۃ احسان، ہُن امر حاضر ہے ہان (ن)، ہونا ذلیل و حقیر ہونا۔ **تشریح**
دوسروں کا بار احسان اٹھانا ہی ذلت ہے اب تو چاہے تو باوقار رہ اور چاہے تو ذلیل و خوار رہ۔

أَبُو الْحَسَنِ الْمُوسَوِيُّ النَّقِيبُ

اِشْتَرِ الْعِزَّ بِمَا بِيعَ فَمَا الْعِزُّ بِغَالٍ ‌ ‌ ‌ بِالْقِصَارِ الْبِيضِ إِنْ شِئْتَ أَوِ السُّمْرِ الطِّوَالِ
لَيْسَ بِالْمَغْبُونِ عَقْلًا مُشْتَرٍ عِزًّا بِمَالٍ ‌ ‌ ‌ إِنَّمَا يُدَّخَرُ الْمَالُ لِحَاجَاتِ الرِّجَالِ
وَالْفَتَى مَنْ جَعَلَ الْأَقْوَالَ أَثْمَانَ الْمَعَالِي

حل لغات غال گراں قیمت، القصار جمع قصیر، البیض جمع ابیض مراد چمکتی ہوئی تلواریں، السمر جمع اسمر نیزہ، المغبون

besturdubooks.wordpress.com

دھوکا دیا ہوا، اثمان جمع ثمن قیمت:۔ **تشریح**

(۱) عزت جتنے میں بھی بکتی ہو خرید لے کیوں کہ عزت گراں نہیں چاہے صیقل شدہ تلواروں کے عوض خرید لے یا لمبے لمبے تیروں کے عوض۔

(۲) مال کے عوض میں عزت خریدنے والا ٹوٹے میں نہیں ہے کیونکہ مال تو لوگوں کی ضروریات ہی کے لئے جمع کیا جاتا ہے۔

(۳) اور کامل جوان وہی شخص ہے جس نے اپنے اقوال کو مراتب عالیہ کا ثمن بنالیا۔

اَبُو الْفَتْحِ عَلِیّ بْنُ مُحَمَّدِ الْبُسْتِیْ

اِذَا مَرَّ بِیْ یَوْمٌ وَلَمْ اَتَّخِذْ یَدًا
وَلَمْ اَسْتَفِدْ عِلْمًا فَمَا ذَاكَ مِنْ عُمُرِیْ

جب مجھ پر کوئی ایسا دن گذرے جس میں جاہ و مرتبہ اور علم حاصل نہ کرسکوں تو وہ دن میری عمر کا نہیں ہے

وَقَالَ اٰخَرُ

کَمْ مِنْ اَخٍ لَّكَ لَمْ یَلِدْهُ اَبُوْكَا
وَاَخٍ اَبُوْكَ اَبُوْهُ قَدْ یَجْفُوْكَا

صَافِ الْکِرَامَ اِذَا اَرَدْتَ اِخَاءَهُمْ
وَاعْلَمْ بِاَنَّ اَخَا الْحِفَاظِ اَخُوْكَا

وَالنَّاسُ مَا اسْتَغْنَیْتَ کُنْتَ اَخَاهُمْ
وَاِذَا افْتَقَرْتَ اِلَیْهِمْ رَفَضُوْكَا

حل لغات یجفون ناجفوا جفاء بدسلوکی سے پیش آنا، اخا الحفاظ خوددار، رفضو (ن ض) رفضا چھوڑنا، **تشریح**:۔

(۱) بہت سے تیرے وہ بھائی جو تیرے باپ سے پیدا نہیں تجھے نفع رساں ہیں اور تیرے حقیقی بھائی تجھے ضرر رساں ہیں۔

(۲) شریفوں سے اخلاص کے ساتھ مل اگر ان سے بھائی بندی چاہتا ہو اور جان لے کہ عزت نفس رکھنے والا تیرا بھائی ہوسکتا ہے۔

(۳) جب تک تو لوگوں سے مستغنی ہے ان کا بھائی ہے اور جب تو ان کا محتاج ہوگا تو وہ تجھے چھوڑ دیں گے۔

اکرام النفس (لبعضہم)

اذا انت لم تعرف لنفسك حقها
هوانًا بها كانت على الناس اهونا

فنفسك اكرمها وان ضاق مسكن
عليك بها فاطلب لنفسك مسكنا

واياك والسكنى بدار مذلة
تُعَدّ مسيئًا بعد ما كنت محسنا

(۱) جب تو خود کو حقیر سمجھ کر اپنی شرافت نہ پہچانے گا تو لوگوں کے نزدیک اور زیادہ بے وقعت ہوجائے گا

(۲) اپنے نفس کی عزت کر اور اگر کوئی مقام تجھ پر بسبب عزت نفس کے تنگ ہوجائے تو اپنے نفس کے واسطے دوسرا مقام تلاش کر،

(۳) اور رسوا کن گھر میں اقامت کرنے سے دور رہنا ورنہ تو نیک ہونے کے باوجود بد شمار ہوگا۔

عبد المطلب جد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لنا نفوس لنيل المجد عاشقة
ولو تسلت اسلناها على الاسل

لا ينزل المجد الا في منازلنا
كالنوم ليس له ماوى سوى المقل

حل لغات الجد بزرگی، تسلت، تسلّیا بتکلف تسلی ظاہر کرنا مراد بھول جانا، الاسل تلوار، چھری، المقل جمع مقلۃ۔

تشریح (۱) ہمارے نفوس بزرگی حاصل کرنے پر عاشق ہیں اور اگر بھلا دیتے تو ہم انہیں نیزوں پر بہا دیتے، (۲) ہمارے گھر وہی علاوہ بزرگی اور کہیں نہیں ٹھہرتی جیسے نیند کہ آنکھوں کے علاوہ اس کی اور کوئی جگہ نہیں۔

الثّعلبی

يَعِزُّ عَلَىٰ حَاسِدِيَ اِنَّنِي	اِذَا اَطْرَقَ الْخَطْبُ لَمْ اَخْرَقِ
وَاِنِّيْ طَوْدٌ اِذَا صَادَمَتْ	رِيَاحُ الْحَوَادِثِ لَمْ يَقْلَقِ

حل لغات اطرق خاموش ہونا، لم اخرق اس، خرقا خوف یا شرم سے دہشت زدہ ہونا، طود پہاڑ۔ **تشریح** (۱) میرے حاسد پر یہ چیز گراں گزرتی ہے کہ میں بڑے بڑے مصائب سے بھی دہشت زدہ نہیں ہوتا۔
(۲) اور یہ کہ میں ایسا پہاڑ ہوں کہ جب حوادثات کی آندھیاں ٹکراتی ہیں تو قلق نہیں ہوتا

السّعی — اَبُوْ رَكْوَةَ

عَلَى الْمَرْءِ اَنْ يَسْعٰى لِمَا فِيْهِ نَفْعُهٗ	وَلَيْسَ عَلَيْهِ اَنْ يُسَاعِدَهُ الدَّهْرُ

انسان کو لازم ہے کہ وہ اس چیز کیلئے کوشش کرتا رہے جس میں اس کا نفع ہے اس کیلئے زمانہ کا سازگار ہونا ضروری نہیں ہے۔

الکاتب ابوبکر

سَاَبْغِي الْمَجْدَ فِيْ شَرْقٍ وَّغَرْبٍ	فَمَا سَاءَ الْفَتٰى دُوْنَ اغْتِرَابٍ
فَاِنْ بُلِّغْتُ مَامُوْلًا فَاِنِّيْ	جَهَدْتُ وَلَمْ اُقَصِّرْ فِي الطِّلَابِ
وَاِنْ اَنَا لَمْ اُفِزْ بِمُرَادِ سَعْيِيْ	فَكَمْ مِنْ حَسْرَةٍ تَحْتَ التُّرَابِ

حل لغات سابغی (ن) بغاءً طلب کرنا، اغتراب وطن سے جدا ہونا، مامول مطلوب، جہدت (ف) جہداً کوشش کرنا، طلاب طلب کرنا۔ **تشریح** (۱) میں مشرق سے مغرب تک بزرگی تلاش کرتا رہوں گا کیونکہ جوان کو کچھ تکلیف نہیں سوائے پردیس کے (۲) پس اگر میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تو بہت خوب کیونکہ میں نے جد و جہد اور کوشش میں کمی نہیں کی (۳) اور اگر میں اپنی سعی میں ناکام رہا تو کوئی غم نہیں کیونکہ بہت سی حسرتیں آدمی اپنے ساتھ مٹی میں لے جاتا ہے۔

ابو محمد القاسم بن الفتح

اَيَّامُ عُمْرِكَ تَذْهَبُ	وَجَمِيْعُ سَعْيِكَ يُكْتَبُ
ثُمَّ الشَّهِيْدُ عَلَيْكَ مِنْكَ	فَاَيْنَ اَيْنَ الْمَهْرَبُ

(۱) تیری زندگی کے دن گذرے جارہے ہیں اور تیری ساری تگ و دو بھی جاری ہے۔
(۲) پھر تیرے خلاف تجھ ہی سے ایک گواہ ہوگا سو کہیں بھاگنے کی جگہ نہ ہوگی۔

الشیخ صفی الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

مَنْ كَانَ يَعْلَمُ اَنَّ الشَّهْدَ مَطْلَبُهٗ	فَلَا يَخَافُ لِلَدْغِ النَّحْلِ مِنْ اَلَمِ

جو شخص یہ جانتا ہے کہ میرا مقصد شہد ہے تو وہ شہد کی مکھیوں کی نیش زنی کے الم کی پرواہ نہیں کرتا!

وقال ابن رشیق

يُعْطَى الْفَتٰى فَيَنَالُ فِيْ دَعَةٍ	مَا لَمْ يَنَلْ بِالْكَدِّ وَالتَّعَبِ
فَاطْلُبْ لِنَفْسِكَ فَضْلَ رَاحَتِهَا	اِذْ لَيْسَتِ الْاَشْيَاءُ بِالطَّلَبِ
اِنْ كَانَ لَا رِزْقٌ بِلَا سَبَبٍ	فَرَجَاءُ رَبِّكَ اَعْظَمُ السَّبَبِ

حل لغات: دعۃ راحت اس کے شروع میں واؤ محذوف ہے کد و تعب مشقت رجاء امید۔ **تشریح:** (۱) آدمی کو رزق دیا جاتا ہے پس کو راحت میں وہ پالیتا ہے جس کو وہ تعب و مشقت کے ساتھ حاصل نہیں کر سکتا تھا، (۲) پس تو اپنے لئے راحت طلب کر کیونکہ اشیا کا حصول طلب پر موقوف نہیں،
(۳) اور اگر یہی ہے کہ رزق بلا سبب نہیں ملتا تو اللہ سے اُمید رکھنا سب سے بڑا سبب ہے۔

سمعت المولى السيد حسين احمد المدني ينشد بهذين البيتين

میں نے حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کو بارہا یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا ہے

ان الذی انت ترجوہ وتأملہ	من البریۃ مسکین ابن مسکین
فاسترزق اللہ عما فی خزائنہ	فانما الامر بین الکاف والنون

(۱) بے شک مخلوق میں وہ شخص جس سے تو آس لگائے ہوئے اور امید باندھے ہوئے ہے وہ تو مسکین ابن مسکین ہے،
(۲) پس اللہ کے خزانوں سے روزی مانگ کیوں کہ اس کے ہاں تو معاملہ کن فیکون کا ہے،

وایضاً

جنونٌ منك ان السعی رزق	ویُرزَقُ فی غشاوۃ جنین
جری قلمُ القضاء بما یکون	فسیّان التحرُّکُ والسکون

(۱) یہ تیری نادانی ہے کہ رزق سعی سے ملتا ہے حالانکہ رزق بچے کو ماں کے پیٹ میں بھی دیا جاتا ہے۔
(۲) قلم چل چکا اس پر جو ہونا ہے لہٰذا حرکت و سکون دونوں برابر ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

الاغتراب | دوری وطن ! | ابو العرب

اَلَامَ اتِّبَاعِی بِالْاَمَانِی الْکَوَاذِبِ	وَهٰذَا طَرِیْقُ الْمَجْدِ بَادِی الْمَذَاهِبِ
اَهُمُّ وَلِیْ عَزْمَانِ عَزْمٌ مُشَرِّقٌ	وَاٰخَرُ یَلْوِیْنِیْ هِمَّتِیْ لِلْمَغَارِبِ
وَلَا بُدَّ لِیْ اَنْ اَسْئَلَ الْعِیْسَ حَاجَةً	تَشُقُّ عَلٰی اَخْفَافِهَا وَالْغَوَارِبِ
اِذَا کَانَ اَصْلِیْ مِنْ تُرَابٍ فَکُلُّهَا	بِلَادِیْ وَکُلُّ الْعَالَمِیْنَ اَقَارِبِیْ

حل لغات اغتراب وطن سے جدا ہونا، الام الی حرف جا ہے اور م استفہامیہ اگی آخر سے الف حذف کر دیا گیا امانی جمع امنیہ آرزو، کواذب جمع کاذبۃ، بادی بدا یبدو ظاہر ہونا، اہم ہم یہم سے مضارع متکلم ہے بمعنی ارادہ کرنا، یلوی (ض) ثنیا پھرانا، العیس بھورے رنگ کا اونٹ، اخفاف جمع خف اونٹ کی ٹاپ، الغوارب جمع غارب پیٹھ اور گردن یا کوہان اور گردن کے درمیان کا حصہ۔ **تشریح**

(۱) کب تک رہیگا میرا جھوٹی آرزؤں کا پیچھا کرنا، بزرگی حاصل کرنے کی یہ روش تو ظاہر بینوں کی ہے (۲) میں ارادہ کرتا ہوں اور میرے دو پختہ ارادے ہیں ایک جانب مشرق کا اور دوسرا میری توجہ جانب مغرب کو پلٹتا ہے (۳) اور میرے لئے ضروری ہے کہ سفید اونٹوں پر سوار ہو کر حاجت کا طالب بنوں جو ان کے پیروں اور کاندھوں پر بھاری ہو۔ (۴) جب میری اصل مٹی ہے تو کل روئے زمین میرا وطن ہے اور سارا جہاں میرے عزیز و اقارب ہیں۔

فخر الدین الورکانی

اَاَحْبَابَنَا اَمَّا حَیَاتِیْ بَعْدَکُمْ	فَمَوْتٌ وَاَمَّا مَشْرَبِیْ فَمُنَغَّصٌ
وَاَسْعَدُ شَیْءٍ فِیْ قَلْبِیْ لِاَنَّهٗ	لَدَیْکُمْ وَجِسْمِیْ بِالْبِعَادِ مُخَصَّصٌ

(۱) دوستو! تمہارے بعد میری زندگی موت اور خوشی مکدر ہے؛
(۲) مجھ میں عمدہ ترین شی میرا دل ہے کیونکہ یہ تمہارے پاس ہے اور میرا جسم دوری کے ساتھ مخصوص ہے۔

النابغة الجعدی

اِذَا الْمَرْءُ لَمْ یَطْلُبْ مَعَاشًا لِنَفْسِهٖ	شَکَی الْفَقْرَ اَوْ لَامَ الصَّدِیْقَ فَاَکْثَرَا
فَسِرْ فِیْ بِلَادِ اللّٰهِ وَالْتَمِسِ الْغِنٰی	تَعِیْشُ ذَا یَسَارٍ اَوْ تَمُوْتُ فَتُعْذَرَا

(۱) جب آدمی اپنے لئے معاش کی فکر نہیں کرتا تو وہ فقر و فاقہ کی شکایت کرتا ہے یا دوستوں کو برا بھلا کہتا ہے۔
(۲) سو تو اللہ کی زمین میں چل پھر اور غنی تلاش کر کر مالداری میں زندگی گزارے گا یا مر جائے گا اور معذور سمجھا جائے گا

ابوالعتاهية

شيئان لو بكت الدماء عليهما	عيناي حتى تؤذنا بذهاب
لو ابلغ المعشار من حقيهما	فقد الشباب وفرقة الاحباب

(۱) دو چیزیں ہیں اگر میری آنکھیں ان پر خون روتی روتی ختم بھی ہو جائیں،
(۲) تب بھی میں ان کے حق کے دسویں حصہ کو نہ پہنچوں گا ایک جوانی کا ختم ہونا دوسرے احباب کی جدائی.

والآخر

تَخَوَّصُ الفَتٰى عَنْ مَنْزِلِ الضَّيْمِ وَاجِبٌ	وَإِنْ كَانَ فِيهِ أَهْلُهُ وَالْأَقَارِبُ
وَلِلْحُرِّ أَهْلٌ إِنْ نَأَى عَنْهُ أَهْلُهُ	وَجَانِبُ عِزٍّ إِنْ نَأَى عَنْهُ جَانِبُ
وَمَنْ يَرْضَ دَارَ الضَّيْمِ دَارَ النَفْسِهٖ	فَذٰلِكَ فِي دَعْوَى التَّوَكُّلِ كَاذِبُ

حل لغات تخوص رف، کوچ کرنا، الضیم ظلم، نأی دور ہونا۔ **تشریح**۔
(۱) ظلم کی جگہ سے آدمی کا کوچ کر جانا ضروری ہے اگرچہ وہاں اس کے اہل وعیال اور عزیز واقارب ہوں۔
(۲) اگر شریف آدمی کے اہل وعیال اس سے دور ہوں تو اس کے لئے اور بہت سے اہل ہیں اور اگر عزت کی ایک جانب دور ہو تو دوسرا جانب ہے۔ (۳) جو شخص ظلم کی جگہ اپنا گھر بنانے سے راضی ہو تو وہ توکل کے دعوے میں جھوٹا ہے۔

وقال بعضهم

أُحَيْبَابَ قَلْبِي هَلْ سِوَاكُمْ لِعِلَّتِي	طَبِيبٌ بِدَاءِ العَاشِقِينَ خَبِيرُ
وَإِنِّي لَمُسْتَغْنٍ عَنِ الكَوْنِ دُونَكُمْ	وَمَا إِلَيْكُمْ سَادَتِي فَفَقِيرُ
جُوْدُوْا بِوَصْلٍ فَالزَّمَانُ مُفَرِّقٌ	وَأَكْثَرُ عُمْرِ العَاشِقِينَ قَصِيرُ

حل لغات احیباب تصغیر احباب منادیٰ ہے۔ داء بیماری، الکون عالم، جودوا امر حاضر ہے۔ **تشریح**۔
(۱) اے میرے جگری دوستو! میرے دل کی بیماری کا تمہارے سوا کوئی طبیب ہے جو عاشقوں کی بیماری سے واقف ہو (۲) میں تمہارے سوا سارے عالم سے بے نیاز ہوں اور اے میرے بزرگو! میں تمہارا محتاج ہوں۔
(۳) سو مجھے نعمت وصل سے نوازو کیونکہ زمانہ جدا کرنے والا ہے اور عاشقوں کی عمر دراز بھی قلیل ہی ہوتی ہے۔

لَيْسَ الغِنٰى مِنَ العَقْلِ	مالداری عقلمندی پر موقوف نہیں	لبعضهم

اَلرِّزْقُ يُخْطِيْ بَابَ عَاقِلِ قَوْمِهٖ	وَيَبِيتُ بَوَّابًا بِبَابِ الأَحْمَقِ

رزق اپنی قوم کے دانشوروں کے دروازے سے خطا کر کے احمقوں کے دروازے پر دربانوں کی طرح رات گذارتا ہے

وقال رجل من بني قريع

متى ما يرى الناس الغني وجاره	فقير يقولوا عاجز وجليد
وليس الغنى والفقر من حيلة الفتى	ولكن أحاظ قسمت وجدود

حل لغات: جلید قوی، احاظ جمع حظوة (خلاف قیاس، حصہ) یا حظی کی جمع الجمع ہے جدود جمع جد نصیب **تشریح**
(۱) جب لوگ کسی مالدار کو دیکھتے ہیں در انحالیکہ اس کا ہمسایہ فقیر ہو تو کہتے ہیں کہ یہ قوت و کمائی کی وجہ سے مالدار ہے اور یہ عجز کی وجہ سے نادار (۲) حالانکہ مالداری اور ناداری آدمی کی تدبیر سے متعلق نہیں ہے بلکہ نصیبے اور حصے ہیں جو مقسوم ہو چکے۔

المشورة | قال الشاعر

الرأي كالليل مسود جوانبه	والليل لا ينجلي إلا بإصباح
فاضمم مصابيح آراء الرجال إلى	مصباح رأيك تزدد ضوء مصباح

حل لغات: مسود تاریک لا ینجلی انجلاء روشن ہونا مصابیح جمع مصباح چراغ :۔ **تشریح** :۔
(۱) رات کیطرح رائے کا ہر پہلو تاریک ہے اور رات چراغ جلائے بغیر روشن نہیں ہوتی،
(۲) پس تو اپنی رائے کے چراغ کیساتھ دوسروں کی رائے کے چراغوں کو شامل کرلے تاکہ تیرے چراغ کی روشنی بڑھ جائے۔

ولبعضهم

اقرن برأيك رأي غيرك واستشر	فالحق لا يخفى على اثنين
فالمرء مرآة تريه وجهه	ويرى قفاه بجمع مرآتين

حل لغات: اقرن امر حاضر ہے قرن (ض) قرنا ملانا، مرآة آئینہ، قفا گدی :۔ **تشریح**:۔
(۱) اپنی رائے کے ساتھ دوسرے کی رائے ملا اور مشورہ کر کیونکہ حق دو پر مخفی نہیں رہتا،
(۲) آدمی آئینہ کی طرح ہے کہ ایک آئینہ صرف چہرہ دکھلاتا ہے اور دو ہونے سے اپنا پچھلا حصہ بھی دیکھ لیتا ہے

العبرة للعمل لا للقول | اعتبار عمل کا ہو نہ کہ صرف کہنے کا، | لبعضهم

يقول لي السجان وهو يقودني	إلى السجن لا تفزع فما بك من بأس

داروغہ جیل مجھے قید خانہ کی طرف لے جاتا ہوا کہہ رہا تھا کہ گھبرامت کیونکہ تجھے کچھ اذیت نہ پہنچے گی!

ضياع العمل | عمل کی بربادی! | صالح بن عبد القدوس

وإن عناء أن تفهم جاهلا	فيحسب جهلا أنه منك أفهم
متى يبلغ البنيان يوما تمامه	إذا كنت تبنيه وغيرك يهدم

حل لغات عنا مشقت، بنیان عمارت، یہدم گرانا

تشریح:-

(۱) مشقت یہ ہے کہ تو کسی جاہل کو سمجھائے اور وہ نادانی سے خود کو تجھ سے زیادہ سمجھدار سمجھے۔

(۲) وہ دیوار کب پوری ہو سکتی ہے جس کو تو بناتا جائے اور دوسرا گراتا جائے۔

وَلَهٗ اَيْضًا

لَا تَجُدْ بِالْعَطَاءِ فِيْ غَيْرِ حَقٍّ	لَيْسَ فِيْ مَنْعِ ذِي الْحَقِّ بُخْلٌ
اِنَّمَا الْجُوْدُ اَنْ تَجُوْدَ عَلٰى مَنْ	هُوَ لِلْجُوْدِ مِنْكَ وَالْبَذْلِ اَهْلٌ

(۱) بے محل سخاوت مت کر کیونکہ غیر مستحق کو نہ دینے میں بخل نہیں ہے۔

(۲) سخاوت تو یہ ہے کہ تو اس شخص کو عطا کرے جو مستحق عطاء ہے۔

اَلْمُرُّ لَكَ وَالْحُلْوُ لِغَيْرِكَ

تیرے لئے تلخی دوسروں کیلئے شیرینی — لِبَعْضِهِمْ

يَا ضَمْرُ اَخْبِرْنِيْ وَلَسْتَ بِكَاذِبٍ	وَاَخُوْكَ نَافِعُكَ الَّذِيْ لَا يَكْذِبُ
اَمِنَ السَّوِيَّةِ اَنْ اِذَا اسْتَغْنَيْتُمْ	وَاَمِنْتُمْ فَاَنَا الْبَعِيْدُ الْاَجْنَبُ
وَاِذَا الشَّدَائِدُ بِالشَّدَائِدِ مَرَّةً	اَشْجَتْكُمْ فَاَنَا الْحَبِيْبُ الْاَقْرَبُ
وَلِجُنْدُبٍ سَهْلُ الْبِلَادِ وَعَذْبُهَا	وَلِيَ الْمِلَاحُ وَحَزْنُهُنَّ الْمُجْدِبُ
وَاِذَا تَكُوْنُ كَرِيْهَةٌ اُدْعٰى لَهَا	وَاِذَا يُحَاسُ الْحَيْسُ يُدْعٰى جُنْدُبُ
هٰذَا لَعَمْرُكُمُ الصَّغَارُ بِعَيْنِهٖ	لَا اُمَّ لِيْ اِنْ كَانَ ذَاكَ وَلَا اَبُ
عَجَبًا لِتِلْكَ قَضِيَّةً وَاِقَامَتِيْ	فِيْكُمْ عَلٰى تِلْكَ الْقَضِيَّةِ اَعْجَبُ

حل لغات المر تلخ، الحلو شیریں، ضمر ایک شخص کا نام ہے، اشجتکم اشجاء غمگین کرنا، جندب ایک شخص کا نام ہے۔ الملاح زمین شور، حزن سخت زمین، المجدب بنجر زمین، یحاس. الحیس (ض) حیس بنانا حیس ایک قسم کا کھانا جو کھجور اور گھی اور ستو سے تیار کیا جاتا ہے، الصغار ذلت و رسوائی

تشریح:-

(۱) اے ضمر! مجھے بتلا میں جھوٹا نہیں ہوں، اور تیرا بھائی وہی ہے جو تجھے نفع پہنچائے اور جھوٹ نہ بولے،

(۲) کیا یہ انصاف ہے کہ جب تم مستغنی اور مطمئن ہوتے ہو تو میں اجنبی شمار ہوتا ہوں (۳) اور جب پے بہ پے سختیں تم کو غمگین کرتی ہیں تو میں عزیز دوست بن جاتا ہوں (۴) نرم اور ہموار اور خوشگوار زمین تو جندب کیلئے اور شور، سخت اور بنجر زمین میرے لیے۔

(۵) سخت لڑائی اور مصیبت کیلئے تو میں پکارا جاتا ہوں اور جب حیس بنایا جاتا ہے تو جندب کو پکارا جاتا ہے،

(۶) تمہاری عمر کی قسم یہ تو سراسر ذلت ہے اگر ایسا ہو تو خدا کرے کہ نہ میری ماں رہے اور نہ باپ۔

(۷) یہ معاملہ عجیب ہے اور اس معاملے کے باوجود میرا تمہارے ساتھ رہنا اس سے زیادہ عجیب ہے۔

رِفْعَةُ الْأَرْذَالِ سِيْمَا هَلَاكِهِمْ
رذیلوں کا صاحبِ جاہ ہونا انکی ہلاکت کی نشانی ہے۔

إِذَا مَا أَرَادَ اللّٰهُ إِهْلَاكَ نَمْلَةٍ	سَمَتْ بِجَنَاحَيْهَا إِلَى الْجَوِّ تَصْعَدُ

حل لغات رفعۃ بلندی ارذال جمع رذیل ذلیل ورسوا، سیما علامت نملۃ چیونٹی، سمت (ن) سموًا بلند ہونا،

تشریح :۔ خدا جب کسی چیونٹی کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو وہ چیونٹی پروں کے ذریعہ بلند ہوتی اور اوپر کو چڑھنے لگتی ہے۔

اَلْفَخْرُ بِالْآبَاءِ
آباء واجداد پر فخر

وَقَالَ اٰخَرُ

أَيُّهَا الْفَاخِرُ جَهْلًا بِالْحَسَبِ	إِنَّمَا النَّاسُ لِأُمٍّ وَلِأَبٍ	إِنَّمَا الْفَخْرُ بِعَقْلٍ رَاجِحٍ
وَبِأَخْلَاقٍ حِسَانٍ وَأَدَبٍ	ذَاكَ مَنْ قَدْ فَاخَرَ النَّاسَ بِهِ	فَاقَ مَنْ فَاخَرَهُمْ وَغَلَبَ

(۱) اے حسب نسب پر فخر کرنیوالے سب لوگ ایک ہی ماں اور ایک ہی باپ سے پیدا ہیں (۲) فخر تو عقل صحیح، پاکیزہ اخلاق اور ادب پر ہی صحیح ہے (۳) یہ وہ چیزیں ہیں جن پر لوگوں نے فخر کیا ہے، اور جنہوں نے ان پر فخر کیا وہ فائق اور غالب رہے۔

وَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ قَنْبَرٍ

لَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَهُ أَصْلٌ بِلَا أَدَبٍ	حَتّٰى يَكُوْنَ عَلٰى مَا نَابَهُ حَدِبًا
كَمْ مِنْ عَيِيٍّ مِنْ أَخْرَعِيٍّ وَطُمْطُمَةٍ	فَدْمٍ لَدَى الْقَوْمِ مَعْرُوْفٍ إِذَا انْتَسَبَا
فِيْ بَيْتِ مَكْرُمَةٍ آبَاؤُهُ نُجُبٌ	كَانُوْا الرُّؤُوْسَ فَأَمْسٰى بَعْدَهُمْ ذَنَبًا

حل لغات نابہ (ن) نوبۃ۔ امر پیش آنا، حدب کبڑا پن راع (ن) رُوعًا منہ گھبرانا عیی درماندہ، الطمطمۃ عجمی زبان میں گفتگو کرنا، فدم (ک) فدامۃ بیوقوف ہونا، گفتگو میں عاجز ہونا، نجب جمع نجیب شریف۔ تشریح :۔

(۱) جس شخص کی اصل بلا ادب ہو اسمیں کوئی خوبی نہیں، یہاں تک کہ وہ مصائب کیوجہ سے کوزہ پشت ہوجائے۔

(۲) بہت سے درماندہ اور نہ بات کرسکنے والے قوم میں معروف النسب مجھے بہت پسند آئے،

(۳) عزت والے مکان میں جن کے آباؤ اجداد شریف تھے جو تھے سردار (آقا) اور ہوگئے دم (تابع) بلا ادب رہ جانے کی بناء پر۔

وَقَالَ اٰخَرُ

أَبُوْكَ أَبُوْ حُرٍّ وَأُمُّكَ حُرَّةٌ	وَقَدْ يَلِدُ الْحُرَّانِ غَيْرَ نَجِيْبِ

تیرے ماں باپ دونوں شریف ہیں ـــــ لیکن ـــــ کبھی شریفوں کے یہاں رذیل پیدا ہوجاتا ہے

أَطْيَبُ الْحَالَاتِ
بہترین حالت

وَقَالَ اٰخَرُ

besturdubooks.wordpress.com

الا ليتني ما كنت يوما معظما	ولا عرفوا شخصي ولا علموا قصري
اكلف في حال المشيب بمثلها	تحملته والغصن في ورق نضر
فما عاش في الايام في حر عيشة	سوى رجل ناء عن النهي والامر

(۱) کاش کہ میں کسی روز بھی صاحب وقار نہ ہوتا، نہ لوگ میری ذات سے واقف ہوتے اور نہ میرا گھر جانتے۔
(۲) مجھ کو بڑھاپے میں ان امور پر مجبور کیا جاتا ہے جو میں اس وقت کرتا تھا جبکہ شاخ تروتازہ پتوں میں تھی (جوانی میں)
(۳) دنیا میں خوشگوار زندگی اس کے سوا کسی نے نہیں گذاری جو لوگوں کے امر ونہی سے دور رہا۔

لمؤلف الكتاب غفر الله له

أبيات أنشدتها في نادية الأدب المتعلقة بدار العلوم الديوبندية حين أمروا بإجازة قول الشاعر

چند اشعار ہیں جو میں نے دار العلوم دیوبند کی مجلس ادب میں اس وقت پڑھے تھے جبکہ شاعر کے شعر تمتع الخ پر گرہ لگانے کا حکم دیا گیا تھا

تمتع من شميم عرار نجد	فما بعد العشية من عرار

الام على التجنب والتخلي
وجبت القفر والبيد الصحارى
فاني لو اجد احدا نصوحا
ولا يوذي اذا هو في جواري
ولكن الكتاب كتاب علم
ويونسني اذا انا في الدمار
طريقي تالدي وولي امري
ويهدأني اذا انا في السهار
فهلا ايها اللوام لمتم
وتقريب لما يدريه دار

فقلت أجيبهم هذا شعاري
وجربت البلاد ومن عليها
يقيني من وقوعي في عواب
رأيتهم عدوي في البلايا
سميري في الليالي والنهار
خليلي في الهواجر والرزايا
احب ذخائري وكذا ضماري
به سكري اذا ما شئت خمرا
خلي القلب من قطف الثمار
خمولي طيب الحالات عندي

لقد طوفت في الآفاق دهرا
وميزت الصغار من الكبار
ولا يعتابني ان غبت عنه
واحبابي اذا انا ذو يسار
يواسيني اذا هجمت همومي
انيسي مونسي حامي الذمار
يدافع عسكر الاحزان عني
ومنه افاقتي وبه خماري
ثمار فنون علم باجتهاد
واعزازي لديهم فيه عاري

حل لغات | شمیم عمدہ خوشبو، عرار ایک خوشبودار پھول جسکا نام گاؤ چشم ہے۔ تجنب دکنی، خلوت گزینی، جبت ان چیزوں سے کرنا

besturdubooks.wordpress.com

بیداء، صحارٰی جنگل، نصوح نصیحت کرنیوالا، عوار عیب، کپڑے کی پھٹن، سمیر رات کا قصہ گو، دمار، ہلاک ہونا، ہواجس جمع ہاجس وسوسہ، رزایا جمع رزیۃ مصیبت، حامی الذمار، نگہداشت کرنیوالا، طریف نیا مال، تالد پرانا مال، نضار غیر متوقع مال، سہد آدف، ہدأ بچہ کو سلانے کیلئے تھپکی دینا، سہاد بیداری، لوائم جمع لائم ملامت گر، قطف الثمار پھل چننا۔ تشریح

(۱) بخدا کے پھول سونگھ کر نفع حاصل کرے کیونکہ شام کے بعد پھول نہ ہونگے۔

(۲) مجھ کو علیحدگی پسندی اور خلوت گزینی پر ملامت کی جاتی ہے تو میں جواب دیتا ہوں کہ میرا شیوہ یہی ہے۔

(۳) میں ایک عرصہ تک دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھرا ہوں اور میں نے بیابان جنگل طے کئے ہیں،

(۴) بستیوں کو اور وہاں کے باشندوں کو آزمایا ہے، چھوٹے بڑے میں امتیاز کیا ہے۔

(۵) لیکن میں نے کوئی ایسا خیر خواہ نہیں پایا جو مجھے عیب میں پڑنے سے بچائے۔

(۶) اور میری عدم موجودگی میں غیبت نہ کرے اور موجودگی میں تکلیف نہ دے۔

(۷) میں نے لوگوں کو مصیبتوں کے زمانہ میں اپنا دشمن اور مالداری میں دوست پایا ہے۔

(۸) لیکن علمی کتاب میرا شب وروز کا دم ساز وہمراز ہے۔

(۹) جب مجھ پر اچانک رنج وغم اتریں تو میری غمخواری کرتی ہے اور جب میں ہلاکت میں پھنس جاؤں تو تسلی دیتی ہے۔

(۱۰) وساوس ومصائب میں خالص دوست غمخوار، مونس، محافظ ضروریات ہے۔

(۱۱) کتاب میرا نیا اور پرانا سرمایہ، منتظم امور، محبوب ترین ذخیرہ اور غیر متوقع مال ہے۔

(۱۲) مجھ سے غم کے لشکر کو دور کرتی ہے اور جب مجھ کو نیند نہیں آتی تو لوریاں دے کر سلاتی ہے۔ (۱۳) جب مجھے شراب کی خواہش ہوتی ہے تو میرا نشہ اسی سے ہوتا ہے اور اسی سے مجھے افاقہ ہوتا ہے اور اسی سے میرا افخار ہے۔ (۱۴) اے ملامت گرو! تم نے کیوں نہ ملامت کی شرافت کے حاصل کرنے سے بے فکرے آدمی کو، (۱۵) یعنی علم کے مختلف ثمرات سے محنت اور دوڑ دھوپ کیساتھ ہمیں کو اہل علم جانتے ہیں (۱۶) میرے نزدیک سب سے اچھی حالت اپنی گمنامی ہے اور لوگوں میں میرا اعزاز واکرام باعث عار ہے۔

يَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُهَلَّبِيُّ

وَمَنْ ذَا الَّذِيْ تُرْضٰى سَجَايَاهُ كُلُّهَا	كَفَى الْمَرْءُ نُبْلًا اَنْ تُعَدَّ مَعَايِبُهُ

ایسا کون شخص ہے جسکی ساری عادتیں پسندیدہ ہوں آدمی کی شرافت کیلئے یہی کافی ہے کہ اس کے عیب شمار کئے جائیں۔

اَلْفَقِيْهُ الْبَاهِرُ

اِذَا كُنْتُ اَعْلَمُ عِلْمًا يَقِيْنًا	بِاَنَّ جَمِيْعَ حَيَاتِيْ كَسَاعَهْ
فَلِمَ لَا اَكُوْنُ ضَنِيْنًا بِهَا	وَاَجْعَلُهَا فِيْ صَلَاحٍ وَّطَاعَهْ

(۱) جب میں یقین کیساتھ جانتا ہوں کہ میری پوری زندگی مثل ایک ساعت کے ہے۔

(۲) تو پھر میں اس میں بخیل کیوں نہ ہوں اور اسکو اللہ کی اطاعت اور خیر وصلاح میں کیوں نہ صرف کروں۔

ولبعضهم

لا تکن سکرًا فتاکلك الناس | ولا حنظلًا تذاق فترمی

نہ تو بالکل شکر ہی بن کہ لوگ تجھے چٹ کر جائیں اور نہ ایلوا بن کہ چکھتے ہی پھینک دیا جائے۔

المدائح

وللمؤلف غفر له في مدح دار العلوم الديوبندية

مؤلف کے یہ اشعار دار العلوم دیوبند کی تعریف میں ہیں۔!

دار العلوم بفیضها المدرار
من فیضها انهطال بحر جار
زادت علی شمس السماء وبدرها
وتمیز الابرار من فجار
شهدت ملائكة الاله بفضلها
الانهار للاخیار والاشرار
وتضوع الاكوان من نفحاتها
كانت سهولا او من الاوعار
یتلی كتاب الله فیها دائما
الاسلام والایمان للزوار
شاهدتها فرأیتها مملوءة
اجرت علی الاوعار من انهار
فاعفر الهی من بناها مخلصا
مثل النجوم هدایة للساري
والعلم علم الدین دین محمد
ولا یبغ عن الاستغفار
جافت جنوبهم المضاجع لیلهم

فاقت ضیاء الشمس نصف نهار
من جاء یستقي بحار فیوضها
نورا فلیس معارض ومبار
تدعو الی غفران رب غافر
ودعت لها الجنان تحت بحار
ریا فرنفلها یفوق هبوبها
فكانها زهر من الازهار
ان زرتها ما زرت الا روضة
وحدیث احمد سید الابرار
ان زرتها ما زرت الا معدنا
من طالع خاش من القهار
ان زرتها ما زرت الا كوكبا
تاسیسها كبناء بیت الباري
شبانها شبان زهد والتقی
مقصودهم بالليل او بنهار
ذكر الاله طعامهم وشرابهم
وتراهم یبكون بالاسحار

باق علی مر الزمان لاهله
یسقی بها علا بفتح الباري
عادت تضيء ولیلها كنهارها
وتصیر ترسا من عذاب النار
روض حكت جنات عدن نحوها
هب النسائم اول الابكار
یحیی الاراضي كلها تهتانها
انها من القرآن والآثار
ان زرتها ما زرت الا رایة
للعلم علم نبینا المختار
ان زرتها ما زرت الا مزنة
یهدي الی الجنات للاخیار
ومدرسوها كلهم الا انا
وشیوخها غرر من الانوار
فیها رجال لیس تلهیهم تجارة
یتضوعون بكثرة الاذكار
طمعا الی رضوان ربهم وخوفا

مِنْ عَذَابِ الْقَادِرِ الْجَبَّارِ
شَهِدَتْ بِفَضْلِهِمُ النُّجُومُ عَلَى السَّمَاءِ
وَحَسُودُهُمْ مُسْتَكْبِرٌ اَخْبَارِي
يَارَبِّ اَصْلِحْ حَالَنَا وَمَا لَنَا
وَاخْذُلْ لَهُمْ خُذْلَانَ ذِي الْاَوْزَارِ
وَامْحُ الذُّنُوبَ صَغِيرَهَا وَكَبِيرَهَا
حَمَّالَ ذَنْبٍ حَامِلَ الْاَوْزَارِ

مَثْوَاهُمْ حُجُرَاتُهُمْ لٰكِنَّهُمْ
مَا اِنْ لَهُمْ مِنْ عَائِبٍ اَوْ زَارِ
وَلَهُمْ فَضَائِلُ لَا تُعَدُّ وَكَيْفَ لَا
وَامْحَقْ بِسَيْفِكَ صَوْلَةَ الْكُفَّارِ
اَوْقِدْ لَهُمْ نَارًا تُحْرِقُ كُلَّهُمْ
مِمَّا جَنَاهَا الْعَبْدُ يَا سَتَّارِ
وَتَزَوُّدِي حُبُّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ

يَسْعَوْنَ مَهْمَا قِيلَ مِنْ اَنْصَارِ
قَصُرَتْ مَدَائِحُ الشِّعْرِ عَنْ فَضْلِهِمْ
بَذَلُوا نُفُوسَهُمُ اتِّقَاءَ الْبَارِي
اَنْزِلْ بِهِمْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ شَرَّهُ
وَتُحِيطُهُمْ كَاِحَاطَةِ التَّيَّارِ
وَارْحَمْ اِلٰهِي الْعَبْدَ اَعْزَازَ الْعُلٰى
وَرَجَاءُ رَبٍّ قَادِرٍ غَفَّارِ

حل لغات مدرار بہت بہنے والا، ہطال بڑی بوندوں والی لگاتار بارش، طل دوسری مرتبہ پینا، مبار مقابل، ترس ڈھال جمع اتراس، ریحان جمع حوت مچھلی، روض جمع روضۃ باغ، ریا عمدہ خوشبو، قرنفل لونگ، ہبوب ہوا کا چلنا، تضوع۔ السک خوشبو کا مہکنا، زہر جمع ازہار کلی، ادعار جمع دعر سخت زمین، انف سرسبز وشاداب حصۂ زمین جس کو کسی جانور نے نہ چرا ہو، مزنۃ پانی سے بھرا ہوا بادل کا ٹکڑا، شبان جمع شاب جوان، تجافت تجافات دور رہنا، المضاجع۔ جمع مضجع خوابگاہ، مثوی ٹھکانا، زار اسم فاعل ہے زری (ض) علیہ عیب لگانا، صولۃ دبدبہ، اوزار جمع وزر گناہ۔ تیار سمندر کی موج :۔ **تشریح**

(۱) دار العلوم (دیوبند) اپنے عام فیض کی وجہ سے دوپہر کے وقت آفتاب کی روشنی پر بھی فائق ہے۔
(۲) اس کے فیض عام کا بہتا سمندر رہتی دنیا تک دنیا والوں کے لئے باقی رہے گا (انشاء اللہ تعالیٰ)
(۳) جو شخص اس کے دریائے فیض سے سیراب ہونے کیلئے آتا ہے تو اس کو لعون باری مکرر سے کر سیراب کیا جاتا ہے۔
(۴) اپنی آب وتاب میں شمس وقمر سے بھی بڑھ گیا پس نہ کوئی اس کا مدمقابل ہے اور نہ کوئی مماثل ہے۔
(۵) اتنا روشن ہے کہ اس کی رات بھی دن کی طرح منور ہے اور یہ اچھوں کو بروں سے ممتاز کرلیتا ہے۔
(۶) دنیا میں توبہ اللہ کی مغفرت کی طرف بلا رہا ہے اور آخرت میں عذاب دوزخ سے لوگوں کیلئے ڈھال ہوگا۔
(۷) ملائکہ رحمٰن اس کے فضل کے شاہد اور سمندروں میں مچھلیاں اس کے لئے دعا گو ہیں۔
(۸) یہ نیک وبد سبھی کیلئے ایک چمن ہے جو چمن ہائے بہشت کے مشابہ ہے، جنکے نیچے نہریں بہتی ہونگی۔
(۹) اس کی پھولوں کی خوشبو کا پھیلنا صبح کی ٹھنڈی ہوا پر فائق ہے۔
(۱۰) اس کی خوشبوؤں سے تمام جہان معطر ہے گویا عمدہ خوشبودار کلیوں میں سے ایک کلی ہے۔
(۱۱) اس کی لگاتار بارش تمام زمینوں کو خواہ نرم ہوں یا بنجر زندگی بخش رہی ہے۔
(۱۲) اگر تو اس کی زیارت کرے گا تو حدیث وقرآن سے لبریز باغ پائے گا۔
(۱۳) جسمیں دائما اللہ کی کتاب اور سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پڑھی جاتی ہیں۔
(۱۴) اگر تو اس کی زیارت کرے گا تو زیارت کنندگان کیلئے ایمان اور اسلام کی نشانی پائے گا۔
(۱۵) اگر تو اس کی زیارت کریگا تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علوم کا مرکز پائے گا۔

besturdubooks.wordpress.com

(۱۶) تو یہاں آئے گا تو اللہ کی اطاعت کرنیوالوں اور اللہ سے ڈرنے والوں سے اسکو بھرا ہوا پائے گا۔
(۱۷) اگر تو اس کی زیارت کرے گا تو اس کو برسنے والا بادل پائے گا جس نے بنجر زمینوں میں بھی نہریں بہا دی ہیں۔
(۱۸) اگر تو اسکی زیارت کرے گا تو کوکب ہدایت پائے گا جو جنت کی راہ بتاتا ہے۔
(۱۹) سو بار الہا! جس نے خلوص کیساتھ خانہ کعبہ کی طرح اس کی بنا قائم کی ہے اس کی مغفرت فرما۔
(۲۰) میرے علاوہ اس کے تمام مدرسین ستاروں کی طرح ہر راہ دیکھنے والے کیلئے باعث ہدایت ہیں۔
(۲۱) اس کے نوجوان صاحب زہد و تقویٰ ہیں اور اس کے شیوخ چمکتی روشن پیشانیوں والے ہیں،
(۲۲) جن کا مقصد رات دن صرف دین محمدی کا علم حاصل کرنا ہے (۲۳) اسمیں ایسے لوگ ہیں جنکو استغفار سے نہ خرید غفلت میں ڈال پاتی ہے نہ فروخت (۲۴) اللہ کا ذکر ان کا کھانا پینا ہے اور وہ کثرت ذکر کی وجہ سے ہر وقت جھکتے رہتے ہیں۔
(۲۵) ان کے پہلو رات بھر خواب گاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں اور وہ پچھلے پہر گریہ و زاری میں مشغول رہتے ہیں۔
(۲۶) باری تعالیٰ کی خوشنودی کی امید اور اس کے عذاب کے خوف کی وجہ سے۔
(۲۷) انکی قیام گاہیں حجرے ہیں لیکن یہ کہا جائے "من انصاری" تو فوراً دوڑ پڑتے ہیں۔
(۲۸) ستارے آسمان پر ان کے فضل کے شاہد ہیں ان کو کوئی عیب لگانے والا نہیں ہے۔
(۲۹) لوگوں کی زبانیں ان کے فضائل بیان کرنے سے قاصر ہیں اور میں نے جو آپکے حالات بیان کئے ہیں حاسد لوگ اسی کو بہت زیادہ سمجھتے ہیں
(۳۰) ان کے فضائل بے شمار ہیں اور کیوں نہ ہوں جبکہ انہوں نے زہد و تقوے میں اپنی جانیں صرف کردیں۔
(۳۱) بار الہا! ہماری دنیا اور آخرت بہتر بنا اور اپنی شمشیر غضب سے کفار کے دبدبہ کو مٹا دے،
(۳۲) ان پر طرح طرح کی مصیبتیں نازل فرما اور ان کو اس طرح رسوا کر جیسے تو گنہگاروں کو قیامت کے روز رسوا کرے گا۔
(۳۳) ان کے لئے ایسی آگ بھڑکا دے جسمیں یہ سب جل کر خاک ہو جائیں اور سمندر کی لہروں کی طرح ان سب کو گھیر لے،
(۳۴) اے ستار! تیرے بندوں نے جو گناہ کئے ہیں چھوٹے ہوں یا بڑے سبکو معاف کر دے۔
(۳۵) اور بار الہا! اپنے گنہگار اور قصوروار بندہ اعزاز علی پر رحم فرما۔
(۳۶) میرا توشہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پروردگار قادر و غفار کی رحمت کی امید ہے!

وَلِبَعْضِهِمْ

يَا اَيُّهَا الْمَلِكُ الرَّفِيْعُ جَنَابُهُ	لَمْ يُلْفَ فِيْ كُلِّ الْوَرٰى لَكَ ثَانٍ
ظِلٌّ لِرَبِّ الْعَرْشِ اَنْتَ وَظَاهِرٌ	اَنْ لَا يَكُوْنَ لِوَاحِدٍ ظِلَّانِ

(۱) اے عظیم الشان دربار والے بادشاہ تیرا ثانی پوری مخلوق میں کبھی نہیں پایا جاتا۔
(۲) تو مالک عرش کا سایہ ہے اور ظاہر ہے کہ ایک شئے کے دو سائے نہیں ہوتے۔

وَلِبَعْضِهِمْ

وَالنَّجْمُ تَسْتَصْغِرُ الْاَبْصَارُ طَلْعَتَهُ	وَالذَّنْبُ لِلْعَيْنِ لَا لِلنَّجْمِ فِي الصِّغَرِ

ستارہ نگاہوں میں چھوٹا معلوم ہوتا ہے اور چھوٹا دیکھنے میں قصور آنکھ کا ہے نہ کہ ستارے کا۔

لمؤلفه غفر له	(یہ قصیدہ مؤلف کا ہے)

فی مدح من عمّ جوده کما عمّ فضل وجوده، وتبخر احسانه العمیم وبرّه الکریم اکناف العالم من شمول العموم، وجوده المستغنی عن التلقیب والتکنیه والغانی عن التوصیف والتسمیه اعنی الملک الجلیل الشهم النبیل عثمان علیخان سلطان الدولة الآصفیه لازال جوده یُنزِل الرعایا من الامن فی حصن حصین، ویستخلص للدعاء لدولته الغرّ من الآفاق، فلا احد الا هو من المخلصین، خلّد الله ملکه وسلطنته، وعظّم نصرته آمین۔

اس کی تعریف میں جسکی سخا اس کے ذاتی فضل کی طرح عام ہے اور اسکی نیکی اور احسان عمیم نے آباد وغیر آباد تمام اطراف عالم کو حلقہ بگوش بنا رکھا ہے جو القاب وکنی سے مستغنی اور تسمیہ و توصیف سے بے نیاز ہے یعنی عظیم الشان، تیز خاطر، شریف الاصل، صاحب رائے عثمان علیخاں سلطان دولت آصفیہ خدا کرے کہ اس کی سخاوت رعایا کو امن کے محفوظ قلعوں میں جگہ دیتی رہے اور اس کی سلطنت کیلئے اطراف عالم سے خالص دعا حاصل ہوتی رہے اور تمام لوگ اس کے مخلص ہو جائیں اللہ اس کے ملک و سلطنت کو قائم دائم رکھے اور اسکی بھرپور مدد فرمائے۔ آمین۔

عثمان عثمان قد ضاءت به الدکن کالاوربی اضاء الارض والزمن زال المخاوف والاهوال من دکن

وعتها الروح والريحان والامن — عثمان مأوى لقوم مالهم سكن — وملجأ الغريب ماله وطن

غوث الارامل اذ باتت تسهرها الصروف من دهرها والذل والفتن — من فی العوالم ماربته دولته

ومن على الارض مافی عنقه منن — فهذه الدولة الغراء ما طرة — على البرية جودًا ماله ثمن

حاط المختبط شوس لمضطغن — وليس يرضى بما يلقى به درن — شعائر الدين فی ايامه عظمت

ومن طغى وبغى فی عهده وهنوا — اذا استغاثك يا عثمان! مختبطٌ — أكباه جودك لا منٌّ ولا محن

ضعفى القلوب اذا قويتهم شجعوا — فرسان خيل اذا ما رعتهم جبنوا — انت الملاذ لقوم قد اتوك على

انضاء فقر وجدب للنهى اذ نوا — احييت كل ملوك الارض قاطبة — جودًا وعدلًا فما ماتوا ولا دفنوا

فلا تخف مكر حسادٍ اذا مكروا — فليس يأكل الا اهله الضغن — أعليت دين رسول فاق من سبقا

وقد تزرّى على من بالعلى قمن — يبيت عثمان مولاهم اذا رقدوا — يرعى رعاياه لا نوم ولا وسن

besturdubooks.wordpress.com

يَدعو الورى لمليكٍ عادلٍ يقظٍ	قوم اذا اغتربوا فی ظلّہ قطنوا	اظلّك اللہ فی اظلال رأفتہ
کما توکتھم فی دھرھم اٰمنوا	وخلّد اللہ ملکًا انت مالکہ	یا من عزائمہ فی الدھر لا تھن

ومن یعادیك یا عثمان من سفہٍ	فی الھمّ والغمّ والاحزان مرتھن
اَعزّك اللہ من بین الملوك کما	اعززت ما نطق القراٰن والسنن

حل لغات | غوث مدد، اراملِ جمع ارمل محتاج، مِنن جمع منّۃ احسان، ماطِر برسنے والی، مختبط سائل بلا وسیلہ، شوس جمع اشوس غصہ یا تکبر کی بنا پر ترچھی نظر سے دیکھنے والا، ولاور، مضطغن کینہ رکھنے والا، درن میل کچیل، دھنوا اَمن، اس کا ضعیف وکمزور ہونا۔ ملاذ جائے پناہ، الفضّۃ جمع نضو کمزور جانور، لُھی جمع لُھوۃ جیتے ہوئے چکی میں ایک مرتبہ جتنی مقدار میں غلہ ڈالیں، لب بھر مال، ضِغن کینہ، تزری عیب لگانا، قمن، لائق، وسن غنودگی، قطنوا ازن، اقامت پذیر ہونا۔

تشریح۔
(۱) صرف عثمان علیخاں کی ذات سے دکن منور ہو گیا، نہیں بلکہ تمام روئے زمین اور کل جہان روشن ہو گیا۔

(۲) دکن سے تمام خوف وخطرات کو دور کر کے عدل وانصاف راحت وآرام اور امن وامان کو عام کر دیا۔

(۳) عثمان بے گھروں کا ٹھکانا اور بے وطن مسافر کیلئے جائے پناہ ہے۔

(۴) فقراء و مساکین کا فریاد رس ہے جب کہ ان کو فتنے اور حوادث بیدار رکھیں اور وہ نہ سو سکیں۔

(۵) دُنیا میں ایسا کون ہے جسکو اسکی دولت نے پرورش نہ کیا ہو اور روئے زمین پر ایسا کون ہے جس کی گردن میں اس کے احسان کا طوق نہ ہو۔

(۶) پس یہ سلطنت مخلوق پر جود وسخا کی ایسی بارش برسانے والی ہے جس کی کوئی قیمت نہیں دیجا سکتی۔

(۷) سائلین کے حق میں بڑا میٹھا ہے اور کینہ وروں کیلئے بہت غضب ناک ہے اور معیوب کن چیزوں سے ہمیشہ ناخوش رہتا ہے۔

(۸) اس کے زمانہ میں اللہ کے احکام نے وقعت پائی اور جس نے بغاوت وسرکشی کی وہ ذلیل وکمزور ہوا۔

(۹) اے عثمان! جب تجھ سے کوئی مدد مانگتا ہے تو تیری عطا بغیر احسان جتائے اور بغیر مشقت میں ڈالے لبیک کہتی ہے۔

(۱۰) جب تُو نے کمزور دلوں کو قوت بخشی تو وہ بہادر ہو گئے اور جب شہسواروں کو مرعوب کیا تو وہ بزدل ہو گئے۔

(۱۱) تو پناہ گاہ ہے اُن لوگوں کی جو تنگی وبدحالی کی لاغر سواریوں پر تیرے پاس آئے جنہوں نے کہ تری عطاؤں کو روشن رکھا تھا۔

(۱۲) عدل وانصاف اور جود وسخا سے تو نے تمام بادشاہوں کو زندہ کر دیا پس نہ وہ مرے اور نہ وہ دفن کئے گئے۔

(۱۳) تو حاسدوں کی مکاریوں سے اندیشہ نہ کر کیونکہ حسد حاسد ہی کو کھا جاتا ہے۔

(۱۴) تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو بلند کیا جو تمام انبیاء سابقین میں افضل ہیں اور مستحق مراتب عالیہ کو ہیچ کر دیا گیا۔

(۱۵) جب رعایا سو جاتی ہے تب انکا آقا عثمان ان کی پاسبانی کرتا ہے اور نیند تو کیا غنودگی تک نہیں ہوتی۔

(۱۶) ساری مخلوق منصف وبیدار بادشاہ کی دعا گو ہے، لوگ جب پردیس میں بستے ہیں تو اس کے سایۂ عاطفت میں قیام پذیر ہوتے ہیں۔

(۱۷) خداوند تعالیٰ تجھ کو اپنی خاص رحمت کا سایہ عطا کرے کیونکہ تو نے رعایا کو مامون ومطمئن کر دیا ہے۔ (۱۸) اور اس ملک کو ہمیشہ رکھے جسکا تو مالک ہے اے وہ شخص جس کے ارادے کبھی کمزور نہیں ہوتے (۱۹) اور جو شخص اپنی نادانی سے تیرے ساتھ دشمنی کرے وہ رنج وغم میں پھنسا رہے (۲۰) باری تعالیٰ تجھے بادشاہوں کے درمیان عزت بخشے جیسا کہ تو نے قرآن وحدیث کے احکام کی تعظیم وتوقیر کی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

الهجاء — ولبعضهم

أَبُوْجَعْفَرٍ رَجُلٌ عَالِمٌ ۔۔۔ بِمَا يُصْلِحُ الْمِعْدَةَ الْفَاسِدَةْ
تَخَوَّفَ تُخْمَةَ أَضْيَافِهِ ۔۔۔ فَعَوَّدَهُمْ أَكْلَةً وَاحِدَةْ

(۱) ابوجعفر ایسا نسخہ جانتا ہے جو فاسد معدہ کو درست کردیتا ہے۔
(۲) مہمانوں کی بدہضمی سے ڈرتا ہے اس لئے ان کو ایک لقمہ کا عادی بنا دیا ہے۔

وقال آخر

رُغَيْفُ أَبِي عَلِيٍّ حَلَّ خَوْفًا ۔۔۔ مِنَ الْأَضْيَافِ مَنْزِلَةَ السِّمَاكِ
إِذَا كَسَرُوْا رُغَيْفَ أَبِي عَلِيٍّ ۔۔۔ بَكَىٰ يَبْكِيْ بُكَاءً فَهُوَ بَاكِ

(۱) ابوعلی کی روٹی مہمانوں کے خوف سے (بلندی حاصل ہونے میں) بمنزلہ سماک ستاروں کے ہے۔
(۲) جب مہمان ابوعلی کی روٹی توڑتے ہیں تو وہ رونا رہتا ہے اور روتا ہی رہتا ہے۔

ابن بسام

أَتَانَا بِخُبْزٍ لَهُ يَابِسٍ ۔۔۔ كَمِثْلِ الدَّرَاهِمِ فِيْ خِلْقَتِهِ
إِذَا مَا تَنَفَّسْتَ عِنْدَ الْخِوَانِ ۔۔۔ تَطَايَرَ فِي الْبَيْتِ مِنْ خِفَّتِهِ

(۱) وہ ہمارے پاس ایک سوکھی ہوئی روٹی لے کر آیا جو صورت میں بالکل درہم کی طرح تھی۔
(۲) اگر تو دسترخوان کے پاس سانس بھی لے تو وہ اس کے خوف سے گھر میں اڑی پھرے۔

وقال عباس الخياط

رُغَيْفَةُ الْبُخْلِ لِمَنْ رَامَهُ ۔۔۔ يُرَىٰ وَلَا يَطْمَعُ فِيْ لَمْسِهِ
كَأَنَّهُ فِيْ جَوْفِ مِرْآتِهِ ۔۔۔ يَبْدُوْ وَلَا يُطْمَعُ فِيْ جَسِّهِ
وَفَلْسُهُ الْأَمْسُ الَّذِيْ قَدْ مَضَىٰ ۔۔۔ بَلْ أَمْسُهُ أَوْجَدُ مِنْ فَلْسِهِ

(۱) جو شخص بخیل کے پاس آئے وہ اس کی روٹی کو بس دیکھتا ہی رہے چھونے کی خواہش نہ کرے۔
(۲) گویا اس کی روٹی آئینہ کے اندر ہے کہ ظاہر دکھائی دیتی ہے لیکن ہاتھ سے چھوئی نہیں جاتی
(۳) اور اس کا پیسہ کل گذشتہ کی طرح ہے بلکہ اس کے پیسے کی بہ نسبت کل گذشتہ کا پایا جانا ممکن تر ہے۔

ولبعضهم

لَا تَعْذِلُوْنِيْ إِنْ هَجَرْتُ طَعَامَهُ ۔۔۔ خَوْفًا عَلَىٰ نَفْسِيْ مِنَ الْمَأْكُوْلِ
فَمَتَىٰ أَكَلْتُ قَتَلْتُهُ مِنْ بُخْلِهِ ۔۔۔ وَمَتَىٰ قَتَلْتُ قُتِلْتُ بِالْمَقْتُوْلِ

(۱) اگر میں نے اپنی جان کے اندیشہ سے اس کا کھانا چھوڑ دیا تو مجھے ملامت نہ کرو (۲) کیونکہ میں جب اس کا کھانا کھاؤں گا تو اس کے

besturdubooks.wordpress.com

بخل کیونکہ میں اس کو قتل کروں گا اور جب میں قتل کروں گا تو مقتول کے عوض میں مجھے قتل کیا جائے گا۔

اَلتَّهْنِئَةُ بِالْعِيْدِ السَّعِيْدِ

(عید سعید پر مبارک باد)

لِلْأُسْتَاذِ الْفَاضِلِ الْعَلَّامَةِ الْمُفْتِي مُحَمَّدْ كِفَايَتُ اللهِ الدِّهْلَوِيِّ (حِيْنَ كَانَ مَسْجُوْنًا فِي الْمُلْتَانِ) إِلَى مَرْكَزِ دَائِرَةِ الْمُرُوَّةِ، وَإِنْسَانِ نَاظِرَةِ الْفُتُوَّةِ، صَاحِبِ الرَّأْيِ الْمَتِيْنِ اَلشَّيْخِ فَضْلِ الدِّيْنِ مُدِيْرِ السِّجْنِ الْمَرْكَزِيِّ الْجَدِيْدِ بِمُلْتَانَ

أُهَنِّيكَ يا مَن فاز بالخير وارتوى	بكاسٍ دهاقٍ من مكارم واشتفى	أُهَنِّيكَ، يا مَن صاد أفئدة الورى
بأخلاقِك الزهراء طيبة الشذى	أُهَنِّيكَ يا مَن فاق بالفضل والندى	على كلِّ مَن أعطى وأنفق ما حوى
بعيدٍ إذا وافى أتى بمسرّةٍ	تَرِبُّ إلى أعماق أفئدة الورى	أُهَنِّيكُم بالعيدِ والعيدُ مُعْجِبٌ
لِحُرٍّ كريمٍ فاز بالعيش والمُنى	يَعُودُ لكم عودًا حميدًا مباركًا	عليكم وفيكم جالبًا لكمُ الهنا
يعود إليكم مثل حِبٍّ يزوركم	فيأتي بما يأتي الحبيبُ إذا أتى	يَعُودُ إلى ما تشتهيه وترتضى
من العمر بالخيراتِ والرشدِ والهدى	يزور المحبّون الأحبّة بكرةً	ويلتذُّ كلٌّ بالعناقِ وباللقا
إذا العيدُ يأتي المرءَ والمرءُ محتظٍ	بأهلٍ ومغنىً أورث اللطفَ والهنا	ولكنّه إن حلّ والسجنُ موصَدٌ
على المرءِ لم يورث سوى الحزن والشجا	وكم بين حرٍّ إذ يُناغي غزالةً	وبين المعاني محنة السجن والعنا
وكم بين حرٍّ قرَّ عيناه بالهوى	وبين أسيرٍ يصطلي ضرمة النوى	ولكننا قومٌ نلاعب بالظبى
ونقلي ظباءً إذ تداعت إلى الوغى	ونحن كرامٌ نملك الخيرَ في الندى	ونحن ليوثٌ نحسم الشرَّ في الوغى
أبينا إباء الليث ذُلَّ تعبُّدٍ	فلا شيء أخزى من الذلِّ للفتى	حُبِسنا وأوذينا بغير جريمةٍ
فما ذنبنا إلا الدفاع عن الحمى	وإن غاشمٌ عدّ الدفاع جريمةً	فأنا نرى هذا كمن سؤدد الفتى
وإن خاننا الدهر الغشوم فلا تكن	بذّ الخؤونِ واقفْ حقًّا ذا النجا	فأنت كريمٌ ابن الكريم ولم نجد
كريمًا معينًا للذي جار واعتدى	ترى الأسر للحرّ الوفيّ كرامةً	وإن كان رجزًا للمواقع في الخنا
وما السجنُ للمظلوم إلا عطيّةً	يمنّ بها المولى على عبده اصطفى	فيا ربّ تثبيتًا وصبرًا على البلا

ويا ربّ عونًا وانتصارًا من العدى ولو كنت فضل الدين وازددت رفعةً ووفّقت بالطاعات في الخير والتقى

ليهنك عيد الفطر هذا وبعده | تمتّعت بالأعياد ما شرق الذكا

besturdubooks.wordpress.com

حل لغات: اَھْنِیْکَ تہنیۃ مبارکباد پیش کرنا، ارتوی ارتواءً سیراب ہونا، کأس دھاق لبریز جام، اشتفی استشفاءً شفایاب ہونا، شذی بو کی تیزی، تدب ادب السقم بیماری کا جسم میں سرایت کرنا، اعماق جمع عمق گہرائی، الہنا خوشی، مسرت، العناق معانقہ، تحنط نصیب سے کمی گھر، السجن قید خانہ، موصد اوصد الباب دروازہ بند کرنا، حشیٰ وہ ہڈی جو حلق میں لگ جائے مراد رنج وغم، ینافی منافاۃ الرجل مقابلہ کرنا، قریب ہونا، معانی اسم فاعل ہے معاناۃ مشقت برداشت کرنا، یصطلی اصطلاءً آگ تاپنا، جمر جمرۃ چنگاری، النوی فراق، بعد، ظبی جمع ظبۃ تلوار وغیرہ کی دھار، نقلی قلاءً بغض رکھنا، ظباء جمع ظبی ہرن، ولی نستی، لیوث جمع لیث شیر، حسم احساماً جڑ سے کاٹنا، وغی شور، لڑائی، مسبۃ گالی، عار، عدی جمع عدو دشمن، حمی ہر وہ چیز جس کی حفاظت ضروری ہو، غاشم ظالم، سؤدد سرداری، غشوم ظالم، خؤون خیانت کرنیوالا، جار جوراً ظلم کرنا، رجز عذاب، الخنا فحش کلام۔

تشریح: (۱) مبارک باد پیش کرتا ہوں آپ کو اے وہ ذات کہ ہر قسم کی خیر سے بہرہ اندوز اور بزرگی وشرافت کے لبریز جام سے سیراب وشفایاب ہے۔

(۲) اور اے وہ ذات کہ تو نے عمدہ اور پاکیزہ اخلاق کے ساتھ مخلوق کے دلوں کو شکار کرلیا ہے۔

(۳) اور اے وہ شخص کہ تو فضل وسخاوت کی وجہ سے ہر عطا کرنیوالے اور جمع کردہ کو خرچ کرنیوالے پر فائق ہے۔

(۴) عید پر کہ جب وہ آتی ہے تو مخلوق کے دلوں کی گہرائیوں میں سرایت کرجانیوالی مسرت لے کر آتی ہے۔

(۵) میں آپ کو عید کی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور عید خوش کن ہے ہر ایسے بزرگ شریف انسان کیلئے جو خوش عیشی اور آرزوؤں میں کامیاب ہے۔ (۶) عید قابل تعریف اور بابرکت ہو کر نیز تمہارے لئے فرح وسرور کا سامان لے کر بار بار آپکے سامنے آئے۔

(۷) عید تمہارے پاس زیارت کنندہ دوست کیطرح بار بار آتی رہے اور جو خوشی محبوب لے کر آتا ہے وہ عید لے کر آتی رہے۔

(۸) عید ان چیزوں کو لے کر آتی رہے جنکو تو چاہتا ہے اور جن سے خوش ہوتا ہے یعنی خیر وصلاح، رشد وہدایت۔

(۹) احباب صبح ہی صبح ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں اور معانقہ وملاقات کرکے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

(۱۰) جب آدمی پہلے ہی سے اپنے اہل وعیال میں مسرور ہوتا ہے تو عید آکر مزید فرح وسرور کا باعث ہوتی ہے۔

(۱۱) لیکن جب عید اس حالت میں آئے کہ آدمی پر جیل خانہ کا دروازہ بند ہو تو رنج وغم کے سوا کچھ نہیں لاتی۔

(۱۲) فرق عظیم ہے بیوی بچوں کے ساتھ مسرور شریف آدمی کے درمیان اور جیل خانہ کی سختی ومشقت برداشت کرنیوالے کے درمیان

(۱۳) اور فرق عظیم ہے درمیان شریف آدمی کے جس کی آنکھیں اپنی ہر خواہش حاصل کرنیکی وجہ سے ٹھنڈی ہوں اور قیدی کے جو جدائی کی آگ میں جل رہا ہو۔

(۱۴) لیکن ہم لوگ تلواروں کے ساتھ کھیلتے ہیں اور ہرنیوں کو ناپسند کرتے ہیں جب کہ وہ گستاخی اور ذلت کا باعث ہوں۔

(۱۵) اور ہم شریف ہیں کہ عطاء کے وقت خیر کے مالک ہوتے ہیں اور بہادر شیر ہیں کہ لڑائی کے وقت شر کی بیخ کنی کرتے ہیں۔

(۱۶) ہم شیر دل کسی طرح غلامی کی ذلت برداشت نہیں کرسکتے کیونکہ دشمنوں کے غلام ہونے کی ذلت سے بڑھ کر کوئی عار نہیں ہے۔

(۱۷) ہم کو بلاجرم قید کیا گیا اور طرح طرح سے ستایا گیا ہمارا جرم اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہم ممالک اسلامیہ کی حفاظت چاہتے ہیں۔

(۱۸) اگر کوئی ظالم دفاع کو بھی جرم سمجھا کرے ہم تو اسکو سرداری سمجھتے ہیں۔

(۱۹) اور اگر ظالم زمانہ ہم سے خیانت کرے تو خائنوں کا معاون مت ہو بلکہ جب حق آشکارا ہو جائے تو اس کا اتباع کر۔

مدح المذموم

حسن الجھل	جہالت کی خوبی	وقال آخر

لئن کنت محتاجا الی الحلم اننی	الی الجھل فی بعض الاحایین احوج
وما کنت ارضی الجھل خدنا وصاحبا	ولکننی ارضی بہ حین احرج
فان قال قوم ان فیہ سماجۃ	فقد صدقوا والذل بالحر اسمج
ولی فرس للحلم بالحلم ملجم	ولی فرس للجھل بالجھل مسرج
فمن شاء تقویمی فانی مقوم	ومن شاء تعویجی فانی معوج

حل لغات الحلم عقل ودانش، احایین جمع احیان، خدن دوست، ساتھی جمع اخدان، سماجۃ قباحت ملجم الجم الدابۃ لگام ڈالنا۔

تشریح:

(۱) بیشک میں عقل ودانش کا محتاج ہوں لیکن بعض اوقات اس سے کہیں زیادہ جہل کا محتاج ہوتا ہوں (۲) میں جہل سے رفیق اور دوست ہونے کی رو سے راضی نہیں بلکہ میں اس سے اس وقت راضی ہوتا ہوں جب میں تنگ دل ہوتا ہوں (۳) اگر کوئی یہ کہے کہ یہ بھی تو قباحت ہے تو ٹھیک ہے مگر ذلت وخواری شریف آدمی کیلئے اس سے بھی زیادہ قبیح ہے۔ (۴) میرے پاس ایک گھوڑا تو عقل کا ہے جس کو عقل کی لگام پہنائی گئی ہے اور ایک گھوڑا جہل کا ہے جس پر جہل کی کاٹھی لگی ہوئی ہے (۵) پس جو شخص مجھے سیدھا دیکھنا چاہے تو میں سیدھا ہوں اور جو مجھے ٹیڑھا دیکھنا چاہے تو میں ٹیڑھا ہوں۔ ؎ پھول میں پھول نہیں ہوں کانٹا ہوں کانٹوں میں امیر
یاروں یار نہیں ہوں عیار عیاروں میں ہوں

مدح الشیب	بڑھاپے کی تعریف	مسلم بن الولید

اَلشَّیْبُ کُرْہٌ وَکُرْہٌ اَنْ یُّفَارِقَنِیْ	اَعْجِبْ بِشَیْءٍ عَلَی الْبَغْضَاءِ مَوْدُوْدٌ

بڑھاپا ناگوار ہے اور اسکا مجھ سے جدا ہونا بھی ناگوار ہے اے مخاطب! اس شئی پر تعجب کر کہ ناگواری کے باوجود گوارا ہے۔

ابو الفتح البستی

یَا شَیْبَتِیْ دُوْمِیْ وَلَا تَتَرَحَّلِیْ	وَتَیَقَّنِیْ اَنِّیْ بِوَصْلِكِ مُوْلَعٌ
قَدْ کُنْتُ اَجْزَعُ مِنْ حُلُوْلِكِ مَرَّۃً	فَالْآنَ مِنْ خَوْفِ ارْتِحَالِكِ اَجْزَعُ

(۱) اے بڑھاپے ہمیشہ رہ، جا مت اور یقین کر کہ میں تیرے وصال کا بڑا ہی عاشق ہوں۔
(۲) اس سے پیشتر تو میں تیرے آنے سے گھبراتا تھا اور اب تیرے چلے جانے کے خوف سے زیادہ گھبرا رہا ہوں

besturdubooks.wordpress.com

آخر

فَأَمَّا الْمَشِيبُ فَصُبْحٌ بَدَا ۔۔۔ وَأَمَّا الشَّبَابُ فَلَيْلٌ أَفَلْ
سَقَى اللهُ هٰذَا وَهٰذَا مَعًا ۔۔۔ فَنِعْمَ الْمُوَلِّي وَنِعْمَ الْبَدَلْ

(۱) بڑھاپا صبح ہے جو طلوع ہو گئی اور جوانی رات تھی جو غروب ہو گئی ،
(۲) اللہ دونوں کو خوش رکھے جو غروب ہوا وہ بھی بہتر ہے اور جو بدل ملا وہ بھی بہتر ہے ۔

ابو الفتح کشاجم

تَفَكَّرْتُ فِي شَيْبِ الْفَتَى وَشَبَابِهِ ۔۔۔ فَأَيْقَنْتُ أَنَّ الْحَقَّ لِلشَّيْبِ وَاجِبُ
يُصَاحِبُنِي شَرْخُ الشَّبَابِ فَيَنْقَضِي ۔۔۔ وَشَيْبِي لِي حَتَّى الْمَمَاتِ مُصَاحِبُ

(۱) میں نے انسان کی جوانی اور بڑھاپے میں غور کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ بڑھاپے کا حق واجب ہے ۔
(۲) جوانی کا آغاز میرے ساتھ کچھ دن تک رہ کر ختم ہو جاتا ہے اور بڑھاپا میرے ساتھ مرنے تک جائے گا ۔

ابو عبد اللہ الاسباطی

لَا يَرُعْكِ الْمَشِيبُ يَا ابْنَةَ عَبْدِ اللهِ ۔۔۔ فَالشَّيْبُ زِينَةٌ وَوَقَارُ
إِنَّمَا تَحْسُنُ الرِّيَاضُ إِذَا مَا ۔۔۔ ضَحِكَتْ فِي خِلَالِهَا الْأَنْوَارُ

حل لغات راعک رد عا گھبرا دینا، خلال جمع خلل سایہ، انوار جمع نور کلی، شگوفہ۔ **تشریح**

(۱) اے عبد اللہ کی بیٹی ! بڑھاپا تجھے خوف زدہ نہ کرے کیونکہ بڑھاپا زینت و وقار ہے ۔
(۲) چمن کی بہار اسی وقت ہے جب اس کے سایہ میں کلیاں کھل کھلا اٹھیں ۔

زیاد بن زید

وَلَا أَتَمَنَّى الشَّرَّ وَالشَّرُّ تَارِكِي ۔۔۔ وَلٰكِنْ مَتَى أُحْمَلْ عَلَى الشَّرِّ أَرْكَبِ

میں شر نہیں چاہتا جبکہ وہ مجھے چھوڑنے والا ہو لیکن میں مجبور کر دیا جاتا ہوں تو سوار ہو جاتا ہوں ۔

وقال آخر

تَحَامَقْ مَعَ الْحَمْقَى إِذَا مَا لَقِيتَهُمْ ۔۔۔ وَلَاقِهِمْ بِالْجَهْلِ فِعْلَ ذَوِي الْجَهْلِ
وَخَلِّطْ إِذَا لَاقَيْتَ يَوْمًا مُخَلِّطًا ۔۔۔ يُخَلِّطُ فِي قَوْلٍ صَحِيحٍ وَفِي الْهَزْلِ
فَإِنِّي رَأَيْتُ الْمَرْءَ يَشْقَى بِعَقْلِهِ ۔۔۔ كَمَا كَانَ قَبْلَ الْيَوْمِ يَسْعَدُ بِالْعَقْلِ

besturdubooks.wordpress.com

(۱) جب تو احمقوں سے ملاقات کرے تو احمق بن اور جاہلانہ افعال کے ساتھ ان سے مل۔
(۲) اور جب تو بکواس کرنے والے سے ملے جو صحیح بات کو غلط بات کیساتھ ملائے تو تو بھی بکواس کر۔
(۳) کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ اس قسم کے مواقع میں آدمی اپنی عقلمندی کے باوجود بدنصیب بن کر رہ جاتا ہے جیسا کہ اس سے قبل بربنائے عقل نیک نصیب تھا۔

	الجُبْنُ	لِبَعْضِهِمْ

قَامَتْ تُشَجِّعُنِي هِنْدٌ فَقُلْتُ لَهَا	إِنَّ الشَّجَاعَةَ مَقْرُونٌ بِهَا الْعَطَبُ
لَا وَالَّذِي مَنَعَ الْأَبْصَارَ رُؤْيَتَهُ	مَا يَشْتَهِي الْمَوْتَ عِنْدِي مَنْ لَهُ أَرَبُ
لِلْحَرْبِ قَوْمٌ أَضَلَّ اللّٰهُ سَعْيَهُمْ	إِذَا دَعَتْهُمْ إِلَى نِيرَانِهَا وَثَبُوا
وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَا أَهْوَى فِعَالَهُمْ	لَا الْقَتْلُ يُعْجِبُنِي مِنْهُمْ وَلَا السَّلَبُ

حل لغات الجبن بزدلی، تشجعنی جرأت دلانا، العطب ہلاکت، ارب عقل، نیران جمع نار آگ، سلب مقتول کا ساز و سامان جو چھین لیا جائے۔ **تشریح**

(۱) ہند مجھے جرأت مند بنانا چاہتی تھی میں نے اس سے کہا کہ شجاعت کے ساتھ ہلاکت وابستہ ہے (۲) قسم ہے اس ذات کی جس کے دیدار نے آنکھوں کو روک دیا ہے (یعنی جس کے دیدار سے عاجز ہیں) میرے نزدیک دانشمند موت کی تمنا نہیں کرتا۔
(۳) لڑائی کیلئے وہ لوگ جنکو اللہ نے ناکام کر دیا ہو کہ جب لڑائی نے انکو اپنی آگ کی طرف بلایا تو فوراً کود پڑے۔
(۴) اور میں نہ انمیں سے ہوں اور نہ ان کے افعال کو پسند کرتا ہوں نہ مجھے انکا مقتول ہونا پسند ہے اور نہ ان کا مال و متاع۔

ذَمُّ الْمَذْمُومِ		ذَمُّ الْحَسَدِ	

حُكِيَ عَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّهُ قَالَ تَتَبَّعْتُ مَا عَرَفْتُهُ مِنْ دَوَاوِينِ الشُّعَرَاءِ قَدِيمِهِمْ وَمُحْدَثِيهِمْ فَوَجَدْتُ أَبَا تَمَّامٍ مُنْفَرِدًا بِمَعْنَى قَوْلِهِ ؎

بعض سے منقول ہے کہ متقدمین و متاخرین شعراء کے جن دیوانوں سے میں واقف ہوں ان میں بہت چھان بین کی ابو تمام کو اس مضمون کے ادا کرنے میں منفرد پایا۔

وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ نَشْرَ فَضِيلَةٍ	طُوِيَتْ أَتَاحَ لَهَا لِسَانَ حَسُودِ
لَوْلَا التَّخَوُّفُ لِلْعَوَاقِبِ لَمْ يَزَلْ	لِلْحَاسِدِ النُّعْمَى عَلَى الْمَحْسُودِ

(۱) جب اللہ رب العزت کسی مخفی فضیلت کو شہرت دینا چاہتا ہے تو حاسدوں کی زبان کو اس کے مشہور کرنے کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔
(۲) اگر انجام کا اندیشہ نہ ہوتا تو ہمیشہ حاسدوں کو بسبب محسود کے نعمت حاصل رہتی۔

besturdubooks.wordpress.com

تفكروا في أحسن من بين هذه الأبيات

ان اشعار میں بہترین شعر کا سوچ کر انتخاب کرو !

النابغة الذبياني

ولا عيب فيهم غير أن سيوفهم | بهن فلول من قراع الكتائب

انہیں اس کے سوا اور کوئی عیب نہیں کہ ان کی تلواروں میں ان گنت لشکروں کو مارنے کی وجہ سے دندانے پڑ گئے ہیں

ولبعضهم

ولا عيب فيكم غير أن ضيوفكم | تعاب بنسيان الأحبة والوطن

تم میں اس کے سوا کوئی عیب نہیں کہ تمہارے مہمانوں کو احباب اور وطن بھول جانے کا عیب لگایا جاتا ہے

الشيخ صفي الدين الحلي

لا عيب فيهم سوى أن النزيل بهم | يسلو عن الأهل والأوطان والحشم

ان میں اس کے سوا کوئی عیب نہیں کہ ان کا مہمان اہل و عیال، وطن عزیز اور حشم و خدم سب کو بھول جاتا ہے۔

لبعضهم (لم أطلع على إسمه)

لا عيب فيهم سوى أن لا ترى لهم | ضيفا يجوع ولا جارا بمهتضم

ان میں اس کے سوا کوئی عیب نہیں کہ تو ان کے مہمان کو بھوکا اور ہمسایہ کو مظلوم نہیں دیکھتا۔

عدم الاكتراث بما تفوه به الناس

لوگوں کی بکواس سے لاپرواہی

لبعضهم

وما أحد من ألسن الناس سالما | ولو أنه ذاك النبي المطهر
فإن كان مقداما يقولون أهوج | وإن كان مفضالا يقولون مبذر

besturdubooks.wordpress.com

وَإِنْ كَانَ سِكِّيتًا يَقُولُونَ أَبْكَمُ ۔۔۔ وَإِنْ كَانَ مِنْطِيقًا يَقُولُونَ مِهْذَرُ

وَإِنْ كَانَ صَوَّامًا وَبِاللَّيْلِ قَائِمًا ۔۔۔ يَقُولُونَ زَوَّارًا يُرَائِي وَيَمْكُرُ

فَلَا تَكْتَرِثْ بِالنَّاسِ فِي الْمَدْحِ وَالثَّنَا ۔۔۔ وَلَا تَخْشَ غَيْرَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

حلِ لغات: اکتراث، پرواہ کرنا، تفوہ، بولنا، السن جمع لسان زبان، مقدام بہت پیش قدمی کرنیوالا، احمق لمبا بیوقوف۔ مفضال، فیاض۔ مبذر فضول خرچی کرنیوالا، سکیت بہت خاموش، ابکم گونگا۔ مہذر بکواس کرنیوالا، زوّار، بڑا پاپی۔

تشریح (۱) لوگوں کی زبان سے تو کوئی شخص بھی محفوظ نہیں رہا اگرچہ وہ نبی پاک ہی کیوں نہ ہوں۔

(۲) پس اگر کوئی پیش قدمی کرنیوالا ہو تو کہتے ہیں کہ احمق ہے اور اگر کوئی سخی ہو تو کہتے ہیں کہ فضول خرچ ہے۔

(۳) اگر کوئی زیادہ خاموش ہو تو کہتے ہیں کہ گونگا ہے اور اگر کوئی بلیغ و زباں آور ہو تو کہتے ہیں کہ فضول گو اور بکّی ہے۔

(۴) اور اگر کوئی روزہ دار تہجد گذار ہو تو کہتے ہیں کہ جھوٹا مکار ریاکار ہے۔

(۵) پس تو بُرائی بھلائی میں لوگوں کی پرواہ نہ کر بلکہ اللہ سے ڈرتا رہ، اللہ سب سے بڑا ہے۔

وَقَالَ الشَّاعِرُ

إِنْ عَابَ نَاسٌ عَلَى مَقَالِي ۔۔۔ فَلَيْسَ بِي قَوْلُهُمْ يَضِيرُ

قَدْ قِيلَ إِنَّ الْقُرْآنَ سِحْرٌ ۔۔۔ وَمَا يَقُولُ الرَّسُولُ زُورٌ

حلِ لغات: یضیر ضیرا نقصان دینا، زور جھوٹ۔ **تشریح**

(۱) اگر کوئی میری بات پر عیب لگائے تو میرے لئے نقصان دہ نہیں۔

(۲) کیونکہ کہنے والوں نے تو یہاں تک کہدیا ہے (العیاذ باللہ) کہ قرآن جادو ہے اور نبی کا فرمان فریب ہے (استغفراللہ)

كِتْمَانُ الْأَسْرَارِ — راز داری! — لِبَعْضِهِمْ

إِذَا الْمَرْءُ أَفْشَى سِرَّهُ بِلِسَانِهِ ۔۔۔ وَلَامَ عَلَيْهِ غَيْرَهُ فَهُوَ أَحْمَقُ

إِذَا ضَاقَ صَدْرُ الْمَرْءِ عَنْ سِرِّ نَفْسِهِ ۔۔۔ فَصَدْرُ الَّذِي يَسْتَوْدِعُ السِّرَّ أَضْيَقُ

(۱) جب آدمی خود اپنی زبان سے اپنا راز ظاہر کرے اور افشاء پر دوسرے کو ملامت کرے تو وہ خود احمق ہے۔

(۲) جب رازدار کا سینہ اپنے راز سے تنگ ہوگا تو جس کے پاس وہ راز کو رکھ رہا ہے اس کا سینہ اس سے زیادہ تنگ ہوگا۔

اَلشَّدَائِدُ — عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي عُتْبَةَ الْمَهْي

كُلُّ الْمَصَائِبِ قَدْ تَمُرُّ عَلَى الْفَتَى ۔۔۔ فَتَهُونُ غَيْرَ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ

انسان پر ہر طرح کی مصیبتیں گذرتی ہیں اور وہ سب آسان ہوجاتی ہیں سوائے دشمنوں کی خوشی کے۔

besturdubooks.wordpress.com

العبّاس بن الاحنف

صِرْتُ کَأَنِّیْ ذُبَالَۃٌ نُصِبَتْ	تُضِیْئُ لِلنَّاسِ وَھِیَ تَحْتَرِقُ

میں تو ایسا ہو گیا جیسے چراغ کی بتی کہ وہ دوسروں کیلئے روشنی کرتی ہے اور خود جلتی رہتی ہے۔

وله ایضاً

کَفٰی حَزَنًا اَنَّ التَّبَاعُدَ بَیْنَنَا	وَقَدْ جَمَعَتْنَا وَالْاَحِبَّۃَ دَارُ

رنج و غم کیلئے یہ کافی ہے کہ ہمارے درمیان بعد ہے جب کہ ہم کو اور دوستوں کو گھر جمع کر چکا ہے۔

الحجاج الحارثی

اِذَا مَا اَھَانَ امْرُؤٌ نَفْسَہٗ	فَلَا اَکْرَمَ اللّٰہُ مَنْ یُکْرِمُہٗ

جب آدمی خود کو بے وقعت کرلے تو خدا اس کی عزت کرنیوالے کو باعزت نہ کرے گا۔

وقال اٰخر

صَبَرْتُ عَلٰی مَا لَوْ تَحَمَّلَ بَعْضَہٗ	جِبَالُ شَرَاۃٍ اَصْبَحَتْ تَتَصَدَّعُ
مَلَکْتُ دُمُوْعَ الْعَیْنِ حَتّٰی رَدَدْتُّھَا	اِلٰی بَاطِنٍ فَالْعَیْنُ فِی الْقَلْبِ تَدْمَعُ

(۱) میں نے ایسی ایسی مصیبتوں پر صبر کیا ہے کہ اگر مقام شراۃ کے پہاڑ ان میں سے بعض کو اٹھائیں تو وہ پھٹ پڑیں۔
(۲) میں نے آنکھ کے آنسوؤں پر کنٹرول کر لیا اور ان کو باطن کی طرف لوٹا دیا پس اب آنکھ دل میں آنسو بہا رہی ہے۔

وقال الفقیہ الحافظ ابو محمد بن حزم

لَا تَشْمَتَنَّ حَاسِدًا اِنْ نَکْبَۃٌ عَرَضَتْ	فَالدَّھْرُ لَیْسَ عَلٰی حَالٍ بِمُتَّرِکٍ
فَالْحُرُّ کَالتِّبْرِ یُلْقٰی تَحْتَ مِنْفَخَۃٍ	طَوْرًا وَطَوْرًا یُرٰی تَاجًا عَلٰی مَلِکٍ

(۱) اگر کوئی مصیبت پیش آجائے تو حاسد کو خوش نہیں ہونا چاہیے کیونکہ زمانہ ایک حالت پر چھوڑنے والا نہیں ہے۔
(۲) پس شریف آدمی سونے کی طرح ہے کہ کبھی دھونکنی کے نیچے ڈالا جاتا ہے اور کبھی بادشاہ کے سر پر تاج نظر آتا ہے۔

حسن المخاصمۃ | خوبیٔ اختلاف | ابن جابر

اِنْ شِئْتَ اَنْ تَحْمِیَ الْعَدُوَّ وَقَدْ غَدَا	لَکَ صَاحِبًا یُوْلِی الْجَمِیْلَ وَیُحْسِنُ
فَاعْمَلْ کَمَا قَالَ الْخَبِیْرُ بِخَلْقِہٖ	فِیْ قَوْلِہٖ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ

besturdubooks.wordpress.com

(۱) اگر تو اپنے دشمن کو اپنے ساتھ بہتر سلوک کرتا ہوا دیکھنا چاہتا ہے
(۲) تو وہ کام کر جس کا حکم اللہ نے اس آیت میں کیا ہے: بدی کا دفعیہ ایسے برتاؤ سے کر جو بہت ہی اچھا ہو۔

قِلَّةُ المَالِ — قلت مال (کم مائیگی) — لبعضهم

اَلنَّفْسُ مَلْأَى مِنَ الْمَعَالِي ۔ وَالْكِيسُ صِفْرُ الْجَنَانِ خَالِ
فَلَيْتَ مَالِي كَمِثْلِ فَضْلِي ۔ وَلَيْتَ فَضْلِي كَمِثْلِ مَالِي

(۱) میرا نفس شرافتوں سے بھرا ہوا ہے اور تھیلی بالکل خالی ہے (۲) سو کاش میرا مال میرے فضل کے مثل اور میرا فضل میرے مال کے مثل ہوتا۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ

دَعِ الْاَيَّامَ تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ ۔ وَطِبْ نَفْسًا اِذَا نَزَلَ الْبَلَاءُ
وَلَا تَجْزَعْ لِحَادِثَةِ اللَّيَالِي ۔ فَمَا لِحَوَادِثِ الدُّنْيَا بَقَاءُ
اِذَا مَا كُنْتَ ذَا قَلْبٍ قَنُوعٍ ۔ فَاَنْتَ وَمَالِكُ الدُّنْيَا سَوَاءُ

(۱) زمانہ کو چھوڑ دو جو چاہے کرے تو نزول بلا کے وقت ہشاش بشاش رہ (۲) حوادث زمانہ سے مت گھبرا کیونکہ حوادث زمانہ کیلئے بقا نہیں ہے۔ (۳) جب تو قانع دل والا ہے تو تو اور مالک دنیا دونوں برابر ہیں۔

اَبُو اِسْحَاقَ الصَّابِي

اَلضَّبُّ وَالنُّونُ قَدْ يُرْجَى لِقَاؤُهُمَا ۔ وَلَيْسَ يُرْجَى اِلْتِقَاءُ اللُّبِّ وَالذَّهَبِ

حل لغات: ضب گوہ، جمع اضب، نون مچھلی جمع نینان، انوان، لب عقل، ذہب سونا۔ **تشریح:** گوہ اور مچھلی کا اجتماع تو ممکن ہو سکتا ہے لیکن عقل اور سونے کا جمع ہونا ممکن نہیں۔

وَقَالَ مَالِكُ بْنُ حَرِيْمٍ الْهَمْدَانِيُّ

اُنْبِئْتُ وَالْاَيَّامُ ذَاتُ تَجَارِبٍ ۔ وَتُبْدِيْ لَكَ الْاَيَّامُ مَا لَسْتَ تَعْلَمُ
بِاَنَّ ثَرَاءَ الْمَالِ يَنْفَعُ رَبَّهُ ۔ وَيُثْنِيْ عَلَيْهِ الْحَمْدَ وَهُوَ مُذَمَّمُ
وَاَنَّ قَلِيْلَ الْمَالِ لِلْمَرْءِ مُفْسِدٌ ۔ يَحُزُّ كَمَا حَزَّ الْقَطِيْعُ الْمُحَرَّمُ
يَرَى دَرَجَاتِ الْمَجْدِ لَا يَسْتَطِيْعُهَا ۔ وَيَقْعُدُ وَسْطَ الْقَوْمِ لَا يَتَكَلَّمُ

حل لغات: ثراء زیادتی مال، یحز ان، حز کاٹنا، القطیع چمڑا، المحرم غیر مدبوغ چمڑا۔ **تشریح:**
(۱) مجھے بتایا گیا ہے اور زمانہ بہت تجربہ کار ہے ایسی ایسی چیزیں ظاہر کرتا ہے جن سے تو بالکل ناآشنا ہے۔
(۲) یہ کہ مالدار کو اس کی مالداری نفع دیتی ہے اور اس کی تعریف کراتی ہے حالانکہ وہ برا ہے۔

(۲) اور بہ کہ تصوف اہل آدمی کیلئے باعث فساد ہے ایسے ہی کاٹ دیا جاتا ہے جیسے کچا چمڑا۔
(۳) بزرگی کے درجے کو دیکھتا ہے پا نہیں سکتا اور لوگوں کے درمیان بیٹھتا ہے بول نہیں سکتا۔

اَلشَّكْوٰى اِلَى الْاَصْدِقَاءِ	دوستوں سے شکوہ	وَقَالَ بَعْضُهُمْ

يَا غَائِبِيْنَ تَعَلَّلْنَا بِغَيْبَتِهِمْ	بِطِيْبِ دَهْرٍ وَلَا وَاللهِ لَمْ يَطِبِ
ذَكَرْتُ وَالْكَاْسُ فِيْ كَفِّيْ لَيَالِيْكُمْ	فَالْكَاْسُ فِيْ رَاحَةٍ وَالْقَلْبُ فِيْ تَعَبِ

(۱) اے دور جانیوالو! ہم خوشگوار زمانے کے سبب تمہاری یاد سے غافل ہوگئے لیکن زمانہ بھی خوشگوار نہ ہوا۔
(۲) میرے ہاتھ میں جام ہے اسی حالت میں تمہاری راتیں یاد آگئیں پس جام ہاتھ میں ہے اور دل بے چینی میں ہے۔

كَتَبَ اَبُوْدُلَفٍ اِلَى ابْنِ طَاهِرٍ يُعَاتِبُهُ	ابودلف نے ابن طاہر کو سرزنش کرتے ہوئے لکھا۔

اِخَاؤُكُمْ كَالْوَرْدِ لَيْسَ بِدَائِمٍ	وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَدُوْمُ لَهٗ عَهْدٌ
وَعَهْدِيْ لَكُمْ كَالْاٰسِ حُسْنًا وَبَهْجَةً	لَهٗ وَرَقٌ خُضْرٌ اِذَا فَنِيَ الْوَرْدُ

حل لغات: اخاء۔ مصدر ہے بھائی یا دوست بننا، الورد گلاب، آس ایک درخت ہے جو ریحان کے نام سے مشہور ہے بہجۃ رونق، ورق پتا، خضر سبز ۔ تشریح۔
(۱) تمہاری دوستی گلاب کی طرح ہے کہ دوام پذیر نہیں اور جو چیز دوام پذیر نہ ہو اس میں کوئی خوبی نہیں ہوتی (۲) اور میری دوستی ریحان کی طرح ہے کہ ہمیشہ تروتازہ رہتا ہے اور اس کے پتے اس وقت بھی سرسبز رہتے ہیں جب کہ گلاب فنا ہوچکا ہوتا ہے

فَاَجَابَهُ ابْنُ طَاهِرٍ	ابن طاہر نے ابودلف کو جواب دیا۔

اَشْبَهْتَ عَهْدَ الْوَرْدِ فِيْمَا ذَمَمْتَهٗ	وَهَلْ زَهْرَةٌ اِلَّا وَسَيِّدُهَا الْوَرْدُ
اِخَاؤُكُمْ كَالْاٰسِ مُرٌّ مَذَاقُهٗ	وَلَيْسَ لَهٗ فِي الرِّيْحِ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ

حل لغات: زہرۃ کلی، مر تلخ، مذاق مزہ ۔ تشریح۔
(۱) تو نے گلاب کو اس کی مذمت کرتے ہوئے تشبیہ دی ہے حالانکہ کوئی کلی نہیں جس کا سردار گلاب نہ ہو
(۲) تمہاری دوستی ریحان کی طرح ہے جو بدمزہ ہوتا ہے مزید برآں اس میں خوشبو نہیں ہوتی نہ اول نہ آخر

لِلْاِمَامِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اِذَا بُلِيْتَ بِعَثْرَةٍ فَاصْبِرْ لَهَا	صَبْرَ الْكَرِيْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَحْزَمُ
لَا تَشْكُوَنَّ اِلَى الْخَلَائِقِ اِنَّمَا	تَشْكُو الرَّحِيْمَ اِلَى الَّذِيْ لَا يَرْحَمُ

(۱) جب تو حیرانی میں مبتلا ہوجائے تو شریفوں کی طرح صبر کر کیونکہ سب سے بڑی دانائی اور ہوشیاری یہی ہے۔
(۲) مخلوق سے ہرگز شکایت نہ کرنا کیونکہ اس صورت میں تو رحیم کی شکایت اس سے کرے گا جو رحم نہیں کرسکتا۔

اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِهِمْ	لوگ اپنے بادشاہوں کے طریقہ پر چلتے ہیں۔

اِذَا کَانَ رَبُّ الْبَیْتِ بِالدَّفِّ مُوْلِعًا	فَشِیْمَةُ اَهْلِ الْبَیْتِ کُلِّهِمْ رَقْصٌ

جب صاحب خانہ دف کا دلدادہ ہو تو گھر والوں کی عادت ناچنے گانے کی ہوگی۔

لَابُدَّ لِلْمَلِكِ مِنَ الْاِعْطَاءِ	بادشاہوں کیلئے سخاوت ضروری ہے۔

اِذَا لَمْ یَکُنْ مَلِكٌ وَاهِبَةٌ	فَدَعْهُ فَدَوْلَتُهٗ ذَاهِبَةٌ

جب بادشاہ بخشش کرنیوالا نہ ہو تو اُسے چھوڑ اس کی دولت ختم ہونے والی ہے

اَلظَّرَافَةُ	خوش طبعی !	اِبْنُ تَمِیْمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی

قَالُوْا اَرَیْنَاكَ کُلَّ وَقْتٍ	تَهِیْمُ بِالشُّرْبِ وَالْغِنَاءِ	فَقُلْتُ اِنِّیْ فَتًی تَنَوَّخِیْ	اَعِیْشُ بِالْمَاءِ وَالْهَوَاءِ

لوگوں نے مجھ سے کہا ہم تجھے ہر وقت شراب نوشی اور گانے میں آوارہ پھرتے ہوئے دیکھتے ہیں میں نے کہا میں قانع آدمی ہوں صرف پانی اور ہوا پر گزر کرتا ہوں

حُسْنُ الْاِسْتِیْذَانِ	اجازت طلبی کا بہترین انداز	وَلِبَعْضِهِمْ

یَا مَعْدِنَ الْفَضْلِ وَطَوْدَ السَّخَا عَبْدُكَ بِالْبَابِ فَقُلْ مُنْعِمًا	لَا زِلْتَ مِنْ بَحْرِ النَّدٰی تَغْتَرِفُ یَدْخُلُ اَوْ یَصْبِرُ اَوْ یَنْصَرِفُ

(۱) اے معدن فضل و کوہِ سخا، تو ہمیشہ دریائے سخاوت سے سیراب ہوتا ہے۔
(۲) تیرا غلام دروازہ پر حاضر ہے پس مرحبا کہہ تاکہ وہ اندر آجائے یا صبر کرے یا واپس ہوجائے۔

اَلشَّیْبُ	بڑھاپا !	وَلِاٰخَرَ

وَلِیْ خَطٌّ وَلِلْاَیَّامِ خَطٌّ	وَبَیْنَهُمَا مُخَالَفَةُ الْمِدَادِ	فَاَکْتُبُهٗ سَوَادًا فِیْ بَیَاضٍ	وَتَکْتُبُهٗ بَیَاضًا فِیْ سَوَادٍ

(۱) میرا بھی ایک خط ہے اور زمانہ کا بھی ایک خط ہے مگر ان دونوں میں روشنائی مختلف ہے۔ (۲) میں سفید سیاہ (کاغذ) میں لکھتا ہوں اور وہ سیاہ (بالوں) میں سفید لکھتا ہے۔	وَلِبَعْضِهِمْ

وَلَمَّا رَاَیْتُ الشَّیْبَ اَیْقَنْتُ اَنَّهٗ اِذَا ابْیَضَّ خُضْرُ النَّبَاتِ فَاِنَّهٗ	نَذِیْرٌ لِجِسْمِیْ بِانْهِدَامِ بِنَائِهٖ دَلِیْلٌ عَلٰی اسْتِحْصَادِهٖ وَفَنَائِهٖ

میں نے بڑھاپے کو دیکھ کر یقین کرلیا کہ یہ میرے جسم کو اس ... کے منہدم ہونے کا ... ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

کیونکہ جب سبز گھاس سفید ہونے لگے تو یہ اس کے کٹنے اور فنا ہونے کی دلیل ہے۔

وقال الوليد بن حزم

ثلاث وستون قد جزتها ... فماذا تؤمل أو تنتظر
وحل عليك نذير المشيب ... فما ترعوي أو فما تزدجر
تمر لياليك مر الحثيث ... وأنت على ما أرى مستمر
فلو كنت تعقل ما ينقضي ... من العمر لاعتضت خيرا بشر
فما لك لا تستعد إذن ... لدار المقام ودار المقر
أترغب عن فجأة المنون ... وتعلم أن ليس منها مفر
فأما إلى جنة أزلفت ... وأما إلى سقر تستعر

حل لغات | جزت (ن) جوزا گزر جانا، تؤمل اُمید کرنا، حثیث تیز رفتار، منون موت، مفر جائے فرار، أزلفت (ن) زلفا قریب ہونا، تستعر النار بھڑکنا۔

تشریح

(۱) تیری عمر کے تریسٹھ سال گذر گئے اب کاہے کی اُمید اور انتظار کرتا ہے۔
(۲) تیرے پاس بڑھاپے کا قاصد پہنچ چکا ہے پس تو اب بھی نہیں رُکتا اور باز نہیں آتا۔
(۳) تیری راتیں بڑی تیزی سے گذر رہی ہیں اور میں تجھے ایک ہی حالت پر باقی دیکھ رہا ہوں۔
(۴) تیری عمر کا جو حصہ گذر گیا اگر تو اس کو سمجھتا تو برائی کے بدلے نیکی کرتا۔
(۵) سوچ تجھے کیا ہوا کہ تو اب بھی دائمی قیام گاہ (آخرت) کیلئے تیاری نہیں کرتا۔
(۶) کیا تو موت کے اچانک آجانے سے اعراض کرتا ہے حالانکہ تو جانتا ہے کہ اس سے مفر نہیں ہو سکتا۔
(۷) پس یا تو جنت کی طرف جانا ہوگا جو مؤمنین کے لئے نزدیک کردی جائیگی اور یا جہنم کی طرف جو دھکتی ہوگی۔

وقال الآخر

سألت من الأطبا ذات يوم ... خبيرا مم شيبي؟ قال: بلغم
فقلت له على غير احتشام ... لقد أخطأت فيما قلت بل غم

(۱) میں نے ایک روز حاذق طبیب سے دریافت کیا کہ میرا بڑھاپا کس سبب سے ہے؟ اس نے کہا: بلغم سے!
(۲) میں نے اس سے بلا جھجک کہدیا کہ آپ نے غلط کہا ہے بلکہ بڑھاپا غم کی وجہ سے آیا ہے۔

ذمة

قالت وقد راعها مشيبي ... كنت ابن عم فصرت عما
وستهزأت بي فقلت أيضا ... قد كنت بنتا فصرت أما

(۱) ایک عورت نے میرے بڑھاپے سے خائف ہو کر مجھ سے کہا تو چچا زاد بھائی تھا اب تو خود ہی چچا ہو گیا۔
(۲) اس نے میرے ساتھ دل لگی کی سو میں نے بھی کہدیا کہ پہلے تو لڑکی تھی اب ماں ہو گئی۔

لِاَبِیْ عِمْرَانَ مُوْسٰی بْنِ عِمْرَانَ	انجام بینی	اَلنَّظْرُ فِی الْعَوَاقِبِ

لَا تَبْكِ ثَوْبَكَ اِنْ اَبْلَيْتَ جِدَّتَهٗ ۔۔۔ وَابْكِ الَّذِیْ اَبْلَتِ الْاَيَّامُ مِنْ بَدَنِكَ
وَلَا تَكُوْنَنَّ مُخْتَالًا بِجِدَّتِهٖ ۔۔۔ فَرُبَّمَا كَانَ هٰذَا الثَّوْبُ مِنْ كَفَنِكَ
وَلَا تَعَفْهُ اِذَا اَبْصَرْتَهٗ دَنِسًا ۔۔۔ فَاِنَّمَا اكْتَسَبَ الْاَوْسَاخَ مِنْ دَنَسِكَ

(۱) اپنے کپڑے پرست رو اگر (پہنتے پہنتے) پرانا کر دیا ہے تو نیا بنالے گا، اس پر رو کہ مرور ایام (درازی عمر) نے تیرا بدن پرانا کر دیا۔
(۲) کپڑا نیا ہونے پر ست اکڑ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہی کپڑا تیرا کفن بنے۔
(۳) کپڑے کو میلا کچیلا دیکھ کر نفرت مت کر کیونکہ یہ تیرے ہی میل کچیل سے میلا ہوا ہے۔

اَبُوْوَهْبِ الْقُرْطُبِیْ

تَنَامُ وَقَدْ اُعِدَّ لَكَ السُّهَادُ ۔۔۔ وَتُوْقِنُ بِالرَّحِيْلِ وَلَيْسَ زَادٌ
وَتُصْبِحُ مِثْلَ مَا تُمْسِیْ مُضِيْعًا ۔۔۔ كَاَنَّكَ لَسْتَ تَدْرِیْ مَا الْمُرَادُ
اَتَطْمَعُ اَنْ تَفُوْزَ غَدًا هَنِيْئًا ۔۔۔ وَلَمْ يَكُ مِنْكَ فِی الدُّنْيَا اجْتِهَادٌ
اِذَا فَرَّطْتَ فِیْ تَقْدِيْمِ زَرْعٍ ۔۔۔ فَكَيْفَ يَكُوْنُ مِنْ عَدَمٍ حَصَادٌ

حل لغات سُہاد بے خوابی، زاد توشہ، فرّطت کوتاہی، حصاد درانتی سے کھیتی کاٹنا۔ تشریح

(۱) تو سوتا ہے حالانکہ تیرے لئے بے خوابی تیار کی گئی ہے اور تجھے کوچ کرنے کا یقین ہے حالانکہ تیرے پاس کچھ توشہ نہیں ہے۔
(۲) تو شام کی طرح صبح بھی بیکاری میں گنواتا ہے گویا کہ تو مقصد اور مراد کو جانتا ہی نہیں۔
(۳) دنیا میں کوشش کئے بغیر قیامت کے روز کامیاب ہونا چاہتا ہے۔
(۴) جب تو نے پہلے کھیتی بونے میں کوتاہی کی ہے تو پھر بغیر بوئے کھیتی کیسے کاٹی جا سکتی ہے۔

عَلِیُّ بْنُ الْجَهْمِ

سَرَّ مَنْ عَاشَ مَالُهٗ فَاِذَا ۔۔۔ حَاسَبَهُ اللّٰهُ سَرَّهُ الْاِعْدَامُ

آدمی کو زندگی میں اس کا مال خوش کن ہوتا ہے اور جب خدا حساب لیگا تو اس کو ناداری خوش کن ہو گی۔

شِهَابُ الدِّيْنِ الْاَنْدَلُسِیْ

يَا مَنْ تَجَلَّدَ لِلزَّمَانِ ۔۔۔ اَمَا زَمَانُكَ مِنْكَ اَجْلَدْ ۔۔۔ سَلَّطْتَهٗ فَاَنَاكَ عَلٰی هَوَاكَ

bestudubooks.wordpress.com

وعد یومک لیس من غد ‏| ان الحیوة مزارع ‏| فازرع بما قد شئت تحصد

والناس لا یبقی سوی ‏| آثارهم والعین تفقد ‏| او ما سمعت بمن مضی

هذا ایذم وذاک یحمد ‏| المال ان اصلحته ‏| یصلح وان افسدت یفسد

(۱) اے وہ شخص کہ تو زمانہ کو زور دکھلاتا ہے یاد رکھ کہ زمانہ تجھ سے زیادہ طاقت ور ہے (۲) اپنی عقل کو اپنی خواہشات پر غالب کر اور یہ سمجھ کہ تیرا آج کا دن کل سے وابستہ ہی نہیں (۳) بیشک زندگی کھیتی ہے پس جو تو کاٹنا چاہے وہی بو۔

(۴) لوگوں کے صرف آثار باقی رہ جائیں گے ذات سب کی فنا ہو جائیگی۔

(۵) کیا تو نے گذشتہ لوگوں کے متعلق نہیں سنا کہ کسی کو برا کہا جاتا ہے اور کسی کی تعریف کی جاتی ہے

(۶) اگر تو مال کو اچھا بنائے گا تو اچھا ہو جائے گا اور خراب کرے گا تو خراب ہو جائیگا۔

الشیخ بهاء الدین الاملی

الا یا خائضا بحر الامانی ‏| هداك الله من هذا التوانی ‏| اضعت العمر عصیانا وجهلا

فمهلا ایها المغرور مهلا ‏| مضی عهد الشباب وانت غافل ‏| وفی ثوب العمی والغی رافل

الی کم کالبهائم انت هائم ‏| وفی وقت الغنائم انت نائم ‏| وطرفك لا یری الا طموحا

ونفسك لم تزل ابدا جموحا ‏| وقلبك لا یفیق عن المعاصی ‏| فویلك یوم یؤخذ بالنواصی

حل لغات خائض خاض (ن) خوضا داخل ہونا، امانی جمع امنیۃ آرزو، التوانی سستی، قصور، الغی گمراہی، رافل رفل (ن) رفلا دامن گھسیٹتے ہوئے ناز سے چلنا، ہائم حیران، غنائم جمع غنیمۃ، طرف آنکھ، طموحا طمح (ن) طمحا طماحا لبصرہ نگاہ اٹھانا جموحا (ف) الفرس سرکشی کرنا، سوار کے قابو میں نہ آنا، نواصی جمع ناصیۃ پیشانی۔

تشریح

(۱) اے امیدوں کے دریا میں ڈوبے ہوئے اس کوتاہی سے اللہ تیری ہدایت کرے۔

(۲) تو نے نافرمانی اور نادانی میں ساری عمر برباد کر دی سو باز آ اے فریب خوردہ باز آ۔

(۳) جوانی کا زمانہ گذر گیا اور تو غافل ہے اور اندھے پن اور گمراہی کے لباس میں اکڑتا پھرتا ہے۔

(۴) تو چوپایوں کی طرح کب تک مارا مارا پھرتا رہے گا اور اوقات غنیمت میں کب تک سوتا رہے گا۔

(۵) تیری نگاہ ہمیشہ اوپر ہی اٹھی رہی اور تیرا نفس ہمیشہ سرکش ہی رہا۔

(۶) اور تیرا دل معاصی سے کبھی ہوش میں نہیں آتا سو اس دن تیرے لئے ہلاکت ہو گی جس دن پیشانیاں پکڑی جائیں گی۔

وقال آخر

وما اهل الحیوة لنا باهل ‏| ولا دار الفناء لنا بدار

وما اموالنا الا عوار ‏| سیاخذها المعیر من المعار

(۱) اور دُنیا والے ہمارے ہیں اور دُنیا ہمارا گھر ہے (۲) ہمارا مال عاریت ہے۔ عاریت پر دینے والا پھیرلے لیگا۔

لِاَبِی الطَّیِّبِ الْمُتَنَبِّی

اَلظُّلْمُ مِنْ شِیَمِ النُّفُوْسِ فَاِنْ تَجِدْ	ذَا عِفَّةٍ فَلِعِلَّةٍ لَا یَظْلِمُ
وَمِنَ الْبَلِیَّةِ عَذْلُ مَنْ لَا یَرْعَوِیْ	عَنْ جَهْلِهٖ وَخِطَابُ مَنْ لَا یَفْهَمُ
وَالذُّلُّ یُظْهِرُ فِی الذَّلِیْلِ مَوَدَّةً	وَاَوَدُّ مِنْهُ لِمَنْ یَوَدُّ الْاَرْقَمُ
وَمِنَ الْعَدَاوَةِ مَا یَنَالُكَ نَفْعُهٗ	وَمِنَ الصَّدَاقَةِ مَا یَضُرُّ وَیُؤْلِمُ

حلِ لغات: شِیَم جمع شِیمۃ عادت، عِفّۃ پاکدامنی، پرہیزگاری، اَلبَلِیّۃ مصیبت، عَذْل ملامت کرنا، لَا یَرْعَوِی، ارعواء باز رہنا، رجوع کرنا، الارقم کوڑیالا سانپ۔

تشریح

(۱) ستمگاری نفوس کی سرشت میں داخل ہے سو اگر تو ایسے شخص کو پاوے جو ظلم سے بچتا ہو تو وہ کسی وجہ خاص کی وجہ سے ظلم نہیں کرتا۔
(۲) منجملہ مصائب کے ہے اس شخص کو ملامت کرنا جو اپنی نادانی سے باز نہ آئے اور اس شخص کا خطاب کرنا جو نا سمجھ ہو۔

عجیب بات تو دیکھو کہ کلموہی گُنجی ❊ حضور بلبل بستاں کرے نوا سنجی ؎

(۳) ذلت حقیر میں دوستی کو ظاہر کراتی ہے حالانکہ ذلیل جس سے اپنی دوستی کا اظہار کرے اس کے حق میں ذلیل کی نسبت کوڑیالا سانپ زیادہ قابل دوستی ہے۔

بر تملقہائے دشمن تکیہ کردن ابلہی ست ❊ پائے بوس سیل از پا افگند دیوار را ؎

(۴) بعض دشمنی ایسی ہوتی ہے کہ تجھ کو اس کا فائدہ پہنچتا ہے اور بعض دوستی ایسی ہوتی ہے کہ تجھ کو اور درد پہنچاتی ہے۔

اِنِّیْ اُصَاحِبُ حِلْمِیْ وَهُوَ بِیْ كَرَمٌ	وَلَا اُصَاحِبُ حِلْمِیْ وَهُوَ بِیْ جُبُنٌ
وَلَا اُقِیْمُ عَلٰی مَالٍ اُذَلُّ بِهٖ	وَلَا اَلَذُّ بِمَا عِرْضِیْ بِهٖ دَرِنٌ

(۱) میں اپنے حلم کو اس وقت تک ساتھ رکھتا ہوں جب تک وہ میرے لئے باعث عزت ہو اور جب وہ بزدلی شمار ہونے لگے تو میں اس کو ساتھ نہیں رکھتا۔
(۲) میں ایسے مال پر نہیں جمتا جس سے کہ میں ذلیل ہوں اور مجھے اس چیز میں مزہ نہیں آتا جس سے میری آبرو میلی ہو۔

مَنِ اقْتَضٰی بِسِوَی الْهِنْدِیِّ حَاجَتَهٗ	اَجَابَ كُلَّ سُؤَالٍ عَنْ هَلٍ بِلَمِ

جو شخص ہندی تلوار کے بغیر اپنی حاجت طلب کریگا تو وہ ہر سائل کو جواب نفی میں دیگا یعنی تلوار کے بغیر کامیابی ممکن نہیں ہے۔

وَمَا كُلُّ هَاوٍ لِلْجَمِیْلِ بِفَاعِلٍ	وَلَا كُلُّ فَعَّالٍ لَهٗ بِمُتَمِّمِ

ہر نیک کام کا قصد کرنیوالا کر گذرنیوالا نہیں ہوتا اور نہ ہر کام کرنیوالا اس کو کما حقہٗ تمام کرتا ہے۔

ذُو الْعَقْلِ یَشْقٰی فِی النَّعِیْمِ بِعَقْلِهٖ	وَاَخُو الْجَهَالَةِ فِی الشَّقَاوَةِ یَنْعَمُ
وَالْهَمُّ یَخْتَرِمُ الْجَسِیْمَ نَحَافَةً	وَیُشِیْبُ نَاصِیَةَ الصَّبِیِّ وَیُهْرِمُ
فَلَا عَبَرَتْ بِیْ سَاعَةٌ لَا تُعِزُّنِیْ	وَلَا صَحِبَتْنِیْ مُهْجَةٌ تَقْبَلُ الظُّلْمَا

(۱) عقلمند ناز و نعمت میں تنگی اور بدنصیب رہتا ہے اور جاہل بدنصیبی کے باوجود چین اڑاتا ہے کیونکہ اس کو فکر لاحق نہیں ہوتا۔

دیوانہ باشش تا غم تو دیگران خورند ❊ عاقل مباش تا غم دیگران خوری

(۲) غم شخص جسیم کو بسبب لاغری کے ہلاک اور مونہے پیشانی نوعمر کو سفید اور بیوقوف بوڑھا کر دیتا ہے (۳) سو مجھ پر ایسی ساعت نہ گذرے جو میری عزت کا باعث نہ ہو اور ایسی جان میسر کے پاس نہ رہے جو لوگوں کا ظلم قبول کرے۔

سوى وجع الحسّاد داوِ فإنّه ❊ إذا حلّ في قلبٍ فليس يحولُ
ولا تطمعنّ في حاسدٍ في مودّةٍ ❊ وإن كنتَ تبديها له وتنيلُ
يهون علينا أن تُصابَ جسومُنا ❊ وتسلمَ أعراضٌ لنا وعقولُ

(۱) حاسدوں کے درد کے علاوہ دیگر امراض کا علاج کر کیونکہ مرض حسد جب کسی دل میں ٹھہر جاتا ہے تو پھر زائل نہیں ہوتا۔

(۲) حاسد سے محبت کی طمع مت کر اگرچہ تو اس سے محبت ظاہر کرے اور اس کو عطا بخشے۔

(۳) ہم کو یہ آسان ہے کہ ہمارے جسم لڑائی میں زخموں وغیرہ کی مصیبت پہنچائے جائیں اور ہماری آبروئیں اور عقلیں سلامت رہیں۔

ومن كان عزمي بين جنبيه حثّه ❊ وخيّل طول الأرض في عينه شبرا
إذا اعتاد الفتى خوض المنايا ❊ فأهون ما تمرّ به الوحولُ
رماني الدهر بالأرزاء حتّى ❊ فؤادي في غشاءٍ من نبالِ
فصرتُ إذا أصابتني سهامٌ ❊ تكسّرت النصالُ على النصالِ

(۱) جس شخص کے پہلوؤں میں میرا سا بلند قصد ہوگا تو وہ اسکو سفر دائمی پر برانگیختہ کرے گا اور زمین کے طول کو اسکی آنکھ میں بقدر بالشت نمایاں کریگا۔

(۲) جب جوان مرد موتوں کے درمیان میں گھسنے کا عادی ہو تو کیچڑوں میں اس کو چلنا نہایت آسان ہے

(۳) زمانہ نے میرے مصائب کے تیر مارے یہانتک کہ میرا دل اس کے تیروں سے پردے میں ہے۔

(۴) سو میں اس حال میں ہو گیا کہ جب مجھے تیر لگتے تھے تو تیروں کی بھالیں تیروں کی بھالوں پر لگ کر ٹوٹتی تھیں۔ ع مشکلیں ہم پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

ليس الجمالُ لوجهٍ صحّ مارنُه ❊ أنفُ العزيزِ بقطعِ العزِّ يُجتدَعُ ❊ من كان فوق محلّ الشمس موضعُه
فليس يرفعُه شيءٌ ولا يضعُ ❊ إنّ السلاحَ جميعُ الناسِ تحملُه ❊ وليس كلُّ ذواتِ المخلبِ السبُعُ
إذا رأيتَ نيوبَ الليثِ بارزةً ❊ فلا تظنّنّ أنّ الليثَ يبتسمُ ❊ إن كان سرّكمُ ما قال حاسدُنا
فما لجرحٍ إذا أرضاكمُ ألمُ ❊ إذا ترحّلتَ عن قومٍ وقد قدروا ❊ أن لا تفارقَهم فالراحلون همُ
شرُّ البلادِ بلادٌ لا صديقَ به ❊ وشرُّ ما يكسبُ الإنسانُ ما يَصِمُ

حل لغات | مارن ناک کا نرم حصہ جمع موارن، یجتدع کان ناک کا کٹ جانا، المخلب چنگل جمع مخالب، نیوب جمع ناب کچلی کے دانت۔ بارزۃ ظاہر، جرح زخم، الم تکلیف، یصم عیب لگانا۔

تشریح

(۱) حقیقی جمال اس چہرہ کو حاصل نہیں جسکی ناک سالم ہو کیونکہ صاحب عزت شخص کی ناک بے عزتی سے کٹ جاتی ہے۔

(۲) جس شخص کا مرتبہ آفتاب کے مرتبہ سے اونچا ہو تو اس کو کوئی چیز گھٹا بڑھا نہیں سکتی۔

(۳) بیشک ہتھیار سب لوگ اٹھاتے ہیں مگر بہادر کوئی ہی ہوتا ہے دیکھو ہر پنجہ دار درندہ نہیں ہوتا۔

(۴) جب تو شیر کے دانت کھلے ہوئے دیکھے تو یہ مت سمجھ کر شیر تبسم کرنیوالا ہے (بلکہ وہ تیرے ہلاک کرنے کا قاصد ہے)
(۵) اگر تم کو ہمارے حاسدوں کے قول نے خوش کیا ہے تو اس زخم کا جس نے تم کو خوش کیا ہے ہمیں درد معلوم نہیں ہوگا۔
(۶) جب تو کسی قوم سے چلا ہو درآنحالیکہ انکو تیرے جدا نہ ہونے کی قدرت تھی تو اس صورت میں کوچ کرنیوالی درحقیقت وہ قوم ہے نہ کہ تو۔
(۷) بدترین شہر وہ ہیں جن میں کوئی دوست نہ ہو اور انسان کی بدتر کمائی وہ ہے جو اس کو عیب لگائے۔

شَكْوَى الْجَرِيحِ إِلَى الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ	لَا تَشْكُوَنَّ إِلَى خَلْقٍ فَتُشْمِتَهُمْ

تو مخلوق سے ایسا شکوہ نہ کر جیسا مجروح شخص کوؤں اور مردار خوار پرندوں سے کرتا ہے۔

مجھے متنبی کا قول مست بناتا ہے	وَيُطْرِبُنِي قَوْلُ الْمُتَنَبِّي

وَارْحَمْ شَبَابَكَ مِنْ عَدُوٍّ تَرْحَمُ	لَا يَخْدَعَنَّكَ مِنْ عَدُوٍّ دَمْعُهُ
حَتَّى يُرَاقَ عَلَى جَوَانِبِهِ الدَّمُ	لَا يَسْلَمُ الشَّرَفُ الرَّفِيعُ مِنَ الْأَذَى
مَنْ لَا يَقِلُّ كَمَا يَقِلُّ وَيَلْؤُمُ	يُؤْذِي الْقَلِيلُ مِنَ اللِّئَامِ بِطَبْعِهِ

(۱) تجھ کو دشمن کا رونا دھوکے میں نہ ڈالے اور اس دشمن کے شر سے کہ جس پر تو رحم کرتا ہے اپنی جوانی پر رحم کر
(۲) شریف کے شرف رفیع اعداء وحساد کی تکلیف سے نہیں بچتے جب تک اس کے اطراف میں خون دشمنان گرایا جائے۔
(۳) ناکسوں میں سے ذلیل شخص بتقاضائے اپنی بدسرشتی کے اس شخص کو ستاتا اور ملامت کرتا ہے جو اس کی مانند ذلیل نہ ہو۔

قَالَ حَاتِمٌ	دِيْوَانُ الْحَمَاسَةِ

كَأَنِّيْ إِذَا أَعْطَيْتُ مَالِيْ أَضِيْمُهَا	وَعَاذِلَةٍ قَامَتْ عَلَيَّ تَلُوْمُنِيْ
وَلَا مُخْلِدَ النَّفْسِ الشَّحِيْحَةِ لُؤْمُهَا	أَعَاذِلُ إِنَّ الْجُوْدَ لَيْسَ بِمُهْلِكِيْ
مُغَيَّبَةٌ فِي اللَّحْدِ بَالٍ رَمِيْمُهَا	وَيُذْكَرُ أَخْلَاقُ الْفَتَى وَعِظَامُهُ

حل لغات عاذلۃ ملامت کرنیوالی، اضیم (ض) ضیماً ظلم کرنا، اعاذل ہمزہ ندائیہ ہے اور عاذل مرخم ہے، شحیحۃ بخیل
عظام جمع عظم ہڈی، بال پرانا، رمیم بوسیدہ،

تشریح: (۱) اور بہت سی ملامت گر عورتیں ملامت کرتے ہوئے مجھ پر ایسی چڑھ آئیں کہ گویا جب میں اپنا مال کسی کو بخشتا ہوں تو اس پر ظلم کرتا ہوں (۲) اے ملامت گر مجھ کو میری بخشش ہلاک نہیں کرے گی اور نہ بخیل طبیعت کو ان کا بخل مدام رکھے گا (۳) سخی آدمی کی عمدہ عادتوں کا تذکرہ برابر رہتا ہے حالانکہ اس کے استخوان قبر میں بوسیدہ اور اس کی پرانی ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جاتی ہیں

وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْفَزَارِيِّيْنَ

الا يكن عظمي طويلا فانني ۔۔۔ له بالخصال الصالحات وصول
ولا خير في حسن الجسوم ونبلها ۔۔۔ اذا لم تزن حسن الجسوم عقول
اذا كنت في القوم الطوال علوتهم ۔۔۔ بعارفة حتى يقال طويل
وكم قد رأينا من فروع كثيرة ۔۔۔ تموت اذا لم يحيهن اصول
ولم ار كالمعروف اما مذاقه ۔۔۔ فحلو واما وجهه فجميل

حل لغات وصول واصل کا مبالغہ ہے جسوم جمع جسم، نبل کمال، لم تزن بروزن لم یعد بمعنی برابر ہونا اور بروزن لم یبع بمعنی خوبصورت ہونا۔ **تشریح۔**

(۱) اگرچہ میری ہڈی لمبی نہیں یعنی میں طویل قد والا نہیں ہوں لیکن عمدہ خصلتوں کے ذریعہ طول قامت کا کام بخوبی حاصل کرسکتا ہوں۔
(۲) جسموں کی خوبصورتی اور ان کے کمال میں کچھ بھلائی نہیں ہے جبکہ جسم کی خوبصورتی کے موافق ان کی عقلیں نہ ہوں۔
(۳) جب میں عمدہ قوم میں ہوتا ہوں تو ان پر احسان کرنے میں غالب ہوتا ہوں تاکہ یہ کہا جائے کہ میں نہایت عمدہ ہوں۔
(۴) بارہا ہم نے بہت سی شاخیں دیکھیں ہیں کہ وہ خشک ہوگئیں جب کہ انکی جڑوں نے زندہ نہیں رکھا۔
(۵) میں نے احسان کی مانند کوئی چیز نہیں دیکھی ذکر کیوقت اس کا مزہ شیریں ہے اور دیکھنے میں اس کا منہ خوبصورت ہے۔

وقال محمد بن بشير

ماذا يكلف الروحات والدلجا ۔۔۔ البر طورا وطورا تركب اللججا
كم من فتى قصرت في الرزق خطوته ۔۔۔ الفيته بسهام الرزق قد فلجا
ان الامور اذا انسدت مسالكها ۔۔۔ فالصبر يفتق منها كل ما ارتتجا
لا تيأسن وان طالت مطالبة ۔۔۔ اذا استعنت بصبر ان ترى فرجا
اخلق بذي الصبر ان يحظى بحاجته ۔۔۔ ومدمن القرع للابواب ان يلجا
قدر لرجلك قبل الخطو موضعها ۔۔۔ فمن علا زلقا عن غرة زلجا
ولا يغرنك صفو انت شاربه ۔۔۔ فربما كان بالتكدير ممتزجا

حل لغات الروحات جمع روحۃ شام کے وقت آنا یا جانا، دلج جمع دلجۃ رات کے آخری حصہ کا وقت، البر خشکی طور باری جمع اطوار، لجج جمع لجۃ پانی کا بڑا حصہ، خطوۃ دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ عوام اسے قدم کہتے ہیں۔ سہام جمع سہم حصہ، فلج (ن ض) فلجا۔ القوم کامیاب ہونا۔ انسدت انسدادا بند ہونا، مسالک جمع مسلک راستہ یفتق فتقا پھاڑنا، کھولنا، ارتتج رتج (ن) رتجا۔ الباب دروازہ بند کرنا، لا تیأسن ایس ناامید ہونا، فرج کشادگی۔ اخلق صیغہ تعجب

یحظیٰ حظیاً کامیاب ہونا، مُدمن اسم فاعل ہے ادمن ہمیشہ کرنا، قرع دروازہ کھٹکھٹانا۔ الخطو قدم رکھنا، علی (ن) علواً بلند ہونا، زلق پھسلن کی جگہ، غِرّۃ غفلت، زلج (س) زلوجاً پھسلنا، صفو صاف پانی، تکدر گدلا پن، ممتزج، مخلوط:۔

تشریح :۔ (۱) مجھ کو آخر کون چیز رات دن کے سفر کی تکلیف دیتی ہے کہ تو کبھی خشکی کا سفر کرتا ہے اور کبھی گہرے دریا کا۔

(۲) بہت سے جوانوں کو جن کے قدم طلب رزق میں کوتاہ ہیں تو دیکھے گا کہ وہ رزق کے حصول پر بخوبی کامیاب ہوئے ہیں۔

(۳) جب تمام کاموں کی راہیں بند ہو جاتی ہیں تو صبر تمام بند راہوں کو کھول دیتا ہے۔

(۴) جب تو صبر سے حصول مطلوب کی مدد مانگے تو حال مشکل اور کشادگی دیکھنے سے ناامید مت ہو اگرچہ کامیابی میں دیر ہو جائے۔

(۵) کس قدر سزاوار ہے صابر آدمی اپنی کامیابی کا اور ہمیشہ دروازہ کھٹکھٹانیوالا گھر میں داخل ہونے کا۔

(۶) قدم رکھنے سے پہلے پاؤں رکھنے کی جگہ تجویز کرے کیونکہ جو شخص براہ غفلت پھسلنے کی جگہ پر چڑھ جائیگا بیشک وہ پھسل جائیگا۔

(۷) صاف پانی جس کو تو پیتا ہے مجھے دھوکا نہ دے کیونکہ وہ بسا اوقات مکدر کرنیوالی چیز سے ملا ہوتا ہے۔

وَقَالَ اٰخَرُ

وَاَعْرِضُ عَنْ مَطَاعِمَ قَدْ اَرَاهَا	فَاَتْرُكُهَا وَفِي بَطْنِي انْطِوَاءُ
فَلَا وَاَبِيْكَ مَا فِي الْعَيْشِ خَيْرٌ	وَلَا الدُّنْيَا اِذَا ذَهَبَ الْحَيَاءُ
يَعِيْشُ الْمَرْءُ مَا اسْتَحْيٰى بِخَيْرٍ	وَيَبْقَى الْعُوْدُ مَا بَقِيَ اللِّحَاءُ

حل لغات مطاعم جمع مطعم خوراک، البطن شکم، انطواء لپٹنا، العود، لکڑی، لحاء چھال :۔ تشریح

(۱) میں کھانوں کو دیکھتا ہوں کہ ان کے کھانے میں عار ہے ان سے منہ پھیر لیتا ہوں اور ان کو چھوڑ دیتا ہوں، حالانکہ پیٹ میں آنتیں پیچ وتاب کھاتی ہیں۔

(۲) سو میں ایسا کھانا نہ کھاؤں گا کیونکہ تیرے باپ کی قسم نہ زندگی میں اور نہ دنیا میں جب کہ حیاء جاتی رہے۔

(۳) جبتک آدمی میں حیا ہے وہ اچھی زندگی جیتا ہے اور تر لکڑی اسی وقت تک باقی رہتی ہے جب تک اس کی چھال اس پر ہے۔

وَقَالَ الْمُؤَمَّلُ بْنُ اُمَيْلِ الْمُحَارِبِيُّ

وَكَمْ مِنْ لَئِيْمٍ وَدَّ اَنِّيْ شَتَمْتُهُ	وَاِنْ كَانَ شَتْمِيْ فِيْهِ صَابٌ وَعَلْقَمُ
وَلَلْكَفُّ عَنْ شَتْمِ اللَّئِيْمِ تَكَرُّمًا	اَضَرُّ لَهُ مِنْ شَتْمِهِ حِيْنَ يُشْتَمُ

حل لغات لئیم کمینہ، شتم گالی، صاب، علقم دو کڑوے درخت ہیں۔ تشریح۔

(۱) بہت سے کمینے دوست رکھتے ہیں کہ میں ان کو گالی دوں، اگرچہ میری گالی ان کے حق میں مثل صاب و علقم تلخ ہو۔

(۲) بماہ کرم کمینہ کو گالی دینے سے بچنا اس کو زیادہ ضرر پہنچاتا ہے بہ نسبت اس کے کہ جب وہ گالی دیا جائے۔

نادرة

صَدِيقُ الصِّدْقِ فِي الدُّنْيَا قَلِيلٌ	فَمَنْ لَكَ إِنْ ظَفِرْتَ بِذَاكَ مَنْ لَكْ
لِحَاجَتِهٖ يَوَدُّكَ كُلُّ شَخْصٍ	وَذَاكَ إِذَا قَضَاهَا مِنْكَ مَلَّكْ
صَدِيقُكَ مَنْ إِذَا مَا أَنْتَ مِنْهُ	طَلَبْتَ الرُّوحَ بِالتَّمْلِيكِ مَلَّكْ

(۱) دُنیا میں سچے دوست بہت کم ہوتے ہیں اگر تو ایسے دوست پر کامیابی چاہتا ہے تو تیرا ذمہ کون لے۔
(۲) اپنی ضرورت ہی کی خاطر تجھ کو ہر شخص چاہتا ہے اور جب ضرورت پوری کر لیتا ہے تو تجھ سے اکتانے لگتا ہے۔
(۳) درحقیقت دوست تو وہ ہے کہ اگر تو اس سے جان مانگے تو جان بھی تیرے حوالے کر دے۔

اَلتَّوْدِيعُ — روانگی ! — اَبُو اِسْحٰق اِبْرَاهِيمُ

عَلَيْكُمْ سَلَامُ اللّٰهِ إِنِّي رَاحِلٌ	وَعَيْنَايَ مِنْ خَوْفِ التَّفَرُّقِ تَدْمَعُ
فَإِنْ نَحْنُ عِشْنَا فَهُوَ يَجْمَعُ بَيْنَنَا	وَإِنْ نَحْنُ مُتْنَا فَالْقِيَامَةُ تَجْمَعُ

(۱) تم پر اللہ کی جانب سے سلامتی نازل ہو میں جا تو رہا ہوں لیکن اس حالت میں کہ میری آنکھیں جدائی کے خوف سے آنسو بہا رہی ہیں۔
(۲) اگر ہم زندہ رہے تو خدا ہم کو یکجائی نصیب کرے گا اور اگر مر گئے تو قیامت جمع کرے گی۔

اَلْقَاضِي مُحْيِي الدِّيْنِ بْنُ عَبْدِ الظَّاهِرِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

يَا سَيِّدِي إِنْ جَرَى مِنْ مَدْمَعِي وَدَمِي	بِالْعَيْنِ وَالْقَلْبِ مَسْفُوحٌ وَمَسْفُوكُ
لَا تَخْشَ مِنْ قَوَدٍ يُقْتَصُّ مِنْكَ بِهٖ	فَالْعَيْنُ جَارِيَةٌ وَالْقَلْبُ مَمْلُوكُ

(۱) اے میرے آقا! اگر میری آنکھ سے بہتے آنسو اور میرے دل سے بہنے والا خون جاری ہے۔
(۲) تو یہ خوف نہ کر کہ تجھ سے قصاص لیا جائے گا کیونکہ میری آنکھ باندی اور میرا دل غلام ہے۔

جَمَالُ الدِّيْنِ بْنُ نُبَاتَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

بِرُوحِي جِيرَةٌ أَبْقَوْا دُمُوعِي	وَقَدْ رَحَلُوا بِقَلْبِي وَاصْطِبَارِي
كَأَنَّا لِلْمُجَاوَرَةِ اقْتَسَمْنَا	فَقَلْبِي جَارُهُمْ وَالدَّمْعُ جَارِي

(۱) ان ہمسایوں پر میری جان قربان جنہوں نے میرے آنسو تو میرے پاس چھوڑ دیئے اور خود میرا دل اور صبر لے کر چل دیئے۔

besturdubooks.wordpress.com

(۲) گویا ہم نے ہمسائیگی کیواسطے تقسیم کرلی کہ میرا دل ان کا ہمسایہ اور آنسو میرا ہمسایہ ہوگا۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ

رَحَلُوْا فَأَفْنَيْتُ الدُّمُوْعَ تَحَرُّقًا ۔۔۔ مِنْ بَعْدِهِمْ وَعَجِبْتُ إِذْ أَنَا بَاقِ

وَهِمْتُ أَنَّ الْعُوْدَ يَقْطُرُ مَاءَهُ ۔۔۔ عِنْدَ الْوُقُوْدِ لِفُرْقَةِ الْأَوْرَاقِ

(۱) میرے احباب کوچ کرگئے اور میرے آنسو ان کے فراق کی آگ میں جلتے جلتے ختم ہوگئے اور میں خود اپنی بقار وحیات پر متعجب ہوں۔
(۲) میں جان گیا کہ جلتے وقت لکڑی سے جو پانی کے قطرات ٹپکتے ہیں وہ پتوں کی جدائی کیوجہ سے ٹپکتے ہیں۔

اَلْمَوْتُ

اِبْنُ اَبِیْ زَمَنَیْنِ

اَلْمَوْتُ فِیْ كُلِّ حِیْنٍ یَنْشُرُ الْكَفَنَا ۔۔۔ وَنَحْنُ فِیْ غَفْلَةٍ عَمَّا یُرَادُ بِنَا

لَا تَطْمَئِنَّ إِلَى الدُّنْيَا وَبَهْجَتِهَا ۔۔۔ وَإِنْ تَوَشَّحْتَ مِنْ أَثْوَابِهَا الْحَسَنَا

أَيْنَ الْأَحِبَّةُ وَالْجِيْرَانُ؟ مَا فَعَلُوْا؟ ۔۔۔ أَيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ كَانُوْا لَنَا سَكَنَا

سَقَاهُمُ الْمَوْتُ كَأْسًا غَيْرَ صَافِيَةٍ ۔۔۔ فَصَيَّرَتْهُمْ لِأَطْبَاقِ الثَّرَى رَهَنَا

(۱) موت ہر وقت کفن پھیلائے رہتی ہے اور ہم اس امر سے غفلت میں پڑے ہیں جو ہمارے متعلق چاہا جارہا ہے۔
(۲) دُنیا اور اس کی رونق پر اطمینان نہ کر اگرچہ تو اس کے حسین کپڑوں سے آراستہ ہوجائے۔
(۳) دوست احباب اور ہمسائے کہاں گئے؟ انہوں نے کیا کیا اور وہ کہاں ہیں جو ہمارے لئے باعث سکون تھے۔
(۴) ان سب کو موت نے ایک مکدر جام پلا کر خاک کے سپرد کردیا۔

اَبُو الْعَتَاهِیَہ

تَعَلَّقْتُ بِآمَالٍ طِوَالٍ أَيِّ آمَالِ ۔۔۔ فَأَقْبَلْتُ عَلَى الدَّهْرِ مُلِحًّا أَيَّ إِقْبَالِ

أَيَا هٰذَا تَجَهَّزْ لِفِرَاقِ الْأَهْلِ وَالْمَالِ ۔۔۔ فَلَا بُدَّ مِنَ الْمَوْتِ عَلَى حَالٍ مِنَ الْحَالِ

(۱) میں کتنی ہی لمبی چوڑی آرزوؤں میں لٹکا رہا پھر اصرار کرتا ہوا پورے طور پر زمانہ کی طرف متوجہ ہوا۔
(۲) اے مخاطب! اہل وعیال، مال ومنال کے فراق کا سامان کر کیونکہ کسی نہ کسی حالت پر موت کا آنا ضروری ہے۔

وَلِبَعْضِهِمْ

إِذَا قَلَّ مَالُ الْمَرْءِ قَلَّ بَهَاؤُهُ ۔۔۔ وَضَاقَتْ عَلَيْهِ أَرْضُهُ وَسَمَاؤُهُ

وَأَصْبَحَ لَا يَدْرِیْ وَإِنْ كَانَ حَازِمًا ۔۔۔ أَقُدَّامُهُ خَيْرٌ لَهُ أَمْ وَرَاؤُهُ

وَاِنْ غَابَ لَمْ يُشْتَقْ اِلَيْهِ خَلِيْلُهٗ
وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِاِمْرِیٍٔ ذِیْ خَصَاصَةٍ

وَاِنْ عَاشَ لَمْ يَسْرُرْ صَدِيْقًا لِقَاءُهٗ
مِنَ الْعَيْشِ فِیْ ذُلٍّ كَثِيْرٍ عَنَاؤُهٗ

(۱) جب آدمی کا مال کم ہوجاتا ہے تو اس کی عزت کم اور زمین و آسمان اس پر تنگ ہوجاتے ہیں۔
(۲) اور وہ کتنا ہی عاقل اور پختہ کار ہو لیکن نہیں سمجھ پاتا کہ آئندہ زمانہ اس کے لئے بہتر ہے یا وہ جو گذر گیا۔
(۳) وہ نظروں سے اوجھل ہوجائے تو اس کے دوست کو اس کا اشتیاق نہیں ہوتا اور اگر وہ زندہ رہے تو اس کا دیدار دوست کو نہیں بھاتا۔
(۴) ایسے ننگے بھوکے آدمی کیلئے ذلت اور پُرمشقت زندگی سے موت بہتر ہے۔

اَلرِّثَاءُ

وَلِلْمُؤَلِّفِ (غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ) فِیْ رِثَاءِ الْمَوْلٰی الْهُمَامِ الْحَبْرِ الْعَلَّامِ مَوْلَانَا الْحَاجِّ الْحَافِظِ مُحَمَّدْ اَحْمَدْ نَاظِمِ دَارِ الْعُلُوْمِ الدِّيُوْبَنْدِيَّةِ وَمُدِيْرِهَا وَمَاتَ (قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهٗ) غَرِيْبًا وَكَانَ ارْتَحَلَ لِبَعْضِ حَوَائِجِ دَارِ الْعُلُوْمِ الْمَذْكُوْرَةِ فَمَرِضَ فِیْ (حَيْدَرْ آبَادْ) فَتَعَجَّلَ فِی الْعَوْدِ اِلٰی وَطَنِهٖ وَلَبّٰی دَاعِیَ الْمَوْتِ وَلَمْ يَفُزْ بِالْوُصُوْلِ اِلَی الْوَطَنِ۔

مؤلف کے مذکورہ ذیل اشعار عالی ہمت حضرت علامہ الحاج الحافظ محمد احمد صاحب ناظم و مہتمم دارالعلوم دیوبند کے مرثیہ میں ہیں مرحوم نے بحالت سفر انتقال کیا، دارالعلوم کی کسی ضرورت سے سفر میں گئے تھے حیدرآباد جاکر بیمار ہوگئے اور وہاں سے بعجلت تمام وطن کی طرف واپس ہوئے لیکن وطن تک نہ پہنچ پائے تھے کہ داعی اجل کو لبیک کہا اور دُنیا سے رخصت ہوگئے۔

نعی الناعون شیخا ذا حفاظ
مطیعا ربه نهیا وامرا
صبورا فی المصائب والرزایا
وللعلماء کان اجل بحرا
شهیدا مات مغتربا غریبا
دموع قد جرت بیضا وحمرا
وکنا آملین بان نراه
سمی خلیفتین اضاء دهرا

جلیلا ماجدا بالفضل احری
سلالة قاسم الخیرات تربا
وفی السراء کان یزید شکرا
واعتق علمه اسراء جهل
فکلهم بجود الله مع اجری
فقدنا قاسم الخیرات علما
یخجل وجهه شمسا وبدرا
ملیك عادل یقظ ابی

نبیلا فاضلا شهما ذکیا
وفیا حائزا اجرا وذخرا
لعطشی العلم کالعسل المصفی
سبی احسانه عبدا وحرا
فکم من اعین قد بیضتها
وزهدا ثم تقوی ثم فقرا
ویسمعنا ورود نظام ملك
خبعثنة شجیع فاق عصرا

لجودٍ حکاہُ الغیث طورًا اذا استمطرتہ والبحرُ اُخری یُحِبُّ الناس ما شاؤا ولکن

لہٗ قلبٌ بِبُغضِ المجد مُغرًی ولکنا سمعنا ان قد ردّا من اللّٰہ العظیم لسدّ مجری

ولبّیٰ داعی اللّٰہ الذی لا مَرَدّ لہ وان خدعًا ومکرًا لہٗ خُلدٌ والخلّام حزنٌ

رأینا موتہ خیرًا وشرًّا فیامن ھمُّہ دارُ العلوم التی اَجربتھا بحرًا ونھرًا

سعیتَ لما بناہ ابوک سعیًا فجزت الاجر توحویت برًّا ولم نَد فِنک کلّا بل دفنّا

علوم ھُدًی فدفنک ما اَمرّا حییت مُجِلًّا وبقیت فردًا وقد تربت شرًّا ثم کفرًا

بعدتَ عن الذی ما فیہ نصٌّ وعمّا جاء ما فارقت شبرًا وقد اَجریت بحرَ الدمع منّا

وقد اودعت فی الاکباد جمرًا بقیناھا ئمین بلا انیس کانا لم نجد خلًّا وخمرا

تُعزِّینا اذا خطب دھانا بفقدک قد فقدنا الاصبرا ندا ویناذا اجئناک مرضیٰ

حیاری فی المسائل مثل سکری فیعطی ربّنا جناتِ عدنٍ لاحمدَ فائقِ الاقران طُرًّا

وقدّس سِرَّہٗ من فضل رب رءوفٍ واسعٍ للعبد سِترًا الٰہی فاسقِ من انھار خلد

دفین الحدِ احمدَ حازقدرًا وعفوًا عن ذنوب قد جناھا وصفحًا عنہ جاھرًا واسرًّا

وانی حبیب رحمان قرونًا | اوقرنا بعدھا وھلمّ جرًّا

حل لغات | ارثا میت پر رونا اور محاسن شمار کرنا نعی ینعی نعیا. موت کی اطلاع دینا، احری، لائق. نبیل نجیب و شریف شہم تیز خاطر، سلالۃ خلاصہ نسل و ولد، ندب فضائل کی طرف سبقت کرنیوالا، دالا، و لی کثیر الوفا، حازم جامع، رزایا جمع رزیۃ مصیبت، عطشی جمع عطشان پیاسا، اسراء جمع اسیر قیدی، خجعتہ شیرے مغری اسم مفعول ہے. اغری الرجل بکذا برانگیختہ کرنا، خدع، دھوکا دینا، حزت ان، حوزا. جمع کرنا، ترب خاک ڈالنا، شبرا بالشت اکباد جمع کبد جگر، جمرا چنگاری، ائمہ حیران، انیس غمخوار، خل سرکہ، تعزینا تعزیۃ تسلی دینا، خطب امر عظیم، دھارف، دھنا آفت و بلا پہنچا، حیاری جمع حیران، سکری جمع سکران بے ہوش جنی (ض) جنایۃ گناہ کرنا.

تشریح:-

(۱) مخبرین مرگ نے خود دار، باوقار شریف و بزرگ اور لائق فضل شیخ کے انتقال کی خبر دی۔

(۲) جو فاضل و شریف، تیز خاطر و ذکی اور امر و نواہی باری کے فرماں بردار۔

(۳) قدوۃ العلماء حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کے شریف باوفا صاحبزادے اجر و ثواب اور ذخیرہ اُخروی جمع کرنیوالے۔

(۴) بلاؤ مصائب میں صبر شعار اور خوشحالی میں بیش از بیش شکر گزار۔

(۵) تشنگانِ علم کیلئے مثل شہد خالص اور علماء کیلئے بہت بڑے سمندر تھے۔

(۶) جن کے علم نے جہالت کے قیدیوں کو رہائی بخشی اور احسان عمیم نے غلام و آزاد سبھی کو حلقہ بگوش بنالیا۔

(۷) سفر کی حالت میں شہادت کی موت پائی تو سب نے آنسوؤں کے دریا بہادیئے۔

(۸) سو کتنی ہی آنکھیں ہیں کہ ان کو خون آلود اور سفید آنسوؤں نے بہتے بہتے سفید کردیا ہے۔

(۹) ہم نے علم و زہد و فقر و تقوی میں قاسم خیرات کے مشبہ کو گم کیا ہے۔

(۱۰) حالانکہ ہم متوقع تھے کہ ان کو اس حال میں دیکھیں گے کہ وہ اپنے چہرہ سے آفتاب و ماہتاب کو شرمندہ کرتے ہوں گے۔

(۱۱) اور حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ کے ہمنام شاہ نظام الملک کے ورود مسعود کی خبر سنائیں گے جس نے زمانہ کو روشن کردیا ہے۔

(۱۲) یعنی ایسے بادشاہ کی آمد کی خبر سنائیں گے جو انصاف پسند بیدار مغز، خوددار شیر مرد بہادر اور زمانہ میں سب پر فوقیت رکھتا ہو۔

(۱۳) انہیں ایسی سخاوت ہے کہ جب تو اس سے سخا کی بارش کا طالب ہو تو کبھی اس کے مشابہ سماوی بارش ہوگی اور کبھی سمندر۔

(۱۴) لوگ جو چاہیں پسند کریں لیکن اس کا دل تو زرگی کے خوبصورت چہروں پر فریفتہ ہے۔

(۱۵) سختی و آسانی ہر حال میں مخلوق اس کی اطاعت کرتی ہے اور اس کا فرمان خشکی و تری سب میں جاری ہے۔

(۱۶) اس کی ذات سے علوم دینیہ نے فروغ پایا ہے اسی لئے اس کو نظام الملک کہتے ہیں

(۱۷) مگر ہم نے (نظام الملک کی تشریف آوری کی اطلاع کے بجائے) یہ سنا کہ اللہ کی قضا و قدر نے ان (مرحوم) کا راستہ بند کردیا۔

(۱۸) اور انہوں نے اللہ کے داعی کو لبیک کہا، جس کو کوئی زد کر نیوالا رد نہیں کرسکتا اگرچہ وہ مکر و فریب سے کام لے۔

(۱۹) ان کیلئے فلد بریں ہے اور خدام کیلئے حزن و ملال ہے پس ان کی موت باعث خیر بھی ہے اور باعث شر بھی۔

(۲۰) سوائے وہ ذات کہ جس کا واحد مقصد دارالعلوم ہے جسکو آپنے نہر اور دریا کی طرح جاری کردیا ہے

(۲۱) جس کو آپکے پدر بزرگوار نے قائم کیا تھا، اس کیلئے آپنے ان تھک کوشش کی ہے اور اس کے صلے میں آپنے اجر عظیم اور نیکی جمع کی ہے

(۲۲) ہم نے آپ کو دفن نہیں کیا بلکہ علوم ہدایت کے پیکر کو دفن کیا ہے پس آپ کا دفن بڑا ہی تلخ ہے۔

(۲۳) تو آپنے مجدد بن کر زندگی بسر کی اور یکتا ہو کر باقی رہے اور آپ نے شرک و کفر کو خاک میں ملادیا۔

(۲۴) جس جزئیہ میں شارع سے کوئی نص وارد نہیں ہوئی اس سے آپ دور رہے اور جسمیں نص وارد ہو اس سے آپ ایک بالشت نہیں ہٹے۔

(۲۵) آپنے ہمارے آنسوؤں کا دریا بہادیا اور دلوں میں آگ کی چنگاری لگادی۔

(۲۶) ہم بلاشبہ حیران و سرگردان رہ گئے گویا ہم سرکہ اور شراب کچھ بھی نہیں پاتے۔

(۲۷) جب ہم کو کوئی مصیبت پہنچتی تھی تو آپ تسلی دیتے تھے پس آپ کے فقدان سے ہمارا صبر جاتا رہا۔

(۲۸) جب ہم کسی مسئلہ میں حیران و پریشان ہو کر آپ کے پاس آتے تھے تو آپ ہماری دوا دارو کرتے تھے،

(۲۹) خداوند تعالیٰ جنت عدن عطا کرے شیخ احمد کو جو تمام ہم عصروں پر فائق تھے۔

(۳۰) اور آپ کا باطن پاک ہو نہایت مہربان اور بڑے پردہ پوش رب کے فضل سے۔

(۳۱) بارالٰہا! مدفون لحد شیخ احمد صاحب عز و وقار کو نہر بہشت سے سیراب فرما، (۳۲) اور ان کے تمام گناہ معاف فرما پوشیدہ طور پر کئے ہوں یا علانیہ (۳۳) اور حضرت مولانا حبیب الرحمان صاحب کو ابدالآباد تک قائم رکھ۔